جلد اوّل

وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا

الحمد کہ کتاب بہ انصاف ... حدیث کی طرز ... کا ... شرح بسیط ... باصح الکتب بعد کتاب اللہ ...

المعلم

بترجمہ

صحیح مسلم

باہتمام خاکسار شیخ احمد الدین ... مرحوم تاجر کتب ... در مطبع احمدی لاہور

در مطبع احمدی واقع لاہور شیخ احمد طبع کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی منّ علینا بالھدایۃ الی دین الاسلام والحکمۃ فی قلوبنا خیر احکام وجنبنا من بواطل الوساوس والاوھام بالاقتفاء بسنۃ نبیہ خیر الانام علیہ افضل الصلوات ما تکررت اللیالی والایام وتعاقبت الانوار والظلام وعلی الہ واصحابہ الکرام بعد حمد و نعت کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزمان عفا عنہ المنان خدمت مین تمامی برادران مسلمین اور شائقین حدیث سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کرتا ہے کہ باوجود ضعف اور ناتوانی اور قلت بضاعت اور بے سروسامانی کے اواخر سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین محض تائید غیبی اور امداد خداوندی سے چار بڑی بڑی کتابین حدیث کی منجملہ صحاح ستہ کی زبان اردو مین ترجمہ ہو گئین یعنے موطاء امام مالک اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد اور سنن نسائی اور اللہ جلشانہ نے اپنے فضل وکرم سے ان چارون کتابون کو مقبول فرمایا اور صدہا ہزارہا نسخے اُن کے طالبین نے ہر چار طرف ولایت ہند کے خرید فرمائے اب شروع چودہوین صدی یعنے سنہ ۱۳۰۱ ہجری ماہ محرم سے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اگرچہ حیات مستعار کا اعتبار نہین اور زندگانی دنیا محض ایک حباب ہے مگر خیر جب تک چند نفس باقی ہین وہ بھی اگر خدمت حدیث مین صرف ہون تو اس سے بڑھ کر کون سی نعمت ہو بس اس خیال سے صرف خداوند کریم کی مدد پر بھروسا کر کے یعنے صحیحین کے ترجمے مین وقت کو صرف کرنا مناسب جانا اور چونکہ صحیح بخاری علیہ الرحمۃ کی شرحین اور ترجمے عربی اور فارسی زبان مین بہت ہو چکے ہین بلکہ حال مین ایک ترجمہ اردو زبان مین بھی شہر مدراس مین چھپنا شروع ہو گیا تھا اس کے علاوہ جناب زبدہ فیضمآب معلے القاب خادم سنت سید المرسلین وارث الانبیاء والمرسلین حامی شریعت مبین ناصر دین متین قامع بدعات ماحی ظلمات مجدد قرن ثالث عشر امام قرن رابع عشر فخر العلماء والمجتہدین مد اسرار . . . المحدثین

جناب نواب والاجاہ امیر الملک مولانا سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر نے جنکی ہمت والا ... ہمیشہ ہمیشہ طرف اشاعت دین اور حمایت شریعت متین کے متوجہ رہتی ہے اپنی عالی ہمتی اور اولوا العزمی سے کتاب مستطاب نادر الوجود فتح الباری شرح صحیح بخاری کا چھپوانا مصر مین شروع فرمایا اور ظاہر ہے کہ شروح بخاری مین فتح الباری کی مثل کوئی شرح نہین تہی نہ بنے گی اسلیے ترجمہ بخاری مین اس شرح کے میسر ہونے سے بڑی آسانی کا خیال تہا مینے ترجمہ صحیح بخاری کو بالفعل ملتوی رکہکر حسب ایمار واشارت جناب ممدوح صحیح مسلم علیہ الرحمۃ کا ترجمہ شروع کیا صحیح مسلم علیہ الرحمۃ بہی صحت حدیث اور جودت اسناد مین صحیح بخاری سے کم نہین اور باتفاق علماء یہ کتاب بہی صحیح بخاری کے ہم پلہ ہے اسی وجہ سے ان دونو کتابون کو صحیحین کہتے ہین اگرچہ اکثر علماء نے صحیح بخاری کو ایک درجہ اس پر مقدم رکہا ہے لیکن حافظ ابو علی نیشاپوری نے کہا کہ صحیح مسلم بہ نسبت صحیح بخاری کے بہی زیادہ صحیح ہے اور بعضے مغرب کے علماء نے بہی اس قول سے اتفاق کیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ مسلم نے اپنی صحیح مین اس بات کا التزام کیا ہے کہ وہی حدیث نقل کرنے مین جسکو دو ثقہ تابعیون نے دو صحابیون سے روایت کیا ہو اور اسی طرح ہر طبقے مین دو ثقہ یعنے معتبر شخص دو ثقہ شخصون سے نقل کرتے آتے ہون اور بخاری نے اس شرط کا خیال نہین رکہا اور حدیث انما الاعمال بالنیات جو صحیح مسلم مین موجود ہے اگرچہ اس مین یہ شرط نہین پائی جاتی مگر بنظر تبرک اور بخیال صحیح اور مشہور ہونے کے اسکو ذکر کیا ہے اور بعضون نے کہا کہ صرف یہ حدیث مستثنی ہے امام مسلم فرماتے ہین کہ مین نے اس کتاب کو تین لاکہہ حدیثون سے انتخاب کیا ہے اور اگر تمام زمین کے لوگ دو سو برس تک حدیثین لکہین تو پہر اُن کا اعتماد آخر اسی کتاب پر رہے گا اور مین نے کوئی حدیث اس کتاب مین داخل نہین کی مگر سمجہ کر دلیل رکہہ کر اسی طرح کوئی حدیث نہین نکالی اس مین سے مگر سمجہ کر دلیل سے احمد بن سلمہ نے کہا مین مسلم کے ساتہہ اس کتاب کے جمع ہوتے وقت پندرہ برس تک لکہا گیا اس کتاب مین بارہ ہزار حدیثین ہین مکی بن عبدان نے کہا مین نے مسلم سے سُنا وہ کہتے تہے مین نے اس کتاب کو ابو زرعہ رازی کے سامنے پیش کیا پہر جس حدیث مین اُنہون نے کوئی علت بیان کی اُسکو مین نے نکال ڈالا اور جس حدیث کو انہون نے کہا کہ صحیح ہے اور اس مین کوئی علت نہین ہے اسکو مین نے داخل کیا اس روایت کو خطیب بغدادی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ اعلی سے اعلی سند امام مسلم کی وہ ہے جس مین مسلم سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک چار واسطے ہون اور جیسے امام بخاری کے ثلاثیات ہین یعنے تین واسطون کی حدیثین وہ صحیح مسلم مین نہین ہین۔ امام نووی نے کہا مسلم نے علم حدیث مین کئی کتابین لکہین ہین سب مین مشہور یہ صحیح ہے اور یہ کتاب بتواتر مسلم سے نقل کی گئی ہے اس طرح

کہ اس کتاب کو مسلم کی تصنیف یقیناً کہہ سکتے ہین اور باسانید متصل مسلم تک روایت کی گئی ہے اور ایک فائدہ خاص جو اس کتاب مین ہے وہ یہ ہے کہ مسلم نے ہر ایک حدیث کے لیے ایک خاص مقام جو مناسب تہا مقرر کیا ہے اور وہین اُس حدیث کے تمام طریقون کو جمع کر دیا ہے اور اُس کے مختلف الفاظ کو ایک ہی مقام پر بیان کیا ہے تاکہ ناظر کو آسانی ہووے اور تمام طریقون سے وہ فائدہ اُٹھاوے اور یہ بات صحیح بخاری مین نہین ہے امام حافظ عبدالرحمن بن علی یمنی نے چند اشعار صحیح مسلم کی تعریف مین لکھے ہین جن کا مضمون یہ ہے کہ اے پڑہنے والے صحیح مسلم علم کا دریا ہے جس مین پانی بہنے کے راستے نہین ہین (یعنے سب پانی ایک ہی جگہہ موجود ہے اور مسلم کی روایتون کا ذخیرہ بخاری کی روایتون سے زیادہ مزا دیتا ہے حافظ ابن الصلاح نے کہا مسلم کی شرط یہ ہے کہ حدیث متصل الاسناد ہو اول سے لیکر اخیر تک ایک ثقہ دوسرے ثقہ سے نقل کرتا ہو اور اُس مین کسی قسم کا شذوذ یا علت نہ ہو سیوطی نے کہا ثقہ سے مراد یہ ہے کہ وہ راوی مسلم کے نزدیک ثقہ ہو اگرچہ اورون کے نزدیک ثقہ نہ ہو اور اسی وجہ سے مسلم نے چہ سو بندرہ ایسے لوگون سے روایت کی ہے جن سے بخاری نے روایت نہین کی اسی طرح بخاری نے چار سو چونتیس ایسے شخصون سے روایت کی ہے جن سے مسلم نے نہین کی اور کتنی حدیثین ایسی نکلین گی جو مسلم کی شرط پر صحیح ہین۔ اور بخاری کی شرط پر صحیح نہین اسلیے کہ مسلم کے نزدیک اُس کے راویون مین وہ سب شرطین پائی جاتی ہین جو صحت حدیث کے لیے ضروری ہین مگر بخاری کے نزدیک نہین پائی جاتین پہر مسلم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مین ایک ایسی راہ پر چلے ہین کہ اس کی وجہ سے ان کی کتاب کو صحیح بخاری پر فضیلت دی گئی وہ یہ کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ حدیث کے تمام متنون کو اسکے سب طریقون کے ساتہہ ایک ہی مقام مین جمع کر دیتے ہین اور اس کو مختلف بابون مین جدا جدا نہین لاتے اور پوری عبارت اُسکی بیان کرتے ہین اور باب کے ترجمون مین اُسکے ٹکڑے نہین کرتے اور حتی المقدور الفاظ کی رعایت کرتے ہین اور نقل بالمعنے نہین کرتے یہانتک کہ اگر ایک راوی نے دوسرے راوی سے ایک لفظ مین بہی اختلاف کیا ہو اور معنے دونون لفظون کے ایک ہون تب بہی مسلم ہر ایک راوی کے لفظ کو بیان کر دیتے ہین یہانتک احتیاط ہے کہ اگر ایک راوی نے حَدَّثَنَا کہا ہو اور دوسرے نے اَخْبَرَنَا تو وہ لکہہ دیتے ہین کہ فلان راوی نے حدثنا کہا اور فلان نے اخبرنا اور حدیث کے ساتہہ صحابہ کے اقوال اور تابعین وغیرہ کے اقوال اور باب اور ترجمون کو نہین ملاتے اسلیے کہ انکو حرص تہی اس بات کی کہ حدیث مین اور کوئی چیز ملنے نہ پاوے سوا مقدمے کے اس کتاب مین اور کچہ نہین ہے سوا احادیث کے ابن الصلاح نے کہا وہ سب حدیثین جنکی صحت کا حکم کیا

مسلم نے اس کتاب مین یقینا صحیح ہین اور ایسی ہی وہ حدیثین جن کو بخاری نے صحیح کہا ہے اس لیے کہ امت محمدی کے علمار نے ان دونون کتابون کی حدیثون کو قبول کیا ہے اور جو کسی ایک آدہ شخص نے اس مین خلاف کیا ہے اُسکے خلاف کا اعتبار نہین امام الحرمین نے کہا اگر کوئی شخص قسم کہا وے اپنی عورت کی طلاق پر کہ بخاری اور مسلم کی جو حدیثین صحیح ہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہین تو اس کی عورت پر طلاق نہ پڑے گا کیونکہ حقیقت مین ان دونو کتابون کی حدیثین صحیح ہین اور علمار نے اجماع کیا ہے ان کی صحت پر اور تمامی امت محمدی نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ جس حدیث کی صحت پر بخاری اور مسلم دونون کا اتفاق ہے وہ صحیح ہے ابن الصلاح نے کہا مسلم ابوزرعہ رازی کے پاس آئے اور ایک ساعت تک بیٹھے اور باتین کرتے رہے جب اُٹھے تو کسی نے کہا انہون نے چار ہزار حدیثین اپنی صحیح مین جمع کی ہین ابوزرعہ نے کہا پہر باقی حدیثین کس کے لیے چھوڑ دین شیخ نے کہا مراد اُس شخص کی یہ تہی کہ صحیح مسلم مین اصل چار ہزار حدیثین ہین سوا مکررات کے اور مکررات کو ملا کر سات ہزار دو سو پچہتر حدیثین ہین۔ امام مسلم نے اس کتاب کو ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے اور وہ حقیقت مین باب باب پر مرتب ہے پر باب کے ترجمون کو اُس نے متن کتاب مین داخل نہین کیا تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑہے یا اور کسی غرض سے امام نووی نے کہا لوگون نے مسلم کے ابواب کا ترجمہ کیا ہے بعضے اچھے ہین اور بعضے نہین اس وجہ سے کہ ترجمے کی عبارت مین قصور ہے یا الفاظ اُسکے رکیک ہین اور مین اپنی شرح مین اُن ترجمون کو مناسب عبارتون کے ساتھ بیان کرونگا سیوطی نے کہا کہ یہ جو صحیح مسلم کے ایک نسخے مین بابون کے ترجمے پائے جاتے ہین تو یہ مسلم کے بنائے ہوئے نہین بلکہ لوگون نے ان کے بعد بنا دیے ہین اور اُن مین اچھے بُرے سب ہین جیسے نووی نے کہا ہے اور اُن لوگون کی غرض یہہ تہی کہ حدیث نکالنے والے کو آسانی ہووے لیکن بہتر یہی ہے کہ باب کے ترجمے کتاب مین نہ لکھے جاوین جیسے پرانے نسخون مین نہین لکھے ہین اور جن باتون کی وجہ سے مسلم کی کتاب بخاری کی کتاب سے ممتاز ہے اُن مین سے ایک بات یہی ہے کہ مسلم نے تعلیقات یعنے بے اسناد روایتین بہت کم بیان کی ہین سوا چند مقامون کے برخلاف بخاری کے کہ اُنکی کتاب مین تعلیقات بہت ہین نووی نے کہا مسلم نے اپنی کتاب مین عمدہ راہون کو اختیار کیا ہے نہایت احتیاط اور عمدہ عقل اور معرفت کے ساتھ اور اس سے انکا کمال ورع اور نہایت علم اور انتہائی تحقیق اور علو شان مستنبط ہے اور مسلم نے اپنے مقدمہ مین لکھا ہے کہ انہون نے حدیث کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ جس کو بڑے بڑے عمدہ حافظون نے روایت کیا ہو دوسرے وہ جس کو متوسط لوگون نے جنکا عیب ڈھنکا ہوا ہے روایت کیا ہو

تیسرے وہ جس کو ضعیف اور متروک لوگون نے روایت کیا ہو تو مسلم جب پہلی قسم کی حدیثون سے فارغ ہوتے ہین تو دوسرے قسم کی حدیثون کو لاتے ہین لیکن تیسرے قسم کی حدیثون کو بالکل نہین لاتے علمار نے اختلاف کیا ہے کہ اس تقسیم سے کیا مراد ہے حاکم اور بیہقی نے کہا کہ مسلم دوسرے قسم کی حدیثون کو بیان کرنا چاہتے تھے مگر اس سے پہلے ناگہانی موت آگئی اور فقط پہلی قسم کی حدیثین اُن کی کتاب مین ہین قاضی عیاض نے کہا غور سے یہ بات صحیح معلوم نہین ہوتی اور اُس نے اپنی کتاب مین تینون طرح کی حدیثون کو بیان کیا ہے ابن عساکر نے کہا کہ مسلم نے اپنی کتاب کو دو قسمون کی حدیثون پر مرتب کرنا چاہا ایک قسم مین تو عمدہ عمدہ حافظ اور ثقہ لوگون کی روایتین اور دوسرے قسم مین مستور اور سچے متوسطین لوگون کی روایتین مگر ان کو موت آگئی اور یہ آرزو پوری نہین ہوئی اور کتاب کی ترتیب تراجم اور ابواب کے ساتھ رہ گئی باوجود اسکے ان کی کتاب مشہور اور مقبول ہوئی اور تیسرے قسم کی حدیثون کو اُنھون نے بالکل بیان نہین کیا پھر مسلم کے بعد اور لوگون نے کئی ایک کتابین مسلم کی صحیح کی طرح لکھین اور عالی سندون کو حاصل کیا اور ان مین سے بعضون نے مسلم کے مشائخ کو پایا اور مسلم کی احادیث کو اپنی کتابون مین نکالا شیخ ابو عمرو نے کہا یہ جو کتابین صحیح مسلم کے طور پر لکھی گئی ہین اگرچہ اُن مین صحت کی ایک نشانی ہے مگر تمام باتون مین وہ صحیح مسلم کے برابر نہین ہو سکتین صحیح مسلم کی علمار نے بہت سی شرحین لکھی ہین سب مین مشہور وہ شرح ہے جسکو امام حافظ ابو زکریا محی الدین نووی شافعی نے تالیف کیا اور وہی شرح شائع اور مشہور ہے اور صحیح مسلم کے ساتھ ہندوستان مین طبع ہو گئی ہے اور ایک اس شرح کا خلاصہ ہے جسکو شمس الدین محمد بن یوسف قونوی نے مرتب کیا اور ایک شرح ہے قاضی عیاض مالکی کی اسکا نام اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم ہے اور ایک شرح ہے ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی کی اور یہ مقدم ہے نووی سے بھی اور ایک شرح ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن خلیفہ مالکی کی چار جلدون مین اور ایک شرح ہے ابو عبد اللہ محمد بن علی مازری کی جسکا نام المعلم بفوائد کتاب المسلم ہے اور ایک شرح ہے عماد الدین عبد الرحمن بن عبد العلی مصری کی اور ایک شرح ہے غرائب مسلم کی عبد الغافر بن اسمعیل فارسی کی جس کا نام المفہم فی شرح غریب المسلم ہے اور ایک شرح ہے سبط ابن الجوزی کی اور ایک شرح ہے ابو الفرج عیسے بن مسعود زوادی کی پانچ جلدون مین اور ایک شرح ہے قاضی زین الدین زکریا بن محمد انصاری کی اور ایک شرح ہے مختصر شیخ جلال الدین سیوطی کی جسکا نام الدیباج علے صحیح مسلم بن الحجاج ہے اور ایک شرح ہے قوام الدین ابو القاسم اسمعیل بن محمد اصفہانی کی اور ایک شرح ہے تقی الدین شافعی کی اور ایک شرح ہے قسطلانی

کی اسکا نام منہاج الدیباج ہے اور ایک شرح ہے ملا علی قاری کی چار جلدون مین صحیح مسلم کے مختصرات
بھی بہت ہین ایک مختصر ہے ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن عبد اللہ مرسی کا اور ایک مختصر ہے زوائد مسلم کا
بخاری پر حافظ سراج الدین عمر بن علی ملقن شافعی کا اور ایک مختصر ہے حافظ زکی الدین منذری کا اور
اس مختصر کی شرحین بھی بہت ہین اور سب سے عمدہ شرح اس کی السراج الوہاج ہے جو ہمارے زمانے
مین جناب مولانا سید محمد صدیق حسن صاحب بہادر کی تصنیفات مین سے چھپ رہی ہے اور اس
ترجمہ مین اس شرح سے بہت فوائد منقول ہوئے ہین **امام مسلم کا حال** جو اس کتاب کے مؤلف
ہین نام ان کا مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد نیشاپوری ہے امام حافظ ہین
علم حدیث کے اور سفر کیا اُنھون نے حجاز اور شام اور عراق اور مصر کا حدیث حاصل کرنے کے لیے
اور مشہور مشائخ اُنکے یہ لوگ ہین یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری۔ امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ
عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی قتیبہ بن سعید ابوبکر بن ابی شیبہ محمد بن بشار محمد بن المثنی وغیرہم کئی بار بغداد
مین آئے اور اہل بغداد نے اُن سے روایت کی سب سے آخر وہ بغداد مین ۲۵۹ھ ہجری مین تشریف لائے
ترمذی نے اُن سے روایت کی ہے خطیب بغدادی نے کہا مسلم بخاری کی بحث کرتے تھے اور لوگون
کے اعتراضون کو اُن کے اوپر سے دفع کرتے تھے یہانتک کہ اُن مین اور ذہلی مین اسی وجہ سے
رنجش ہوگئی حافظ محمد بن یعقوب نے کہا بخاری جب نیشاپور مین آئے تو مسلم اُن کے پاس بہت
آتے جاتے تھے بعد اسکے بخاری اور ذہلی مین ایک مسئلہ پر نزاع ہوا اور ذہلی نے لوگون کو منع کیا
بخاری پاس جانے سے لیکن مسلم نے نہ مانا جب ذہلی کو اس کی خبر ہوئی وہ غصے ہوا مسلم مجلس سے اٹھے
اور جو کچھ ذہلی سے حدیثین لکھی تھین وہ اُسکے پاس واپس کردین اس پر ذہلی سے ترک ملاقات
ہوگئی بہرحال امام مسلم علمار اعلام مین سے ہین حدیث کے اور حافظ اور امام اور مقتدی ہین اس
فن کے جن کو امام اہل حدیث نے مسلم کیا ہے اور طلب حدیث کے لیے دنیا کے اطراف اور اکناف
مین پھرے اور محمد بن مہران اور ابو غسان اور عمر بن سواد اور حرملہ بن یحییٰ اور سعید بن منصور
اور ابو مصعب سے سُنا اور اُن سے روایت کیا ایک جماعت نے علمار اور حفاظ کے جیسے ابو حاتم رازی
اور موسیٰ بن ہارون اور احمد بن سلمہ اور ابوبکر بن خزیمہ اور بہت لوگون نے جنکا شمار دشوار ہے
ابو عمرو بن احمد بن حمدان نے کہا مین نے ابو العباس بن عقدہ سے پوچھا کہ بخاری اور مسلم مین
کون بڑھ کر ہے اُنھون نے کہا دونون عالم ہین مینے پھر پوچھا اُنھون نے کہا اے ابا عمرو بخاری
سے کبھی غلطی ہوئی ہے اہل شام مین کہ ایک جگہہ کسی کی کنیت بیان کرتے ہین اور دوسری جگہہ

اُنکا نام تو خیال ہوتا ہے کہ یہ دو آدمی ہین اور مسلم سے بہت کم غلطی ہوتی ہے خطیب بغدادی نے کہا
مسلم نے پیروی کی ہے بخاری کی اور وہ چلے ہین بخاری کی راہ پر دارقطنی نے کہا اگر بخاری نہ ہوتے
تو مسلم کو بھی یہ راہ نہ ملتی غرض مسلم نے بخاری سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے ابو احمد شیخ حاکم نیشاپوری
نے کہا کہ مسلم نے اپنی کتاب مین بہت سی متفرق حدیثین بخاری کی کتاب سے لین ہین مگر اُن کو بخاری
کی طرف نسبت نہین دی اور نہ اپنی صحیح مین بخاری سے روایت کی ہے مسلم نے سوا اس صحیح کے
اور بھی کتابین لکھی ہین جیسے مسند کبیر جامع کبیر کتاب العلل کتاب الطبقات کتاب اوہام المحدثین
کتاب التمیز کتاب فن لیس لہ الا راو واحد کتاب اوہام المخضرمین کتاب الاسماء والکنی کتاب الوحدان
کتاب حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کتاب مشائخ مالک کتاب مشائخ الثوری اور مسلم کے عجیب
حالون مین سے یہ ہے کہ اُنہون نے تمام عمر کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی
دی اور حدیث کے کھوٹے کھرے کے پہچاننے مین اپنے زمانے مین سب پر مقدم تھے یہانتک کہ
بعضے امور مین بخاری پر بھی ان کو فضیلت دی گئی ہے جیسے اوپر گزرا ۲۰۶ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے
اور وفات پائی اتوار کی شام کو رجب کی پچیسوین تاریخ ۲۶۱ سنہ ہجری مین عمر ان کی پچپن برس کی
تھی اور دوشنبہ کے روز دفن ہوئے ان کی وفات کا قصہ یون لکھا ہے کہ مجلس مین لوگون نے اُن سے
ایک حدیث پوچھی اُن کو معلوم نہ ہوئی وہ گھر مین آن کر سب کتابون مین ڈھونڈنے لگے اور ایک
ٹوکرا خرما کا اُنکے سامنے رکھا تھا ایک ایک خرما کھاتے جاتے تھے یہانتک کہ ٹوکرا تمام ہو گیا اور
حدیث کی تلاش مین ایسا استغراق تھا کہ اُنکو خبر نہ ہوئی اور اسی وجہ سے مر گئے ابو حاتم رازی نے
مسلم کے مرنے کے بعد خواب مین دیکھا اُنکا حال پوچھا اُنہون نے کہا اللہ جل شانہ نے جنت کو میرے
لیے مباح کر دیا ہے جہان چاہون رہون **سند مؤلف ترجمہ کی امام مسلم تک** اجازت
دی مجھ کو صحیح مسلم شریف کی میرے شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسے شرقی حنبلی نے ان
کو اجازت دی شیخ عبد الرحمن بن حسن نے انکو اجازت دی شیخ حسن قویسنی مصری نے انکو اجازت
دی شیخ سلیمان بجیری نے اُن کو اجازت دی شیخ محمد عشماوی نے انکو اجازت دی شیخ عبد العزیز
عجمی نے اُن کو اجازت دی شیخ محمد شوبری نے انکو اجازت دی محمد رملی نے اُنہون نے سنا شیخ
الاسلام زکریا انصاری سے اُنہون نے امام حافظ ابن حجر عسقلانی سے پھر حافظ ابن حجر روایت
کرتے ہین اس کتاب کو صلاح بن ابی عمر مقدسی سے اور وہ علی بن احمد بن بخاری سے اور وہ مؤید
طوسی سے اور وہ عبد اللہ فراوی سے اور وہ عبد الغافر فارسی سے اور وہ ابی احمد محمد بن عیسے جلودی

اور وہ ابی اسحاق ابراہیم بن محمد سے اور وہ امام حافظ مسلم بن الحجاج قشیری سے جو مؤلف ہین اس صحیح کے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب بزرگون سے اور انکی طفیل سے مغفرت کرے میری اور میرے والدین اور بھائیون اور سب مومنین کی سو مترجم کتاب سے امام مسلم تک سولہ واسطے ہین اور امام مسلم کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رباعی حدیث مین چار ہین اس حساب سے مترجم سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اکیس واسطے ہوئے والحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین اللہ جل جلالہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سب تعریف لائق ہے اسی پروردگار کی جو پالتا ہے ساری جہان کو اور بہتر انجام ان ہی لوگون کا ہے جو پرہیزگار ہین اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اتارے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام پیغمبرون کے ختم کرنے والے ہین (یعنے نبوت کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکت پر ختم کر دیا اب دنیا مین آپکے بعد کوئی پیغمبر نئی شریعت لیکر نہ آویگا) اور تمام نبیون اور پیغمبرون پر (جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے گزرے ہین جیسے حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسے حضرت عیسے علیہم الصلوۃ والسلام) **اما بعد** فَاِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللّٰہُ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ اَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْاَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُنَنِ الدِّيْنِ وَاَحْكَامِهٖ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوْفِ الْاَشْيَاءِ بِالْاَسَانِيْدِ الَّتِيْ بِهَا نُقِلَتْ وَتَدَاوَلَهَا اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بعد حمد و صلوۃ کے خدا تجھ پر رحم کرے تو نے اپنے پروردگار کی توفیق سے ذکر کیا تھا (یہ امام مسلم کسی اور کو فرماتے ہین) کہ تیرا قصد یہ ہے کہ تلاش کرے ان سب حدیثون کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہین دین کے طریقون اور حکمون مین (یعنے مسائل کی حدیثین جو فقہ سے متعلق ہین) اور ان حدیثون کو جو ثواب اور عقاب اور خوشخبری اور ڈرانے کے لیے ہین (یعنے فضائل اور اخلاق کی حدیثین) اور ان کے سوا اور باتون کی سندون کے ساتھہ جن کے رو سے وہ حدیثین نقل کی گئی ہین اور جنکو علماء حدیث نے جاری رکھا ہے اپنے مین (یعنے مشہور اور معروف سندین) فَاَرَدْتَ اَرْشَدَكَ اللّٰہُ اَنْ تُوَقَّفَ عَلٰی جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً تو تیرا مطلب یہ تھا خدا تجھہ کو ہدایت کرے کہ تو ان سب حدیثون پر واقف ہو جاوے اس طرح سے کہ وہ سب حدیثین ایک جگہ جمع ہون وَسَاَلْتَنِيْ اَنْ

أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّالِيفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَإِنَّ ذَلِكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيهَا وَالِاسْتِنْبَاطِ مِنْهَا اور تو نے یہ سوال کیا تھا کہ میں ان سب حدیثوں کو اختصار کے ساتھ تیرے لیے جمع کر دوں اور اس میں تکرار نہ ہو کیونکہ اگر تکرار ہوگی (اور طول ہوگا) تو تیرا مقصد جو حدیثوں کو سمجھنا اور ان میں غور کرنا ہے اور ان سے مسائل نکالنا ہے وہ جاتا رہے گا وَلِلَّذِي سَأَلْتَ أَكْرَمَكَ اللهُ حِينَ رَجَعْتُ إِلَى تَدَبُّرِهِ وَمَا تَؤُولُ بِهِ الْحَالُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى عَاقِبَةٌ مَحْمُودَةٌ وَمَنْفَعَةٌ مَوْجُودَةٌ اور تو نے جس بات کا سوال کیا خدا تجھ کو عزت دیوے جب میں نے اس میں غور کیا اور اسکے انجام کو دیکھا تو خدا چاہے اسکا انجام اچھا ہوگا اور بالفعل بھی اس میں فائدہ ہے (یعنے حال اور مآل دونوں کے فائدے کی بات ہے) وَظَنَنْتُ حِينَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذَلِكَ أَنْ لَوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذَلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذَلِكَ أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هَذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَاسِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ إِلَّا بِأَنْ يُوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ اور میں نے یہ خیال کیا جب تو نے مجھے اس بات کی تکلیف دی کہ اگر یہ کام مجھ سے ہو جاوے تو سب سے پہلے دوسروں کو تو خیر مجھے خود ہی فائدہ ہوگا کئی سببوں سے جن کا بیان کرنا طول ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ اس طور سے تھوڑی حدیثوں کو یاد رکھنا مضبوطی اور صحت کے ساتھ آسان ہو آدمی پر بہت سے حدیثوں کو روایت کرنے سے بغیر ضبط اور اتقان کے کیونکہ اس میں ایک طرح کا خلجان پیدا ہوتا ہے، خاص کر عوام کو بڑا فائدہ ہوگا جنکو تمیز نہیں ہوتی کھوٹی کھری حدیث کی بے دوسرے کے بتلائے ہوئے فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلَى بِهِمْ مِنِ ازْدِيَادِ السَّقِيمِ وَإِنَّمَا يُرْجَى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ هَذَا الشَّأْنِ وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ فَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ يَهْجُمُ بِمَا أُوتِيَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ اور جب حال ایسا ہوا جیسا ہم نے اوپر بیان کیا تو تھوڑی صحیح حدیثوں کا بیان کرنا ان کے لیے بہتر ہے بہت ضعیف حدیثوں سے اور بہت سی حدیثیں بیان کرنا اور مکررات کو جمع کرنا خاص خاص آدمیوں کو فائدہ دیتا ہے جنکو علم حدیث میں کچھ واقفیت ہے اور حدیث کے اسباب اور علتوں کو وہ پہچانتے ہیں ایسا شخص البتہ بوجہ اپنی واقفیت اور معرفت کے بہت حدیثوں کے جمع کرنے سے فائدہ اٹھا لیگا فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى

لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ لیکن عام لوگ جو برخلاف ہیں خاص لوگون کے جو صاحب واقفیت و معرفت ہین انکو کچھ حاصل نہین ہے بہت حدیثون کے طلب کرنے مین جب کہ وہ تہوڑی حدیثون کے پہچاننے سے عاجز ہین (یعنے جس قدر کم حدیثین انہون نے دیکھی ہین انہی کے پہچاننے کی اور صحیح کو ضعیف سے تمیز کرنے کی استعداد ان مین نہین تو بہت حدیثون سے وہ کیا فائدہ اٹہا سکتے ہین) ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ وَتَأْلِيفِهِ عَلَى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ وَهُوَ أَنَّا نَعْمِدُ إِلَى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَقْسِمُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ وَثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِنَ النَّاسِ عَلَى غَيْرِ تَكْرَارٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ مَوْضِعٌ لَا يُسْتَغْنَى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ فِيهِ زِيَادَةُ مَعْنًى أَوْ إِسْنَادٌ يَقَعُ إِلَى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِعِلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍّ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ أَوْ أَنْ تُفَصَّلَ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ وَلَكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ إِذَا ضَاقَ ذَلِكَ أَسْلَمُ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ فَلَا نَتَوَلَّى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى **ترجمہ** پہر اگر خدا چاہے تو ہم ان حدیثون کے بیان کرنے مین جنکے لیے تو نے فرمایش کی ہے ایک شرط پر چلین گے جو بیان کرتے ہین وہ شرط یہ ہے کہ ہم ان سب حدیثون کی طرف قصد کرتے ہین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسنداً (یعنے متصلاً ایک راوی نے دوسرے سے سُنا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک روایت کی گئی ہین (سب حدیثون سے مراد اکثر حدیثین ہین اسلیے کہ سب مسند حدیثین اس کتاب مین نہین ہین) پہر ان کو تقسیم کرتے ہین تین قسمون پر اور راویون کے تین طبقون پر (پہلا طبقہ تو حافظ اور ثقہ لوگون کی روایتن کا دوسرا متوسطین کا تیسرا ضعفا اور متروکین کا مگر مصنف نے اس کتاب مین پہلی قسم کے بعد دوسری قسم کی حدیثون کو بیان کیا ہے پر تیسری قسم کو مطلق ذکر نہین کیا اور حاکم اور بیہقی نے کہا کہ اس کتاب مین سب پہلی قسم کی حدیثین ہین اور دوسری قسم کی حدیثین بیان کرنے سے پہلے مسلم مر گئے) بغیر تکرار کے مگر جب کوئی ایسا مقام ہو جہان دوبارہ حدیث کا لانا ضرور ہو اس وجہ سے کہ اس مین کوئی دوسری بات زیادہ ہو یا کوئی ایسا اسناد ہو جو دوسرے اسناد کے پہلو مین واقع ہو کسی علت کی وجہ سے تو وہان تکرار کرتے ہین (یعنے دوبارہ اس حدیث کو نقل کرتے ہین) اس لیے کہ جب کوئی بات زیادہ ہوئی حدیث مین جسکی احتیاج ہے تو وہ مثل ایک پوری حدیث کے ہے پہر ضرور ہے اس سب حدیث کا ذکر کرنا جس

مین وہ بات زیادہ ہو یا ہم اس زیادتی کو جدا کرلین گے پوری حدیث سے اختصار کے ساتھہ اگر ممکن ہو (یعنی ایک حدیث مین ایک جملہ زیادہ ہے جس سے کوئی بات کام کی نکلتی ہے اور وہ جملہ جدا ہو سکتا ہے تو صرف اس جملے کو دوسرا اسناد بیان کرکے نقل کر دینگے اور ساری حدیث دوبارہ نہ لاوینگے مگر ایسا جب کرین گے کہ اس جملے کا علیحدہ کرنا حدیث سے ممکن ہو (نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین علماء حدیث کا اختلاف ہے یعنے حدیث کا ایک ٹکڑا علیحدہ روایت کرنے مین بعضون کے نزدیک مطلقاً منع ہے کیونکہ روایت بالمعنی انکے نزدیک جائز نہین بلکہ حدیث کو لفظ بلفظ نقل کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک اگرچہ روایت بالمعنی جائز ہے مگر حدیث کا ایک ٹکڑا علیحدہ روایت کرنا اسی صورت مین درست ہے جب پہلے پوری حدیث کو روایت کرلین اور بعضون کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ مسلم کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ علماء اور اہل معرفت کو یہ بات درست ہے بشرطیکہ معنے مین خلل واقع نہ ہو) لیکن جب جدا کرنا اس جملے کا دشوار ہو تو پوری حدیث اپنی خاص وضع سے بیان کرنا بہتر ہے اور جس حدیث کے دوبارہ بیان کرنے کی ہمکو حاجت نہ ہو (یعنے اس مین کوئی ایسی بات زیادہ نہ ہو جس کی احتیاج ہے) تو اسکو ہم دوبارہ بیان کرین گے اگر خدا چاہے فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقَى مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَإِتْقَانٍ لِمَا نَقَلُوهَا لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ وَلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ پہلی قسم کی حدیثون مین ہم ان حدیثون کو پہلے بیان کرتے ہین جو عیبون سے پاک اور صاف ہین اس وجہ سے کہ ان کے روایت کرنے والے وہ لوگ ہین جو صاحب استقامت اور اتقان (یعنے مضبوطی اور حفظ) ہین انکی روایات مین نہ ان کی روایت مین سخت اختلاف ہے اور نہ خلط ملط ہے (اسلیے کہ جو راوی اور ثقہ لوگون سے بہت اختلاف کیا کرے یا روایتون مین بہت خلط ملط کرے وہ قابل اعتبار کے نہین رہتا) جیسے بعض محدثین کی کیفیت معلوم ہوگئی اور ان کی حدیث مین یہ بات کھل گئی ہے فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هَذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ عَلَى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ ترجمہ پھر جب ہم بیان کر چکتے اس قسم کے راویون کی حدیثین (یعنے جو موصوف ہین ساتھہ کمال حفظ اور ضبط اور اتقان کے) تو اسکے بعد وہ حدیثین لاتے ہین جنکے اسناد مین وہ لوگ ہین جن مین اتنا حفظ اور اتقان نہین جیسا پہلے قسم کے راویون مین تھا اور یہہ لوگ اگرچہ پہلے

قسم کے راویوں سے درجے میں کم ہیں مگر انکا عیب ڈھنکا ہوا ہے اور سچائی اور حدیث کی روایت میں وہ
بھی شامل ہیں یعنے دوسرے درجے کے راوی بھی سچے اور ٹھیک ہیں اور جو کچھ ان میں عیب تھا وہ
چھپایا گیا ہے اہل حدیث نے انکو متہم نہیں کیا ہے کذب سے نہ ان سے روایت ترک کی ہے کَعَطَاءِ
ابْنِ السَّائِبِ وَيَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ وَلَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ جیسے عطاء بن السائب اور یزید بن ابی
زیاد اور لیث بن ابی سلیم **ف** یہ تینوں راوی دوسرے درجے کے ہیں جو حفظ اور اتقان میں اعلی
نہیں ہیں مگر ان کی سچائی میں شبہ نہیں عطاء بن السائب کی کنیت ابو السائب ہے یا ابو یزید یا
ابو محمد یا ابو زید وہ ثقہ ہیں مگر اخیر عمر میں انکے حافظے میں فتور آگیا تھا پھر جن لوگوں نے ان سے
اختلاط کے پہلے سنا ہے ان کی روایت صحیح ہے اور جنھوں نے بعد سنا ہے البتہ ان کی حدیث
مضطرب ہے سفیان ثوری اور شعبہ نے ان سے اختلاط کے پہلے سنا ہے اور جریر اور خالد بن عبد اللہ
اور اسمعیل اور علی بن عاصم نے بعد اختلاط کے سنا ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور یحیے بن
معین نے کہا کہ عطا سے سب نے اختلاط کے بعد روایت کی ہے مگر شعبہ اور سفیان نے اور ابو عوانہ
نے عطا سے صحت اور اختلاط دونوں حالت میں سنا ہے تو ان کی روایت کا بھی اعتبار نہیں یزید
ابن ابی زیاد یا یزید بن زیاد قرشی دمشقی حفاظ حدیث نے اس کو ضعیف کہا ہے ابن نمیر اور یحیے
بن معین نے کہا وہ کچھ نہیں اور ابو حاتم نے کہا ضعیف ہے اور نسائی نے کہا متروک الحدیث
ہے اور ترمذی نے کہا ضعیف ہے لیث بن ابی سلیم کو جمہور نے ضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ
مختلط ہو گیا تھا اور اس کی روایتیں مضطرب ہیں لیکن اس کی حدیث لکھی جاوے گی احمد بن
حنبل نے کہا وہ مضطرب الحدیث ہے لیکن لوگوں نے ان سے روایت کی ہے دارقطنی اور ابن عدی نے
کہا اسکی حدیث لکھی جاوے گی اور اکثر لوگوں نے کہا اسکی روایت لکھنے کے لائق نہیں (نووی)
وَاَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الْاٰثَارِ وَنُقَّالِ الْاَخْبَارِ فَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ
عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوْفِيْنَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ اَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِتْقَانِ
وَالْاِسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُوْنَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِاَنَّ هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ
دَرَجَةٌ رَفِيْعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ اور ان کی مانند لوگ حدیث کے روایت کرنے والے اور خبر
کے نقل کرنے والے اگرچہ یہ لوگ مشہور ہیں علم میں اور مستور ہیں اہل حدیث کے نزدیک لیکن انکے
ہم عصر دوسرے لوگ جنکے پاس اتقان اور استقامت ہے روایت میں ان سے بڑھکر ہیں حال اور
مرتبے میں اس واسطے کہ اہل علم کے نزدیک یہ ایک درجہ ہے بلند اور ایک خصلت ہے عمدہ (نووی)

عطاء بن السائب
یزید بن ابی زیاد
لیث بن ابی سلیم

ضبط اور اتقان) اَلَا تَرٰی اَنَّکَ اِذَا وَازَنْتَ ھٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ سَمَّیْنَاھُمْ عَطَاءً وَّ یَزِیْدَ وَلَیْثًا بِمَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ وَاِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ فِیْ اِتْقَانِ الْحَدِیْثِ وَ الْاِسْتِقَامَةِ فِیْهِ وَجَدْتَھُمْ مُبَایِنِیْنَ لَھُمْ لَا یُدَانُوْنَھُمْ لَا شَكَّ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِیْثِ فِیْ ذٰلِكَ لِلَّذِیْ اسْتَفَاضَ عِنْدَھُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِتْقَانِھِمْ لِحَدِیْثِھِمْ وَاَنَّھُمْ لَمْ یَعْرِفُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَّ یَزِیْدَ وَلَیْثٍ کیا تو نہین دیکھتا اگر تو تولے ان تینون کو جن کا ہم نے نام لیا یعنے عطا اور یزید اور لیث کو منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش اور اسمٰعیل بن ابی خالد کے ساتھہ (جو ان تینون کے ہم عصر ہین) حدیث کے اتقان اور استقامت مین توانکو بالکل جدا پاوے گا ہرگز انکے قریب نہ ہونگے اس بابت مین کچھ شک نہین اہل حدیث کے نزدیک اسلیے کہ ان کو ثابت ہو گیا ہے حفظ منصور اور اعمش اور اسمٰعیل کا اور ان کا ضبط اور اتقان حدیث مین جو نہین ثابت ہوا عطا اور یزید اور لیث مین **ف** یعنے عطا اور یزید اور لیث منصور اور سلیمان اور اسمٰعیل کے سامنے کچھ نہین اترتے اسلیے کہ عطا اور یزید اور لیث کا مرتبہ بہت کم ہے جیسے انکا حال اوپر گذرا اور منصور اور اعمش اور اسمٰعیل یہ حدیث کے حافظون اور ثقہ لوگون مین سے ہین اسمٰعیل ابن ابی خالد تو تابعی مشہور ہین انہون نے انس بن مالک اور سلمہ بن الاکوع اور عبداللہ بن ابی اوفے اور عمرو بن حریث اور قیس بن عابد اور ابوحجیفہ کو دیکھا اور یہ سب صحابی ہین اور سلیمان اعمش بھی تابعی ہین کیونکہ انہون نے انس کو دیکھا اور اعمش کہتے ہین ضعیف البصر کو جس کی بینائی مین فتور ہو یہ ان کا لقب ہو گیا تھا اہل حدیث نے اس قسم کے القاب نقل کرنے مین قباحت نہین دیکھی کیونکہ یہ القاب معرفت کے لیے بیان کیے جاتے ہین نہ ذلت اور توہین کے لیے منصور بن معتمر اگرچہ تابعی نہین ہین مگر حفظ اور اتقان مین سب سے بڑھے ہوئے ہین اسلیے مسلم نے انکا نام پہلے رکھا عبدالرحمن بن مہدی نے کہا کہ منصور سب کوفے والون مین سے زیادہ ثقہ ہین وَفِیْ مِثْلِ مَجْرٰی ھٰؤُلَاءِ اِذَا وَازَنْتَ بَیْنَ الْاَقْرَانِ کَابْنِ عَوْنٍ وَّاَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ مَعَ عَوْفِ بْنِ اَبِیْ جَمِیْلَةَ وَاَشْعَثَ الْحُمْرَانِیِّ وَھُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِیْرِیْنَ کَمَا اَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَّاَیُّوْبَ صَاحِبَاھُمَا اِلَّا اَنَّ الْبَوْنَ بَیْنَھُمَا وَبَیْنَ ھٰذَیْنِ بَعِیْدٌ فِیْ کَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَاِنْ کَانَ عَوْفٌ وَّ اَشْعَثُ غَیْرَ مَدْفُوْعَیْنِ عَنْ صِدْقٍ وَّ اَمَانَةٍ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَلٰکِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اور ایسی ہی کیفیت ہے جب تو موازنہ کرے دیکھنے تولے ایک کو دوسرے کے ساتھہ ہم عصرون کو جیسے ابن عون اور ایوب سختیانی کو عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حمرانی

کے ساتھ یہ دونون مصاحب تھے۔ ابن سیرین اور حسن بصری کے (جو مشہور تابعین مین
مین سے ہیں) جیسے ابن عون اور ایوب اُن کے مصاحب تھے اور ان دونون مین
بڑا فرق ہے (یعنے ابن عون اور ایوب کا درجہ بہت بڑھکر ہے) کمال فضل اور صحت روایت
مین اگرچہ عوف اور اشعث بھی سچے اور امانت دار ہیں (امام احمد نے کہا عوف ثقہ ہیں
صالح الحدیث اور یحیے بن معین نے بھی کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔ اسی طرح اشعث حمرانی کو دارقطنی
نے کہا وہ ثقہ ہو اہل علم کے نزدیک مگر اصل حال وہی درجو کا اہل علم کے نزدیک جو ہم نے بیان کیا
وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُونَ تَمْثِيلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُ
أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يُرْفَعُ
مُتَّضِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطَى كُلُّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقَّهُ وَيُنَزَّلُ مَنْزِلَتَهُ اور
ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ان لوگون کا نام لیکر تاکہ انکی مثال ایک نشانی ہو اور فراغت پاوے
اسکو سمجھ کر وہ شخص جسپر چھپا ہوا ہے رستہ علم والون کا اہل علم کی ترتیب مین تو کم نہ کیا جاوے بلند درجے
والا شخص اپنے درجے سے اور بلند نہ کیا جاوے کم درجے والا اپنے درجہ پر اور ہر ایک کو اسکا حق دیا جاوے
اور اپنا درجہ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حکم کیا ہر ایک آدمی کو اسکے مرتبے پر رکھنے کا اور قرآن سے بھی یہ بات ثابت ہے
کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہر علم والے سے بڑھکر دوسرا علم والا ہے (تو حدیث اور قرآن دونون سے اہل علم کے تفاوت
درجات کا ثبوت ہوا) **ف** امام مسلم نے اس حدیث کو معلقا یعنے بلا اسناد ذکر کیا اور معلق حدیثین مسلم کی کتاب
مین بہت کم ہین ایک ان مین سے یہ حدیث بھی ہے جسکی صحت مین علما کا اختلاف ہے حاکم ابو عبد اللہ حافظ
نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث مین اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابوداؤد نے اپنی سنن مین اسکو روایت کیا
میمون بن ابی شبیب سے اوس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر میمون نے عائشہ سے نہین سنا تو یہ حدیث منقطع
ہوئی حالانکہ مسلم نے شرط کی ہے کہ حدیث متصل اور مسند ہو اسکا جواب یون دیا ہے کہ میمون نے مغیرہ بن شعبہ
کو پایا اور مغیرہ رض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے مرے ہین اور شرط مسلم کی یہ ہے کہ ہم عصری ہو اور
ملاقات ممکن ہو تو روایت حدیث کی ملاقات پر دلیل ہے البتہ اگر میمون یہ کہتا کہ مین عائشہ رض سے نہین ملا
تو اعتراض درست ہوتا سوا اسکے بزار نے اپنی مسند مین اس حدیث کو روایت کیا ہے اور کہا کہ مرفوعا یہ

حدیث اسی طور سے مروی ہے لیکن موقوفاً اور طریقوں سے بھی روایت کی گئی ہے واللہ اعلم نَعْلَى نَحْوِ مَا
ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَا كَانَ
مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ مُتَّهَمُوْنَ أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيْجِ
حَدِيْثِهِمْ تو جیسے اوپر ہم نے بیان کیا انہی طریقوں پر ہم جمع کرتے ہیں حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جنکا تونے سوال کیا اب جو حدیثیں ایسے لوگوں سے مروی ہیں جن پر سب اہل حدیث نے کذب
کی نسبت کی ہے یا اکثر اہل حدیث نے تو ان کو ہم نہیں روایت کرتے كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْوَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ
الْمَدَائِنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ الْقُدُّوْسِ الشَّامِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَصْلُوْبِ وَغِيَاثِ بْنِ
إِبْرَاهِيْمَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَأَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْأَحَادِيْثِ وَ
تَوْلِيْدِ الْأَخْبَارِ جیسے عبداللہ بن مسور بن ابی جعفر مدائنی اور عمرو بن خالد اور عبد القدوس شامی (جو
روایت کرتا ہے عکرمہ اور عطار سے عمرو بن علی فلاس نے کہا کہ اتفاق کیا اہل علم نے اس کی حدیث
کے ترک پر) اور محمد بن سعید مصلوب **ف** دمشقی جس کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی یا ابو عبداللہ یا ابو قیس
اسکے نسب اور نام میں بڑا اختلاف ہے حافظ عبدالغنی نے کہا وہ اپنے نام کو سو طرح پر بدلتا ہے ابو
حاتم نے کہا متروک الحدیث ہے اور قتل کیا گیا اور سولی دیا گیا بیدینی کی وجہ سے محمد بن حنبل نے کہا ابو جعفر
نے اسکو قتل کیا زندیق ہونے کی وجہ سے اور اس کی حدیث موضوع ہے اور خالد بن یزید نے کہا میں نے
اس سے سنا وہ کہتا تھا جب میں کوئی عمدہ بات سنوں تو اسکی اسناد بنانے میں کچھ قباحت نہیں احمد بن
صالح نے کہا اس نے چار ہزار حدیثیں بنائیں **ف** اور غیاث بن ابراہیم اور سلیمان بن عمرو اور ابو داؤد
نخعی اور ان کی مانند لوگ جن سے حدیث بنانے کی اور خبر بن تراشنے کی نسبت کی گئی ہے (یعنے یہ سب
لوگ وضاع اور کذاب اور متروک الحدیث تھے تو ایسے لوگوں کی روایتیں ہمنے بالکل نہیں لکھیں) وَ
كَذٰلِكَ مَنِ الْغَالِبُ عَلَى حَدِيْثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيْثِهِمْ اور اسی طرح
ہم نے ان لوگوں کی روایت بھی نہیں لکھی جنکی حدیث اکثر منکر (یعنے ثقہ کے خلاف) یا غلط ہوتی
ہے وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيْثِ الْمُحَدِّثِ إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيْثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ
مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ
مِنْ حَدِيْثِهِ كَذٰلِكَ كَانَ مَهْجُوْرَ الْحَدِيْثِ غَيْرَ مَقْبُوْلِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ اور منکر کی نشانی محدث
کی حدیث میں یہ ہے کہ جب اسکی روایت کا مقابلہ کیا جاوے دوسرے لوگوں کی روایت سے جو اچھے
اور حافظے والے ہیں تو اسکی روایت انکی روایت کے خلاف پڑے بالکل یا کچھ موافق ہو اور اکثر خلاف

جب کسی راوی کی اکثر اس قسم کی روایتین ہون تو وہ مہجور الحدیث ہی یعنے اسکے روایت مقبول و مستعمل نہ ہوگی
ف تو منکر کے معنے یہی ٹہیرے کہ جو روایت اور ثقہ لوگون کی روایت کے خلاف ہو اسکو منکر مردود بھی کہتے
ہین اور ایک منکر اسکو بھی کہتے ہین جسکو ایک ہی ثقہ شخص نے روایت کیا ہو مگر یہ مردود نہین ہے جب وہ ثقہ
ضابط اور متقن ہو (نووی) فَمِنْ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ
وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ اَبُو الْعَطُوْفِ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ
صُهْبَانَ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِيْ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيْثِ فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلٰى حَدِيْثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ
بِهٖ لِاَنَّ حُكْمَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِيْ نَعْرِفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِيْ قَبُوْلِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيْثِ
اَنْ يَكُوْنَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ اَهْلِ الْحِفْظِ فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَاَمْعَنَ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ
لَهُمْ فَاِذَا وُجِدَ كَذٰلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ قُبِلَتْ زِيَادَتُهٗ فَاَمَّا مَنْ تَرَاهُ
يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِيْ جَلَالَتِهٖ وَكَثْرَةِ اَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِيْنَ لِحَدِيْثِهٖ اَوْ حَدِيْثِ غَيْرِهٖ
اَوْ لِمِثْلِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَدِيْثُهُمَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوْطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ اَصْحَابُهُمَا
عَنْهُمَا حَدِيْثَهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِيْ اَكْثَرِهٖ فَيَرْوِيْ عَنْهُمَا اَوْ عَنْ اَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ
الْحَدِيْثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهٗ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِمَا وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيْحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ
فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُوْلُ حَدِيْثِ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ اس قسم کے راویون مین سے عبد اللہ
ابن محرر اور یحیے بن ابی انیسہ اور جراح بن منہال ابو العطوف اور عباد بن کثیر اور حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ
اور عمرو بن صہبان اور ان کے مثل اور لوگ ہین جو منکر حدیثین روایت کرتے ہین **ف** عبد اللہ بن محرر
یا عبد اللہ بن محرر بکسر صحیح محرر ہے بصیغہ اسم مفعول اور یہ ائمہ مہاجرین اتباع تابعین مین سے ہے روایت
کرتا ہے حسن اور قتادہ اور زہری اور نافع وغیرہ تابعین سے روایت کی ہے اس سے ثوری اور ایک جماعت
نے اتفاق کیا ہے محدثین نے اس کی ترک پر امام احمد بن حنبل نے کہا لوگون نے ترک کردیا اس کی حدیثون
کو ابو انیسہ جو یحیے کا باپ ہے اسکا نام زید ہے اور ابو العطوف جراح بن منہال روایت کرتا ہے تابعین
سے اس نے سنا ہے حکم بن عتیبہ اور زہری سے اور اس سے یزید بن ہارون روایت کرتا ہے بخاری نے کہا
وہ منکر الحدیث ہے اور عمر بن صہبان اسلمی مدنی ہے اتفاق ہے اسکے متروک ہونے پر (نووی)
ف تو ہم ان لوگون کی حدیثین نہین لاتے نہ ان مین مشغول ہوتے ہین اسلیے کہ اہل علم نے جو
حکم کیا ہے اور جو ان کا مذہب معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جس روایت کو ایک ہی محدث نے روایت کیا ہو وہ
قبول کی جاویگی اس شرط سے کہ وہ محدث شریک ہو اور ثقہ اور حافظ لوگون کا ان کی بعض روایتون مین

یا بالکل موافق ہو اُن کا پھر جب یہ حال ہو اسکا اور کسی روایت مین کچھ عبارت زیادہ کرے جو اسکے ساتھیون کی روایت مین نہ ہو تو وہ قبول کیجاوے گی لیکن اگر تو کسی کو دیکھے جو زہری ایسے بزرگ شخص سے روایت کرنے کا قصد کرے جسکے شاگرد بہت ہین اور وہ حافظ ہین اور مضبوطی سے بیان کرتے ہین اسکی اور اورون کی حدیثون کو یا ہشام بن عروہ سے روایت کا قصد کرے اور ان دونون کی (یعنے ہشام اور زہری کی) حدیثین اہل علم کے نزدیک پھیلی ہوئی ہین اور مشترک ہین اور ان دونون کے شاگرد ان کی حدیثون کو اتفاق کے ساتھ اکثر بیان کرتے ہین پھر وہ شخص ان دونون سے چند ایسی حدیثین نقل کرے جو کسی شاگرد کو ان دونون کے شاگردون مین سے معلوم نہ ہون اور وہ شخص اُن صحیح روایتون مین ان شاگردون کا شریک نہ ہو تو اس قسم کی روایتین ایسے لوگون کی ہرگز مقبول نہونگی (بلکہ وہ منکر مردود ہونگی) وقد شرحنا من مذهب الحديث واهله بعض ما يتوجه به من اراد سبيل القوم ووفق لها وسنزيد ان شاء الله تعالى شرحا وايضاحا في مواضع من الكتاب عند ذكر الاخبار المعللة اذا اتينا عليها في الاماكن التي يليق بها الشرح والايضاح ان شاء الله تعالى

اور ہم نے بیان کیا مذہب حدیث اور اہل حدیث کا اس قدر جو مقصود ہے اس شخص کا جو چلنا چاہے اہل حدیث کی راہ پر اور اسکو توفیق دیجاوے چلنے کی اس پر اور خدا چاہے تو ہم اسکو شرح اور وضاحت سے بیان کرین گے اس کتاب کے کئی مقامون مین جہان وہ حدیثین آوینگی جن مین کچھ علتین ہین ان مقامون مین جہان شرح کرنا اور واضح بیان کرنا مناسب ہوگا وبعد يرحمك الله فلولا الذي راينا من سوء صنيع كثير ممن نصب نفسه محدثا فيما يلزمهم من طرح الاحاديث الضعيفة والروايات المنكرة وتركهم الاقتصار على الاخبار الصحيحة المشهورة مما نقله الثقات المعروفون بالصدق والامانة بعد معرفتهم واقرارهم بالسنتهم ان كثيرا مما يقذفون به الى الاغبياء من الناس هو مستنكر ومنقول عن قوم غير مرضيين ممن ذم الرواية عنهم ائمة اهل الحديث مثل مالك بن انس وشعبة بن الحجاج وسفيان بن عيينة ويحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من الائمة لما سهل علينا الانتصاب لما سالت من التمييز والتحصيل ولكن من اجل ما اعلمناك من نشر القوم الاخبار المنكرة بالاسانيد الضعاف المجهولة وقذفهم بها الى العوام الذين لا يعرفون عيوبها خف على قلوبنا اجابتك الى ما سالت بعد ان سب باتون کے جو او پر [illegible] خدا تجھ پر رحم کرے اگر ہم نہ دیکھتے وہ برا کام جو کر رہا ہے وہ شخص جس نے اپنے تئین محدث بنایا

ہے (یعنے لازم ہے ایسے شخص کو کہ ضعیف حدیثوں اور منکر روایتوں کو نقل نہ کرے اور صرف انہی حدیثوں
کو روایت کرے جو صحیح اور مشہور ہیں جنکو ثقہ لوگوں نے جن کی سچائی اور امانت مشہور ہے نقل کیا ہے
اور وہ جانتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ بہت سی حدیثیں جنکو وہ عام لوگوں کو سناتا ہے منکر ہیں اور ان
لوگوں سے مروی ہیں جن کی مذمت حدیث کے اماموں نے کی ہے جیسے مالک بن انس اور شعبہ بن حجاج
اور سفیان بن عیینہ اور یحیی بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم نے (یہ سب حدیث
کے بڑے امام اور پیشوا ہیں) البتہ ہمکو یہ تکلیف اٹھانا تیری خواہش کے موافق جو تونے صحیح حدیثوں
کو جدا کرنے کے لئے کہی تھی دشوار ہوتی (کیونکہ جب سب لوگ یہی عادت کرتے کہ صرف صحیح حدیثیں نقل
کیا کرتے تو عوام کے دہوکا کہانے کا ڈر نہ ہوتا اور صحیح حدیثوں کے جدا کرنے کی ضرورت بہی نہ پڑتی)
لیکن اسی وجہ سے جو ہم نے بیان کی کہ لوگ منکر حدیثوں کو ضعیف اور مجہول سندوں سے بیان کیا کرتے
ہیں اور عوام کو سنا دیتے ہیں جنکو عیبوں کے پہچاننے کی لیاقت نہیں تیری خواہش کا قبول کرنا ہم
پر آسان ہو گیا (اسلیے کہ جس کام کی ضرورت ہوتی ہے اسکا کرنا آسان ہوتا ہے) **بَابُ**
وُجُوبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَاذِبِيْنَ اس باب میں یہ بیان ہے کہ ہمیشہ ثقہ اور معتبر لوگوں
سے روایت کرنا چاہیے اور جن لوگوں کا جھوٹ ثابت ہو ان سے روایت نہ کرنا چاہیے وَاعْلَمْ وَفَّقَكَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيْزَ بَيْنَ صَحِيْحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيْمِهَا وَثِقَاتِ النَّاقِلِيْنَ
لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِيْنَ اَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا اِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهٖ وَالسِّتَارَةَ فِيْ نَاقِلِيْهِ وَ
اَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ اَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ **ترجمہ** جان تو
خدا تجہ کو توفیق دیوے جو شخص صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز کرنے کی قدرت رکہتا ہو اور ثقہ (معتبر)
اور متہم (جن پر تہمت لگی ہو کذب وغیرہ کی) راویوں کو پہچانتا ہو اس پر واجب ہے کہ نہ روایت کرے
مگر اس حدیث کو جس کی اصل کی صحت ہو اور اس کی نقل کرنیوالے وہ لوگ ہوں جن کا عیب فاش نہ ہوا
ہو اور بچے ان لوگوں کی روایت سے جن پر تہمت لگائی گئی ہے یا جو عناد رکہتے ہیں بدعتی **ف**
نووی نے کہا کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ جو بدعتی ایسا ہو جس کی بدعت نے اسکو کفر تک پہنچا دیا
ہو اسکی روایت تو بالاتفاق مقبول نہیں اور جس کی بدعت کفر تک نہیں پہونچی اسکی روایت قبول
کرنے میں اختلاف ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ اس کی روایت مقبول ہے بشرطیکہ وہ روایت اس
کی بدعت کی تائید میں نہ ہو اور صحیحین وغیرہ میں بہت سی روایتیں ان لوگوں سے منقول ہیں جو بدعت
میں گرفتار تہے اہل یہ ہے کہ جو بدعتی عناد رکہتا ہو یعنے تعصب کہ جہوٹی روایت اپنی تائید کے لیے

نقل کرنا جائز رکھے جیسے روافض مین سے ایک فرقہ خطابیہ جو اپنی قوم کے فائدے کے لیے جھوٹی گواہی دینا جائز رکھتا ہے اسکی روایت قبول نہین ہوگی اور جو بدعتی سچا ہو اور اسکی عدالت روایت مین معلوم ہو اس کی حدیث قبول کی جاوے گی وَالدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَيَّنُوا اَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَقَالَ وَاَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰيِ اَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَاَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ اور دلیل اسپر جو ہمنے کہا یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر آوے تو ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ جا پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو پچھتاؤ اپنے کیے ہوئے پر ف ایک شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ایک قوم پر زکوۃ لینے کو وہ نکلے اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اس قوم مین اور اسکی قوم مین بیر تہا یہ ڈرا کہ میرے مارنیکو نکلے الٹا بھاگا مدینے مین آکر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہو گئی حضرت ان پر فوج بھیجتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی مقبول نہین ف دوسرے اللہ تعالی نے فرمایا اور گواہ کرو دو مردون کو یا ایک مرد اور دو عورتون کو جن کو تم پسند کرتے ہو (گواہی کے لیے یعنی جو سچے اور نیک معلوم ہون) اور فرمایا اللہ تعالی نے گواہ کرو دو شخصون کو جو عادل ہون تو ان آیتون سے معلوم ہوا کہ فاسق کی بات بے اعتبار ہے اور قبول کے لائق نہین اور جو شخص عادل نہ ہو اس کی گواہی مردود ہے وَالْخَبَرُ وَاِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي اَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا اِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا اَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ اور حدیث بیان کرنے اور گواہی دینے مین اگرچہ کچھ فرق ہے مگر وہ دونو شریک ہین ایک بڑے مطلب مین جب حدیث فاسق کی مقبول نہین علماء کے نزدیک جیسے گواہی فاسق کی مردود ہے سب کے نزدیک ف یہ جواب ہے ایک اعتراض کا کہ جو آیتین اوپر بیان ہوئین ان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فاسق کی گواہی مقبول نہین پر حدیث اس کی مردود ہونا ان سے نہین ثابت ہوتا جواب یہ ہے کہ حدیث اور گواہی دونون حقیقت ایک ہین اگرچہ بعضی باتون مین کچھ فرق ہے وہ فرق یہ ہے کہ گواہی مین آزادی اور مردیت اور عدد (یعنے دو گواہ) شرط ہے اور حدیث مین یہ شرط نہین تو مقبول ہے حدیث غلام اور عورت اور ایک شخص کی پر دونون مین ضرور ہے کہ اسلام ہو عقل ہو بلوغ ہو عدالت ہو مروت ہو ضبط او حفظ ہو تحمل اور اداء کے وقت (تحمل وہ وقت جب حدیث سنے یاد رکھے اور اداء

وہ وقت جب اسکو بیان کرے کسی سے اسی طرح گواہی مین ایک تحمل کا وقت ہو یعنے جب واقعہ دیکھی
یا سنے اور ایک ادا کا یعنے جب قاضی کے سامنے گواہی دیوے) اندھے کی گواہی مین اختلاف
ہے امام شافعی اور ایک جماعت علمار کی نزدیک جائز نہین اور امام مالک اور ایک جماعت کے نزدیک جائز
ہے اور حدیث اسکی بالاتفاق مقبول ہے اسیطرح بلوغ کی شرط حدیث کے ادا کے وقت ہو تحمل کے وقت
تو لڑکپن مین راوی جو سُنے اور بلوغ کے وقت بیان کرے تو اس کی روایت مقبول ہے اور یہی قول ہے
اکثر علما کا مگر بعضون کا یہ مذہب ہو کہ تحمل کے وقت بہی بلوغ ضرور ہے اور بعضون کا یہ قول ہے کہ بلوغ نہ
تحمل کے وقت شرط ہے نہ ادا کے وقت اور یہ دونون مذہب شاذ اور جمہور علما کے خلاف ہین (نووی)
وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلٰی نَفْیِ رِوَایَۃِ الْمُنْکَرِ مِنَ الْاَخْبَارِ کَنَحْوِ دَلَالَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی نَفْیِ خَبَرِ
الْفَاسِقِ وَھُوَ الْاَثَرُ الْمَشْھُوْرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ
یُرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ **ترجمہ** اسی طرح حدیث شریف سے بہی یہ بات معلوم ہوتی
ہے کہ منکر روایت کا بیان کرنا (جسکے غلط ہونے کا احتمال ہو) درست نہین جیسے قرآن سے معلوم
ہوتی ہے اور وہ حدیث وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشہرت منقول ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص
مجہ سے حدیث نقل کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ جہوٹ ہے تو وہ خود جہوٹا ہے **ف** یعنے گو اُس نے جہوٹ
نہین بنایا پر جب اسکو خیال ہے کہ اس حدیث کی صحت کا یقین نہین ہوسکتا تو اسکا بیان کرنا کیا ضرور ہے
اگر اس پر بہی بیان کیا اور اسکا عیب ظاہر نہ کیا تو جہوٹون مین وہ بہی شریک ہوگیا یعنے اسپر بہی اتنا ہی
وبال ہوگا جتنا جہوٹی حدیث بنانیوالے پر امام مسلم نے اس حدیث کو مشہور کہا کیونکہ یہ حدیث مختلف الفاظ
سے متعدد صحابہ سے مروی ہے بزار نے اپنی سند مین بیان کیا کہ چالیس صحابیون سے یہ حدیث اُس نے
روایت کی ہے اور ابو بکر صیرفی نے لکہا ہے کہ وہ ساٹھ صحابیون سے مروی ہے اور ابن مندہ نے
کہا کہ ستاسی صحابیون سے اور بعضون نے کہا باسٹھ صحابیون سے اور ان مین عشرہ مبشرہ بہی ہین
اور کوئی حدیث سوا اس حدیث کے ایسی نہین جس کو سب عشرہ مبشرہ نے روایت کیا ہو یا ساٹھ صحابہ یا
سے زیادہ نے روایت کیا ہو اور بعضون اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث
دو سو صحابیون سے منقول ہے اور بخاری اور مسلم دونون نے نقل کیا اس حدیث کو۔ اس حدیث سے
کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جہوٹ باندہنا حرام اور گناہ
کبیرہ ہے جیسے آگے کی روایتون مین ہے کہ جو ایسا کرے گا اس نے اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیا تو معلوم
ہوا کہ وہ ضرور جہنم مین جاویگا۔ پہر اگر مومن ہے تو جہنم سے نکلیگا کیونکہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ

مدہ ہمیشہ جہنم مین نرہیگا اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو دوسرے یہ کہ جس حدیث کے جھوٹ ہونیکا ظن ہو اُسکو نقل کرنا
بہی درست نہین پر جب اس کے ساتھہ یہ بات بہی کہدے یا لکھدے کہ یہ حدیث منکر ہے یا ضعیف ہے یا اس مین
یہ علت ہے تو درست ہے اور جائز ہے محدثین کے نزدیک اسلیے کہ محدثین نے اپنی کتابون مین تمام قسم کی حد
کو بیان کیا ہے یہانتک کہ موضوعات کو بہی تیسرے یہ کہ اگر نقل کرنیوالے کے خیال مین غلطی ہو یعنے وہ جہو
حدیث کو صحیح سمجہ کر بیان کرے تو اس پر گناہ نہین جیسے حاکم اور ابن ماجہ نے بعضی حدیثون کو صحیح خیال
کرکے روایت کیا ہے چوتہی یہ کہ ہر قسم کی حدیث خواہ احکام مین ہو خواہ فضائل یا اخلاق مین سب مین یہی
حکم ہے اور کرامیہ کے نزدیک فضائل اور اخلاق مین حدیث بنا لینا درست ہے اور یہہ انکی انتہائے جہالت
ہے (نووی مع زیادہ) **بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جہوٹ باندہنا کتنا بڑا گناہ ہے **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ترجمہ امام مسلم نے اپنی اسناد سے روایت کیا سمرہ بن
جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یعنے وہی حدیث جو اوپر گذری کہ جو
شخص مجہ سے حدیث نقل کرے اور وہ سمجہتا ہو کہ یہ جہوٹ ہے تو وہ خود جہوٹا ہے) **عَنْ** رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ
عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے اُس نے سنا حضرت علی رض سے وہ خطبہ پڑہ رہے تہے کہ
تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت جہوٹ باندہو میرے اوپر جو کوئی میرے اوپر جہوٹ باندہے
وہ جہنم مین جاویگا **ف** یعنے لائق ہوگیا جہنم مین جانے کے اب اگر خدا معاف کردیوے تو جہنم سے
ہو سکتا ہے جیسے سب کبیرہ گناہون مین ہے بعضون نے کہا یہ بددعا ہے جہوٹی حدیث بنانے والے
لیے یعنے خدا اسکو جہنم مین داخل کرے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ
حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے کہا مجہے بہت حدیثین بیان کرنے سے یہی بات
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی جو شخص مجہ پر قصداً جہوٹ بولے وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجہ پر
جہوٹ بنا دے وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیوے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ
وَالْمُغِيرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ علی بن ربیعہ
والبی سے روایت ہے انہون نے کہا مین مسجد مین آیا اور ان دنون مغیرہ بن شعبہ کوفی کے حاکم تہے تو مغیرہ نے
کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے میرے اوپر جہوٹ باندہنا ایسا نہین ہے
جیسے اور کسی پر جہوٹ باندہنا (کیونکہ اور کسی پر جہوٹ باندہنے سے جہوٹ بولنے والے کا نقصان ہوگا
یا جسپر جہوٹ باندہا اسکا بہی یا اور دو تین آدمیون کا سہی پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جہوٹ باندہنے
سے ایک عالم گمراہ ہوگا اور دنیا کو نقصان پہونچیگا) پہر جو کوئی شخص مجہ پر جہوٹ باندہے وہ اپنا ٹہکانا جہنم
مین بنالیوے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّ
كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے اس مین
یہ نہین ہے کہ میرے اوپر جہوٹ باندہنا ایسا نہین ہے جیسے دوسرے کسی پر جہوٹ باندہنا **بَاب** النَّهْيِ
عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ جو بات سنے اسکو کہدینا (بغیر تحقیق کیے ہوئے) منع ہے **عَنْ** حفص
ابن عاصم . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا
سَمِعَ ترجمہ حفص بن عاصم تابعی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آدمی کے جہوٹے
ہونے کے لیے یہ بات کہ جو سنے اسکو بیان کرے بغیر تحقیق اور تنقیح کے اس لیے کہ جہوٹ کہتے ہین خلاف
واقع بیان کرنے کو پہر اگر عمدًا ایسا امر کرے تو گنہگار ہوگا ورنہ گنہگار نہ ہوگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ عادت کہ جو سنے وہ کہہ ڈالے بری ہے بلکہ تحقیق کرنا ضرور ہے کہ یہ خبر سچ ہے یا جہوٹ جب
سچائی کا یقین ہو اس وقت اگر ہو نہ سکی تو برا نہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بہی ویسی ہی ہے
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ
أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا کافی ہے آدمی کو اتنا
جہوٹ کہ کہہ ڈالے جو بات سنے **عَنِ** ابْنِ وَهْبٍ...... قَالَ قَالَ لِي مَالِكٌ اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ
يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ترجمہ ابن
وہب سے روایت ہے امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے مجہ سے کہا جان تو اس بات کو جو شخص کہہ ڈالے جو سنے
بچ نہین سکتا (جہوٹ سے) اور کبہی وہ شخص امام (پیشوا) نہین ہو سکتا جو بیان کرے ہر ایک بات
جس کو وہ سنے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ترجمہ
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہون نے کہا کافی ہے آدمی کو اتنا جہوٹ کہ جو سنے وہ کہدے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدٰى بِهٖ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ
مَا سَمِعَ ترجمہ عبدالرحمن بن مہدی (جو حدیث کے بڑے امام ہین) انہون نے کہا آدمی کبھی امام نہین
ہوسکتا (یعنے اس لائق کہ لوگ اس کی پیروی کرین جب تک کہ وہ نہ کہے بعضی باتون کو جن کو اس
نے سنا ہو اس خیال سے کہ شاید یہ باتین غلط ہون تو میرا جھوٹ ثابت ہوگا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ
قَالَ سَأَلَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً
وَفَسِّرْهَا حَتّٰى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِي احْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ إِيَّاكَ وَ
الشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ قَلَّ مَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهٖ وَكُذِّبَ فِي حَدِيثِهٖ ترجمہ
سفیان بن حسین سے روایت ہے مجھ سے ایاس بن معاویہ نے کہا مین دیکھتا ہون تم بہت محنت کرتے
ہو قرآن کے حاصل کرنے مین (یعنے علم تفسیر مین) تو ایک سورت پڑھو میرے سامنے پھر اسکا مطلب
بیان کرو تاکہ مین دیکھون تمہارا علم سفیان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا ایاس نے کہا یاد رکھ جو
مین کہتا ہون تجھ سے بچ تو شناعت سے حدیث مین (شناعت کے معنے قباحت یعنے ایسی حدیثین
مت نقل کر کہ لوگ نہین برا سمجھین اور جھوٹا جانین) کیونکہ جس نے شناعت کو اختیار کیا وہ خود بھی
ذلیل ہوا اور دوسرون نے بھی اسکو جھٹلایا (یعنے اسکا اعتبار جاتا رہا اب سچی بات بھی اسکی جھوٹی
سمجھی جاتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ
عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جب تو لوگون سے
ایسی حدیث بیان کرے جو اُن کی عقل مین نہ آوے تو بعض لوگون کے لیے اس مین فتنہ ہوگا (یعنے
وہ گمراہ ہوجاوینگے اسی لیے ہر شخص سے اسکی عقل کے موافق بات کرنا چاہیے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالْاِحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا

ضعیف لوگون سے روایت کرنا منع ہے اور روایت
کے تحمل کے وقت احتیاط کرنا چاہیے بعضے نسخون مین اس باب کو یون لکھا ہے بَابٌ فِي الضُّعَفَاءِ وَ
الْكَذَّابِينَ وَمَنْ يُرْغَبُ عَنْ حَدِيثِهِمْ یعنے باب ضعفا اور کذابین یعنے جھوٹون کے بیان مین اور جن
کی حدیث سے نفرت کرنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اخیر امت مین ایسے
لوگ پیدا ہونگے جو تم سے حدیثین بیان کرین گے جن کو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے تو
ان سے بچے رہنا (یعنے انکے فریب مین نہ آنا اور حدیث کو اچھی طرح سے جانچ لینا اب اس ماتے

بھی بہت سے جاہل فقیر ادہر اودہر کے گنہ ملا اپنی بات جمانے کے لیے حدیثین بے سند نقل کرتے ہین اُن کا
اعتبار نہ کرنا چاہیے جب تک وہ حدیث صحیح کتابون مین نہ ملے الله کے فضل سے اب صحاح ستہ کا ترجمہ چہپ
با تمام ہے عوام لوگون کو بہی یہ کتابین فائدہ دے سکتی ہین، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ
مِنَ الْاَحَادِیْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ وَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ
ترجمہ ابوہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے مین دجال
(یعنے جہوٹ کو سچ بنانے والے) اور کذاب یعنے جہوٹ بولنے والے پیدا ہونگے وہ حدیثین تمکو سناوینگے
جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہونگی تو تم بچے رہنا ان سے ایسا نہ ہو وہ تم کو گمراہ کردین اور آفت مین ڈال
دین عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبَدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَیَاْتِیْ
الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا
اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُهٗ یُحَدِّثُ ترجمہ عامر بن عبدہ سے روایت ہے عبدالله بن مسعود
رضی الله عنہ نے کہا شیطان ایک مرد کی صورت بنکر لوگون کے پاس آتا ہے پہر ان سے جہوٹی حدیث
بیان کرتا ہے جب لوگ اس جگہہ سے جدا ہوجاتے ہین تو ایک شخص ان مین سے کہتا ہے مینے سُنا
ایک شخص سے جس کی صورت مین پہچانتا ہون لیکن نام نہین جانتا وہ ایسا بیان کرتا تہا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ فِی الْبَحْرِ لَشَیَاطِیْنَ
مَسْجُوْنَةً وَثَقَهَا سُلَیْمَانُ یُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَی النَّاسِ قُرْاٰنًا ترجمہ عبدالله بن عمرو بن
العاص سے روایت ہے انہون نے کہا دریا مین یعنے سمندر مین بہت شیطان ہین جنکو قید کیا ہے حضرت
سلیمان علیہ السلام نے قریب ہے کہ وہ نکلین اور لوگون کو قرآن سناوین عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ جَاءَ
هٰذَا اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَعْنِیْ بُشَیْرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ یُحَدِّثُهٗ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِیْثِ
كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهٗ ثُمَّ حَدَّثَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُدْ لِحَدِیْثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا اَدْرِیْ
اَعَرَفْتَ حَدِیْثِیْ كُلَّهٗ وَاَنْكَرْتَ هٰذَا اَمْ اَنْكَرْتَ حَدِیْثِیْ كُلَّهٗ وَعَرَفْتَ هٰذَا فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ
اِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ لَمْ یَكُنْ یُكْذَبُ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ
الصَّعْبَ وَالذَّلُوْلَ تَرَكْنَا الْحَدِیْثَ عَنْهُ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے بشیر بن کعب ابن عباس کے پاس
آئے اور ان سے حدیثین بیان کرنے لگے ابن عباس نے کہا فلانی حدیث پہر بیان کر انہون نے دوبارہ
بیان کی پہر حدیثین کرنے لگے ابن عباس نے کہا فلانی حدیث پہر بیان کر انہون نے پہر دوبارہ بیان کیا

اور کہا مجھے معلوم نہین ہوتا تم نے سب حدیثین میری پہچانین اور اسی کو منکر سمجھا یا سب حدیثون کو منکر سمجھا اور اسی حدیث کو پہچانا ابن عباس نے انسے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کیا کرتے تہے جب آپ پر جھوٹ نہین باندہا جاتا تہا پہر جب لوگ برے اور اچھے راہ چلنے لگے (یعنے سب قسم کی حدیثین صحیح اور غلط نقل کرنے لگے) تو ہم نے حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذْ رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَذَلُوْلٍ فَهَيْهَاتَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی ہم حدیث یاد کیا کرتے تہے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کرنا چاہیے لیکن جب تم بری اور اچھی ہر طرح کی راہ چلنے لگے تو اب اعتبار جاتا رہا اور دور ہو گیا عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذَنُ لِحَدِيْثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِيْ لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيْثِيْ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوْلَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ ترجمہ مجاہد سے روایت ہی بشیر بن کعب عدوی ابن عباس پاس آئے اور حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے ابن عباس نے کان نہ رکہا ان کی طرف نہ دیکہا ان کو بشیر بولے ای ابن عباس تمکو کیا ہوا جو میری بات نہین سنتے ہین حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور تم نہین سنتے ابن عباس نے کہا کہ ایک وہ وقت تہا جب ہم کسی شخص سے یہ سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمایا تو اسی وقت اس طرف دیکہتے اور کان اپنے لگا دیتے پہر جب لوگ بری اور اچھی راہ چلنے لگے (یعنے غلط روایتین شروع ہو گئین) تو ہم نے لوگون سے سننا چھوڑ دیا مگر جس حدیث کو ہم پہچانتے ہین (اور ہمکو صحیح معلوم ہوتی ہے تو اسکو سن لیتے ہین) عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابًا وَيُخْفِيْ عَنِّيْ فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُوْرَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِيْ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا قَضَى بِهٰذَا عَلِيٌّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ضَلَّ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی مین نے ابن عباس کو لکہا کہ میرے لیے ایک کتاب لکہدو اور چہپا لو (ان باتون کو جن مین کلام ہے تا کہ جہگڑا نہو) ابن عباس نے کہا لڑکا اچہی نصیحت کرتا ہے (یعنے

ابن ابی ملیکہ کو کہا مین اسکے لیے چنیون گا باتون کو اور چھپالون گا (جو چھپانے کی باتین ہین) **ف** یہ ترجمہ جب
ہے کہ اس روایت مین نخفی اور خفی خائے معجمہ سے ہو جیسا کہ اکثر نسخون مین ہے اور بعضے نسخون مین یہ دونون لفظ
حائے حطی سے ہین اس صورت مین ترجمہ یون ہوگا۔ کہ کم کرلین ان باتون کو جو لکھنے کے قابل ہین یعنے بہت لمبی
کتاب نہ لکھین مختصر لکھین اور ابن عباس نے بھی ایسا ہی کہا کہ کم کرون گا مین یا نحّی معنون مین علی کے ہے یعنے
یعنے یہ خواہش کی کہ خوب اچھی طرح لکھین اور ابن عباس نے بھی ایسا ہی کہا کہ مین خوب انتخاب کرونگا حدیثون
کو اور اچھی طرح اسکو لکھون گا **ف** پھر انہون نے حضرت علی کے فیصلون کو منگوایا ان مین کچھ باتین لکھنے
لگے اور بعضے فیصلون کو دیکھکر کہتے تھے کہ قسم خدا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا فیصلہ نہین کیا اگر
کیا ہو تو وہ بہٹک گئے (یعنے ان سے غلطی ہوئی) **ف** جب حضرت علی جو خلفاء راشدین مین سے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز اور ساتھی اور علم کے دریا تھے انکے فیصلون مین غلطی ہو تو اور عالمون اور مولویون
کے سب حکم کیونکر صحیح ہو سکتے ہین۔ بعضون نے کہا مطلب ابن عباس کا یہ ہے کہ روایت غلط ہے اور
حضرت علی گمراہ نہ تھے تو انہون نے یہ فیصلہ کیونکر کیا ہوگا **عَنْ** طَاوُسٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ
فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ رض فَمَحَاهُ إِلَّا قَدْرَ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ **ترجمہ** طاؤس سے روایت
ہے ابن عباس رض پاس حضرت علی کے فیصلون کی کتاب آئی انہون نے اسکو سب کو میٹ دیا مگر ایک ہاتھ کے
برابر رہنے دیا (جو فیصلہ صحیح تھا اسلیے کہ ان کو معلوم ہوا کہ روایت ان فیصلون کی ٹھیک نہین **عَنْ**
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ رض قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رض قَاتَلَهُمُ
اللهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا **ترجمہ** ابو اسحاق نے کہا جب لوگون نے ان باتون کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
بعد نکالا (یعنے جھوٹی جھوٹی روایتین ان سے شائع کین) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک رفیق بولے
خدا ان کو تباہ کرے یا ان پر لعنت کرے کیا علم کو بگاڑا (یعنے لوگون کو گمراہ کیا اور حدیث کے علم ستیاناس
کیا) **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يُصَدَّقُ عَلَى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ
عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ **ترجمہ** ابوبکر بن عیاش سے روایت ہے مین نے مغیرہ سے
سنا وہ کہتے تھے حضرت علی سے جو لوگ روایت کرتے تھے ان کی روایت نہ مانی جاتی جب تک عبد اللہ بن
مسعود کے ساتھی اسکی تصدیق نہ کرتے **بَابٌ** فِي أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ اس باب مین یہ بیان ہے
کہ سند بیان کرنا حدیث کی ضرور ہے اور وہ دین مین داخل ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا
الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ **ترجمہ** محمد بن سیرین (جو مشہور تابعی ہین) نے
کہا یہ علم دین ہے تو دیکھو کس شخص سے تم دین حاصل کرتے ہو (یعنے ہر شخص کا اس مین اعتبار نہ کرو جو

سچا اور دیندار اور معتبر ہو اُسی سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے) عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ ابن سیرین نے کہا پہلے زمانے میں کوئی حدیث بیان کرتا تو اس سے سند نہ پوچھتے پھر جب فتنہ پھیلا (یعنے گمراہی شروع ہوئی اور بدعتین روافض اور خوارج اور مرجئہ اور قدریہ کی شایع ہوئین) تو لوگون نے کہا اب اپنی اپنی سند بیان کرو دیکھین گے اگر روایت کرنے والے اہل سنت ہین تو قبول کرینگے روایت انکی اور جو بدعتی ہین تو نہ قبول کرینگے روایت انکی عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ إِنْ كَانَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ ترجمہ سلیمان بن موسی نے کہا مین طاؤس سے ملا اور مین نے کہا فلان شخص نے مجھ سے حدیث بیان کی ایسی اور ویسی انھون نے کہا اگر وہ معتبر ہے (یعنے اسکی دیانت اور امانت پر بھروسا ہو سکتا ہے جیسے مالدار خوش معاملہ کی بات کا اعتبار ہوتا ہے) تو اس سے روایت کر حدیث کو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ ترجمہ ابو الزناد جن کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہے اور وہ امام تھے حدیث کے انے کہا مین نے مدینہ مین سو شخصون کو پایا سب کے سب اچھے تھے مگر ان سے حدیث کی روایت نہین کرتے تھے لوگ کہتے تھے وہ اس لائق نہین ہین

ف یعنے اگرچہ وہ لوگ دیندار تھے مگر حدیث مقبول ہونے کے لیے اور شرطین بھی ضرور ہین جیسے حفظ اور اتقان اور معرفت فقط زہد و ریاضت کافی نہین اسلیے ان سے روایت نہین کرتے تھے عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الثِّقَاتُ ترجمہ سعد بن ابراہیم نے کہا نہین حدیث قبول کی جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مگر ثقہ لوگون کی جن کی روایت پر بھروسا ہو سکتا ہے) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُولُ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے اسناد دین مین داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتا تو ہر شخص جو چاہتا کہہ ڈالتا (اور اپنی بات چلا دیتا) عَنْ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْإِسْنَادَ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہمارے اور لوگون کے درمیان پایے ہین (یعنے اسناد جیسے جانور بغیر پاؤن کے تھم نہین سکتا ویسے ہی حدیث بغیر اسناد کے جم نہین سکتی) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى الطَّالَقَانِيِّ

قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ جَاءَ اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّيَ لِاَبَوَيْكَ مَعَ صَلٰوتِكَ وَتَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰہِ يَا اَبَا اِسْحَاقَ عَمَّنْ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَهٗ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيْهَا اَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلٰكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ **ترجمہ**

ابو اسحاق نے (جنکا نام ابراہیم بن عیسے طالقانی ہے) کہا مین نے عبداللہ بن مبارک سے کہا ای ابوعبدالرحمن یہ حدیث کیسی ہے جو روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑہے اپنے ماں باپ کے لیے اپنی نماز کے بعد اور روزہ رکہے انکے لیے اپنے روزے کے ساتھ انہوں نے کہا اے ابو اسحاق یہ حدیث کون روایت کرتا ہے ہم مین نے کہا شہاب بن خراش انہوں نے کہا وہ تو ثقہ ہے پہر انہون نے کہا وہ کس سے روایت کرتا ہے مین نے کہا حجاج بن دینار سے انہون نے کہا وہ بہی ثقہ ہے پہر انہون نے کہا وہ کس سے روایت کرتا ہے مین نے کہا وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا عبداللہ نے کہا ای ابو اسحاق ابہی تو حجاج سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اتنے بڑے بڑے جنگل باقی ہین کہ ان کو طے کرنے کے لیے اونٹوں کی گردنین تہک جاوین البتہ صدقہ دینے مین کسی کا خلاف نہین **ف** یعنے حجاج تو تبع تابعین مین سے ہے تو ادنے درجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک دو راوی اور ہونگے جنکا پتہ نہین پہر حدیث منقطع ہوئی اور وہ کیونکر قبول ہوسکتی ہے بڑے بڑے جنگلون سے یہی غرض ہے کہ کئی راوی چہوٹ گئے ہین جنکا معلوم ہونا ضرور ہے تو حدیث قابل اعتبار کے نہ ٹہیری مگر جسکا جی چاہے اپنے والدین کی طرف سے خیرات کرے تو اسکا ثواب سب علماء کے نزدیک پہونچے گا کیونکہ صدقہ کا ثواب میت کو بالاتفاق پہونچتا ہے البتہ نماز روزہ اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ ان چیزون کا ثواب میت کو نہین پہونچے گا مگر جس صورت مین میت پر روزے واجب ہون اور اسکا وارث اس کیطرف سے قضا کریوے تو ادا ہو جاوینگے اور ایک قول یہ ہے کہ ادا نہ ہونگے اور ایک جماعت علما کا مذہب یہ ہے کہ میت کو تمام قسم کی عبادات کا ثواب پہونچ سکتا ہے جیسے نماز روزہ دعا تلاوت قرآن وغیرہ اور عطا بن ابی رباح اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے (نووی) **بَابُ** الْكَشْفِ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَنَاقِلِي الْاَخْبَارِ وَقَوْلِ الْاَئِمَّةِ فِيْ ذٰلِكَ یہ باب اس بیان مین ہے کہ حدیث کے راویون کا عیب

عمرو بن ثابت

بیان کرنا درست ہی اور وہ غیبت مین داخل نہین کیونکہ دین کی ضرورت ہی جیسے گواہون کا حال بیان کرنا درست ہو اور حدیث کے اماموں نے ایسا کیا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلَى رُؤُسِ النَّاسِ دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک لوگون کے سامنے کہتے تہے چھوڑ دو روایت کرنا عمرو بن ثابت سے کیونکہ وہ برا کہتا تہا اگلے بزرگون کو عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيَى لِلْقَاسِمِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلَى مِثْلِكَ عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ هَذَا الدِّينِ فَلَا يُوجَدُ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَلَا فَرَجٌ أَوْ عِلْمٌ وَلَا مَخْرَجٌ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَعَمَّ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ ترجمہ ابو عقیل یحیی بن متوکل ضریر مدنی سے روایت ہی جو صاحب تہا بہیہ کا (بہیہ ایک عورت کا نام ہے جو حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہے ابو عقیل اسکے مولی تہے) کہ مین قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر پاس بیٹہا تہا اور وہان یحیے بن سعید بہی تہے تو یحیے نے قاسم سے کہا اے ابو محمد تمہارے ایسے آدمی کے لیے یہ بات بہت بری ہے کہ تم سے دین کا مسئلہ کوئی پوچہا جاوے پہر تمکو اسکا علم نہ ہو نہ اُسکا جواب قاسم نے کہا کس وجہ سے یحیی نے کہا اسوجہ سے کہ تم بیٹے ہو دو بڑے بڑے رہنما اماموں کے یعنے ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے (قاسم ابو بکر صدیق کے نواسے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے تہے کیونکہ قاسم کی مان ام عبد اللہ ہین جو بیٹے ہین قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی) قاسم نے کہا اس سے بہی زیادہ یہ بات بری ہے اس شخص کے نزدیک جسکو خدا نے عقل عنایت فرمائی ہے کہ مین کہون ایک بات اور اسکا مجہے علم نہ ہو یا مین اس شخص سے روایت کرون جو معتبر نہ ہو یہ سنکر یحیے چپ ہو رہے اور کچہ جواب نہ دیا ف یحیی نے قاسم کو غیرت دلائی کہ تمہارے دادا اور نانا اتنے بڑے امام تہے دین کے تم انہی کے نواسے اور پوتے ہو تم کو بہی چاہیے کہ علم خوب حاصل کرو اور حدیثین بہت جمع کرو کہ ہر ایک مسئلہ کا جواب تمہارے پاس ہو لیکن قاسم نے وہ جواب دیا کہ یحیے کو سوائے سکوت کے کچہ نہ بن پڑا تہوڑا علم جو ضبط اور اتقان کے ساتہہ ہو طوفان بے تمیزی سے بہتر ہے اور ہر ایک مسئلہ کا جواب تو کسی سے ممکن نہین ہوا بڑے بڑے مجتہدین اور علماء نے بہت سے مسائل مین سکوت کیا ہے اس روایت مین یحیے بن متوکل جسکی کنیت ابو عقیل ہے ضعیف ہے جرح کیا ہے اسپر یحیے بن معین اور علی بن مدینی اور عمرو بن علی اور عثمان بن سعید دارمی اور ابن عمار اور نسائی نے پہر مسلم نے جو اس سے روایت کیا اُسکا جواب دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مسلم کے نزدیک شاید یہ راوی ثقہ ہو

کیونکہ جنہون نے جرح کیا ہے وہ مبہم ہے اور جب تک جرح کی وجہ بیان نہ کی جاوے تو وہ قبول کے لائق نہین دوسرے یہ مسلم نے اس روایت کو بطور امداد اور استشہاد کے بیان کیا ہے اور وہ مقصود بالذات نہین (نووی) **عَنْ** اَبِیْ عَقِیْلٍ صَاحِبِ بُهَیَّةَ اَنَّ اَبْنَاءً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَاَلُوْهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ فِیْهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْظِمُ اَنْ یَّکُوْنَ مِثْلُكَ وَاَنْتَ ابْنُ اِمَامَیِ الْهُدٰی یَعْنِیْ عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ تُسْاَلُ عَنْ اَمْرٍ لَیْسَ عِنْدَكَ فِیْهِ عِلْمٌ فَقَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ اَقُوْلَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ اُخْبِرَ عَنْ غَیْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا اَبُوْ عَقِیْلٍ یَحْیَی بْنُ الْمُتَوَکِّلِ حِیْنَ قَالَا ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو عقیل سے روایت ہے جو صاحب بہیہ کا کہ عبد اللہ بن عمر کے ایک بیٹے سے لوگون نے کوئی بات پوچھی جسکا جواب ان کو نہ آیا یحیے بن سعید نے ان سے کہا یہ امر میرے پر بہت گران گزرا کہ تمہارے ایسا شخص جو بیٹا ہے دو بڑے بڑے امامون یعنے حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر کا اس سے کوئی بات پوچھی جاوے اور وہ نہ بتلا سکے انہون نے کہا اسکی قسم اور اس سے بڑہ کر اللہ کے نزدیک اور اسکے نزدیک جسکو عقل دی ہے یہ بات ہے کہ مین کہون اور مجہ کو علم نہ ہو یا روایت کرون اس شخص سے جو ثقہ نہ ہو سفیان نے کہا یحیے بن متوکل یعنے ابو عقیل اس گفتگو کے وقت موجود تہے ٭

عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَابْنَ عُیَیْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا یَکُوْنُ ثَبْتًا فِی الْحَدِیْثِ فَیَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ عَنْهُ قَالُوْا اَخْبِرْ عَنْهُ اَنَّهٗ لَیْسَ بِثَبْتٍ **ترجمہ** یحیے بن سعید نے کہا مین نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا (جو حدیث کے بڑے بڑے امام تہے) کہ اگر ایک شخص معتبر نہ ہو حدیث کی روایت مین اور کوئی اسکا حال مجہ سے پوچہے (تو مین اسکا عیب بیان کرون یا چہپاؤن) ان سبہون نے کہا بیان کر دے کہ وہ شخص معتبر نہین (اور اس بیان کرنے مین غیبت کا گناہ نہین بلکہ اجر ہوگا کیونکہ نیت بخیر ہے دین کی حفاظت منظور ہے نہ توہین اس شخص کی) **عَنِ** النَّضْرِ بْنِ شُمَیْلٍ یَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِیْثٍ لِشَهْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی اُسْکُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ اِنَّ شَهْرًا تَرَکُوْهُ اِنَّ شَهْرًا تَرَکُوْهُ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ تَرَکُوْهُ یَقُوْلُ اَخَذَتْهُ اَلْسِنَةُ النَّاسِ تَکَلَّمُوْا فِیْهِ **ترجمہ** نضر بن شمیل سے روایت ہے ابن عون سے کسی نے پوچہا شہر بن حوشب کی حدیث کو اور وہ کہڑے تہے دروازے کی چوکہٹ پر تو انہون نے کہا شہر کو لوگون نے ترک کیا شہر کو لوگون نے ترک کیا مسلم نے کہا ترک کرنے سے مطلب یہ ہے کہ لوگون نے اس مین کلام کیا اور اسکے حق مین جرح اور طعن کیا **ف** مگر شہر کی توثیق کی ہے بہت امامون نے جیسے امام احمد بن حنبل اور یحیے بن معین نے احمد بن عبد اللہ عجلی نے کہا وہ تابعی ہے اور ثقہ ہے

اور ابوزرعہ نے کہا لا باس بہ اور بخاری نے کہا شہر حسن الحدیث اور یعقوب بن شیبہ نے کہا شہر ثقہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيْرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهُ وَاِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ فَتَرٰى اَنْ اَقُوْلَ لِلنَّاسِ لَا تَاْخُذُوْا عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ بَلٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَكُنْتُ اِذَا كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيْهِ عَبَّادٌ اَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِيْ دِيْنِهٖ وَاَقُوْلُ لَا تَاْخُذُوْا عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا میں نے سفیان ثوری سے پوچھا تم جانتے ہو عباد بن کثیر کا حال جب حدیث بیان کرتا ہے تو ایک بلا لاتا ہے) تو میں کہدوں لوگوں سے نہ روایت کرو اس سے سفیان نے کہا ہاں کہدو عبد اللہ نے کہا پھر جس مجلس میں میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں تعریف کرتا اسکی دینداری کی لیکن کہدیتا کہ مت روایت کرو حدیث کی اس سے ف یہ عباد بن کثیر ثقفی بصری ہے ترک کر دیا اہل حدیث نے اسکو امام احمد نے کہا وہ جھوٹی حدیثیں روایت کرتا ہے اگرچہ یہ شخص ظاہر حال میں مرد دیندار اور صالح تھا پر حدیث کے روایت کرنے میں اسے سلیقہ نہ تھا وہ غلط روایت کو صحیح روایت سے تمیز نہیں کر سکتا تھا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى شُعْبَةَ فَقَالَ هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ فَاحْذَرُوْهُ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا میں شعبہ کے پاس گیا انہوں نے کہا یہ عباد بن کثیر ہے اس سے بچو (یعنے اس سے روایت کرنے سے) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَاَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ فَاَخْبَرَنِيْ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ قَالَ كُنْتُ عَلٰى بَابِهٖ وَسُفْيَانُ عِنْدَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ كَذَّابٌ ترجمہ فضل بن سہل سے روایت ہے میں نے معلی رازی سے پوچھا محمد بن سعید کا حال جس سے عباد بن کثیر روایت کرتا ہے تو انہوں نے نقل کیا عیسے بن یونس سے انہوں نے کہا میں عباد کے دروازے پر تھا اور سفیان اسکے پاس تھے جب وہ باہر نکلے تو میں نے پوچھا ان سے عباد کو سفیان نے کہا وہ جھوٹا ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِيْنَ فِيْ شَيْءٍ اَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَتَّابٍ فَلَقِيْتُ اَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ لَمْ تَرَ اَهْلَ الْخَيْرِ فِيْ شَيْءٍ اَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مُسْلِمٌ يَقُوْلُ يَجْرِي الْكَذِبُ عَلٰى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُوْنَ الْكَذِبَ ترجمہ محمد بن یحیے بن سعید قطان نے اپنے باپ سے سنا (یحیے بن سعید قطان سے جو حدیث کے بڑے امام تھے) وہ کہتے تھے ہم نے نیک آدمیوں کو (یعنے درویشوں اور صوفیوں کو) اتنا جھوٹا کسی چیز میں نہیں دیکھا جتنا جھوٹا حدیث کی روایت کرنے میں دیکھا ابن ابی عتاب نے کہا میں محمد بن یحیے سے ملا اور ان سے یہ بات پوچھی انہوں نے اپنے

باپ سے نقل کیا کہ انہون نے کہا تو نیک لوگون کو اتنا جھوٹا کسی بات مین نہ پاویگا جتنا حدیث کی روایت مین۔ امام مسلم نے
اس کی تاویل یہ کی ہے کہ جھوٹ حدیث انکی زبان سے نکلجاتی ہے لیکن وہ قصداً جھوٹ نہین بولتے **فائدہ** اسلیے کہ اگر
وہ قصداً جھوٹی حدیث بناوین تو ان سے بدتر کون ہوگا پھر وہ نیک کیون رہین گے۔ اکثر زاہد اور درویشون کی
روایت مین غلط اور کذب نکلا ہین اور محدثین نے انکا اعتبار نہین کیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگون
کو عبادت اور استغراق سے اتنی فرصت نہین ہوتی تہی کہ وہ حدیث کی طرف زیادہ توجہ کرین اور اسکو جانچین صحیح کو
سقیم سے جدا کرین وہ لوگ نہایت بہولے بہالے سیدہے سادہے ہوتے تھے جس نے جو حدیث انکے سامنے بیان کی وہ اسکو
سچا سمجھکر اسکو روایت کرنا شروع کر دیتے تھے اور راویون کے عیب اور نقصان کیطرف التفات کم کرتے تھے اس
جگہہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ زہد و ریاضت اور درویشی اور تقدس اور چیز ہے اور علم دوسری چیز ہے۔ ہر کسی را بہر کارے
ساختند۔ بعضے حضرات ایسے بھی گذرے ہین جو زہد اور درویشی کے ساتھ علوم ظاہریہ مین بھی بڑی لیاقت اور دستگاہ
رکہتے تھے جیسے امام حسن بصری سفیان ثوری عبد اللہ بن مبارک فضیل بن عیاض وکیع بن الجراح رضی اللہ عنہم
سب یہ اگلے لوگون کا حال ہے تو پچھلے علما کو بھی اسیطرح خیال کرنا چاہیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جو علم کلام اور حکمت
اور اصول مین بڑے کامل تھے علم حدیث سے بالکل عاری تھے انکی کتابون مین اکثر بے اعتبار حدیثین موجود ہین **عن**
خَلِيفَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ
فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهُ
فَقُمْتُ **ترجمہ** خلیفہ بن موسی نے کہا مین غالب بن عبید اللہ پاس گیا وہ مجھ کو لکھوانے لگا حدیث بیان کی مجھ سے مکحول
نے حدیث بیان کی مجھ سے مکحول نے اتنے مین اسکو پیشاب لگا وہ پیشاب کرنے گیا مین نے اسکی کتاب کو دیکھا تو اس
مین یون لکھا تھا حدیث بیان کی مجھ سے ابان نے انس اور ابان نے فلانے سے یہ دیکھکر مین نے اس سے روایت کرنا
چھوڑ دیا اور اٹھکر چلا گیا۔ امام مسلم نے کہا وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ
حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى
ابْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
فَقَالَ إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعَى بَعْدُ أَنَّهُ سَمِعَهُ
مِنْ مُحَمَّدٍ **ترجمہ** اور سنا مین نے حسن بن علی حلوانی سے وہ کہتے تھے مین نے عفان کی کتاب مین ہشام ابو
المقدام کی حدیث دیکھی جو عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے ہشام نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جس کا نام
یحیی تھا فلانے کا بیٹا اس نے محمد بن کعب سے سنا مین نے عفان سے کہا لوگ کہتے ہین ہشام نے یہ حدیث کو خود محمد
ابن کعب سے سنا ہے عفان نے کہا ہشام اسی حدیث کے سبب آفت مین پڑ گیا پہلے کہتا تہا مجھ سے حدیث بیان

کی مجہی نے اُس نے سنا محمد سے پہر کہنے لگا بلکہ خود سُنا محمد سے **فائدہ** ہشام یہ بیٹا ہے زیاد ابو مویٰ کا اسکو ضعیف کیا ہے محدثین نے اسی وجہ سے جو بیان ہوئی مگر اس قدر وجہ اسکے ضعف کے لیے کافی نہیں ہو سکتی احتمال ہے اُس نے سُنا ہو محمد سے پہر بہول گیا اور یحیے کے واسطے سے سنا پہر اسکو یاد آیا کہ مین نے محمد سے خود سنا ہے پر یہ احتمال ہے اور ائمہ حدیث کو معلوم ہو گیا کہ ہشام نے محمد سے نہین سُنا اسلیے اسکا جہوٹ کہل گیا (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَۃَ یَقُوْلُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ مَنْ ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَوَیْتَ عَنْہُ حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَوْمُ الْفِطْرِ یَوْمُ الْجَوَائِزِ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ اُنْظُرْ مَا وَضَعْتَ فِیْ یَدِکَ مِنْہُ قَالَ ابْنُ قُھْزَاذَ وَسَمِعْتُ وَھْبَ بْنَ زَمْعَۃَ یَذْکُرُ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ قَالَ قَالَ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُبَارَکِ رَاَیْتُ رَوْحَ ابْنَ غُطَیْفٍ صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرِ الدِّرْھَمِ وَجَلَسْتُ اِلَیْہِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ اَسْتَحْیِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَنْ یَرَوْنِیْ جَالِسًا مَعَہٗ کُرْہَ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا وہ کون شخص ہے جس سے تمنے عبد اللہ بن عمرو کی حدیث روایت کی عید الفطر اور جوائز کے باب مین **ف** جوائز جمع ہے جائزہ کی یعنے عطایئن اور انعامات اور وہ حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے رستون کے ناکون پہ آجاتے ہین اور کہتے ہین اے مسلمانون چلو اپنے پروردگار پاس جو رحمت والا ہے حکم کرتا ہے نیک کام کا پہر بدلہ دیتا ہے اسکا اُس نے حکم کیا تم نے روزہ رکہا اور مانا اپنے پروردگار کا کہنا تو قبول کرو اپنے اپنے جوائز یعنے عطاؤن کو پہر جب عید کی نماز پڑہ چکتے ہین تو ایک منادی ندا کرتا ہے آسمان سے جاؤ اپنے اپنے گہرون کو مراد پاکر تمہارے سب گناہ بخشے گئے اور اس دن کو یوم الجوائز کہتے ہین **ت** انہون نے کہا وہ سلیمان بن الحجاج ہین دیکہو تم نے ان سے کیا حاصل کیا (یعنے وہ عمدہ شخص تہے اور ثقہ تہے یہ تعریف ہو انکی) ابن قہزاذ نے کہا مین نے سنا وہب بن زمعہ سے وہ روایت کرتے تہے سفیان بن عبد الملک سے کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا مین نے روح بن غطیف (یا غطیف) کو دیکہا جس نے درہم کے برابر خون کی حدیث روایت کی ہے **فائدہ** زہری سے انہو ابو سلمہ سے انہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی کو خون لگا ہو درہم کے برابر اور وہ نماز پڑہ لیوے تو نماز کو پہر لوٹا دے اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا اور یہ حدیث باطل اور بے اصل ہے محدثین کے نزدیک **ت** مین اسکی صحبت مین بیٹہا پہر مین شرمانے لگا اپنے دوستون سے کہ وہ کیا کہین گے مجہہ اس کے پاس بیٹہا دیکہکر اس وجہ سے کہ اس سے روایت کرنا مکروہ معلوم ہوا **ف** کیونکہ روح بن غطیف ضعیف ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ بَقِیَّۃُ صَدُوْقُ اللِّسَانِ وَلٰکِنَّہٗ یَاْخُذُ عَمَّنْ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مبارک نے کہا بقیہ بن ولید بن صائد بن کعب کلاعی سچا ہے لیکن وہ روایت کرتا ہے سب

قسم کے لوگوں سے یعنے ثقہ اور ضعیف کو نہیں دیکہتا اسی وجہ سے اسکو بہی ضعیف کیا ہے محدثین نے عَنِ الشَّعْبِیِّ
يَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ ترجمہ عامر بن شراحیل شعبی (جو حدیث
کے امام ہین) وہ کہتے تہے مجہسے حدیث بیان کی حارث اعور نے اور وہ ایک جہوٹا تہا ف یہ حارث شیعہ تہا یہ
عبداللہ ابو عبید کا اعور اسکو اسلیے کہتے ہین۔ وہ کانا تہا کنیت اسکی ابوزہیر ہے کوفے کا رہنے والا مصاحب تہا
حضرت علی کا مگر اسنے حضرت علی پر جہوٹ باندہنا شروع کیا اور بہت حدیثین غلط سلط روایت کین آخر اس
کا جہوٹ کہل گیا اور محدثین نے اسکو ترک کردیا صرف نسائی نے اسسے دو حدیثین روایت کی ہین یہ بہی کہا
گیا ہے کہ یہ شخص افضیون کا مذہب رکہتا تہا چنانچہ آگے کی روایت سے معلوم ہوتا ہے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ الْقُرْاٰنُ هَيِّنٌ اَلْوَحْيُ اَشَدُّ ترجمہ ابراہیم
نخعی کوفی (جو حدیث کے بڑے امام ہین) روایت کرتے ہین کہ علقمہ نے (جو صاحب تہے عبداللہ بن مسعود کے)
کہا مین نے قرآن کو دو برس مین پڑہا حارث کہنے لگا قرآن آسان ہے لیکن وحی مشکل ہے ف یہ قول
حارث کی بدمذہبی کا ثبوت ہے کیونکہ اسنے سوا قرآن کے وحی اور قرار دی جیسے شیعہ کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے
بہت سی آیندہ کی باتین اور اسرار اور مخفیات حضرت کو تبلائے تہے جنکو حضرت نے خاص علی بن ابیطالب
کو تبلایا اور انہی کو اپنا وصی کیا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْحَارِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْاٰنَ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ
وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ اَوْ قَالَ الْوَحْيَ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ وَالْقُرْاٰنَ فِي سَنَتَيْنِ ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے حارث نے کہا مین نے قرآن کو تین برس مین سیکہا اور وحی کو دو برس مین یا یون کہا کہ وحی
کو تین برس مین پڑہا اور قرآن کو دو برس مین عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْحَارِثَ اُتُّهِمَ ترجمہ ابراہیم نے کہا حارث
متہم ہے (یعنے وہ منسوب کیا گیا ہے کذب اور بدمذہبی سے عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ
مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةُ وَاَخَذَ سَيْفَهُ قَالَ وَاَحَسَّ الْحَارِثُ
بِالشَّرِّ فَذَهَبَ ترجمہ حمزہ زیات سے روایت ہے مرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی بات سنی تو اسسے کہا تم دروازے
مین بیٹہو اور مرہ اندر گئے اور تلوار اٹہائی (کہ حارث کو قتل کرین) حارث نے آہٹ پائی کہ کچہ شر ہونیوالا
ہے وہ چلدیا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا اِبْرَاهِيْمُ اِيَّاكُمْ وَالْمُغِيْرَةَ بْنَ سَعِيْدٍ وَاَبَا عَبْدِ الرَّحِيْمِ
فَاِنَّهُمَا كَذَّابَانِ ترجمہ ابن عون سے روایت ہے ابراہیم نے کہا ہم سے بچو تم مغیرہ بن سعید اور ابو عبد الرحیم سے
وہ دونو جہوٹے ہین ف مغیرہ بن سعید کوفی نسائی نے کہا کتاب الضعفاء مین کہ یہ شخص دجال تہا جلایا گیا
آگ مین نخعی کے زمانے مین اور اسنے دعوی کیا تہا نبوت کا ابو عبد الرحیم اسکا نام شقیق الضبی ہے جو قاضی
تہا اور بعضون نے کہا کہ اسکا نام مسلمہ بن عبد الرحمن نخعی ہے اور دونون کی کنیت ابو عبد الرحیم ہے اور دونون

حارث اعور

مغیرہ بن سعید

ضعیف ہین (نووی) عَنْ عَاصِمٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ اَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُولُ
لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ اَبِي الْاَحْوَصِ وَاِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هٰذَا يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ
وَلَيْسَ بِاَبِي وَائِلٍ ترجمہ عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابو عبدالرحمن سلمی پاس آیا جایا کرتے اور اس زمانے
مین ہم جوان لڑکے تھے (یعنے کبر و جوانی کے قریب) تو وہ ہم سے کہا کرتے مت بیٹھا کرو قصہ خوانون کے پاس سوا
ابوالاحوص کے اور بچو تم شقیق سے اور یہ شقیق خارجیون کا سا اعتقاد رکہتا تہا یہ ابو وائل نہین ہے **ف**
ابو وائل شقیق دوسرے ہین جو سلمہ کے بیٹے ہین وہ کبار تابعین مین سے ہین یہ شقیق وہی ہے ضبی کوفی جسکا
ذکر او پر گذرا اور نسائی نے اسکو ضعیف کیا اسکی کنیت ابو عبدالرحیم ہے جب سے ڈرایا ابراہیم نے اور بعضون نے
کہا ابراہیم نے جس سے ڈرایا اسکا نام سلمہ بن عبدالرحمن نخعی ہے یہ ابن ابی حاتم نے ابن مدینی سے نقل کیا (نووی)
عَنْ جَرِيرٍ يَقُولُ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ فَلَمْ اَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ ترجمہ جریر
سے روایت ہے مین جابر بن یزید جعفی سے ملا پہر مین نے اس سے حدیث نہین لکہی وہ یقین کرتا تہا رجعت کا **ف**
اسی وجہ سے محدثین نے جابر بن یزید کو ضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ رفضی تہا رجعت سے مراد یہان یہ ہے
جو رافضیون کا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؓ زندہ ہین اور ابر مین رہتے ہین جب انکی اولاد مین سے امام برحق پیدا
ہوگا تو وہ اپنے شیعون کو ابر مین سے آواز دینگے کہ اسکے ساتھ شریک ہو یہ ایسی بات ہے کہ جسکو کوئی عاقل قبول
نکریگا عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قَبْلَ اَنْ يُحْدِثَ مَا اَحْدَثَ ترجمہ مسعر سے روایت
ہے ہم سے حدیث بیان کی جابر بن یزید نے اس سے پہلے جو اس نے نئی بات نکالی (یعنے بدمذہبی سے پہلے اس سے معلوم
ہوا کہ پہلے جابر کا اعتقاد درست تہا پہر فاسد ہوگیا) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ
قَبْلَ اَنْ يُظْهِرَ مَا اَظْهَرَ فَلَمَّا اَظْهَرَ مَا اَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيلَ
لَهُ وَمَا اَظْهَرَ قَالَ الْاِيمَانُ بِالرَّجْعَةِ ترجمہ سفیان سے روایت ہے پہلے لوگ جابر سے حدیثین روایت کیا
کرتے تہے جب تک اس نے بداعتقادی نہین ظاہر کی تہی پہر جب اس نے اپنا اعتقاد کہولا تو لوگون نے اسکو متہم کیا
حدیث مین اور بعضون نے اسکو ترک کر دیا لوگون نے کہا کیا بداعتقادی اسکی معلوم ہوئی سفیان نے کہا رجعت پر
یقین کرنا عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عِنْدِي سَبْعُونَ اَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهَا ترجمہ جابر بن یزید جعفی نے کہا میرے پاس ستر ہزار حدیثین ہین جنکو مین نے روایت
کیا ہے ابو جعفر سے (یعنے امام محمد باقر سے) انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ امام محمد باقر
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا تو یہ سب روایتین منقطع ہوئین دوسرے روایت کرنے والا جابر
ایسا بداعتقاد شخص اسلیے یقین ہوتا ہے کہ وہ سب روایتین جہوٹی اور جابر کی تراشی ہوئی ہونگی جنکو شیعہ نے

ابو عبدالرحیم

جابر بن یزید جعفی

اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے عَنْ زُهَيْرٍ يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ
أَلْفَ حَدِيثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخَمْسِينَ أَلْفًا ترجمہ
زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جابر کہتا تھا میرے پاس پچاس ہزار ایسی حدیثیں ہیں جنکو میں نے لوگوں سے بیان
نہیں کیا پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا کہ یہ انہیں پچاس ہزار میں سے ہے عَنْ سَلَّامِ
ابْنِ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے میں نے سنا جابر جعفی سے وہ کہتا تھا میرے پاس
پچاس ہزار حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا
عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ فَقَالَ
جَابِرٌ لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هٰذِهِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ وَمَا أَرَادَ بِهٰذَا فَقَالَ إِنَّ
الرَّافِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وُلْدِهِ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ
السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ يَقُولُ جَابِرٌ فَذَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ وَكَذَبَ
كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ ترجمہ سفیان سے روایت ہے میں نے سنا ایک شخص نے جابر جعفی سے پوچھا اس آیت
کو فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ **ف** یہ آیت سورہ یوسف
میں ہے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی کو چور ہونے کے بہانے سے رکھ لیا تو بڑا بھائی جو
قافلے کے ساتھ آیا تھا بولا میں نہ سرکوں گا اس ملک سے جب تک کہ اجازت دے مجھ کو میرا باپ یا فیصلہ کرے اللہ
میرے لیے اور وہ سب سے بہتر ہے فیصلہ کرنے والا **ف** جابر نے کہا اس آیت کا مطلب ابھی ظاہر نہیں ہوا
سفیان نے کہا جابر جھوٹا تھا حمیدی نے (جو اس روایت کو سفیان سے نقل کرتے ہیں کہا) ہم لوگوں نے سفیان
سے پوچھا جابر کی کیا غرض تھی انہوں نے کہا رافضی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت علی رض ابر میں ہیں اور
ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان سے حضرت علی آواز دیں گے کہ نکلو اس شخص
کے ساتھ تو جابر نے کہا کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے اور جھوٹ کہا اسلیے کہ یہ آیت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے
قصے میں ہے **ف** اس آیت کے اول اور آخر انکے بھائیوں کا قصہ ہے یہ تفسیر جو جابر نے کی عقل کے خلاف
اور نری بے تکی ہے رافضی لوگ قرآن کی اسی طرح بے تکی ادھر ادھر پھیرتے ہیں اور غور نہیں کرتے عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا
وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا ترجمہ سفیان رض سے روایت ہے میں نے جابر سے سنا تیس ہزار حدیثوں کو میں حلال
نہیں جانتا ان میں سے ایک حدیث بیان کرنے کو اگرچہ مجھے اتنا اور اتنا ملے یعنی کیسی ہی دولت ملے پر میں ان

حدیثون کو نقل نہ کرون گا کیونکہ وہ سب جہوٹ تہین) عَنْ اَبِیْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الرَّازِیِّ قَالَ سَأَلْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِیْدِ فَقُلْتُ لِلْحَارِثِ بْنِ حَصِیْرَةَ لَقِیْتَہٗ قَالَ نَعَمْ شَیْخٌ طَوِیْلُ السُّکُوْتِ یُصِرُّ عَلٰی اَمْرٍ عَظِیْمٍ ترجمہ ابی غسان محمد بن عمرو رازی نے کہا مین نے جریر بن عبد الحمید سے پوچہا تم نے حارث بن حصیرہ کو دیکہا ہے انہون نے کہا ہان ایک بڈہا تہا اکثر خاموش رہتا لیکن بہت بڑی بات پر اصرار کرتا تہا (یعنے رافضیون کا عقیدہ رکہتا تہا تقریب مین ہو کہ حارث بن حصیرہ ازدی جسکی کنیت ابو نعمان ہے کوفی کا رہنے والا سچا ہے مگر خطا کرتا ہے اور نسبت کیا گیا ہے طرف رفض کی) عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ ذَکَرَ اَیُّوْبُ رَجُلًا یَوْمًا فَقَالَ لَمْ یَکُنْ بِمُسْتَقِیْمِ اللِّسَانِ قَالَ وَذَکَرَ اٰخَرَ فَقَالَ هُوَ یَزِیْدُ فِی الرَّقْمِ ترجمہ حماد بن زید نے کہا ایوب سختیانی ابن ابی تمیمہ کیسان ابو بکر بصری جو ثقہ ثبت حجت فقیہ عابد مشہور تہے) نے کہا ایک شخص کا حال کہ اسکی زبان درست نہ تہی اور دوسرے کو کہا کہ وہ رقم کو بڑہا دیتا ف اکثر بے ایمان سوداگرون کی عادت ہوتی ہے کہ کپڑون کے تہانون پر جو خرید کی رقم لکہی ہوتی ہے اس کو بڑہا دیتے ہین تاکہ خریدار کو دہوکا دیکر اپنا نفع بڑہالین یہان مراد یہ ہے کہ حدیث مین زیادہ کر دیا اور یہ دونون لفظ اشارہ ہین کذب کے لیے یعنے دونون جہوٹے اور کذاب تہے عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ اَیُّوْبُ اِنَّ لِیْ جَارًا ثُمَّ ذَکَرَ مِنْ فَضْلِهٖ وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِیْ عَلٰی تَمْرَتَیْنِ مَا رَأَیْتُ شَهَادَتَهٗ جَائِزَةً ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے ایوب نے کہا میرا ایک ہمسایہ ہے پہر بیان کی اسکی فضیلت (یعنے اسکی لیاقت اور علم کی تعریف کی) اور کہا کہ اگر وہ میرے سامنے دو کہجورون پر گواہی دیوے تو مین اسکی گواہی درست نہ رکہون ف یعنے اس مین یہی عیب ہے کہ جہوٹ بولتا ہے تو ایسے جہوٹے مقدمے مین بہی اسکا اعتبار نہین ہو سکتا عَنْ مَعْمَرٍ مَا رَأَیْتُ اَیُّوْبَ اغْتَابَ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا عَبْدَ الْکَرِیْمِ یَعْنِیْ اَبَا اُمَیَّةَ فَاِنَّهٗ ذَکَرَهٗ فَقَالَ کَانَ غَیْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَأَلَنِیْ عَنْ حَدِیْثٍ لِعِکْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِکْرِمَةَ ترجمہ معمر سے روایت ہے مین نے ایوب کو کسی شخص کی غیبت کرتے نہین سنا کبہی مگر عبد الکریم بن ابی المخارق کی جسکی کنیت ابو امیہ ہے ذکر کیا انہون نے اسکا اور کہا کہ خدا رحم کرے اسپر وہ ثقہ نہ تہا ایک بار مجہ سے ایک حدیث پوچہی عکرمہ کی پہر کہنے لگا مین نے خود سنا ہے عکرمہ سے ف مگر صرف اس بات سے اسکا ضعف ثابت نہین ہوتا کیونکہ شاید وہ عکرمہ سے سنکر بہول گیا ہو پہر ایوب سے سنکر اسکو یاد آیا اور روایت کرنے لگا یہ دوسرے قرینون سے اسکا جہوٹ ثابت ہو گیا اور ضعیف کیا ہے اس عبد الکریم کو سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی اور یحیی بن سعید القطان اور احمد بن حنبل اور ابن عدی نے اور یہ عبد الکریم بصرہ کے فاضلون اور فقیہون مین سے تہا (نووی) تقریب مین ہے کہ اسکے باپ کا نام

قیس یا طارق تھا اور مکے مین آنکر رہا تھا ضعیف ہے بخاری نے اس سے ایک زیادت روایت کی ہے باب
قیام اللیل مین اور نسائی نے اس سے روایت کی ہے مگر تھوڑی عَنْ هَمَّامٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ
الْأَعْمَى نُفَيْعٌ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ
مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ **ترجمہ** ہمام سے
روایت ہے ابو داؤد اندہا (نفیع بن حارث) ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا حدیث بیان کی مجھ سے براء بن عازب
نے اور حدیث بیان کی مجھ سے زید بن ارقم نے ہم نے یہ قتادہ سے ذکر کیا انہون نے کہا جھوٹا ہے۔ اس نے نہین سنا براء اور زید سے
ف اور وہ کہتا تھا کہ مین نے اٹھارہ بدری صحابیون سے سنا ہے یہ ابو داود باتفاق علما ضعیف ہے عمرو بن علی نے
کہا وہ متروک ہے اور یحییٰ بن معین اور ابو زرعہ نے کہا وہ کچھ چیز نہین اور ابو حاتم نے کہا منکر الحدیث
ہے **ت** وہ تو ایک بھیک مانگتا تھا لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاتا تھا سخت وبا کے زمانہ مین
ف یہ وبا یعنے طاعون ایک قسم کا پھوڑا تھا جس مین جلن ہوتی تھی اور گرداگرد اسکے سرخی یا سیاہی
سبزی پھیل جاتی تھی اور اسکے ساتھ خفقان اور قے عارض ہوتی۔ علما نے اسکے زمانے مین اختلاف
کیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ ایوب سختیانی اسی طاعون کے زمانے مین مرے سنہ ۱۳۲ ہجری مین اور ابن
قتیبہ نے معارف مین اصمعی سے نقل کیا ہے کہ یہ طاعون عبد اللہ بن زبیر کے زمانے مین ہوا سنہ ۶۹ ہجری
مین اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ طاعون سنہ ۱۱۹ ہجری مین ہوا اور حافظ عبد الغنی مقدسی نے کہا کہ
مطرف بعد طاعون کے مرا اور یہ طاعون سنہ ۸۷ مین تھا اور احتمال ہے کہ ان سب سالون مین طاعون
واقع ہوا ہو اور جارف اسکو اسلیے کہتے ہین کہ جارف کے معنے جھاڑنیوالا اور یہ طاعون بھی لوگون کو
جھاڑ کر لے گیا یعنے بہت لوگون کو ہلاک کیا ابن قتیبہ نے معارف مین اصمعی سے نقل کیا ہے کہ سب سے
پہلے اسلام مین طاعون عمواس شام مین واقع ہوا حضرت عمر کے زمانے مین اور اسی سے مرے ابو عبیدہ
بن الجراح اور معاذ بن جبل اور انکی بی بی اور بیٹی راضی ہو اللہ ان سے پھر دوسرا طاعون جارف واقع
ہوا عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ مین پھر طاعون فتیات کیونکہ یہ واقع ہوا جوان عورتون پر بصرے اور واسط
اور شام اور کوفے مین اس زمانے مین حجاج ظالم واسط مین تھا عبد الملک بن مروان کی خلافت
مین اور اسکو طاعون اشراف بھی کہتے ہین کیونکہ شریف بہت اس طاعون سے ہلاک ہوئے پھر طاعون
عدی بن ارطاۃ سنہ ۱۰۰ مین واقع ہوا پھر طاعون غراب سنہ ۱۲۷ ہجری مین ہوا پھر طاعون سلم بن قتیبہ سنہ ۱۳۱
مین واقع ہوا شعبان اور رمضان مین اور موقوف ہوا شوال مین اسی مین ایوب سختیانی مرے اور بصرے
مین کوئی طاعون واقع نہین ہوا یہ ابن قتیبہ نے کہا۔ ابو الحسن مدائنی نے کہا اسلام مین پانچ

بڑے

طاعون مشہور ہے ایک طاعون شیرویہ جو مدائن مین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سنہ ٦ ہجری مین دوسرا
طاعون عمواس جو حضرت عمر کے زمانے مین شام مین واقع ہوا اس مین پچیس ہزار آدمی مرے تیسرا طاعون جا
عبد اللہ بن زبیر کے زمانے مین سنہ ٦٩ ہجری مین ہوا اس مین ہر روز ستر ہزار آدمی مرے تین دن تک انس بن مالک
کے تراسی بیٹے یا ٧٣ بیٹے مرگئے اور عبد الرحمن بن ابی بکر کے چالیس ٤٠ بیٹے جاتے رہے چوتھا طاعون فتیات
جو شوال سنہ ٨٧ ہجری مین واقع ہوا پانچوان طاعون سنہ ١٣١ مین ہوا رجب مین اور سخت ہوگیا رمضان مین کئی
دن اس طاعون مین ایک ہزار جنازے سکۃ المربد مین آتے تھے پھر شوال مین کم ہوگیا اور ایک طاعون کوفے
مین ہوا سنہ ٥٠ ہجری مین جس مین مغیرہ بن شعبہ مرے اور طاعون عمواس سنہ ١٨ ہجری مین واقع ہوا اور ابو زرعہ نے
کہا سنہ ١٧ ہجری مین اور عمواس ایک گاؤن کا نام ہے درمیان رملہ اور بیت المقدس کے تو قتادہ کی پیدائش
سنہ ٦١ ہجری مین ہے اور انکی وفات ایک سو سترہ مین ہوئی اس صورت مین قاضی عیاض نے جو اس طاعون کی
تاریخ سنہ ١١٩ ہجری بیان کی ہے غلط ہوتی ہے اور یہان پر ضرور دو طاعون مین سے ایک طاعون مراد
یا سنہ ٦٧ کا طاعون مگر اسوقت قتادہ کی عمر صرف چھ برس کی ہوتی ہے یا سنہ ٨٧ کا اور یہی ظاہر ہے (نووی)
طاعون ہمیشہ کچھ ایک قسم کا نہین ہوتا بلکہ بیماریون کی ایک عمر ہے ہر ایک بیماری اپنی اپنی عمر تک قائم
رہتی ہے پہلے آہستہ آہستہ نشو و نما کرتی ہے پھر زور پکڑ جاتی ہے پھر گھٹتی گھٹتی بالکل دنیا سے مٹ جاتی
ہے اگلے زمانے مین طاعون بثورات اور پھوڑون سے ہوتا تھا چیچک بھی اگر عام ہو تو اسی قسم مین سے ہے
بخار کا طاعون ہوا اب ہمارے زمانے مین ایک سو سال سے کر سنہ ١٣٠١ ہجری مین بھی طاعون قے اور دستون
کا ہوتا ہے جسکو ہیضہ کہتے ہین یہ بیماری اب زور پکڑتی جاتی ہے ولایت ہند اور عرب اور گرم ملکون مین
یہ عارضہ تقریبا ہر سال کچھ نہ کچھ رہتا ہے سنہ ١٣٠٠ کے اخیر مین ولایت مصر مین بڑی شدت ہوگئی تھی اب
دیکھیے اسکی عمر دنیا مین کب تک ہے عَنْ هَمَّامٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا
إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هَذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَا يَعْرِضُ
لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ترجمہ ہمام سے روایت ہے ابو داؤد اعمیٰ
پاس آیا جب وہ اٹھکر چلا تو لوگون نے کہا یہ کہتا ہے کہ مین اٹھارہ ان صحابیون سے ملا ہون جو بدر کی لڑائی
شریک تھے قتادہ نے کہا یہ تو طاعون جارف کے پہلے بھیک مانگا کرتا تھا اسکو حدیث روایت کرنے کا کیا
تھا نہ کبھی اسنے گفتگو کی حدیث مین قسم خدا کی حسن بصری نے (جو ابو داؤد سے سن مین زیادہ اور حدیث کی
کوئی حدیث ہم سے نہین بیان کی کسی بدری صحابی سے سنکر نہ سعید بن المسیب نے مگر سعد بن ابی وقاص

ف توجب ان دونون صاحبون نے جو ابوداؤد کی نسبت سن اور علم مین زیادہ تھے کسی بدری سے نہین سنا تو سعد
ابن مالک یعنے سعد بن ابی وقاص کے تو ابوداؤد نے کیونکر اٹھارہ بدری صحابیون سے سنا یہ صرف بہتان اور کذب ہے
ابوداؤد کا۔ اس جگہہ سے یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ حسن بصری نے حضرت علی سے نہین سنا نہ انکو دیکہا اور اکثر اہل
حدیث کا اسپر اتفاق ہے اور صوفیہ رحمہم اللہ سماع حسن کا حضرت علیؓ سے بیان کرتے ہین اسی بنا پر سلسلہ تصوف
قائم کرتے ہین عَنْ رَقَبَةَ اَنَّ اَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ اَحَادِيْثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ
اَحَادِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرْوِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ رقبہ بن
مسقلہ بن عبداللہ کوفی نے کہا کہ ابوجعفر ہاشمی مدنی (جسکا نام عبداللہ بن مسور مداینی ہے) اچھی سچی باتون کو
حدیث بنا کر نقل کرتا حالانکہ وہ حدیث نہ ہوتین اور روایت کرتا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف
یعنے بات سچی اور حکمت کی نقل کرتا مگر غضب یہ کرتا کہ اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ قرار دیتا
عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ ترجمہ یونس بن عبید سے روایت
ہے کہ عمرو بن عبید حدیث مین جہوٹ بولتا ف یہ عمرو بن عبید وہ شخص ہے جو حسن بصری کی صحبت مین رہتا
تہا پہر قدری اور معتزلی ہوگیا عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِعَوْفِ بْنِ اَبِي جَمِيْلَةَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ
عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ
فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَاللّٰهِ عَمْرٌو وَلٰكِنْ اَرَادَ اَنْ يَحُوْزَهَا اِلٰى قَوْلِهِ الْخَبِيْثِ ترجمہ معاذ بن معاذ
سے روایت ہے مینے عوف بن ابی جمیلہ سے کہا عمرو بن عبید نے ہم سے حدیث بیان کی حسن بصری سے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمپر ہتیار اٹہاوے (یعنے مسلمانون کے قتل پر بغیر کسی وجہ شرعی
کے مستعد ہو) وہ ہم مین سے نہین ہے عوف نے کہا قسم خدا کی عمرو جہوٹا ہے اسکا مقصد اس حدیث کی روایت
کرنے سے یہ ہے کہ اپنے ناپاک اعتقاد کو اس سے ثابت کرے ف یہ حدیث صحیح ہے اور کئی طریقون سے
مروی ہے خود مسلم نے آگے اسکو روایت کیا ہے مگر عوف کی جو حسن بصری کا بڑا مصاحب تہا یہ غرض ہے کہ
حسن نے اس حدیث کو روایت نہین کیا تو عمرو بن عبید کا حسن سے روایت کرنا کذب اور غلط ٹہرا۔ عمرو بن عبید
چونکہ معتزلہ مذہب کا پیشوا تہا اسکا اعتقاد یہ تہا کہ جو مسلمان کبیرہ گناہ کرے وہ نہ مسلمان ہے نہ کافر
اور اسلام اور کفر کے بیچ مین ایک اور واسطہ نکالا تہا اور کہتا تہا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا بہی مثل کافر
کے ہمیشہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا اس حدیث کو اس نے اپنا مذہب ثابت کرنے کے لیے روایت کیا کیونکہ ظاہر حدیث
سے یہ بات نکلتی ہے کہ مسلمانون پر ہتیار اٹہانے والا ہم مین سے نہین ہے یعنے مسلمان نہین ہے اور مسلمانون
پر ہتیار اٹہانا کبیرہ گناہ ہے تو اس سے یہ نکلا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہین ہے اب کافر بہی نہین ہے

پہر کیا ہوا نہ مسلمان کا فر یہی عمرو بن عبید کا مذہب ہے۔ اور اہل سنت یہ کہتے ہین کہ انسان یا کافر ہے یا مسلمان اور کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان ہی مگر گنہگار خداوند کریم کو اختیار ہے کہ قیامت کے دن اُسکا گناہ معاف کرے یا چند روز کے لیے جہنم کا عذاب دیوے مگر وہ ایک دن ضرور جہنم سے نکلکر جنت مین جاوے گا اسلیے کہ ایمان اُسکا قائم تہا پہر وہ ضائع نہ جاویگا اور آگے کتاب الایمان مین انشاء اللہ تعالی بہت سے حدیثین بیان ہونگی جن سے معتزلہ کا مذہب ردہوتا ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے مسلمان پر ہتیار اٹہائے وہ ہمارے طریقے پر نہین ہے اور ہماری راہ پر نہین ہے جیسے باپ اپنے شریر نافرمان بیٹے کو غصہ ہو کر کہتا ہے تو میرا نہین ہے اسیطرح حدیث سے بہی تشدد اور سختی منظور ہے اور مقصود یہ ہے کہ لوگ مسلمان پر ہتیار اٹہانے سے بچین اور نظیر اسکی دوسری حدیثون مین بہی موجود ہے جیسے مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا یعنے جو خرید و فروخت مین دہوکا دیوے وہ ہم مین سے نہین (نووی) عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ حَمَّادٌ فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذَاكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَّادٌ سَمَّاهُ يَعْنِي عَمْرًا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ **ترجمہ** حماد بن زید سے روایت ہی ایک شخص ہمیشہ ایوب سختیانی کی صحبت مین رہا کرتا اور ان سے حدیثین سنتا ایک مرتبہ ایوب نے اُسکو نہ پایا تو لوگون نے کہا اے ابوبکر (یہ کنیت ہی ایوب سختیانی کی) وہ شخص اب عمرو بن عبید کی صحبت مین رہتا ہے حماد نے کہا ایک روز مین ایوب کے ساتھ سویرے بازار کو جارہا تہا اتنے مین وہ شخص سامنے سے آیا ایوب نے اُسکو سلام کیا اور حال پوچھا پہر اس سے کہا مینے سُنا ہے تم اس شخص کے پاس رہتے ہو عمرو بن عبید کا نام لیا وہ بولا ہان اے ابوبکر کیونکہ وہ ہم کو عجیب باتین سناتا ہے ایوب نے کہا ہم تو ایسے ہی عجیب باتون سے بہاگتے ہین **ف** یعنے نادر اور غریب حدیثون سے جنکو اور لوگ نہین پہچانتے اور عمرو بن عبید اُنکو روایت کرتا ہے اسلیے کہ وہ جہوٹے ہین اور عمرو بن عبید کا اعتبار نہین عَنْ حَمَّادٍ قَالَ قِيلَ لِأَيُّوبَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوَى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ فَقَالَ كَذَبَ أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے ایوب سے کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید نے حسن سے روایت کیا ہے جو شخص نبیذ پینے سے مست ہوجاوے اُسپر حد نہ پڑے گی ایوب نے کہا کہ عمرو بن عبید جہوٹا ہی حسن کہتے تہے جو شخص نبیذ سے مست ہوجاوے اُسپر حد پڑے گی عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَقَالَ

ابو شیبہ قاضی واسط

صالح مری

حسن بن عمارہ

أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلَى دِينِهِ كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ **ترجمہ** سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے ایوب کو خبر پہونچی کہ مین عمرو بن عبید پاس جاتا ہون تو ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے تو کیا سمجھتا ہے جس شخص کے دین پر تجھے بھروسا نہو کیا اسکی حدیث پر تو بھروسا کرسکتا ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى يَقُولُ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ **ترجمہ** ابو موسی کہتے تھے مجھ سے حدیث بیان کی عمرو بن عبید نے قبل اسکے کہ اسنے نکالین نئی باتین (یعنے بد اعتقادی سے پہلی) **عَنْ** مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيِّ نَا أَبِي قَالَ كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَمَزِّقْ كِتَابِي **ترجمہ** معاذ عنبری نے کہا مینے شعبہ کو لکھا کہ ابو شیبہ واسط (ایک گاؤن کا نام ہے بصرے کے پاس) کے قاضی کا کیا حال ہے انہون نے جواب مین لکھا کہ مت روایت کر اس سے کچھ اور پھاڑ ڈال میرا خط **ف** تاکہ اور کوئی نہ دیکھے ایسا نہو ابو شیبہ کو خبر پہونچے اور وہ کچھ ایذا دیوے اور فساد پھیلاوے۔ یہ ابو شیبہ دادا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ کا متروک ہے محدثین کے نزدیک اور اس کے پوتے معتبر اور ثقہ ہین خصوصاً ابوبکر بن ابی شیبہ جن کا مصنف مشہور ہے اسی ابو شیبہ نے وہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان مین بیس رکعت تراویح پڑھین ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث ابو شیبہ کی منکر حدیثون مین سے ہے **عَنْ** عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ كَذَبَ وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ كَذَبَ **ترجمہ** عفان سے روایت ہے مینے حماد بن سلمہ سے ایک حدیث بیان کی صالح مری کی انہون نے ثابت سے حماد نے کہا جھوٹ ہے پھر مینے ہمام سے ایک حدیث بیان کی صالح مری کی انہون نے کہا جھوٹ ہے **ف** یہ صالح مری بشر کا بیٹا بصری ہے بڑے عابدون اور زاہدون مین سے تھا اور مری اسکو اسلیے کہتے ہین کہ باپ اسکا عربی تھا اور ماں اسکی لونڈی جسکو بنی مرہ کی ایک عورت نے آزاد کیا تھا صالح مری کی حکایتین صوفیون مین بہت مشہور ہین آواز انکی نہایت عمدہ تھی قرآن بڑی خوش آوازی سے پڑھتے تھے یہانتک کہ بعضے لوگ انکا قرآن سنکر خوف کے مارے مر گئے ہین یہ خود بھی بہت صالح اسم بامسمی اور خدا ترس تھے اکثر خدا کے خوف سے رویا کرتے مگر حدیث کی روایت مین انکا اعتبار نہین جیسے اوپر گذر چکا کہ درویشی اور چیز ہے اور حدیث کی روایت اور چیز **عَنْ** أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهُ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُوْلُ فِي اَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِيْثِ مَنْ يُرْوٰى قَالَ يُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو داؤد نے روایت ہے مجھ سے شعبہ نے کہا تو جریر بن حازم پاس جا اور کہہ تجھ کو درست نہین حسن بن عمارہ سے روایت کرنا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے ابو داؤد نے کہا مین نے شعبہ سے پوچھا کیونکر معلوم ہوا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے شعبہ نے کہا اس وجہ سے کہ حسن بن عمارہ نے حکم سے چند حدیثین نقل کین جن کی اصل مین نے کچھ نہ پائی مینے کہا وہ کونسی حدیثین ہین شعبہ نے کہا مینے حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدون پر نماز پڑہی تہی حکم نے کہا نہین پہر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا اس نے مقسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی احد کے شہیدون پر اور دفن کیا انکو اور مین نے حکم سے کہا کہ تم زنا کی اولاد کے حق مین کیا کہتے ہو انہون نے کہا ان پر نماز پڑہی جاوے جنازے کی مینے کہا کس سے روایت کیا گیا ہے اس باب مین انہون نے کہا حسن بصری سے حسن بن عمارہ نے کہا مجہ سے حکم نے بیان کیا انہون نے یحیے بن الجزار سے سنا انہون نے حضرت علی سے **ف** تو ان دونون مقامون مین حسن بن عمارہ کا جھوٹ ظاہر ہوا کیونکہ شعبہ نے خود حکم سے ملکر پوچھا اور انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی پہر حکم خود ہی کیونکر روایت کرتے ابن عباس سے کہ آپنے نماز پڑہی البتہ اسی طرح حکم نے ولد الزنا پر نماز جنازہ پڑہنے کی باب مین حسن بصری کا قول نقل کیا اور حسن نے انہی سے حضرت علی کا قول روایت کیا اگرچہ احتمال ہے کہ اس باب مین حسن اور علی دونون سے منقول ہو مگر حدیث کے حفاظ راویون کا کذب اور دلائل اور قرائن سے پہچان لیتے ہین یہ حسن بن عمارہ بجلی ابو محمد کوفی ہے قاضی بغداد کا اور بالاتفاق ضعیف ہے اور ترک کیا

زیاد بن میمون

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقَالَ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوْجٍ وَقَالَ لَقِيْتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ حَدِيْثٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ مُوَرِّقٍ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا اِلَى الْكَذِبِ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَنَسَبَهٗ اِلَى الْكَذِبِ **ترجمہ** یزید بن ہارون نے ذکر کیا زیاد بن میمون کا اور کہا مین نے قسم کہائی ہے کہ اس سے کچہ روایت نہ کرون گا نہ خالد بن محدوح سے یزید نے کہا مین نے زیادہ بن میمون سے ملا اور اس سے ایک حدیث پوچہی اس نے روایت کیا اسکو بکر بن عبد اللہ مزنی سے پہر مین اس سے ملا تو اس نے روایت کیا اسی حدیث کو مورق بن مشمرج سے پہر مین اس سے ملا تو روایت کیا اسحدیث کو حسن سے اور یزید بن ہارون ان دونو

خالد بن محدوج

کو یعنی زیاد بن میمون اور خالد بن محدوج کو جہوٹا کہتے تہے حسن حلوانی نے کہا جب عبد الصمد سے سنا مین نے ذکر کیا زیاد بن میمون کا انہون نے کہا جہوٹا ہے **ف** زیاد بن میمون بصری جسکی کنیت ابو عمار ہے ضعیف ہی بخاری نے اپنی تاریخ مین کہا کہ ترک کیا اسکو محدثین نے اور خالد بن محدوج واسطی بہی ضعیف ہے نسائی نے اس کو ضعیف کیا کنیت اسکی ابو روح ہے اور اس نے دیکہا ہے انس بن مالک کو (نووی) **عن** مَحْمُودِ بْنِ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَقَالَ لِي اسْكُتْ فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَبَلَغَنَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرْوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ **ترجمہ** محمود بن غیلان سے روایت ہے مینے ابو داود طیالسی سے کہا تم نے عباد بن منصور سے بہت روایتین کین تو کیا سبب ہے تم نے وہ حدیث نہین سنی عطار عورت کی جو روایت کی نضر بن شمیل نے ہمارے لیے **ف** وہ عطارنی کی حدیث یہ ہے کہ ایک عورت تہی مدینے مین عطارنی جسکا نام حولا رتہا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملی اور اپنے خاوند کا حال بیان کیا آپنے خاوند کی بزرگیان بتلائین یہ حدیث بہت طویل ہے اور صحیح نہین ہے ابن وضاح نے اسکو پورا نقل کیا ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو زیاد بن میمون نے انس سے **ت** انہون نے کہا چپ رہ مین اور عبد الرحمن بن مہدی دونو زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچہا ان حدیثون کو جو وہ روایت کرتا ہے انس سے وہ بولا تم دونو کیا سمجہتے ہو اگر کوئی شخص گناہ کرے پہر توبہ کرے تو کیا اللہ تعالی معاف نہین کریگا عبد الرحمن نے کہا البتہ معاف کریگا زیاد نے کہا مین نے انس سے کچہ نہین سنا نہ بہت نہ کم اگر لوگ اس بات کو نہین جانتے تو کیا تم بہی نہین جانتے (یعنے تم تو جانتے ہو) مین انس سے ملا تک نہین۔ ابو داود نے کہا پہر ہمکو خبر پہونچی کہ زیاد روایت کرتا ہے انس سے مین اور عبد الرحمان پہر گئے اس نے کہا مین توبہ کرتا ہون پہر وہ بعد اسکے روایت کرنے لگا آخر ہم نے اسکو ترک کیا (یعنے اس کی روایت چہوڑ دی کیونکہ وہ جہوٹا نکلا اور جہوٹا ہی کیا کہ توبہ کا بہی خیال اسنے چہوڑ دیا) **عن** شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَعْنِي تُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ

عبد القدوس

عَلَيْهِ الرَّوْحُ قَالَ وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ مَا هٰذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا اَبَا اِسْمٰعِيْلَ

ترجمہ شبابہ بن سوار مدائنی سے روایت ہے عبد القدوس ہم سے حدیث بیان کرتا تھا تو کہتا تھا سوید بن عقلہ اور کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح لینے ہوا کو عرض مین لینے سے لوگون نے کہا اسکا مطلب کیا ہے وہ بولا مطلب یہ ہے کہ دیوار مین ایک سوراخ کرے ہوا آنے کے لیے **ف** یہ سب عبد القدوس کی تصحیف اور غلط فہمی ہے اس نے غلطی کی حدیث کی اسناد اور متن دونون مین اسناد کی غلطی تو یہ ہے کہ راوی کا نام سوید بن غفلہ ہے غین اور فے سے نہ عقلہ عین اور قاف سے اور متن کی غلطی یہ ہے کہ روح بضم را یعنی جان نہ رَوح بفتح را جس کے معنے ہوا کے ہین اور غرض غین سے ہے نہ عرض عین سے اور اصل معنے حدیث کے یہ ہین کہ آپنے منع کیا جاندار کو نشانہ بنا کر مارنے سے جسکو عبد القدوس نے اولٹ پلٹ کر کدہر کا کدہر کردیا **ت** امام مسلم فرماتے ہین مین نے سنا عبید اللہ بن عمرو قواریری سے انہون نے سنا حماد بن زید سے انہون نے کہا ایک شخص سے جب مہدی بن ہلال کئی دن تک بیٹھا یہ کیسا کھاری چشمہ ہے جو پہوٹا تمہاری طرف وہ شخص بولا ہان اے ابی اسمعیل **ف** ابو اسمعیل کنیت ہے حماد بن زید کی کھاری چشمے سے انکی غرض مہدی بن ہلال کو ضعیف کرنا تہا اور اتفاق کیا ہے محدثین نے اسکے ضعف پر نسائی نے کہا وہ بصرے کا رہنے والا ہے اور متروک ہے روایت کرتا ہے داؤد بن ابی ہند اور یونس بن عبید سے (نووی) عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِيْ عَنِ الْحَسَنِ حَدِيْثٌ اِلَّا اَتَيْتُ بِهِ اَبَانَ ابْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ ترجمہ ابو عوانہ سے روایت ہے مجھے حسن سے کوئی روایت نہین پہونچی مگر مین نے پوچہا اسکو ابان بن ابی عیاش سے اس نے پڑہا اسکو میرے سامنے **ف** یعنے ابان کا یہ حال تہا کہ جو بات اس سے پوچہتے وہ اسکو روایت کرتے حسن سے اور یہ دلیل ہے اسکے کذب اور جھوٹ کی تقریب مین ہے کہ یہ ابان بن ابی عیاش اس کی کنیت ابو اسمعیل عبدی ہے اور یہ متروک ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ قَالَ عَلِيٌّ فَلَقِيْتُ حَمْزَةَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ اَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا اِلَّا شَيْئًا يَسِيْرًا خَمْسَةً اَوْ سِتَّةً ترجمہ علی بن مسہر سے روایت ہے مین نے اور حمزہ زیات نے ابان بن ابی عیاش سے قریب ایک ہزار حدیثون کے سنین علی نے کہا پہر مین حمزہ سے ملا انہون نے بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور جو کچھ ابان سے سنا تہا وہ آپ کو سنایا آپنے نہ پہچانا ان حدیثون کو مگر تہوڑی سی حدیثین قبول کین پانچ یا چھ **ف**

مہدی بن ہلال

ابان بن ابی عیاش

نووی نے کہا کہ مقصود اس روایت کے لانے سے تایید ہو اس امر کی جو اوپر ثابت ہو چکا کہ ابان بن ابی عیاش ضعیف ہے نہ یہ بات کہ خواب سے کوئی امر یقینا ثابت ہو سکتا ہے یا خواب سے کوئی سنت جو ثابت ہو چکی ہے باطل ہو سکتی ہے یا جو باطل ہو گئی ہے وہ ثابت ہو سکتی ہے اور اسپر علماء کا اجماع ہے کہ خواب کوئی دلیل شرعی نہیں ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور ہمارے اصحاب نے بھی یہی کہا ہے اور اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ خواب سے کوئی بات شرع کی بدل نہیں سکتی اور یہ امر اس حدیث کی خلاف نہیں ہو کہ جس نے مجھے خواب مین دیکھا اسنے مقرر دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت بن نہیں سکتا اسلیے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو خواب مین دیکھنا صحیح ہے اور مثل اور شیطانی پریشان خیالات کے نہیں ہے مگر حدیث سے یہ بات کہان نکلتی ہے کہ خواب مین مین جو کہون وہ ایک شرعی حکم ہے اور خواب کی حالت غفلت کی حالت ہو نہ ضبط اور تحقیق کی اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ روایت اور شہادت قبول کرنے کے لیے ضرور ہے کہ راوی اور شاہد بیدار اور ہوشیار صحیح الحفظ قلیل الخطا ہو اور جو شخص سو رہا ہے اُس مین یہ کوئی صفت نہیں پھر اسکی روایت کیونکر مقبول ہو گی مگر یہ سب جو بیان ہوا اس صورت مین ہے کہ خواب مین کوئی ایسی بات سنی یا دیکھی جو شرع شریف کے خلاف ہو پر اگر وہ بات سنی یا دیکھی جو شرع شریف کی رو سے جائز یا ثواب ہو یا آپ کو منع کرتے دیکھے اُس کام سے جو شرع شریف کے رو سے منع ہو یا اسکا کوئی دنیا کا کام ہو جس مین کوئی مصلحت ہو تو بالاتفاق اس خواب پر عمل کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ حکم خواب سے ثابت نہیں ہوا وہ تو پہلے ہی سے ثابت ہو چکا ہے انتہے **مترجم** کہتا ہے کہ اگر خواب کی باتون کو ایک دلیل شرعی قرار دیا جاوے تو بڑی قباحت پیدا ہوتی ہے وہ یہ کہ ہر شخص دعوے کرے گا کہ مین نے خواب مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یون سنا ہے پھر اسکی تصدیق دشوار ہو گی اور اس مین شک نہیں کہ جو لوگ صالح اور دیندار اور خدا پرست عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین انکی خواب اکثر صحیح ہوتی ہیں پر انکی صحت شرع ہی سے معلوم ہو سکتی ہے نہ شرع کی صحت خواب سے عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ اكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوَى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْهُ مَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا رَوَى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ **ترجمہ** زکریا بن عدی نے کہا مجھ سے کہا ابو اسحاق فزاری (ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ کوفی) نے (جو حدیث کے بڑے امام اور ثقہ اور فاضل تھے) لکھ لے تو بقیہ (بن ولید) کی وہ حدیث جو روایت کرے وہ مشہور لوگون سے اور مت لکھ اُس حدیث کو جو روایت کرے مجہول لوگون سے اور مت لکھ تو اسمعیل بن عیاش کی حدیث ہرگز اگرچہ وہ روایت کرے مشہور لوگون سے بھی **ف** نووی نے کہا یہ قول ابو اسحاق کا اسمعیل بن عیاش کے حق مین خلاف ہے اور ائمہ حدیث کے عباس نے کہا مینے یحیے بن معین سے سنا وہ کہتے تھے اسمعیل بن

عیاش ثقہ ہے اور شام والون کے نزدیک وہ بقیہ سے بہتر تہا ابن ابی خیثمہ نے کہا مین نے یحیے بن معین کو
سنا وہ کہتے تہے اسمعیل بن عیاش ثقہ ہے اور عراق والے برا جانتے تہے اسکی روایت کو اور بخاری نے
کہا اسمعیل بن عیاش کی روایت شام کے لوگون سے صحیح ہے عمرو بن علی نے کہا جب وہ اپنے شہر والون
سے روایت کرے تو اسکی روایت صحیح ہے اور جب اہل مدینہ سے جیسے ہشام بن عروہ اور یحیے بن سعید
اور سہیل بن ابی صالح سے روایت کرے تو وہ کچہ نہین اور یعقوب بن سفیان نے کہا مین اپنے یارون
سے سنتا تہا وہ کہتے تہے شام کا علم اسمعیل بن عیاش کے پاس ہے یعقوب نے کہا بعضے لوگون نے
اسمعیل کے حق مین کلام کیا ہے اور وہ ثقہ ہے عادل ہے سب سے زیادہ جانتا ہے شام والون کی حدیث
کو اور اکثر اسکے حق مین یہ کلام کیا ہے کہ وہ غریب حدیثین روایت کرتا ہے مکے اور مدینے کے ثقہ لوگون
سے یحیی بن معین نے کہا کہ اسمعیل ثقہ ہے شام والون سے روایت کرنے مین اور اہل حجاز سے اسکی روایت
معتبر نہین کیونکہ اس کی کتاب تلف ہو گئی تہی اور اسکا حافظہ خراب ہو گیا تہا ابو حاتم نے کہا وہ ضعیف
ہے مگر اس کی روایت لکہی جاوے گی اور مین نہین جانتا کہ کوئی باز رہا ہو اس کی روایت سے سوا ابو اسحق
فزاری کے ترمذی نے کہا وہ بقیہ سے بہتر ہے اور بقیہ کی بہت حدیثین منکر ہین احمد بن ابی الحواری نے
کہا وکیع نے مجہ سے کہا تمہارے یہان لوگ روایت کرتے ہین اسمعیل بن عیاش سے مین نے کہا ہان ولید
اور مروان تو اس سے روایت کرتے ہین اور ہشیم اور محمد بن ایاس روایت نہین کرتے انہون نے کہا ہشیم
اور محمد بن ایاس کیا ہین شہر والے تو ولید اور مروان ہین (یعنے ولید اور مروان ہی معتبر ہین اور جب روایت
کرتے ہین تو کافی ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ يُكَنِّي
الْاَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنٰى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْوُحَاظِيِّ فَنَظَرْنَا فَاِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ
ترجمہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا بقیۃ بن الولید اچہا آدمی تہا اگر وہ نامون کو کنیت سے بیان نہ کرتا اور
کنیت کو نامون سے (یعنے بقیہ کی یہ عادت خراب ہے کہ تدلیس و تلبیس کرتا ہے راویون کا عیب چہپانے
کے لیے نام کو کنیت سے بدل دیتا ہے اور کنیت کو نام سے تا لوگ پہچانے نہین) ایک مدت تک ہم سے حدیث
بیان کرتا تہا ابو سعید وحاظی سے جب ہم نے غور کیا (کہ وحاظی کون شخص ہے) تو معلوم ہوا کہ وہ عبد القدوس
ہے **ف** یعنی عبد القدوس بن حبیب کلاعی ابو سعید شامی جسکا بیان اوپر گذرا اسکا نام مشہور
ہے کنیت اسکی مشہور نہ تہی تو بقیہ نے اسکو کنیت سے ذکر کرنا شروع کیا تا کہ لوگ پہچان نہین **عَنْ**
عَبْدِ الرَّزَّاقِ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ كَذَّابٌ اِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوْسِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ لَهٗ كَذَّابٌ **ترجمہ** عبد الرزاق سے روایت ہے عبد اللہ بن مبارک کو مینے نہین سنا کسی کو صاف

عبد القدوس

جھوٹا کہتے ہوئے مگر عبد القدوس کو وہ کہتے تھے جھوٹا ہے عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَذَکَرَ الْمُعَلّٰی بْنَ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِصِفِّیْنَ فَقَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ اَتُرَاہُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ **ترجمہ** ابو نعیم نے ذکر کیا معلے بن عرفان کا تو کہا کہ معلے نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو وائل نے کہ نکلے ہمارے سامنے عبد اللہ بن مسعود صفین مین ابو نعیم نے کہا شاید مرکر پھر قبر سے اٹھے ہونگے **ف** مقصود اس سے معلے کا جھوٹ ظاہر کرنا ہے ابو وائل پر اسواسطے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے وفات پائی ۳۲ھ یا ۳۳ھ ہجری مین حضرت عثمانؓ کی وفات سے تین برس پہلے اور صفین کی جنگ حضرت علیؓ کی خلافت کے دو برس بعد ہوئی تو ابن مسعود اس مین کیسے نکل سکتے ہین مگر اسی طرح کہ پھر جی اٹھے ہون اور ابو وائل ثقہ اور فاضل ہین ان سے یہ جھوٹ صادر نہین ہو سکتا تو ضرور ہے کہ معلے نے جھوٹ باندھا ہو یہ معلی بن عرفان اسدی کوفی ہے جو بالاتفاق ضعیف ہو بخاری نے تاریخ مین کہا کہ وہ منکر الحدیث ہو اور نسائی نے بھی اُسکو ضعیف کیا صفین ایک مقام کا نام ہے جہان حضرت علیؓ اور معاویہؓ مین جنگ عظیم واقع ہوئی تھی عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عُلَیَّۃَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا لَیْسَ بِثَبْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَہٗ فَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ مَا اغْتَابَہٗ وَلٰکِنَّہٗ حَکَمَ اَنَّہٗ لَیْسَ بِثَبْتٍ **ترجمہ** عفان بن مسلم سے روایت ہو ہم اسمعیل بن علیہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک حدیث روایت کی مینے کہا کہ وہ معتبر نہین وہ شخص بولا تو نے اسکی غیبت کی اسمعیل نے کہا اس نے غیبت نہین کی بلکہ حکم لگایا اسپر کہ وہ معتبر نہین **ف** یعنے ائمہ حدیث کا کسی پر جرح کرنا غیبت مین داخل نہین بلکہ مثل فتوے اور حکم کے ہے عَنْ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ مَالِکَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْ یَرْوِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ فَقَالَ لَیْسَ بِثِقَۃٍ وَسَاَلْتُ مَالِکَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ فَقَالَ لَیْسَ بِثِقَۃٍ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ شُعْبَۃَ الَّذِیْ یَرْوِیْ عَنْہُ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَقَالَ لَیْسَ بِثِقَۃٍ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَۃِ فَقَالَ لَیْسَ بِثِقَۃٍ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَیْسَ بِثِقَۃٍ وَسَاَلْتُ مَالِکَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ ھٰؤُلَاءِ الْخَمْسَۃِ فَقَالَ لَیْسُوْا بِثِقَۃٍ فِیْ حَدِیْثِھِمْ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ نَسِیْتُ اسْمَہٗ فَقَالَ ھَلْ رَاَیْتَہٗ فِیْ کُتُبِیْ فَقُلْتُ لَا قَالَ لَوْ کَانَ ثِقَۃً لَرَاَیْتَہٗ فِیْ کُتُبِیْ **ترجمہ** بشر بن عمر سے روایت ہے مین نے امام مالک سے پوچھا محمد بن عبد الرحمن کو جو روایت کرتا ہے سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا وہ ثقہ نہین ہے اور پوچھا مین نے ان سے ابو الحویرث کو **ف** یعنے عبد الرحمن بن معاویہ بن حویرث انصاری مدنی کو حاکم نے کہا وہ قوی نہین ہے اور امام احمد نے مالک کے قول کا انکار کیا اور کہا کہ روایت

معلی بن عرفان

قال

محمد بن عبد الرحمن

ثقہ

کیا اس سے شعبہ نے اور بخاری نے ذکر کیا اُسکو تاریخ مین اور نہین کلام کیا اُس مین اور شعبہ نے اسکی کنیت ابو الجویریہ
نقل کی ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ وہم ہے شعبہ کا۔ تقریب مین ہے کہ یہ عبدالرحمن سچا ہے مگر حافظہ اُسکا خراب تہا
اور نسبت کیا گیا ہے ساتھہ ارجاء یعنے مرجیہ ہونے کے **ت** اونہون نے کہا وہ ثقہ نہین ہے اور پوچہا مین نے
اُن سے شعبہ کو جس سے روایت کرتا ہے ابن ابی ذئب انہون نے کہا وہ ثقہ نہین ہے، **ف** یہ وہ شعبہ نہین ہے
جو حدیث کے مشہور امام ہین وہ تو شعبہ بن حجاج البصری ہین اور یہ شعبہ بن دینار ہاشمی ہے مولی ابن عباس کا اس
کی کنیت ابو عبداللہ یا ابو یحیے ہے اسکو ضعیف کیا ہے بہت ائمہ حدیث نے احمد بن حنبل اور یحیے بن معین نے
کہا وہ کچہ برا نہین ابن عدی نے کہا مین نے اسکی کوئی حدیث منکر نہین دیکہی تقریب مین ہے کہ یہ شعبہ سچا
ہے مگر حافظہ اسکا خراب تہا **ت** اور پوچہا مین نے ان سے صالح کو جو مولی ہے توامہ کا انہون نے کہا وہ
شعبہ
ثقہ نہین ہے **ف** یہ صالح بیٹا ہے نبہان کا مدینہ کا رہنے والا اور اسکو مولی توامہ کہتے ہین اسلیے
کہ جس عورت نے اسکو آزاد کیا تہا وہ اپنی بہن کے ساتھہ توام یعنے جڑوان پیدا ہوئی تہی امام مالک نے صالح
کو ضعیف کیا لیکن روایت کیا اس سے ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے یحیے بن معین نے کہا وہ ثقہ
ہے اور مالک نے اسکو پایا جب وہ بوڑہا ہو گیا تہا اور اُسکا حافظہ بگڑ گیا تہا اسی طرح ثوری نے بہی اُسکو جب
پایا جب وہ سٹہیا گیا تہا تو سنین اس سے کئی منکر حدیثین لیکن جن لوگون نے روایت کیا ہے اس سے قبل اختلاط
(یعنے حافظہ بگڑنے کے انکی روایت صحیح ہے ابن عدی نے کہا ابن ابی ذئب اور ابن جریج اور زیاد بن سعد
نے اس سے سُنا ہے قبل اختلاط کے اور ان کی روایت مین کوئی برائی نہین **ت** اور پوچہا مین نے اُن سے
صالح مولیٰ توامہ
حرام بن عثمان کو انہون نے کہا وہ ثقہ نہین ہے **ف** یہ حرام بن عثمان انصاری سلمی ہے بخاری
نے کہا وہ منکر الحدیث ہے زبیری نے کہا وہ شیعہ تہا روایت کرتا ہے جابر بن عبداللہؓ سے نسائی نے کہا وہ
ضعیف ہے **ت** اور پوچہا مین نے امام مالک سے ان پانچون آدمیون کو (جنکا ذکر اوپر گزرا) انہون نے
کہا وہ ثقہ نہین ہین اپنی حدیث مین اور مین نے پوچہا اُن سے ایک اور شخص کو جسکا نام مین بہول گیا تو
انہون نے کہا تو نے اسکی روایت میری کتابون مین دیکہی ہے مین نے کہا نہین امام مالک نے کہا اگر
حرام بن عثمان
وہ ثقہ ہوتا تو اسکی روایت میری کتابون مین دیکہتا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جن لوگون سے
امام مالک نے اپنی کتابون مین روایت کی ہے وے سب ثقہ ہین مگر یہ ضرور نہین کہ سب لوگون کے نزدیک
ثقہ ہون البتہ امام مالک کے نزدیک وہ ثقہ ہین اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی ثقہ
شخص ایک مجہول سے روایت کرے تو اس سے اُس مجہول کی توثیق ہو گی یا نہین اکثر کا یہ قول ہے کہ صرف
روایت کرنا اُس سے باعث توثیق کا نہین اور یہی ٹہیک ہے کیونکہ کبہی ثقہ غیر ثقہ سے روایت کرتا ہے۔

نہ اس وجہ سے کہ وہ روایت دلیل اور حجت ہو بلکہ اعتبار اور تائید کے لیے البتہ جب ثقہ ایسا کہے جیسے مالک نے کہا تو جس سے وہ اپنی کتاب مین روایت کرے وہ اسکے نزدیک ثقہ سمجھا جاویگا اور جو ثقہ اتنا کہے کہ مجھ سے بیان کیا ثقہ نے تو وہ کافی ہے تعدیل کے لیے (نووی) عَنْ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ سَعْدٍ وَکَانَ مُتَّهَمًا ترجمہ ابن ابی ذئب نے روایت کیا شرحبیل بن سعد سے اور وہ متہم تھا ف یعنے نسبت کیا گیا تھا طرف کذب کی یہ شرحبیل بڑا عالم تھا مغازی کا (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جہادون کا) سفیان بن عیینہ نے کہا اس سے بڑھکر کوئی مغازی کا جاننے والا نہ تھا وہ محتاج ہوگیا لوگ اس ڈر کے مارے اسکو دیتے کہ ایسا نہو کہ وہ کہدیوے تیرا باپ بدر کی لڑائی مین حاضر نہ تھا اور یہ شرحبیل مولے ہے انصار کا مدنی کنیت اسکی ابو سعد ہے محمد بن سعد نے کہا جو بڑا بوڑھا تھا روایت کی ہے اسنے زید بن ثابت اور اکثر صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ تقریب مین ہے کہ وہ سچا ہے لیکن اخیر مین اسکا حافظہ بگڑ گیا تھا سو برس کا ہو کر مرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ اَنْ اَلْقٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ اَنْ اَلْقَاهُ ثُمَّ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَاَيْتُهٗ كَانَتْ بَعْرَةٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ جنت مین جاؤں یا عبد اللہ بن محرر سے ملون تو مین پہلے اس سے ملتا پھر جنت مین جاتا (ایسی اسکی تعریف سنتا تھا اور اس قدر اس سے ملنے کا اشتیاق تھا) پھر جب مین اس سے ملا تو ایک اونٹ کی مینگنی مجھے اس سے بہتر معلوم ہوئی ف یعنے ایسا نکما اور خراب نکلا عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ اُنَيْسَةَ قَالَ لَا تَاْخُذُوْا عَنْ اَخِيْ ترجمہ زید بن ابی انیسہ نے کہا مت روایت کرو میرے بھائی سے ف یعنے یحیی بن ابی انیسہ سے جو روایت کرتا ہے زہری اور عمرو بن شعیب سے اسلیے کہ وہ ضعیف ہے بخاری نے کہا وہ کچھ نہین نسائی نے کہا ضعیف ہے متروک الحدیث تقریب مین ہے کہ کنیت اسکی ابو زید جزری ہے اور وہ ضعیف ہے نووی نے کہا اسکا بھائی زید بن ابی انیسہ وہ ثقہ ہے جلیل ہے حجت لی ہے اس سے بخاری اور مسلم نے محمد بن سعد نے کہا وہ ثقہ ہے کثیر الحدیث اور فقیہ ہے اہل حدیث کا انصاف اور خلوص اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کے فائدے کا خیال کرتے تھے پر اپنی قرابت کا لحاظ نہ کرتے تھے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ كَذَّابًا ترجمہ عبید اللہ بن عمرو نے کہا یحیی بن ابی انیسہ جھوٹا تھا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ اَيُّوْبَ فَقَالَ اِنَّ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيْثٍ ترجمہ حماد بن زید نے کہا فرقد (بن یعقوب سبخی ابو یعقوب) کا ذکر آیا ایوب کے سامنے انہون نے کہا وہ صاحب حدیث نہین ف یعنی حدیث کا روایت کرنا اور کام ہے فرقد کو اس مین دخل نہ تھا اگرچہ وہ تابعی تھا اور عابد اور

زاہد تہا جیسے اوپر گذرا کہ عبادت اور زہد اور چیز ہے اور حدیث کا علم اور ہے لیکن یحییٰ بن معین سے منقول ہے کہ
انہون نے ثقہ کہا فرقد کو تقریب مین ہے کہ روایت کیا اُس سے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور وہ سچا عابد تہا
مگر حدیث مین ضعیف ہے کثیر الخطا سنہ ۱۳۱ مین مرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى
ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهٗ جِدًّا
فَقِيْلَ لِيَحْيٰى اَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ اَحَدًا يَرْوِيْ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ **ترجمہ** عبد الرحمٰن بن بشر عبدی نے کہا مینے یحییٰ
بن سعید قطان سے سنا اُن کے سامنے ذکر آیا محمد بن عبید اللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا تو انہون نے بہت
ضعیف کیا اسکو کسی نے کہا کیا وہ یعقوب بن عطا سے بہی زیادہ ضعیف ہے انہون نے کہا ہان پہر کہا کہ مین سمجہتا
تہا کہ کوئی محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت نہ کرے گا عَنْ كَثِيْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى
ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ ضَعَّفَ حَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ الْاَعْلٰى وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى بْنِ دِيْنَارٍ
قَالَ حَدِيْثُهٗ رِيْحٌ وَضَعَّفَ مُوْسَى بْنَ الدِّهْقَانِ وَعِيْسَى بْنَ اَبِيْ عِيْسَى الْمَدَنِيَّ **ترجمہ** بشر
بن حکم سے روایت ہے مین نے سنا یحییٰ بن سعید قطان سے (جو امام تہے حدیث کے) اُنہون نے ضعیف کیا
حکیم بن جبیر کو **ف** یہ حکیم بن جبیر اسدی کوفی ہے شیعہ تہا ابو حاتم رازی نے کہا بڑا پکا شیعہ تہا
عبد الرحمٰن بن مہدی اور شعبہ سے پوچہا گیا کہ تم نے حکیم بن جبیر سے روایت کرنا کیون چہوڑا انہون نے
کہا ہم ڈرتے ہین جہنم سے یعنے اسکی روایتین جہوٹی ہین اگر ہم اُس سے نقل کرینگے تو دوزخ مین ڈالے
جاوینگے تقریب مین ہے کہ وہ ضعیف ہے اور روایت کیا اُس سے ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نہین
روایت کیا اس سے بخاری اور مسلم نے **ت** اور عبد الاعلیٰ (بن عامر ثعلبی) کو **ف** تقریب مین ہے
کہ وہ سچا ہے مگر وہم کرتا ہے **ت** اور ضعیف کیا یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کو اور کہا کہ حدیث اسکی مثل
ہوا کے ہے **ف** یعنے لغو اور بے ثبات اس مقام مین تمام نسخون مین یحییٰ کے بعد لفظ بن کا
موجود ہے جو یقینا غلطی ہے اور صواب یہ ہے کہ بن کا لفظ نہ ہو نووی نے کہا یہ غلطی مسلم کی کتاب
نقل کرنیوالون سے ہوئی ہے نہ مسلم سے۔ یہ موسیٰ بن دینار مکی ہے جو روایت کرتا ہے سالم سے +
ت اور موسیٰ بن دہقان کو **ف** جو بصری ہے روایت کرتا ہے ابن کعب سے تقریب مین ہے
کہ یہ ضعیف ہے **ت** اور عیسیٰ بن عیسے مدنی کو **ف** یہ عیسیٰ بن میسرہ ہے اسکی کنیت ابو موسیٰ ہے
یا ابو محمد غفاری مدنی اصل اسکی کوفی ہے اُسکو خیاط یا حناط کہتے ہین یا خباط یحییٰ بن معین نے
کہا پہلے خیاط (درزی) تہا پہر اس پیشے کو چہوڑ کر حناط ہوا (یعنے گیہون بیچنے لگا حنطہ سے) پہر

عبد اللہ

محمد بن عبید اللہ بن عمیر
یعقوب بن عطا
حکیم بن جبیر
عبد الاعلی
موسی بن دینار
موسی بن دہقان
عیسی بن ابی عیسی

اسکو چہوڑ کر مغتاظ ہوا (یعنے تو چہوڑنیوالا) تقریب مین ہے کہ یہ متروک ہے قال مسلم وسمعت الحسن بن
عیسے یقول قال لی ابن المبارک اذا قدمت علی جریر فاکتب علمہ کلہ الا حدیث ثلثة لا تکتب
حدیث عبیدة بن معتب والسری بن اسمعیل ومحمد بن سالم **ترجمہ** حسن بن عیسے نے کہا مجہ
سے کہا عبداللہ بن مبارک نے جب تو جریر کے پاس جاوے تو اسکا سارا علم لکہہ (یعنے سب حدیثین اسکی روایت
کر) مگر تین آدمیون کی حدیثین مت لکہہ عبیدہ بن معتب اور سری بن اسمعیل اور محمد بن سالم کی روایتین
ف کیونکہ یہ سب ضعیف ہین نووی نے کہا یہ تینون کوفی ہین اور متروک قال مسلم بن الحجاج و
اشباہ ما ذکرنا من کلام اہل العلم فی متہمی رواة الحدیث واخبارہم عن معایبہم
کثیر یطول الکتاب بذکرہ علی استقصائہ وفیما ذکرنا کفایة لمن تفہم وعقل مذہب
القوم فیما قالوا من ذلک وبینوا **ترجمہ** امام مسلم نے کہا اور اسکی مانند جو ہم نے ذکر کیا اہلحدیث
کا کلام متہم راویون مین اور ان کے عیبون مین بہت ہے جسکے سب بیان کرنے سے کتاب لمبی ہوجاویگی اور
جس قدر ہم نے بیان کیا وہ کافی ہے اس شخص کے لیے جو قوم کا مذہب سمجہہ بوجہہ جاوے **ف** یعنی یہ کتاب کچہہ
جرح اور تعدیل کی تہوڑی ہے کہ اس مین سب راویون کا حال بیان کیا جاوے بلکہ جرح اور تعدیل کی تو
جدا بڑی بڑی کتابین بنی ہین جن مین تمام راویون کا پورا پورا حال بیان کیا گیا ہے یہان تو چند راویون
کا عیب ائمہ حدیث کے اقوال سے بیان کیا گیا صرف اس مقصد کے لیے کہ اہلحدیث کے نزدیک راویون
کا عیب اور سقم بیان کرنا برا نہین اور اسکو غیبت مین داخل نہین کرتے وانما الزموا انفسہم الکشف
عن معایب رواة الحدیث وناقلی الاخبار وافتوا بذلک حین سئلوا لما فیہ من عظیم
الخطر اذ الاخبار فی امر الدین انما تاتی بتحلیل او تحریم او امر او نہی او ترغیب او
ترہیب فاذا کان الراوی لہا لیس بمعدن للصدق والامانة ثم اقدم علی الروایة
عنہ من قد عرفہ ولم یبین ما فیہ لغیرہ ممن جہل معرفتہ کان اثما بفعلہ ذلک غاشا
لعوام المسلمین اذ لا یومن علی بعض من سمع تلک الاخبار ان یستعملہا او یستعمل بعضہا
ولعلہا او اکثرہا اکاذیب لا اصل لہا مع ان الاخبار الصحاح من روایة الثقات واہل
القناعة اکثر من ان یضطر الی نقل من لیس بثقة ولا مقنع **ترجمہ** اور حدیث کے اماموں نے راویون
کا عیب کہولدینا ضرور سمجہا اور اس بات کا فتوی دیا جب ان سے پوچہا گیا اسلیے کہ یہ بڑا مہم کام ہے کیونکہ دین
کی بات جب نقل کی جاوے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لیے ہوگی یا حرام ہونے کے لیے یا اس مین کسی
بات کا حکم ہوگا یا کسی بات کی ممانعت ہوگی یا کسی کام کیطرف رغبت دلائی جاویگی یا کسی کام سے ڈرایا

جاویگا بہرحال جب راوی سچا اور امانتدار نہو پہر اُس سے کوئی روایت کرے جو اُس کے حال کو جانتا ہو اور وہ حال دوسرے سے بیان نہ کرے جو نہ جانتا ہو تو گنہگار ہوگا اور دہوکا دینے والا ہوگا عوام مسلمانون کو اسلیے کہ بعضے لوگ اُن حدیثون کو سُنین گے اور اُن سب پر یا بعض پر عمل کرینگے اور شاید وہ سب یا اس مین سے اکثر جہوٹی ہون راور بعضے نسخون مین یہ ہے کہ اس مین کم یا بہت جہوٹی ہون ا جنکی اصل نہو حالانکہ صحیح حدیثیں ثقہ لوگون کی اور جن کی روایت پر قناعت ہوسکتی ہے کیا کم ہین کہ بے اعتبار اور جنکی روایت پر قناعت نہیں ہوسکتی اُنکی روایتون کی احتیاج پڑے **ف** یعنی روایت کرنے کے لیے صحیح حدیثین ہزارون مین پہر ضرورت کیا ہے کہ انکو چہوڑ کر ضعیف اور منکر اور موضوع حدیثون کو نقل کرے وَلَا اَحْسِبُ كَثِيْرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الضِّعَافِ وَالْاَسَانِيْدِ الْمَجْهُوْلَةِ وَيَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْوَهْنِ وَالضَّعْفِ اِلَّا اَنَّ الَّذِيْ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رِوَايَتِهَا وَالْاِعْتِدَادِ بِهَا اِرَادَةُ التَّكَثُّرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَلِاَنْ يُقَالَ مَا اَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِنَ الْحَدِيْثِ وَاَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ وَسَلَكَ هٰذَا الطَّرِيْقَ فَلَا نَصِيْبَ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ بِاَنْ يُّسَمّٰى جَاهِلًا اَوْلٰى مِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلٰى عِلْمٍ

نـ العلم

ترجمہ اور مین سمجہتا ہون کہ جن لوگون نے اس قسم کی ضعیف حدیثین اور مجہول سندین نقل کین مین وراُن پر مصروف ہین اور وہ جانتے ہین اُنکے ضعف کو تو اُن کی غرض یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اپنی کثرت علم ثابت کرین اور اس لیے کہ لوگ کہین سبحان اللہ فلان شخص نے کتنی بہت حدیثین جمع کی ہین اور جس شخص کی یہ چال ہے اور اُسکا یہ طریقہ ہے اُسکا علم حدیث مین کچہ حصہ نہین اور وہ جاہل کہلانے کا زیادہ سزاوار ہے عالم کہلانے سے **ف** کیونکہ علم وہ ہے جسکو عالم لوگ تسلیم کرین اور جاہل ناواقف لوگون کا کیا اعتبار ہے وہ اگر ایسے شخص کو بڑا عالم خیال کرین تو اُن کے سمجہنے سے کیا ہوتا ہے حدیث کے امام اور فاضل ہمیشہ ایسے شخص کو جو ہر قسم کی حدیثین نقل کرے اور صحیح اور ضعیف مین تمیز نہ کرے جاہل اور بے وقوف جانین گے۔ امام نووی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ راویون کا عیب بیان کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے باجماع علما اس واسطے کہ شریعت کی حفاظت ضروری امر ہے اور یہ غیبت مین داخل نہین جو حرام ہے بلکہ نصیحت ہے اللہ تعالی اور رسول اللہ اور مسلمانون کے لیے یعنے سب کی خیرخواہی ہے اور ہمیشہ امت محمدی کے فاضل اور پرہیزگار اور تقوی شعار لوگ ایسا کرتے چلے آئے ہین جیسے مسلم نے اس باب مین کتنے ایک بزرگون کے اقوال نقل کیے ہین اور مین نے بہی بخاری کی شرح کے شروع مین چند اقوال اس قسم کے بیان کیے ہین مگر یہ امر ضروری ہے کہ جو شخص راویون کا عیب بیان کرے وہ خدا سے ڈرے اور سمجہ سوچ کر کہے

اور سستی اور کاہلی سے پرہیز کرے اور اس شخص کا عیب بیان نہ کرے جو عیب سے پاک ہو یا جس کا عیب فاش نہ ہوا ہو اسلیے کہ جرح کرنے سے بہی ایک مفسدہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ اس راوی کی روایتین قابل اعتبار کے نہین رہتین اور اُسکی حدیثین سب رد ہو جاتی ہین پہر اگر جرح غلط ہو تو گویا صحیح روایتون اور حدیثون کو رد کیا اسی واسطے جرح اسی شخص کا مقبول ہے جو خود صاحب معرفت مقبول القول ہو ورنہ جرح کرنے والے کو جرح کرنا درست نہین اب یہ بات کہ جرح اور تعدیل دونون مین ایک شخص کا کہنا کافی ہے یا کئی شخص ہونا چاہیین۔ اس مسئلہ مین علما کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایک شخص کا کہنا کافی ہے پہر یہ بات کہ جرح کا سبب بیان کرنا ضرور ہے یا نہین اس مین بہی اختلاف ہے امام شافعی اور بہت علما کا یہ قول ہے کہ سبب بیان کرنا ضرور ہے اور جرح مبہم مقبول نہین اور قاضی ابو بکر باقلانی وغیرہ کا یہ قول ہے کہ سبب بیان کرنا ضرور نہین اور بعضون کا یہ قول ہے کہ جو شخص جرح کے اسباب کو پہچانتا ہے اُسکے لیے سبب بیان کرنا ضرور نہین اور جو نہین پہچانتا اس کو ضرور ہے پہر جن لوگون کے نزدیک جرح مین سبب کا بیان کرنا ضرور ہے وہ کہتے ہین کہ جرح مبہم کا اثر صرف اسی قدر ہوگا کہ اسکی روایت حجت کے لائق نہ رہے گی جب تک اس جرح کا ثبوت یا ابطال نہ ہو اب صحیحین مین جو بعضے ایسے راوی ہین جن پر اگلے لوگون نے جرح کی ہے تو ان کی جرح مبہم ہے جو ثابت نہین ہوئی اگر بعضے لوگ جرح کرین اور بعضے تعدیل ایک ہی راوی کی تو قول مختار جسپر جمہور علمار اور محققین ہین یہ ہے کہ جرح قبول کیجاوے گی اور جرح مقدم ہے تعدیل پر اگرچہ تعدیل کرنے والے عدد مین زیادہ ہون اور بعضون نے کہا کہ اگر تعدیل کرنے والے زیادہ ہون تو تعدیل مقدم ہے مگر صحیح پہلا قول ہے۔ امام مسلم نے اس باب مین شعبی سے نقل کیا کہ اُنہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حارث اعور نے اور وہ کذاب تہا اور کئی اور شخصون سے نقل کیا کہ حدیث بیان کی ہم سے فلان نے اور وہ متہم تہا اس مقام پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ان امامون نے ایسے لوگون سے کیون روایت کی حالانکہ وہ جانتے تہے کہ وہ لوگ کذاب اور متہم ہین اور اسکے کئی جواب ہین ایک یہ کہ انہون نے روایت کیا لوگون کو جتانے کے لیے کہ اس روایت کے ضعف سے آگاہ ہو جاوین۔ دوسری یہ کہ ضعیف شخص سے بطور استشہاد اور تائید کے روایت کرنا درست ہے مگر بالانفراد اُس کی روایت حجت پکڑنے کے لائق نہین۔ تیسری یہ کہ ضعیف شخص کی سب روایتین جہوٹی نہین ہوتین تو حدیث کے امام اسکی صحیح روایتون کو پہچان لیتے ہین اور انکو روایت کرتے ہین اور ضعیف اور باطل کو چہوڑ دیتے ہین اور یہ امر اُن پر آسان ہے جیسے کسی نے سفیان ثوری سے کہا جب انہون نے کلبی (محمد بن سائب) سے روایت کرنے کو منع کیا کہ تم کیون اس سے روایت کرتے ہو انہون نے کہا کہ مین اسکے جہوٹ اور سچ کو پہچان لیتا ہون چوتہی یہ اکثر ضعیف شخصون سے ترغیب اور ترہیبا

اور فضائل اور قصص اور زہد اور اخلاق کی حدیثین روایت کرتے ہین جو کسی شے کی حلت یا حرمت سے متعلق نہین۔
اور اہل حدیث نے اس قسم کی ضعیف روایتون کو جائز رکھا ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہون لیکن حدیث کے اماموں
نے ضعیف لوگون سے کسی قسم کی روایت کرنا بالانفراد جائز نہین رکھا نہ محققین علما نے اور یہ جو بعض
فقیہون کی (جیسے صاحب ہدایہ کے) عادت ہی کہ ہر قسم کی روایت نقل کرتے ہین یہ عمدہ بات نہین بلکہ نہایت
بری بات ہے اسلیے کہ اگر ان کو معلوم تہا کہ یہ روایت ضعیف ہی تو درست نہ تہا دلیل لانا اُس سے کیونکہ
سب علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ضعیف حدیث احکام شرعیہ مین قابل حجت پکڑنے کے نہین ہے
اور اگر ان کو معلوم نہ تہا ضعف اُسکا تو بہی درست نہ تہی یہ بات کہ نقل کرتے ہکو بغیر جانچے ہوئے یا اور
اہل علم سے پوچھکر۔ کاذبین یعنے حدیث بنانیوالون کی دو قسمین ہین ایک تو وہ جن کا جہوٹ صاف کہل گیا
ہے وہ کئی طرح پر ہین بعضے تو ایسے کہ صاف تراش لیتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بات آپنے نہین فرمائی
جیسے زندیق بے دین لوگ جنکے نزدیک دین کی کوئی عظمت یا عزت نہین یا اس کام کو اچہا اور ثواب سمجہتے ہین
جیسے بعضی جاہل درویش اور صوفی کہ فضائل اور اخلاق مین لوگون کو رغبت دلانیکے لیے حدیثین بنا لیتے
ہین یا اپنا فخر جتانے کے لیے نئی اور نادر روایتون سے جیسے فاسق اہلحدیث کرتے ہین یا تعصب سے اپنا
مذہب ثابت کرنے کے لیے جیسے بدعتی شیعہ اور قدریہ اور جہمیہ خذلہم اللہ تعالی اور اہل علم کے نزدیک ہر ایک
طبقے کے لوگ ان مین سے معین اور معلوم ہو گئے ہین اور بعضے ان کذابین مین سے ایسے ہین جو حدیث
کے متن کو نہین بناتے لیکن اُسکے لیے ایک صحیح سند تراش لیتے ہین اور بعضے سند کو اولٹ پلٹ دیتے
ہین اور بعضے اُس مین بڑہا دیتے ہین اور اس سے مقصود اپنا فضل ظاہر کرنا یا اپنی جہالت رفع کرنا ہوتا ہے
اور بعضے اس طرح جہوٹ بولتے ہین کہ جس سے نہین سنا اُس سے کہتے ہین ہم نے سنا ہے یا جس سے نہین ملے
اُس سے ملنا بیان کرتے ہین اور اُسکی صحیح حدیثین نقل کرتے ہین اور بعضے کیا کرتے ہین کہ صحابی یا تابعی
یا حکیم کے قول کو بڑہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کر دیتے ہین ان سب قسمون کے لوگ کذاب ہین اور
متروک ہین اہلحدیث کے نزدیک اسی طرح وہ شخص جو حدیث کی روایت پر جرات کرتا ہے بغیر اسکو تحقیق کیے ہوے
اور جانچے ہوئے تو ایسے لوگون سے روایت نہین کرتے نہ انکی روایتین قبول کرتے ہین اگرچہ صرف ایک ہی
بار انہون نے ایسا کیا ہو کیونکہ جب ایک بار بے احتیاطی کی تو انکا اعتبار جاتا رہا جیسے جہوٹا گواہ ایک بار
جہوٹی گواہی دینے سے اُسکی گواہی اعتبار کے لائق نہین رہتی پہر اگر ایسا شخص توبہ کرے تو آیندہ بہی اُسکی
روایت قبول ہو گی یا نہ ہو گی اس مین اختلاف ہی لیکن ظاہر یہ ہے کہ قبول ہو اسلیے کہ توبہ سے سب قسم
کے گناہ معاف ہو جاتے ہین اور جنہون نے آیندہ بہی قبول نہ کی انکی حجت یہ ہے کہ یہ گناہ نہایت سخت

ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا تو اس کی سزا بھی سخت ہونا چاہیے کیونکہ آپ نے خود فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں ہے جیسے اور کسی پر جھوٹ باندھنا۔ دوسری قسم کا ذہین کی یہ ہے کہ حدیث میں تو وے کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولتے لیکن اور دنیا کی باتون مین جھوٹ بولتے ہین ایسے لوگون کی روایت بھی قبول نہین ہوتی نہ انکی گواہی قبول ہے البتہ اگر توبہ کرین تو قبول ہو سکتی ہے پر اگر ایک آدہ جھوٹ کسی دنیا کی بات مین نکلجاوے اور وہ معلوم اور مشہور نہ ہو تو اسکی روایت قبول ہوگی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے غلطی ہوئی یا وہم ہوا اور جو وہ خود ایک مرتبہ جھوٹ بولنے کا اقرار کرے بشرطیکہ اسکے جھوٹ سے کسی مسلمان کو نقصان نہ پہونچا ہو اور پھر توبہ کرے تو بھی اسکی روایت قبول ہوگی کیونکہ یہ نادر ہے اور ان گناہون مین نہین جو انسان کو ہلاک کر دیتے ہین اور اس قسم کی خطائین اکثر لوگون سے سرزد ہو جاتی ہین ایسا ہی حکم ہے اس جھوٹ کا جو بطریق تعریض یا طنز کے ہو کیونکہ وہ درحقیقت جھوٹ نہین اگرچہ صورت مین جھوٹ ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو الجہم کو کہ وہ اپنی لاٹھی کندھے سے زمین پر نہین رکھتا یعنے اکثر مار پیٹ کیا کرتا ہے) ایسا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کیا کہ اپنی بی بی کو بہن تبلایا یہ توریہ ہے جو بنظر مصلحت درست ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا (نووی)

باب صِحَّةِ الاِحْتِجَاجِ بِالحَدِيثِ المُعَنْعَنِ اِذَا اَمْكَنَ لِقَاءُ المُعَنْعِنِينَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مُدَلِّسٌ باب بیان مین اس بات کے کہ معنعن حدیث سے حجت پکڑنا صحیح ہے جب معنعن والون کی ملاقات ممکن ہو اور ان مین کوئی تدلیس کرنے والا نہ ہو

ف معنعن اس حدیث کو کہتے ہین جسکی اسناد مین فلان عن فلان ہو یعنے فلان نے فلانے سے اور اس نے فلانے سے روایت کیا چونکہ ایسے اسناد مین راوی یون نہین کہتا کہ مینے فلان سے سنا یا اس نے مجھ سے بیان کیا تو شبہ رہتا ہے کہ ایک نے دوسرے سے سنا ہے یا نہین ایسا نہ ہو کہ بیچ مین کوئی راوی رہ گیا ہو اس واسطے معنعن حدیث کے حجت ہونے مین علما کا اختلاف ہے بعضون کا یہ قول ہے کہ اگر ایک راوی نے دوسرے کا زمانہ پایا ہو اور انکی ملاقات اس سے ممکن ہو تو وہ روایت محمول ہوگی اتصال پر اور حجت ہوگی امام مسلم کا یہی مذہب ہے اور اس باب مین اسی کو ثابت کیا ہے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہین بلکہ ضرور ہے کہ کم سے کم ایک بار اس راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات بھی ثابت ہو جاوے امام مسلم نے کہا کہ یہ قول اعتبار کے لائق نہین اور بالکل نیا مذہب ہے جو اہل علم مین کسی نے اختیار نہین کیا اور بدعت ہی پر محققین علما نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور مسلم کے مذہب کو ضعیف کیا ہے علی بن المدینی اور بخاری اور ایک جماعت علما مسلم کے خلاف مین ہین بلکہ بعضون نے اس سے زیادہ اور شرطین بھی کی ہین کہ اس راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات معلوم اور مشہور ہووے

اور ان صحبت ہی ہو مگر ابن مدینی اور بخاری نے جو قول اختیار کیا ہے وہی صحیح ہے کہ جب کم سے کم ایک بار
ملاقات ثابت ہو گئی تو روایت متصل سمجھی جاوے گی کیونکہ راوی کا حال معلوم ہے کہ اسکی عادت تدلیس کی
نہین تدلیس کے معنے چھپانا اور اصطلاح اہل حدیث مین تدلیس اسکو کہتے ہین کہ راوی اپنے شیخ کو جس سے حدیث
سنی ہے چھپا کر اسکے اوپر کے راوی کا نام لیوے تا لوگون کو معلوم ہو کہ اس نے اس سے سنا ہو اور یہ عادت
بعضے اہل حدیث کی تہی جنکا حال معلوم ہو گیا ہو کہ وہ اپنا علو اسناد جتلانے کے لیے یا کسی ادنے شخص سے
روایت کرنے مین شرم کر کے تدلیس کیا کرتے تہے پہر اگر ایسا تدلیس کرنے والا راوی عنعن حدیث مین ہو
تو وہان ایک بار ملاقات ہونا یا ملاقات ممکن ہونا کسی کے نزدیک حدیث کے متصل ہونے کے لیے کافی نہوگا
جب تک صاف معلوم نہ ہو جاوے کہ درحقیقت اس مدلس راوی کی صحبت اور ملاقات دوسرے راوی سے ہوئی
تہی بعضون نے یہ کہا ہو کہ معنعن روایت بالکل کسی صورت مین حجت کے لائق نہین مگر یہ قول مردود ہے باجماع
سلف اسکو کسی نے اختیار نہین کیا (نووی سے زیادہ) نووی نے اس باب کے ترجمے کو اسی طرح قائم کیا ہو
جیسے اوپر لکہا گیا لیکن نسخہ مطبوعہ کلکتہ مین یہ باب یون لکہا ہے بَابُ مَا تَصِحُّ بِهٖ رِوَايَةُ الرُّوَاةِ
بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ وَالتَّنْبِيْهِ عَلٰى مَنْ غَلِطَ فِيْ ذٰلِكَ یعنے باب بیان مین اس بات کے کہ کیونکر صحیح ہوتی
ہے روایت ایک راوی کی دوسرے راوی سے اور بیان اس غلطی کا جو لوگون نے اس مقام مین کی ہے اگرچہ یہ
ترجمہ بہی برا نہین پر نووی نے جو ترجمہ کیا ہے وہ زیادہ مناسب ہے اور اولی ہے اس واسطے ہمنے اسی کو
اختیار کیا اور وجہ اس اختلاف کی وہی ہے جو اوپر گذری کہ امام مسلم نے خود تو باب کے ترجمے لکہے نہین
لوگون نے انکے بعد لکہہ دیے پہر ہر ایک نے مناسب دیکہکر اپنی راے سے باب قائم کیے ہم بہی جو ترجمہ زیادہ
مناسب ہوگا اسی کو لکہا کرینگے وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيْثِ مِنْ اَهْلِ عَصْرِنَا فِيْ تَصْحِيْحِ الْاَسَانِيْدِ
وَتَسْقِيْمِهَا بِقَوْلٍ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهٖ وَذِكْرِ فَسَادِهٖ صَفْحًا لَكَانَ رَاْيًا مَتِيْنًا وَمَذْهَبًا صَحِيْحًا
اِذِ الْاِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ اَحْرٰى لِاِمَاتَتِهٖ وَاِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهٖ وَاَجْدَرُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ
ذٰلِكَ تَنْبِيْهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ غَيْرَ اَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ
الْاُمُوْرِ وَاِسْرَاعِهِمْ اِلٰى اعْتِقَادِ خَطَاِ الْمُخْطِئِيْنَ وَالْاَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَاَيْنَا
الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهٖ وَرَدَّ مَقَالَتِهٖ بِقَدْرِ مَا يَلِيْقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ اَجْدٰى عَلَى الْاَنَامِ وَاَحْمَدَ
لِلْعَاقِبَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ **ترجمہ** امام مسلم فرماتے ہین کہ ہمارے زمانے مین بعضے ایسے لوگون نے جنہون
نے جہوٹ موٹ اپنے تئین محدث قرار دیا ہے اسناد کی صحت اور سقم مین ایک قول بیان کیا ہے اگر ہم بالکل
اسکو نقل نہ کرین اور اسکا ابطال نہ لکہین تو عمدہ تجویز ہوگی اور ٹہیک راستہ ہوگا اسلیے کہ غلط بات کیطرف

التفات نہ کرنا اُسکو بیٹھنی کے لیے اور اُسکے کہنے والے کا نام کہو دینے کے لیے بہتر ہے اور مناسب ہے جاہلوں کے
لیے تا اُن کو خبر بھی نہ ہو اس غلط بات کی مگر اس وجہ سے کہ ہم انجام کی برائی سے ڈرتے ہین اور یہ بات دیکھتے ہین
کہ جاہل نئی بات پر فریفتہ ہو جاتے ہین اور غلط بات پر جلد اعتقاد کر لیتے ہین جو علمار کے نزدیک ساقط الاعتبار
ہوتی ہے ہم نے اُس قول کی غلطی بیان کرنا اور رد کرنا جیسا چاہیے لوگون کے لیے بہتر اور فائدہ مند
خیال کیا اور اسکا انجام بھی نیک ہوگا اگر خدا عزوجل چاہے وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ
عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ
فُلَانٍ وَقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي
رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا
وَلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ
بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هَذَا الْمَجِيءَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا
أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا أَوْ تَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا
فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هَذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ
قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً وَسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَالْأَمْرُ كَمَا
وَصَفْنَا حُجَّةٌ وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا حَتَّى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ قَلَّ أَوْ
كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِثْلِ مَا وَرَدَ ترجمہ اور اس شخص نے جسکے قول سے ہمنے گفتگو شروع کی اور جسکی فکر اور
خیال کو ہم نے باطل کہا یون گمان کیا ہے کہ جو اسناد ایسا ہو جس مین فلان عن فلان ہو اور یہ بات معلوم
ہو گئی ہو کہ وہ دونون ایک زمانے مین تھے اور ممکن ہو کہ یہ حدیث ایک نے دوسرے سے سنی ہو اور اس سے ملا ہو
مگر ہمکو یہ معلوم نہین ہوا کہ اس نے اس سے سُنا ہے نہ ہم نے کسی روایت مین اس بات کی تصریح پائی کہ وہ دونو
ملے تھے اور ان مین منہ در منہ بات چیت ہوئی تھی تو ایسے اسناد سے جو حدیث روایت کی جاوے وہ حجت
نہین ہے جبتک یہ بات معلوم نہ ہو کہ کم سے کم وہ دونون اپنی عمر مین ایک بار ملے تھے اور ایک نے دوسرے
سے بات چیت کی تھی یا ایسی کوئی حدیث روایت کی جاوے جس مین اس امر کا بیان ہو کہ وہ دونون کی ملاقات
ایک بار یا زیادہ ہوئی تھی اگر اس بات کا علم نہ ہو اور نہ کوئی حدیث ایسی روایت کی جاوے جس سے ملاقات
اور سماع کا ثبوت ہو تو ایسی حدیث کا نقل کرنا جس سے ملاقات کا علم نہ ہو ایسی حالت مین حجت نہین ہے اور
وہ حدیث موقوف رہے گی یہانتک کہ ان دونون کا سماع تھوڑا یا بہت دوسری روایت سے معلوم ہو وَهَذَا
الْقَوْلُ يَرْحَمُكَ اللهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ

وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيْمًا وَّحَدِيْثًا اَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوٰى عَنْ مِّثْلِهٖ حَدِيْثًا وَّجَائِزٌ مُّمْكِنٌ لَّهٗ لِقَاؤُهٗ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا جَمِيْعًا كَانَا فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ لَّمْ يَاْتِ فِيْ خَبَرٍ قَطُّ اَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَّالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ اَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَّوٰى عَنْهُ اَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا فَاَمَّا وَالْاَمْرُ مُبْهَمٌ عَلَى الْاِمْكَانِ الَّذِيْ فَسَّرْنَا فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ اَبَدًا حَتّٰى يَكُوْنَ الدَّلَالَةُ الَّتِيْ بَيَّنَّا **ترجمہ** اور یہ قول اسناد کے باب مین خدا تجہ پر رحم کرے ایک نیا ایجاد کیا ہوا ہے جو پہلے کسی نے نہین کہا نہ حدیث کے عالمون نے اسکی موافقت کی ہے اسلیے کہ مشہور مذہب جسپر اتفاق ہے اہل علم کا اگلے اور پچھلون کا وہ یہ ہے کہ جب کوئی ثقہ شخص کسی ثقہ شخص سے روایت کرے ایک حدیث کو اور ان دونون کی ملاقات جائز اور ممکن ہو (باعتبار سن اور عمر کے) اس وجہ سے کہ وہ دونون ایک زمانے مین موجود تہے اگرچہ کسی حدیث مین اس بات کی تصریح نہ ہو کہ وہ دونو ملے تہے یا ان مین رو برو بات چیت ہوئی تہی تو وہ حدیث حجت ہے اور وہ روایت ثابت ہے البتہ اگر اس امر کی بابت کوئی کہلی دلیل ہو کہ درحقیقت یہ راوی دوسرے راوی سے نہین ملا یا اس سے کچہ نہین سنا تو وہ حدیث حجت نہ ہوگی لیکن جب تک یہ امر مبہم رہے (یعنے گول گول اور کوئی دلیل نہ سننے اور نہ ملنے کی نہ ہو) تو صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی ہوگا اور وہ روایت سماع پر محمول کی جاویگی فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَا مَقَالَتَهٗ اَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ قَدْ اَعْطَيْتَ فِيْ جُمْلَةِ قَوْلِكَ اَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَّلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ ثُمَّ اَدْخَلْتَ فِيْهِ الشَّرْطَ بَعْدُ فَقُلْتَ حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا اَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ هٰذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهٗ عَنْ اَحَدٍ يَّلْزَمُ قَوْلُهٗ وَاِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيْلًا عَلٰى مَا زَعَمْتَ فَاِنِ ادَّعٰى قَوْلَ اَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ اِدْخَالِ الشَّرِيْطَةِ فِيْ تَثْبِيْتِ الْخَبَرِ طُوْلِبَ بِهٖ وَلَنْ يَّجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهٗ اِلٰى اِيْجَادِهٖ سَبِيْلًا وَّاِنْ هُوَ ادَّعٰى فِيْمَا زَعَمَ دَلِيْلًا يَّحْتَجُّ بِهٖ قِيْلَ لَهٗ وَمَا ذَاكَ الدَّلِيْلُ **ترجمہ** پہر جس شخص نے یہ قول نکالا ہے یا اسکی حمایت کرتا ہے اس سے یون گفتگو کرینگے کہ خود تیری ہی ساری کلام سے یہ بات نکلی کہ ایک ثقہ شخص کی روایت دوسرے ثقہ شخص سے حجت ہے جسپر عمل کرنا واجب ہے **ف** اس مقام پر امام مسلم نے ایک بڑا ضروری قاعدہ شرع کا بیان کیا وہ کیا ہے عمل کرنا خبر واحد پر علمائے کہا ہے کہ حدیث یعنے خبر دو قسم کی ہے ایک متواتر ایک احاد متواتر وہ تو ہے جسکے روایت کرنے والے اتنے آدمی ہون کہ ان سب کا جہوٹا ہونا عقل کے نزدیک محال معلوم ہو اور ہر طبقے مین اسیقدر آدمی ہی کثرت سے ہون اس قسم کی روایت

ہے تو علم کبھی حاصل ہوتا ہے یعنی یقین اور اسپر عمل بھی واجب ہوتا ہے خبر احاد وہ ہے جسکو ہر طبقے مین اس قدر راویون
نے نقل نکیا ہو خواہ ایک ہی راوی نے نقل کیا ہو یا زیادہ نے اگرچہ بعضے طبقون مین اسکے راوی کثرت سے ہون
مثلا ایک ہی صحابی نے ایک حدیث کو روایت کیا ہے پھر بہت سے تابعین نے اس صحابی سے سنا ہے تو اگرچہ
وہ حدیث مشہور ہوگی پر خبر احاد مین داخل ہے خبر احاد کے حکم مین علما کا بہت اختلاف ہو مگر جمہور اہل اسلام صحابہ
اور تابعین اور اُن کے بعد اور محدثین اور فقہا اور علما کا مذہب یہی ہے کہ خبر واحد کا راوی اگر ثقہ ہو تو وہ حجت ہے
اور اس سے ظن حاصل ہوتا ہے اگرچہ یقین جیسا متواتر سے حاصل ہوتا ہے نہین ہوتا اور اسپر عمل کرنا واجب ہو
اور اسکے مقابل مین قیاس اور رای کو ترک کرنا چاہیے اور اگر خبر احاد پر عمل واجب نہ ہو تو سارا حدیث کا علم بیکار
ہوجاتا ہے کیونکہ حدیثین متواتر ایک یا دو سے زیادہ نہین ہین سب احاد ہین پھر سوا قرآن کے کچھ باقی نہین رہتا
اور قدریہ اور رافضہ کا قول یہ ہے کہ خبر واحد پر عمل واجب نہین ہے اور بعضے اہلحدیث کا قول یہ ہے کہ خبر احد
علم اور عمل دونون کو موجب ہے مثل خبر متواتر کے اسلیے کہ راوی ثقہ اور معتبر ہے اور بعضون کا قول یہ ہے
کہ بخاری اور مسلم کی احاد حدیثین علم کو موجب ہین اور عمل کو بھی باقی کتابون کی احاد حدیثین صرف عمل
کو موجب ہین مگر یہ سب اقوال ضعیف ہین اور صحیح وہی ہے جو پہلے بیان ہوا کہ خبر واحد پر عمل واجب ہوتا ہے
اور اس سے علم یعنے یقین حاصل نہین ہوتا اسی واسطے اعتقادات مین خبر واحد پر بھروسا نہین ہوسکتا البتہ
اگر اخبار احاد بہت سی ہون جن سے ایک مشترک مضمون پیدا ہو تو وہ مضمون متواتر ہوجاویگا اور ایسی
حدیث کو متواتر المعنے کہتے ہین اس لیے کہ اگرچہ ہر حدیث کے الفاظ متواتر نہین ہوتے پر ان سب کا حاصل
مضمون متواتر خیال کیا جاتا ہے اور اسپر یقین کرنا لازم ہے شفاعت اور علامات قیامت اور ظہور مہدی کے
اور اکثر اعتقادات کے متعلق مضامین اسی قسم کے ہین جنکے مضامین مختلف حدیثون اور روایتون سے
متواتر ہوگئے ہین **ف** پھر تو نے خود ایک شرط لعد کو بڑھا دی کہ جب یہ بات معلوم ہوجاوے کہ وہ
دونون اپنی عمر مین ایک بار ملے تھے یا زیادہ اور ایک نے دوسرے سے سُنا تھا اب اس شرط کا ثبوت کسی
ایسے شخص کے قول سے پاتا ہے جس کا ماننا ضرور ہو اگر ایسا کوئی قول نہین ہے تو اور کوئی دلیل اپنے
دعوی پر لا اگر وہ یہ کہے کہ اس باب مین سلف کا قول ہے یعنے اس شرط کی ثبوت کے لیے تو کہا جاویگا
کہان ہے لا پھر نہ اسکو کوئی قول ملے گا نہ اور کسی کو اور اگر وہ اور کوئی دلیل قائم کرنا چاہے تو پوچھینگے
وہ دلیل کیا ہے فَإِنْ قَالَ قُلْتُهُ لِأَنِّي وَجَدْتُ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا يَرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ
الْآخَرِ الْحَدِيثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمْ
هَكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ وَالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ

بالاخبار ليس بحجة احتجت لما وصفت من العلة الى البحث عن سماع الراوي كل خبر عن راويه فاذا انا هجمت على سماعه منه لادنى شيء ثبت عندي بذلك جميع ما يروي عنه بعد فان عزب عني معرفة ذلك اوقفت الخبر ولم يكن عندي موضع حجة لامكان الارسال فيه **ترجمہ** پھر اگر وہ شخص یہ کہے مین نے یہ مذہب اسلیے اختیار کیا ہو کہ مینے حدیث کے تمام اگلے اور پچھلے راویون کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے حدیث روایت کرتے ہین حالانکہ اُس ایکنے دوسرے کو دیکھا نہ اس سے سنا تو جب مین نے دیکھا کہ اُنہون نے جائز کیا ہے مرسل کو روایت کرنا بغیر سماع کے اور مرسل روایت ہمارے اور علم والون کے نزدیک حجت نہین ہے **ف** مرسل کہتے ہین اُس روایت کو جسکی اسناد مین اتصال نہ ہو یعنے کوئی راوی بیچ مین سے چھوٹ گیا ہو مثلاً تابعی یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے اور صحابی کو ذکر نہ کرے جس سے اُس تابعی نے سنا ہے منقطع اور معضل بھی اسی کی قسمین ہین مگر منقطع اس روایت کو اکثر کہتے ہین جو مع تابعی. صحابی سے روایت کرے یا نیچے کے راویون مین سے کوئی راوی چھوٹ جاوے اور معضل وہ جس مین دو راوی برابر چھوٹ گئے ہون۔ مرسل حدیث کے قبول کرنے مین علما کا بہت اختلاف ہے مشہور مذہب یہ ہے کہ وہ حجت نہین اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت فقہا کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر فقہا کا قول یہ ہے کہ مرسل روایت حجت ہے جب اُسکا راوی ثقہ ہو **ت** تو احتیاج پڑی مجھکو راوی کے سماع دیکھنے کی جسکو وہ روایت کرتا ہے دوسرے سے پھر اگر مجھے کہین ذرا بھی ثابت ہو گیا کہ اُس نے سنا ہے دوسرے راوی سے تو اُسکی تمام روایتیں اس سے درست ہو گئین اگر بالکل مجھے معلوم نہ ہوا کہ اس نے اس سے سُنا ہے تو مین روایت کو موقوف رکھون گا اور میرے نزدیک وہ روایت حجت نہ ہو گی اسلیے کہ ممکن ہے اسکا مرسل ہونا یہ دلیل ہوئی مخالف کی اب اسکا جواب آگے مذکور ہوتا ہے فيقال له فان كانت العلة في تضعيفك الخبر وتركك الاحتجاج به امكان الارسال فيه لزمك ان لا تثبت اسنادا معنعنا حتى ترى فيه السماع من اوله الى اخره وذلك ان الحديث الوارد علينا باسناد هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة فبيقين نعلم ان هشاما قد سمع من ابيه وان اباه قد سمع من عائشة كما نعلم ان عائشة قد سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم وقد يجوز اذا لم يقل هشام في رواية يرويها عن ابيه سمعت او اخبرني ان يكون بينه وبين ابيه في تلك الرواية انسان آخر اخبره بها عن ابيه ولم يسمعها هو من ابيه لما احب ان يرويها مرسلا ولا يسندها الى من سمعها منه وكما يمكن ذلك في هشام عن ابيه فهو ايضا ممكن في

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمِّي مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَنْشَطُ أَحْيَانًا فَيُسَمِّي الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكُ الْإِرْسَالَ **ترجمہ**

اس سے کہا جاویگا اگر تیرے نزدیک حدیث کو ضعیف کرنے کی اور اسکو حجت نہ سمجھنے کی علت صرف ارسال کا ممکن ہونا ہے (جیسے اس نے خود کہا کہ جب سماع ثابت نہ ہوا تو وہ روایت حجت نہ ہوگی کیونکہ ممکن ہے اسکا مرسل ہونا) تو لازم آتا ہے کہ تو کسی اسناد معنعن کو نہ مانے جب تک اول سے لیکر اخیر تک اس مین تصریح نہ ہو سماع کی (یعنے ہر راوی دوسرے سے یون روایت کرے کہ مین نے اس سے سنا) مثلاً جو حدیث ہمکو پہونچی ہشام کی روایت سے اس نے اپنے باپ عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے تو ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہشام نے اپنے باپ سے سُنا ہی اور اسکے باپ عروہ نے حضرت عائشہ سے سُنا ہے جیسے ہم اس بات کو بالیقین جانتے ہین کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی باوجود اسکے احتمال ہے کہ اگر کسی روایت مین ہشام یون نہ کہے کہ مین نے عروہ سے سُنا ہے یا عروہ نے مجھے خبر دی (بلکہ صرف عن عروۃ کہے) تو ہشام اور عروہ کے بیچ مین ایک اور شخص ہو جس نے عروہ سے سنکر ہشام کو خبر دی ہو اور خود ہشام نے اپنے باپ سے اس روایت کو نہ سنا ہو لیکن ہشام نے اسکو مرسلاً روایت کرنا چاہا اور جسکے ذریعے سے سُنا اسکا ذکر کرنا مناسب نجانا اور جیسے یہ احتمال ہشام اور عروہ کے بیچ مین ہے ویسے ہی عروہ اور حضرت عائشہ کے بیچ مین بھی ہو سکتا ہے اسیطرح ہر ایک اسناد مین جس مین سماع کی تصریح نہین اگرچہ یہ بات معلوم ہووے کہ ایکنے دوسرے سے بہت روایتین سنی ہین مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعضی روایتین اس سے نہ سنی ہون بلکہ کسی اور کے ذریعے سے سُنکر اسکو مرسلاً نقل کیا ہو پر جسکے ذریعے سے سنا اسکا نام نہ لیا اور کبھی اس اجمال کو رفع کرنے کے لیے اسکا نام بھی لے دیا اور ارسال کو ترک کیا **ف** حاصل جواب یہ ہے کہ جب احتمال ارسال کا حدیث کی حجت نہ ہونے کے لیے کافی ہوا تو احتمال تو وہان بھی موجود ہے جہان ایک راوی کی ملاقات دوسرے راوی سے ثابت ہو جاوے کیونکہ ملاقات کا ہونا اس بات کو مستلزم نہین کہ تمام حدیثین اسکی روایت کی ہوئین خود ہی سے سن لی ہون جائز ہے کہ کچھ اس سے خود سنے ہون مگر کچھ اور لوگون کے واسطے سے سنی تو ملاقات کا معلوم ہونا بھی احتمال رفع کرنے کے لیے کافی نہوا پھر اس شرط لگانے سے حاصل ہی کیا ہوا بلکہ اور ضرر پیدا ہوا کہ ہزارون متصل روایتین جو عن کے ساتھ مروی ہین ایک بے بنیاد احتمال سے بیکار ہو گئین مخالف اس کا جواب یہ دے سکتا ہے کہ مطلق احتمال رفع اتصال کے لیے کافی نہین جب ملاقات ثابت ہوگئی تو جانب اتصال

کو ترجیح ہے اور جانب ارسال مرجوح تو اعتبار اتصال ہی کا ہوگا کیونکہ وہی ظاہر ہے اور ظن غالب بھی اسی کا ہے اسلیے کہ راوی مدلس نہین برخلاف اس صورت کے جہان ملاقات ایک بار بھی ثابت نہین ہوئی وہان جانب اتصال اور ارسال دونون مساوی ہین اسلیے شک اور تردد ہوا اور وہ مستلزم ہی روایت کے موقوف ہونے کو وَمَا قُلْنَا مِنْ هٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ فَرَوَى هٰذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** امام مسلم فرماتے ہین کہ یہ احتمال جو ہم نے بیان کیا (صرف فرضی اور خیالی نہین ہے) بلکہ موجود ہے حدیث مین اور جاری ہے بہت سے ثقہ محدثین کی روایتون مین ہم تھوڑی سی ایسی روایتین بیان کرتے ہین خدا چاہے تو ان سے دلیل پوری ہوگی بہت سی روایتون پر **پہلی** روایت وہ ہے جو ایوب سختیانی اور ابن مبارک اور وکیع اور ابن نمیر اور ایک جماعت نے سوا ان کے ہشام سے نقل کی اس نے اپنے باپ عروہ سے اس نے حضرت عائشہ رض سے کہ مین خوشبو لگاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولتے وقت اور احرام باندھتے وقت جو سب سے عمدہ مجھکو ملتی۔ اسی روایت کو بعینہ لیث بن سعد اور داؤد عطار اور حمید بن الاسود اور وہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے روایت کیا کہا ہشام نے خبر دی مجھکو عثمان بن عروہ نے اس نے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے

ف تو ہشام اور عروہ کے بیچ مین عثمان بن عروہ کا واسطہ نقل کیا اور پہلی اسناد مین عثمان کا واسطہ نہین ہے صرف ہشام عن عروہ ہے حالانکہ پہلی اسناد کے نقل کرنے والے حدیث کے بڑے بڑے امام ہین ان سب کی غلطی نہین ہو سکتی تو ضرور ہے یہ بات کہ اس روایت کو ہشام نے خود عروہ سے نہین سنا بلکہ عثمان کے واسطے سے سنا لیکن کبھی ہشام نے اسکو مرسلاً عروہ سے نقل کیا اور کبھی مسنداً عثمان سے اگرچہ اس مقام مین یہ احتمال بھی ہے کہ ہشام نے اسکو پہلے عثمان کے واسطے سے سنا ہو پھر خود عروہ سے ملکر بلا واسطہ بھی ان سے سن لیا وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** دوسری روایت ہشام کی

ہے اپنے باپ عروہ سے اُس نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتے تو اپنا سر میری طرف کو جھکا دیتے مین آپ کے سر مین کنگھی کر دیتی اسی روایت کو بعینہ امام مالک نے زہری سے روایت کیا ہے اس نے عروہ سے اس نے عمرہ سے اس نے عائشہ رضہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** تو امام مالک کی روایت مین عروہ اور عائشہ کے بیچ مین ایک واسطہ ہے عمرہ کا جو پہلے اسناد مین نہین ہے نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ حائضہ عورت کے اور اعضا پاک ہین اور اس پر علما کا اتفاق ہے اور ابو یوسف سے جو منقول ہے کہ حائضہ کا ہاتھ نجس ہے وہ روایت صحیح نہین دوسرے یہ کہ معتکف اپنے بالون مین کنگھی کر سکتا ہے تیسرے یہ کہ اپنی عورت کی طرف دیکھ سکتا ہے اور اسکو چھو سکتا ہے بغیر شہوت کے وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** تیسری روایت وہ ہے جو زہری اور صالح بن ابی حسان نے **ف** اور ایک نسخے مین صالح بن کیسان ہے اور وہ غلط ہے صحیح صالح بن ابی حسان ہے نسائی نے اسکو روایت کیا ابن وہب سے اس نے ابن ابی ذیب سے اس نے صالح بن ابی حسان سے اس نے ابو سلمہ سے ترمذی نے بخاری سے نقل کیا کہ صالح بن ابی حسان ثقہ ہے اور صالح بن حسان بصری ابو الحارث دوسرا شخص ہے وہ بھی ابو سلمہ سے روایت کرتا ہے وہ ضعیف ہے (نووی) **ت** ابو سلمہ سے نقل کیا اس نے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور آپ روزہ دار ہوتے یحیے بن ابی کثیر نے اسی بوسے کی حدیث کو یون روایت کیا خبر دی مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انکو خبر دی عمر بن عبد العزیز نے ان کو خبر دی عروہ نے انکو خبر دی عائشہ صدیقہ رضہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا بوسہ لیتے اور آپ روزہ دار ہوتے **ف** تو یحیے بن ابی کثیر نے ابو سلمہ اور عائشہ کے بیچ مین دو واسطے اور نقل کیے عمر بن عبد العزیز اور عروہ کا اور یہ دونون واسطے پہلے اسناد مین نہین ہین اس اسناد مین ایک نادر بات ہے وہ یہ کہ چارون راوی یعنے یحیے اور ابو سلمہ اور عمر بن عبد العزیز اور عروہ تابعین مین سے ہین اور ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین دوسرا لطف یہ ہے کہ ابو سلمہ یعنے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف کبار تابعین مین سے ہین اور عمر بن عبد العزیز انکی نسبت سن اور طبقہ مین کم ہین پر وہ ان سے روایت کرتے ہین وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو

عن محمد بن علي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا النحو في الروايات كثير يكثر تعداده وفيما ذكرنا منها كفاية لذوي الفهم **ترجمہ** جوتھی روایت وہ ہے جو سفیان بن عیینہ وغیرہ نے عمرو بن دینار سے کی انہون نے جابرؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو کھلایا گھوڑون کا گوشت اور منع کیا پالو گدہون کے گوشت سے اسی حدیث کو روایت کیا حماد بن زید نے عمرو سے انہون نے محمد ابن علی (یعنے امام باقر) سے انہون نے جابر سے (تو حماد بن زید نے عمرو بن دینار اور جابر کے بیچ مین ایک واسطہ اور نقل کیا محمد بن علی کا جو پہلے اسناد مین نہین) اور اس قسم کی حدیثین بہت ہین جن کا شمار کثیر ہے اور جتنی ہمنے بیان کین وہ سمجھ والون کے لیے کافی ہین فاذا کانت العلة عند من وصفنا قوله قبل في فساد الحديث وتوهينه إذا لم يعلم أن الراوي قد سمع ممن روى عنه شيئا لمكان الإرسال فيه لزمه ترك الاحتجاج في قياد قوله برواية من يعلم أنه قد سمع ممن قد روى عنه إلا في نفس الخبر الذي فيه ذكر السماع لما بينا من قبل عن الأئمة الذين نقلوا الأخبار أنه كانت لهم تارات يرسلون فيها الحديث إرسالا ولا يذكرون من سمعوه منه وتارات ينشطون فيها فيسندون الخبر على هيئة ما سمعوا فيخبرون بالنزول فيه إن نزلوا وبالصعود إن صعدوا كما شرحنا ذلك عنهم

ترجمہ پہر جب علت اس شخص کے نزدیک جسکا قول اوپر ہم نے بیان کیا حدیث کی خرابی اور توہین کی یہ ہوئی کہ ایک راوی کا سماع جب دوسرے راوی سے معلوم نہ ہوا تو ارسال ممکن ہے تو اس کے قول کے بموجب اسکو لازم آتا ہے ترک کرنا حجت کا ان روایتون کے ساتھ جنکے راوی کا سماع دوسرے سے معلوم ہو چکا ہے (پر خاص اس روایت مین سماع کی تصریح نہین) البتہ اس شخص کے نزدیک صرف وہی روایت حجت ہوگی جس مین سماع کی تصریح ہے کیونکہ اوپر ہم بیان کر چکے کہ حدیث کے روایت کرنیوالے اماموں کا حال مختلف ہوتا کبھی تو وہ ارسال کرتے اور جس سے انہوں نے سنا ہوتا اُسکا نام نہ لیتے اور کبھی خوش ہوتے اور حدیث کا پورا اسناد جس طرح سے انہون نے سنا ہے بیان کر دیتے پہر اگر انکو اوتار ہوتا تو اوتار بتلاتے اور جو چڑھاؤ ہوتا چڑھاؤ بتلاتے جیسے اوپر ہم صاف بیان کر چکے ہین **ف** اوتار اور چڑھاؤ سے یہ مقصود ہے کہ اگر سند عالی ہوئی اور واسطے کم ہوئے تو چڑھاؤ ہوا اور جو سند عالی نہ ہوئی اور واسطے زیادہ ہوئے تو اتار ہوا وما علمنا أحدا من أئمة السلف ممن يستعمل الأخبار ويتفقد صحة الأسانيد وسقمها مثل أيوب السختياني وابن عون ومالك بن أنس وشعبة بن الحجاج ويحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمن بن مهدي ومن بعدهم من أهل الحديث

يُنَقِّرُوْنَ عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيْدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِيْ وَصَفْنَا قَوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَاِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُمْ اِذَا كَانَ الرَّاوِيْ مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيْسِ فِي الْحَدِيْثِ وَشُهِرَ بِهٖ فَحِيْنَئِذٍ يَبْحَثُوْنَ عَنْ سَمَاعِهٖ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَيَتَفَقَّدُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيْسِ فَاَمَّا ابْتِغَاءُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهٗ فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ اَحَدٍ مِمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْاَئِمَّةِ

ترجمہ اور ہم نے سلف کے اماموں میں سے جو حدیث کو استعمال کرتے تھے اور اسناد کی صحت اور سقم کو دریافت کرتے تھے جیسے ایوب سختیانی اور ابن عون اور مالک بن انس اور شعبہ بن حجاج اور یحیےٰ بن سعید قطان۔ اور عبدالرحمن بن مہدی اور جو ان کے بعد میں کسی کو نہیں سُنا کہ وہ اسناد میں سماع کی تحقیق کرتے ہوں جیسے یہ شخص دعوے کرتا ہے جس کا قول اوپر ہم نے بیان کیا البتہ جنہوں نے ان میں سے راویوں کی سماع کی تحقیقات کی ہے تو وہ ان راویوں سے جو مشہور ہیں تدلیس میں اسوقت بیشک ایسے راویوں کے سماع سے بحث کرتے ہیں اور اس کی دریافت کرتے ہیں تاکہ ان سے تدلیس کا مرض دور ہووے لیکن سماع کی تحقیق اس راوی میں جو مدلس نہو جس طرح اس شخص نے بیان کیا تو یہ ہم نے کسی امام سے نہیں سُنا ان اماموں میں سے جن کا ذکر ہم نے کیا اور جن کا نہیں کیا

فَمِنْ ذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثًا يُسْنِدُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حَفِظْنَا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَاَبَا مَسْعُوْدٍ بِحَدِيْثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهٖ اِيَّاهُمَا فِيْ رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَضٰى وَلَا مِمَّنْ اَدْرَكْنَا اَنَّهٗ طَعَنَ فِيْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رَوَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ بِضُعْفٍ فِيْهِمَا بَلْ هُمَا وَمَا اَشْبَهَهُمَا عِنْدَ مَنْ لَاقَيْنَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ صِحَاحِ الْاَسَانِيْدِ وَقَوِيِّهَا يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا وَالْاِحْتِجَاجَ بِمَا اَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَاٰثَارٍ وَهِيَ فِيْ زَعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَاهِيَةٌ مُهْمَلَةٌ حَتّٰى يُصِيْبَ سَمَاعَ الرَّاوِيْ عَمَّنْ رَوٰى

ترجمہ اس قسم کی روایت میں سے عبداللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے (جو خود صحابی ہیں) اُنہوں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے حذیفہ بن الیمان اور ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری سے ہر ایک سے ایک ایک حدیث جسکو انہوں نے مسند کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک **ف** ابو مسعود سے انہوں نے نفقہ الرجل علی اہلہ کی حدیث روایت کی ہے جسکو بخاری اور مسلم دونوں نے اپنی کتابوں میں نقل کیا اور حذیفہ

سے وہ حدیث روایت کی ہے اخبرنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بما ہو کائن اخیر تک جسکو مسلم نے نقل کیا ہے تو عبد اللہ ابن یزید صحابی ہیں انہون نے روایت کیا حذیفہ اور ابو مسعود سے جو مشہور صحابی ہیں پران روایتوں میں اس بات کی تصریح نہیں کہ عبد اللہ بن یزید نے ان دونوں سے (یعنے حذیفہ اور ابو مسعود سے) سنا ہو اور نہ کسی روایت میں ہم نے یہ بات پائی کہ عبد اللہ حذیفہ اور ابو مسعود سے روبرو ملے اور ان سے کوئی حدیث سنی اور نہ کہیں ہمنے پایا کہ عبد اللہ نے ان دونون کو دیکھا کسی خاص روایت میں (مگر چونکہ عبد اللہ خود صحابی تھے اور ان کا سن اتنا تھا کہ ملاقات ان کی حذیفہ اور ابو مسعود سے ممکن ہے اسلیے روایت عن کے ساتھ محمول ہے اتصال پر تو صرف امکان ملاقات کافی ہوا جیسے امام مسلم کا مذہب ہے) اور کسی علم والے سے نہیں سنا گیا نہ اگلے لوگون سے نہ ان سے جن سے ہم ملے ہیں کہ انہون نے طعن کیا ہو ان دونون حدیثون میں جن کو عبد اللہ نے روایت کیا حذیفہ اور ابی مسعود سے کہ یہ ضعیف ہیں بلکہ یہ حدیثیں اور جو ان کے مشابہ ہیں صحیح حدیثون میں سے ہیں اور قوی ہیں ان امامون کے نزدیک جن سے ہم ملے ہیں اور وہ ان کا استعمال جائز رکھتے ہیں اور ان سے حجت لیتے ہیں حالانکہ یہی حدیثیں اس شخص کے نزدیک جسکا قول اوپر ہم نے بیان کیا (جو ثبوت ملاقات شرط کرتا ہے) واہی ہیں اور بیکار ہیں جب تک سماع عبد اللہ کا حذیفہ اور ابو مسعود سے متحقق نہ ہو ولو ذهبنا نعدد الاخبار الصحاح عند اهل العلم ممن يهن بزعم هذا القائل ونحصيها لاعجزنا عن تقصي ذكرها واحصائها كلها ولكنا احببنا ان ننصب منها عددا يكون سمة لما سكتنا عنه منها ترجمہ اور اگر ہم سب ایسی حدیثون کو جو اہل علم کے نزدیک صحیح ہیں اور اس شخص کے نزدیک ضعیف ہیں بیان کریں تو ان کو ذکر کرتے کرتے ہم تھک جاوینگے (اس قدر کثرت سے ہیں) لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تھوڑی ان میں سے بیان کریں تاکہ باقی سمجھ لیے وہ نمونہ ہون وهذا ابو عثمان النهدي وابو رافع الصائغ وهما ممن ادرك الجاهلية وصحبا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من البدريين هلم جرا ونقلا عنهم الاخبار حتى نزلا الى مثل ابي هريرة وابن عمر وذويهما قد اسند كل واحد منهما عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم حديثا ولم يسمع في رواية بعينها انهما عاينا ابيا او سمعا منه شيئا ترجمہ ابو عثمان نہدی (عبد الرحمن بن مل جو ایک سو تیس برس کے ہو کر مرے) اور ابو رافع صائغ (نفیع مدنی) ان دونون نے زمانہ جاہلیت کا پایا ہے (لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر ہوئی ایسے لوگون کو مخضرم کہتے ہیں) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے بدری صحابیون سے ملے ہیں اور روایتیں کی ہیں پھر اُن سے اتر کر اور صحابہ سے یہانتک کہ ابو ہریرہ اور ابن عمر اور اُن کی مانند صحابیون سے ان میں سے ہر ایک نے ایک حدیث ابی بن کعب سے روایت کی ہے انہون نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ ان دونوں نے ابی بن کعب کو دیکھا یا ان سے سنا کچھ۔ وَاَسْنَدَ اَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَاَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَيْنِ وَاَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَعُبَيْدٌ وُلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ وَقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَخْبَارٍ وَاَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَصَحِبَ عَلِيًّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَاَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِّنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَرَوٰى عَنْهُ وَاَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَاَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَاَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَاَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ **ترجمہ** اور ابو عمرو شیبانی (سعد بن ایاس) نے جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جوان مرد تھا اور ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ نے ہر ایک نے ان میں سے دو دو حدیثیں ابو مسعود انصاری سے روایت کیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید بن عمیر نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور عبید پیدا ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور قیس بن ابی حازم نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابو مسعود انصاری سے تین حدیثیں روایت کیں اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور حضرت علی کی صحبت میں رہا ایک حدیث انس بن مالک سے روایت کی اور ربعی بن حراش نے عمران بن حصین سے دو حدیثیں روایت کیں انہوں نے رسول اللہ صلعم سے اور ابو بکرہ سے ایک حدیث انہوں نے رسول اللہ سے اور ربعی نے حضرت علی سے سنا ہے اور ان سے روایت کی ہے اور نافع بن جبیر بن مطعم نے ابو شریح خزاعی سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نعمان بن ابی عیاش نے ابو سعید خدری سے تین حدیثیں روایت کیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم سے اور عطا بن یزید لیثی نے تمیم داری سے ایک حدیث روایت کی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج سے ایک حدیث روایت کی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور عبید بن عبد الرحمن حمیری نے ابو ہریرہ سے کئی حدیثین روایت کین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے **ف** ان سب حدیثون کو نووی نے اپنی شرح مین نقل کیا ہے مگر اکثر حدیثین ان مین کی مسلم نے
آگے نقل کی ہین اسلیے بخوف طول ہم نے ان کو یہان نہین لکھا اور غرض ان سب راویون کی ذکر کرنے سے
یہ ہے کہ یہ سب راوی باعتبار سن اور عمر کے جن لوگون سے روایت کی ہے ان سے سن سکتے ہین پر انکا سننا اور
ملاقات کرنا ثابت نہین ہوا حالانکہ محدثین نے ان روایتون کو قبول کیا ہے اور انکو صحیح کہا ہے تو معلوم
ہوا کہ صرف امکان سماع کافی ہے ثبوت سماع ضرور نہین فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ التَّابِعِيْنَ الَّذِيْنَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ
عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا أَنَّهُمْ
لَقُوْهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهِ وَهِيَ أَسَانِيْدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ
الْأَسَانِيْدِ لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَّنُوْا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ وَلَا الْتَمَسُوْا فِيْهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ إِذِ السَّمَاعُ
لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُمْكِنٌ مِنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ لِكَوْنِهِمْ جَمِيْعًا كَانُوْا فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوْا
فِيْهِ وَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي أَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ فِي تَوْهِيْنِ الْحَدِيْثِ بِالْعِلَّةِ
الَّتِي وَصَفَ أَقَلَّ مِنْ أَنْ يُعَرَّجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ كَانَ قَوْلًا مُحْدَثًا وَكَلَامًا خَلْفًا لَمْ يَقُلْهُ
أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلَفَ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا
إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلِهَا الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى دَفْعِ مَا خَالَفَ
مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلَّمَ **ترجمہ** یہ سب تابعین جنہون نے صحابہ سے روایت کی ہے جن کا ذکر ہم نے اوپر کیا ان کا سماع ان صحابہ
سے کسی معین روایت مین معلوم نہین ہوا نہ ملاقات ان کی ان صحابہ کے ساتھ کسی روایت سے ظاہر ہوئی باوجود
اسکے یہ سب روایتین حدیث اور روایت کے پہچاننے والون کے نزدیک (یعنے ائمہ حدیث کے نزدیک) صحیح
السند مین اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے ان مین سے کسی روایت کو ان مین سے ضعیف کیا ہو یا اس مین سماع
کی تلاش کی ہو اسلیے کہ سماع ممکن ہے اس کا انکار نہین ہو سکتا کیونکہ وے دونو ایک زمانے مین موجود
تھے اور یہ قول جسکو اس شخص نے نکالا ہے جسکا بیان اوپر ہم نے کیا حدیث کے ضعیف ہونے کے لیے اس علت
کی وجہ سے جو مذکور ہوئی اس لائق بھی نہین کہ اس طرف التفات کرین یا اسکا ذکر کرین اسلیے کہ یہ قول نیا نکلا
ہوا ہے اور غلط اور فاسد ہے کوئی اہل علم سلف مین سے اسکا قائل نہین ہوا اور جو لوگ سلف کے بعد گزرے

انہون نے انکا انکار کیا تو اس سے زیادہ اسکے رد کرنے کی حاجت نہین جب اس قول کی اور اسکے کہنے والے کی یہ وقعت ہی جیسے بیان ہوئی اور اللہ مدد کرنے والا ہے اس بات کو رد کرنے کے لیے جو عالمون کے مذہب کے خلاف ہی اور اسی پر بہر وسا ہی تمام ہوا مقدمہ کتاب مسلم کا اب شروع ہوتا ہے بیان ایمان کا جو اصل ہے تمام اعمال کا اور جسپر موقوف ہی نجات آخرت کے عذاب سے

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

کتاب ایمان کے بیان مین ف

خطابی نے کہا کہ اکثر علمار کا مذہب ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہے اور زہری نے کہا کہ اسلام زبان سے اقرار کرنا ہے اور ایمان اعمال صالحہ کو کہتے ہین اور صحیح یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص تو ہر مومن مسلم ہے لیکن ہر مسلم کو مومن ہونا ضرور نہین ایمان کی اصل تصدیق ہے یعنے دل سے یقین کرنا اور اسلام کی اصل فرمانبرداری ہے یعنے اطاعت کرنا تو کبھی آدمی ظاہر مین مطیع ہوتا ہے پر دل مین اسکو یقین نہین ہوتا وہ مسلم ہے نہ مومن پھر ایمان اصطلاح شرع مین یہ ہے کہ دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار کرے اور اعمال کو ہاتھ پاؤن سے ادا کرے اسلیے ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور اسکی دلیل بہت سی آیتین اور حدیثین ہین اور مرجیہ کا قول یہ ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اور اعمال صالحہ ایمان مین داخل نہین اسی لیے ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور حنفیہ بھی اس باب مین موافق ہوئے ہین مرجیہ کے مگر فرق یہ ہے کہ حنفیہ اعمال صالحہ کو عذاب سے بچنے کے لیے ضرور جانتے ہین اور مرجیہ کہتے ہین کہ اعمال کی ضرورت نہین اور ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہین کرتا اور جو لوگ خلاف احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ کے اس بات کے قائل ہوئی ہین کہ ایمان مین زیادتی اور کمی نہین ہوتی اسلیے کہ ایمان صرف تصدیق قلبی اور یقین کو کہتے ہین انہون نے غور نہین کیا اسلیے کہ تصدیق اور یقین دونون صفات نفسانی مین سے ہین اور ہمیشہ صفات نفسانی جیسے رنج اور غصہ اور محبت اور عداوت مین زیادتی اور کمی ہوتی ہے پس اسیطرح دلائل مین غور کرنے سے یقین مین بھی کمی اور بیشی ہوتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ کمی اور بیشی نہ ہونے سے یہ غرض ہے کہ کمیت مین کمی بیشی نہین ہوتی لیکن کیفیت مین تو کمی اور بیشی ہونا ضرور ہے کیونکہ ایمان مقلد کا ہرگز محقق کے ایمان کے برابر نہین ہو سکتا اسی طرح ایمان ادنی عالی آدمی کا اور ایمان انبیا اور اولیا کا کیونکر برابر ہو سکتا ہے اب علمار نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ مومن جسپر حکم کیا جاویگا اہل قبلہ ہونے کا اور جو ہمیشہ جہنم مین نہ رہے گا وہ شخص ہے جو اپنے قلب سے یقین کرے دین اسلام کے حق ہونے پر اور اس مین شک نہ رکھے اور زبان سے اقرار کرے اللہ جل جلالہ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اب اگر ایک بات کا اقرار کرے یعنے فقط توحید یا فقط رسالت کا تو وہ مومن نہ ہوگا اور بعضون نے کہا کہ اگر فقط توحید کا اقرار کرے تو وہ مسلم ہوگا اور اس سے کہا جاویگا رسالت کے اقرار کے لیے پھر اگر وہ انکار کرے تو مرتد وجب القتل ہوگا اسی طرح جو شخص اہل قبلہ

میں سے ہو وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہوگا نہ کسی بدعت کی وجہ سے یعنے اسکی تکفیر نہ کرینگے البتہ اگر اسلام کے کسی ضروری رکن کا انکار کرے جس کا ثبوت تواتر اور اتفاق سے ہے جیسے نماز یا روزے کی فرضیت کا یا خمر کی حرمت کا یا زنا یا ناحق قتل کی حرمت کا تو وہ کافر کہا جاویگا (نووی باختصار مع زیادہ) قَالَ الْإِمَامُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِعَوْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نَبْتَدِئُ وَاِيَّاهُ نَسْتَكْفِيْ وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج اس کتاب کے مولف فرماتے ہیں کہ ہم شروع کرتے ہیں کتاب کو اللہ تعالی کی مدد سے اور اسی کو کافی سمجھ کر اور نہیں ہمکو توفیق دینے والا مگر اللہ تعالی بڑا ہے جلال اسکا +

ف اب بیان سے کتاب مسلم کی شروع ہوتی ہے مگر ہمنے ترجمے میں اختصار کے واسطے حدیث کے اسناد کو نہیں لکھا کیونکہ اسناد سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اہل علم اور معرفت ہیں اور عامی آدمی کو صرف یہی کافی ہے کہ علماء حدیث جس حدیث کو صحیح کہتے ہوں اسپر عمل کرے امام مسلم اسناد میں کہیں حدثنا اور اخبرنا کہتے ہیں اور کہیں حدثنی اور اخبرنی اس سے امام مسلم کی کمال احتیاط حدیث کی روایت میں معلوم ہوتی ہے حدثنی اور اخبرنی وہاں کہا جاتا ہے جہاں امام مسلم نے اکیلے کسی شیخ سے حدیث سنی یا اکیلے پڑھ کر سنائی اور حدثنا اور اخبرنا وہاں جہاں اور لوگوں کے ساتھ حدیث سنی یا پڑھ کر سنائی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ فَاكْتَنَفْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبِيْ اَحَدُنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِيْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَاْنِهِمْ وَاَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ فَقَالَ اِذَا لَقِيْتَ اُولٰٓئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِنْهُمْ وَاَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّيْ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ

الایمان قال ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم **ترجمہ** یحیے بن یعمر سے روایت ہو سب سے پہلے جس نے تقدیر مین گفتگو کی **ف** یعنی تقدیر کی نفی کی اور بدعت نکالی اور مخالفت کی اہل حق کی کیونکہ اہل حق تقدیر کو ثابت کرتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے ازل مین سب چیزون کا اندازہ کر دیا تہا یعنے وہ جانتا تہا کہ فلان چیز فلان وقت مین فلانی طرح پر واقع ہوگی پہر اُسی موافق جیسے خدا کے علم مین تہا وہ چیز ظاہر ہوتی ہے اور قدریہ اس امر کا انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے اُن کا اندازہ نہین کیا تہا نہ اُسکو ان کا علم تہا بلکہ جب وہ چیزین واقع ہوتی ہین تو اُسوقت خدا کو اُن کا علم ہوا اور یہ اُن کا جہوٹ ہے خدای عز وجل پر اس فرقہ کو قدریہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ انکار کرتا ہے قدر کا صاحب مقالات نے کہا کہ یہ فرقہ قدریہ کا تمام ہوگیا اور کوئی اہل قبلہ مین سے اس قول کا قائل نرہا اور اخیر زمانون مین جو قدریہ کہلاتے ہین وہ تقدیر الٰہی کو ثابت کرتے ہین پر یہ کہتے ہین کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر شیطان اور بندے کی طرف سے ہے اور معتزلہ کو بہی قدریہ کہتے ہین کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہوئے ہین کہ بندہ بالکل قادر ہے اور وہ خود اپنے افعال کا خیر ہون یا شر خالق ہے اور رفضی بہی اس باب مین معتزلہ کے شریک ہوگئے ہین اور اہل سنت اور جماعت یہ کہتے ہین کہ خالق کوئی نہین ہے سوا خدا کے خدا ہی تمام چیزون کا خالق ہے یہانتک کہ انسان کے افعال اور خیالات اور ارادات کا بہی پر خدا نے بندے کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے جس پر عذاب اور ثواب منحصر ہے پر اس اختیار کو خلق نہین کہتے خود قرآن مجید مین یہ بات موجود ہے واللہ خلقکم وما تعملون یعنے اللہ نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے عملون کو اور فرمایا ہل من خالق غیر اللہ یعنے کوئی خالق نہین سوا خدا کے ابو محمد بن قتیبہ نے غریب الحدیث مین اور ابو المعالی امام الحرمین نے ارشاد مین یون لکہا ہے کہ بعضے قدریہ کہتے ہین ہم قدریہ نہین ہین بلکہ اہل سنت قدریہ ہین کیونکہ وہ قدر اور قضا کو ثابت کرتے ہین اور یہ محض دہوکا اور فریب ہے اسلیے کہ اہل حق تمام کامون کو خدا کے سپرد کرتے ہین اور قدر اور افعال کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہ جاہلین اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور جو شخص اپنی طرف نسبت کرے کسی چیز کی تو وہ اولی ہے کہ نام رکہا جاوے اُس چیز کے ساتہ نسبت اُس شخص سے جو اُس چیز کو اپنے سے نفی کرے اور غیر کے لیے ثابت کرے امام الحرمین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریہ مجوس ہین اس امت کے تو مشابہت دی قدریہ کو مجوس کے ساتہ یعنے جیسے مجوس (فارسی لوگون)

نے دو خالق ثابت کیے ہین ایک خیر کا اسکو یزدان کہتے ہین اور ایک شر کا اسکو اہرمن کہتے ہین اسی طرح قدریون نے بھی شر کا خالق بندے کو قرار دیا بلکہ وہ بدتر ہین مجوس سے کیونکہ مجوس نے تو دو خالق نکالے اور انہون نے ہزارون لاکھون کروڑون خالق کر دیے نووی نے کہا یہ حدیث کہ قدریہ مجوس ہین اس امت کے روایت کیا اسکو ابو حازم نے ابن عمرؓ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اگر ابو حازم کا سماع ابن عمرؓ سے ثابت ہو جاوے خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ کو مجوس اسلیے کہا کہ اُن کا قول مشابہ ہے مجوس کے مذہب کے کیونکہ مجوس دو اصلون کے قائل ہین ایک نور یعنے روشنی دوسری ظلمت یعنی تاریکی اور کہتے ہین کہ خیر نور کا فعل ہے اور شر ظلمت کا تو وہ بت پرست اور مشرک ہوئے اسی طرح قدریہ نسبت کرتے ہین خیر کی اللہ کی طرف اور شر کی دوسرے کی طرف حالانکہ اللہ جل جلالہ خالق ہے خیر اور شر سب کا اور کوئی کام برا ہو یا بھلا بے اُسکی مشیت اور ارادے کے نہین ہوتا تو خیر اور شر دونو باعتبار خلق کے منسوب ہین اللہ کی طرف اور باعتبار کسب اور فاعلیت کے بندے کی طرف اور بعضے آدمی قضا و قدر کا مطلب یہ سمجھتے ہین کہ بندہ بالکل مجبور ہے خدا کی قدر اور قضا کے سامنے اور اُسکو کسی طرح کا اختیار نہین یہ فرقہ جبریہ کہلاتا ہے جو قدریہ کی طرح گمراہ ہے اور اہل سنت سے خارج ہے حالانکہ قضا و قدر کا یہ مطلب نہین بلکہ قضا و قدر خدا تعالے کا علم ہے کہ بندہ کیسے کام کرے گا برے یا بھلے اور کب کریگا پر بندے کو اسکا علم نہین اسی واسطے وہ سب کام اپنے اختیار سے کرتا ہے اور اُسکو ثواب یا عذاب ملتا ہے (نووی مع زیادہ) **ف** بصرے مین (جو ایک شہر ہے دہانہ خلیج فارس پر آباد کیا تھا اُسکو عتبہ بن غزوان نے حضرت عمرؓ کی خلافت مین سمعانی نے کہا بصرہ قبہ ہے اہل اسلام کا اور خزانہ ہے عرب کا اور درحقیقت بصرہ ایک ایسا شہر ہے کہ جس سے تجارت اہل ہند اور فارس کے ساتھ بخوبی قائم ہو سکتی ہے اور شاید اسی مصلحت سے اس شہر کی بنا ہوئی ہوگی) وہ معبد جہنی تھا **ف** سمعانی نے کتاب الانساب مین لکھا ہے کہ جہنی نسبت ہے جہینہ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے قضاعہ مین سے اور اُسکا نام زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھا کچھ لوگ اُس مین کے کوفے مین اُترے بلکہ ایک محلہ ہے کوفے مین جو منسوب ہے جہینہ کی طرف اور کچھ بصرے مین اور بصرے والون مین تھا معبد بن خالد جہنی جو حسن بصری کا شاگرد تھا اور سب سے پہلے اُس نے گفتگو کی تقدیر مین بصرے مین پھر بصرے والے اسکی راہ چلنے لگے حجاج بن یوسف نے اُسکو قتل کیا باندھ کر تقریب مین ہے کہ بعضون نے کہا اسکے باپ کا نام عبداللہ بن عکیم ہے اور بعضون نے کہا اسکا دادا عویمر تھا وہ سچا ہے لیکن بدعتی تھا اُس نے اول تقدیر مین گفتگو کی بصرے مین اور قتل کیا گیا سنہ مین **ت** تو مین اور حمید بن عبدالرحمن حمیری دونون مل کر چلے حج یا عمرے کے لیے اور ہم نے کہا کاش ہمکو کوئی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملجاوے جس سے

ہم ذکر کرین اُس بات کا جو یہ لوگ کہتے ہین تقدیر مین تو مل گئی ہم کو اتفاق سے عبداللہ بن عمر بن خطاب مسجد کو جاتے
ہوے ہم نے اُنکو بیچ مین کر لیا یعنے مین اور میرا ساتھی داہنے اور بائین بازو ہو گئے مین سمجھا کہ میرا ساتھی حمید
مجھکو بات کرنے دیگا اس لیے کہ میری گفتگو اچھی تھی تو مین نے کہا اے ابا عبدالرحمن (یہ کنیت ہی ابن عمرؓ
کی) ہمارے ملک مین کچھ لوگ ایسے پیدا ہوے ہین جو قرآن کو پڑھتے ہین اور علم کا شوق رکھتے ہین یا اُسکی
باریکیان نکالتے ہین **ف** حدیث مین یہان یتقفرون ہے بتقدیم قاف بر فا جس کے معنے یہ ہین کہ
طلب کرتے ہین علم کو اور شوق رکھتے ہین اُسکا اور بعضے نسخون مین یتفقرون ہے بتقدیم فا بر قاف اسکے
معنے یہ ہین کہ باریکیان نکالتے ہین اور موشگافیان کرتے ہین اور بعضون نے مسلم کے سوا یہ لفظ روایت کیا
ہے یتقفون بحذف الرا یعنے پیروی کرتے ہین علم کی قاضی عیاض نے کہا بعضون نے یتقعرون پڑھا تقعر
سے یعنے گھری باتین نکالتے ہین اور ابو یعلی کی روایت مین یتفقھون ہے یعنے فقہ حاصل کرتے ہین (نووی)
ت اور بیان کیا حال اُن کا اور کہا کہ وہ کہتے ہین کہ تقدیر کوئی چیز نہین اور سب کام ناگہان ہو گئے
ہین **ف** یعنے ابتدائی ایکبارگی ایکا بے سوچ سمجھے ہو گئے اللہ تعالی کو پیشتر سے انکا علم نہ تھا نہ اُس نے
پہلے سے کوئی اندازہ کیا تھا بلکہ وقوع کے بعد خدا کا علم ہوا جیسے اوپر گزرا کہ یہ قول غلاۃ قدریہ کا ہے اور سب
قدریہ کا نہین اور قائل اسکا گمراہ اور جھوٹا ہے خدا سب مسلمانون کو اس اعتقاد سے بچاوے **ت** عبداللہ
ابن عمرؓ نے کہا تو جب اُن لوگون سے ملے تو کہدے اُن سے مین علاقہ نہین رکھتا اور وہ مجھ سے علاقہ نہین رکھتے
ف یعنی علاقہ اسلام کا اس لیے کہ وے سب کافر ہین قاضی عیاض نے کہا کہ مراد وے قدریہ ہین جو خدا
کا علم مخلوق کے ساتھ نفی کرتے ہین وہ تو بالاتفاق کافر ہین اور یہ لوگ درحقیقت فلاسفہ ہین جو کہتے ہین
خدا تعالی کو جزئیات کا علم نہین ہو سکتا اگر ہو بھی تو ایک طرح کا اجمالی علم ہوگا نہ تفصیلی بعضون نے کہا کہ
ابن عمرؓ کا یہ قول صاف دلالت کرتا ہے قدریہ کے کافر ہونے پر اور احتمال ہے کہ مراد کفر سے ناشکری ہو لیکن
آگے کی عبارت سے صاف انکا کفر معلوم ہوتا ہے **ت** اور قسم ہے اُسکی جسکی عبداللہ بن عمر قسم کھاتا ہے (یعنی
اللہ جل جلالہ کی) کہ ایسے لوگون مین سے جن کا ذکر تو نے کیا جو تقدیر کے قائل نہین) اگر کسی کے پاس اُحد
پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر وہ اُس کو خرچ کرے خدا کی راہ مین تو خدا قبول نکریگا جب تک تقدیر پر ایمان نلاوے
پھر کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ عمر بن الخطابؓ نے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص آن پہنچا جسکے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال نہایت کالے تھے یہ نہ
معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم مین سے اُسکو پہچانتا نہ تھا وہ بیٹھ گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پاس آنکر اور اپنے گھٹنے حضرتؐ کے گھٹنون سے ملا دے اور دونون ہاتھ اپنی رانون پر رکھے (جیسے

شاگرد اوستاد کے سامنے بیٹہتا ہے، پہر بولا اے محمد بتلاؤ مجہ کو اسلام کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام
یہ ہے کہ تو گواہی دے (یعنے زبان سے کہے اور دل سے یقین کرے) اس بات کی کہ کوئی معبود سچا نہین سوا اللہ کے
اور محمد اُسکے بہیجے ہوے ہین اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکوۃ کو اور روزے رکہے رمضان کے اور حج کرے
خانہ کعبہ کا اگر تجہ سے ہو سکے (یعنے راہ خرچ ہو اور رستے مین خوف نہو) وہ بولا سچ کہا تم نے ہمکو تعجب ہوا کہ آپ
ہی پوچہتا ہے پہر آپ ہی کہتا ہے کہ سچ کہا حالانکہ پوچہنے والا لاعلم ہوتا ہے اور سچ کہنے والا وہ ہوتا ہے جس
کو علم ہو تو یہ دونون کام ایک شخص کیونکر کرے گا، پہر وہ شخص بولا مجہ کو بتلاؤ ایمان کیا ہے آپنے فرمایا ایمان
یہ ہے کہ تو یقین کرے (اول ہی) اللہ پر اور اُس کے فرشتون پر (کہ وہ اللہ تعالی کے پاک بندے ہین اور اُسکا حکم
بجالاتے ہین اللہ تعالی نے اُنکو بڑی طاقت دی ہے) اور اُسکے پیغمبرون پر (جنکو اُس نے بہیجا خلق کو راہ
بتلانے کے لیے) اور پچہلے دن پر (یعنے قیامت کے دن پر جس روز حساب کتاب ہوگا اور اچہے اور برے اعمال
کی جانچ اور پڑتال ہوگی)، اور یقین کرے تو تقدیر پر کہ برا اور اچہا سب خدا پاک کی طرف سے ہے (یعنے سب
کا خالق وہی ہے)، وہ شخص بولا سچ کہا تم نے پہر اس شخص نے پوچہا مجہ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپنے فرمایا احسان
یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت کرے اس طرح دل لگا کر جیسے تو اسکو دیکہ رہا ہے اگر اتنا نہو تو یہی سہی کہ وہ تجہ کو دیکہ
رہا ہے **ف** اس ایک فقرے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری تصوف اور سلوک کو بیان کر دیا خلاصہ
تصوف کا یہ ہے کہ بندے کو خدا سے محبت اور الفت پیدا ہو اور خدا کا خیال ہر وقت بندے کے دل مین رہے
تو اعلے درجہ اُسکا یہ ہے کہ بندہ خدا کی ذات کے تصور مین ایسا غرق ہو جاوے کہ سوا خدا کے کچہ نظر نہ آوے
گو ظاہری آنکہون سے دنیا کی چیزین دیکہے اور کانون سے سُنے پر جب دل خدا سے لگا ہے تو آنکہہ اور کان
مردے کی آنکہہ اور کان کی طرح کہلے ہوئے ہین آنکہہ دیکہتی ہے کان سنتا ہے مگر دہیان اور تو سولی کی
ہے اسی کو وحدۃ الشہود کہتے ہین جو اعلے درجے کے فقیرون اور صوفیون اور خدا کے پاک بندون کو حاصل
ہوتا ہے اور ایک مرتبہ اس سے ادنی ہے جسکے حاصل کرنے کے لیے ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیے وہ
یہ کہ خدا کو ہر وقت حاضر اور ناظر سمجہے اور یہ یقین کرے کہ خدا اسکے تمام حرکات اور سکنات یہانتک کہ قلب
کے خطرات اور خیالات کو بہی جانتا ہے پہر اسکی عبادت کے وقت دوسری چیز مین دل لگانا اور بیہودہ وسوسون
کو راہ دینا شیطان کا کام ہے جس سے پناہ مانگنا چاہیے نووی نے کہا مقصود اس کلام سے یہ ہے کہ بندہ
عبادت مین اخلاص کرے اور دل لگا دے یعنے عبادت بہت خضوع اور خشوع سے کرے قاضی عیاض نے
کہا کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام شریعت کے علوم اس سے نکل سکتے ہین **ت** پہر وہ شخص بولا بتلاؤ
مجہ کو قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا اُس کو جس سے پوچہتے ہو وہ خود پوچہنے والے سے زیادہ نہین جانتا **ف**

یعنے قیامت کا وقت کسی کو معلوم نہین سوا خدا کے نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم سے جب کوئی ایسی بات پوچھی جاوے جسکو وہ نہین جانتا تو یون کہنا چاہیے کہ مجھ کو معلوم نہین اور یہ کہنا اُس کی ذلت اور نقصان کا باعث نہ ہوگا بلکہ دلیل ہے اُسکے کمال علم اور ورع اور تقوی کی بڑے بڑے امامون نے جیسے ابو حنیفہ اور مالک نے بہت سی مسائل مین سکوت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہم کو معلوم نہین **ف** وہ شخص بولا تو مجھے اُس کی نشانیان بتلایے آپنے فرمایا ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے گی **ف** یہ ترجمہ ہے اَن تَلِدَ الاَمَۃُ رَبَّتَھَا کا جیسے اس روایت مین ہے اور ایک روایت مین رَبَّتَھَا کے بدلے رَبَّھَا ہے تذکیر کے ساتھ تو ترجمہ یہ ہوگا کہ جنے گی لونڈی اپنے میان کو اور ایک روایت مین بَعلَھَا ہے یعنے جنے گی لونڈی اپنے خاوند کو اس فقرہ کے مطلب مین مختلف اقوال ہین بعضون نے کہا مطلب یہ ہے کہ لونڈیان بہت پکڑی جاوینگی اور اُن کی اولاد بہت پھیلیگی اور ظاہر ہے کہ لونڈی بھی شریعت کے رو سے ایک مال ہے اور باپ کا مال اُسکے بعد بیٹے کا ہوتا ہے اور بیٹا بیٹی اپنی مان کے میان بی بی اور مالک ہونگے بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ لونڈیان بادشاہون کی مائین ہونگی کیونکہ اس زمانے کے بادشاہ موافق شریعت کے نکاح کے پابند نہ ہونگے بلکہ بہت سے نکاح ہی نہ کرینگے لونڈیان اور خواصین رکھینگے پھر اُن ہی کے لڑکے اور لڑکیان تخت پر بیٹھکر بادشاہ بنینگے اور اپنی مان کو بھی اپنی رعیت مین شامل کرینگے بعضون نے کہا غرض یہ ہے کہ لوگون کا حال تباہ ہوگا اور ام ولد کو بیچنا شروع کر دینگے آخر بکتی بکتی کبھی وہ اپنے بیٹے ہی کے ہاتھ آنکر بکے گی اور اُسکو معلوم نہ ہوگا کہ یہ میری مان ہے اور یہ صورت سوا ام ولد کے اور لونڈیون مین بھی ہو سکتی ہے مثلا ایک لونڈی کا لڑکا سوا اُسکے مالک کے کسی اور سے ہو نکاح یا شبہ یا زنا سے پھر یہ لونڈی بکتی بکتی اُس لڑکے کے ہاتھ مین جا پڑے اور وہ نہ پہچانے اور بعل کے معنے بھی مالک اور سید کے آئے ہین جیسے اَتَدعُونَ بَعلًا یعنے تم پکارتے ہو مالک کو اور بعضون نے کہا کہ بعل سے مراد خاوند ہے یعنی خصم وہ کہتے ہین لونڈیون کی خرید و فروخت اس قدر کثرت سے ہوگی کہ کبھی ایک شخص اپنی مان سے نکاح کر لیگا اور اُس کو معلوم نہ ہوگا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ لوگ ماؤن کی عزت اور حرمت چھوڑ دینگے اور مان سے وہ سلوک کرینگے جو لونڈی سے کرتے ہین خدا اپنی پناہ مین رکھے اس زمانے مین بھی بہت سے لوگ ایسے نکلین گے جو مان باپ کا ادب نہین کرتے اور اُنکی اطاعت نہین کرتے بلکہ لونڈی غلامون کی طرح اُنکو گھرکتے ہین جھڑکتے ہین نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات نہین نکلتی کہ ام ولد کی بیع ممنوع یا جائز ہے اور جن لوگون نے استدلال کیا اس امر پر اس حدیث سے اُن سے تعجب ہوتا ہے اسلیے کہ جو چیز قیامت کی نشانی ہو اُسکا حرام یا مذموم ہونا ضرور نہین کیونکہ اونچے اونچے مکان بنانا دولت بہت کمانا پچاس پچاس عورتین رکھنا حرام نہین حالانکہ وہ بھی قیامت کی نشانیان ہین **ف** دوسری نشانی یہ ہے کہ تو دیکھے گا ننگون کو جنکے پاؤن مین جوتا نہ تھا تن کو کپڑا نہ تھا

کنگال بڑے بڑی عمارتین ٹھونکتے ہین **ف** یعنی دنیا کی حالت مین ایک بڑا انقلاب ہوگا کہ جو لوگ مفلس قلاچ بھوکے تھے وہ امیر مالدار ہوجائینگے اور جو امیر مالدار تھے وہ مفلس محتاج ہوجاوینگے اگرچہ ایسا انقلاب دنیا مین بڑے بڑے جنگون سے کئی بار ہو چکے ہین پر قیامت کے قریب وہ ساری دنیا مین ہونگے اور اب تک جو ہوئے وہ دنیا کے ایک ایک حصے مین ہوئے جیسے دوسری روایت مین ہے کہ قیامت کے قریب کشت وخون بہت ہوگا اور فساد عالم گیر ہوجاویگا بعضون نے کہا کہ مراد ان ننگون کنگالون سے عرب کے لوگ مین اور یہ ایک پیشین گوئی تھی انکے لیے کہ اسلام کو ترقی ہوگی اور عربون کی شوکت بڑھیگی اور وہ محتاجی اور غربت سے نکلکر مالدار اور امیر بنجاوینگے پھر ایسا ہی ہوا کہ آپ کی وفات کے تھوڑی مدت بعد ایران اور روم اور مصر فتح ہوئی اور عرب کے لوگ مالا مال ہوگئے **ت** راوی نے کہا پھر وہ شخص چلا گیا مین بڑی دیر تک ٹھیرا رہا **ف** یہ ترجمہ ہے فَلَبِثْتُ مَلِيًّا کا اور بعضے نسخون مین فَلَبِثَ مَلِيًّا ہے یعنے آپ بہت دیر تک چپ رہے۔ اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت مین ہے تین دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ملے لیکن یہ ظاہر مخالف ہے ابوہریرہؓ کی روایت کے کہ وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے فرمایا اسکو بلاؤ لوگ دوڑے تو وہان کسی کو نہ پایا اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تھے اور ممکن ہے توفیق اس طور پر کہ حضرت عمرؓ اس وقت مجلس سے اٹھکر چلے گئے ہون تو آپ نے اور لوگون سے اسی وقت کہا ہو اور حضرت عمرؓ سے تین دن کے بعد **ت** بعد اس کے آپنے مجھ سے فرمایا اے عمرؓ تو جانتا ہے یہ پوچھنے والا کون تھا مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا وہ جبریل تھے تمکو سکھلانے آئے تھے دین تمھارا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اسلام اور احسان سب دین مین داخل ہے اور یہ حدیث علوم اور معارف کی بہت سی قسمون پر مشتمل ہے بلکہ وہ اصل ہے اسلام کی جیسے ہم نے قاضی عیاض سے نقل کیا اور کچھ فائدے اسکے اوپر مذکور ہوئے ایک فائدہ اسکا یہ بھی ہے کہ جب اہل مجلس کو کسی بات کا علم نہ ہو تو انکو معلوم کرانے کیلیے پوچھنا درست ہے تاکہ سب واقف ہوجاوین دوسرا یہ ہے کہ عالم کو بہت نرمی کرنا چاہیے پوچھنے والے کو اچھی طرح سے جواب دینا چاہیے کہ اسکو تشفی ہوجاوے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ أَنْكَرْنَا ذٰلِكَ قَالَ فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانُ أَحْرُفٍ **ترجمہ** یحیی بن یعمر سے روایت ہے جب معبد نے تقدیر مین گفتگو کی تو ہم نے اسکا انکار کیا پھر مین نے اور حمید بن عبدالرحمن حمیری نے ملکر ایک حج کیا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گزری اسی اسناد سے لیکن بعض حرفون مین کمی اور بیشی ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

باب الایمان ما ھو وبیان خصالہ

عمر ذکرنا القدر وما یقولون فیہ واقتص الحدیث کنحو حدیثہم عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفیہ شیء من زیادۃ وقد نقص منہ شیئا **ترجمہ** یحیی بن یعمر وحمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے ہم دونو ملے عبداللہ بن عمر سے اور ذکر کیا ہم نے تقدیر کا جو لوگ کہتے ہین اس باب مین اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری مگر کچھ زیادہ کیا اور کچھ کم **عن** عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم **ترجمہ** حضرت عمر سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بارزا للناس فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ما الایمان قال ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ولقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث الاخر قال یا رسول اللہ ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلٰوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکٰوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال یا رسول اللہ ما الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فانک ان لا تراہ فانہ یراک قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل ولکن ساحدثک عن اشراطہا اذا ولدت الامۃ ربہا فذاک من اشراطہا واذا کانت العراۃ الحفاۃ رؤس الناس فذاک من اشراطہا واذا تطاول رعاء البہم فی البنیان فذاک من اشراطہا فی خمس لا یعلمہن الا اللہ عز وجل ثم تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر قال ثم ادبر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا علی الرجل فاخذوا لیردوہ فلم یروا شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا جبریل جاء لیعلم الناس دینہم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگون مین برآمد تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہین آپنے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے دل سے اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اسکی کتابون پر اور اُس سے ملنے پر اور اسکے پیغمبرون پر اور یقین کرے پچھلے جی اٹھنے پر **ف** خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہوجاتا ہے اور پچھلے جی اُٹھنے سے مراد قیامت کا اُٹھنا ہے اور بعضون نے کہا خدا سے ملنا حساب کتاب کے بعد ہوگا لیکن اس ملنے سے خدا کا دیدار مراد نہین ہے کیونکہ وہ خاص خاص لوگون کو ہوگا (نووی) **ت** پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ اسلام کیا ہے آپنے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ کو پوجے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے **ف** یعنی خدا کے برابر کسیکو نہ سمجھے نہ قدرت مین نہ علم مین نہ تصرف مین نہ عبادت مین نہ دعا مین بلکہ پوجے تو خدا ہی کو پوجے مانگے تو خدا سے مانگے سوا خدا کے سب کو عاجز بندہ خیال کرے اگرچہ بعضی بندون اور غلامون کا پروردگار نے بہت درجہ بلند کیا ہے اور

انکو بہت کچہ سرافراز فرمایا ہے پر خدا کے سامنے وہ بندے اور غلام ہی ہین البتہ بندون مین انکو امتیاز ہے **ف** اور قائم کرے تو فرض نماز کو اور دیوے تو زکوٰۃ کو جس قدر فرض ہے اور روزے رکہے رمضان کے **ف** یہ سب چیزین عبادت مین داخل ہین مگر چونکہ یہ چیزین عبادت مین اعلےٰ درجہ کی تہین اسلیے انکو علیحدہ بیان کیا اور بعضون نے کہا کہ عبادت سے مراد معرفت الٰہی ہے اور اقرار ہے اسکی وحدانیت کا۔ نماز مین قید لگائی فرض کی اسلیے کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف فرض کا ادا کرنا کافی ہے سنن اور مستحبات کا ادا کرنا لازم نہین اسیطرح نفل صدقات کا دینا لازم نہین اور قائم کرنے سے نماز کے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ پابندی کے ساتھ اسکو پڑہے یا سب شرائط اور ارکان کے ساتھ پورا کرے **ت** پہر وہ شخص بولا یا رسول اللہ احسان کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا تو عبادت کرے اللہ کی جیسے تو اسکو دیکہہ رہا ہے اگر تو اسکو نہین دیکہتا (یعنے اتنا استغراق نہو اور یہ درجہ نہو سکے) تو اتنا تو ہو کہ وہ تجہے دیکہہ رہا ہے پہر وہ شخص بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچہتے ہو قیامت کو وہ پوچہنے والے سے زیادہ نہین جانتا لیکن اسکی نشانیان مین تجہ سے بیان کرتا ہون جب لونڈی اپنے مالک کو جنے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے بدن ننگے پاؤن پہرنے والے لوگ سردار بنین تو یہ قیامت کی نشانی ہے **ف** انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین عرب اور ہند اور روم اور مصر اور ایران مین اسیطرح کی تہذیب اور شائستگی تہی اور یوروپ یعنی فرنگستان کے لوگ بالکل وحشی جاہل گنوار جانورون کیطرح تہے خصوصًا انگلنڈ کے لوگ اور روس کے لوگ تو انسانیت سے بہت تہوڑا حصہ رکہتے تہے اور جانورون کی طرح جہاڑون اور پہاڑون مین رہتے تہے ان مین بادشاہت یا ملکداری کا سلیقہ بالکل نہ تہا اب ہمارے زمانے مین چند روز سے ان ہی وحشی لوگون نے وہ ترقی کی ہے کہ تمام دنیا کے حاکم اور سردار بن بیٹہے ہین پس شاید یہی قیامت کی نشانی ہو اور یہی مراد ہو اس حدیث سے **ت** اور جب بکریان یا بہیڑین چرانے والے بڑی بڑی حویلیان بناوین تو یہ بہی قیامت کی نشانی ہے قیامت ان پانچ چیزون مین سے ہے جنکو کوئی نہین جانتا سوا خدا کے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی اللہ ہی جانتا ہے قیامت کو اور اتارتا ہے پانی کو اور جانتا ہے جو کچہ ماں کے رحم مین ہے (یعنے نر یا مادہ) اور کوئی نہین جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہین جانتا کہ وہ کس ملک مین مرے گا اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے۔ راوی نے کہا پہر وہ شخص پیٹہہ موڑ کر چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو پہیر لاؤ لوگ چلے اسکے لینے کو لیکن وہان کچہ نہ پایا (یعنے اس شخص کا نشان بہی نہ ملا) تب آپنے فرمایا یہ جبرئیل تہے تمکو دین کی باتین سکہلانے آئے تہے **عَنْ** اَبِیْ حَیَّانَ التَّیْمِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ رِوَایَتِهٖ اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ بَعْلَهَا یَعْنِی السَّرَارِیَّ **ترجمہ** دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے مگر اسقدر فرق ہے کہ جب لونڈی جنے اپنے خاوند کو (یعنے رب کے بدلے بعلہا منقول ہے اور تفسیر اسکی اوپر گزری)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلونی فہابوہ ان
یسألوہ قال فجاء رجل فجلس عند رکبتیہ فقال یا رسول اللہ ما الاسلام قال لا تشرک باللہ شیئا و
تقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان قال صدقت قال یا رسول اللہ ما الایمان قال
ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ولقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر کلہ قال صدقت
قال یا رسول اللہ ما الاحسان قال ان تخشی اللہ کانک تراہ فانک ان لا تکن تراہ فانہ یراک
قال صدقت قال یا رسول اللہ متی تقوم الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل و
ساحدثک عن اشراطہا اذا رأیت المرأۃ تلد ربہا فذاک من اشراطہا واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فذاک من
اشراطہا واذا رأیت رعاء البہم یتطاولون فی البنیان فذاک من اشراطہا فی خمس من الغیب
لا یعلمہن الا اللہ ثم قرأ الآیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام
وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت الی آخر السورۃ قال ثم
قام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوہ علی فالتمس فلم یجدوہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا جبریل علیہ السلام اراد ان تعلموا اذ لم تسألوا **ترجمہ** ابوہریرہؓ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوچھو مجھ سے (دین کی باتیں جو ضروری ہیں البتہ بے ضرورت
پوچھنا منع ہے) لوگوں نے خوف کیا پوچھنے میں (یعنے اُن پر رعب آپ کا چھا گیا) تو ایک شخص آیا اور آپ
کے گھٹنوں کے پاس بیٹھا اور بولا یا رسول اللہ اسلام کیا ہے آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز
قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کے روزے رکھے وہ بولا سچ کہا آپنے پھر اُس نے کہا یا رسول اللہ ایمان کیا
ہے آپنے فرمایا یقین کرے تو اللہ پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس سے ملنے پر اور اُسکے پیغمبروں پر اور یقین کرے
تو جی اُٹھنے پر مرنے کے بعد اور یقین کرے تو پوری تقدیر پر وہ بولا سچ کہا آپنے پھر بولا یا رسول اللہ احسان
کیا ہے آپنے فرمایا اللہ سے ڈرے جیسے تو اُسکو دیکھ رہا ہے اگر تو اُسکو نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے وہ بولا
سچ کہا آپنے پھر بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچھتا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ
نہیں جانتا البتہ میں تجھ سے اُسکی نشانیاں بیان کرتا ہوں جب تو لونڈی کو دیکھے (یا عورت کو) وہ اپنے مالک
اور میاں کو جنے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب تو دیکھے ننگے پاؤں ننگے بدن بہروں گونگوں (یعنے احمق
اور نادانوں) کو وہ بادشاہ ہیں ملک کے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب تو دیکھے بکریاں چرانے والوں کو
بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے قیامت غیب کی پانچ باتوں میں سے ہے جن کا علم
کسی کو نہیں سوا خدا کے پھر آپنے یہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر تک یعنی اللہ کے پاس ہے قیامت

کا علم کا در برساتا ہے پانی اور جانتا ہے جو مان کے پیٹ مین ہے اور کوئی نہین جانتا کل کیا کرے گا اور کوئی نہین
جانتا کس ملک مین مرے گا پہر وہ شخص کہڑا ہوا (اور چلا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو بلاؤ میرے پاس
لوگون نے ڈہونڈا تو کہین نہ پایا اُس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تہے انہون نے
چاہا تمکو علم ہو جاوے جب تم نے نہ پوچہا یعنے تم نے سوال نہ کیا رعب مین آگئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آدمی
کے بہیس مین بنکر آئے اور ضروری باتین پوچہکر گئے تا کہ تمکو علم حاصل ہو جاوے۔

بَابُ بَيَانِ الصَّلَوٰتِ الَّتِي هِيَ اَحَدُ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ

بیان نمازون کا جو ایک رکن ہے اسلام کا

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

(margin: تسمع دوی)

ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نجد والون مین سے (نجد ایک ملک ہی عرب مین)
جس کے بال پریشان تہے اسکی آواز کی گنگناہٹ سنی جاتی تہی لیکن سمجہ مین نہ آتا کیا کہتا ہے یہانتک کہ
نزدیک آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب معلوم ہوا کہ وہ پوچہتا ہے اسلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پانچ نمازین مین رات اور دن مین وہ بولا ان کے سوا اور کوئی نماز میرے اوپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو نفل پڑہنا
چاہے **ف** یعنی سوا ان پانچ نمازون کے اور کوئی نماز فرض نہین ہے بلکہ سنت ہی یا مستحب وتر کی نماز اور
عید کی نماز اور گہن کی نماز یہ سب سنت ہین اور جو کوئی انکو واجب کہتا ہے اُس پر یہ حدیث حجت ہی وہ کہتا ہی کہ شاید
اُس وقت تک وتر اور عید کی نماز واجب نہوئی ہوگی مگر یہ صرف احتمال ہے **ت** اور روزے ہین رمضان کے
وہ بولا سوا رمضان کے روزون کے اور کوئی روزہ مجہپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکہنا چاہے ٭
ف اور قضا کا روزہ رمضان کا روزہ ہے اور ظہار وغیرہ کے کفارون مین روزہ متعین نہین اور
چیزون سے بہی کفارہ ادا ہو سکتا ہی **ت** پہر آپنے اُس سے زکوٰۃ کو بیان کیا وہ بولا سوا اسکے اور کوئی چیز
مجہپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو نفل ثواب کے لیے صدقہ دینا چاہے **ف** تو صدقہ فطر واجب ہوا اور جو
واجب کہتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ اُس وقت تک واجب نہوا ہوگا **ت** راوی نے کہا پہر وہ شخص پیٹہ موڑ کر
چلا اور کہتا جاتا تہا قسم خدا کی مین نہ ان سے زیادہ کرونگا نہ ان مین کمی کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا مراد پائی اس نے اگر سچا ہے **ف** یعنی اگر بجا لایا ان سب باتوں کو اور کمی نہ کی ان میں جیسے زبان سے کہتا ہے تو آخرت میں نجات پاویگا اپنی مراد کو پہونچے گا اور جو زیادہ کیا ان سے تو اور بہتر ہے اُسکے لیے اس مقام پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دین کے ارکان اور اعمال اور بھی ہیں پھر اُس شخص نے یہ کیونکر کہا میں ان سے زیادہ نہ کرونگا جواب اسکا یہ ہے کہ بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو شریعت کی باتیں بتلا دیں اور وہ کہتا جاتا تھا قسم خدا کی جس قدر اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے میں اُس میں کمی بیشی نہ کرونگا تو فرض میں اور دین کی باتوں میں سب ضروری ارکان اور اعمال آگئے اور نوافل اور سنن کا ادا کرنا نجات کے لیے ضرور نہیں گو ہمیشہ کے لیے سنتوں کا ترک کرنا برا ہے اور ایسے شخص کی گواہی مقبول نہ ہوگی پر وہ گنہگار نہیں ہوسکتا اور نجات ضرور پاویگا اور اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں اور بعضی روایتوں میں روزے کا ذکر نہیں کسی میں زکوٰۃ کا ذکر نہیں۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ راویوں کا قصور ہے جیسا کسی کو یاد رہا ویسا اُس نے بیان کیا اور چونکہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے تو ساری اعمال اور ارکان جو سب روایتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں ضرور ٹھہرے بعضی روایتوں میں ناتا ملانا یعنے عزیزداروں سے سلوک اور محبت کرنا اور مال غنیمت میں سے پانچوان حصہ ادا کرنا بھی اسلام کے ارکان میں سے بیان کیا ہے اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع اور محل دیکھ کر جو ارکان جس قوم کے لیے زیادہ ضرور ہوں وہی بیان کیے ہوں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اور ارکان کو جن کی فرضیت اُنکو معلوم ہو جاوے خواہ پیغمبر سے معلوم تھی بجا نہ لاویں واللہ اعلم **عن** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اتنا فرق ہے کہ جب اُس شخص نے کہا قسم خدا کی میں اس میں نہ کمی کرونگا نہ بیشی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے قسم اسکے باپ کی اگر سچا ہے یا جنت میں جاویگا قسم اسکے باپ کی اگر سچا ہے **ف** اس حدیث میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھائی اُسکے باپ کی حالانکہ دوسری حدیث میں ہے جو شخص قسم کھانا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاوے اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے جواب اُسکا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا بطریق عادت اور تکیہ کلام کے تھا کیونکہ عرب لوگ باتوں میں اس قسم کی قسم کھایا کرتے ہیں نہ بطور حلف کہ جس میں تعظیم کسی کے نام کی مقصود ہوتی ہے اور شایاں کرنا اُسکا اللہ جل جلالہ کے ساتھ یہی جواب صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا منع نہ تھا اور صحیح یہ ہے کہ قسم کھانا اللہ کے سوا اور کسی کی اسلیے منع ہوئی ہے کہ خدا کے ساتھ کسی اور کو برابر نہ کیا جاوے یعنی جیسے خدا کے نام کی عظمت اور بڑائی دل میں ہے ویسی کسی اور کی نہ ہو

نہ کسی اور کے نام کی قسم کو پہچانتے ایسا لازم اور ضرور سمجھا جاوے جیسے خدا کی نام کی قسم کو پھر اگر کسی اور کو ایسا بڑا اور بزرگ سمجھ کر جیسے خدا کو سمجھتا ہے اسکی قسم کھاوے تو وہ شخص مشرک ہو جاویگا اور جو ایسا نہ سمجھے صرف بطور تکیہ کلام...... یا عادت کے بطور لغو کسی کی قسم کھاوے تو وہ شرک نہیں ہے مگر چونکہ مشابہ ہے مشرکون کے افعال کے اسلیے اس سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے اور یہی مقصد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو آپنے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی اور کی سوا خدا کے اُس نے شرک کیا

بَابُ السُّؤَالِ عَنْ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ اسلام کے ارکان کو پوچھنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَمَنْ نَّصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلّٰى قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہمکو ممانعت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی **ف**

اللہ جل جلالہ نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اخیر تک یعنی اے ایمان والو مت پوچھو بہت چیزین اگر تم پر کھلین تو تم کو بری لگین اور اگر پوچھوگے جس وقت قرآن اترتا ہے تو کھول دی جاوینگی اللہ نے اُن سے درگزر کی ہے اور اللہ بخشنے والا ہے تحمل والا ویسی باتین پوچھ چکے ہین کچھ لوگ تم سے پہلے پھر پوچھکر دوسرے دن منکر ہو گئے ہین یعنے آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کرین یا نہ کرین بلکہ جو فرمایا اُس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اسکو معاف جانو تا دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاویگا پھر عمل نہ کر سکوگے جیسے اگلے لوگ نہ کر سکے پھر کفر کی رسمین بتائین کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتین پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر مین کس طرح ہے اگر پیغمبر ہر بات کا

جواب پاوے تو شاید برا جواب آوے اور پشیمانی حاصل ہو۔ موضح القرآن ۔ تفسیر فتح البیان نے مقاصد القرآن مین امام عالی
جاہ مولانا سید محمد صدیق حسن خان بہادر لکھتے ہین کہ اللہ تعالی نے کثرت سوال سے منع کیا اس لیے کہ کبھی بے حاجت
سوال کرنے سے ایک امر جو چپ تہا واجب ہو جاتا ہے اور بخاری اور مسلم نے انس رض سے روایت کیا ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا ایسا کہ کبھی کسی نے ایسا خطبہ نہ سنا تہا ایک شخص بولا میرا باپ کون تہا اُس وقت یہ
آیت اتری بخاری نے ابن عباس رض سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے ایک روایت مین ہو کہ وہ پوچھنے والا عبد اللہ بن
حذافہ تہا اُس نے پوچھا میرا باپ کون ہو آپنے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ابن حبان نے ابو ہریرہ رض سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ نے تم پر فرض کیا ہے حج کو ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا کیا ہر سال یا رسول
اللہ آپ چپ ہو رہے اُس نے تین بار یہی پوچھا تب آپنے فرمایا اگر مین ہان کہتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا پھر تم اُس کو
ادا نہ کر سکتے جو بات مین بیان نہ کرون تم بھی اسکو چھوڑ دو یعنے نہ پوچھو اسلیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تہے وہ تباہ
ہوئے اسی بہت پوچھنے کی وجہ سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبرون پر جب مین تم کو کسی بات سے منع کرون تو اُس سے
بچو اور جب کسی بات کا حکم کرون تو اُسکو بجا لاؤ جہانتک تم سے ہو سکے اور یہ آیت اسی باب مین اتری بخاری اور مسلم
نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا کہ لوگ ایک چیز کو پوچھتے جو حلال ہوتی پھر پوچھتے پھر پوچھتے یہانتک کہ وہ شی حرام
ہو جاتی جب حرام ہو جاتی تو اُسکو کرنے لگتے ابن منذر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا
گناہ اُس مسلمان پر ہے جسنے پوچھا ایک شی کو اور وہ حرام نہ تہی پھر اُسکے پوچھنے سے حرام ہوی اور ابن جریر اور
ابن منذر اور حاکم نے ابو ثعلبہ خشنی رض سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حدین باندہ دین
ہین پھر اُس سے آگے مت بڑہو اور فرض بتلا دیے ہین اُنکو ادا کرو اور حرام کر دیا ہے جن چیزون کو اُنکو مت کرو اور
جن باتون کو نہین بیان کیا اُنکو وہ بہولا نہین بلکہ رحمت ہو اُسکی تمہارے اُوپر تو چپ ہو رہو اور اُن کی بحث مت
کرو انتہی اگرچہ ممانعت بیفایدہ سوال کرنے سے اور بیکار چیزون کے پوچھنے سے تہی اور یہ مطلب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا نہ تہا کہ لوگ ایمان کی باتین یا ضروری کام دین کے نہ پوچھین کیونکہ ان باتون کے بتلانے کے لیے
تو خود حضرت بھیجے گئے تہے پر صحابہ کرام ڈر کر بعضے وقت پوچھنے کی بات کو بھی نہ پوچھتے اور منتظر رہتے کہ
کوئی نیا ناواقف شخص آوے اور وہ پوچھے ہم بھی سن لین اور سمجھ لین **ف** تو ہم کو اچھا معلوم ہوتا کہ کوئی
شخص جنگل کے رہنے والون مین سے آوے مگر سمجھدار ہو آپ سے کچھ پوچھے ہم سنین تو ایک شخص آیا جنگل کے رہنے
والون مین سے اور کہنے لگا اے محمد تمہارا ایلچی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو کہ اللہ نے تم کو بھیجا ہے
آپنے فرمایا سچ کہا اُس ایلچی نے وہ شخص بولا تو آسمان کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے پھر اُس نے کہا زمین کس
نے پیدا کی آپنے فرمایا اللہ نے پھر اُس نے کہا پہاڑون کو کس نے کہڑا کیا اور اُن مین جو چیزین ہین وہ کس نے پیدا کین

آپنے فرمایا اللہ نے تب اُس شخص نے کہا قسم ہے اسکی جسنے آسمان پیدا کیا اور زمین بنائی اور پہاڑون کو کھڑا کیا کیا اللہ تعالیٰ نے سچ مچ آپ کو بھیجا ہے آپنے فرمایا ہان **ف** پہلے اُس شخص نے خدا کو دریافت کیا پھر رسالت کی تصدیق کی بعد اُسکے اعمال کو دریافت کیا یہ ترتیب نہایت عمدہ ہے اور یہ ایک کافی قرینہ ہے اس بات کا کہ وہ پوچھنے والا اگرچہ جنگلی تھا پر عاقل اور سمجھ دار تھا ابن الصلاح نے کہا کہ اس حدیث مین دلیل ہے اُن لوگون کے لیے جو مقلدین عوام کا ایمان درست جانتے ہین اسلیے کہ عوام کو بھی یقین حاصل ہوتا ہے اور شک اور تزلزل نہین رہتا بر خلاف معتزلہ کے کہ وہ مقلد کے ایمان کو صحیح نہین سمجھتے اور یہ حدیث حجت ہے اُن پر کیونکہ آپنے اُس شخص کے ایمان کو جائز رکھا اور یہ نہین کہا کہ تجھ کو ان باتون پر یقین کرنے کے لیے دلیل اور معجزے کا دیکھنا ضرور ہے معتزلہ کہتے ہین کہ گو مقلد کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے پر اُسکی مضبوطی پر بھروسا نہین ہو سکتا اسلیے کہ اُسنے بغیر دلیل کے ایک آدمی کی بات کو مان لیا ہے پھر اگر کوئی دوسرا اُس مین شک ڈالدے تو اُسکا اعتقاد پلٹ سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ جب تک اسکو شک پیدا نہ ہوا اُس وقت تک تو اُسکا ایمان صحیح ہے کیونکہ وہ برابر ہے محقق کی ایمان کے جسنے دلائل مین غور کر کے حاصل کیا ہے اب مقلب القلوب خدائے عزوجل ہے وہ چاہے تو ایمان پر ثابت رکھے چاہے تو ڈگمگا دیوے بڑے بڑے محقق وسوسون مین پڑ کر گمراہ ہو گئے ہین اور مقلد کامیاب ہو گئے ہین اگرچہ اس مین کچھ شک نہین کہ اعلےٰ درجہ تحقیق کا ہے اور جہانتک تحقیق ممکن ہو تقلید کی راہ چلنا بہتر نہین نہ تقلید مین کچھ حلاوت اور ذائقہ ہے پر اس مزے کو وہی سمجھتے ہین جو محقق ہین **ت** پھر وہ شخص بولا آپکے ایلچی نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازین ہین ہر دن اور رات مین آپنے فرمایا اُس نے سچ کہا وہ شخص بولا قسم اُسکی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے ان نمازون کا آپ کو حکم کیا ہے آپنے فرمایا ہان پھر وہ شخص بولا آپکے ایلچی نے کہا کہ ہم پر زکوٰۃ ہے ہمارے مالون کی آپنے فرمایا اُس نے سچ کہا وہ شخص بولا قسم اُسکی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپکو زکوٰۃ کا حکم کیا ہے آپنے فرمایا ہان پھر وہ شخص بولا آپکے ایلچی نے کہا کہ ہم پر رمضان کے روزے ہین ہر سال آپنے فرمایا اُس نے سچ کہا وہ شخص بولا قسم اُسکی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپکو ان روزون کا حکم کیا ہے آپنے فرمایا ہان پھر وہ شخص بولا آپکے ایلچی نے کہا کہ ہم پر حج ہے بیت اللہ کا جو کوئی راہ چلنے کی طاقت رکھے یعنے خرچ راہ اور سواری ہو اور رستے مین امن ہو آپنے فرمایا سچ کہا اُس نے یہ سنکر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا قسم اُسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا مین نہ ان باتون سے زیادہ کرونگا نہ کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سچا ہے یہ تو جنت مین جاویگا **ف** امام نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ ایک شخص کی خبر معتبر ہے اور اُسپر عمل کرنا چاہیے جب تو آپنے دین کی باتین بتلانے کے لیے ایک ایلچی روانہ کیا اور یہ شخص جو آیا تھا اُسکا نام ضمام بن ثعلبہ تھا قاضی عیاض نے کہا ظاہر یہ ہے کہ یہ شخص مسلمان ہو کر آیا تھا مگر اسلام کی باتون کو اچھی طرح تحقیق

کرنے کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود پوچھ لیا حاکم ابو عبد اللہ نے کتاب المعرفۃ مین کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ علو اسناد طلب کرنا جائز ہے کیونکہ اس شخص نے پہلے تمام باتین دین کی ایلچی کے واسطے کو سنی تہین پہر یہ واسطہ ہٹا کر خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کو آیا **عن** انسٍ قال کُنّا نُهینا فی القرآن ان نسأل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن شیءٍ وساق الحدیث بمثلہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم کو قرآن مین منع ہوا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات پوچہین پہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح +

باب بیانِ الایمانِ الذی یدخل بہ الجنۃ وانّ من تمسّک بما اُمِرَ بہ دخل الجنّۃ باب بیان مین اس ایمان کے جس سے آدمی جنت مین جاویگا اور بیان مین اس بات کے جو کوئی حکم بجا لاوے وہ جنت مین جاویگا۔

عن ابی ایّوب انّ اعرابیًّا عرض لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو فی سفرٍ فاخذ بخطام ناقتہ او بزمامھا ثمّ قال یا رسول اللّٰہ او یا محمّد اخبرنی بما یقرّبنی من الجنّۃ وما یباعدنی من النّار قال فکفّ النّبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثمّ نظر فی اصحابہ ثمّ قال لقد وُفّق او لقد ھُدی قال کیف قلت قال فاعاد فقال النّبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تعبد اللّٰہ ولا تشرک بہ شیئًا وتقیم الصّلوۃ وتؤتی الزّکوۃ وتصل الرّحم دع النّاقۃ **ترجمہ** ابو ایوب (خالد بن زید) انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین جا رہے تہے اتنے مین ایک جنگلی شخص آیا اور آپ کی اونٹنی کی رسی یا نکیل پکڑ لی اور کہا یا رسول اللہ یا یون کہا یا محمد مجہے بتلا وہ چیز جو نزدیک کرے مجہ کو جنت سے اور دور کرے جہنم سے یہ سنکر آپ رک گئے اور دیکہا آپنے اصحاب کی طرف پہر فرمایا اسکو توفیق دی گئی یا ہدایت کی گئی (یعنی خدانے اسکی مدد کی اور اس بات کے پوچہنے کی اسکو طاقت دی توفیق کہتے ہین نیک بات کی قدرت دینے کو اور خذلان بری بات کی قدرت دینے کو) آپنے فرمایا (اس جنگلی سے) تونے کیا کہا اسنے پہر وہی کہا (یعنی مجہ کو وہ بات بتلایے جو جنت سے نزدیک کرے اور جہنم سے دور) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو پوج اور اسکے ساتہ کسی کو شریک نہ کر اور ادا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور ناتے کو ملادے (یعنی عزیزون رشتہ دارون کے ساتہ سلوک کر اگر وہ برائی کرین یا ملاقات ترک کرین تو تو نیکی کر اور انسے ملا رہ) چہوڑ دے اونٹنی کو (کیونکہ اب تیرا کام ہوگیا) **ف** اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اگر چلتے چلتے بہی کوئی شخص دین کی بات پوچہے تو ٹہیرنا چاہیے اور اسکو بتلانا چاہیے اور دین کی بات بتلانے مین علم ہوتے ساتے سستی کرنا بری بات ہے حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی چپ ہو رہے حق بات سے وہ گونگا شیطان ہے **عن** ابی ایّوب عن النّبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بمثل ھذا الحدیث **ترجمہ** ابو ایوب سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے **عن** ابی ایّوب قال جاء رجلٌ الی النّبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال دُلّنی علٰی عملٍ اعملہ یدنینی من

الجنۃ ویباعدنی من النار قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصل ذا رحمک
فلما ادبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسک بما امر بہ دخل الجنۃ وفی روایۃ ابن ابی
شیبۃ ان تمسک بہ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا مجھ کو
بتلایے کوئی ایسا کام جسکو میں کروں وہ نزدیک کردے مجھ کو جنت سے اور دور کر دیوے جہنم سے آپنے فرمایا وہ کام
یہ ہے کہ تو پوجے اللہ کو اور شریک نہ کرے اسکا کسی کو اور قائم کرے نماز کو اور دیوے زکوۃ کو اور ملاوے ناتے کو
جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپنے فرمایا اگر یہ چلے گا ان باتوں پر جنکا حکم کیا گیا یا میں نے جنکا حکم کیا تو جنت میں
جاوے گا **عن** ابی ھریرۃ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ دلنی
علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی
الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا ولا انقص
منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
مجھ کو بتلایے کوئی ایسا کام جسمیں میں اسکو کروں تو جنت میں جاؤں آپنے فرمایا وہ کام یہ ہے کہ پوجے تو اللہ کو اس
کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور قائم کرے تو نماز کو اور دیوے تو زکوۃ کو جو فرض ہے اور روزے رکھے رمضان کے وہ
شخص بولا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ اس سے کم جب وہ پیٹھ پھیر کر
چلا آپنے فرمایا جو خوش ہوا اس بات سے کہ وہ جنتی کو دیکھے تو اسکو دیکھے **ف** شاید اللہ جل جلالہ نے آپ کو
آگاہ کر دیا ہوگا کہ یہ شخص ضرور جنت میں جاویگا کیونکہ یہ ان کاموں کو بجا لاویگا اور ہمیشہ کرے گا یہانتک کہ اسکا
خاتمہ بالخیر ہوگا **باب** من قام علی الایمان والشرائع دخل الجنۃ **ترجمہ** باب جو شخص قائم ہوا ایمان
پر اور شریعتوں پر داخل ہو جنت میں **عن** جابر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم النعمان بن قوقل
فقال یا رسول اللہ ارایت اذا صلیت المکتوبۃ وحرمت الحرام واحللت الحلال ادخل الجنۃ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نعمان بن قوقل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں فرض نماز ادا کروں اور حرام کو حرام سمجھوں (اور اس
سے باز رہوں) اور حلال کو حلال سمجھوں (اگرچہ اسکو نہ کروں) تو میں جنت میں جاؤنگا آپنے فرمایا ہاں
عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال النعمان بن قوقل یا رسول اللہ بمثلہ وزاد فیہ ولم ازد
علی ذلک شیئا **ترجمہ** دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ نعمان نے کہا میں اس سے زیادہ
کچھ نہ کروں (یعنی فرض ادا کروں حرام کو حرام حلال کو حلال سمجھوں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں) **عن**

جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا صَلَّیْتُ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا مین اگر فرض نمازون کو ادا کرون اور رمضان کے روزے رکھون اور حلال کو حلال سمجھون اور حرام کو حرام اس سے زیادہ کچھ نہ کرون تو جنت مین جاونگا آپنے فرمایا ہان وہ شخص بولا قسم خدا کی مین اس سے زیادہ کچھ نہ کرونگا **بَابُ** بَیَانِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَدَعَآئِمِہِ الْعِظَامِ اسلام کے بڑے بڑے ارکان اور ستونوں کا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْحَجُّ وَصِیَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِیَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ ھٰکَذَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اسلام بنا کیا گیا ہے پانچ چیزون پر یعنے پانچ ستون پر (اسلام کہرا ہے یہ تشبیہ ہے اسلام کو ایک گہر کی مانند سمجھو یا چہت کی جس مین پانچ کہمبے ہون) اللہ جل جلالہ کی توحید نماز قائم کرنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا حج کرنا ایک شخص بولا حج اور رمضان کے روزے (یعنے حج کو پہلے کیا اور روزون کو بعد) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج مین نے یون ہی سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف مگر دوسری روایت خود ابن عمر رضی اللہ عنہ سے تقدیم حج مروی ہے پہر انہون نے اُس شخص پر کیسے انکار کیا اس کا جواب علمار نے یون دیا ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کو دو بار سنا ہوگا ایک بار تقدیم صوم اور ایک بار تقدیم حج پہر اُس شخص کے سامنے وہ روایت نقل کی جو تقدیم صوم تہی جب اس نے حج کو پہلے کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُسپر انکار کیا کہ تو اس بات کو کیا جانے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون ہی فرمایا تقدیم صوم اور اس سے یہ بات نہین نکلتی کہ انہون نے دوسری طرح سے یہ روایت نہین سنی اور احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تقدیم حج کی روایت کو فراموش کر گئے ہون اسلیے انہون نے اُسکا انکار کیا پہر یاد آئی تو اسکو روایت کیا حافظ ابن الصلاح نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی محافظت اس ترتیب پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ واو کلام عرب مین ترتیب کے لیے آئی ہے اور یہ مذہب ہے بہت فقہا شافعیہ اور بعض نحویون کا لیکن جو لوگ واو سے ترتیب نہین نکالتے جیسے جمہور کا قول ہے اور وہی مختار ہے وہ کہتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ انکار اسلیے نہ تہا کہ واو ترتیب کو مقتضی ہے بلکہ اس لیے کہ رمضان کے روزے سنہ ۲ ہجری مین فرض ہوئے اور حج سنہ ۶ یا سنہ ۹ ہجری مین فرض ہوا تو روزے کو پہلے ذکر کرنا مناسب ہی پہر تقدیم حج کی روایت بالمعنے ہے اور اس مین تصرف ہوا ہے تقدیم اور تاخیر سے نووی نے کہا ابن الصلاح کی یہ تقریر مسلم نہین کیونکہ دونون روایتین صحیح

ہین اور دونون مین منافات نہین اور اس قسم کا احتمال روایات مین بیفائدہ قدح پیدا کرتا ہے اور ابو عوانہ اسفرائنی نے کتاب مخرج علے صحیح مسلم مین انکار ابن عمرؓ کا صیام کی تقدیم پر نقل کیا ہے اور یہ برعکس ہے مسلم کی روایت کے لیکن ابن الصلاح نے کہا کہ یہ روایت مسلم کی روایت کا مقابلہ نہین کر سکتی نووی نے کہا احتمال ہے کہ یہی صحیح ہو اور شاید یہ واقعہ دوبارہ پیش آیا ہو واللہ اعلم (نووی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کہڑا کیا گیا پانچ ستون پر ایک یہ کہ اللہ ہی کی عبادت کی جاوے اور اُسکے سوا کا (تمام جہوٹے خداؤنکا) انکار کیا جاوے دوسرے نماز پڑہنا تیسرے زکوۃ دینا چوتہے بیت اللہ کا حج کرنا پانچوین رمضان کے روزے رکہنا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام بنایا گیا ہے پانچ چیزون پر ایک تو گواہی دینا اس بات کی کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور حضرت محمد اُس کے بندے ہین اور اُس کے بہیجے ہوئے دوسرے قائم کرنا نماز کو تیسرے زکوۃ دینا چوتہے حج کرنا خانہ کعبہ کا پانچوین رمضان کے روزے رکہنا عَنْ طَاؤُسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَلَا تَغْزُوْا فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے کہا تم جہاد کیون نہین کرتے اُنہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے اسلام کے پانچ کہم (ستون) ہین ایک تو گواہی دینا اس بات کی کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے دوسری نماز پڑہنا تیسری زکوۃ دینا چوتہی رمضان کے روزے رکہنا پانچوین خانہ کعبہ کا حج کرنا **ف** اور جہاد اس قسم کا رکن نہین کہ ہر مسلمان کو اس کا کرنا ضرور ہو بلکہ جہاد فرض کفایہ ہے اگر بعضون نے کیا تو سب کی طرف سے الزام جاتا رہا البتہ اگر کوئی نکرے تو سب کے سب گنہگار ہونگے یہ اُسوقت ہے جب جہاد مین سب مسلمانون کے شریک ہونیکی ضرورت نہ ہو اور جو جماعت جہاد کر رہی ہو وہ دشمن کے مقابلے کے لیے کافی ہو اور جب کافر ہجوم کر آوین اور جہاد کرنیوالے مسلمان اُنکے مقابلے سے عاجز ہون تو اُس وقت سب پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ ابن عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جہاد مین شریک ہو چکے تہے یہ واقعہ اُس وقت کا ہوگا جب وہ بوڑہے ہونگے

یا اور کسی عذر سے انکو جہاد مین جانے کی طاقت نہ ہوگی یا وہ فتنہ کا وقت ہوگا جب خود مسلمان ایک دوسرے سے لڑرہے تھے ایسے وقت مین لوگہر بیٹہے رہنا بہت عمدہ ہے **بَابُ** الْاَمْرِ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَائِعِ الدِّیْنِ وَالدُّعَاءِ اِلَیْہِ وَالسُّؤَالِ عَنْہُ وَحِفْظِہٖ وَتَبْلِیْغِہٖ مَنْ لَّمْ یَبْلُغْہُ **ترجمہ** باب حکم کرنا اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لانے کے لیے اور دین کے احکام پر اور لوگون کو بلانا اُس طرف اور پوچھنا اور یاد رکہنا دین کی باتون کو اور پہونچانا دین کا اُن لوگون کو جنکو نہین پہونچا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَقَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ کُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ اِلَیْکَ اِلَّا فِیْ شَھْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَعْمَلُ بِہٖ وَنَدْعُوْا اِلَیْہِ مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ فَقَالَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ زَادَ خَلَفٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَعَقَدَ وَاحِدَۃً **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے عبد القیس کے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (وفد کہتے ہین اُن لوگون کو جو ایک جماعت یا قوم کی طرف سے منتخب ہو کر بہیجے جاوین کسی ضروری کام کے واسطے بادشاہ یا وزیر یا کسی سردار کیطرف اور عبد القیس ایک شخص کا نام ہے جسکی اولاد کو عبد القیس کہتے ہین اور یہ ایک شاخ ہے ربیعہ کی جو ایک بڑا قبیلہ تہا عرب مین یہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تہے چودہ سوار تہے جنکا سردار اشج عصری تہا اور ان لوگون مین تہے مزیدہ بن مالک محاربی اور عبیدہ بن ہمام محاربی اور صحار بن عباس مری اور عمرو بن مرحوم عصری اور حارث بن شعیب عصری اور حارث بن جندب اور باقی لوگون کا نام معلوم نہین ہوا اور ان لوگون کے آنے کا یہ سبب تہا کہ منقذ بن حیان ایک شخص تہا جو اکثر مدینہ منورہ مین تجارت کے لیے آیا کرتا جاہلیت کے زمانہ مین ایک بار وہ چادرین اور کہجورین ہجر (ایک بستی کا نام ہے) سے مدینہ مین لیکر آیا اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے کو ہجرت کر چکے تہے منقذ راہ مین بیٹہا تہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اودہر سے گزرے منقذ آپ کو دیکہکر اوٹہ کہڑا ہوا آپنے فرمایا منقذ تمہاری قوم کے سب لوگون کا کیا حال ہے پہر آپنے اُسکی قوم کے بڈہون بڑون سے ہر ایک کا نام لیا منقذ یہ معجزہ دیکہکر حیران ہوا اور اُسی وقت اسلام لایا اور سورہ فاتحہ اور اقرأ سیکہا پہر ہجر کی طرف جانے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ ایک خط روانہ کیا عبد القیس کے لوگون کو وہ خط منقذ نے عبد القیس کے لوگون کو نہین دیا اور اپنے پاس چہپا رکہا ایک بار منقذ کی جورو جو اشج عصری کی بیٹی تہی اشج کا نام منذر بن عائذ تہا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام اشج رکہا کیونکہ اُسکی پیشانی مین ایک چوٹ کا نشان تہا)

اُسنے اپنے خاوند کو نماز اور قرآن پڑہتے دیکہکر اپنے باپ منذر سے اُسکا تذکرہ کیا اور یہہ کہا کہ میرے خاوند کا جب
سے وہ مدینہ سے لوٹ کر آیا ہے عجب حال ہوگیا ہے ہاتہ پاؤن دہوتا ہے پہر ایک طرف (یعنے قبلے کی طرف) منہ
کرکے کبہی ہنیہ جہکاتا ہے (رکوع) کبہی زمین پر گرتا ہے (سجدہ) جب منذر اُسکے خاوند سے ملا اور دونون کی
باتین ہوئین تو منذر کے دل مین اسلام کا خیال جم گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکر اپنی قوم پاس
آیا اور پڑہ کر سنایا اُن سبہون کا دل اسلام کی طرف مائل ہوا اور اُنہون نے ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف روانہ کی جسکا سردار اشج کو کیا جب وہ مدینہ سے قریب پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
سے فرمایا تمہارے پاس عبد القیس کے لوگ آتے ہین جو پورب والون مین سب سے بہتر ہین اور اُن مین اشج بہی
ہے وہ لوگ پہرنے والے نہین نہ شک کرنے والے **ت** اور کہا یا رسول اللہ ہم ربیعہ کے قبیلہ مین سے ہین اور
ہمارے اور آپکے بیچ مین مضر کے کافر روکے ہین (مضر بہی ایک قبیلہ کا نام ہے اُسکے لوگ کافر تہے اور وہ عبد القیس
اور مدینہ کے بیچ مین رہتے تہے عبد القیس کے لوگون کو آنے نہ دیتے تہے) اور ہم نہین آسکتے آپ تک مگر حرام
مہینے مین (عرب کے نزدیک چار مہینے حرام تہے یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) ان مہینون مین
وہ لوٹ مار نہ کرتے اور مسافرون کو نہ ستاتے اس وجہ سے ان مہینون مین مسافر سفر کیا کرتے اور بے کہٹکے
راہ چلتے) تو بتلایئے ہمکو کوئی ایسی بات جس پر ہم عمل کرین اور ہماری طرف کے لوگون کو بہی اُس طرف بلاوین
آپنے فرمایا مین تمکو حکم کرتا ہون چار باتون کا اور منع کرتا ہون چار باتون سے پہر بیان کیا اُنکو حکم کرتا ہون
کہ گواہی دو اس بات کی کوئی برحق معبود نہین سوا خدا کے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بہیجے ہوئے
ہین اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوۃ کو اور ادا کرو پانچوان حصہ غنیمت کے مال مین سے **ف** دوسری
روایت مین پانچ باتین مذکور ہین چار تو یہی اور ایک رمضان کے روزے اور بخاری کی روایت مین بہی پانچ
باتین ہین اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ آپنے چار باتین فرمائین اور ذکر کیا پانچ کو علما نے اسکا جواب کئی
طرح سے دیا ہے سب سے ظاہر وہ ہے جو ابن بطال نے کہا کہ اصل مقصود چار ہی باتین تہین یعنے توحید اور نماز
اور زکوۃ اور روزہ مگر ایک بات غنیمت کے خمس کی زیادہ بتلائی اسلیے کہ وے لوگ کفار مضر کے قریب رہتے
تہے اور اُنکو جہاد کرنا پڑتا تہا اور غنیمتین ملتی تہین اور ابن الصلاح نے کہا وان تؤدوا کا عطف شہادۃ ان
لا الہ الا اللہ پر نہین ہے تا کہ پانچ باتین ہون بلکہ اربع پر ہے تو مطلب یہ ہوا مین تمکو حکم کرتا ہون چار باتون
کا اور ایک اور بات کا **ت** منع کرتا ہون دُبّا سے (یعنے کدو کے تونبے) اور حنتم سے **ف** حنتم کی
تفسیر مین علما کے کئی اقوال ہین صحیح یہ ہے کہ حنتم کہتے ہین سبز لاکہی گہڑون کو اور یہ تفسیر خود صحیح مسلم مین کتاب
الاشربہ مین ابو ہریرہ سے منقول ہے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مغفل اور اکثر اہل لغت کا اور بعضون نے کہا

کہ حنتم ہر ایک گھڑے (ٹھلیا) کو کہتے ہیں یہ عبداللہ بن عمر اور سعید بن جبیر اور ابو سلمہ کا قول ہے بعضوں نے کہا کہ حنتم ایک قسم کے گھڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں وہ اندر سے روغنی ہوتے ہیں اور یہ انس بن مالکؓ اور ابن ابی لیلیٰ سے منقول ہے انہوں نے کہا وہ لال ہوتے ہیں بعضوں نے کہا کہ حنتم لال رنگ کے گھڑے تھے ان میں مصر سے شراب آیا کرتا تہا یہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ طائف سے اس میں شراب آتا تہا اور کچھ لوگ ان میں نبیذ بنایا کرتے تہے بعضوں نے کہا کہ حنتم وہ گھڑے ہیں جو مٹی اور بال اور خون سے بنتی ہے اور عطا سے منقول ہے (نووی) **ف** اور نقیر سے (یعنے جو مین برتن سے ایک لکڑی کو لیکر اسکو کہود کر گڑا سا بنا لیتے تہے) اور مقیر سے **ف** مقیر قار سے نکلا ہے یعنے جس برتن پر قار چڑہا ہو قار زفت کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا زفت ایک قسم ہے قار کی اور اول قول صحیح ہے کیونکہ ابن عمرؓ سے بسند صحیح منقول ہے کہ مزفت اور مقیر ایک چیز ہے اور قار اور زفت کو ہندی میں رال کہتے ہیں **ف** خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ گواہی دینا اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور اشارہ کیا آپنے انگلی سے ایک کا **ف** یہ جو ان چاروں قسم کے برتنوں سے ممانعت کی اس سے غرض یہ ہے کہ ان برتنوں میں شراب نہ بناؤ یعنے کہجور اور انگور ان میں نہ بہگوؤ اسلیے کہ ان برتنوں میں شراب تیار ہوا کرتا تہا اور نشہ ان میں جلدی پیدا ہو جاتا ہے اور چمڑے میں شربت بہگونے کی ممانعت نہیں کی کیونکہ چمڑا لطیف ہے اس میں نشہ والی چیز نہیں چھپتی بلکہ اگر چمڑا تیز شراب سے پہٹ جاتا ہے اور یہ ممانعت بہی اوائل اسلام میں تہی پہر بریدہؓ کی حدیث سے منسوخ ہو گئی اس میں یہ ہے کہ میں نے تمکو منع کیا تہا شربت بہگونے سے سوا چمڑے کے اور برتنوں میں لیکن اب بہگوؤ ہر برتن میں اور نہ پیو اس شراب کو جو نشہ لاوے روایت کیا اسکو مسلم میں اور یہی قول ہے جمہور علما کا اور خطابی نے کہا کہ صحیح یہی ہے کہ یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اور ایک جماعت علما نے اس ممانعت کو قائم رکہا ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی منقول ہے عمر اور ابن عباسؓ سے (نووی)

عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَاِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَاِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ قَالَ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَقَالَ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ

وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ
قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُ وَاَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ
وَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ وَرَاءَكُمْ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ **ترجمہ** ابوجمرہ نصر بن عمران
سے روایت ہے میں ابن عباسؓ کے سامنے اُن کے اور لوگوں کے بیچ میں مترجم تھا (یعنے اور ون کی بات کو عربی
میں ترجمہ کرکے ابن عباسؓ کو سمجھاتا اور اُن کی بات فارسی میں ترجمہ کرکے لوگوں کو سمجھاتا) اتنے میں ایک عورت
آئی جو پوچھتی تھی گھڑے کے نبیذ کو **ف** یعنے مٹی کے مٹھور یا ٹھلیا یا گھڑے میں جو کھجور یا انگور کا شربت بنایا
جاوے اسکا پینا کیسا ہے نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اس بات کی کہ عورت اجنبی اور غیر مردون سے بات کر سکتی
ہے اور انکی آواز سن سکتی ہے اور وہ انکی آواز سن سکتے ہیں احتیاج کے وقت **ف** ابن عباسؓ نے کہا کہ عبد
القیس کے وفد (وفد کے معنے اوپر گزرے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے پوچھا یہ وفد کون ہیں یا یہ کون
قوم کے لوگ ہیں لوگون نے کہا ربیعہ کے لوگ ہیں آپنے فرمایا مرحبا ہو قوم یا وفد کو **ف** مرحبا ایک کلمہ ہے جسکو
عرب کے لوگ ملاقات کے وقت بولتے ہیں یعنے جب کوئی ملنے کو آتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ تم اچھی جگہہ آئے
وسعت اور کشائش کی جگہہ میں **ف** جو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ (کیونکہ خود آئے مسلمان ہونیکو بغیر لڑائی
کے اگر لڑائی کے بعد مسلمان ہوتے تو رسوا ہوتے لونڈی غلام بنائے جاتے مال لٹ جاتا تو شرمندہ ہوتے) اُن
لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ پاس دور دراز سفر سے آتے ہیں اور ہمارے اور آپکے بیچ میں یہ قبیلہ ہے مضر کے
کافرون کا تو ہم نہیں آسکتے آپ تک مگر حرام مہینے میں (جب لوٹ مار نہیں ہوتی) اسلیے ہمکو حکم کیجیے ایک
صاف بات کا جسکو ہم بتلا دیں اور لوگون کو بھی اور جاویں اُسکے سبب سے جنت میں آپ نے حکم کیا انکو چار باتون
کا اور منع کیا انکو چار باتون سے حکم کیا انکو اللہ کی توحید پر ایمان لانیکا اور پوچھا اُن سے تم جانتے ہو ایمان کیا
ہے اُنہون نے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا ایمان گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی لائق
نہیں عبادت کو سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمدؐ اُسکے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا
اور روزے رکھنا رمضان کے (یہ چار باتیں ہو گئیں اب ایک پانچوین بات اور ہے) اور ادا کرنا پانچوین حصہ
کا غنیمت کے مال میں سو (یعنے جب کافرون کی لوٹ میں سے مال ملے اُس میں سے پانچوان حصہ خدا اور رسول کے لیے
نکالو) اور منع کیا انکو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی گھڑے اور روغنی برتن سے شعبہ نے کبھی یون کہا اور نقیر
سے اور کبھی کہا مقیر سے (دونون کے معنے اوپر گذرے) اور فرمایا یاد رکھو اسکو اور خبر کرو ان باتون کی اُن
لوگون کو جو تمہارے پیچھے ہیں اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے مَنْ وَرَاءَكُمْ کہا بدلے مِنْ وَرَائِكُمْ کے (اور مطلب
ایک ہے) اور اُن کی روایت میں مقیر کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَالَ أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيْثِهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ **ترجمہ** دوسری روایت بہی ابن عباسؓ سے اسی طرح ہے اُس مین یہ ہے مین تمکو منع کرتا ہون اُس نبیذ سے جو بہگویا جاوے کدوے تونبے اور چوبین اور سبز لاکہی اور روغنی برتن مین ابن معاذ نے اپنی روایت مین اپنے باپ سے اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے اشج سے (جسکا نام منذر بن حارث بن زیاد تہا یا منذر بن عامر یا منذر بن عبید یا عائذ بن منذر یا عبد اللہ بن عوف) فرمایا تجہ مین دو عادتین ایسی ہین جنکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو عقلمندی دوسری دیر مین سمجہ بوجہکر کام کرنا جلدی نہ کرنا **ف** یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلیے فرمایا کہ جب عبد القیس کے لوگ مدینہ مین پہونچے تو جہٹ پٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے مگر اشج سامان کے پاس کہڑا رہا اور سب سامان اکٹہا کیا اور اونٹ کو باندہا پہر اچہے کپڑے بدلے بعد اسکے آپ پاس آیا آپنے اُسکو نزدیک بلایا اور اپنے پاس بٹہلایا پہر یہ فرمایا حقیقت مین عقلمندی اور اطمینان یہ دونون صفتین ایسی ہین جو تمام خوبیون کی جڑ ہین بعض آدمی عقلمند ہوتے ہین لیکن جلد باز اُن سے بہت سی غلطیان ہو جاتی ہین پہر شرمندہ ہوتے ہین عمدہ بات یہ ہے کہ جس کام کو کرنا چاہے پہلے اُس مین خوب فکر کرے اور اُسکے فائدون اور نقصانون پر نظر ڈالے پہر جب فائدے زیادہ معلوم ہون اور اُس کام کا انجام بہی اچہا ہو تو اُسکو کرے اگر خود سے یہ کام نہ ہو سکے تو اور عقلمند دوستون سے مشورہ لیوے حکما نے کہا ہے کہ جو آدمی ہر کام کو خیال آتے ہی کر بیٹہتا ہے اُس مین اور جانور مین کچہ فرق نہین جانور کی عقل اسی قدر ہے کہ جو خیال آیا اُسی طرف دوڑا فکر و تامل اور انجام بینی کچہ نہین

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ سَعِيْدٌ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِي حَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا حَيٌّ مِّنْ رَبِيْعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيْرِ قَالَ بَلٰى جِذْعٌ تَنْقُرُوْنَهُ فَتَقْذِفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوْهُ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ قَالَ وَفِي

الْقَوْمِ رَجُلٌ اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ وَكُنْتُ اَخْبَاُهَا حَيَاءً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ فَفِيْمَ نَشْرَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ وَلَا تَبْقٰى بِهَا اَسْقِيَةُ الْاَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ
اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ ﴿ **ترجمہ** قتادہ سے روایت
ہے مجھ سے حدیث بیان کی اُس شخص نے جو ملا تھا اُس وفد سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے عبد
القیس کے قبیلے مین سے (اور قتادہ نے نام نہ لیا اُس شخص کا جس سے یہ حدیث سنی اسکو تدلیس کہتے ہین) سعید
نے کہا قتادہ نے ابو نضرہ کا نام لیا اُنہون نے سنا ابو سعید خدری رضی سے (تو قتادہ نے اس حدیث کو ابو نضرہ
(منذر بن مالک بن قطعہ) سے سنا اُنہون نے ابو سعید خدری رضی سے (سعد بن مالک بن سنان سے) کہ کچھ لوگ
عبد القیس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے اے نبی اللہ کے ہم ایک شاخ ہین ربیعہ کی
اور ہمارے اور آپکے بیچ مین مضر کے کافر ہین اور ہم نہین آسکتے آپ تک مگر حرام مہینون مین تو حکم کیجیے
ہمکو ایسے کام کا جسکو ہم بتلا دین اور لوگون کو جو ہمارے پیچھے ہین اور جنت مین جاوین ہم اسکی وجہ سے
جب ہم اُسپر عمل کرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمکو حکم کرتا ہون چار باتون کا اور منع
کرتا ہون چار چیزون سے پوجو اللہ کو اور نہ شریک کرو اُسکے ساتھ کسی کو اور قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو۔ اور
روزے رکھو رمضان کے اور ادا کرو پانچوان حصہ غنیمت کے مالون مین سے اور منع کرتا ہون مین تمکو چار چیزون
سے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور نقیر سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ نقیر آپ نہین
جانتے آپنے فرمایا کیون نہین جانتا نقیر ایک لکڑی ہے جسکو تم کھود لیتے ہو پھر اُس مین قطیعا (ایک قسم
کی چھوٹی کھجور اُسکو شہریز بھی کہتے ہین) بھگوتے ہو سعید نے کہا یا تمر بھگوتے ہو پھر اُس مین پانی ڈالتے
ہو جب اُسکا جوش تھم جاتا ہے تو اُس کو پیتے ہو یہانتک کہ ایک تم مین کا اپنے چچا کے بیٹے کو مارتا ہے
تلوار سے (نشہ مین آنکر جب عقل جاتی رہتی ہے تو دوست دشمن کی شناخت نہین رہتی اپنے بھائی کو
جسکو سب سے زیادہ چاہتا ہے تلوار سے مارتا ہے شراب کی برائیون مین سے یہ ایک بڑی برائی ہے جس کو
آپنے بیان کیا) راوی نے کہا ہمارے لوگون مین اُس وقت ایک شخص موجود تھا (جسکا نام جہم تھا) اُسکو
ایک زخم لگ چکا تھا اسی نشے کے بدولت لیکن مین اسکو چھپاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کے
مارے مینے کہا یا رسول اللہ پھر کس برتن مین ہم شربت پیین آپ نے فرمایا پیو چمڑے کے برتنون مین مشکون
مین جنکا مونہ باندھا جاتا ہے (ڈوری یا تسمے سے) لوگون نے کہا اے نبی اللہ کے ہمارے ملک مین جو ہے

ہے مین وہان حجرے کے برتن نہین ہو سکتے آپنے فرمایا جو حجرے کے برتنون مین اگر چوب ہے انکو کاٹ ڈالین یعنے جس طور سے ہو سکے حجرے ہی کے برتنون مین پیو جو ہون حفاظت کرو اگر نہ ہو سکے تو خیر پر اور برتن مین پیا درست نہین کیونکہ وہ شراب کے برتن مین ہے راوی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے اشج سے فرمایا تجھ مین دو خصلتین ایسی ہین جنکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو عقلمندی دوسری سہولت اور اطمینان جلدی نکرنا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ وَالتَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ **ترجمہ** دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اُس مین بجای تقذفون کے تذیفون یا تذیفون ہے یعنے ملاتے ہو اُس مین قطیعا اور کھجور اور پانی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ أَوَتَدْرِي مَا النَّقِيرُ قَالَ نَعَمْ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَى **ترجمہ** ابو سعید خدری نے روایت ہے عبد القیس کے وفد جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو کہنے لگے اے نبی اللہ کے اللہ ہمکو آپ پر فدا کرے کونسا شراب ہم کو درست ہے آپنے فرمایا نقیر مین نہ پیو انہون نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ ہمکو آپ پر فدا کرے کیا آپ جانتے ہین نقیر کو آپنے فرمایا ہان نقیر ایک لکڑی ہے جسکے بیچ مین کھود کر گڈھا کر لیتے ہین کھدے کے تونبے مین نہ پیو سبز لاکھی برتن مین نہ پیو اور پیو مشکون مین اجنکے منہ بندہا ہو ڈوری یا تسمے سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے جو جابجا اوپر مذکور ہوئے اور مین اختصار سے انکو بیان کرتا ہون ایک تو روساء اور اشراف کی سفارت روانہ کرنا ضروری اور مہم کامون کے لیے دوسری سوال سے پہلے عذر ظاہر کرنا تیسرے مہمات اسلام اور ارکان اسلام کا بیان سوا حج کے اور اوپر ہم کہہ چکے کہ اسوقت تک حج فرض نہین ہوا تھا چوتھی عالم کا مدد چاہنا دوسرون کے سمجھانے کے لیے کسی اور شخص سے جیسے ابن عباسؓ کے مترجم ابو جمرہ تھے پانچوین ترجمہ اور فتوی اور خبر مین ایک شخص کا قول کافی ہونا چھٹی مہمان کے لیے مرحبا کہنا اسکی تعریف کرنا اسکے خوش کرنے کے لیے ساتوین تعریف کرنا منہ پر جب اُس مین فتنے کا خوف نہو اور منہ پر تعریف کرنا یعنے مدح جو منع ہے وہ اُسی وقت ہے جب فتنے کا خوف ہو ورنہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مقامون مین مدح ثابت ہے آپنے ابو بکرؓ سے فرمایا ازار لٹکانے کی حدیث مین تو اُن لوگون مین سے نہین ہے جو تکبر سے ایسا کام کرتے ہین اور فرمایا اے ابو بکر مت رو سب لوگون سے زیادہ احسان صحبت اور مال کی وجہ سے مجھ پر تیرا ہے اور جو مین کسی کو دوست بناتا سوا خدا کے تو ابو بکرؓ کو بناتا اور ایسی ہی بہت سی حدیثین اور آثار منقول ہین انہین میں سے وہ ہے جو عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا ... اگر وہ کہے مجھ سے کھول کر بیان کرو تو مین عرض

رمضان کا لفظ کہنا درست ہونا شہر رمضان کہنا ضرور نہین دسوین عالم سے دوبارہ پوچھنا سمجھنے کے لیے گیارہوین تاکید کرنا کلام کے زیادہ اثر ڈالنے کے لیئے بارہوین یہ کہنا درست ہی کہ خدا مجھے تم پر قربان اور فدا کرے انتہے مختصرا

باب الدُّعَاءِ اِلَی الشَّهَادَتَیْنِ وَشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ باب بلانے مین لوگون کو طرف شہادتین کے اور بیان مین اسلام کے ارکان کے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی معاذ بن جبل نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا (یمن کیطرف حاکم کر کے) تو فرمایا تم ملوگے کچھ لوگون سے اہل کتاب کے تو بلانا انکو اس بات کی گواہی کی طرف کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر وہ اسکو مان لین تو بتلانا انکو یہ بات کہ اللہ نے اُن پر فرض کی ہین پانچ نمازین ہر دن اور رات مین پھر اگر وہ مان لین اسکو تو بتلانا انکو یہ بات کہ اللہ نے فرض کیا ہے اُن پر زکوۃ کو جو لیجاوے گی اُن کے مالدارون سے پھر دیجاویگی اُنہی کے فقیرون اور محتاجون کو اگر وہ اسکو مان لین تو خبردار نہ لینا عمدہ مال اُن کے (یعنے زکوۃ مین متوسط جانور لینا عمدہ دودہ والا اور پر گوشت فربہ چھانٹ کر نہ لینا) اور بچنا مظلوم کی بددعا سے کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہین **ف** یعنے وہ فوراً اللہ تک پہنچ جاتی ہے اور قبول ہوتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بہت باتین نکلتی ہین قبول کرنا خبر واحد کا اور واجب ہونا عمل اُسپر اور وتر کا واجب نہ ہونا اسلیے کہ معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی وفات سے چند روز پہلے یمن کی طرف بھیجے گئے تھے پھر اگر وتر واجب ہوتا تو آپ اُس کو بھی نمازون مین شریک کرتے اور مسنون ہونا دعوت کفار کا طرف توحید کی جنگ سے پہلے اور حکم نہ ہونا اسلام کا جبتک شہادتین کا زبان سے اقرار نہ کرے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور واجب ہونا پانچون نمازون کا ہر دن اور رات اور گناہ عظیم ہونا ظلم کا اور امام کو نصیحت کرنا اپنے عاملون کو اللہ سے ڈرنے کے لیے اور ظلم سے بچنے کے لیئے اور حرام ہونا زکوۃ وصول کرنے والے پر عمدہ مال چھانٹ لینا اسی طرح صاحب مال پر برا مال دینا اور زکوۃ نہ دینا کافر کو نہ مالدار کو اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے خطابی اور ہمارے اصحاب نے کہ زکوۃ کا نقل جائز نہین یعنے ایک ملک کی زکوۃ دوسرے ملک کے فقیرون کو نہ بھیجی جاوے اور یہ استدلال قوی نہین کیونکہ فقرائہم سے مراد مسلمانون کے فقیر ہوسکتے ہین اور بعضون نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ کافر فروع شریعت جیسے نماز روزہ زکوۃ کے ساتھ مخاطب

نہیں ہیں یعنے انکو صرف یہی حکم ہے کہ ایمان لاوین اور اسی پر مرے نہ کرنے پر انکو عذاب ہوگا نماز روزہ وغیرہ اُن پر جب
فرض ہے کہ وہ مسلمان ہوں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں یوں فرمایا اگر وہ اس
کو مان لیں تو انکو یہ بتلا تو معلوم ہوا کہ جب وے شہادتین ہی کو نہ مانیں تو ارکان اسلام اُن پر واجب نہیں اور
یہ استدلال ضعیف ہے اسلیے کہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب وہ شہادتین کا اقرار کریں تو انکو بتلا دے کہ نماز کا
مطالبہ اُن سے ہوگا دنیا میں اور دنیا میں تو ارکان اسلام کا مطالبہ جب ہی ہوگا جب وہ اسلام لاوین اس سے یہ
لازم نہیں کہ آخرت میں بھی انکو ارکان اسلام کے ترک پر عذاب نہ ہو اور قرینہ اس پر یہ ہے کہ حضرتؐ نے ایک ایک
بات بترتیب بتلائی پہلے جو بہت ضروری تھی پھر جو اُس سے کم پھر جو اُس سے کم اور خود اسی حدیث میں یہ بات موجود
ہے کہ جب وہ نماز کو مان لیں تو بتلا انکو زکوٰۃ کی فرضیت حالانکہ اسکا کوئی قائل نہیں ہوا کہ پہلے انسان پر نماز
فرض ہوتی ہے پھر اسکے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے دوسری روایت
بھی ایسی ہی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ
اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ
اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ
مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب معاذؓ کو یمن بھیجا تو اُن سے کہا تم جاؤ گے ایک قوم پاس اہل کتاب میں سے تو سب سے پہلے جس طرف
تم انکو بلاؤ وہ اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے پھر جب وہ خدا کو پہچان لیویں **ف** قاضی عیاض نے کہا اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ خدا کو نہیں پہچانتے اور یہی قول ہے بڑے بڑے متکلمین
کا اگرچہ وہ ظاہر میں خدا کی پرستش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمنے خدا کو پہچانا اگرچہ عقل اس بات کو جائز رکھتی
ہے کہ جو شخص ایک رسول کو نہ مانے وہ خدا کو پہچان لیوے قاضی عیاض نے کہا جو شخص خدا کو مشابہ سمجھتا ہے اور
مخلوقات کے یا خدا کو جسم جانتا ہے اور اجسام کی طرح یہودیوں میں سے یا خدا کو اولاد ہونا جائز جانتا ہے یا
اسکی بی بی یا بیٹا ثابت کرتا ہے یا حلول اور انتقال اور امتزاج اجسام کیطرح اُس کے لیے جائز سمجھتا ہے نصاریٰ
میں سے یا اُسکے اوصاف ایسے بیان کرتا ہے جو اسکو لائق نہیں یا اُسکے لیے شریک یا مخالف برابر والا ثابت
کرتا ہے مجوس اور بت پرستوں میں سے اُن سب کا معبود درحقیقت خدا نہیں ہے اگرچہ وہ اُسکا نام خدا رکھیں
تو درحقیقت انہوں نے سچے خدا کو نہیں پہچانا اس نکتے کو سمجھکر یاد رکھنا چاہیے (نووی) **ت** تو انکو بتلا کہ اللہ

اُن پر پانچ نمازین فرض کی ہین ہر رات اور دن مین جب وہ یہ کرنے لگین تو اُنکو بتلا کہ اللہ نے اُنپر زکوٰۃ فرض کی ہے جو لیجاویگی اُنکے مال مین سے پھر دیجاویگی اُنہی مین کے فقیرون کو جب وہ یہ بھی مان لین تو زکوٰۃ لے اُن سے اور بچ اُنکے عمدہ مالون سے **ف** یہ جو فرمایا زکوٰۃ لی جاویگی اُنکے مال مین سے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان زکوٰۃ نہ دیوے تو جبراً اُسکے مال مین سے وصول کیجاویگی اس مین خلاف نہین ہے مگر اختلاف اس مین ہے کہ آیا وہ باطنا بینہ وبین اللہ زکوٰۃ سے بری ہوگا یا نہ ہوگا اس مین ہمارے اصحاب کے دو قول ہین (نووی)

بَابُ الْاَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ باب بیان مین اس بات کے کہ لوگون سے لڑنا چاہیے یہانتک کہ وہ کہنے لگین کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے اور بیشک حضرت محمد اُسکے رسول ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّیْقُ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ ہوئے اور عرب کے لوگ جو کافر ہو گئے کافر ہو گئے **ف** خطابی نے کہا جو لوگ اسلام سے پھر گئے تھے وہ دو طرح کے تھے ایک تو وہ جو بالکل دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے کفر کی حالت کی طرف پھر لوٹ گئے تھے اور ابوہریرہ رضؓ نے جو کہا کافر ہو گئے عرب کے لوگ جو کافر ہو گئے اس سے مراد اسی قسم کے لوگ ہین اور ایسے لوگون مین بھی دو گروہ تھے ایک گروہ تو مسیلمہ کذاب کا جو اُسکو پیغمبر جانتے تھے اور اسود عنسی کا اور اُسکے قبول کرنیوالے یمن کے لوگون مین سے یہ فرقہ تو بالکل ہمارے پیغمبر صاحب کی نبوت کا انکار کرتا تھا اور مسیلمہ یا اسود کو پیغمبر سمجھتا ابوبکر صدیق رضؓ نے اُن سے لڑنا شروع کیا یہانتک کہ مسیلمہ یمامہ مین اور اسود عنسی صنعا مین مارا گیا اور اُن کی جماعتین ٹوٹ گئین اور اکثر اُن مین کے مارے گئے دوسرا گروہ تھا جو دین سے پھر گیا تھا اور شرائع اور احکام دین کا منکر ہو کر نماز روزے کو چھوڑ دیا تھا اور پھر اُسی جاہلیت کے طریق پر چلنے لگا تھا اُس وقت خدا کو سجدہ صرف تین مسجدون مین ہوتا تھا ایک مکہ کی مسجد دوسری مدینہ کی مسجد تیسری عبدالقیس کی مسجد بحرین مین دوسری طرح کے وہ لوگ تھے جنہون نے نماز اور زکوٰۃ مین فرق نکالا تو نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کیا یہ لوگ درحقیقت

ایک قسم کے باغی تھے انہی لوگون کے بارے مین حضرت عمرؓ کو شبہ ہوا (السراج الوہاج) **ف** تو حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا تم کیونکر لڑو گے ان لوگون سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اُس نے بچا لیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے (یعنے کسی قصور کے بدلے جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جاویگا) پھر حساب اُسکا اللہ پر ہے (اگر اُس کے دل مین کفر ہو اور ظاہر مین ڈر کے مارے مسلمان ہوگیا ہو تو قیامت مین اللہ اُس سے سمجھ لیگا دنیا ظاہر پر ہے دنیا مین اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا **ف** تو حضرت عمرؓ کا اعتراض بنظر ظاہر حدیث کے تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اُس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو اور یہ لوگ لا الہ الا اللہ کہتے ہین صرف زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہین پھر ان سے لڑنا اور ان کی مال اور جان لینا کیونکر درست ہوگا **ف** حضرت ابوبکرؓ نے کہا قسم خدا کی مین تو لڑونگا اُس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ مین اسلیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے **ف** مطلب حضرت ابوبکرؓ کا یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت معلق کی ہے دو شرطون پر اور جو حکم معلق ہو دو شرطون پر وہ ایک شرط کے ہونے سے حاصل نہین ہوتا جب دوسری شرط نہ ہو پھر قیاس کیا اُسکا نماز سے بعد اُسکے زکوٰۃ کو نماز کی مثل قرار دیا اور اس حدیث مین دلیل ہے اس بات کی کہ جو شخص نماز چھوڑ دے اُس سے لڑائی درست ہے باجماع صحابہ جب ابوبکرؓ نے زکوٰۃ کو جو مختلف فیہ تھی نماز کی مثل قرار دیا جو متفق علیہ تھی تو اس معاملے مین حضرت عمرؓ نے عموم حدیث سے استدلال کیا اور ابوبکرؓ نے قیاس سے اور معلوم ہوا کہ عام کی تخصیص قیاس سے ہو سکتی ہے **ف** قسم خدا کی اگر وہ ایک عقال کو روکین گے جو دیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مین لڑونگا اُن سے اُس کے نہ دینے پر **ف** مسلم مین عقالاً مروی ہے اور ایسا ہی بخاری مین اور بعضی روایتون مین عقالاً کے بدلے عناقاً ہے عناق کہتے ہین بکری کے بچے کو اور دونو صحیح ہین اور محمول ہین اس امر پر کہ ابوبکرؓ نے دو مرتبہ یہ کلام کہا ہوگا ایک بار عقال کہا اور ایک بار عناق تو روایت کیے گئے اُن سے دونو لفظ تو عناق سے مراد بکریون کے بچے ہین جنکی مائین مر گئی ہون اور عقال سے مراد ایک سال کی زکوٰۃ ہے اور بعضون نے کہا کہ عقال وہ رسی ہے جس سے اونٹ کو باندھتے ہین اور نووی نے اسکو صحیح کہا کیونکہ یہ موقع شدت اور مبالغہ کا ہے تو جہانتک عقال کی تحقیر ہو مناسب ہے اور جب ایک سال کی زکوٰۃ مراد لین تو یہ مطلب حاصل نہین ہوتا (السراج الوہاج) **ف** حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی پھر وہ کچھ نہ تھا مگر مین نے یقین کیا کہ اللہ جل جلالہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھولدیا ہے لڑائی کے لیے یعنے اُن کے دل مین یہ بات ڈالدی تب مین نے جانا کہ یہی حق ہے **ف** نووی نے کہا عمرؓ نے ابوبکرؓ کی تقلید نہین کی اس واسطے کہ عمرؓ خود مجتہد تھے اور مجتہد کو درست نہین

دوسرے مجتہد کی تقلید کرنا اور روافض نے یہ خیال کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کی تقلید کی اور بنا اسکی اُن کے خیال فاسد پر ہے کہ امام کو معصوم ہونا ضرور ہے یہ اُنکی کھلی ہوئی جہالت ہے (سراج الوہاج) نووی نے کہا بعض انفضیوں نے یہ خیال کیا ہے کہ ابوبکرؓ نے سب سے پہلے مسلمانوں کو قید اور قتل کیا حالانکہ وہ لوگ زکوٰۃ کے باب میں تاویل کرتے تھے اور کہتے تھے قرآن میں یہ جو حکم ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً الآیۃ تو یہ خطاب خاص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس واسطے کہ تطہیر یعنے پاک کرنا گناہوں سے اور تزکیہ اور صلوٰۃ دوسرے سے نہیں ہو سکتا خطابی نے کہا یہ خیال ایسے لوگوں کا ہے جن کو دین سے ذرا بہرہ نہیں اور انکے عمدہ مقاصد افترا اور بہتان اور سلف کی برائی ہیں اور ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ اسلام سے مرتد ہو جانے والے لوگ کئی طرح کے ہیں بعضے تو بالکل دین سے پھر گئے تھے اور مسیلمہ وغیرہ کو پیغمبر جاننے لگے تھے اور بعضوں نے نماز اور زکوٰۃ اور تمام شرائع کو ترک کر دیا تھا پھر انہی لوگوں کو صحابہ نے کافر سمجھا اور ابوبکرؓ نے اُن سے لڑائی کی اور اُنکی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا اور اکثر صحابہ نے اس بات میں ابوبکرؓ کی موافقت کی خود حضرت علیؓ نے بنی حنیفہ کے قیدیوں میں سے ایک عورت کو لونڈی بنایا جسکے پیٹ سے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے پھر صحابہ کا زمانہ گذرنے سے پہلے اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ مرتد کو قید نہ کرنا چاہیے بلکہ قتل کرنا چاہیے اور وہ لوگ جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا وہ دین پر قائم تھے پر باغی تھے اور اگرچہ اُن میں کے بعض زکوٰۃ دینے پر راضی ہوتے تھے پر اُن کے سرداروں نے اُنکو زکوٰۃ دینے سے روکا جیسے بنی یربوع وہ زکوٰۃ دینے پر مستعد ہو گئے تھے اور مال زکوٰۃ جمع کر کے روانہ کرنیوالے تھے کہ مالک بن نویرہ نے اُنکو روکا پھر اُن لوگوں کو خاص کر کے کافر نہیں کہا اگرچہ یہ بھی ایک قسم کے مرتد تھے کیونکہ مرتد لوگوں کے شریک ہو گئے تھے دین کی بعض باتیں موقوف کرنے میں اسلیے کہ ردت کا اطلاق ہر گمراہ پر ہوتا ہے اور ہر اُس شخص پر جو پہلے ایک کام کی طرف توجہ رکھتا ہو پھر اُس سے پھر جاوے اور یہ لوگ بھی طاعت سے پھر گئے تھے اور حق کو روکتے تھے تو یہ قبیح لقب مرتد کا اُنکے ساتھ بھی لگ گیا اور دینداری جاتی رہی اور یہ جو اُنہوں نے استدلال کیا تھا قرآن سے کہ قرآن میں خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ میں خطاب خاص ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو قرآن کے خطاب تین طرح کے ہیں ایک خطاب عام جیسے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ یعنے ایمان والو جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ اے ایمان والو فرض ہیں تمپر روزے اور ایک خطاب خاص حضرتؐ کے لیے جس میں دوسرا شریک نہیں ہو سکتا وہ جب ہے کہ آیت میں صاف اشارہ ہو کہ یہ حکم پیغمبر کے ساتھ خاص ہے جیسے وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور جیسے فرمایا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور ایک خطاب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مخاطب کیا ہے پر اُس میں پیغمبر اور سب امت کے لوگ برابر ہیں جیسے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ قائم کر نماز کو آفتاب کے ڈہلتے ہی اور جیسے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ یعنے جب تو قرآن پڑہنے لگے تو پناہ مانگ شیطان مردود سے اور جیسے وَاِذَا کُنْتَ فِیْہِمْ فَاَقَمْتَ لَہُمُ الصَّلٰوۃَ
اور یہ سب خطاب ہوا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نہین بلکہ سب امت اس مین شریک ہے اسی طرح یہ خطاب
بہی ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِہِمْ صَدَقَۃً الآیۃ تو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا قائم مقام
ہو وہ اسپر عمل کر سکتا ہے اور اسی کی مثل ہے یہ آیت یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ کہ خطاب ہے نبی کی طرف اور حکم
ہے سب مسلمانون کو بلکہ بعض مقامون مین خطاب ہے پیغمبر کیطرف اور مراد اور لوگ ہین جیسے فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّآ
اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اسلیے کہ حضرت کو شک نہ تہی اس مین جو آپ پر اترا تہا رہا تطہیر اور تزکیہ اور دعا تو یہ ہر ایک امام کر
سکتا ہے صاحب صدقہ کے لیے اور جو ثواب جس عمل پر وارد ہوا ہے وہ قائم ہے آپ کی وفات سے موقوف نہین
ہوگیا اور امام اور عامل کو مستحب ہے کہ صدقہ دینے والے کے لیے دعا کرے اسکے مال کی ترقی اور برکت کے ہے اور امید
ہے کہ اللہ تعالی اسکی دعا کو قبول کریگا اور اسکے سوال کو رد نہ کریگا اگر کوئی یہ کہے کہ جن لوگون نے اس زمانے مین
زکوۃ نہ دینے کی یہ تاویل کی تہی وہ باغی قرار پائے اب اگر اس زمانے مین بہی کوئی زکوۃ کی فرضیت کا انکار کرے اور
اسکو ادا نہ کرے تو کیا اسکا حکم مثل باغیون کے ہوگا تو جواب اسکا یہ ہے کہ نہین اس زمانے مین جو کوئی زکوۃ کی
فرضیت کا انکار کرے وہ بالاجماع کافر ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ لوگ معذور تہے کئی وجہون سے ایک تو یہ
کہ زمانہ نبوت کا ان سے قریب تہا جب احکام منسوخ ہوتے رہتے دوسرے یہ کہ وے لوگ نادان تہے اور نئے مسلمان
ہوئے تہے اسلیے شبہ مین پڑگئے اب تو دین اسلام شائع اور مشہور ہوگیا اور دین کی باتین خاص اور عام سب کو
معلوم ہوگئین اب عالم کیا جاہل تک جانتا ہے کہ زکوۃ اسلام کا ایک رکن ہے تو اب کوئی معذور نہ ہوگا اسکے
انکار مین اسیطرح حکم ہے ہر ایک شخص کا جو انکار کرے امت کے اجماعی کامون مین سے کسی کام کا جو مشہور ہو
جیسے پانچون نمازون کا یا رمضان کے روزون کا یا جنابت سے غسل کرنیکا یا زنا کے حرام ہونے کا یا شراب کے حرام
ہونے کا یا محرم عورتون سے نکاح حرام ہونے کا البتہ اگر کوئی اس زمانے مین بہی نو مسلم ہو اور ارکان اسلام
کو اچہی طرح نہ جانتا ہو وہ اگر انکار کرے نادانستہ تو کافر نہ ہوگا اور اسلام کا اطلاق اس پر باقی رہیگا اور جو
باتین امت کی اجماعی ہین پر خاص و عام مین مشہور نہین ان کا انکار کفر نہ ہوگا جیسے پہوپہی اور بہتیجی مین جمع
کرنا یا خالہ اور بہانجی مین یا قاتل کو میراث نہ دلانا یا دادی کو چہٹا حصہ ملنا انتہی باختصار (سراج الوہاج میں)
ہے کہ ابو بکر صدیقؓ جو دلیل لائے اور عمرؓ نے جو اعتراض کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو دوسری روایت کی خبر
نہین ہوئی جسکو ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا
یہانتک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے اور یقین لادین میرے اوپر اور اسپر جو مین

لاویا جب ایسا کرینگے تو بچالیا اُنھون نے اپنی جانون اور مالون کو مگر حق کے بدلے پہر حساب اُن کا اللہ پر ہے اور ابن عمرؓ کی روایت مین ہے کہ گواہی دین اسبات کی کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے اور محمد اُسکے رسول ہین اور ادا کرین نماز کو اور دیوین زکوٰۃ کو اور انسؓ کی روایت مین ہے کہ جب کرین نماز مین ہمارے قبلے کی طرف اور کہاوین ہمارا ذبح کیا ہوا جانور اور ہمارے کی سی نماز پڑہین اسلیے کہ اگر حضرت عمرؓ کو ان روایتون کی خبر ہوتی تو یہ اعتراض ہی نہ کرتے اور ابوبکرؓ کو اگر خبر ہوتی تو وہ حدیث سے دلیل لاتے قیاس کیون کرتے۔ اس حدیث سے بہت سی باتین معلوم ہوئین ایک تو قیاس کا حجت ہونا اور اُسپر عمل کرنا دوسرے نماز یا زکوٰۃ یا اور فرائض اسلام کو ادا نہ کرنے والون سے لڑنا تیسرے باغیون سے لڑنے کی اجازت چوتہے امام کو اجتہاد درست ہونا ضرورت کے وقت اور بحث کرنا امام سے نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر جان اور مال محفوظ رہنا عرب کے مشرک اور بت پرستون کے لیے ہے اور ان کے سوا اور کافر جو توحید کا اقرار کرتے ہین جیسے اہل کتاب وغیرہ وہ صرف توحید کی وجہ سے بچ نہین سکتے اس لیے دوسری حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ محمد کو رسول مانین اور نماز پڑہین اور زکوٰۃ دین اور اسکے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ جتنے احکام اور مسائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین اُن سب کو مانین پہر نووی نے کہا کہ علما نے اختلاف کیا ہے زندیق کی توبہ قبول کرنے مین یعنے جو بالکل شریعت اور دین کا منکر ہو (جیسے ہمارے اس حالی زمانے مین ایک فرقہ نکلا ہے جسکو نیچری یعنے طبعی کہتے ہین) تو اس مین پانچ قول ہین سب مین صحیح اور صواب یہ ہے کہ توبہ اُس کی قبول ہے بسبب احادیث صحیحہ مطلقہ کے اور ایک قول یہ ہے کہ اُسکی توبہ ہرگز قبول نہین بلکہ اُسکو قتل کرنا چاہیے پہر اگر وہ درحقیقت سچا ہوگا تو آخرت مین اُسکو نجات ہوگی ایک قول یہ ہے کہ پہلی بار کی توبہ مقبول ہے پہر اگر کفر اختیار کرے تو مقبول نہین ایک قول یہ ہے کہ وہ اگر خود توبہ کرے تو قبول ہے اور جو تلوار کے ڈر سے کرے تو قبول نہین ایک قول یہ ہے کہ وہ اگر دوسرون کو بھی گمراہی کی طرف بلاتا ہو تو اسکی توبہ قبول نہین ورنہ قبول ہو انتہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پہر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اُس نے بچالیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے اور حساب اُسکا اللہ پر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ گواہی دین اس بات

کی کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے اور ایمان لاوین مجہہ پر کہ مین اسکا بہیجا ہوا ہون اور اُس چیز پر جسکو مین لیکر آیا ہون یعنی قرآن پر اور شریعت کے تمام احکام پر جنکو مین لایا جب وہ ایسا کرین تو انہون نے بچا لیا اپنی جانون اور مالون کو مگر کسی حق کے بدلے اور حساب اُن کا اللہ پر ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین بیان ہے اس بات کا جو دوسری احادیث مین اختصار کیا گیا صرف لا اله الا الله کہنے سے یعنی اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کی روایتین جن مین صرف لا اله الا الله کہنے کا بیان ہے مختصر اور مجمل ہین جان اور مال بچنے کے لیے جیسے لا اله الا الله کا اقرار ضرور ہے ویسے ہی محمد رسول اللہ کا بھی بلکہ قرآن اور حدیث اور تمام احکام شریعت کا ماننا جن کا ثبوت بتواتر یقین کو پہونچ گیا ہے ضرور ہے اور اسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا اور یہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آدمی دین اسلام پر مضبوط عقیدہ رکھے اور شک نہ کرے تو وہ مومن ہے اور مسلمان ہے ضرور نہین کہ اہل کلام کے دلائل کو دریافت کرے اور خدا کو اُن دلیلوں سے پہچانے یہی قول ہے محققین اور جمہور سلف کا اور بعض لوگون کے نزدیک ایمان پورا ہونے کے لیے دلائل کا پہچاننا ضرور ہے اور یہ قول ہے معتزلہ اور بعض اشاعرہ کا اور یہ خطا ہے اس لیے کہ مقصود یقین ہے اور وہ حاصل ہو گیا تقلید سے بھی دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صرف یقین کو کافی سمجھا اور دلائل دریافت کرنیکی شرط نہین کی **عن** جابر و ابی هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا لا اله الا الله عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر **ترجمہ** جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا اله الا الله کہین پھر جب انہون نے لا اله الا الله کہا تو بچا لیا مجھ سے اپنی جانون اور مالون کو مگر حق کے بدلے اور حساب اُن کا اللہ پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر یعنے تو تو نصیحت کرنے والا ہے لوگون کو تیرا کچھ زور ان پر نہین (یہ آیت اُس وقت کی ہے جب جہاد فرض نہ ہوا تھا) **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة فاذا فعلوا عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ گواہی دین اس بات کی کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اُسکے رسول ہین اور قائم کرین نماز کو اور دیوین زکوۃ کو پھر جب یہ کرین تو بچا لیا انہون نے مجھ سے اپنی جانون اور مالون کو مگر حق کے بدلے اور حساب اُن کا اللہ پر ہے **ف** السراج الوہاج مین ہے کہ امام شوکانی سے سوال ہوا وہ لوگ جو جنگل مین رہتے ہین اور کوئی حکم شرعی بجا نہین لاتے نہ نماز نہ روزہ صرف زبان سے کلمہ شہادت پڑھتے ہین وہ

کافر ہین یا مسلمان اور آیا مسلمانون کو اُن سے جہاد کرنا چاہیے یا نہین تو جواب دیا اُنھون نے ارشاد السائل مین کہ جو شخص
ارکان اسلام اور فرائض اسلام کو بالکل ترک کرے اور اُسکے پاس کچھ نہ ہو سوا زبان سے لا اله الا الله محمد رسول الله کہنے
کے تو بیشک وہ کافر ہے اور شدید الکفر اُسکا جان اور مال حلال ہے اسلیے کہ صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہو کہ جان
اور مال اُس وقت بچیگی جب ارکان اسلام کو ادا کرے تو ایسے کافرون کے قریب جو مسلمان بستے ہون اُنپر واجب ہے
کہ اُن کافرون کو اسلام کے احکام بتلادین اور اُنکے بجالانے کے لیے اُنکو دعوت کرین اور پہلے نرمی اور سہولت
سے ثواب کی رغبت دلاکر اور عذاب سے ڈراکر اُنکو سمجھاوین اور اگر وہ مان لین اور ارکان اسلام ادا کرنے لگین تو
خیر اور جو انکار کرین اور نہ مانین تو مسلمانون کو جہاد کرنا چاہیے اُن پر اور جب تک وہ اعمال اسلام بجا نہ لاوین اُن
کا خون اور مال حلال ہے اور اُن کا حکم ایسا ہے جیسے جاہلیت کے لوگون کا اور رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ہم سے
کھول کے بیان کر دیا ہے ان باتون کو جو کافرون کے ساتھ لڑنے سے متعلق ہین اور آیات قرآنی اور احادیث نبوی
اس باب مین بہت ہین ہر شخص کو معلوم ہین بلکہ خاص اسی امر کے لیے الله جل جلاله نے اپنے رسول کو بھیجا اور کتابین
اُتارین اور زیادہ اسکا بیان کرنا بیفائدہ طول ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جب ان لوگون نے اصرار کیا کفر پر تو وہ ملک
دار الحرب ہو بلاشک اور بلاشبہ اور جو احکام دار الحرب کے ہین وہی احکام اُنکے ملک کے ہون گے اور اختلاف
کیا ہے مسلمانون نے کہ کافرون کے ملک پر جہاد کرنے کے لیے امام کا ہونا ضرور ہے یا نہین لیکن حق یہ ہے کہ ضرور
نہین اور یہ جہاد واجب ہے ہر ایک شخص پر جو مسلمان ہو اور آیات قرآنی اور احادیث نبوی مطلق ہین اُن مین
کوئی قید نہین انتہے **عَنْ** اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ **ترجمہ** ابو مالک سے
روایت ہو اُنھون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سنا مین نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص نے لا اله
الا الله کہا اور انکار کیا اُن چیزون کو جنکو لوگ پوجتے ہین سوا خدا کے (آدمی ہون یا جن او تار یا جھاڑ پہاڑ یا بت
وغیرہ) تو حرام ہو گیا مال اُسکا اور خون اُسکا اور حساب اُسکا الله پر ہے **عَنْ** اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابو مالک سے روایت ہو اُنھون نے سنا اپنے باپ
سے اُنھون نے سنا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے آپ نے فرمایا جو ایک جانے الله کو پھر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر
گذری **بَابُ** الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ اِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ وَنَسْخِ
جَوَازِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ وَلَا يُنْقِذُهٗ
مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ مِّنَ الْوَسَائِلِ **باب** بیان مین اس بات کے کہ جو شخص مرتے وقت مسلمان ہو تو اسلام اُسکا صحیح
ہے جبتک حالت نزع نہ ہو یعنے جان کنی نہ شروع ہو اور مشرکین کے لیے دعا کرنا منع ہے اور جو مر جاوے گا شرک پر وہ

جہنمی ہے کوئی وسیلہ اُسکے کام نہ آویگا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى قَالَ اَبُو طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَقُولَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا اُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ترجمہ

سعید بن مسیب (جو مشہور تابعین میں سے ہیں ابن مدینی نے کہا میں نے اُن سے زیادہ علم میں کوئی تابعی نہیں پایا فقیہ ہیں امام ہیں) روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے (مسیب بن حزن بن عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی سے جو صحابی ہیں) **ف** اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا حالانکہ مسیب کا سوا کوئی راوی نہیں سوا اُن کے بیٹے سعید کے تو رد ہو گیا حاکم کے قول کا کہ بخاری اور مسلم نے کوئی حدیث ایسی روایت نہیں کی جس کا راوی ایک ہی شخص ہو اور شاید مراد اُنکی یہ ہے کہ سوا صحابہ کے اور شخصوں سے روایت کرنیوالے کم سے کم دو چاہییں (نووی) **ت** اُنہوں نے کہا جب ابو طالب بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور پرورش کرنیوالے مرنے لگے **ف** یعنی بیماری کی شدت ہوئی اور موت کا یقین ہو گیا یہ نہیں مراد ہے کہ سکرات شروع ہو گئی کیونکہ نزع اور سکرات کے وقت توبہ قبول نہیں فرمایا اللہ جل جلالہ نے لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّي تُبْتُ الْاٰنَ یعنے نہیں ہے توبہ اُن لوگوں کے لیے جو گناہ کرتے ہیں پھر جب موت سامنے آگئی تو کہنے لگے ہم نے اب توبہ کی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو طالب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتگو کی اور مشرکوں نے آپکے خلاف اُنکو سمجھایا آخر ابو طالب نے مشرکوں کا کہنا مانا تو معلوم ہوا کہ نزع کی حالت نہ تھی قاضی عیاض نے کہا بعضے متکلمین نے یہاں یہ معنی کیے ہیں کہ نزع کی حالت ابو طالب پر طاری ہوئی اور صحیح نہیں **ت** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور وہاں ابو جہل (عمرو بن ہشام) اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو بیٹھا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا میرے تم کہو لا الہ الا اللہ ایک کلمہ میں اللہ کے پاس اسکا گواہ ہونگا تمہارے لیے (یعنے خدای عز و جل سے قیامت کے روز عرض کرونگا کہ ابو طالب موحد تھے اور ان کو جہنم سے نجات ہونا چاہیے اُنہوں نے آخر وقت میں

کلمہ توحید کا اقرار کیا تھا ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ بولے اے ابوطالب تم اپنے باپ عبدالمطلب کا دین نہیں چاہتے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہی بات ان سے کہتے رہے (یعنے کلمہ توحید پڑھنے کے لیے) اور ادھر ابوجہل اور عبداللہ
ابن ابی امیہ اپنی بات بکتے رہے یہانتک کہ ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہون
ف تو ابوطالب نے دین اسلام کو قبول نہیں کیا اور اپنی قوم کا پاس کیا اور جہنم اختیار کیا السراج
الوہاج میں ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ عبدالمطلب بھی کفر پر مرے تھے جیسے ابوطالب امام
ابوحنیفہ رح نے فقہ اکبر میں صاف لکھا ہے کہ ابوطالب کفر پر مرے **ت** اور انکار کیا لا الہ الا اللہ کہنے
سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں تو تمہارے لیے دعا کرونگا بخشش کی جب تک
مجھ کو منع نہ ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانا خود بخود بغیر اسکے کہ دوسرا
قسم کھلا دے درست ہے اور اس جگہہ قسم سے تاکید مقصود ہے کہ میں ضرور استغفار کرونگا تمہارے لیے
اور یہ ابوطالب کو خوش کرنے کے لیے آپنے فرمایا اور انکی وفات مکے میں ہجرت سے کچھ ہی پہلے ہوئی
ابن فارس نے کہا ابوطالب جب مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف انچاس برس کی تھی آٹھ
مہینے گیارہ دن اوپر اور ابوطالب کی وفات کے تین روز بعد ام المومنین خدیجہ رض کا انتقال ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج کے بعد دوسرا رنج ہوا اسی واسطے اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں **ت**
تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا اخیر تک یعنے نبی کو اور مسلمانوں کو یہ درست
نہیں کہ دعا کریں مشرکوں کے لیے اگرچہ وہ ناتے والے ہوں جب معلوم ہو گیا کہ وہ جہنمی ہیں پھر اللہ تعالے
نے ابوطالب کے شان میں یہ آیت اتاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ
اخیر تک یعنے تم راہ پر نہیں لا سکتے جسکو چاہو لیکن اللہ راہ پر لا سکتا ہے جسکو چاہے **ف** نووی
نے کہا مفسرین کا اتفاق ہے اس بات پر کہ یہ آیت ابوطالب کے باب میں اتری ہے زجاج نے بھی اس
اجماع نقل کیا ہے **ت** اور وہ جانتا ہے ان لوگوں کو جن کی قسمت میں ہدایت ہے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ صَالِحٍ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرِ
الْاٰيَتَيْنِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ
الْكَلِمَةُ فَلَمْ يَزَالَا بِهٖ **ترجمہ** دوسری روایت بھی اسیطرح ہے مگر چند لفظوں کا فرق ہے پر مطلب ایک
ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَبٰى قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ الْاٰيَةَ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے مرتے وقت کہا تم لا الہ

الا اللہ کہو مین اسکا گواہ ہونگا تمہارے لیے قیامت کے دن انہون نے انکار کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اِنَّکَ لَا تَهْدِي
مَنْ اَحْبَبْتَ اخیر تک عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ
بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ بِذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا حَمَلَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ عینک
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ مین اس بات کی گواہی دونگا تمہارے لیے قیامت
کے دن انہون نے کہا اگر قریش میرے اوپر عیب نہ کرتے وہ کہینگے ابوطالب ڈر گیا یا دہشت آگیا البتہ مین ٹھنڈی کرتا تمہاری
آنکھہ یہ کہکر یعنے تمکو خوش کر دیتا اور لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیتا پر قریش کے لوگون سے مجھے شرم آتی ہے وہ کہینگے
ابوطالب کیا دل کا بودا اور کچا تہا کہ مرتے وقت ڈر کے مارے اپنا دین بدل ڈالا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اِنَّكَ
لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ **بَابُ** الدَّلِيْلِ عَلٰی اَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَی التَّوْحِيْدِ دَخَلَ
الْجَنَّةَ قَطْعًا **باب** بیان مین اس بات کے کہ جو کوئی توحید کے اوپر مریگا یعنے مشرک نہ ہوگا اور خدا کو ایک جانتا
ہوگا اور کسی کو اُسکے ساتھہ شریک نہ کرتا ہوگا) تو وہ جنت مین جاویگا **ف** ایک نہ ایک روز اگرچہ تھوڑے دنون عذاب
پاوے اپنی اور گناہون پر پر ہمیشہ وہ جہنم مین نہین رہ سکتا نووی نے کہا اہل سنت اور اہل حق کا سلف اور خلف
مین سے یہ اعتقاد ہے کہ جو شخص توحید پر مرے وہ ہر حال مین جنت مین جاویگا پہر اگر گناہون سے پاک ہو جیسے
نابالغ یا مجنون جو بالغ ہوتی ہے مجنون ہوگیا ہو یا اُسنے توبہ صحیح کی ہو تمام گناہون سے اور پہر توبہ کے بعد کوئی
گناہ نہ کیا ہو یا خدا کی طرف سے اسکو توفیق ہوئی ہو گناہون سے بچنے کی وہ تو جنت مین جاویگا اور جہنم مین بالکل
نہ جاویگا اور یہ جو آیت مین ہے کہ تم مین سے کوئی نہین مگر جہنم پر اسکا ورود ہوگا تو ورود سے مراد مرور ہے یعنی گزرنا
اُس پر سے اور یہ گذرنا تو سب کے لیے ہے کیونکہ صراط یعنے پل جہنم کے اوپر ہے اللہ ہمکو جہنم سے اور سب آفتون
سے بچاوے اور اگر اُسنے گناہ کبیرہ کیے ہون گے اور بغیر توبہ کے مرا ہے تو وہ اللہ کی مرضی پر ہے اگر چاہے اسکا قصور
معاف کر دیوے اور اسکو جنت مین لیجاوے اور اگر چاہے تو تھوڑے دنون اُسکے قصور کے لائق عذاب دیکر پہر جنت
مین لے جاوے پر وہ ہمیشہ جہنم مین نہ رہے گا تو جو شخص توحید پر مرے وہ کیسے ہی گناہ کرے ہمیشہ جہنم مین نہ رہے گا جیسے
وہ شخص جو کفر پر مرے ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور جنت مین نہ جاویگا اگرچہ کیسی ہی نیکیان کرے یہ مختصر بیان ہے عقیدہ
اہل حق کا اس مسئلہ مین اور کتاب اور سنت اور اجماع امت دلیل ہین اس اعتقاد کی اور نصوص متواتر ہین اس
باب مین جن سے یقین حاصل ہو سکتا ہے پہر جب یہ قاعدہ ثابت اور مقرر ہو گیا تو اب جتنی حدیثین وارد ہوئی ہون اگرچہ
ظاہر مین کچہ اس قاعدے کے خلاف ہون پر انکو حمل کرنا چاہیے اسی قاعدے پر تاکہ نصوص شرعیہ مین تناقض اور
تخالف نہ ہو اور خدا چاہے تو ہم بعض حدیثون کی تاویل بیان کرینگے جن سے اور حدیثون کی تاویل بہی معلوم ہو

جاویگی اتے عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ **ترجمہ** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اسکو یقین ہو اس بات کا کہ کوئی لائق نہین عبادت کے سوا اللہ جل جلالہ کے تو وہ جنت مین جاویگا **ف** نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہے لوگون نے اُس شخص کے باب مین جو شہادتین کا قائل ہو یعنے توحید اور رسالت کا لیکن گنہگار ہو کر مرے تو مرجیہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہین کرتا اور خوارج کہتے ہین کہ گناہ ضرر کرتا ہے اور آدمی گناہ کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ اگر اُس کا گناہ کبیرہ ہے تو وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور نہ اسکو مومن کہینگے نہ کافر بلکہ فاسق کہین گے اور اشاعرہ کے نزدیک جو اہل سنت ہین وہ شخص مومن ہے اب اگر اُسکا گناہ نہ بخشا جاوے اور اسکو عذاب ہو تو ہمیشہ نہ ہوگا ایک نہ ایک دن وہ جنت مین جاویگا تو اس حدیث سے رد ہو گیا خوارج اور معتزلہ کا اور مرجیہ جو دلیل لاتے ہین اس حدیث سے اُنکا جواب یہ ہے کہ تمہارا مطلب اس حدیث سے کہان نکلتا ہے اس حدیث مین تو یہ ہے کہ موحد جنت مین جاویگا پھر ہو سکتا ہے کہ اُسکا گناہ بخش دیا جاوے یا شفاعت سے نجات ہو جہنم سے یا گناہ کے مقدار عذاب پا کر جنت مین جاوے اور یہ تاویل ضرور ہے اسلیے کہ بہت سی آیات اور احادیث سے گنہگارون کے لیے عذاب نکلتا ہے پھر نصوص شریعت کو ایک دوسرے کے مطابق کرنا لازم ہے اور یہ جو فرمایا اس حدیث مین کہ اسکو یقین ہو توحید کا تو رد ہو گیا بعض کٹّے مرجیہ کا جو کہتے ہین صرف شہادتین کو زبان سے کہنے والا جنت مین جاویگا گو دل سے اُسپر اعتقاد نہ ہو اور دوسری حدیث مین اسکی اور تاکید مروی ہے یعنے اُسکو شک نہ ہو اور یہ مؤید ہے ہمارے مذہب کے قاضی عیاض نے کہا اس حدیث سے حجت لاتا ہے وہ شخص بھی جو کہتا ہے صرف دل سے شہادتین کو پہچاننا کافی ہے زبان سے کہنا ضرور نہین مگر اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا دونون ضرور ہین اور جہنم سے نجات پانے کے لیے صرف ایک کافی نہین البتہ جب زبان مین کوئی آفت ہو جیسے گویائی نہ رہے یا مہلت نہ ہو زبان سے کہنے سے پہلے مرجاوے تو دل سے یقین کرنا کافی ہے اور اس حدیث مین حجت نہین اُس شخص کی جسنے خلاف کیا اہل سنت اور جماعت کا اسلیے کہ دوسری حدیث مین صاف وارد ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ اور جسنے گواہی دی لا الہ الا اللہ اور معاذ کی روایت مین ہے جسکی اخیر بات لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت مین جاویگا اور ایک روایت مین ہے جو اللہ سے ملیگا اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت مین جاویگا اور ایک روایت مین ہے کوئی بندہ ایسا نہین جو گواہی دے اس بات کی سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہین اور محمد اللہ کے رسول ہین مگر اللہ حرام کر دیگا اُسکو جہنم پر اور ایسا ہی ہے عبادہ بن صامت اور عتبان بن مالک کی روایت مین عبادہ کی حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ اُسکے اعمال چاہے جیسے ہون اور ابو ہریرہ کی روایت مین ہے کہ وہ اللہ سے ملے اور اُسکو شک نہ ہو شہادتین مین تو وہ

جنت مین جاویگا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے اِن سب احادیث کو مسلم نے اپنی کتاب مین نقل کیا ہے اور ایک جماعت
سلف سے جن مین سعید بن مسیب بہی ہین یہ منقول ہے کہ یہ حدیثین اُس وقت کی ہین جب اور فرائض اور اوامر و نواہی
نہتی اور بعضون نے کہا یہ حدیثین مجمل ہین شرح کی محتاج ہین اور مطلب انکا یہ ہے کہ شہادتین کا اقرار کرے
اور اُن کے حقوق اور فرائض سب کو ادا کرے اور یہ قول ہے حسن بصری کا اور بعضون نے کہا کہ یہ اُس شخص کے لیے
ہے جو کفر اور شرک سے شرمندہ ہو کر اسکا اقرار کرے پہر مر جاوے یہ قول بخاری کا ہے اور ان سب تاویلات کی ضرورت
اُسی وقت ہے جب حدیث کو ظاہر پر رکہین لیکن جب انہے صحیح اور مرتبے پر لیجاوین تو تاویل مشکل نہین جیسے محققین
علما نے بیان کیا ہے تو پہلے یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ تمام اہل سنت سلف صالحین اور محدثین اور فقہاء اور
متکلمین کا یہ مذہب ہے کہ گنہگار اللہ کی مشیت پر ہین اور جو شخص ایمان پر مرے اور دل سے یقین رکہتا ہو شہادتین
کا وہ جنت مین جاویگا پہر اگر اُس نے گناہون سے توبہ کر لی ہو یا گناہون سے پاک ہو وہ تو جنت مین جاوے گا
اپنے پروردگار کی رحمت سے اور حرام کیا جاویگا جہنم پر پہر اگر ہم ان حدیثون کو ایسے شخصون پر محمول کرین مطلب صاف
ہوگا اور یہی مراد ہے حسن بصری اور بخاری کی اور اگر وہ شخص گناہون کے ساتھ اگر وہ ہو واجبات کا ترک کیا ہو
یا حرام کا ارتکاب تو وہ اللہ کی مشیت پر ہے اسکا یقین نہین ہو سکتا کہ وہ جہنم مین بالکل نہ جاویگا اور پہلے ہی
پہل جنت مین چلا جاویگا لیکن اسکا یقین ہے کہ وہ ایک دن آخر کو ضرور جنت مین جاویگا۔ اور خدا تعالی کو
اختیار ہے چاہے اُسکا گناہ معاف کر دیوے اور چاہے اُسکو چند روز عذاب دیکر پہر جنت مین لیجاوے اور حکم
ہے کہ سب احادیث اپنے معنے پر قائم رہین اور جمع بہی ہو جاوے اس طرح پر کہ جنت مین جانے سے یہ مراد ہو کہ
جنت کا استحقاق اُسے ہو گیا یا بالفعل بعفو یا آئندہ بعد عذاب اور جہنم حرام ہونے سے یہ غرض ہو کہ ہمیشہ
کا جہنم اُسپر حرام ہے اور دونون مسلکون مین خوارج اور معتزلہ کا خلاف ہے اور احتمال ہے کہ حدیث من کان آخر
کلامہ لا الہ الا اللہ یعنے جسکی اخیر بات لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت مین جاویگا یہ اُس شخص کے لیے ہو جس کی
زبان سے مرتے وقت اخیر مین یہ کلمہ نکلے اور پہر بعد اسکے دوسری بات نہ کرے اگرچہ اُس سے پہلے گناہ کر چکا ہو پر
شاید خاتمہ کلام کی وجہ سے خدا کی رحمت شامل حال ہو اور وہ جہنم سے بالکل نجات پاوے برخلاف اُن گنہگارون
کے جنکی آخری بات یہ کلمہ نہ ہو اسی طرح پہر جو عبادہؓ کی حدیث مین ہے کہ وہ جنت کے جس دروازے مین سے چاہے جاوے
وہ خاص ہو اُسکے لیے جو شہادتین کے ساتھ ایمان اور توحید حقیقی کے ساتھ متصف ہو اور اُسکا ثواب اس قدر
ہو جاوے کہ اُس کے گناہون سے بڑہ جاوے اور مغفرت اور رحمت کو واجب کرے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور
یہ نہایت عمدہ ہے لیکن ابن مسیب سے جو تاویل منقول ہے وہ ضعیف اور باطل ہے اسلیے کہ ابو ہریرہؓ بہت دیر مین
اسلام لائے تھے جس سال خیبر فتح ہوا ۷ ہجری مین اور اسوقت تو تمام احکام شریعت جاری ہو چکے تھے اور

سب فرائض مثل نماز اور روزے اور زکوٰۃ کے فرض ہو چکے تھے اور حج بھی فرض ہو گیا تھا اُسکے قول کے موافق جو کہتا ہے حج
سنہ ۵ یا ۶ ہجری میں فرض ہوا اور بعضوں نے کہا کہ سنہ ۹ ہجری میں فرض ہوا اور شیخ ابن الصلاح نے اس مقام مین
ایک اور تاویل بیان کی ہے اُنہون نے کہا کہ شاید یہ قصور راویون کے حفظ اور قلت ضبط کی وجہ سے ہے نہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آپنے تو پورا پورا بیان دوسری حدیثون مین کیا ہے اور جائز ہے کہ یہ اختصار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو بت پرستون کے ساتھ خطاب کرنے مین کیونکہ توحید اُن کے لیے دین کی تمام باتون
کو لازم کرتی تھی اور جو کافر توحید کا قائل نہ ہو جیسے بت پرست یا پارسی پہر وہ لا الہ الا اللہ کہے اور اُس کا وہ حال ہو جو
اوپر ہم نے بیان کیا تو حکم کیا جاویگا اُسکے اسلام کا اور ہم وہ نہین کہین گے اس حال مین جیسے ہمارے بعض اصحاب
نے کہا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اُس کے اسلام کا حکم کیا جاویگا پہر اس پر جبر کرینگے اور احکام قبول کرنے کے
لیے اسلیے کہ اُسکا حاصل یہ نکلتا ہے کہ اسلام کے پورا کرنے کے لیے اُس پر جبر کرینگے اور اُسکا حکم مثل مرتد کے
ہو گا اگر وہ باقی احکام کو بجا نہ لاوے اور نفس الامر مین اور آخرت کے احکام مین وہ مسلمان نہ ہو گا حالانکہ ہم نے
جسکو بیان کیا وہ نفس الامر اور آخرت کے احکام مین مسلمان ہین واللہ اعلم (نووی) **عَنْ** عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَهُ سَوَاءً **ترجمہ** حضرت عثمانؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **بَابٌ**
مِّنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ
الْقَوْمِ قَالَ حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ بحمائلهم
فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو
النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ وَمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِالنَّوَاةِ قَالَ كَانُوْا يَمُصُّوْنَهُ وَيَشْرَبُوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا يمصونها
عَلَيْهَا قَالَ حَتّٰى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ عليها
اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین (جنگ تبوک مین) تو لوگون کے توشے تمام ہو گئے
اور آپنے قصد کیا لوگون کے بعض اونٹ کاٹ ڈالنے کا **ف** حدیث مین حمائلہم ہے حاے حطی سے یا جمائلہم
جیم سے دونون منقول ہین صاحب تحریر اور ابن الصلاح نے دونون کو ذکر کیا ہے لیکن صاحب تحریر نے جمائلہم جیم
سے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے حمائلہم حاے حطی سے شیخ ابو عمرو نے کہا دونو صحیح ہین تو جب حاے حطی سے
ہو تو حمائل جمع ہے حمولہ کی یعنے وہ اونٹ جس پر لادا جاوے سامان وغیرہ اور جب جیم سے ہو تو جمع ہے جمالہ کی اور جمالہ
جمع ہے جمل کی جمل اونٹ کو کہتے ہین **ف** حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ جمع کیجیے لوگون کے سب توشے
کو پہر دعا کیجیے اللہ سے اُس پر (تاکہ برکت ہو اُس مین اور کافی ہو جاوے سب کے لیے) آپنے ایسا ہی کیا تو جس کے پاس گیہون

تنی وہ اپنی گیہون لیکر آیا اور جسکے پاس کہجور تہی وہ کہجور لیکر آیا اور جسکے پاس گٹہلی تہی وہ گٹہلی لیکر آیا **ف**
نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسافرون کو اپنے اپنے توشے ملا دینا اور ساتہہ ملکر کہانا درست ہی اگرچہ
کوئی زیادہ کہاوی کوئی کم اور ہمارے صحابنے کہا یہ سنت ہی **ت** مین نے کہا گٹہلی کو کیا کرتے تہے
اُنہون نے کہا اُسکو چوستے تہے پہر اُسپر پانی پی لیتے تہے راوی نے کہا آپنے دعا کی اُن سب توشون پر تو لوگون
نے اپنے اپنے توشہ کے برتنون کو بہر لیا **ف** تو توشے مین آپ کی دعا کی برکت سے ایسی افزایش ہوگئی
کہ یا تو تمام ہونے کے قریب تہا یا سبکے برتن بہر پور بہر گئے اور اطمینان حاصل ہوا یہ ایک معجزہ تہا آپ کے
معجزون مین سے **ت** اُس وقت آپنے فرمایا گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہین سوا
خدا کے (وہی سچا خدا ہے اور سب جہوٹے خدا ہین) اور مین اسکا بہیجا ہوا ہون جو بندہ اللہ سے ملے اور ان
دونون باتون مین اُسکو شک نہ ہو تو وہ جنت مین جاویگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ شَكَّ الْاَعْمَشُ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا
فَاَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ
فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَ
فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهٗ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ
قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى
اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ
قَالَ لَهُمْ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً
اِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ
ترجمہ ابوہریرہؓ یا ابوسعیدؓ سے روایت ہی (یہ شک ہے اعمش کو جو راوی ہے اس حدیث کا) **فائدہ** دار قطنی نے
اس حدیث کے اسناد مین طعن کیا کہ اس مین اختلاف ہے اعمش سے کبہی وہ عن ابی صالح عن ابی ہریرةؓ کہتا ہی
اور کبہی عن ابی صالح عن ابی سعید اور کبہی عن ابی صالح عن جابر پر یہ طعن حدیث کی صحت مین کچہ قدح نہین
کرتا اسلیے کہ اعمش کو شک صحابی کے نام مین ہے اور صحابہ سب ثقہ ہین نووی نے کہا جب کوئی راوی نام
لیکر یون کہے حدیث بیان کی مجہسے فلان نے یا فلان نے اور وہ دونون ثقہ ہون تو روایت صحت ہی
بلا خلاف اسلیے کہ غرض یہ ہے کہ روایت ثقہ سے ہو اور وہ حاصل ہی اس قاعدہ کو خطیب بغدادی نے
کفایہ مین اور اور لوگون نے بیان کیا ہے اور یہ غیر صحابہ مین ہے تو صحابہ مین بطریق اولی ہوگا اسلیے

کہ صحابہ سب ایک دل ہین پہر راوی کی تعیین نکرنے سے مقصود فوت نہین ہوتا **ت** جب غزوہ تبوک کا وقت
آیا (تبوک ایک مقام کا نام ہے شام مین) تو لوگون کو سخت بہوک لگی انہون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ ہمکو اجازت
دیتے تو ہم اپنے اونٹون کو جنپر پانی لاتے ہین کاٹ ڈالتے **ف** یہ ایک عمدہ طریقہ ہے اب کی جگہ پر سوال
کرنیکا اور اس سے معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگون کو اپنے جانور جو لڑائی مین مدد دیتے ہین کاٹنا درست نہین جبتک امام
اجازت نہ دے (السراج الوہاج) **ت** آپ نے فرمایا اچھا کاٹو اتنے مین حضرت عمرؓ آئے اور انہون نے کہا یا رسول اللہ
اگر آپ ایسا کیجیئگا تو سواریان کم ہو جاوینگی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ امام اور بادشاہ کے حکم مین اعتراض کرنا جائز ہے اور کم
درجے والے کو یہ پہونچتا ہے کہ بالادست کو عمدہ مشورہ دیوے جب کوئی مصلحت ہو اور انکے حکم کو منسوخ کرے جیسے
کہے (نووی) **ت** لیکن سب لوگون کو بلا بہیجیے اور کہیے اپنا اپنا بچا ہوا توشہ لیکر آوین پہر خدا سے دعا کیجیے تو
مین برکت دیوے شاید اللہ اسمین کوئی راستہ نکالدے (یعنے برکت اور بہتری عطا فرماوے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اچہا پہر ایک دستر منگایا اوسکو بچھا دیا اور سب کا بچا ہوا توشہ منگوایا کوئی مٹھی بہر جوار لایا کوئی مٹھی بہر کہجور
لایا کوئی ٹکڑا روٹی یہانتک کہ سب ملکر تہوڑا سا دستر پر اکٹھا ہوا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی برکت کیلیے
بعد اوسکے فرمایا اپنی اپنے برتنون مین توشہ بہرو تو سبہون نے اپنے برتن بہر لیئے یہانتک کہ لشکر مین کوئی برتن
نچھوڑا جسکو نہ بہرا ہو پہر سبنے کہانا شروع کیا اور سیر ہو گئے اسپر بھی کچھ بچ رہا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا بہیجا ہوا ہون جو شخص ان
دونون باتون پر یقین کرکے اللہ سے ملے وہ جنت سے محروم نہوگا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی
عَبْدُ اللّٰہِ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ
اللّٰہُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ شَاءَ **ترجمہ** عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہے مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اسکا
کوئی شریک نہین اور بیشک حضرت محمدؐ اوسکے بندے ہین اور بہیجے ہوئے ہین اور بیشک حضرت عیسےؑ
اللہ کے بندے ہین اور اسکی لونڈی (مریم) کے بیٹے ہین اور اسکی بات سے پیدا ہوئے۔ جو
اس نے مریم مین ڈالدی (یعنے حکم کردیا کن کے ساتھ پہر وہ ہو گئی بن باپ کے) اور رحمت
ہین خدا کی یا روح ہین خدا کی (یعنے حضرت عیسےؑ کو روح اللہ کہتے ہین اسلیئے کہ اللہ جل جلالہ نے اوسکی روح کو
پیدا کیا اگرچہ سب روحون کو خدا ہی نے بنایا ہے پر حضرت عیسیٰؑ کی روح بڑی عزت اور بندگی والی ہے اسلیئے خدا کیطرف
نسبت دیگئی جیسے خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہین) اور بیشک جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو لیجاویگا اوسکو اللہ جنت مین آٹھ

دروازون مین سے جسمین سے چاہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث ایک بہت عمدہ حدیث ہے عقائد مین جو جامع ہے تمام ضروری باتون کو اور اس سے رد ہوتا ہے تمام کفر کی ملتون کا اختصار کے ساتھ بعضے لوگ ہمارے زمانے مین یہ شبہ کرتے ہین کہ حضرت عیسٰی بغیر باپ کے کیونکر پیدا ہوئے حالانکہ فطرت کے قاعدے اور اصول حکمت سے یہ بات محال معلوم ہوتی ہے اونکا جواب یہ ہے کہ تم عالم کو قدیم جانتے ہو یا حادث اگر حادث مانتے ہو تو ابتدائی آفرینش مین نوع انسان کا ظہور کسی پہلے شخص سے ہوا ہو گا جو نہ باپ رکھتا تھا نہ مان پہر جب خدا نے بغیر مان اور باپ کے ایک شخص کو پیدا کیا تو بغیر باپ کے پیدا کرنا اوس کے نزدیک کیا دشوار ہے اگر قدیم جانتے ہو تو قدم سے یہ مراد نہین کہ عالم اسی طرح بوضع خاص قدیم ہے کیونکہ اوضاع اور اطوار مین ہمیشہ تغیر ہوتا رہتا ہے بلکہ اسی بنا پر کرات کے کرات متفرق اور پریشان ہو سکتے ہین اور اون کے اجزا پہر دوبارہ ملکر ایک نیا کرہ ظاہر کر سکتے ہین اسی وجہ سے ابی قورا اور دیوجانس اور ایک جماعت فلاسفہ نے جو قدم عالم کے قائل تہے یہ لکھا ہے کہ اوائل ترکیب زمین مین زمین سے اعلےٰ اعلےٰ قسم کے جاندار جیسے انسان اور بہائم خود بخود پیدا ہوتے تہے آخر زمانہ دراز کے بعد زمین کی قوت گھٹتے گھٹتے اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ سوا نباتات اور کم درجے کی حیوانات کے جیسے چوہے گھونس کیڑے مکوڑے وغیرہ کے عمدہ قسم کے جاندار زمین سے خود بخود پیدا نہین ہوتے پہر جس خدا نے زمین مین یہ استعداد رکھی ہے کہ آدمی اور طرح طرح کے جانور اوسمین سے پیدا کر دیوے اوسکی نزدیک خود انسان مین سے ایک دوسرا انسان پیدا کر دینا نہ مشکل ہے نہ عقل کے خلاف ہے اور تعجب ہے کہ یہی حضرت عیسٰی کو بن باپ کے نہ ماننے والے لوگ عقل اور فلسفے کا دم بہرتے ہین اور حکیمون اور فیلسوفون کے لغویات کو بہی تسلیم کر لیتے ہین اور قرآن حدیث کی سچی قرین قیاس باتون مین شبہ کرتے ہین خود حکیم اور فیلسوف انسان کی ابتدائی خلقت اور عالم کی ابتدائی آفرینش مین اسقدر اختلاف رکہتے ہین کہ ایک دوسرے کے خیال کو لغو اور باطل سمجہتا ہے **عَنْ** عُمَیْرِ بْنِ هَانِئٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ یَذْكُرْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ

باب مِنْهُ

الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ شَاءَ **ترجمہ** دوسری روایت مین بہی ایسی ہی ہے مگر اوسمین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ اسکو جنت مین لیجاویگا چاہے جیسے اوسکے اعمال ہون (یعنے اگرچہ گناہ اوس نے کیے ہون پر مراد وہی گناہ ہے جو کفر تک نہ پہونچا ہو) اور یہ اسمین نہین ہے کہ جنت کے آٹھ دروازون مین سے جسمین سے چاہے **عَنْ** الصُّنَابِحِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ فِی الْمَوْتِ فَبَكَیْتُ فَقَالَ لِیْ مَهْلًا لِمَ تَبْكِیْ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِیْهِ خَیْرٌ اِلَّا وَقَدْ حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِیْثًا وَّاحِدًا وَّسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوْهُ الْیَوْمَ وَقَدْ اُحِیْطَ بِنَفْسِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ترجمہ صنابحی سے روایت ہے ف صنابحی نسبت ہے صنابح کی طرف جو ایک شاخ ہے قبیلہ مراد کی اور نام اُن کا ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن عسیلہ ہے نووی نے کہا یہ تابعی ہین جلیل القدر چلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے پھر وفات ہوگئی آپ کی اور یہ راہ مین تھے جحفہ مین آپ کی وفات کے پانچ یا چھ دن بعد یہ مدینے مین آئے اور ابوبکر صدیق اور بہت صحابہ سے ملے اور روایتین کین تقریب مین ہے کہ عبد الملک کی خلافت مین انہون نے انتقال کیا نووی نے کہا جسکو حدیث مین اشتغال نہین ہے وہ اس صنابحی کو صنابح بن اعسر خیال کرتا ہے حالانکہ صنابح بن اعسر صحابی ہین ت مین عبادہ بن صامت پاس گیا وہ مرنے کے قریب تھے مین رونے لگا انہون نے کہا مہلت دی مجھ کو (یعنی بات کرنے دی مجھکو) کیون روتا ہے قسم خدا کی اگر مین گواہ بنایا جاؤنگا تو گواہی دونگا تیرے لیے (ایمان کی) اور اگر میری سفارش کام آویگی تو سفارش کرونگا تیری اور اگر مجھے طاقت ہوگی تو فائدہ دونگا تجھ کو پھر کہا قسم خدا کی کوئی حدیث مین نے نہین سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسمین تمہاری بھلائی تھی مگر مینے اسکو بیان کر دیا تم سے ف قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے چھپایا ہے وہ حدیثین جنکے بیان کرنے مین انکو نقصان معلوم ہوا یا فتنہ اسلیے کہ ہر شخص کی عقل اتنی نہین جو ہر حدیث کا مطلب سمجھے اور اُس مین کوئی عمل کرنے کی بات نہ ہوگی نہ کوئی حد ہوگی شریعت کی حدود مین سے اور ایسا بہت صحابہ نے کیا ہے کہ بے ضرورت حدیث کو بیان نہین کیا یا اُس حدیث کو جس سے خوف تھا لوگون مین فساد پھیلنے کا اس وجہ سے کہ اُنکی عقل قاصر تھی اُسکے سمجھنے سے ایسی ہی وہ حدیثین جو منافقون کے بیان مین ہین اور قیامت کے علامات مین اور کسی قوم کی بُری اوصاف مین یا انکی مذمت اور لعنت مین (نووی) ت البتہ ایک حدیث مین نے بیان نہین کی اب اسکو آج بیان کر دیتا ہون کس لیے کہ میری جان جانیکو ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص گواہی دے (یعنی دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار) کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور بیشک حضرت محمد اللہ کے رسول ہین تو حرام کر دیگا اللہ اُس پر جہنم کو (یعنی ہمیشہ رہنے کو جہنم مین یا جہنم کے اُس طبقہ کو جس مین کافر ہمیشہ رہنے والے ڈالے جاوینگے) عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا

حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے بیٹھا تھا سواری پر میرے اور آپکے بیچ میں کچھ نہ تھا مگر لکڑی
پچھلی پالان کی آپنے فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں آپ کی خدمت میں اور فرمان بردار ہوں آپکا
یا رسول اللہ پھر آپ چلے تھوڑی دیر بعد اسکے فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے کہا حاضر ہوں اور فرمان دار ہوں خدمت
میں یا رسول اللہ پھر آپ چلے تھوڑی دیر بعد اُس کے فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے کہا حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں
خدمت میں یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب
جانتا ہے آپنے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اُسی کو پوجیں اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر آپ
چلے تھوڑی دیر پھر فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور فرمان بردار ہوں آپ کا آپ
نے فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے **ف** صاحب تحریر نے کہا حق کہتے ہیں ہر موجود کو جو
پایا جاوے یا جسکا پایا جانا آیندہ ضرور ہو اور اللہ سبحانہ حق ہے موجود ہے ازلی ہے باقی ہے ابدی ہے
اور موت اور قیامت اور جنت اور نار حق ہیں کیا معنے وہ ضرور پائے جاوینگے اور ہونگی اور سچ بات کو بھی حق
کہتے ہیں یعنے وہ پائی گئی ہے اور اسکا وجود ہے اسی طرح حق واجب اور لازم کام کو بھی کہتے ہیں جس میں
اختیار نہ ہو جیسے فرائض اللہ کے جنکا کرنا لازم ہے یا کسی کا قرض جسکا ادا کرنا لازم ہے یا اور کوئی حق حقوق
میں سے تو جب یوں کہیں اللہ کا حق بندے پر تو اس کے معنے یہ ہیں جو بندے پر کرنا لازم اور واجب ہے اللہ کے لیے
اور جب یوں کہیں بندوں کا حق اللہ پر تو وہاں حق سے مراد اُسکا تحقق ہے یعنے وہ ضرور پایا جاویگا یہ نہیں کہ
اللہ پر واجب یا فرض ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ پر کوئی کام لازم اور واجب نہیں اور نہ کوئی اُس پر کسی کام کو واجب
کر سکتا ہے وہ خود بادشاہ ہے مالک ہے صاحب ہے سارے جہان کا جو چاہے کرے جو چاہے نہ کرے پر
اپنے وعدے اور قول کا سچا ہے اُسکی بات ٹلنے والی نہیں اُس نے جیسا فرمایا اُسکے نیک بندے جنت میں ضرور
جاوینگے لیکن اگر وہ چاہے تو نیکوں کو بھی دوزخ میں ڈالدے کسی کی کیا مجال جو اُسکو کچھ بھی کہہ سکے ❁
ت جب بندے یہ کام کریں (یعنے اُسی کی عبادت کریں کسی کو اُسکے ساتھ شریک نہ کریں میں نے کہا اللہ
اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ اُنکو عذاب نہ کرے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
هل تدري قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُّقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ تَدْرِيْ
مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ
عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ
بِهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے

مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار تھا گدہے پر جسکا نام عفیر تھا **ف** بضم عین مہملہ اور
فتح فا موحدہ یہی صحیح ہے اور یہی ہے معتبر نسخون مین اور قاضی عیاض نے جو اسکو غین معجمہ سے کہا ہے
وہ متروک ہے نووی نے کہا یہ وہ گدھا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا تھا بعضون
نے کہا وہ مر گیا حجۃ الوداع مین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ دوسری بار کا ہے اور پہلی حدیث
مین جو مذکور ہے وہ اور بار کا اسلیے کہ پہلی حدیث مین پالان کا ذکر ہے اور پالان اونٹ پر ہوتی ہے اور احتمال ہے
کہ ایک ہی واقعہ ہو اور پہلی حدیث کا یہ مطلب ہو کہ میرے اور آپکے بیچ مین صرف اتنا فاصلہ تھا جیسے پالان کی
لکڑی **ف** آپنے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندون پر کیا ہے اور بندون کا حق اللہ پر کیا ہے
مینے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اللہ کا حق بندون پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کرین اسکے ساتھ کسی کو
شریک نکرین اور بندون کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک نکرے اللہ اسکو عذاب نہ دیوے مینے کہا یا رسول اللہ مین خوش
کردون لوگون کو یہ سنا کر آپنے فرمایا مت سنا انکو ایسا نہو وہ اسی پر بھروسا کر بیٹھین **ف** پھر اور نیک کام
کرنا اور گناہون سے بچنا چھوڑ دین اگرچہ توحید نجات کے لیے کافی ہے پر بالکل جہنم سے محفوظ رہنے کے
لیے اور جنت مین عالی درجہ پانے کے لیے اعمال صالحہ کرنا اور بری کامون سے بچنا ضرور ہے **عن** مُعَاذِ
ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاذُ أَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ یَّعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا قَالَ أَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَیْهِ إِذَا فَعَلُوْا
ذٰلِکَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ **ترجمہ** معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندون پر کیا ہے انہون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے
آپنے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ پوجا جاوے خدا اور نہ شریک کیا جاوے اسکے ساتھ کوئی **ف** اور بعضے نسخون مین شیأ ہے
بنصب تو ترجمہ یہ ہوگا پوجین بندے اللہ کو اور اسکے ساتھ شریک نکرین کسیکو **ت** پھر آپنے فرمایا تو جانتا ہے بندون کا حق
کیا ہے اللہ پر جب وے ایسا کرین مینے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انکو عذاب نکرے
یعنی ہمیشہ کا عذاب جیسے مشرکون کو ہوگا **عن** مُعَاذٍ یَقُوْلُ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُهٗ
فَقَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے مجکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب منہ
نے مینے جواب دیا آپنے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق بندون پر کیا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری **عن**
أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فِیْ نَفَرٍ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَیْنَا وَخَشِیْنَا أَنْ یُّقْتَطَعَ
دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَکُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِیْ رَسُوْلَ

الله صلى الله عليه وسلم حتى اتيت حائطا للانصار لبني النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم
اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول فاحتفزت فدخلت على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو هريرة فقلت نعم يا رسول الله قال ما شانك قال قلت
كنت بين اظهرنا فقمت فابطات علينا فخشينا ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت اول من فزع فاتيت
هذا الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائي فقال يا ابا هريرة
واعطاني نعليه فقال اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد
ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان اول من لقيت عمر بن الخطاب
فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة قلت هاتين نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني
بهما من لقيت يشهد ان لا اله الا الله مطمئنا بها قلبه بشرته بالجنة قال فضرب عمر مستيقنا
بيده بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع يا ابا هريرة فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاجهشت بكاء وركبني عمر فاخبرته بالذي بعثني به فضرب بين ثديي ضربة
خررت لاستي فقال ارجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت صنعت
قال يا رسول الله بابي انت وامي ابعثت ابا هريرة بنعليك من لقي يشهد ان لا اله الا الله
مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فاني اخشى ان يتكل الناس عليها
فخلهم يعملون قال فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فخلهم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی

سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے گرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہمارے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی
تھے اور آدمیوں میں اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے (اور تشریف لے گئے باہر) اور دیر
لگائی آپنے ہمارے پاس پھر آنے میں تو ہمکو ڈر ہوا کہیں دشمن آپ کو نہ مار ڈالیں اکیلا پا کر ہم گھبرا گئے
اور اُٹھ کھڑے ہوئے سب سے پہلے میں گھبرایا تو میں نکلا آپ کو ڈھونڈھنے کے لیے اور بنی نجار کے
باغ پر پہنچا۔ (بنی نجار انصار میں سے ایک قبیلہ تہا) اوس کے چاروں طرف پھرا دروازے کو دیکھتا ہوا
کہ دروازہ پاؤں تو اندر جاؤں (کیونکہ گمان ہوا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اندر تشریف لے
گئے ہوں) دروازہ ملا ہی نہیں (شاید دروازہ ہی نہو گا اوس باغ میں یا ہو گا پر ابوہریرہؓ کو گھبراہٹ میں نظر
نہ آیا) دیکھا تو ایک نالی باغ کے اندر جاتی ہے باہر کے کنوئیں سے ف خارجہ صفت ہے کنوئیں کی اور بعضوں نے
کہا کہ خارجہ ایک شخص کا نام ہے تو ترجمہ یہ ہو گا خارجہ کے کنوئیں سے یعنی وہ نالی پانی کی خارجہ کے کنوئیں سے آتی تہی ف میں گھس گیا
سمٹ کر جیسے لومڑی گھستی ہے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپنے فرمایا ابوہریرہ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کیا

حال ہی تیرا میںنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم لوگون مین تشریف رکھتے تھے پھر آپ تشریف لے گئے اور آپنے دیر لگائی
آتے نہیں تو ہمکو ڈر ہوا کہیں دشمن آپکو نہ ستا دین ہم سے جدا دیکھکر ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلے مین گھبرا کر اٹھا اور اس
باغ پر آیا (دروازہ نہ ملا) تو اس طرح سمٹ کر گھس آیا جیسے لومڑی اپنے بدن کو سمیٹ کر گھس جاتی ہے اور یہ سب
لوگ آتے ہین میرے پیچھے آپنے فرمایا اے ابا ہریرہ اور عنایت کین مجھ کو اپنی جوتیان (نشانی کے لیے تاکہ اور
لوگ ابو ہریرہؓ کی بات کو سچ سمجھین) اور فرمایا یہ دونون جوتیان میری لیکر جا اور جو کوئی تجھے ملے اس باغ کے پیچھے
اور وہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوا خدا کے دل سے یقین رکھتا ہو اس بات پر تو خوش
کر اسکو یہ سنا کر کہ اُس کے لیے جنت ہے پھر ابو ہریرہؓ نے کہا مین جوتیان لیکر چلا تو سب سے پہلے مین ملا عمرؓ سے انہوں
نے پوچھا یہ جوتیان کیسی ہین اے ابا ہریرہ مین نے کہا یہ جوتیان ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپنے یہ مجھ کو دیکر بھیجا
ہے کہ مین جس سے ملون اور وہ گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ کی دل سے یقین کرکے تو خوشخبری دون اُسکو جنت کی
یہ سنکر حضرت عمرؓ نے ایک ہاتھ میری چھاتیون کے بیچ میں مارا مین سرین کے بل گرا **ف** حضرت عمرؓ کا یہ
مقصد نہ تھا کہ ابو ہریرہؓ کو گرا دین یا ایذا دین بلکہ اُنکو باز رکھنا مقصود تھا اس کام سے اور ہاتھ سینہ پر اسلیے
مارا کہ اُنکو تنبیہ ہو اور وہ یہ کہنے سے باز رہین قاضی عیاض وغیرہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا یہ فعل بطور اعتراض
کے نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ ابو ہریرہؓ کے پیام مین سوا امت کو خوش کرنیکے اور کوئی بری بات
نہ تھی مگر حضرت عمرؓ نے ایسے پیام کو فاش کر دینا خلاف مصلحت کی جانا کیونکہ وہ وقت سعی اور کوشش کا تھا دین
مین اور بجا لانا تمام احکام الٰہی علی الخصوص جہاد وغیرہ کا ترقی دین کے لیے اُس وقت نہایت ضرور تھا اور اگر
یہ خوشخبری سب کو پہونچ جاتی تو احتمال تھا کہ بہت لوگ تن آسانی کرتے اور اُسپر بہروسا کرکے سست ہو جاتے اور
اسی وجہ سے حضرت عمرؓ ابو ہریرہؓ کے ساتھ آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مصلحت بیان کی آپ نے
اُن کی رائے کو ٹھیک سمجھا اور اُسی پر عمل کیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رعیت کو امام کے حکم پر اعتراض کرنا پہنچتا
ہے اور امام کو چاہیے کہ یا تو اُس اعتراض کا معقول جواب دیکر رعیت کو خاموش کرے یا اپنے حکم کو موقوف
رکھے (نووی) **ف** پھر کہا لوٹ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اے ابا ہریرہ مین لوٹا رسول اللہ کی طرف
اور تیار تھا رونے پر میرے ساتھ ہی عمرؓ بھی پیچھے آ پہونچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو تجھ کو ای
ابو ہریرہؓ مین نے کہا مین عمرؓ سے ملا اور جو پیغام آپنے مجھے دیکر بھیجا تھا پہونچایا اُنہون نے میری چھاتیون کے
بیچ مین مارا ایسا کہ مین سرین کے بل گر پڑا اور کہا کہ لوٹ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہا
تو نے ایسا کیون کیا اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے آپنے بھیجا تھا
ابو ہریرہؓ کو اپنی جوتیان دیکر کہ جو شخص ملے اور وہ گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ کی دل سے یقین رکھکر تو خوشخبری

دوسکو جنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہان حضرت عمرؓ نے کہا تو ایسا نہ کیجئے صدقے ہون آپ پر مان باپ میرے کیونکہ مین ڈرتا ہون لوگ اسپر تکیہ کر بیٹھین گے انکو عمل کرنے دیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا انکو عمل کرنے دو **ف** نووی نے کہا یہ حدیث بہت سے فائدون پر مشتمل ہے ایک عالم کا بیٹھنا لوگون کو سمجھانے اور دین کی باتین بتانے کو دوسرے دوسرے غیر کے ملک کے اندر جانا بغیر اُسکی اجازت کے درست ہے جب یقین ہو یہ بات کا کہ وہ ناراض نہ ہوگا کیونکہ ابو ہریرہؓ باغ کے اندر چلے گئے اور حضرتؐ نے بھی انپر انکار نہ کیا بلکہ جائز ہے دوسرے کے ہتھیار سے فائدہ اٹھانا اور دوسرے کا کھانا کھا لینا اور اسکے جانور پر سواری کرنا اور کھانا اپنے گھر بھیجنا اور اُسکے مثل وہ باتین جو اُسکو ناگوار نہ ہون لیکن روپیہ پیسہ لینا درست نہین بالاجماع نووی نے کہا روپیہ پیسہ بہت لینا درست نہین جو ناگوار ہو یہ سب اُس صورت مین ہے کہ یقین ہو اُسکی رضامندی کا اور جو شک ہو تو بغیر اذن کے تصرف درست نہین تیسرے امام کو نشانی دیگر کسی کو بھیجنا چوتھے بعضی دین کی باتین چھپانا بنظر مصلحت یا خوف فساد پانچوین تابع کا اعتراض کرنا متبوع پر اور تابع کی رائے قبول کرنا جب رائے اچھی ہو چھٹے یہ قول درست ہونا فدا ہون آپ پر مان باپ میرے اور بعضے سلف نے اسکو مکروہ کہا ہے مگر وہ صحیح نہین

(۱۷) **عن** انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ومعاذ بن جبل رديفه على الرحل فقال يا معاذ قال لبيك رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر بها الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تاثما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے معاذ بن جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے سواری پر آپنے فرمایا اے معاذ انہون نے کہا حاضر ہون آپکی خدمت مین اور فرمانبردار ہون آپکا یا رسول اللہ آپنے فرمایا اے معاذ انہون نے کہا حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمانبردار ہون آپکا آپنے فرمایا جو بندہ گواہی دیوے اسبات کی سوا خدا کے کوئی سچا معبود نہین اور حضرت محمدؐ اُسکے بندے اور رسول ہین تو اللہ حرام کریگا اوسکو جہنم پر معاذؓ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکی خبر کر دون لوگون کو وہ خوش ہو جاوین آپنے فرمایا تب تو وہ تکیہ کر لین گے اسپر پھر معاذؓ نے یہ حدیث بیان کر دی مرتے وقت گناہ سے بچنے کے لیے **ف** کیونکہ علم کا چھپانا اسطرح کہ وہ ضائع ہو جاوے منع ہے معاذؓ جب تک زندہ تھے تو یہ حدیث ضائع نہین ہو سکتی تھی اور جب مرنے لگے تو ڈر ہوا کہ یہ حدیث بالکل تلف ہو جاویگی اس لیے اُنہون نے بیان کر دیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بیان کرنے سے منع کیا تھا وہ بطور تحریم کے نہ تھا بلکہ بطور مصلحت کے تھا یا ممانعت مشہور کرنے سے تھی خاص لوگون سے بیان کرنے کی ورنہ آپ معاذؓ کو کیون بتلاتے شیخ ابن الصلاح نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو عام خوشخبری دینے سے منع کیا تھا اس خوف سے کہ کہین جاہل اور بےخبر آدمی سنکر دہوکا نہ کہاوین اور تکیہ کر بیٹھین اور خود آپنے یہ حدیث ان لوگون کو بتلائی جنکے دہوکے مین پڑنے کا ڈر نہ تھا اور وہ صاحب علم اور معرفت تھے جیسے

یا رسول

معاذ بن جبلؓ تو معاذ بھی اُسی راہ پر چلے انہوں نے بھی خاص آدمیوں کو جنکو اس لائق پایا یہ حدیث بتلائی اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں
جو یہ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو عام خوشخبری دینے کے لیے فرمایا تھا تو یہ پہلی رائے تھی جس کے بعد رائے
بدل گئی اور رائے دینا یعنے اجتہاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو بھی درست تھا جیسے اور مجتہدون کو درست ہے پر آپکو اور
مجتہدون پر یہ فضیلت ہے کہ آپ خطا پر قائم نہین رہتے تھے فی الفور وحی سے اُسکی اصلاح ہو جاتی برخلاف اور مجتہدون کے
کہ وہ خطا پر قائم رہتے ہین اور جس شخص نے دین کی باتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے لیے اجتہاد جائز نہین رکہا
وہ یہ کہتا ہے کہ شاید ابو ہریرہؓ کو عام خوشخبری دینے کا حکم پہلے اترا ہو پہر حضرت عمرؓ کے سوال کے وقت دوسرا حکم اترا ہو جس سے
پہلا حکم منسوخ ہو گیا نووی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتہاد مین تفصیل ہے جو ثابت ہوا ہے لیکن دنیاوی امور
مین تو آپ بالاتفاق اجتہاد کرتے تھے اور دین کی باتون مین علما کا اختلاف ہے اکثر جائز کہتے ہین اجتہاد کو دین
کی باتون مین بھی کیونکہ آپ یقین حاصل کر سکتے تھے خدا سے پوچھ کر اور بعضون نے کہا لڑائی کے کامون مین اجتہاد جائز
تہا اور باتون مین نہین پہر جن علما نے اجتہاد دین کی باتون مین جائز رکہا ہے اُنہون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اجتہاد آپ
نے کیا بھی یا نہین اکثر نے کہا کہ کیا ہے اور بعضون نے کہا کہ نہین کیا اور بعضون نے توقف کیا اس مسئلے مین پہر جن
لوگون نے کہا کہ اجتہاد کیا ہے انہون نے اختلاف کیا ہے کہ خطا آپ سے ہو سکتی تھی یا نہین محققین کا یہ قول ہے کہ خطا
آپ سے نہین ہو سکتی تھی اور اکثر لوگون کا یہ قول ہے کہ خطا ہوتی تھی پر آپ اُس خطا پر قائم نہین رہتے تھے اور یہ مقام اس کی تفصیل
کا نہین ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ
فَلَقِيْتُ عِتْبَانَ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ اَصَابَنِيْ فِيْ بَصَرِيْ بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَأْتِيَنِيْ تُصَلِّيْ فِيْ مَنْزِلِيْ فَاَتَّخِذَهٗ مُصَلًّى قَالَ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ مَنْزِلِيْ وَاَصْحَابُهٗ يَتَحَدَّثُوْنَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ اَسْنَدُوْا
عُظْمَ ذٰلِكَ وَكِبْرَهٗ اِلٰى مَالِكِ بْنِ دُخْشُمٍ قَالُوْا وَدُّوْا اَنَّهٗ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَدُّوْا اَنَّهٗ اَصَابَهٗ شَيْءٌ فَقَضٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا اِنَّهٗ
يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ
اَوْ تَطْعَمَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَاَعْجَبَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقُلْتُ لِابْنِيْ اُكْتُبْهُ فَكَتَبَهٗ **ترجمہ** انس بن مالکؓ سے
روایت ہے اُنہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمود بن ربیعؓ نے اُنہون نے سنا عتبان بن مالکؓ سے **ف**
نووی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین دو عجیب باتین ہین ایک تو یہ کہ تین صحابی برابر ایک دوسرے سے روایت
کرتے ہین وہ انس ہین اور محمودؓ اور عتبانؓ دوسرے یہ کہ بڑے نے چھوٹے سے روایت کی انسؓ بڑے ہین محمود سے
سن اور علم اور مرتبے مین **ت** محمود نے کہا مین مدینے مین آیا تو عتبانؓ سے ملا اور مین نے کہا ایک

حدیث ہی جو مجھے پہونچی تمسے (تو بیان کرو اُسکو) عتبان نے کہا میری نگاہ مین فتور ہوگیا (دوسری روایت مین
ہے وہ اندہے ہوگئے اور شاید ضعف بصارت مراد ہو) مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس کہلا بہیجا مین چاہتا
ہون آپ میرے مکان پر تشریف لاوین اور نماز پڑہین کسی جاے پر تو مین اُس جاے کو مصلے بنالون (یعنی ہمیشہ
وہین نماز پڑہا کرون اور یہ درخواست اس لئے کی کہ آنکہہ مین فتور ہوجانے سے مسجد نبوی مین اُنکا آنا دشوار تہا)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور جسکو خدانے چاہا اپنے اصحاب مین سے ساتہہ لائے آپ اندر آئے
اور نماز پڑہنے لگے اور اصحاب آپکے آپسمین باتین کررہے تہے (منافقون کا ذکر چہڑ گیا تو اُنکا حال بیان کرنے
لگے اور انکی بُری باتین اور بُری عادتین ذکر کرتے تہے) پہر اُنہون نے بڑا منافق مالک بن دخشم کو کہا یا مالک
بن دخیشم یا مالک بن دخشن یا دخیشن) **ف** صحابہ نے نفاق مین اول درجہ کا اس شخص کو قرار دیا حالانکہ
یہ بدر مین شریک تہا اور اور لڑائیون مین اور نفاق اسکا ثابت نہین ہوا بلکہ خود حضرت نے اسکو مومن قرار دیا
بخاری کی روایت مین ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے محض خدا کے واسطے **ف** اور چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُسکے لیے بددعا کرین وہ مرجاوے اور اُسپر کوئی آفت اترے (تو معلوم ہوا کہ بدکارون کی تباہ ہونے
کی آرزو کرنا برا نہین) اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا وہ (یعنے
مالک بن دخشم) گواہی نہین دیتا اس بات کی کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا رسول ہون صحابہ
نے عرض کیا تو وہ اسبات کو زبان سے کہتا ہے پر دل مین اُسکے یقین نہین آپنے فرمایا جو کوئی گواہی دیوے
لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی پہر وہ جہنم مین نجاوے گا یا اسکو انگار نہ کہاوے گی۔ انس نے کہا یہ حدیث مجکو بہت
اچہی معلوم ہوئی تو مینے اپنے بیٹے سے کہا اسکو لکہہ لے اُسنے لکہہ لیا **عَنْ** اَنَسٍ حَدَّثَنِیْ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ
اَنَّهُ عَمِیَ فَاَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ فَخُطَّ لِیْ مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَجَاءَ قَوْمُهٗ وَتَغَیَّبَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ
بْنِ الْمُغِيْرَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے حدیث بیان کی مجھسے عتبان بن مالک نے وہ اندہے ہوگئے تو انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس کہلا بہیجا میرے مکان پر تشریف لائیے اور ایک جگہہ مقرر کردیجیے مسجد کی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور آپ کی لوگ آئے پر ایک شخص غائب تہا جسکو مالک بن دخشم کہتے تہے پہر بیان
کیا حدیث کو اُسیطرح جیسے اوپر گذری **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین جو کچہہ
اوپر گذرین ایک بات یہ ہے کہ آثار صالحین کے ساتہہ تبرک کرنا درست ہے دوسرے یہ کہ علما اور فضلا اور مشائخ کو اپنے
مریدون اور شاگردون کے گہر جانا اور اُن سے ملنا بہتر ہے تیسرے مفضول کو فاضل سے کچہہ درخواست کرنا کسی مصلحت
سے درست ہے چوتہی نماز پڑہنے والے کے سامنے باتین کرنا درست ہے اگر نمازی کو حرج نہ ہو پانچوین جو

شخص ملاقات کو جاوے اسکو امامت درست ہے اگر صاحب خانہ رضامند ہو چھٹی حاکم اور امام سے کسی شخص کا حال بیان کر دینا جب اس سے ضرر کا خوف ہو درست ہے ساتوین حدیث کا لکھنا درست ہے کیونکہ انس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ پہلے اسکو لکھ لینا مستحب ہے اور حدیث لکھنے سے ممانعت بھی آئی ہے اور اجازت بھی ممانعت تو اسکے لیے ہے جو یاد نہ کرے صرف لکھنے پر بھروسا کرے حالانکہ اسکو یاد کرنے کی طاقت ہو اور اجازت اسکے لیے ہے جو یاد نہ رکھ سکے اور بعضون نے کہا ممانعت اسوقت تھی جب حدیث کے ملجانیکا ڈر تھا قرآن کے ساتھ پھر اجازت ہوئی اور پہلے سلف صحابہ اور تابعین مین اختلاف تھا حدیث کی کتابت مین لیکن بعد اجماع ہوگیا امت کا کتابت کے درست ہونے پر آٹھوین امام یا عالم کو اپنے لوگ ساتھ لیجانا درست ہے ملاقات کے لیے جاوے یا دعوت مین انتہی باختصار

باب الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِنِ ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ **باب** بیان مین اسبات کے کہ جو شخص راضی ہوا اللہ کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری پر وہ مومن ہے اگرچہ کبیرہ گناہ کر بیٹھے **عن** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انھون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایمان کا مزا چکھا اس نے جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** نووی نے نقل کیا صاحب تحریر سے راضی ہونا یعنے قناعت کرنا اور کافی جاننا اور کچھ نہ چاہنا تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سوا خدا کے اور کسیکو طلب نکرے اور سوا اسلام کے دوسرے کفر کے رستون پر نہ چلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے موافق رہے پھر جسمین یہ صفات ہونگی بیشک ایمان کی حلاوت اسکو دل مین معلوم ہوگی اور اسکا مزہ وہ چکھیگا قاضی عیاض نے کہا مزا چکھنے سے یہ مراد ہے کہ اسکا ایمان صحیح ہوگا اور اسکے دل کو اطمینان ہوگا اسواسطے کہ جب وہ راضی ہوا ان چیزون سے تو یہ دلیل ہے اسکے کمال معرفت اور نفاذ بصیرت کی اور اسکے ساتھ اسکا دل بھی خوش ہوگا اسلیے کہ جو شخص کسی چیز سے راضی ہوتا ہے تو وہ اسپر سہل ہوتی ہے اسیطرح جب مومن کے دل مین ایمان بیٹھ جاتا ہے تو تمام عبادتین اور طاعتین اسپر آسان ہوجاتی ہین اور لذت دیتی ہین تحفۃ الاخیار مین ہے خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اسکا گلہ شکوہ نہ کرے اور دین اسلام پر راضی ہونیکی یہ علامت ہے کہ احکام پر مضبوط ہو جاوے اور کفر کے رسموں کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے علیحدہ رہے جو سب کو یہ باتیں حاصل نہیں ہیں اسکو ایمان کے مزے کی خبر نہیں انتہی

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑے مرتبے کی طرف اشارہ کیا جو عام مومنون اور مسلمانون کو حاصل نہین پہر دنیا مین انکو ایمان کی حلاوت اور لذت کچہ نہین ہے وہ تمام عبادتین اور طاعتین جو کرتے ہین تو جہنم کے ڈر سے نفس پر زور ڈال کے کرتے ہین اور دین کو احکام بجالانا انکے نزدیک ایسی ہی دشوار ہین جیسے پہاڑ پر پہر ڈہونا یا اور کوئی محنت شاقہ کرنا جسکو دل نہ چاہتا ہو پر پیٹ کی خاطر یا کسی سے ڈر کر انسان کرتا ہے پہر درویش بر جان درویش پہلے ہر مسلمان کو اسیطرح ریاضت اور محنت کر کے نفس کی بری خواہشون اور تن آسانی اور آرام طلبی کو توڑنا چاہیے پران باتون کا مزہ بہت آگے چلکر کتنے دنون کے بعد حاصل ہوگا جب اسکا نفس تکرار عمل سے یعنے بار بار نیک کام کرنے سے اُن کامون کا عادی ہوجاویگا تو انکو ان کامون مین ایک لذت پیدا ہوگی اور ایک مزہ حاصل ہوگا جیسے انسان پہلے کڑت ڈنڑ یا تمدکرتا ہے تو چند روز تک کبھی ناگوار گذرتے ہین پہر ان مین ایسا مزہ آنے لگتا ہے کہ انکا چہوڑنا دشوار گذرتا ہے اور بے کئے تو کبھی چین نہین پڑتا یہ تو جسمانی قوی اور حرکات کی لذت ہے جو لت ہونے کے بعد چہٹ نہین سکتی ایمان جو روحانی لذت ہے اسکا مزہ اور ذائقہ کس قدر ہوگا قیاس کرنا چاہیے پر اسکا بیان کیونکر ہوسکتا ہے اسکو وہی جانے جسنے اسکا مزہ چکہا ہو۔ آدمی جب دنیا مین مدت تک بسر کرتا ہے اور دنیا کے انقلابات اور حرکات تغیرات مین غور کرتا رہتا ہے تو اسکو ایک خلجان اور اضطراب پیدا ہوتا ہے اور چونکہ وہ اسباب خیر اور راحت اور خوشی کو جمع کرنا چاہتا ہے پر اسباب کی تشخیص اور شناخت مین غلطی کرتا ہے تو ہر مرتبہ اسکی کوشش رائیگان اور اسکی سعی برباد ہونے سے اسکو وحشت پیدا ہوتی جاتی ہے اخیر مین ایک ایسا تشتت اور اضطراب اسکے دل کو ہوجاتا ہے کہ معاذ اللہ اکثر دنیادار اسی عارضے مین گرفتار ہین انکو دم بہر چین نہین انکی زندگی موت سے بدتر ہے انکو دنیا ہی مین وہ عذاب الیم ہے کہ خدا کی پناہ جبکبہی شخص کا یہ حال ہو تو سمجہہ لینا چاہیے کہ وہ برائے نام مومن ہے جو کلمات ایمان کو زبان سے توتے کی طرح کہتا ہے پر دل مین اسکے نور ایمان بالکل نہین اور رضا بالقضا کا مرتبہ اسکو حاصل نہین جس نے خداوند کریم کو اپنا مالک پروردگار مربی سرپرست ہر طرح کی حاجتین بر لانیوالا سب طرح کے کام نکالنے والا برے اور اچھے کی خبر لینے والا تمام ضروریات کا بندوبست کرنیوالا تمام ایذاؤن اور تکلیفون سے بچانیوالا سمجہا اور دل سے اسپر یقین کیا اور سب مقاصد اور مطالب کو اسکی مرضی پر چہوڑ دیا وہ خدا کی خداوندی سے راضی اور خوش ہوا اب کیا ممکن ہے کہ دنیا کے تغیرات سے اسکو رتی برابر رنج یا اضطراب پیدا ہو وہ تو اپنے مالک کے ارادون پر اور اسکے کامون پر دل سے خوش ہے اور جو انتظام پروردگار قائم کرتا ہے وہی اسکا عین مطلب اور مقصد ہے پہر اسکو کیا تکلیف اور رنج کیسا اور خفقان کیسا ؎ کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭

باب بیانِ عددِ شعبِ الایمانِ وافضلہا وادناہا وفضیلۃِ الحیاءِ وکونہٖ من الایمانِ

باب بیان مین ایمان کی شاخون کے اور کونسی شاخ افضل ہے اور کونسی ادنی ہے اور شرم اور حیا کی فضیلت اور اسکا داخل ہونا ایمان مین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَعْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَاۤءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر پر کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی **ف** دوسری روایت مین ساٹھ پر کئی شاخین ہین مگر اسمین راوی کو شک ہے کہ ستر پر کئی شاخین کہین یا ساٹھ پر کئی شاخین اور بخاری نے بغیر شک کے ساٹھ پر کئی روایت کین اور ابوداؤد اور ترمذی نے ستر پر کئی بغیر شک کے اور ایک روایت مین ترمذی کے چونسٹھ دروازے ایمان کے منقول ہین اور اختلاف کیا ہے علمار نے کہ صحیح کونسی روایت ہے قاضی عیاض نے کہا کہ صحیح ساٹھ پر کئی شاخین ہین شیخ ابن الصلاح نے کہا یہ شک سہیل راوی کی طرف سے واقع ہوا ایسا ہی کہا بیہقی نے اور سہیل سے ستر پر کئی شاخین بغیر شک کے بھی منقول ہین اور راجح کونسی روایت ہے یہ مختلف فیہ ہے کسی نے کم کی روایت کو ترجیح دی کسی نے زیادہ کی روایت کو حدیث بضع کا جو لفظ آیا ہے تو اسکے معنون مین بھی علمار کا اختلاف ہے کسی نے کہا بضع تین سے دس تک کو کہتے ہین کسی نے کہا تین سے نو تک کو خلیل نے کہا بضع سات کو کہتے ہین کسی نے کہا دو سے دس تک کو اور بارہ سے بیس تک کو اور شعبہ سے مراد ایک ٹکڑا ہے تو معنے حدیث کے یہ ہین کہ ایمان ستر پر کئی خصلتون کا نام ہے قاضی عیاض نے کہا اوپر یہ بات گذر چکی کہ ایمان لغت مین یقین کرنے کو کہتے ہین اور شرع مین دل سے یقین کرنے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور شرع کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اعمال کو کہتے ہین جیسے ایک حدیث مین ہے کہ سب سے افضل خصلت ایمان کی کلمہ توحید پر یقین کرنا ہے اور سب سے کمتر راہ مین سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا اور اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ کمال ایمان کا سب اعمال سے ہے اور تمام ایمان کا عبادات سے ہے اور عبادات کا کرنا اور ان سب شاخون کا ملنا تصدیق کا ثمرہ ہے اور دلیل ہے تصدیق کی اور یہ خصلتین اُنہی کی ہین جو تصدیق رکھتے ہین تو وہ ایمان سے خارج نہین ہین نہ ایمان شرعی سے نہ لغوی سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کو بتلایا کہ افضل ان سب خصلتون مین توحید ہے جو ہر شخص پر واجب ہے اور کوئی شاخ بغیر اسکے قائم نہین رہ سکتی گویا یہ جڑ ہے اور سب سے کم خصلت یہ ہے کہ جس چیز سے مسلمانون کو ضرر پہونچنے کا گمان ہو جیسے کانٹا وغیرہ وہ راہ سے ہٹا دینا اور ان دونون کے بیچ مین بہت سی خصلتین ہین جو کوشش کرنے سے معلوم ہو سکتی ہین اور بعضون نے اُسمین کوشش کی ہے مگر اُنکو یقین نہین ہو سکتا کہ وہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مین تھین اور انکا نہ پہچاننا ایمان مین کچھ نقصان نہین کرتا اسواسطے کہ اصول اور فروع ایمان کے سب معلوم اور محقق ہو چکی ہین البتہ اجمالاً یقین کرنا ایمان کے خصائل اسقدر ہین ضرور ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا حافظ ابن حبان نے کہا مین نے اس

حدیث مین ایک مدت تک غور کیا اور عبادات اور اطاعات کا شمار کیا تو وہ ستر پر کئی سے بہت زیادہ ہین پھر مین نے
حدیثون کی طرف رجوع کیا اور جن عبادتون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان مین شمار کیا ہے انکو جوڑا
تو وہ ستر پر کئی سے کم ہوتی ہین آخر مین رجوع ہوا اللہ کی کتاب کی طرف اور اسکو غور سے پڑھا اور جن عبادتون کو اللہ نے ایمان
مین داخل کیا ہے انکو جوڑا تو وہ بھی ستر پر کئی سے کم ہوتی ہین پھر مین نے قرآن اور حدیث کو ملایا اور جو عبادتین مکرر تھین
انکو نکال ڈالا تو اللہ اور اسکے رسول کی بیان کی ہوئی عبادتین ملا کر ستر پر نو ہوئین نہ زیادہ نہ کم جب مین نے یقین
کیا کہ مراد آپکی یہ عبادتین ہین اور ابن حبان نے ان سب عبادتون کو اپنی کتاب شعب الایمان مین بیان کیا ہے
اور اس فن مین سب سے عمدہ کتاب منہاج ہے ابو عبداللہ حلیمی کی اور کتاب شعب الایمان ہے امام بیہقی کی اور
ابن حبان نے کہا کہ ساٹھہ پر کئی کی روایت بھی صحیح ہے اس لیے کہ عرب کے لوگ گنتی بیان کرتے ہین اور اس سے
یہ غرض نہین ہوتی کہ اس سے بڑھ کر اور نہین ہین (انتہی کلام النووی) السراج الوہاج مین مولانا سید صدیق
حسن خان صاحب بہادر فرماتے ہین کہ شعب الایمان بیہقی کا خلاصہ امام قزوینی نے کیا ہے پھر مین نے قزوینی
کی خلاصہ کا خلاصہ کیا ہے اور اسکا نام الروض الخصیب رکھا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاۗءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر پر کئی یا ساٹھہ پر کئی شاخین ہین افضل ان سب مین لا الہ الا اللہ
کہنا ہے اور ادنی ان سب مین راہ مین سے موذی چیز کو ہٹانا ہے اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی **ف**
اور ایک روایت مین ہے کہ حیا ایمان مین ہے اور دوسری مین ہے کہ حیا سے نہین ہوتی مگر بھلائی ایک روایت
مین ہے کہ حیا بالکل خیر ہے واحدی نے کہا کہ حیا اور استحیاء دونون حیاۃ سے نکلے ہین اور حیا انسان کی قوت حیات
ہے تو جس شخص کا احساس لطیف ہے اور حیاۃ قوی ہے اسی کو حیا ہوتی ہے جنید بغدادی نے کہا حیا نعمتون کا
دیکھنا اور اپنے قصورون پر نظر کرنا ہے یعنے خدا کے احسانات اور اپنی تقصیرات پر غور کرنا اس سے ایک حالت پیدا
ہوتی ہے جسکو حیا کہتے ہین اخلاق مین فضائل نفس تین رکھے ہین عفت اور شجاعت اور عدالت پھر حیا عفت کا
ایک شعبہ ہے ابو علی بن مسکویہ نے کتاب الطہارۃ مین کہا کہ حیا رک جانا ہے نفس کا بری باتین کرنے
سے اور پرہیز کرنا ہے برائی سے قاضی عیاض نے کہا حیا تو ایک خلقی صفت ہے پھر اسکو ایمان مین داخل
کیا اس لیے کہ کبھی حیا پیدا ہوتی ہے ریاضت اور کسب سے جیسے اور اخلاق حسنہ ریاضت سے حاصل ہوتے ہین اور کبھی
خلقی ہوتی ہے لیکن حیا کا استعمال قانون شرع کے موافق محتاج ہوتا ہے کسب اور نیت اور علم کی طرف تو وہ ایمان
مین ہے اور دوسرے یہ کہ حیا نیک کام کراتی ہے اور گناہون سے باز رکھتی ہے لیکن یہ جو فرمایا حیا بالکل خیر ہے اور

نہیں ملتی اور جو ہے مگر خیر تو اس میں ایک اشکال ہوتا ہے کہ بعض وقت حیا کی وجہ سے انسان حق بات کہنے سے رک
جاتا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرتا ہے اور کبھی حیا کی وجہ سے اس کی حقوق تلف ہو جاتی
ہیں تو خیر محض کیونکر ہوئی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حیا نہیں ہے یہ تو عجز اور ناتوانی ہے اسکو حیا بعضوں نے مجازاً کہا
ہے لیکن حقیقۃ حیا اس خلق کا نام ہے جو بری بات سے روکتی ہے اور اچھی بات کی طرف بلاتی ہے اور منع کرتی
ہے کسی حقدار کے حق میں قصور کرنے سے اور جنید کا قول اسپر دلالت کرتا ہے (نووی) **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ +
ترجمہ سالم نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا ایک شخص نصیحت
کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا کے باب میں **ف** یعنے منع کر رہا تھا حیا سے اور کہتا تھا حیا بری بات ہے +
ت فرمایا جانے دے یعنے مت منع کر حیا سے بخاری ۱ حیا ایمان میں داخل ہے دوسری روایت میں
ہے مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ یعنے آپ گذرے ایک انصاری پر جو نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی
کو **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ
فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةً فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ **ترجمہ** عمران بن حصین رض حدیث بیان
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا سے نہیں ہوتی مگر بہتری بشیر بن کعب نے کہا
حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیا ہی سے وقار رہتا ہے اور حیا سے سکینہ ہوتا ہے **ف** وقار کہتے
ہیں سوچ سمجھ کر ایک کام کرنے کو اور اسکے خلاف چھچھورپن ہے کہ جلدی سے جو خیال میں آوے کرنے
لگے اور اسکا انجام نہ سوچے جیسے جانوروں کا حال ہے اور سکینہ بھی وہی وقار کو کہتے ہیں یعنے سکون نفس
اور ثبات حرکات کے وقت اور اسکے خلاف میں ہے اضطراب و عجلت **ت** عمران نے کہا میں تو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو اپنی کتابوں کی باتیں بیان
کرتا ہے **ف** یعنے حدیث اور قرآن کے سامنے حکیموں کے اقوال بیان کرنا بے موقع ہے گو
حکیم بڑے دانشمند اور عقلمند تھے مگر پھر بھی ان سے ہزاروں طرح کی غلطیاں ہوئیں ہیں حکیم کا رتبہ
پیغمبر سے بہت کم ہے اسی طرح حکمت کا رتبہ نبوت سے بہت کمتر ہے پھر پیغمبر کا قول جب
مل جاوے تو اب حکیموں کی بات ڈھونڈھنا بے کار ہے +

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ

ابنِ حصینٍ فی رھطٍ وفینا بشیرُ بنُ کعبٍ فحدّثنا عمرانُ یومئذٍ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم الحیاءُ
خیرٌ کلّہ قال او قال الحیاءُ کلّہ خیرٌ فقال بشیرُ بنُ کعبٍ انا لنجدُ فی بعضِ الکتبِ والحکمۃِ ان منہ سکینۃً و
وقاراً للّٰہِ تعالٰی ومنہ ضعفٌ قال فغضب عمرانُ حتّٰی احمرّتا عیناہ وقال الا ارانی احدّثک عن رسولِ
اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم وتعارض فیہ قال فاعاد عمرانُ الحدیثَ قال فاعاد بشیرٌ فغضب عمرانُ
قال فما زلنا نقول انہ منّا یا ابا نجیدٍ انہ لا باس بہ۔ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے ہم عمران بن حصین پاس ایک
رھط میں تھے ہمارے لوگوں میں سے (رھط کہتے ہیں دس سے کم مردوں کی جماعت کو) اور ہمارے لوگوں میں سے
بشیر بن کعب (ابن ابی الحمیری عدوی ابو ایوب بصری) بھی تھے عمران نے ایک دن حدیث بیان کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا خیر ہے بالکل یا حیا بالکل خیر ہے بشیر بن کعب نے کہا ہم نے بعضی کتابوں میں
یا حکمت میں دیکھا ہے کہ حیا کی ایک قسم تو سکینہ اور وقار ہے اللہ تعالی کے لیے اور ایک حیا ضعف نفس ہے +
ف یعنی بودا پن اور ڈرپوک پنا یے جراتی جسکے دل میں طاقت نہیں ہوتی خون اس میں کم ہوتا ہے اسکو
یہ صفت اکثر لاحق ہوتی ہے اسکو عربی میں عجز اور خور اور مہانت بھی کہتے ہیں اس صفت کی وجہ سے انسان میں
دنائت اور لئامت پیدا ہو جاتی ہے وہ اپنے حقوق کو پورا پورا حاصل نہیں کرسکتا ڈرتا ہے آخر جو ملتا ہے اسی
پر قناعت کرتا ہے اور دم نہیں مارتا بلکہ اپنے حقوق کو حاصل کرنے میں کوشش بھی نہیں کرتا اکثر ہندوستان
کے لوگ اس بری صفت میں مبتلا ہیں اور یہ ایک اخلاق ذمیمہ میں سے ہے جس سے حکیم ہمیشہ منع کرتے چلے آئے
ہیں اور درحقیقت یہ حیا نہیں ہے جو صفات حمیدہ اور اخلاق فاضلہ میں سے ہے پر بعضوں نے اسپر حیاء کا
اطلاق مغالطے سے یا مجازاً کیا ہے دیوجانس حکیم جو یونان میں تھا اس نے بھی کہا ہے کہ حیا ضعف نفس سے پیدا ہوتی
ہے اور اسکو ترک کرنا چاہیے مراد اسکی حیا سے یہی صفت رذیلہ ہے نہ وہ حیا جو انسان کو بری باتوں سے ہوتا
ہے وہ تو بالاتفاق عمدہ صفت ہے۔ **ت** یہ سنکر عمران کو غصہ آیا انکی آنکھیں لال ہوگئیں اور انہوں نے کہا
میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے خلاف بیان کرتا ہے **ف** ہر چند
حدیث میں جو مطلب ہے وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیا سے وہی صفت ہے جو اخلاق
فاضلہ میں سے ہے جسکا بیان ابھی ہوا اور جو انسان کو قبائح اور معاصی سے روکتی ہے اور وہ بالکل خیر ہے
سراسر بہتری ہے اور حکمت کی رو سے جو امر ثابت ہو وہ بھی صحیح ہے اس لیے کہ حکیموں نے اس حیا کو برا نہیں کہا
ہے بلکہ ضعف نفس کو جو درحقیقت حیا میں داخل نہیں ہے اور دونوں قولوں میں کسی قسم کا تعارض یا خلاف
نہیں ہے پر چونکہ بشیر نے حیاء کا اطلاق اس بری صفت پر بھی کیا اور حیاء کو تقسیم کیا دو قسموں پر ایک عمدہ اور ایک
بری اور حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ حیا بالکل خیر ہے تو بظاہر گویا حدیث کے خلاف میں ایک بات کہی اور حکمت کی

بات کو حدیث کے مقابلے مین بیان کیا اس لیے عمران غصے ہوے السراج الوہاج مین ہے کہ اکثر سلف بلا خلف کی صلحا نے ایسا ہی غصہ اور انکار کیا ہے اس شخص پر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابلہ مین کسی اور کا قول بیان کرے اگرچہ وہ کیسے ہی بلند درجے کا شخص ہو اس لیے کہ کسی صحابی یا ولی یا مجتہد کا درجہ اور مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برابر نہین ہو سکتا پھر انکی بات بھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد کے خلاف مین محض بے وقعت اور بے اعتبار ہے اور حاصل یہ ہے کہ سوا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور جتنے لوگ ہین سب کے اقوال مین سے کچھ لینے کے قابل ہین اور کچھ چھوڑنے کے قابل بقول خُذ ما صفا ودَع ما کدر اور مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص سے جو ایمان لاوے اللہ پر اور اسکے رسول پر اور قیامت پر کہ اسکا دل کیونکر مانتا ہے جب وہ حدیث سن لیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پھر اور کسی کی امت مین سے بات ماننے یا سننے اور مقدم کرے اسکی بات کو جناب رسالت مآب کی بات پر جنکی شان مین یہ آیت اتری وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی

ت ابو قتادہ نے کہا عمران نے پھر دوبارہ اسی حدیث کو بیان کیا بشیر نے پھر دوبارہ وہی بات کہی جب تو عمران غصے ہوے (راوی) اور انہون نے قصد کیا بشیر کو سزا دینے کا ہم سب کہنے لگے اے ابا نجید (یہ کنیت ہے عمران بن حصین کی) بشیر ہم مین سے ہے (یعنی مسلمان ہے) (اسمین کوئی عیب نہین یعنی وہ منافق یا بے دین یا بدعتی نہین ہے جیسے تمنے خیال کیا) **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** دوسری روایت بھی عمران سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری

باب جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ باب جامع ہے اوصاف اسلام کا **عن** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ **ترجمہ** سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ مجھے اسلام مین ایک ایسی بات بتا دیجیے کہ پھر مین اسکو نہ پوچھون کسی سے آپکے بعد آپنے فرمایا کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر جما رہ اسپر ابو اسامہ کی روایت مین ہے کسی سے آپکے سوا **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث جوامع الکلم مین سے ہے اور یہ مطابق ہے اللہ تعالی کے قول کے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی جن لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر جمے رہے اسپر یعنی توحید کی اللہ جل جلالہ کی اور ایمان لائے اسپر اور جمے رہے یعنی ڈگے نہین توحید سے اور شرک مین نہ پھنسے اور لازم کر لی انہون نے اطاعت اللہ جل جلالہ کی یہان تک کہ مرے اسی حال پر اور یہی تفسیر ہے اس آیت کے موافق اکثر مفسرین صحابہ کرام فمن بعدہم کے اور یہی معنے ہین اس حدیث کے تمام ہوا کلام قاضی کا ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالی کے اس قول مین فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سارے قرآن مین کوئی آیت اس سے زیادہ دشوار اور سخت نہین اتری اور یہی

واسطے جب صحابہ نے آپ سے کہا آپ جلدی بوڑہے ہوگئے تو آپنے فرمایا مجہے سورہ ہود اور اسکی مانند اور سورتون نے بوڑہا
کردیا اوستاذ ابو القاسم قشیری نے اپنے رسالے مین لکہا ہے استقامت وہ درجہ ہے جس سے سب کام پورے اور کامل ہوتے
ہین اور اسی صفت سے تمام بہلایان حاصل ہوتی ہین اور انکا انتظام ہوتا ہے اور جس شخص مین استقامت اور استقلال
نہ ہو اسکی کوشش سب رائگان ہے اور اسکی سعی سب بے نتیجہ ہے بعضون نے کہا استقامت ایسی صفت ہے کہ اسکو بڑے بڑے
ہی لوگ کرسکتے ہین کیونکہ وہ حاصل ہوتی ہے رسومات کی ترک سے اور عادات کے چہوڑنے سے اور خلوص اور صدق کی ساتہ
خدا کے سامنے کہڑے ہونے سے اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا استقامت کرو اور تم ہرگز سب نیکیان
نہ کرسکوگے خطابی نے کہا استقامت وہ خصلت ہے جس سے ساری نیکیان پوری ہوتی ہین اور اسکے نہ ہونے سے
سب نیکیان بری ہوجاتی ہین اور مسلم نے اپنی صحیح مین سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے صرف یہی حدیث روایت
کی ہے اور ترمذی نے بہی روایت کیا اس حدیث کو اور اتنا زیادہ کیا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ سب سے زیادہ مجہے
کس چیز سے ڈرنا چاہیے آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس سے (کیونکہ اکثر گناہ زبان ہی سے صادر ہوتے ہین
اور اکثر آفتین اور بلائین انسان پر زبان سے آتی ہین اور شروع تربیت کا حکما مین یہی ہے کہ پہلے انسان
اپنی زبان کو قابو مین کرے اور دیکہتا رہے کہ اسکی زبان سے جو باتین نکلتی ہین وہ مناسب ہین یا غیر مناسب
اور لازم ہے کہ خلاف مصلحت کے کوئی بات نہ زبان سے نکالے **بَابُ** بَیَانِ تَفَاضُلِ الْاِسْلَامِ وَاَیُّ
اُمُوْرِہٖ اَفْضَلُ اسلام کی فضیلت و دو کر اسلام پر اور بیان اس بات کا کہ کون سے کام اسلام کے افضل ہین
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ
وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کونسا اسلام بہتر ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو کہانا کہلاوے بہوکے کو اور مہمان کو اور سلام علیکم
کرے ہر شخص سے خواہ تو اسکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو **ف** کونسا اسلام بہتر ہے یعنی کونسی خصلت اسلام کی
بہتر ہے اور سنت اسلام یہی ہے جو اس حدیث سے بیان ہوئی کہ ہر مسلمان کو سلام علیک کرے خواہ اوس سے پہچان
ہو یا نہ ہو اور یہ عادت جو بعض لوگون نے اختیار کی ہے اسی شخص کو سلام کرتے ہین جس سے پہچانت ہو اچہی نہین
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ
ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون سا مسلمان بہتر ہے آپنے فرمایا وہ مسلمان جسکی زبان
اور ہاتہ سے بچے رہین (یعنی نہ زبان سے کسی کی برائی کرے نہ ہاتہ سے کسی کو ایذا دیوے) **عَنْ** جَابِرٍ یَقُوْلُ
سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ **ترجمہ** جابر سے روایت

باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده

تقال

ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے
مسلمان بچے رہین عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کون سا اسلام افضل
ہے آپنے فرمایا جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہین عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** ابوبردہ بریدہ
بن عبداللہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہے اسمین یون ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا
مسلمان افضل ہے **ف** نووی نے کہا کبھی حضرتؐ نے افضل اس مسلمان کو قرار دیا جو کھانا کھلاوے سلام کرے
ہر شخص کو اور کبھی اُسکو جسکی زبان اور ہاتھ سے اور مسلمان بچے رہین یہ اختلاف بوجہ اختلاف احوال سائلین اور
حاضرین کے تھا تو ایک مقام مین سلام اور طعام یعنے کھانا کھلانے کی زیادہ ضرورت معلوم ہوئی آپنے اسکو
بیان فرمایا اور ایک موقع مین ایذادہی سے روکنے کی ضرورت معلوم ہوئی تو اُسی کو بیان کیا اور یہ جو فرمایا
مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہین مطلب یہ ہے کہ کامل مسلمان وہی ہے
جسمین یہ صفت ہو اور یہ غرض نہین کہ جسمین یہ صفت نہ ہو وہ مسلمان ہی نہین ہے اور ان حدیثون مین بہت
سی فوائد ہین ایک تو یہ کہ کھانا کھلانا اور سخاوت کرنا اور مسلمانون کو فائدہ پہنچانا دین کا بہت ضروری کام ہے
دوسرے یہ کہ مسلمانون کو ایذا دینے سے بچنا چاہیے خواہ زبان سے ایذا ہو یا کسی فعل سے کسی کی توہین یا تحقارت
نہ کرنا چاہیے تیسری ترغیب ہے اسمین مسلمانون کو نیک دلی اور اتفاق کی اور باہم محبت اور دوستی اور الفت رکھنے کی
قاضی عیاض نے کہا باہم الفت رکھنا اور اتفاق کرنا دین کے فرضون مین سے ایک فرض ہے اور بڑا رکن ہے
شریعت کا اور اسی سے انتظام ہے اسلام کا چوتھی حکم ہے سلام کا ہر مسلمان پر خواہ اس سے پہچان ہو یا نہ ہو
اور مراد ہر شخص سے ہر مسلمان ہے تو یہ عام خاص کیا گیا ہے اور کافر کا سلام کرنا جائز نہین پانچوین ہدایت ہے
اخلاص عمل کے واسطے اللہ تعالی کی چھٹی ارشاد ہے تواضع اور انکسار کی طرف جو شعار ہے اسلام کا **باب**
بَيَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ بیان اُن خصلتون کا جن سے ایمان کا مزہ ملتا
ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ
مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي
الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا تین ہین جسمین ہونگی وہ اُنکی وجہ سے ایمان کی مٹھاس اور حلاوت پاوے گا ایک تو یہ کہ اللہ اور
اُسکے رسول سے دوسرے سب لوگون سے زیادہ محبت رکھے دوسری یہ دوستی رکھے کسی آدمی سے صرف خدا کے واسطے

(یعنی دنیا کی کوئی غرض ہو نہ اس سبب سے ڈر ہو) تیسری یہ کفر کو پھر اختیار کرنا بعد اسکے کہ خدا نے اُسکو نجات دی ایسا
برا جانے جیسے انگار مین پڑنا **ف** نووی نے کہا یہ حدیث بہت بڑی ہے اور ایک اصل ہے اسلام کی اصول
مین سے علما نے کہا ہے حلاوۃ ایمان کی معنی یہ ہین کہ عبادت مین اور تکلیف اُٹھانے مین خدا اور رسول
کی رضامندی کے لیے لذت اور مزہ پیدا ہو اور دنیا کے فوائد اور منافع پر خدا اور رسول کی رضامندی کو
مقدم رکھے اور خدا کی محبت یہ ہے کہ اسکا حکم مانے اور اُسکی مخالفت کو ترک کرے ایسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی محبت ہے قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث اُسی مطلب کی ہے جیسے اوپر گذری ایک حدیث کہ ایمان
کا مزہ چکھا اُس نے جو خدا کی خدائی کے ساتھہ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیغمبری کے ساتھہ اور اسلام کے دین
کے ساتھ راضی ہوا اسلیے کہ خدا اور رسول کی محبت اسی طرح خالص خدا کے لیے دوسرے مسلمان سے محبت اسیطرح
کفر کو پھر اختیار کرنے کی نفرت نہین ہوگی مگر اُس شخص کو جسکا ایمان اور یقین زور دار ہے اور اُسکے دلکو
اطمینان ہے اور اُسکا سینہ کشادہ ہے اور ایمان اُسکے گوشت اور خون مین اثر کر گیا ہے یہی وہ شخص ہے
کہ جس نے ایمان کی مٹھاس پا لی اور خدا کیلئے کسی سے محبت کرنا اصل ہے خدا کی محبت کا اور بعضون نے کہا خدا کی
محبت یہ ہے کہ اپنے دل کو موافق کر دیوے خدا کی مرضی کے تو جو خدا کو پسند ہے وہی اُسکو پسند ہو اور
جو خدا کو ناپسند ہے وہی اُسکو ناپسند ہو اور اس باب مین متکلمین کی عبارتین مختلف ہین لیکن مطلب ایک ہی
ہے اور حاصل یہ ہے کہ محبت ایک میل اور خواہش ہے پھر یہ میل کبھی تو اُن چیزون کی طرف ہوتا ہے جو بالطبع
انسان کو مرغوب ہین جیسے خوبصورتی خوش آوازی کھانیکا ذائقہ اور کبھی اُن چیزون کی طرف جن کا حسن
عقل سے معلوم ہوا ہے جیسے محبت صالحین اور علما اور اہل فضل کی اور کبھی یہ میل اسوجہ سے ہوتا ہے کہ
کسی نے اُسپر احسان کیا ہو یا مصیبت سے بچایا ہو اور یہ سب باتین ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
مین موجود ہین کیونکہ تمام کمالات ظاہری اور باطنی آپ مین جمع تھے اور تمام فضائل اور محاسن اخلاق
آپ مین موجود تھے اور آپ کا احسان اور فیض تو اتنا عام ہے کہ سب مسلمانون کی گردن پر ہے اُنکو ہمیشہ
ہمیشہ کا آرام دلوایا جہنم کے عذاب سے بچایا پھر خداوند کریم کا احسان تو سب سے زیادہ ہے کیونکہ اُسی نے
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیدا کیا پھر پیغمبر بنا کر ہمارے پاس بھیجا پس درحقیقت اصل الاصول محبت ہے
اللہ جل جلالہ کی اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اہل بیت اور صالحین اور
اولیاء اللہ اور ائمہ دین کی راجع ہے اللہ کی محبت کیطرف تو اللہ کی محبت بالذات ہے باقی سب کی بالعرض یعنی
خدا کی محبت کے ذیل مین اور جو کوئی سوا خدا کے کسی اور شے سے بالذات محبت رکھے وہ اہل اللہ کے نزدیک مشرک
ہے یحبونہم کحب اللہ یہ صفت ہے مشرکین کی اور مومنون کی یہ صفت ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ نووی نے [illegible]

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلاث من كن فيه وجد طعم الايمان من كان يحب المرء لا يحبه الا لله ومن كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن كان ان يلقى في النار احب اليه من ان يرجع في الكفر بعد ان انقذه الله منه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین باتین جسمین ہونگی وہ ایمان کا مزہ پاویگا جو شخص دوستی رکہے کسی سے پہر نہ رکہتا ہو دوستی اس سے مگر خدا کے لیے (خدا کا نیک بندہ سمجہ کر) اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول سے دوستی رکہے دوسرے اور سب لوگون یا چیزون سے زیادہ جو انگار مین ڈالا جانا پسند کرے مگر پہر کفر اختیار کرنا پسند نہ کرے جب خدا نے اسکو نجات دی کفر سے ❊

ف مراد اس سے وہ لوگ ہین جو پہلے کافر یا مشرک تہے پہر خدا نے انکو اسلام سے مشرف فرمایا تو انکا اسلام انکو جب ہی مزہ دیگا جب وہ کفر کے دین سے اسقدر بیزار ہون کہ انگار مین گرنا قبول کرین پر کفر قبول نکرین

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بنحو حديثهم غير انه قال من ان يرجع يهوديا او نصرانيا ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی مگر اس مین یہ ہے کہ انگار مین گرنا اسکو پسند ہو مگر یہودی یا نصرانی ہونا گوارہ نہو

باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من الاهل والولد والوالد والناس اجمعين واطلاق عدم الايمان على من لم يحبه هذه المحبة ترجمہ باب اس بات کے بیان مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکہنا بی بی اور اولاد اور ماں باپ اور سب لوگون سے زیادہ واجب ہے اور جسکو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہین

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يؤمن عبد وفي حديث عبد الوارث الرجل حتى اكون احب اليه من اهله وماله والناس اجمعين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ یا کوئی آدمی مومن نہین ہوتا جب تک اسکو میری محبت گہر والون اور مال اور سب لوگون سے زیادہ نہو

ف خطابی نے کہا مراد وہ محبت نہین ہے جو طبعی ہوتی ہے اور غیر اختیاری بلکہ مقصود محبت اختیاری ہے تو مطلب یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپکے ارشاد کی تعمیل دنیا کی سب چیزون پر مقدم رکہے ماں باپ بی بی اولاد دوست آشنا سب اگر ناراض ہو جاوین تو قبول کرے پر خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی ہرگز نہ اختیار کرے یہی محبت صادقہ ہے جسپر مدار ہے ایمان کا ابن بطال اور قاضی عیاض نے کہا محبت تین قسم کی ہوتی ہے ایک تو محبت بزرگی کی وجہ سے جیسے بیٹے کو باپ سے ہوتی ہے اور شاگرد کو استاد سے دوسری محبت شفقت اور پیار کی جیسے باپ کو یا ماں کو اولاد سے ہوتی ہے تیسری محبت ہم شکل اور ہمخیال ہونیکی جیسے دوست آشناؤن سے ہوتی ہے تو حضرت صلعم نے تمام محبتون اپنی کو جمع کیا ہے ابن بطال نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا ایمان کامل ہو وہ اسبات کو یقین کریگا کہ رسول اللہ صلعم

وسلم کا حق اُسپر زیادہ ہے اُسکے باپ اور بیٹے کے حق سے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے ہمکو جہنم سے نجات ملی ہے اور ہمنے گمراہی سے نکلکر ہدایت پائی ہے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مین سے یہ بات بھی ہے کہ آپکی سنت کی مدد کرنا اور آپکی شریعت پر جو اعتراض کرے اُسکا جواب دینا اور آپ سے ملنے کی آرزو کرنا اگرچہ جان اور مال سے تصدق ہو جاوے اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات کہ ایمان کی حقیقت پوری نہین ہوتی بغیر اس محبت کے اور ایمان صحیح نہین ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت مان باپ بزرگ محسن سب سے زیادہ دل مین نہ ہو اور جسکا یہ اعتقاد نہ ہو وہ مومن نہین ہے۔ (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جب تک اُسکو میری محبت اولاد اور مان باپ اور سب لوگون سے زیادہ نہ ہو **بَابُ** الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مِنْ خِصَالِ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ ایمان کی خصلت ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے (یعنی بھلائی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ اَوْ قَالَ لِجَارِهٖ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک وہ نہ چاہے بھائی یا ہمسائی کے لیے جو چاہتا ہے اپنے لیے **ف** علما نے کہا مراد یہ ہو کہ مومن کامل نہین ہوتا ورنہ اصل ایمان تو بغیر اس صفت کے بھی حاصل ہوتا ہے اور مطلب یہ ہو کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی عبادات اور نیکیان اور دنیا کی مباح چیزین جو اپنے لیے چاہتا ہے چاہے نسائی کی روایت مین ہے بھلائی اور خوبی۔ ابن الصلاح نے کہا بعضون نے اس صفت حاصل کرنیکو دشوار اور محال سمجھا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہین ہے کیونکہ مراد یہ ہے تم مین سے کسی کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک وہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے یعنی اُسکے لیے بھی نعمتون کا حاصل ہونا چاہے اگر خود کا کوئی نقصان نہ ہو اور یہ امر بہت آسان ہے قلب سلیم پر یعنے جسکا دل صاف ہو البتہ جس کے دل مین کینہ اور حسد بھرا ہوا ہو اُسپر بہت دشوار ہے خدا بچاوے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو ایسے خراب دل سے (نووی) حاصل یہ ہے کہ جب کسی بھائی مسلمان کی بھلائی ہوتی ہو اور اپنا اسمین کچھ ضرر نہ ہو تو اُسپر خوش ہونا چاہیے اور ہمیشہ عام خیر خواہی اور عام ہمدردی مین شریک رہنا چاہیے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ

اَوْ قَالَ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کوئی آدمی مومن نہین ہوتا جبتک کہ اپنے بھائی یا ہمسائے کیلیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیئے چاہتا ہے

باب بیانِ تحریمِ ایذاءِ الجارِ ہمسایہ کو ایذا دینا حرام ہے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہ جاویگا وہ شخص جسکا ہمسایہ اُسکے مکر و فساد سے محفوظ نہین ہے **ف** یعنے اسکی بدی اور ظلم سے امن نہ ہو اور وہ ہمیشہ ڈرتا ہو کہ کہین مجھکو صدمہ نہ پہونچے اُس کی طرف سے علمانے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمسائے کو ستانا درست سمجھے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ فعل حرام ہے تو وہ کافر ہے کبھی جنت مین نہ جاویگا یا یہ غرض ہے کہ اسکو جنت مین جانا جنت کھلتے ہی نصیب نہ ہوگا بلکہ روکا جاویگا یہان تک کہ عذاب ہو اُس گناہ پر یا معاف کیا جاوے اور ضرورت ان تاویلون کی یہ ہے جو اوپر گذرا کہ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص توحید پر مرے اگرچہ کبیرے گناہ کرتا ہو وہ ہمیشہ جہنم مین نہین رہیگا بلکہ چند روز عذاب دیا جاویگا یا معاف کیا جاویگا پھر جنت مین جاویگا۔ بہرحال ہمسائے کو رنج دینا اور ناحق اُسکو ستانا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے ٭

باب الحثِّ علی اکرامِ الجارِ والضیفِ ولزومِ الصمتِ الا عن الخیرِ وکونِ ذلک کلہ من الایمانِ ہمسائے اور مہمان کی خاطر داری کی ترغیب اور چپ رہنے کی فضیلت اور یہ باتین ایمان مین داخل ہونا

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت پر) اُسکو چاہیے یا تو اچھی بات کرے یا چپ رہے **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے نووی نے کہا غرض یہ ہے کہ جب بات کرنیکا ارادہ کرے تو سوچ لیوے کہ جو بات کہنا چاہتا ہے وہ بہتر ہے ثواب کی بات واجب ہے یا مستحب اُس وقت کہے اور اگر معلوم ہو کہ اس بات کا کہنا کچھ ثواب نہین تو چپ ہو رہے پھر چاہے وہ بات حرام ہو یا مکروہ ہو یا مباح ہو جسمین نہ ثواب ہے نہ عذاب بہرحال مین خاموشی بہتر ہے تو مباح بات کا بھی نہ کہنا بہتر اور اولی ہے کیونکہ مباح باتین لیجاتی ہین انسان کو حرام اور مکروہ کی طرف اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ یعنی جو بات انسان مونہ سے نکالتا ہے اسکے پاس ایک شخص ہے جو راہ دیکھتا ہے طیار بیٹھا دیکھ کے لکھنے کو اور اختلاف کیا ہے سلف اور خلف نے اس مسئلہ مین کہ انسان کی سب قسم کی باتین

ابنِ حصینٍ فی رھطٍ وفینا بشیر بن کعبٍ فحدّثنا عمران یومئذٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحیاء
خیرٌ کلّہ قال او قال الحیاء کلّہ خیرٌ فقال بشیر بن کعبٍ انّا لنجد فی بعض الکتب والحکمۃ انّ منہ سکینۃً و
وقارًا للہ تعالیٰ ومنہ ضعفٌ قال فغضب عمران حتّٰی احمرّتا عیناہ وقال الا ارانی احدّثک عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتعارض فیہ قال فاعاد عمران الحدیث قال فاعاد بشیرٌ فغضب عمران
قال فما زلنا نقول انّہ منّا یا ابا نجیدٍ انّہ لا باس بہٖ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے ہم عمران بن حصین پاس ایک
رھط میں تھے ہمارے لوگون میں سے (رھط کہتے ہیں دس سے کم مردون کی جماعت کو) اور ہمارے لوگون میں سے
بشیر بن کعب (ابن ابی الحمیری عدوی ابو ایوب بصری) بھی تھے عمران نے ایکدن حدیث بیان کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا خیر ہے بالکل یا حیا بالکل خیر ہے بشیر بن کعب نے کہا ہمنے بعضی کتابون میں
یا حکمت میں دیکھا ہے کہ حیا کی ایک قسم تو سکینہ اور وقار ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور ایک حیا ضعف نفس ہے +
ف یعنی بودا پن اور ڈرپوک پنا بے جرأتی جسکے دل میں طاقت نہیں ہوتی خون اس میں کم ہوتا ہے اسکو
یہ صفت اکثر لاحق ہوتی ہے اسکو عربی میں عجز اور خور اور مہانت بھی کہتے ہیں اس صفت کی وجہ سے انسان میں
دنائت اور لئامت پیدا ہو جاتی ہے وہ اپنے حقوق کو پورا پورا حاصل نہیں کرسکتا ڈرتا ہے آخر جو ملجاتا ہے اسی
پر قناعت کرتا ہے اور دم نہیں مارتا بلکہ اپنے حقوق کو حاصل کرنے میں کوشش بھی نہیں کرتا اکثر ہندوستان
کے لوگ اس بری صفت میں مبتلا ہیں اور یہ ایک اخلاق ذمیمہ میں سے ہے جس سے حکیم ہمیشہ منع کرتے چلے آتے
ہیں اور درحقیقت یہ حیا نہیں ہے جو صفات حمیدہ اور اخلاق فاضلہ میں سے ہے پر بعضوں نے اسپر حیار کا
اطلاق مغالطہ سے یا مجازًا کیا ہے دیوجانس حکیم جو یونان میں تھا اس نے بھی کہا ہے کہ حیا ضعف نفس ہے پیدا ہوتی
ہے اور اسکو ترک کرنا چاہیے مراد اسکی حیا سے یہی صفت رذیلہ ہے نہ وہ حیا جو انسان کو بری باتون سے ہوتا
ہے وہ تو بالاتفاق عمدہ صفت ہے **ت** یہ سنکر عمران کو غصہ آیا انکی آنکھیں لال ہو گئیں اور انہون نے کہا
میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے خلاف بیان کرتا ہے **ف** یہ جو
حدیث میں جو مطلب ہے وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیا سے وہی صفت ہے جو اخلاق
فاضلہ میں سے ہے جسکا بیان ابھی ہوا اور جو انسان کو قبائح اور معاصی سے روکتی ہے اور وہ بالکل خیر ہے
سراسر بہتری ہے اور حکمت کی رو سے جو امر ثابت ہو وہ بھی صحیح ہے اس لیے کہ حکیمون نے اس حیا کو برا نہیں کہا
ہے بلکہ ضعف نفس کو جو درحقیقت حیا میں داخل نہیں ہے اور دونو قولون میں کسی قسم کا تعارض یا خلاف
نہیں ہے پر چونکہ بشیر نے حیار کا اطلاق اس بری صفت پر بھی کیا اور حیار کو تقسیم کیا دو قسمون پر ایک عمدہ اور ایک
بری اور حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ حیا بالکل خیر ہے تو بظاہر گویا حدیث کے خلاف میں ایک بات کہی اور حکمت کی

بات کو حدیث کے مقابلے مین بیان کیا اس لیے عمران غصے ہوئے السراج الوہاج مین ہے کہ اکثر سلف بلکہ خلف کے
صلحا نے ایسا ہی غصہ اور انکار کیا ہے اس شخص پر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین کسی اور کا
قول بیان کرے اگرچہ وہ کیسے ہی بلند درجے کا شخص ہو اس لیے کہ کسی صحابی یا ولی یا مجتہد کا درجہ اور مرتبہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابر نہین ہو سکتا پھر انکی بات بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے خلاف مین
محض بے وقعت اور بے اعتبار ہے اور حاصل یہ ہے کہ سوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جتنے لوگ ہین سب کے
اقوال مین سے کچھ لینے کے قابل ہین اور کچھ چھوڑنے کے قابل بقول خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ اور مجھے تعجب ہوتا ہے اس
شخص سے جو ایمان لاوے اللہ پر اور اسکے رسول پر اور قیامت پر کہ اسکا دل کیونکر مانتا ہے جب وہ حدیث سن
لیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر اور کسی کی امت مین سے بات ماننے یا سننے اور مقدم کرے اسکی
بات کو جناب رسالت مآب کی بات پر جنکی شان مین یہ آیت اتری وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ
ت ابو قتادہ نے کہا عمران نے پھر دوبارہ اسی حدیث کو بیان کیا بشیر نے پھر دوبارہ وہی بات کہی جب تو عمران
غصے ہوئے (اور انہون نے قصد کیا بشیر کو سزا دینے کا) ہم سب کہنے لگے اے ابا نجید (یہ کنیت ہے عمران بن
حصین کی) بشیر ہم مین سے ہے (یعنی مسلمان ہے) اسمین کوئی عیب نہین (یعنی وہ منافق یا بے دین
یا بدعتی نہین ہے جیسے تمنے خیال کیا) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** دوسری روایت بھی عمران سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **باب**
جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ باب جامع ہے اوصاف اسلام کا **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ
قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ **ترجمہ** سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے
اسلام مین ایک ایسی بات بتا دیجیے کہ پھر مین اسکو نہ پوچھون کسی سے آپکے بعد آپنے فرمایا کہہ ایمان لایا مین
اللہ پر پھر جارہ اسپر ابو اسامہ کی روایت مین ہے کسی سے آپکے سوا **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث
جوامع الکلم مین سے ہے اور یہ مطابق ہے اللہ تعالی کے قول کے إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا یعنی جن
لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر جمے رہے اسپر یعنی توحید کی اللہ جل جلالہ کی اور ایمان لائے اسپر اور جمے
رہے یعنی ڈگے نہین توحید سے اور شرک مین نہ پھنسے اور لازم کر لی انہون نے اطاعت اللہ جل جلالہ کی
یہانتک کہ مرے اسی حال پر اور یہی تفسیر ہے اس آیت کے موافق اکثر مفسرین صحابہ کرام فمن بعدہم کے اور
یہی معنے ہین اس حدیث کے تمام ہوا کلام قاضی کا ابن عباس نے کہا اللہ تعالی کے اس قول مین فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سارے قرآن مین کوئی آیت اس سے زیادہ دشوار اور سخت نہین اتری اور اسی

واسطے جب صحابہ نے آپ سے کہا آپ جلدی بوڑہے ہو گئے تو آپنے فرمایا مجہے سورہ ہود اور اسکی مانند اور سورتوں نے بوڑہا
کردیا اوستاذ ابو القاسم قشیری نے اپنے رسالے مین لکہا ہے استقامت وہ درجہ جس سے سب کام پورے اور کامل ہوتے
مین اور اسی صفت سے تمام بہلائیان حاصل ہوتی ہین اور انکا انتظام ہوتا ہے اور جس شخص مین استقامت در استقلال
نہ ہو اسکی کوشش سب رائگان ہے اور اسکی سعی سب بے نتیجہ ہے بعضون نے کہا استقامت ایسی صفت ہے کہ اسکو بڑے بڑے
ہی لوگ کر سکتے ہین کیونکہ وہ حاصل ہوتی ہے رسومات کی ترک سے اور عادات کے چہوڑنے سے اور خلوص اور صدق کی ساتھ
خدا کے ساتھ کہڑے ہونے سے اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا استقامت کرو اور تم ہرگز سب نیکیان
نہ کر سکو گے واسطی نے کہا استقامت وہ خصلت ہے جس سے ساری نیکیان پوری ہوتی ہین اور اسکے نہ ہونے سے
سب نیکیان بری ہوجاتی ہین اور مسلم نے اپنی صحیح مین سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے صرف یہی حدیث روایت
کی ہے اور ترمذی نے بہی روایت کیا اس حدیث کو اور اتنا زیادہ کیا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ سب سے زیادہ مجہے
کس چیز سے ڈرنا چاہیے آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس سے ڈکیونکہ اکثر گناہ زبان ہی سے صادر ہوتے ہین
اور اکثر آفتین اور بلائین انسان پر زبان سے آتی ہین اور شرع شریعت کا حکم اور یہی ہے کہ پہلے انسان
اپنی زبان کو قابو مین کرے اور دیکہتا رہے کہ اسکی زبان سے جو باتین نکل رہی ہین وہ مناسب ہین یا غیر مناسب
اور لازم ہے کہ خلاف مصلحت کے کوئی بات نہ زبان سے نکالے **باب** بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ وَأَيِّ
أُمُورِهِ أَفْضَلُ اسلام کی فضیلت و و تر اسلام پر اور بیان اس بات کا کہ کون سے کام اسلام کے افضل ہین
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ
وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَىٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون سا اسلام بہتر ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو کہانا کہلاوے بہوکے کو اور مہمان کو اور سلام علیکم
کرے ہر شخص سے خواہ تو اسکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو **ف** کون سا اسلام بہتر ہے یعنی کون سی خصلت اسلام کی
بہتر ہے اور سنت اسلام یہی ہے جو اس حدیث سے بیان ہوئی کہ ہر مسلمان کو سلام علیک کرے خواہ اوس سے پہچان
ہو یا نہ ہو اور یہ عادت جو بعض لوگون نے اختیار کی ہے اسی شخص کو سلام کرتے ہین جس سے پہچانت ہو اچہی نہیں
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں تہے ۔ تعال
ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون سا مسلمان بہتر ہے آپنے فرمایا وہ مسلمان جسکی زبان
اور ہاتہ سے بچے رہین یعنی نہ زبان سے کسی کی برائی کرے نہ ہاتہ سے کسی کو ایذا دیوے **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ **ترجمہ** جابر سے روایت

ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھہ سے دوسرے مسلمان بچے رہین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کون سا اسلام افضل ہے آپنے فرمایا جسکی زبان اور ہاتھہ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہین **عَنْ** بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** ابو بردہ برید بن عبد اللہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہے ہمین یون ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون سا مسلمان افضل ہے **ف** نووی نے کہا کبہی حضرت نے افضل اس مسلمان کو قرار دیا جو کہانا کہلاوے سلام کرے ہر شخص کو اور کبہے اسکو جسکی زبان اور ہاتھہ سے اور مسلمان بچے رہین یہ اختلاف بوجہ اختلاف احوال سائلین اور حاضرین کے تہا تو ایک مقام مین سلام اور طعام یعنے کہانا کہلانے کی زیادہ ضرورت معلوم ہوئی آپنے اسکو بیان فرمایا اور ایک موقع مین ایذا دہی سے رکنے کی ضرورت معلوم ہوئی تو اسی کو بیان کیا اور یہ جو فرمایا مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھہ سے دوسرے مسلمان بچے رہین تو مطلب یہ ہے کہ کامل مسلمان وہی ہی جسمین یہ صفت ہو اور یہ غرض نہین کہ جسمین یہ صفت نہ ہو وہ مسلمان ہی نہین ہے اور ان حدیثون مین بہت سی فوائد مین ایک تو یہ کہ کہانا کہلانا اور سخاوت کرنا اور مسلمانون کو فائدہ پہنچانا دین کا بہت ضروری کام ہے دوسرے یہہ کہ مسلمانون کو ایذا دینے سے بچنا چاہیے خواہ زبان سے ایذا ہو یا کسی فعل سے کسی کی توہین یا حقارت نہ کرنا چاہیے تیسری ترغیب ہے اسمین مسلمانون کو یک دلی اور اتفاق کی اور باہم محبت اور دوستی اور الفت رکہنے کی قاضی عیاض نے کہا باہم الفت رکہنا اور اتفاق کرنا دین کے فرضون مین سے ایک فرض ہے اور بڑا رکن ہے شریعت کا اور اسی سے انتظام ہے اسلام کا چوتھی حکم ہے سلام کا ہر مسلمان پر خواہ اس سے پہچان ہو یا نہ ہو اور مراد ہر شخص سے ہر مسلمان ہے تو یہ عام خاص کیا گیا ہے اور کافر کا سلام کرنا جائز نہین پانچوین ہدایت ہے اخلاص عمل کے واسطے اللہ تعالی کی چہٹی ارشاد ہے تواضع اور انکسار کی طرف جو شعار ہے اسلام کا

باب بَیَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِھِنَّ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ بیان اُن خصلتون کا جن سے ایمان کا مزہ ملتا ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین باتین جسمین ہونگی وہ انکی وجہ سے ایمان کی مٹہاس اور حلاوت پاوے گا ایک تو یہ کہ اللہ اور اسکے رسول سے دوسرے سب لوگون سے زیادہ محبت رکہے دوسری یہ دوستی رکہے کسی آدمی سے صرف خدا کیواسطے

یعنی دنیا کی کوئی غرض ہو نہ اس سبب سے ڈر ہو اُسکو سختی کا یہ کفر کو پھر اختیار کرنا بعد اسکے کہ خدا نے اُسکو نجات دی اُس سے اتنا
برا جانتے جیسے انگار مین پڑنا **ف** نووی نے کہا یہ حدیث بہت بڑی ہے اور ایک اصل ہے اسلام کی اصول
مین سے علما نے کہا ہے حلاوۃ ایمان کی معنی یہ ہین کہ عبادت مین اور تکلیف اُٹھانے مین خدا اور رسول
کی رضامندی کے لیے لذت اور مزہ پیدا ہو اور دنیا کے فوائد اور منافع پر خدا اور رسول کی رضامندی کو
مقدم رکھے اور خدا کی محبت یہ ہے کہ اسکا حکم مانے اور اُسکی مخالفت کو ترک کرے ایسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی محبت ہے قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث اُسی مطلب کی ہے جیسے اوپر گذری ایک حدیث کہ ایمان
کا مزہ چکھا اُسنے جو خدا کی خدائی کے ساتھ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کے ساتھ اور اسلام کے دین
کے ساتھ راضی ہوا اسلیے کہ خدا اور رسول کی محبت اسی طرح خالص خدا کے لیے دوسرے مسلمان سے محبت اسیطرح
کفر کو پھر اختیار کرنے کی نفرت نہین ہوگی مگر اُس شخص کو جسکا ایمان اور یقین زوردار ہے اور اُسکے دلکو
اطمینان ہے اور اُسکا سینہ کشادہ ہے اور ایمان اُسکے گوشت اور خون مین اثر کر گیا ہے یہی وہ شخص ہے
کہ جس نے ایمان کی مٹھاس پا لی اور خدا کیلیے کسی سے محبت کرنا اصل ہے خدا کی محبت کا اور بعضون نے کہا خدا کی
محبت یہ ہے کہ اپنے دل کو موافق کر دیوے خدا کی مرضی کے تو جو خدا کو پسند ہے وہی اُسکو پسند ہو اور
جو خدا کو ناپسند ہے وہی اُسکو ناپسند ہو اور اسی باب مین متکلمین کی عبارتین مختلف ہین لیکن مطلب ایک ہی
ہے اور حاصل یہ ہے کہ محبت ایک میل اور خواہش ہے پھر یہ میل کبھی تو اُن چیزون کی طرف ہوتا ہے جو بالطبع
انسان کو مرغوب ہین جیسے خوبصورتی خوش آوازی کھانیکا ذائقہ اور کبھی اُن چیزون کی طرف جن کا حسن
عقل سے معلوم ہوتا ہے جیسے محبت صالحین اور علماء اور اہل فضل کی اور کبھی یہ میل اسوجہ سے ہوتا ہے کہ
کسی نے اُسپر احسان کیا ہو یا مصیبت سے بچایا ہو اور یہ سب باتین ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم
مین موجود ہین کیونکہ تمام کمالات ظاہری اور باطنی آپ مین جمع تھے اور تمام فضائل اور محاسن اخلاق
آپ مین موجود تھے اور آپ کا احسان اور فیض تو اتنا عام ہے کہ سب مسلمانون کی گردن پر ہے اُنکو ہمیشہ
ہمیشہ کا آرام دلوایا جہنم کے عذاب سے بچایا پھر خداوند کریم کا احسان تو سب سے زیادہ ہے کیونکہ اُسی نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا پھر پیغمبر بنا کر ہمارے پاس بھیجا پس درحقیقت اصل الاصل محبت ہے
اللہ جل جلالہ کی اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اہل بیت اور صالحین اور
اولیاء اللہ اور ائمہ دین کی راجع ہے اللہ کی محبت کیطرف تو اللہ کی محبت بالذات ہے باقی سب کی بالعرض یعنی
خدا کی محبت کے ذیل مین اور جو کوئی سوا خدا کے کسی اور شے سے بالذات محبت رکھے وہ اہل اللہ کے نزدیک مشرک
ہے یحبونہم کحب اللہ یہ صفت ہے مشرکین کی اور مومنون کی یہ صفت ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ نووی مع زیادۃ

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ثلاث من کن فیه وجد طعم الایمان من کان
یحب المرء لا یحبه الا لله ومن کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما ومن کان ان یلقی فی النار
احب الیه من ان یرجع فی الکفر بعد ان انقذه الله منه۔ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تین باتیں جسمین ہونگی وہ ایمان کا مزہ پاویگا جو شخص دوستی رکھے کسی سے پہر نہ رکھتا ہو دوستی اس سے مگر خدا کے
لیے خدا کا ایک بندہ سمجھ کر اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول سے دوستی رکھے دوسرے اور سب لوگون یا چیزون سے
زیادہ جو انگارہ مین ڈالا جانا پسند کرے مگر پہر کفر اختیار کرنا پسند نہ کرے جب خدا نے اسکو نجات دی کفر سے ✣

ف مراد اس سے وہ لوگ ہین جو پہلے کافر یا مشرک تہے پہر خدا نے انکو اسلام سے مشرف فرمایا تو انکا اسلام انکو
جب ہی مزہ دیگا جب وہ کفر کے دین سے اسقدر بیزار ہون کہ انگارہ مین گرنا قبول کرین پر کفر قبول نکرین

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بنحو حدیثهم غیر انه قال من ان یرجع
یهودیا او نصرانیا ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی مگر اس مین یہ ہے کہ انگارہ مین گرنا اسکو پسند ہو
مگر یہودی یا نصرانی ہونا گوارہ نہ ہو

باب وجوب محبة رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر
من الاهل والولد والوالد والناس اجمعین واطلاق عدم الایمان علی من لم یحبه هذه
المحبة ترجمہ باب اسبات کے بیان مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکہنا بی بی اور اولاد
اور مان باپ اور سب لوگون سے زیادہ واجب ہے اور جسکو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہین

عن انس قال
قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا یؤمن عبد وفی حدیث عبد الوارث الرجل حتی اکون
احب الیه من اهله وماله والناس اجمعین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کوئی بندہ یا کوئی آدمی مومن نہین ہوتا جب تک اسکو میری محبت گہر والون اور مال اور سب لوگون سے
زیادہ نہ ہو

ف خطابی نے کہا مراد وہ محبت نہین ہے جو طبعی ہوتی ہے اور غیر اختیاری بلکہ مقصود
محبت اختیاری ہے تو مطلب یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپکے ارشاد کی تعمیل
دنیا کی سب چیزون پر مقدم رکہے مان باپ بی بی اولاد دوست آشنا یہ سب اگر ناراض ہو جاوین ہو جاوین
تو قبول کرے پر خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی ہرگز نہ اختیار کرے یہی محبت صادقہ ہے جسپر مدار ہے
ایمان کا ابن بطال اور قاضی عیاض نے کہا محبت تین قسم کی ہوتی ہے ایک تو محبت بزرگی کی وجہ سے جیسے
بیٹے کو باپ سے ہوتی ہے اور شاگرد کو استاد سے دوسری محبت شفقت اور پیار کی جیسے باپ کو یا مان کو اولاد سے ہوتی ہے
تیسری محبت ہم شکل اور ہم خیال ہونیکی جیسے دوست آشناؤن سے ہوتی ہے تو حضرت صلعم نے تمام محبتون اپنی کر جمع
کیا ہے ابن بطال نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا ایمان کامل ہو وہ اسبات کو یقین کریگا کہ رسول اللہ صلعم

وسلم کا حق سبپر زیادہ ہے اُسکے باپ اور بیٹے کے حق سے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے ہمکو جہنم سے نجات ملی ہے اور ہمنے گمراہی سے نکلکر ہدایت پائی ہے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مین سے یہ بات بھی ہے کہ آپکی سنت کی مدد کرنا اور آپکی شریعت پر جو اعتراض کرے اُسکا جواب دینا اور آپ سے ملنے کی آرزو کرنا اگرچہ جان اور مال سے تصدق ہوجاوے اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات کہ ایمان کی حقیقت پوری نہین ہوتی بغیر اس محبت کے اور ایمان صحیح نہین ہوتا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر ومنزلت مان باپ بزرگ محسن سب سے زیادہ دلمین نہ ہو اور جسکا یہ اعتقاد نہ ہو وہ مومن نہین ہے (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جب تک اُسکو میری محبت اولاد اور مان باپ اور سب لوگون سے زیادہ نہ ہو

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مِنْ خِصَالِ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ

ایمان کی خصلت ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے (یعنی بھلائی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ اَوْ قَالَ لِجَارِهٖ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک وہ نہ چاہے بھائی یا ہمسائے کے لیے جو چاہتا ہے اپنے لیے **ف** علما نے کہا مراد یہ ہو کہ مومن کامل نہین ہوتا ورنہ اصل ایمان تو بغیر اس صفت کے بھی حاصل ہوتا ہے اور مطلب یہ ہو کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی عبادات اور نیکیان اور دنیا کی سب اچھی چیزین جو اپنے لیے چاہتا ہے چاہے نسائی کی روایت مین ہے بھلائی اور خوبی۔ ابن الصلاح نے کہا بعضون نے اس صفت حاصل کرنیکو دشوار اور محال سمجھا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہین ہے کیونکہ مراد یہ ہے تم مین سے کسی کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک وہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے یعنی اُسکے لیے بھی نعمتون کا حاصل ہونا اچھا جانے اگر خود کا کوئی نقصان نہ ہو اور یہ امر بہت آسان ہے قلب سلیم پر یعنے جسکا دل صاف ہو البتہ جس کے دل مین کینہ اور حسد بھرا ہوا ہو اُسپر بہت دشوار ہے خدا بچاوے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو ایسے خراب دل سے (نووی) حاصل یہ ہے کہ جب کسی بھائی مسلمان کی بھلائی ہوتی ہو اور اپنا اسمین کچھ ضرر نہ ہو تو اُسپر خوش ہونا چاہیے اور ہمیشہ عام خیر خواہی اور عام ہمدردی مین شریک رہنا چاہیے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ

اَوْ قَالَ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کوئی آدمی مومن نہین ہوتا جبتک کہ اپنے بھائی یا ہمسایے کے لیے وہی
نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے **باب** بیانِ تَحْرِیْمِ اِیْذَاءِ الْجَارِ ہمسایہ کو ایذا دینا حرام ہے **عن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہ جاویگا وہ شخص جسکا ہمسایا
اُسکے مکر و فساد سے محفوظ نہین ہے **ف** یعنے اسکی بدی اور ظلم سے امن نہ ہو اور وہ ہمیشہ ڈرتا ہو کہ
کہین مجھکو صدمہ نہ پہونچے اُس کی طرف سے علمانے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمسایے کو ستانا
درست سمجھے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ فعل حرام ہے تو وہ کافر ہے کبھی جنت مین نہ جاویگا یا یہ غرض ہے کہ اسکو
جنت مین جانا جنت کھلتے ہی نصیب نہ ہوگا بلکہ روکا جاویگا یہانتک کہ عذاب ہو اُس گناہ پر یا معاف
کیا جاوے اور ضرورت ان تاویلون کی یہ ہے جو اوپر گذرا کہ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص توحید پر مرے
اگرچہ کبیرے گناہ کرتا ہو وہ ہمیشہ جہنم مین نہین رہیگا بلکہ چند روز عذاب دیا جاویگا یا معاف کیا جاویگا پھر
جنت مین جاویگا۔ بہرحال ہمسایے کو رنج دینا اور ناحق اسکو ستانا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم کرتا ہے ؎
باب اَلْحَثِّ عَلٰی اِکْرَامِ الْجَارِ وَالضَّیْفِ وَلُزُوْمِ الصَّمْتِ اِلَّا عَنِ الْخَیْرِ وَکَوْنِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ
مِنَ الْاِیْمَانِ ہمسایے اور مہمان کی خاطرداری کی ترغیب اور چپ رہنے کی فضیلت اور یہ باتین ایمان
مین داخل ہونا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ
جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر اُسکو چاہیے یا تو اچھی بات
کرے یا چپ رہے **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے نووی نے کہا غرض ہے کہ جب بات کرنیکا ارادہ کرے
تو سوچ لیوے کہ جو بات کہنا چاہتا ہے وہ بہتر ہے ثواب کی بات واجب ہے یا مستحب اُس وقت کہے اور اگر معلوم ہو
کہ اس بات کا کہنا کچھ ثواب نہین تو چپ ہو رہے پھر چاہے وہ بات حرام ہو یا مکروہ ہو یا مباح ہو جسمین نہ ثواب
ہے نہ عذاب ہرحال مین خاموشی بہتر ہے تو مباح بات کا بھی نہ کہنا بہتر اور اولی ہے کیونکہ مباح باتین لیجاتی
ہین انسان کو حرام اور مکروہ کی طرف اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ
اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ یعنی جو بات انسان مونہ سے نکالتا ہے اسکے پاس ایک شخص ہے جو راہ دیکھتا ہے طیار
بیٹھا ہے اُسکے لکھنے کو اور اختلاف کیا ہے سلف اور خلف نے اس مسئلہ مین کہ انسان کی سب قسم کی باتین

اگرچہ مباح ہون لکھی جاتی ہین یا صرف وہی باتین جنمین عذاب یا ثواب ہو ابن عباس کا یہہ قول ہے کہ صرف وہی
باتین لکھی جاتی ہین جنکا بدلہ ملیگا ثواب یا عذاب اس صورت مین آیت کو خاص کرنا پڑیگا اور شرع نے ترغیب
دی ہے اس طرف کہ مباح باتین بہت کرنا اچھا نہین کیونکہ انسان اکثر بہت باتین کرنے سے گو مباح ہون
حرام یا مکروہ باتون مین مبتلا ہو جاتا ہے امام شافعی نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ انسان کو بات کہنے
سے پہلے فکر کرنا چاہیے پھر اگر اسکو یہ امر متحقق ہو کہ اُس بات سے کچھ نقصان نہین تو اُس بات کو کہے اور اگر
یہ امر متحقق ہو کہ اس سے ضرر ہوگا یا شک ہو ضرر اور عدم ضرر مین تو چپ رہے امام ابن ابی زید مالکی نے کہا تمام
آداب اور خلق حسن چار حدیثون سے نکلتی ہین ایک تو یہی حدیث دوسری وہ حدیث کہ آدمی کا اچھا اسلام یہ ہے
کہ چھوڑ دے اس بات کو جو کام نہ آوے یعنے بیکار اور لغو سے پرہیز کرے تیسری حدیث لا تغضب یعنی
غصہ مت کرو چوتھی وہ حدیث جو اوپر گذری کہ انسان کو چاہیے اپنے بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے
لیے خاص چاہتا ہے اور استاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ چپ رہنا موقع پر صفت
ہے مردون کی جیسے بولنا موقع پر نہایت عمدہ خصلت ہے اور مین نے سنا ابو علی دقاق سے وہ کہتے تھے جو
شخص چپ ہو رہا حق بات سے یعنے جہان موقع ہو حق بات بیان کرنے کا وہ گونگا شیطان ہے لیکن ارباب
مجاہدہ اور ریاضت نے جو سکوت اختیار کیا ہے وہ اس لیے کہ باتین کرنے مین طرح طرح کی آفتین ہین اور
اسمین نفس کو حظ ہوتا ہے وہ اپنی تعریف کرتا ہے اور کبھی اپنی فصاحت اور شیرین بیانی لوگون پر ظاہر
کرنا چاہتا ہے اور یہ سکوت اور خاموشی ایک بڑا رکن ہے تہذیب اخلاق کا فضیل بن عیاض نے یون بیان
کیا کہ جو شخص بات کو اپنے اعمال مین سے ایک عمل سمجھیگا وہ بیفائدہ بات کم کریگا اور ذو النون مصری نے کہا
سب سے زیادہ اپنی نفس کی حفاظت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنی زبان کو زیادہ روکے **ت** اور جو
شخص ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اسکو چاہیے کہ خاطر داری کرے اپنے مہمان کی **ف**
قاضی عیاض نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص شریعت اسلام پر چلنا چاہے اسکو ہمسائے اور مہمان
کے ساتھہ سلوک کرنا ضرور ہے اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ہمسائے کے ساتھہ سلوک کرنے کا حکم کیا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھہ کو وصیت کرتے تھے ہمسائے کے ساتھہ
سلوک کرنے کے لیے یہانتک کہ مین سمجھا جبرئیل اسکو ترکہ بھی دلاوینگے اسیطرح مہمان داری کرنا
بھی اسلام کا طریقہ ہے اور خصلت ہے پیغمبرون اور صالحون کی اور لیث نے کہا کہ ایک رات مہمانداری کرنا
واجب ہے اور دلیل انکی وہ حدیث ہے کہ ایک رات مہمانی کرنا حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر اور عقبہ کی حدیث
کہ جب تم اترو کسی قوم پر پھر وہ دیوین تمکو کچھہ بطور مہمانی کے تو قبول کرو انکو اور جو نہ دیوین تو لے لو ان سے

مہمانی کا حق اور اکثر فقہا اس بات پر ہین کہ مہمانی کرنا اخلاق مین داخل ہے پر واجب نہین اور دلیل انکی وہ حدیث ہی
کہ جائزہ ضیافت کا ایک رات ہی اور جائزہ کہتے ہین عطا اور صلہ اور احسان کو اور یہ اختیاری ہوتے ہین وجوبی
اور بہی حضرت نے فرمایا چاہیے کہ احسان کرے اور سلوک کرے اس سے بہی یہ بات نکلتی ہے کہ مہمانی واجب نہین
کیونکہ ایسے الفاظ کا استعمال واجب مین نہین ہوتا دوسرے یہ کہ مہمان اور ہمسائے ایک ساتہہ بیان کیا حالانکہ
ہمسائے کے ساتہہ سلوک واجب نہین اور اگلی حدیثون کی یہ تاویل کی ہے کہ وہ اوائل اسلام کی حدیثین ہین
جب دلداری اور خاطرداری واجب تہی پہر اختلاف کیا ہے علما نے کہ مہمانداری بستی والون پر اور جنگل والون
پر دونون پر واجب ہے یا صرف جنگل مین رہنے والون پر تو شافعی اور محمد بن حکم کا قول ہے کہ دونون پر واجب
ہے اور مالک اور سحنون نے کہا کہ صرف جنگل والون پر واجب ہے اسلیے کہ بستی یا شہر مین مسافر کو ٹہیرنے کی جگہ
ملجاتی ہے سرا وغیرہ مین اور کہانے پینے کی چیزین بہی سب بازار مین ملتی ہین اور ایک حدیث مین آیا
ہے کہ ضیافت جنگل کے رہنے والون پر ہے نہ بستی والون پر لیکن یہ حدیث اہل معرفت کے نزدیک موضوع ہے
(نووی) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ
یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَسْکُتْ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر وہ نہ ستاوے
اپنے ہمسائے کو اور جو شخص یقین رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر وہ خاطرداری کرے اپنے مہمان کی اور جو
شخص یقین رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر وہ اچہی بات کہے یا چپ رہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ حَصِیْنٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِہٖ ترجمہ
ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے مگر اس مین یہ ہو کہ احسان کرے اپنے ہمسائے کے ساتہ عَنْ باب منہ
اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِہٖ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَسْکُتْ ترجمہ ابو شریح خزاعی (خویلد
بن عمرو یا عبدالرحمن یا عمرو بن خویلد یا ہانی بن عمرو یا کعب) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر وہ نیکی کرے اپنے ہمسائے کے ساتہ اور جو شخص ایمان
رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر وہ احسان کرے اپنے مہمان کے ساتہ اور جو شخص ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور
پچہلے دن پر وہ اچہی بات کہے جسمین بہلائی ہو یا ثواب ہو یا چپ رہے **بَابُ** بَیَانِ کَوْنِ النَّہْیِ
عَنِ الْمُنْکَرِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَاَنَّ الْاِیْمَانَ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ بری بات سے منع کرنا ایمان مین داخل ہے
اور ایمان گہٹتا بڑہتا ہے۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْعِیْدِ قَبْلَ

قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلٰوةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے سب سے پہلے جس نے شروع کیا خطبہ عید کے دن نماز سے پہلے وہ مروان تہا بیٹا حکم کا جو پہلا خلیفہ ہے خلفائے بنی امیہ مین سے۔ **ف** قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے اس باب مین بعضون نے کہا کہ سب سے پہلے خطبہ نماز سے پہلے حضرت عثمان نے پڑہا ہے اور بعضون نے کہا حضرت عمر نے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ لوگ نماز تمام ہوتے ہی چلدیتے تہے اور خطبے کے تمام ہونیکا انتظار نکرتے اور بعضون نے کہا اسمین یہ مصلحت تھی کہ دور رہنے والون کو بھی نماز ملجاوے اور جو لوگ دیر مین آوین انکو بھی نماز ملے اور بعضون نے کہا یہ فعل سب سے پہلے معاویہ نے کیا اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن زبیر نے کیا اور یہ سب روایتین ثابت نہیں ہین اور جو ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے وہ یہ ہے کہ پہلے نماز پڑہی عید کی پہر خطبہ شروع کیا اور یہی قول ہے تمام ملکون کے فقہا کا اور بعضون نے اسپر اجماع نقل کیا ہے اور یہ اجماع بعد اختلاف کے ہوا یا یہ کہ التفات نہین کیا گیا بنی امیہ کے اختلاف کی طرف کیونکہ تمام خلفاء راشدین اور صدر اول کا اتفاق ہو چکا تہا اور اسی روایت مین ابو سعید نے جو کہا کہ اس شخص نے اپنا حق ادا کر دیا سب لوگون کے سامنے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ لوگون کے نزدیک سنت ثابت ہو چکی تھی برخلاف اس کے جو مروان نے کیا تہا اور بھی ابو سعید نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جو شخص تم مین سے کوئی کام خلاف شرع دیکھے اسکو مٹے اور خلاف شرع وہی کام ہوگا جو سنت کے خلاف ہوگا اور اسپر عمل نہ ہوا ہوگا زمانہ سابق مین اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ سوا مروان کے اور کسی خلیفہ نے ایسا نہین کیا تہا اور عثمان اور عمر اور معاویہ سے جو منقول ہے وہ صحیح نہین ہے (نووی) **ت** اسوقت ایک شخص کہڑا ہوا اور کہنے لگا نماز پڑہنا چاہیے خطبے سے پہلے مروان نے کہا یہ بات موقوف کر دی گئی **ف** اس مقام پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ابو سعید خدری نے خود کیون نہین منع کیا اس برے کام سے یہان تک کہ ایک دوسرا شخص اٹہا اور اس نے کہا اسکا جواب یہ ہے کہ شاید ابو سعید خطبہ شروع ہوتے وقت نہ ہونگے تو اس شخص نے اعتراض کیا پہر ابو سعید آگئے ہونگے اور احتمال ہے کہ ابو سعید پہلے سے موجود ہون لیکن انہون نے خوف کیا ہو ضرر کا اپنے لیے یا کسی اور کے لیے یا فتنے کا تو ساقط ہو گیا ان سے انکار جو واجب تھا اور اس شخص نے خوف نہ کیا کسی قوت کی وجہ سے یا خوف کیا ہو صرف اپنے نفس پر اور یہ جائز ہے

ایسی صورت مین بلکہ تعجب ہے اور احتمال ہے کہ ابو سعید نے انکار کا قصد کیا ہو اتنے مین اس شخص نے جلدی
سے کہدیا پھر ابو سعید نے اُس کی تائید کی اور دوسری روایت مین جسکو بخاری اور مسلم دونون نے نکالا باب
صلوۃ العید مین یہ ہے کہ ابو سعید نے خود مروان کا ہاتھ کھینچا جب اُسکو منبر پر جاتے دیکھا اور مروان اور ابو
سعید ساتھ آئے تھے پھر مروان نے ابو سعید کی بات کو نہ مانا تو احتمال ہے یہ موقع دو بار ہوا ہو **بت** ابو
سعید نے کہا اس شخص نے تو اپنا حق ادا کر دیا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپنے فرمایا جو شخص تم
مین سے کسی منکر یعنے خلاف شرع کام دیکھے تو اُسکو میٹ دیوے اپنے ہاتھ سے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان
سے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی یعنے دل مین اُسکو بُرا جانے اور اُس سے بیزار رہے اور یہ سب سے
کم درجہ ہے ایمان کا اگر یہ بھی نہ ہو اور دل مین بھی خلاف شرع کام سے نفرت نہ آوے تو سمجھنا چاہیے کہ
ایمان رخصت ہو گیا اور کفر جم گیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نووی نے کہا یہ جو حضرت نے فرمایا
بُرے اور خلاف شرع کام کو میٹنے اور بگاڑے ہاتھ یا زبان سے یہ امر وجوب کے لیے ہے باجماع امت اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے واجب ہونے پر دلیل ہے کتاب اور سنت اور اجماع امت سے اور یہ نصیحت مین
داخل ہے جو خود دین ہے اور نہین خلاف کیا اس مین کسی نے سوا چند رافضیون کے اور انکے خلاف کا اعتبار
نہین امام الحرمین نے بھی کہا کہ اُن کے خلاف کا اس مسئلے مین اعتبار نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ مسلمانون کا
اتفاق ہو چکا تھا اسکے وجوب پر رافضیون کے پیدا ہونے سے پہلے اور وجوب اسکا شرع سے ہے نہ عقل سے
اور معتزلہ کے نزدیک عقل سے ہے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالے نے لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ اے ایمان
والو تم اپنے تئین سمہالو تم دوسرے کے گمراہ ہونے سے کچھ نقصان نہ ہوگا جب تم ہدایت پاؤگے یہ ہمارے
مذہب کے خلاف مین نہین کیونکہ آیت کے معنے مذہب صحیح پر یہہ مین کہ جب تم سب احکام کو جو تم پر واجب ہین
بجا لاؤگے تو دوسرون کی تقصیر سے تمکو ضرر نہ ہوگا جیسے دوسری جگہہ فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنے
ایک کا بوجھ دوسرا نہ اُٹھاویگا پھر جب کسی نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیا تو اُسپر سے مواخذہ
جاتا رہا اب گناہ اسی پر رہیگا جس نے بُرا کام کیا یہ بھی جاننا چاہیے کہ اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات
سے منع کرنا فرض کفایہ ہے اگر بعضون نے کر دیا تو سب کے ذمے سے یہ فرض ادا ہو گیا ورنہ سب گنہگار
ہونگے اور بعض مقامون مین یہ فرض عین ہوتا ہے کسی خاص شخص پر جیسے اُس مقام مین کوئی نہ ہو
سوا اُسکے یا اسی کے حکم سے وہ کلام مٹتا ہو یا جیسے کوئی اپنی بی بی یا بچے یا غلام کو کوئی بُرا کام کرتے یا فرض
کو ترک کرتے دیکھے۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو گمان ہو کہ میرے منع کیے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا جب
بھی منع کرنا چاہیے اسلیے کہ نصیحت سے کچھ نہ کچھ فائدہ مسلمانون کو ضرور ہوگا اور اوپر ہم کہہ چکے کہ اس شخص

کا کام حکم کر دینا ہے اچھے کام کا اور منع کر دینا ہے بُرے کام سے آپ چاہو وہ مانے یا نہ مانے منوانا اسکا فرض نہین
ہے جیسے اللہ جل جلالہ نے فرمایا رسول پر کچھ نہین ہے مگر پہونچا دینا. علما نے کہا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر مین یہ شرط نہین ہے کہ حکم کرنے والا خود تمام شریعت کے احکام پر چلتا ہو اور بُری باتون سے بچتا ہو بلکہ
اگر وہ خود تقصیر وار ہو جب بھی امر اور نہی کرنا چاہیے کیونکہ دوسرا فرض ہے پھر ایک مین خلل ہونے سے دوسرے
کو بھی ضائع کرنا ضرور نہین اور یہ کام کچھ حاکمون سے خاص نہین ہے بلکہ ہر ایک مسلمان اسکو کر سکتا ہے
امام الحرمین نے کہا دلیل اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اس لیے کہ صدر اول مین اور اس کے قریب کے زمانے مین
ادنے ادنے مسلمان خود حاکمون کو بُری باتون سے منع کرتے اور اچھے کامون کا حکم کرتے حالانکہ اور
مسلمان انکو اس کام سے نہ روکتے اور نہ اسپر زجر کرتے پھر اگر حکومت شرط ہوتی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کے لیے تو البتہ اور مسلمان انکو سمجھا دیتے کہ تمہارا یہ عہدہ نہین ہے یہ بات ضرور
ہے کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے وہ خود اُس مسلے کو جانتا ہو اگر وہ بات مشہور
واجبات یا محرمات سے ہو جیسے نماز روزہ زنا شرب خمر تو ہر ایک مسلمان کو ان باتون کا علم ہے وہ حکم اور منع کر سکتا
ہے اور جو کوئی دقیق مسئلہ ہو تو عوام کو اسمین مداخلت نہین پہونچتی اور نہ انکو انکار پہونچتا ہے بلکہ یہ منصب علماء
کا ہے پھر علماء کو بھی اسی کام کا انکار کرنا یا حکم کرنا چاہیے جو اجماعی ہو اور جو کام اختلافی ہو اسمین کسی فریق کو دوسرے
فریق سے جھگڑا کرنا درست نہین اسلیے کہ ہر مجتہد مصیب ہے بعضون کے نزدیک اور یہی مختار ہے اور بعضون
کے نزدیک ایک مصیب ہے اور باقی مخطی لیکن مخطی معین نہین ہو سکتا اور جو معین بھی ہو تو اسپر گناہ نہین بوجہ
خطاے اجتہادی کے پر اگر نصیحت کے طور پر اسکو نرمی سے سمجھا دے تو وہ بہتر ہے اسلیے کہ علما کا اتفاق
ہے اسبات پر کہ اختلاف سے نکل جانا چاہیے حتی المقدور جب کسی سُنت مین خلل نہ آوے یا کسی اور دوسرے
اختلاف مین نہ پڑ جاوے قاضی القضاۃ ابو الحسن ماوردی بصری شافعی نے اپنی کتاب احکام سلطانیہ
مین لکھا ہے کہ علما کا اختلاف ہے اس مسلہ مین کہ اگر بادشاہ کسی کو محتسب بناوے اور وہ مجتہد ہو تو وہ
لوگون کو اپنے مذہب کی طرف لا سکتا ہے اختلافی مسائل مین جس فقیہ کا چاہے مذہب اختیار کرے اور ہمیشہ
فروعات مین صحابہ اور تابعین اور من بعدہم کا اختلاف رہا تو نہ محتسب پر کوئی انکار کرے نہ محتسب دوسرے
پر نہ اور کوئی دوسرے پر اسیطرح علما نے کہا ہے کہ مفتی اور قاضی کو نہین پہونچتا کہ اپنے مخالف پر اعتراض
کرے جب وہ نص یا اجماع یا قیاس جلی کی مخالفت نہ کرے اور جان تو کہ یہ باب امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر کا بہت ضائع ہو گیا مدت دراز سے اور اس زمانے مین جو کچھ باقی ہے وہ نہایت کم ہے حالانکہ یہ ایک
بڑا باب تھا جسپر مدار تھا دین کا اور جب بُرایان بہت پھیلین گی تو عذاب الٰہی عام ہوگا نیک اور بد پر اور جب

لوگ ظالم کے ظلم سے نہ روکینگے تو خدا تعالی سب کو عذاب مین مبتلا کرے گا اللہ تعالی نے فرمایا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ
یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ الآیہ یعنی بچین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین اللہ کے حکم سے پہونچیگا انکو ایک فتنہ یا دکھہ کا عذاب
تو جو شخص آخرت کا طالب ہو اور اللہ جل جلالہ کی رضامندی حاصل کرنا چاہتا ہو اُسکو چاہیے کہ اسباب کا خیال رکھے
یعنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اسلیے کہ فائدہ اسکا بڑا ہے خاص کر اس حالت مین کہ جب وہ موقوف ہوگیا
ہے اور اپنی نیت خالص رکھے اور جس شخص کو حکم کرے یا منع اس سے خوف نہ کرے اس خیال سے کہ وہ بڑا آدمی
ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا البتہ خدا مدد کرے گا اس کی جس نے خدا کی مدد کی اور فرمایا جو شخص بہروسا کرے اللہ
پر اُسکو سیدہی راہ ملی اور فرمایا جن لوگون نے کوشش کی ہماری راہ مین ہم انکو اپنی راہ بتلاوینگے اور فرمایا
لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ چھوڑ دیے جاوینگے اتنی بات پر کہ ہم ایمان لائے اور انکی آزمائش ہوگی اُن سے
پہلے جو لوگ گذر گئے انکو بھی ہمنے آزمایا تو البتہ اللہ تعالی جانیگا اُن لوگون کو جو سچے ہین اور اُن لوگون
کو جو جہوٹے ہین اور یہ بات خیال کر لینا چاہیے کہ ہمیشہ ثواب اتنا ہی زیادہ ملتا ہے جتنی تکلیف زیادہ ہو
اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے خوف سے ترک نہ کرنا چاہیے ویسے ہی دوستی اور محبت اور سستی کی
وجہ سے بہی کوشش کرنا چاہیے اور اپنی سرخروئی اور مرتبہ بڑہانے کے لیے بہی نہین اسلیے کہ دوستی اور محبت
سے تو اُسکا حق اُسپر ہوگیا اور وہ حق یہ ہے کہ اُسکو نصیحت کرے اور آخرت کی بہلائی بتلاوے اور مضر اور مہلک
باتون سے بچاوے اور دوست اور عزیز آدمی کا وہی ہے جو اُسکی آخرت کی بہلائی مین کوشش کرے اگرچہ دنیا مین
اسکی وجہ سے نقصان واقع ہو اور دشمن وہ ہے جو اُسکی آخرت کو تباہ کرے اگرچہ دنیا کا فائدہ اس سے حاصل ہو
اور شیطان جو ہم لوگون کا دشمن گنا جاتا ہے وہ اسی وجہ سے اور پیغمبر جو مومنون کے دوست سمجھے جاتے
ہین وہ اسی سبب سے کہ وہ کوشش کرتے ہین انکے آخرت کے درست کرنے مین یا اللہ تو ہمکو اور ہمارے دوستون
کو اور سب مسلمانون کو توفیق دے کہ وہ تیری خوشی حاصل کرنے مین کوشش کرین اور اپنی رحمت اور عنایت
ہم سب پر عام کر دے اور جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اُسکو چاہیے کہ نرمی کرے تاکہ لوگ
اسپر جلدی عمل کرین امام شافعی نے فرمایا جس شخص نے اپنے بہائی کو پوشیدہ نصیحت کی اوس نے اسکو درست
کیا اور آراستہ کیا اور جس نے کہلم کہلا نصیحت کی اوس نے اپنے بہائی کو رسوا کیا اور اسباب مین سے ایک کام
وہ ہے جسمین اکثر لوگ سستی کرتے ہین وہ یہ ہے کہ ایک آدمی کو دیکہتے ہین عیب دار چیز بیچتے ہوے پہر اُسکو
منع نہین کرتے اور خریدار کو آگاہ نہین کرتے اُس عیب سے اور یہ ایک بڑی خطا ہے اور علمار نے صاف تصریح
کر دی ہے کہ جو شخص اس امر کو جانتا ہے کہ اس چیز مین یہ عیب ہے اُسپر واجب ہے کہ بیچنے والے کو منع کر دے
اور خریدار کو اس عیب سے آگاہ کر دے لیکن طریقہ منع کرنیکا تو وہ خود حضرت نے بتا دیا کہ اُسکو یعنی برے

کام کو ہاتھ سے بگاڑے اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے اگر یہ نہ ہو سکے تو دل سے بگاڑنے کا مطلب ہے کہ اسکو
برا جانے اور اگرچہ برا جاننا اسکا بگاڑنا نہیں ہو سکتا پر کیا کرنا چاہیے اسکا اختیار اسیقدر ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا سب کم درجہ ایمان کا یہ ہے یعنی یہ ایک ادنی ثمرہ ہے ایمان کا کہ دل سے برے کام کو برا جانے اور اس سے
نفرت کرے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ حدیث اصل ہے برے کام کے بگاڑنے مین تو بگاڑنے والے پر واجب ہے کہ
جسطرح سے ہو سکے بگاڑے قول سے یا فعل سے تو جو حرام کام کے آلات اور اسباب ہوں انکو ہاتھ سے توڑے اور
شراب اور مسکرات کو بہا دیوے یا دوسرے سے کہے وہ بہا دے اور زبردستی سے چھینی ہوئی چیز چھین کر خود اسکے
مالک کو واپس کر دیوے یا دوسرے کو حکم کرے اور چاہیے کہ بگاڑنے مین نرمی کرے جاہل پر اور اس ظالم پر
جس سے شر کا خوف ہو مگر یہ جب کہ اسکو اپنی بات چلنے کا خیال ہو جیسے مستحب ہے یہ بات کہ بگاڑنیوالا صالح
اور صاحب فضیلت ہو اور جو شخص انتہا درجے پر گمراہ ہو یا اپنے کام مین اصرار کرتا ہو اسپر سختی بھی کرے جب
یہ بات معلوم ہو کہ اسکی سختی سے فائدہ ہوگا اور خوف نہ ہو دوسرے مفسدی کا اگر اسکو گمان غالب ہو کہ ہاتھ سے
بگاڑنے مین اور کوئی بڑا مفسدہ پیدا ہوگا یعنی کسی کا خون ہوگا خود بگاڑنے والیکا یا اور کسی کا تو باز رہے اور
صرف زبان سے نصیحت کرے اور ڈراوے خدا کے عذاب سے اور اگر گمان غالب ہو کہ زبان سے کہنے مین
بھی اسی قسم کا شر ہوگا تو صرف دل سے اسکو برا سمجھے اور چپ رہے اور یہی مقصود ہے حدیث سے اگر خدا نے
چاہا اور جو اسکو کوئی مددگار ملے تو اس سے مدد لیوے پر ہتھیار نہ اٹھاوے اور لڑائی شروع نہ کرے اور چاہیے
کہ اطلاع کرے اسکی حاکم کو اگر یہ کام سوا حاکم کے اور کوئی کرتا ہو یا صرف دل سے اسکو برا سمجھے یہی مسئلہ ہے اور
یہی ثواب ہے محققین علما کے نزدیک اور بعضوں نے کہا کہ ہر حال مین زبان سے کہدیوے پھر اگر قتل کیا جاوے
یا ایذا دیا جاوے تو صبر کرے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا امام الحرمین نے کہا رعیت مین سے ہر شخص کو
یہ بات پہونچتی ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو روکے اس گناہ سے پر لڑائی شروع نہ کرے اور ہتیار نہ اٹھاوے
اگر وہ نہ مانے تو بادشاہ وقت کو اطلاع کرے پھر اگر بادشاہ بھی ظلم پر مستعد ہو اور شریعت کی مخالفت سے
باز نہ آوے اور سمجھانے سے نہ سمجھے تو سب مسلمان جو صاحب الرای ہوں ملکر اس بادشاہ کو تخت سے اتار دین
اگرچہ اسمین ہتھیار اٹھانے کی ضرورت پڑی اور خونریزی اور لڑائی ہو یہ کلام ہے امام الحرمین کا اور
اتارنا بادشاہ کا عجیب ہے اور محمول ہے اس صورت پر جب بادشاہ کے اتارنے سے دوسرے کسی فساد کا ڈر
نہ ہو جو اس سے بھی بڑا ہو اور امر بالمعروف کرنے والے کو تجسس اور خانہ تلاشی کا اختیار نہیں بلکہ جب
وہ کوئی بری بات دیکھے تو اسکو بگاڑے یہ کلام ہے امام الحرمین کا اور قاضی القضاۃ ماوردی نے
کہا محتسب کو بحث کرنا نہیں چاہیے ان گناہوں سے جو ظاہر ہوں پھر اگر گمان غالب ہو کہ بعضے

لوگ ایسے کامون کو پوشیدہ کیا کرتے ہین تو اسمین دو قسمین ہین ایک قسم تو یہ جسکا تدارک بعد وقوع کے دشوار
ہو جیسے کوئی شخص محتسب کو خبر کرے کہ فلان شخص فلان عورت کے ساتھہ تنہائی مین زنا کرنا چاہتا ہے یا فلان
کو قتل کرنا چاہتا ہے تو فورًا محتسب کو تجسس کرنا چاہیے اور اس واقعے کا بند و بست کرنا چاہیے اسی طرح اگر محتسب کے
سوا اور لوگون کو خبر ہو انکو بہی بند و بست کرنا چاہیے دوسری قسم وہ جو اس سے کم ہے اسمین تجسس اور کھوج جائز نہین
جیسے کسی مکان سے باجے بجانے کی آواز آوے تو باہر سے پکار کر منع کر دے اور گھر کے اندر نہ گہسے اور اور ماوردی
نے احکام سلطانیہ کے آخر مین ایک عمدہ باب احتساب کے باب مین لکھا ہے جو مشتمل ہے امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر کے قاعدون پر اور ہمنے اس مقام مین اُسکے مطالب بیان کر دیے اور کلام کو طول دیا اس لیے کہ وہ نفیس
ہے اور یہ باب اسلام کا ایک بڑا باب ہے اور اُسکی بہت حاجت پڑتی ہے (نووی) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَحَدِيْثِ
اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ **ترجمہ** ابو سعید سے
دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے۔ **ف** السراج الوہاج مین ہے کہ مسلمانون نے اتفاق کیا ہے اس بات
پر کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ دونون دین کے بڑے ستون ہین اور یہ واجب
مین ہر مسلمان پر فعل الجمیل مین ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ادب یہ ہے کہ نرمی اور ملایمت کے ساتھہ ہو
اور سختی اور شدت بادشاہون کو زیبا ہے اللہ تعالی نے فرمایا وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حکمت کرانہ
سے اچھی طور سے وضو اور نماز مین امر بالمعروف کا طریقہ یہ ہے مثلاً کسی کو دیکہے وہ وضو اچھی طرح
سے نہین کرتا تو یہ حدیث سنادے خرابی ہے کونچون کی جہنم کے عذاب سے یا نماز اچھی طرح نہین پڑہتا تو
یہ حدیث سنادے پہر نماز پڑہ کیونکہ تینے نہین پڑہی اور لباس اور کلام وغیرہ مین اسی طرح سے اللہ تعالی
نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ یعنے تم مین ہونا چاہیین کچہ لوگ جو بلاوین نیکی کی طرف حکم کرین اچھی بات کا اور منع کرین
بُری بات سے اور وہی لوگ ہین چھٹکارا پانے والے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ
يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ
مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاَنْكَرَهٗ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَا   نخل کنتہ

فاستتبعنى اليه عبد الله بن عمر يعوده فانطلقت معه فلما جلسنا سألت ابن مسعود عن هذا
الحديث فحدثنيه كما حدثته ابن عمر قال صالح فقد تحدث بنحو ذلك عن ابى رافع
ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی مجھ سے آگے اللہ تعالیٰ نے
ایسا نہیں بھیجا جس کے حواری نہ ہوں انکی امت میں سے **ف** حواری کے معنے مخلص اور برگزیدہ لوگ جو ہر
ایک قسم کے عیب سے پاک ہوں یا مددگار یا جہاد کرنے والے یا جو مستحق ہوں خلافت کے پیغمبر کے بعد **ت** اور
اصحاب جو انکے طریقہ پر چلتے ہیں اور انکے حکم کی پیروی کرتے ہیں پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نالائق لوگ
پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور کرتے ہیں ان کاموں کو جنکا حکم نہیں پھر جو کوئی
ان نالائقوں سے لڑے ہاتھ سے وہ مومن ہے اور جو کوئی لڑے زبان سے (انکو برا کہے انکی باتوں کا رد
کرے) وہ بھی مومن ہے اور جو کوئی ان سے لڑے دل سے (انکو برا جانے) وہ بھی مومن ہے اور اسکے بعد رائی
کے دانے برابر بھی ایمان نہیں (یعنی اگر دل سے بھی برا نہ جانے تو اسمین ذرہ برابر بھی ایمان نہیں)
ابو رافع (جنہوں نے روایت کیا اس حدیث کو ابن مسعودؓ سے اور نام انکا اسلم یا ابراہیم یا ہرمز یا ثابت یا یزید
تھا مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) نے کہا جیسے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر سے بیان کی انہوں
نے نہ مانا اور انکار کیا مجھ پر اتفاق سے عبد اللہ بن مسعودؓ آئے اور قناۃ (ایک وادی کا نام ہے مدینہ کی وادیوں
مین سے) **ف** نووی نے کہا قناۃ بفتحہ قاف ایسا ہی ذکر کیا اسکو حمیدی نے کتاب الجمع مین الصحیحین
مین اور اکثر نسخون مین بھی یہی ہے اور مسلم کی اکثر روایت کرنیوالون نے بفنائہ یہ روایت کیا ہے فا موحدہ سے
اور فنا کہتے ہیں اس میدان کو جو گھر کے سامنے ہوتا ہے ایسا ہی روایت کیا ابو عوانہ اسفرائنی نے
قاضی عیاض نے کہا سمرقندی کی روایت قناۃ قاف سے ٹھیک ہے اور جمہور کی روایت بفنائہ خطا ہے اور
تصحیف **ت** مین اترے تو عبد اللہ بن عمرؓ مجھے اپنے ساتھ لے گئے عبد اللہ بن مسعودؓ کی عیادت کو مین
ان کے ساتھ گیا جب ہم بیٹھے تو مین نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے اسی طرح
بیان کیا جیسے مینے ابن عمر سے بیان کیا تھا صالح بن کیسان نے کہا اسی طرح یہ حدیث ابو رافع سے روایت
کی گئی ہے **ف** یعنی صالح بن کیسان نے کہا کہ یہ حدیث ابو رافع سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کی ہے اور اسمین عبد اللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں بخاری نے اپنی تاریخ مین اسیطرح باختصار
ابو رافع سے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے ابو علی جیانی نے کہا امام
احمد بن حنبل نے کہا یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور یہ کلام ابن مسعودؓ کی کلام سے نہیں ملتا وہ تو یہ روایت
کرتے ہیں کہ صبر کرو ایسے وقت مین یہان تک کہ مجھ سے ملو یہ کلام ہے قاضی عیاض کا اور شیخ ابو عمرو نے

کہا کہ اس حدیث کا انکار کیا ہے امام احمد نے اور اسکی اسناد مین حارث بن فضیل انصاری ہے ابو عبد اللہ مدنی
یحیی بن معین نے کہا وہ ثقہ ہے اور روایت کیا اُس سے ایک جماعت ثقات نے اور ہمنے اُسکا ذکر ضعفا کی کتاب
مین نہین پایا علاوہ اسکے حارث منفرد نہین ہے اس حدیث کے ساتھہ بلکہ متابعت کی ہے اُسکی دوسرے نے جیسے
صالح بن کیسان کی کلام سے معلوم ہوتا ہے دارقطنی نے کتاب العلل مین کہا کہ یہ حدیث اور طریقون سے
بھی مروی ہے انہین سے ایک روایت ہے ابو واقد لیثی کی ابن مسعود سے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اور یہ جو ابن مسعود سے مروی ہے کہ صبر کرو تم یہانتک کہ ملو مجھسے تو یہ اُس موقع پر ہے جہان قتل
اور خون ریزی اور فتنون کا ڈر ہو اور اس حدیث مین جو حکم ہے نالائقون سے جہاد کرنیکا ہاتھ سے اور
زبان سے وہ اُس موقع پر ہے جہان کسی فتنے کا اُٹھ کھڑے ہونیکا ڈر نہ ہو علاوہ اُسکے اس حدیث مین
اگلی امتون کا بیان ہے اور اس امت کا ذکر نہین ہے تمام ہوا کلام ابو عمرو کا اور وہی ظاہر ہے اور امام احمد
کا قدح اس حدیث مین بہت عجیب ہے انتہی ما قال النووی السراج الوہاج مین ہے کہ اگرچہ
حدیث مین اس امت کا ذکر نہین لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ یہ ایسا ہی آپکی امت مین
بھی ہوگا اس قول سے فمن جاہدہم یعنے جو کوئی اُن سے جہاد کرے تو کوئی وجہ نہین کہ یہ امت شامل نہ ہو
اور اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلب اس حدیث کا دوسری حدیثون مین بھی منقول ہے آپنے
فرمایا خیر القرون قرنی الخ حدیث تک نووی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین چار تابعی ہین ایک دوسرے
سے روایت کرتا ہے صالح اور حارث اور جعفر اور عبد الرحمن اور ایسا ہی ایک اسناد پہلے گذر چکا ہے اور مینے
ایک رسالہ بنایا ہے اسی قسم کے رباعی اسنادون مین ان مین بعضے اسناد ایسے بھی ہین جنمین چار
صحابی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین اور چار تابعی ایک دوسرے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَكَانَ لَهٗ حَوَارِيُّوْنَ يَهْتَدُوْنَ بِهَدْيِهٖ
وَيَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِهٖ مِثْلَ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُوْمَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهٗ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہین گذرا
جسکے حواری نہ ہون وہ چلتے ہین اُسکے راہ پر اور عمل کرتے ہین اُسکی سنت پر پہر بیان کیا روایت کو
اسی طرح جیسے اوپر گذری مگر اسمین ابن مسعود کے آنیکا اور ابن عمر کے ملنے کا اُن سے ذکر نہین ہے

بَابُ تَفَاضُلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ فِيْهِ وَرُجْحَانِ اَهْلِ الْيَمَنِ فِيْهِ ایمان دارون کا ایمان ایک
دوسرے سے کم زیادہ ہونا اور یمن کے لوگون کا ایمان زیادہ ہونا عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشَارَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ الْاِيْمَانَ هٰهُنَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ

فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ ترجمہ ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے یمن کیطرف (جو ایک ملک ہے جزیرہ عرب مین جنوبی شرقی جانب مدینہ سے اسمین بہت شہر اور بستیان ہین صنعاء وہان کا مشہور شہر ہے) اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ ایمان ادہر ہے اور کڑاپن اور دلون کی سختی ان لوگون مین ہے جو چلایا کرتے ہین اور اونٹون کی دم کی جڑ کے پاس جدہر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین **ف** غیاث اللغات مین ہے کہ یمن ایک ملک ہے مشہور اقلیم اول اور دوم مین اور یہ ملک مکہ معظمہ سے دہنی طرف واقع ہے اسواسطے اسکو یمن کہتے ہین کیونکہ کعبے کو عربون نے ایک شخص کو قرار دیا ہے جسکا مونہ پورب کی طرف ہے اور پیٹ اسکی پچھان کی طرف اول حضرت نے یمن کیطرف اشارہ کرکے اُن کی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اُنکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وہ اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہے اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونون سینگ (یعنی سر کے دونون کونے) اُس پر رکھدیتا ہے تاکہ کافرون کا سجدہ اُسیکو ہو (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شیطان کے دونون قرن سے مراد اُسکے سر کے دونون کونے ہین اور بعضون نے کہا اُسکی دونون جماعتین جنکو وہ بھیجتا ہے لوگون کے گمراہ کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا اُس کے دونون گروہ کافرون مین سے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ مشرق یعنے پورب کی طرف شیطان کا تسلط زیادہ ہے جیسے دوسری حدیث مین ہے کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور حضرت کے زمانے مین یہی حال تھا کیونکہ اُسوقت پورب کی جانب جو ملک واقع تھے جیسے ہند اور چین اور خود عرب کے ملک مین سے نجد وغیرہ وہان ایمان بالکل نہ تھا اور نرا کفر ہی کفر تھا اور جسوقت دجال نکلے گا تو وہ بھی مشرق سے نکلے گا اُسوقت بھی کفر کا زور مشرق ہی کی طرف ہو گا اور بڑے بڑے فتنے اور فساد اسیطرف سے واقع ہوئے اور یہی جانب ہے جاہل وحشی ترکون کا جو انتہا درجہ کے جنگی اور فسادی ہوتے ہین اور فتنہ ان ترکون کا ہلاکو کے زمانے مین اور غارت کرنا انکا بغداد کو اور مٹا دینا خلافت عباسی کو اور قتل ہونا لاکھون مسلمانون کا انکے ہاتھ سے تاریخ مین مشہور ہے اور یہ ایک ایسا بڑا فتنہ تھا جسکی مثل اسلام مین بہت کم ہوا ہے پھر فتنہ تیمور لنگ کا اور ان فتنون کی خبر دوسری حدیثون مین بھی حضرت نے دی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَآءَ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْفِقْهُ یَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ یَمَانِیَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یمن کے لوگ آئے (خود مسلمان ہونیکو) وہ لوگ نرم دل ہین ایمان

بہی یمن کا ہے اور فقہ بہی یمن کی اور حکمت بہی یمن کی **ف** نووی نے کہا یہ جو فرمایا ایمان یمن کا ہے اسکو علماء
نے ظاہر سے پہیرا ہے اس لیے کہ ایمان کا شروع مکے سے ہوا پہر مدینہ سے ابو عبید مغرب کی امام نے اس باب مین چند
قول بیان کیے ہین ایک تو یہ کہ یمن سے مراد مکہ ہے کیونکہ تہامہ مین ہے اور تہامہ ملک یمن مین داخل ہے دوسرے
یہ کہ یمن سے مراد مکہ اور مدینہ دونون ہین اس لیے کہ یہ حدیث آپنے تبوک مین فرمائی اور مکہ اور مدینہ تبوک اور یمن کے
درمیان ہین تو اشارہ کیا آپنے یمن کی طرف یعنی یمن کی سمت کی طرف اور مراد اہل مکہ اور مدینہ سے تہی اس لیے
آپنے فرمایا ایمان یمن کا ہے کیونکہ اسوقت مکہ اور مدینہ دونون یمن کے سمت مین تہے اور اسکی نظیر یہ ہے کہ رکن
یمانی مکہ مین واقع ہے اور اسکو یمانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ یمن کی جانب واقع ہے تیسرے یہ کہ یمن سے مراد انصار
کے لوگ ہین اسلیے کہ انصار اصل مین یمن کے رہنے والے تہے پہر ایمان نسبت دیا گیا انصار کی طرف کیونکہ
وہ ایمان کے مددگار تہے اور یہ اختیار کیا ہے بہت لوگون نے اور یہی قول اچہا ہے سب مین شیخ ابو عمرو نے
کہا اگر ابو عبید اور جو اسکے تابع ہوئے حدیث کی الفاظ کو دیکہتے اور اس مین تامل کرتے تو یہ تاویل نہ کرتے
اور ظاہر حدیث کو نہ چہوڑتے اور یہی کہتے کہ مراد یمن کے لوگ ہین اس لیے کہ ایک روایت مین ہے تمہارے
پاس یمن کی لوگ آئے اور یہ خطاب ہے انصار کی طرف تو ضرور یمن والون سے انصار کے سوا اور لوگ مراد ہون گے
اسیطرح پر اس روایت مین جو ہے کہ یمن کے لوگ آئے تو ظاہر ہے کہ اسوقت انصار نہین آئے تہے دوسرے یہ کہ حضرت
نے پہلے ان کے عمدہ صفات بیان کیے کہ وہ نرم دل ہین پہر اُس کے بعد بیان کیا کہ ایمان بہی یمن کا ہے تو یہ اشارہ
ہے اُن لوگون کی طرف جو یمن سے آئی تہے نہ مکہ اور مدینہ کی طرف اور حدیث کو ظاہر پر رکہنے سے کوئی مانع نہین
ہے اسواسطے کہ جو شخص کسی وصف سے موصوف ہوتا ہے اور اچہی طرح اُسپر قائم ہوتا ہے اور اسکو نسبت دیتے ہین
اُس شخص کیطرف اور یمن والون کا ایسا ہی حال تہا اُس وقت ایمان مین اور اُن لوگون کا جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس آئے تہے یمن والون مین سے اور آپکی وفات کے بعد بہی بعض یمن والے ایمان مین ایسی ہی کامل
گذرے ہین جیسے اویس قرنی اور ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہما اور انکی مانند اور لوگ جن کے قلب سلیم تہے اور ایمان
قوی تہا تو ایمان کی نسبت ان کی طرف اس معنی کر ہے کہ وہ کامل تہے ایمان مین اور اس سے یہ غرض نہین ہے کہ انکے
سوا اور لوگ مومن نہین ہین اس صورت مین اس حدیث مین کہ ایمان حجاز مین ہے منافات نہ ہوگی پہر مراد
اس حدیث مین یمن والون سے وہی یمن والے ہین جو اسوقت مین موجود تہے نہ ہر زمانے کی یمن والے اسلیے
کہ لفظ سے یہ نہین نکلتا اور یہی حق ہے اور ہم اللہ کا شکر کرتے ہین کہ اُس نے ہمکو سیدہی راہ بتلائی انتہی
السراج الوہاج مین ہے کہ لفظ سے نہ نکلنا کچہ یمن والون سے خاص نہین بلکہ یہ حکم ہر حدیث مین چل سکتا ہے
جسمین کسی ملک والون کی فضیلت بیان ہوتی ہے لیکن صحیح صحیح روایتین جو یمن والون کی فضیلت مین اور

کسی ملک کی فضیلت مین آئی ہین اُن روایتون سے اتبک لوگ اُس ملک والون کی فضیلت نکالتے ہین اسلیے
کہ اصول کی تاثیر فروع مین ضرور ہوتی ہے پہر تجربے سے بہی یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جیسے ایمان اور حکمت
اور فقہ یمن مین رہا ہے ہر زمانے مین ویسا اور کسی ملک مین نہین رہا جیسے اس کیطرف آیندہ اشارہ ہوگا اور اسقدر
کافی ہے حدیث کے مضمون کی صحت کیلیے اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہتا ہے تو کوئی وجہ نہین کہ
حدیث کو خاص کرین اُن لوگون سے جو موجود تہے اُس زمانے مین اور اللہ کی رحمت اس سے زیادہ وسیع ہے
انتہی۔ یہ جو فرمایا فقہ بہی یمن کی ہے تو فقہ سے مراد سمجہ دین کی سمجہ ہے اور یوجہ ہے پہر اصطلاح شرع مین اہل
اصول نے فقہ کے معنی یہ قرار دیے کہ وہ علم ہے احکام شرعیہ عملیہ کا اون کے دلائل کے ساتہہ پہر فرمایا کہ حکمت
بہی یمن کی ہے حکمت کے باب مین کئی قول ہین لیکن عمدہ قول یہ ہے کہ حکمت عبارت ہے اُس علم سے جو شامل ہے
اللہ کی معرفت پر اور اسکی وجہ سے بصیرت کہل جاتی ہے اور نفس درست ہوجاتا ہے اور حق معلوم ہوجاتا ہے
اور عمل کی توفیق ہوتی ہے اور خواہش نفسانی سے بچاؤ ہوتا ہے اور حکیم وہ ہے جسمین یہ سب باتین موجود
ہون ابو بکر بن درید نے کہا جو کلمہ نصیحت کا ہو یا زجر کا اور جو بات بہتری کی طرف لیجاوے اور برائی سے بچاوے
وہ حکمت ہے اور وہ حکم ہے اور یہی مقصود ہے اس حدیث مین ان من الشعر لحکمۃ یعنے بعضے شعر حکمت ہوتی ہین کذا قال النووی
اور السراج الوہاج مین ہے کہ حکمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو کہتے ہین جو اللہ کے کلام
کے بعد ہے اور ایک جماعت سلف نے آیۃ یُعَلِّمُہُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ کی تفسیر یہی کی ہے اسیطرح اس آیت کی اُدْعُ
اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ کی اوصاف حدیث کے معنون مین بہی ہے کہ حکمت سے حدیث نبوی مراد ہے
جسپر حدیث کی کتابین مشتمل ہین اور یہ فرمایا کہ بعضے شعر حکمت ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بعضے شعر حدیث کے
موافق ہوتی ہے وہ اچہی اور حدیث کے خلاف ہو وہ قبیح ہے اور وہ جو ابن الصلاح وغیرہ نے حکمت کے معنے
بیان کیے ہین وہ فلاسفہ کی تعریف سے ملتی ہے اور اُس سے قریب ہین اور ایک دلیل اس بات کی کہ حکمت سے مراد
حدیث شریف ہے یہ ہے کہ اُس کے ساتہ فقہ کو بیان کیا اور یہ حدیث ایک نشانی ہے نبوت کی نشانیون مین سے اور
اس مین شہادت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یمن اور اہل یمن پر کہ اُن مین ایمان
ہے اور حدیث ہے اور فقہ ہے اور یہ اتنی بڑی فضیلت ہے کہ اس سے بڑہ کر دوسری فضیلت نہین اور کئی
آیتین اور حدیثین اُنکی شان مین اور اُنکی ایمان کی صفت مین وارد ہوئی ہین اُنکو علامہ شوکانی اپنی
تصانیف مین بیان کیا ہے اور مین نے اُنکو سلسلۃ العسجد وغیرہ مین ذکر کیا ہے اور یمن اور صنعا کا بیان
کئی کتابون لکہا ہے اُن مین سے حظیرۃ القدس ہے اور ریاض المرتاض اور مین نے اہل یمن مین سے چند علمار
کا حال جو کتاب اور سنت پر چلنے والے تہے کتاب اتحاف النبلاء اور التاج المکلل مین ذکر کیا ہے اور تذکرہ

اور شکر ہے خدا کا اس بات پر جو قرآن اور حدیث اور فقہ کے علم مین ہمکو اہل یمن سے توسل ہے انتہی عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے دوسری روایت
روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْفِقْہُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آئے تمہارے پاس یمن والے اُن کے قلب ضعیف
اور فواد نرم ہین ف فواد اور قلب دونون ایک ہین بنا بر شبہو کر اور بعضون نے کہا فواد مغائر ہے قلب کے
اور عین ہے قلب کے اور بعضون نے کہا کہ فواد باطن قلب ہے اور بعضون نے کہا پردہ ہے قلب کا اور قلب
ضعیف ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُس مین خوف ہے خدا کا اور تواضع ہے اور وہ قابل ہے نصیحت پانیکے اور سالم
ہے سختی اور قسوت سے جیسے اور لوگون کے دل مین ہے اور وہ ضعف قلب مراد نہین ہے جو عیب ہے حکیمون کے
نزدیک ت فقہ بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ الْفَدَّادِیْنَ
اَھْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والون اور اونٹ والون مین ہے
جو چلاتے ہین ف حدیث مین فدادین کا لفظ ہے اسکے معنون مین اختلاف ہے ابو عمرو شیبانی
نے کہا یہ جمع ہے فداد کی بہ تشدید دال اور فداد گائے بیل کو کہتے ہین جن سے کھیتی کی جاتی ہے تو مراد کاشت
کار اور زمیندار علمی لوگ ہین لیکن انکار کیا ہے اسکا اورون نے اور کہا فدادین فدید سے ہے جسکے معنی
ہے چلانا اور شور کرنا اور مراد وہی لوگ ہین جو اونٹون اور گھوڑون اور کھیتون مین چلایا کرتے ہین اور
حد درجہ کے بد خلق اور سخت ہوتے ہین ابو عبیدہ نے کہا فدادین سے مراد وہ لوگ ہین جنکے پاس بہت
اونٹ ہین دو سو سے لیکر ہزار تک (نووی) تحفة الاخیار مین ہے کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی
ہے سائیس اور شتربان اکثر بد خلق ہوتے ہین اور بکری چرانیوالے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسیواسطے
پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ت اور وبر والے ہین ف وبر کہتے ہین اونٹ کے بالون کو اور
یہ اونٹ والون پاس ہونگے نہ گھوڑے والون پاس اور شاید مراد وہ لوگ ہون جن کے پاس گھوڑے اور
اونٹ دونون ہون ت اور غریبی اور نرمی بکری والون مین ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْکُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَھْلِ
الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّیَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَھْلِ الْخَیْلِ وَالْوَبَرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

باب منه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن میں ہے اور کفر پورب کی طرف ہے اور غریبی اور اطمینان بکری والوں
میں ہے اور گھمنڈ اور دکھاوا شور کرنے والوں میں ہے جو گھوڑے اور اونٹ رکھتے ہیں۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ
وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
آپ نے فرمایا بڑائی کرنا اور گھمنڈ شور کرنیوالوں میں ہے جو اونٹ رکھتے ہیں اور غریبی اور سکینی بکری والوں میں
ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ ترجمہ زہری
سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ ایمان بھی یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً
وَاَضْعَفُ قُلُوْبًا الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ
فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَلْيَنُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ
وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَاْسُ الْكُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ
وَزَادَ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَصْحَابِ الشَّاءِ ترجمہ ان سب
حدیثوں کا اوپر گذرا اخیر کی روایت میں یوں ہے کہ گھمنڈ اور بڑائی کرنا اونٹ والوں میں ہے اور
سکینہ اور وقار بکری والوں میں ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ ترجمہ جابر بن عبداللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلوں کی سختی اور کھرکھراپن پورب والوں میں ہے
اور ایمان حجاز والوں میں ف مدینہ سے مشرق کی طرف مضر کے کافر رہتے تھے جو نہایت سخت
لوگ تھے اور حضرتؐ کے پاس آنے والے لوگوں کو ستاتے تھے اور حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جسمیں مکہ اور مدینہ اور
طائف واقع ہیں السراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث میں مذمت ہے مشرق کی اور تعریف ہے حجاز کی اور
یمن حجاز میں داخل ہے اور ہندوستان مشرق میں ہے اور یہ حکایت ہے ایک گذشتہ زمانہ کی پھر اللہ
تعالی نے اپنا فضل کیا ہندوستان پر اور اسمیں اسلام اور مسلمانوں کو پھیلایا اور بہت سے ہند کے لوگ اسلام
سے مشرف ہوئے اور یہ فضل ہے اللہ کا وہ جسکو چاہے دیتا ہے اور ہندوستان میں بہت بڑے بڑے
علماء اور فضلاء گذرے ہیں اور بہت سے محدث جو عمل کرتے تھے کتاب اور سنت پر اور وہ جو بعضی بدعتی
ہند کے رہنے والے اس حدیث سے یہ بات نکالتے ہیں کہ مشرق سے مراد نجد کے لوگ ہیں اور یہ حدیث نجد

والون پر صادق آتی ہے اور اسی بنا پر تکفیر کرتے ہین شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جو نجد سے نکل کر حجاز مین آئے تھے اور انہون نے توحید کو پھیلایا تھا اور شرک کو میٹا تھا تو یہ انکا تعصب و رعناد ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی پورب مین ہے اور نجد کو خاص نہین کیا اور مشرق عام ہے تمام اُن ممالک کو شامل ہے جو پورب کی جانب مدینہ منورہ سے واقع ہین ہند ہو یا سند اور شیخ محمد بن عبدالوہاب مسلمان تھے عالم تھے حق بات کی دعوت کرتے تھے وہ نہ کافر تھے نہ اسلام سے خارج تھے پھر وہ اس حدیث سے کیونکر مراد ہونگے کے حالانکہ بعض احادیث صحیحہ مین نجد والون کی فضیلت موجود ہے ایک شخص کے باب مین آپ نے فرمایا جو نجد کا رہنے والا تھا کہ نجات پائی اُس نے اگر وہ سچا ہے اور حدیث سے مراد وہی شخص ہے جو اس صفت کا ہو یعنی سخت دل اور کافر ہو اور جسمین یہ صفت نہین وہ حدیث مین داخل نہین ہے خواہ مشرقی نجدی یا ہندی ہو یا مغربی اندلسی ہو اور یہی مفہوم ہے حدیث کا انتہیٰ مترجم نے مولانا محمد بشیر الدین صاحب مرحوم قنوجی سے سنا فرماتے تھے کہ مشرق سے مراد بدایون کا قصبہ ہے جو مدینہ منورہ سے پورب کی جانب واقع ہے اور وہان سے قرن شیطان کا نکلا جس نے دنیا مین بدعت کا رواج دیا اور علماء موحدین کو کافر اور فاسق قرار دیا اللہ تعالیٰ اسکے شر سے تمام مسلمانون کو بچاوے آمین یا رب العالمین۔

باب بَيَانِ اَنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْاِيْمَانِ وَاَنَّ اِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِحُصُوْلِهَا جنت مین وہی جاوینگے جو مومن ہین اور مومنون سے محبت رکھنا ایمان مین داخل ہے اور اسلام کا رواج دنیا سبب ہے محبت کا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم بہشت مین نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایماندار نہ ہو گے جبتک آپسمین ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے اور مین بتلا نہ دون تمکو وہ چیز جب تم اُسکو کرو تو آپسمین محبت ہو جاوے رائج کرو سلام کو آپسمین **ف** ایماندار نہ ہوگے یعنی پوری ایماندار نہ ہو گے جب تک محبت نہ رکھو گے ایک دوسرے سے اور سلام کے رائج کرنے سے یہ معنی ہین کہ ہر ایک مومن کو سلام کرے خواہ اُس سے پہچان ہو یا نہ ہو اور سلام پہلا سبب ہے الفت کا اور کنجی ہے دوستی پیدا کرنے کی اور سلام کے رائج کرنے مین الفت مسلمانون کو دلون مین جمتی ہے اور انکی علامت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ سلام نشانی ہے مسلمانون کی جو تمیز دیتی ہے انکو اور قومون سے اور اسمین ریاضت ہے نفس کی اور تواضع ہے اور تعظیم ہے دوسرے مسلمانون کی بخاری نے اپنی صحیح مین عمار بن یاسر سے روایت کیا انہون نے کہا تین باتین مین جس نے انکو حاصل کیا تو ایمان کو حاصل کیا ایک تو انصاف

اپنے نفس سے دور کرے سلام کرنا سب کو جیسے خرچ کرنا تنگی کے وقت اور سوا بخاری کے اور لوگون نے اس قول کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور سلام مین ایک اور فائدہ ہے وہ یہ ہے کہ اُس سے عداوت اور دشمنی دور ہوتی ہے اور آپس کا بغض رفع ہوتا ہے جو مٹنے والا ہے نیکیون کو مگر سلام خالص خدا کے واسطے کرے نہ کسی خواہش نفسانی سے اور نہ خاص کرے اپنے دوستون اور احباب کو کذا ذکر النووی تحفۃ الاخیار مین ہے کہ بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرتؐ نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیکم کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعائے خیر ہے یعنی خدا تمکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی اُس سے محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے اسواسطے حضرتؐ نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب الٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندہتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیز اون الٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی انتہے مترجم کہتا ہے مین نے جن لوگون کو سلام علیک کرنے سے ناراض ہوتے دیکھا وہ وہ لوگ ہین جو نہایت کے جاہل اور وحشی ہین جنکو یہ بھی نہین معلوم کہ سلام علیک کے معنے کیا ہین اگر انھی لوگون سے کوئی ہندی زبان مین کہو خدا آپ کو سلامت رکھے جو بعینہ سلام علیک کے معنے ہین تو خوش ہوتے ہین پس ایسے جاہلون کا علاج یہ ہے کہ اُن کو سلام علیک کے معنے بتلا دیے جاوین اور یہ سمجھا دیا جاوے کہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو دین اور دنیا دونون کے بادشاہ تھے سلام علیک کہا کرتے تھے اور یہ شعار ہے اسلام کا پھر تمہاری حقیقت کیا ہے جو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ناراض ہوتے ہو اور تمہارا درجہ کیا ہے اور تمکو کون پوچھتا ہے اگر اس بُرے خیال کو ترک کرو گے تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے اور اس غرور اور جہالت کی بدولت دین اور دنیا دونون تباہ ہون گے عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعٰوِیَۃَ وَوَکِیْعٍ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اوس مین یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ بہشت مین نہ جاؤ گے جبتک ایمان نہ لاؤ گے اخیر تک **باب** بَیَانِ اَنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ دین خیر خواہی کو کہتے ہین اور سچائی اور خلوص کو عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ

ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے ہمنے کہا
کس کی خیر خواہی آپنے فرمایا اللہ کی اور اسکی کتاب کی اور اسکے رسول کی اور حاکمون کی مسلمانون کی اور سب مسلمانون
کی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث عظیم الشان ہے اور اسپر مدار ہے اسلام کا اور وہ جو بعضون نے کہا ہو کہ یہہ
ان چار حدیثون مین سے ایک حدیث ہے جو جامع ہین اسلام کی تمام باتون کو تو یہ صحیح نہین بلکہ صرف اسی حدیث
پر مدار ہے اسلام کا اور یہ حدیث مسلم کے افراد مین سے ہے اور تمیم داری سے صحیح بخاری مین کوئی روایت نہین
اور مسلم مین کوئی اور روایت ہے اُس کے سوا اس روایت کے امام ابو سلیمان خطابی نے کہا نصیحت ایک ایسا جامع
لفظ ہے جسکی مثل دوسرا لفظ زبان عرب مین بہت کم ہے اور معنے اس کے یہ ہین کہ اکٹھا کرنا سب بھلائیون
کا جس کے لیے نصیحت کی جاوے ایسے ہی فلاح کا لفظ ہے عربی زبان مین جو جامع ہے دنیا اور آخرت
سب قسم کی بھلائیون کو بعضون نے کہا نصیحت ماخوذ ہے نَصَحَ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ سے یعنے سیا فلانے نے کپڑا
اپنا تو نصیحت کرنیوالے کے عمل کو تشابہت دی سینے سے جیسے سینے سے کپڑا درست ہوتا ہے ایسے ہی نصیحت
سے دوسرے کے خلل رفع ہوتے ہین اور وہ درست ہوتا ہے اور بعضون نے کہا وہ ماخوذ ہے نَصَحْتُ
العَسَلَ سے یعنے صاف کیا مین نے شہد کو موم سے تو تشابہت دی صاف بات کو جسمین کھوٹ پن نہ ہو
اس شہد کے ساتھ جو موم اور چرک سے صاف کیا جاوے لیکن نصیحت کی تفسیر تو خطابی اور اور علما
نے اس باب مین ایک نفیس کلام کہا ہے مین سب کو ملا کر مختصر طور پر بیان کرتا ہون اللہ کے لیے
نصیحت یہ ہے کہ اسپر ایمان لاوے اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسکی صفات مین بیدینی اختیار
نکرے جتنے صفات کمال اور جلال کے ہین وہ سب اُس کے لیے ثابت کرے اور اسکو پاک سمجھے تمام
عیبون اور نقصانات سے اسکی عبادت کے لیے مستعد رہے اُس کی نافرمانی سے بچتا رہے اُس کے لیے دوستی
رکھے اور اُسی کے لیے دشمنی رکھے جو شخص خدا کا فرمانبردار ہو اُس سے محبت رکھے اور جو شخص خدا کی نافرمانی کرے
اس سے دشمنی رکھے جو شخص خدا کا انکار کرے اُس سے جہاد کرے اُسکے احسان کا اقرار کرے اسکا شکر گذار رہے
تمام کامون مین سچا اور مخلص رہے لوگون کو بلاوے ان باتون کی طرف اور ترغیب دیوے انکی سب لوگون
کو یا جن پر اُسے قدرت ہے خطابی نے کہا ان صفات سے بندے کو نفع حاصل ہوتا ہے نہ اللہ تعالی کو کیونکہ اللہ بے
پرواہ ہے ہر ناصح کی نصح سے خدا کی کتاب کے لیے نصیحت یہ ہے کہ یقین کرے اسبات پر کہ وہ اللہ
کا کلام ہے اسنے اتارا ہے کسی مخلوق کا کلام اس کی مثل نہین ہوسکتا اور نہ کوئی مخلوق اسکی مثل بنا
سکتا ہے پھر اسکی بڑائی دل مین رکھے اسکی تلاوت کرے جسطرح تلاوت کا حق ہے اسکو خوش آوازی سے
پڑھے درد اور رقت کے ساتھ اسکے حروف اچھی طرح سے ادا کرے جو لوگ اسمین تحریف کرنا چاہتے ہین

تاویلات سے انکار و کرے جو اسپر اعتراض اور طعنہ کرتے ہین انکا جواب دیوے جو مضمون اُس مین ہین انکی تصدیق کرے اُسکے احکام سے خبردار ہو اُسکے علوم اور مثالون کو سمجھے اُس کی نصیحتون پر غور کرے اسکے عجائب اور غرائب مین فکر اور خوض کرے اُسمین جو آتین محکم ہین اُن پر عمل کرے (یعنی حلال حرام کی آتین اور احکام کی آتین) اور جو آتین متشابہ ہین (یعنی اعتقاد کی آتین) انکو تسلیم کرو (یعنے انکا ظاہری معنو پر یقین کرکے اُس کی حقیقت کو خدا کے سپرد کرے اسمین تاویل یا تحریف یا انکار نہ کرے) اسکے عام اور خاص اور ناسخ اور منسوخ کو پہچانے اُسکے علوم کو پہیلاوے اُس کی طرف دعوت کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے نصیحت یہہ ہے کہ آپکو خدا کا بہیجا ہوا سمجھے اور اُسپر یقین رکہے اور جتنی باتین آپ لائے ہین اُن کسبب ایمان لاوے آپ کے حکم کو مانے آپنے جس سے منع کیا اس سے باز رہے آپکی مدد کرے گو آپ وفات پاچکے ہین جیسے زندگی مین آپکی مدد کرتا اگر آپ دنیا مین تشریف رکہتے ہوتے) جو شخص آپکا دشمن ہو اُس سے دشمنی رکہے جو شخص آپکا دوست ہو اُس سے دوستی رکہے آپکا درجہ بڑا سمجھے آپکے حق کی توقیر کرے آپکے طریقے کو زندہ کرے آپکی سُنت کو جلاوے آپکی دعوت کو پہیلاوے آپکی شریعت کو مشہور کرے آپکی شریعت پر جو کوئی تہمت کرے اُسکی تہمت کو دور کرے آپکی شریعت کا علم پہیلاوے آپ کی شریعت کے مضامین مین غور کرے اُس طرف لوگون کو بلاوے اُسکے سیکہنے اور سکہانے مین کوشش اور نرمی کرے اُس کی عظمت اور بزرگی کرے اور اُسکے پڑہتے وقت ادب سے پڑہے لغو باتین نہ کرے بغیر جانے بوجہے اسمین گفتگو نکرے جو لوگ شریعت کا علم رکہتے ہون یعنے قرآن اور حدیث کا انکی عظمت اور بزرگی کرے آپکے اخلاق و عادات کو اختیار کرے آپ کی آداب پر چلے آپکے اہل بیت اور صحابہ سے محبت رکہے جو شخص آپکی شریعت مین بدعت نکالے اُس سے علیحدہ رہے (یعنی اُسکا شریک نہ ہو اُس کی مدد نہ کرے) جو شخص آپکے آل یا اصحاب سے بغض رکہے اُس سے جدا رہے مُسلمان حاکمون کے لیے نصیحت یہ ہے کہ حق بات مین انکی مدد کرے انکی اطاعت کرے اور انکو حکم کرے حق بات کا اور یاد دلاوے اور نصیحت کرے نرمی اور ملائمت سے اور جن باتون سے وہ غافل ہون انکو بتاوے اور مسلمانون کے کسی حق کی انکو خبر نہ ہو تو اُس سے جتاوے اور اُن سے بغاوت اور سرکشی نہ کرے اور لوگون کا دل اُنکی اطاعت کیطرف مائل کرے خطابی نے کہا یہ بہی اُنکے لیے نصیحت ہے کہ اُن کے پیچھے نماز پڑہے ۔ اُن کے ساتھ کافرون سے جہاد کرے زکوۃ انکو ادا کرے تلوار انپر نہ اُٹہاوے جب وہ کچھ ظلم کرین یا بدخلقی کرین اور جہوٹی خوشامد سے انکو مغرور نکرے اور اُن کے واسطے دعا کرے نیکی کی اور یہ سب اس صورت مین ہے کہ مسلمانون کو امامون سے خلفاء وغیرہ مراد ہون جو مسلمانون کے کامون کا انتظام کرتے ہین

حکومت والون مین سے اور یہی مشہور ہے اور خطابی نے اسکو نقل کیا پہر کہا کبھی مراد لی جاتی ہے اماموں سے
دین کے علماء اور انکے لیے نصیحت یہ ہے کہ انکی اُن باتون کو مانین جو قرآن اور حدیث کے مطابق ہون لیکن عام
مسلمانون کے لیے نصیحت وہ یہ ہے کہ انکو بتلاوے وہ بات جسمین اُن کی آخرت کا فائدہ ہو اور دنیا کا اور انکو
ایذا نہ دیوے اور سکہلاوے انکو وہ بات دین کی جو وہ نہین جانتے اور مدد کرے انکی زبان سے اور ہاتہہ سے
اور اُنکے عیبون کو چہپاوے اور انکے ضرر کو دور کرے اور انکی منفعت کے لیے کوشش کرے اور انکو حکم کرے
نیک بات کا اور منع کرے بُری بات سے نرمی اور ملائمت اور شفقت سے اور ان مین جو بزرگ بوڑہا ہو اُسکی بزرگی
کرے اور جو بچہ چہوٹا ہو اُسپر شفقت اور انکو اچھی پند کرتا رہے اور اُن سے فریب کرے نہ اُن سے حسد کرے
اور اُن کے واسطے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے اور بُرا جانے اُن کے لیے جو اپنے لیے بُرا جانتا
ہے اور اُنکے مال یا عزت کی محافظت کرے اسی طرح جتنی باتین ہمنے نصیحت کی بیان کین اُن سب
کی انکو دعوت دیوے اُنکی ہمت کو عبادت کی طرف لگادے اور سلف صالحین مین بعضے ایسے بزرگ
تہے کہ وہ نصیحت کے لیے اپنی دنیا کا نقصان گوارا کرتے یہ خلاصہ ہو اس کا جو بیان کیا گیا نصیحت کی تعریف
مین ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ نصیحت کو دین اور اسلام کہتے ہین اور
دین کا اطلاق اعمال پر بہی ہوتا ہے جیسے اقوال پر ہوتا ہے اور نصیحت فرض کفایہ ہے اگر بعضے کرینگے
تو کافی ہے باقی لوگون کے اوپر مواخذہ نہ رہے گا اور نصیحت لازم ہے اپنی طاقت کے موافق جب یہہ
بات معلوم ہو کہ اُس کی نصیحت قبول کی جاوے گی اور اُسکے حکم کی اطاعت کی جاوے گی اور اُس
کی جان پر کوئی آفت نہ آوے گی اگر کسی آفت یا مصیبت کا خوف ہو تو مختار ہے چاہے تو نصیحت چہوڑ
دیوے عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ تمیم داری سے
دوسری روایت بہی ایسی ہے۔ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ تمیم داری سے تیسری روایت بہی ایسی ہی ہے۔ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ باب بسند
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ
ترجمہ جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز پڑہنے
پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر ف خاص کیا نماز اور زکوٰۃ کو کیونکہ یہ دونون
بڑے رکن ہین دین کے بعد شہادتین کے اور روزہ کو ذکر نہین کیا اسلیے کہ دوسری روایت میں
ہے بیعت کے سننے اور مان لینے پر اور روزہ اس مین داخل ہے بلکہ دین کے تمام احکام اس مین آگئے
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کے لیے **عن** جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن لینے اور مان لینے کی (یعنے جو حکم آپ فرماویں گے انکو سنونگا اور بجالاؤنگا) پھر آپ نے مجھ کو سکھلا دیا اتنا اور کہہ جہاں تک مجھ کو قدرت ہے (دیکھو آپکی کمال شفقت تھی اپنی امت پر کہ شاید کوئی حکم دشوار ہو اور نہ ہو سکے تو بیعت میں خلل آوے اسلیئے اتنا اور بڑھا دیا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے) اور بیعت کی اس بات پر کہ خیر خواہ رہونگا ہر مسلمان کا **ف** پھر جریر نے اپنی بیعت پر ایسا عمل کیا کہ ایک بار اپنے غلام کو بھیجا گھوڑا خریدنے کو وہ تین سو درہم کو ایک گھوڑا چکالایا اسکا مالک بھی ساتھ آیا دام لینے کو جریر نے گھوڑے کے مالک سے کہا تیرا گھوڑا تین سو درہم سے زیادہ کا مال ہے تو چار سو درہم کو بیچ اسنے کہا میں نے تمکو اختیار دیا جو دام مناسب ہوں دیدو جریر نے کہا وہ چار سو درہم سے بھی زیادہ کا مال ہے پانچ سو درہم کو بیچ اسیطرح جریر سو سو درہم بڑھاتے گئے اور مالک راضی تھا کم پر یہانتک کہ آٹھ سو درہم تک لگائے اور خریدا آٹھ سو درہم کو لوگوں نے کہا تمنے یہ کیا کیا جریر نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی ہر مسلمان کی خیر خواہی پر تو گھوڑے کا بیچنے والا بھی مسلمان تھا اور یہ بات خیر خواہی کی نہ تھی کہ میں اسکا مال کم کو خرید لوں اور اسے نقصان دوں روایت کیا اسکو طبرانی نے

باب بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهٖ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهٖ ترجمہ ایمان کا گھٹ جانا گناہوں سے اور ایمان کا جدا ہو جانا اس شخص سے جو گناہ کر رہا ہے یعنی کمال ایمان کا نہیں رہتا گناہ کرتے وقت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هٰؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں زنا کرتا زنا کرنیوالا مگر زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور نہ چور چوری کرتے وقت مومن ہوتا ہے اور نہ شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن ہوتا ہے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبد الملک بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث اس حدیث کو

النہبۃ

روایت کرتے ابوہریرہ سے پہر کہتے تہے کہ ابوہریرہ اس مین اتنا اور بڑہا دیتے تہے ۔ نہ لوٹنے والا ایسی لوٹ جو بڑے ہو یعنی حقیر چیز کی نہو جسطرف لوگون کی نظر اُٹھی لوٹتے وقت مومن ہوتا ہے **ف** نووی نے کہا محققین علمانے اس حدیث کے معنے یون بیان کیے ہین کہ اُن افعال کو کرتے وقت اُسکا ایمان کامل نہیں ہوتا اور ایسا محاورہ بہت ہی کہ ایک شی کی نفی کرتے ہین اور مراد اُسکے کمال کی نفی ہوتی ہے جیسے یہ کہتے ہیں علم نہیں مگر وہ جو فائدہ دیوے مال نہیں مگر اونٹ عیش نہیں مگر آخرت کا عیش اور ہمنے یہ تاویل اسلیے کی کہ ابوذر وغیرہ کی حدیث یون آئی ہے جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت مین جاویگا اگرچہ زنا یا چوری کرے اور عبادہ بن صامت کی حدیث مین ہے کہ صحابہ نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر کہ چوری نہ کرینگے اور زنا نہ کرینگے اور کوئی گناہ پہر رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم مین سے پورا کرے اپنی بیعت کو اُسکا تو ثواب اللہ پر ہے اور جس سے کوئی خطا اُن خطاؤن مین سے ہوجاوے پہر اُسکو دنیا ہی مین سزا ملجاوے تو یہی اسکا کفارہ ہے اور جو دنیا مین سزا نہ ملی تو آخرت مین خدا کو اختیار ہے چاہے اُسکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے تو یہ دونون حدیثین مع اپنے نظائر کے اور اللہ تعالی کے اس قول کے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالی نہین بخشیگا شرک کو اور سوا شرک کے اور گناہ بخشدیگا جسکے چاہے اور اجماع اہل حق کا اس بات پر کہ زانی اور چور اور قاتل اور سوا ان کے اصحاب کبائر جو شرک اور کفر مین مبتلا نہون مومن ہین مگر ایمان اُنکا ناقص ہے اگر توبہ کرین گو تو گناہ معاف ہوجاویگا اور جو گناہ کرتے کرتے مرینگے تو خدا کے اختیار پر ہے چاہے اُنکو بخش دیوے اور جنت مین لیجاوے اور چاہے گناہ کے برابر عذاب دیکر پہر جنت مین لیجاوے لاچار کرتے ہین ہمکو اس حدیث کی تاویل پر اور جو حدیثین اُسکے مشابہ آئی ہے پہر یہ تاویل ظاہر ہے لغت سے بعید نہین ہے استعمال سے اور جب دو حدیثین ایسی وارد ہون کہ بظاہر اُن مین اختلاف ہو تو انکی تاویل کرنا ضرور ہے اور جمع کرنا واجب ہے اور بعضے علما نے اس حدیث کے معنے یون بیان کیے ہین کہ جو شخص زنا کرے اُسکو حلال جانکر یا چوری کرے اُسکو حلال جانکر تو وہ مومن نہین کیونکہ حلال جاننا شرعی حرام کو باتفاق علما کفر ہے اور حسن اور ابوجعفر طبری نے کہا مومن نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ تعریف کے قابل نہین رہتا کہ مومن اللہ کا دوست اُسے کہین اور مستحق ہوتا ہے بُرے لقب جیسے زانی یا چور یا لوٹیرے یا شرابی کا اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اُس کے دل سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے اور مہلب نے کہا اُسکی بصیرت اللہ کی عبادت مین جاتی رہتی ہے اور زہری نے کہا یہ حدیث اور جو حدیثین اُسکے مثل آئی ہین اُنپر ایمان لانا چاہیے

اور جس مطلب پر ائمہ دین اسی پر روان کرنا چاہیے اور اسکے معنے مین زیادہ غور نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہمین اسکے معنے معلوم نہین اور کہا انہون نے چلاؤ ان حدیثون کو اوسیطرح جیسے اگلے لوگون نے چلایا انکو اور بعضون نے اسحدیث کے معنے مین اور اقوال بیان کیے ہین جو ظاہر نہین ہین بلکہ بعضے غلط ہین اس لیے مینے انکو نقل نہین کیا اور یہ اقوال جو بیان ہوئے ہین سب محتمل ہین اور صحیح وہی معنے ہیے جو ہمنے سب سے پہلے بیان کیا امام بخاری نے اپنی صحیح مین اسحدیث کے معنے یہی بیان کیے ہین کہ وہ مومن کامل نہین ہوتا اور اسمین ایمان کا نور نہین رہتا۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ یَذْکُرُ مَعَ ذِکْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ یَذْکُرْ ذَاتَ شَرَفٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا اِلَّا ذِکْرَ النُّهْبَةِ ترجمہ یہ روایت ابی ہریرہؓ سے ایسی ہی جیسی اوپر گذری اس مین یہ نہین کہ وہ لوٹ عمدہ یعنے بھاری ہو اور دوسری روایت مین ابن شہاب کی لوٹ کا بالکل ذکر نہین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَذَکَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ یَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ ترجمہ اس روایت مین بھی لوٹ کا ذکر ہے پر عمدہ اور بھاری کا لفظ نہین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کُلُّ هٰؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَیْمٍ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ یَرْفَعُ اِلَیْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْیُنَهُمْ فِیْهَا وَهُوَ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ وَزَادَ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ ترجمہ اس روایت مین یہ نہین کہ لوگ اپنی آنکھین اٹھاوین اس لوٹ کی طرف اور ہمام کی روایت مین ہے مومن اپنی آنکھین اٹھاوین جسوقت وہ لوٹ رہا ہو اس لوٹ کی طرف تو وہ مومن نہین ہے اور اتنا زیادہ ہے کہ چرا دے کوئی تم مین سے غنیمت کے مال مین اور جسوقت چرا دے تو وہ مومن نہین تو بچو تم بچو تم اس چوری سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا زنا کرنیوالا جسوقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہین ہوتا اور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور توبہ قبول ہوگی بعد اسکے ف نووی نے کہا اجماع کیا

علمار نے کہ توبہ قبول ہوتی ہے جب تک جان کنی نہ شروع ہو اور توبہ کے تین رکن ہین ایک تو یہ گناہ سے جدا ہو
ہو جاوے دوسرے اسکے کرنے پر شرمندہ ہو تیسرے قصد کرے کہ پھر کبھی نہ کرونگا پھر اگر توبہ کی ایک گناہ
سے اور دوبارہ کیا اسکو تو توبہ باطل نہ ہوگی اور جو توبہ کی ایک گناہ سے پھر دوسری قسم کا کیا تو پہلی توبہ صحیح ہے
یہی مذہب ہے اہل حق کا اور معتزلہ نے دونوں مسئلوں مین خلاف کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ بعض علماء
نے یہ کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے تمام گناہوں کیطرف اور ڈرایا گیا ہے سب سے تو زنا اشارہ ہے ان تمام گناہوں کیطرف جو
خواہش نفسانی سے ہوتے ہیں اور حرام کی حرص سے اور شراب ان تمام گناہوں کیطرف جو خدا کی یاد سے
روکتے ہین اور اسکے حقوق سے غافل کرتے ہین اور لوٹ ان تمام گناہوں کی طرف جسمین اللہ کے بندوں پر
ظلم ہوتا ہے اور انکی بے عزتی ہوتی ہے اور دنیا اکٹھا کی جاتی ہین ناجائز طریقوں سے **باب** بیان

خصال المنافق منافق کی خصلتوں کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خلة منھن کان
کان فیہ خلة من نفاق حتی یدعھا اذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا وعد اخلف
واذا خاصم فجر غیر ان فی حدیث سفیان وان کانت فیہ خصلة منھن کانت فیہ خلة
خصلة من النفاق ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
چار باتین جسمین ہونگی وہ تو نرا منافق ہے اور جسمین ایک خصلت ہوگی ان چاروں مین سے تو اسمین
ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اس کو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹھ بولے دوسرے
یہ کہ جب اقرار کرے تو اسکے خلاف کرے تیسرے جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے چوتھے جب جھگڑا کرے
تو ناحق چلے اور طوفان جوڑے **ف** اور بعضی روایتوں مین یہ ہے جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے
تو خیانت کرے نووی نے کہا اس حدیث کو علماء نے مشکل کہا ہے اس وجہ سے کہ کبھی یہ خصلتیں اس مسلمان
مین پائی جاتی ہین جو یقین رکھتا ہے ارکان ایمان پر اور اجماع کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ جو شخص
دل سے یقین رکھے اور زبان سے اقرار کرے ایمان کے ارکان کا پھر یہ چاروں کام کرتا ہو تو وہ کافر
نہیں نہ منافق ہے جو ہمیشہ جہنم مین رہیگا کس لیے کہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے بھائیوں
مین یہ چاروں خصلتیں موجود تہین تو محققین علماء نے یہ کہا ہے کہ وہی صحیح اور مختار ہے کہ یہ خصلتیں نفاق
کی ہین اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص مین یہ خصلتیں ہوں وہ مشابہ ہے منافقوں کے ان
خصائل مین اور اخلاق مین کیونکہ نفاق یہی ہے کہ ظاہر باطن کے خلاف ہو اور جس شخص مین یہ خصلتیں ہونگی اسکا
ظاہر باطن کے خلاف ہوا اور نفاق انہی لوگوں کے حق مین اثر کریگا جنسے وہ عذر کریگا یا گفتگو کریگا یا جھگڑیگا یا امانت لیگا اور اسلام

کے حقمین یہ نفاق اثر نہ کرے گا کیونکہ اسلام مین اسکا ظاہر باطن کے خلاف مین نہین ہے اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقصود نہین ہے کہ ان خصلتون کا رکھنے والا ایسا منافق ہے جو کافر ہوتا ہے جسکی سزا ہمیشہ
جہنم مین رہنا ہے اور جو فرمایا کہ وہ نرا منافق ہوگا اس سے یہ غرض ہے کہ بہت مشابہ ہوگا منافق کے ان خصلتون
کے سبب سے بعضے علمار نے کہا ہی یہ حدیث اُس شخص کے باب مین ہے جس سے ایسی خصلتین وقوع مین آئی ہون
لیکن جس سے شاذ و نادر یہ باتین ہو جاوین وہ اس مین داخل نہین ہے اور یہی مختار ہے حدیث کے معنے مین
اور امام ابو عیسی ترمذی نے علمار سے اسکے معنے نقل کیے ہین کہ مراد حدیث سے عمل کا نفاق ہے نہ اعتقاد کا نفاق
اور ایک جماعت علمار نے کہا ہے کہ مراد اس حدیث سے وہ منافق ہین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
زمانے مین تھے اور انہون نے جھوٹھ موٹھ اپنا ایمان ظاہر کیا تہا اور دین کی امانت مین خیانت کی تھی
اور وعدہ کیا تھا دین کی مدد کا پہر خلاف وعدگی کی اور لڑائی جہگڑے مین ناحق کی پیروی کی اور یہی
قول ہے سعید بن جبیر اور عطا بن ابی رباح کا اور رجوع کیا اسی طرف حسن بصری نے اگرچہ پہلے اسکے خلاف
پر تھے اور یہی منقول ہے ابن عباسؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور انہون نے روایت کیا اسکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قاضی عیاض نے کہا ہمارے بہت سی امام اسی قول کی طرف گئے ہین اور خطابی
نے ایک اور قول نقل کیا وہ یہ ہے کہ مقصود اس حدیث سے ڈرانا ہے مسلمان کو کہ وہ ان خصلتون کی عادت
نہ ڈالے ورنہ خوف ہے کہ حقیقۃ منافق ہو جاویگا اور حکایت کی خطابی نے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے ایک
خاص منافق کے باب مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تہا کہ آپ صاف یون نہ فرماتے فلان
منافق ہے بلکہ اشارہ کرتے جیسے آپنے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسا کرتے ہین مترجم کہتا ہے اللہ جل
جلالہ نے مجھے الہام کیا کہ حدیث مین کوئی اشکال نہین ہے اور نہ اُسمین تاویل کی ضرورت ہے بیشک
جس شخص مین یہ چارون باتین جمع ہونگی اور وہ ہمیشہ یہی کرتا ہو کہ بات کہتے وقت جھوٹھ بولے عہد
کرکے توڑ ڈالے لڑتے وقت ناحق چلے امانت مین خیانت کرے تو وہ پکا منافق ہوگا کس لیے کہ دین
کی باتون مین بہی وہ یہی کرے گا زبان سے اقرار کرے گا پر دل مین خلاف ہوگا دین کے احکام مین
بھی خیانت کرے گا اس لیے کہ اسکا تو یہ قاعدہ ہوگیا ہے یہ نہین کہ کبھی کبھی اُس سے یہ باتین سرزد
ہون اور وہ اُنپر شرمندہ ہو اس صورت مین اذا حدث کذب وغیرہ یہ سب قضا و کلیہ ہونگے نہ جزئیہ
اور ظاہر ہی کہ ایسا شخص جسکا ہمیشہ یہ قاعدہ ہو مومن نہین ہو سکتا تحفۃ الاخیار مین ہے کہ منافق دو قسم ہین ایک یہ
کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین جو منافق
تھے اسیطرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہے لیکن سستی اعتقاد اور فسق و فجور

مین گرفتار سواس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنے ایمان کے لائق تو یہ تہا کہ آدمی ان بد
کامون سے بچتا پہر جب ان بد کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اس مین کچہ ظاہر نہ ہوا اسواسطے
اسکو منافق فرمایا انتہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ
اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانیان تین ہین جب بات کرے تو جہوٹی جب وعدہ کرے تو
خلاف جب امانت لیوے تو خیانت کرے اسمین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ علامت
خَانَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ اس روایت مین یہ ہے کہ منافق
کی نشانیان تین ہین اگرچہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے اور اپنے تئین مسلمان کہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَی بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَذَكَرَ فِيْهِ وَاِنْ
صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** بَيَانِ حَالِ اِيْمَانِ مَنْ قَالَ
لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَا كَافِرُ ترجمہ جس نے اپنے بہائی مسلمان کو کافر کہا اُسکے ایمان کا بیان عَنِ ابْنِ
عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ترجمہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی مرد نے اپنے بہائی کو کافر
کہا تو وہ بات دونون مین سے کسی پر ضرور پلٹے گی ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا
تو بچا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی
زبان کو روکی رکہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار
ہو ہان یون کہنا مضائقہ نہین کہ فلان شخص کافرون کیسے کام کرتا ہے۔ اگر اسکے عمل دین کے خلاف
ہون اور اگر کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کا وہ انکار کرتا ہو تو اسکو شوق سے
کافر کہے تا کہ کوئی اسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر
ہوتے ہین کہ شریعت محمدی پر ہنستے ہین بے شک وہ کافر ہین انتہے مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے مین ایک
نیا فرقہ مسلمانون مین پہر پیدا ہوا ہے جنکو نیچری کہتے ہین وہ لوگ عقل کے تابع اپنے تئین کہتے ہین
پر عقل سلیم سے بہرہ نہین رکہتے وہ تمام ضروریات دین جیسے فرشتون کا شیطان کا وحی کا معجزات کا
انکار کرتے ہین نماز روزہ کو لغو اور بیکار خیال کرتے ہین وہ بلا شبہ کافر ہین اور کافر بہی کیسے سخت کہ اگر

کوئی مسلمان انکے کفر مین شبہ کرے تو مین ڈرتا ہون کہین وہ خود بہی کافر نہ ہو جاوے۔ امام نووی نے فرمایا
کہ اس حدیث کو بھی بعض علماء نے مشکلات مین سے خیال کیا ہے اس لیے کہ اُسکے ظاہری معنے مراد نہین کیونکہ اہل
حق کا مذہب ہے کہ مسلمان گناہ کرنے سے جیسے قتل یا زنا کرنے سے کافر نہین ہوتا پس اسیطرح
اپنے بہائی مسلمان کو کافر کہنے سے بھی کافر نہ ہوگا جب تک دین اسلام کے بطلان کا اعتقاد نکرے اور
جب یہ معلوم ہوا تو حدیث کی تاویل کئی صورتون سے کی گئی ہے ایک یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو اسبات کو
درست جانے اس صورت مین کفر پلٹنے سے یہ مراد ہوگا کہ وہ کہنے والا خود کافر ہو جاویگا کیونکہ مسلمان کو
کافر کہنا درست جانتا ہے دوسرے یہ کہ مراد کفر پلٹنے سے یہ ہو کہ اُسکا گناہ اور عیب کہنے والے پر لوٹ جاویگا
تیسرے یہ کہ حدیث محمول ہے اُن خوارج پر جو مسلمانون کی تکفیر کرتے ہین اور اس تاویل کو قاضی عیاض
نے امام مالک سے نقل کیا ہے اور یہ ضعیف ہو اس لیے کہ اہل حق کے نزدیک خوارج بھی اور اہل بدعت کیطرح
کافر نہین ہین یہی مذہب صحیح اور مختار ہے چوتھی تاویل یہ ہو کہ مراد پلٹنے سے یہ ہو کہ انجام اُسکا کفر ہوگا
اس لیے کہ گناہ گویا کفر کا قاصد ہے اور جو شخص گناہ بہت کرے تو ڈر ہے کہ گناہون کی نحوست اُسکو کفر
تک لیجاوے اور مؤید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو ابو عوانہ اسفرائنی نے اپنی کتاب مخرج علی صحیح مسلم
مین نکالی کہ پہر اگر وہ شخص جسکو اُس نے کافر کہا حقیقت مین کافر ہو تو خیر ورنہ کفر لوٹ آویگا اُسپر اور ایک روایت
مین ہے جب اپنے بہائی کو کافر کہا تو دونون مین سے ایک کفر واجب ہوگیا پانچوین تاویل یہ ہے کہ مراد
پلٹنے سے اُس کی تکفیر کا پلٹنا ہے یعنی اس نے جو ایک مسلمان کو کافر کہا اور وہ کافر نہین تو گویا اس نے
خود اپنی تکفیر کی اس لیے کہ کہنے والا بہی مثل اسکی ایک مسلمان ہے انتہی ما قال النووی **عن** ابنِ عُمَرَ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ
کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلَیْهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اپنے بہائی کو کافر کہہ کر پکارے تو کفر آجاویگا دونون مین سے ایک پر اگر وہ شخص جسکو اس نے
پکارا کافر ہے تو خیر (کفر اُسپر رہیگا) ورنہ لوٹ آویگا پکارنے والے پر **باب** مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ
اَبِیْهِ فَهُوَ کُفْرٌ جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا کہلاوے وہ کافر ہے **عن** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰی لِغَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُهٗ اِلَّا کَفَرَ وَمَنِ
ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ
اللّٰهِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْهِ ترجمہ ابو ذر غفاری (جندب بن جنادہ یا بریر) سے روایت ہے انہون
نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جو شخص اپنے تئین بیٹا کہے کسی کا اور وہ جانتا ہو کہ

اسکا بیٹا نہین ہے (یعنی اپنے باپ کے سوا کسی اور کو باپ تبلاوے جان بوجہکر) تو وہ کافر ہو گیا **ف** نووی نے کہا اسکی تاویل دو طرح ہے ایک تو یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو اس امر کو حلال اور جائز جانے دوسرے یہ کہ کفر سے مراد کفر شرعی نہین ہے جو مقابل ہے اسلام کے بلکہ کفر سے مقصود کفران ہے یعنی ناشکری اور احسان فراموشی اس لیے کہ باپ کا حق اُسنے فراموش کیا اور غیر کو باپ بنایا اور اسکی نظیر دوسری حدیث مین ہے آپنے فرمایا عورتون کو وہ کفر کرتی ہین یعنی ناشکری کرتی ہین خاوند کی انتہی **ت** اور جس شخص نے دعوی کیا اُس چیز کا جو اُسکی نہین ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور بنالیوے وہ ٹھکانا اپنا جہنم میں **ف** اُسکی نہیں ہے یعنی وہ جانتا ہے کہ یہ شے میری نہین ہے خواہ دوسری کسی کی ہو یا نہ ہو اُسپر دعوی کرے کہ میری ہے تو وہ ہم مین سے نہین ہے یعنی ہمارے راہ اور طریقے پر نہین ہے کیونکہ اسلام کی شان سے جہوٹا دعوی کرنا بہت بعید ہے جیسے باپ بیٹے سے کہتا ہے تو میرا نہین ہے یعنی میری وضع اور چال پر نہین ہے اور جہنم مین ٹہکانا بنانے سے یہ غرض ہے کہ سزا اس قصور کی جہنم ہے پہر اگر خدا چاہے تو معاف کر دیوے اور توبہ سے بہی معاف ہو سکتی ہے (نووی) **ت** اور جو شخص کسیکو کافر کہکر بلاوے یا خدا کا دشمن کہکر پہر وہ (جسکو اس نام سے پکارا) ایسا نہو (یعنے کافر نہو) تو وہ کفر پلٹ آویگا پکارنے والے پر

باب بَيَانِ حَالِ اِيْمَانِ مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ

ترجمہ جو شخص اپنے باپ سے پہر جاوے اور نفرت کرے اور دوسرے کو باپ بناوے جان بوجہکر اسکے ایمان کا حال

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مت نفرت کرو اپنے باپون سے (یعنی اپنے باپ کو باپ کہو دوسرے کو باپ مت بناؤ) جو شخص نفرت کرے اپنے باپ سے وہ کافر ہو گیا (اسکے معنی اوپر گذر چکے)

عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيْهِ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو عثمان (نہدی عبد الرحمن بن مل) سے روایت ہے جب زیاد کا دعوی کیا گیا **ف** اصل مین زیاد بیٹا تہا عبید ثقفی کا اور یارون مین سے تہا حضرت علی کے پہر معاویہ نے اسکو اپنے باپ ابو سفیان کا نطفہ قرار دیا اور زیاد نے قبول کر لیا اور معاویہ کا بہائی بن بیٹہا **ت** تو مین ابو بکرہ سے ملا (زیاد انکا مادری بہائی تہا) اور مین نے کہا یہ تمنے کیا کیا (یعنے تمہارے بہائی نے)

میںنے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میرے کانوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
ہے آپ فرماتے تھے جس نے اسلام میں آنکر اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنایا تو جنت اُسپر حرام ہے
ف اور وہ اس امر کو درست جان کر کرے یا اُس کے فعل کی جزا یہ ہے کہ جنت حرام ہوگی اُسپر
اُسوقت جب اچھے لوگ جنت میں داخل ہونگے پھر خدا چاہے تو یہ جزا اُس کو دیوے یا معاف کر دیوی
(نووی) **ت** ابو بکرہ نے کہا میںنے یہ خود سُنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** یہ ابو بکرہ نے
اس گناہ کی وجہ سے زیاد سے ملنا چھوڑ دیا اور قسم کھالی کہ زیاد سے کبھی بات نہ کرونگا (نووی) سراج
الوہاج میں ہے کہ لوگوں نے اس باب میں بڑی ڈھیل کی ہے یہانتک کہ بعض لوگ دوسروں کی اولاد
میں بن بیٹھے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ ہم اُنکی اولاد میں نہیں اور بادشاہوں اور امیروں اور نوابوں
میں حرام کی نسل بہت پھیلی ہے اور باوجود اسکے وہ اپنے تئیں نسبت دیتے ہیں باپوں کی طرف حالانکہ
وہ اولاد میں اپنی ماؤں کی اور باپ کی اولاد نہیں ہیں اور بعضوں نے اپنے تئیں سید بنا لیا ہے دنیا
کے طمع سے حالانکہ وہ بنی فاطمہ نہیں ہیں اور وہ جانتے ہیں اس بات کو لیکن دنیا کی وجاہت اور عزت کے
خیال سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اکثر ایسے ہلاکت اور تباہی میں امیر اور مفلس پھنس جاتے ہیں امیر تو
اپنی شان بڑھانے کیلئے اور مفلس پیٹ کمانے کے لیے اور یہ نہیں ہے مگر شیطان کے تسلط سے جس نے
اُن کے عقلوں کو مٹا دیا ہے اور گمراہ کر دیا ہے خدا نیک راہ کی ہدایت کرے **عَنْ** سَعْدٍ وَّاَبِیْ بَکْرَۃَ
کِلَیْهِمَا یَقُوْلُ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ
اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ **ترجمہ** سعد اور ابو بکرہ دونوں سے روایت
ہے ہمنے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا آپ فرماتے تھے جو
شخص باپ بناوے کسی اور کو اپنے باپ کے سوا تو جنت اُسپر حرام ہے یعنی روکا جاویگا وہ جنت سے **ف**
مراد یہ ہے کہ اپنا نسبی باپ دوسرے کو بناوے یعنی اُسکے نطفے سے اپنے تئیں کہے اور شفقت کی راہ سے
دوسرے کو باپ کہہ سکتا ہے **بَابُ** بَیَانِ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ
فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ کُفْرٌ مسلمان کو گالی دینا بُرا کہنا گناہ ہے اور اُس سے لڑنا کفر ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ
کُفْرٌ قَالَ زُبَیْدٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَرْوِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَیْدٍ لِاَبِیْ وَائِلٍ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا (یا اُسکا عیب

بیان کرنا فسق ہے یعنی گناہ ہے اور ایسا کرنیوالا فاسق ہوجاتا ہے اور اُس سے لڑنا کفر ہے **ف** نووی نے
کہا مسلمان کو ناحق برا کہنا حرام ہے باجماع امت اور اسکا مرتکب فاسق ہے لیکن مسلمان سے لڑنا کفر نہیں ہے
اہل حق کے نزدیک جیسے ہم اوپر کئی جگہہ بیان کرچکے تو حدیث کی تاویل کئی طرح پر ہے ایک یہ ہے کہ حلال جانکر لڑے
دوسرے یہ کہ کفر سے مراد ناشکری ہے نہ کفر شرعی تیسرے یہ کہ انجام اسکا کفر ہے چوتھے یہ کہ یہ فعل ہے کافرون کا
السراج الوہاج مین ہے کہ حدیث دلیل ہے روافض کے فسق کی اور جو انکی مثل ہین اہل بدعت اور شرک اور تقلید
مین سے جو برا کہتے ہین صحابہ اور علماء سلف اور اہل حدیث کو اور دلیل ہے اُن لوگون کے کفر کی جو مسلمانون سے
لڑتے ہین جیسے خوارج اور نواصب اور شیعہ اور مقلدین اپنے اپنے مذہب کی حمایت مین مترجم کہتا ہے
اس حدیث پر مسلمان کو التفات کرنا چاہیے اور ذری ذری بات پر جو وہ مسلمانون سے لڑائی پر مستعد ہو
جاتے ہین تو دیکھنا چاہیے کہ یہ لڑائی انکا درجہ کہان تک پہونچاتی ہے ایک امر مستحب یا سنت کیلیے اگر
اپنے تئین کافر بنانا انتہا کا جہل اور غلو ہے خدا بچاوے **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ دوسری روایت بھی عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی ہے **عَنْ** جَرِيْرٍ قَالَ
قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا
تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا حجۃ الوداع مین (یعنے آخری حج مین وداع کا حج اسکو
اسلیے کہتے ہین کہ آپنے لوگون کو رخصت کیا اس حج مین دین کے احکام بتلائے اور دوسرے سال آپ کی
وفات ہوئی) چپ کرو لوگون کو (تاکہ وہ سُنین اس ضروری بات کو) پھر فرمایا میرے بعد (میرے اس موقف
کے بعد یا وفات کے بعد) کافر بن جانا ایک دوسرے کی گردنین مار کر **ف** یعنی اتفاق سے رہنا اور
سب ملکر کافرون سے لڑنا تاکہ اسلام کو ترقی ہو اور جو پھوٹ کروگے اور آپس ہی مین ایک دوسرے کو مارو گے
تو خود کافر ہو جاؤگے امام نووی نے کہا اس حدیث کی تفسیر مین سات قول ہین ایک یہ مراد وہ لوگ ہین جو
آپس مین لڑنا درست جانین ناحق وہ تو بلاشبہ کافر ہین دوسرے یہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہے اسلام کے حق
کی تیسرے یہ کہ وہ کفر سے قریب جا رہین گے اور یہ فعل انکو کفر تک پہونچاوے گا چوتھے یہ کہ یہ فعل کافرون
کا سا ہے پانچوین یہ کہ مراد کفر ہے حقیقۃً اور غرض آپ کی یہ ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہوجانا اسلام پر قائم
رہنا چھٹے وہ جو حکایت کیا خطابی وغیرہ نے کہ مراد کفار سے سلح پوش ہین یعنے ہتھیار بند ہوکر ایک
دوسرے کی گردن نہ مارنا اور کافر سلاح پوش کو بھی کہتے ہین ساتوین یہ کہ مت کافر کہنا ایک دوسرے کو
پھر گردنین مارو کفر کے بہانے سے اور سب مین ظاہر چوتھی تاویل ہے اور اسیکو اختیار کیا ہے قاضی

باب لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض

اتفاق

عیاض نے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ أَوْ قَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین ویحکم یا ویلکم **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ دونون کلمے عرب کے لوگ تعجب اور درد مین استعمال کرتے ہین سیبویہ نے کہا ویل اسکے لیے کہتے ہین جو تباہی مین پڑجاوے اور ویح رحم کے لیے اور منقول ہے اُن سے کہ ویح زجر ہے اُس شخص کے لیے جو ہلاکت کے قریب ہو اور ان کلمون سے بددعا مقصود نہین ہے فقط رحم اور تعجب مقصود ہے اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ویح رحمت کا کلمہ ہے اور ہروی نے کہا کہ ویح اُس شخص کے لیے کہتے ہین جو آفت مین پڑجاوے اور اُسکے سزاوار نہو اور ویل اُس کے لیے جو سزاوار ہو تو ویح سے رحم مقصود ہوتا ہے اور ویل سے نہین (نووی) **ت** مت ہو جانا میرے بعد کافر گردنین مارنے لگو ایک دوسرے کی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ ترجمہ ابن عمرؓ سے دوسرے روایت بھی ایسی ہی ہے

بَاب إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ نسب مین طعنہ کرنے والے پر اور میت پر چلا کر رونے والے پر کفر کا اطلاق

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دو باتین لوگون مین موجود ہین اور وہ کفر ہین ایک طعنہ کرنا نسب مین **ف** یعنی کسی کی ذات پر تہمت لگانا کہ وہ شریف نہین ہین یا اون کا خاندان برا ہے یا لونڈی کے جنے ہین یہ سب کافرون کی تقلید ہے کیونکہ عرب کے کفار زمانہ جاہلیت مین اپنی حسب نسب پر بڑا فخر کیا کرتے تھے اور دوسرون کی نسب پر طعن و تشنیع کرتے تھے مسلمانون کو ہرگز یہ بات سزاوار نہین اسلیے کہ سب بنی آدم ہین اور فضیلت اور بزرگی علم اور اعمال صالحہ سے ہے اور قیامت مین ہر شخص کو اُسکے عمل کام آوین گے ذات اور نسب کچھ کام نہ آویگا جیسے دوسری حدیث مین صاف مصرح ہے **ت** دوسری چلا کر رونا میت پر اُس کے اوصاف بیان کرکے جسکو نوحہ کہتے ہین) **ف** نووی نے کہا ان دونون کے کفر ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ کافرون کے فعل مین اور جاہلیت کی عادات مین یا وہ موذی ہوتے ہین طرف کفر کی یا مراد کفران نعمت ہے اور ناشکری یا حلال جانکر کرنا ان کامون کو وہ تو بلاشبہ کفر ہے اور

ف اثنتان

ف تقلید

اس حدیث سے بڑی برائی نکلی نوحہ کی اور نسب میں طعنہ کرنے کی اور ہر ایک کو باب میں شبہہ حدیثین آئی ہین ٭

باب تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا جو غلام اپنے مولی کے پاس سے بھاگ جاوے اسکو کافر کہنا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَنْصُوْرٌ قَدْ وَاللّٰهِ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يُّرْوٰى عَنِّيْ هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ (رواہ عن رسول اللہ) **ترجمہ** منصور بن عبد الرحمن اشل غدانی بصری ثقہ کہا اسکو احمد بن حنبل اور یحیے بن معین نے اور ضعیف کیا اسکو ابو حاتم نے انہوں شعبی سے انہون نے سنا جریر سے وہ کہتے تہے جو غلام اپنے مالکون کے پاس سے بہاگ جاوے وہ کافر ہو گیا (یہان کفر سے مراد ناشکری ہے کیونکہ اس نے مالک کا حق ادا نکیا) جبتک لوٹ کر نہ آوے اُن کے پاس منصور نے کہا قسم خدا کی یہ حدیث تو مرفوعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے (جریر نے یہان مرفوعا بیان نہین کی جریر کا قول ہے) لیکن مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حدیث مجھسے روایت کی جاوے اس جگہہ بصری مین **ف** منصور نے خاص خاص لوگون سے کہدیا اور مرفوعا روایت کرنا انہون نے اس لیے برا جانا کہ بصری مین اُس زمانے مین خوارج کا زور تھا جو گناہ کبیرہ کرنے والے کو کافر کہتے اور ہمیشہ کے جہنم کا مستحق کرتے تو منصور کو ڈر ہوا کہیں خوارج اس حدیث سے سند نہ پکڑین اور اوپر ہم خوارج کا مذہب اور اسکا بطلان بیان کر چکے ہین (نووی) عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ **ترجمہ** جریر سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام بھاگ جاوے اُس سے ذمہ اتر گیا (یعنے اسلام کی پناہ جاتی رہی یا پہلے جو اُس کی رعایت ہوتی تھی وہ نہ ہوگی اور مالک کو اختیار دیا جاویگا اُس کی ضرب اور حبس کا) عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب غلام بہاگ جاوے تو اسکی نماز قبول نہ ہوگی **ف** امام مازری نے اسکی تاویل کی ہے اور قاضی عیاض نے انکی پیروی کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث محمول ہے اُس غلام پر جو بہاگنے کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہے اُسکی توبہ قبول نہین اور شیخ ابو عمرو نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ خواہ وہ حلال سمجھے یا نہ سمجھے اُسکی نماز قبول نہین اور قبول نہ ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ نماز درست نہ ہو کیونکہ قبول نہ ہونا باعث ہے سقوط ثواب کا اور صحیح نہ ہونا باعث ہے وجوب قضا کا نووی نے کہا یہ کلام بیشک عمدہ ہے اور ہمارے جمہور علما نے کہا ہے کہ مغصوب گہر مین نماز صحیح ہے مگر ثواب نہ ہوگا اور فتاوی ابی نصر مین مینے دیکھا کہ عراق کے اصحاب کا یہ قول محفوظ ہے کہ مغصوب گہر مین نماز صحیح ہے اور فرض

ذمہ سے ساقط ہو جاویگی پر ثواب ہوگا ابو منصور نے کہا کہ خراسان کے علماء نے اسمین اختلاف کیا بعضون نے کہا
نماز ہی صحیح نہ ہوگی انتہے **باب** بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ کافر ہونا اس شخص کا جو کہے پانی پڑا
تارون کی گردش سے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ
مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ
وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ **ترجمہ** زید بن خالد
جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی صبح کی ہمارے ساتھ حدیبیہ مین (جو
ایک مقام کا نام ہے قریب مکے کے) اور رات کو پانی پڑچکا تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے لوگون کی
طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا انہون نے کہا اللہ اور محمد کا رسول
خوب جانتا ہے آپ نے کہا اللہ تعالی نے فرمایا میرے بندون مین سے بعضون کی صبح ایمان پر ہوئی اور
بعضون کی کفر پر تو جس نے کہا پانی پڑا اللہ کے فضل اور رحمت سے وہ ایمان لایا مجھپر اور کافر ہوا تارون
کی گردش سے وہ کافر ہوا میرے ساتھہ اور ایمان لایا تارون پر **ف** نووی نے کہا اختلاف
کیا علماء نے اس شخص کے باب مین جو کہے پانی پڑا تارون کی حرکت سے بعضون نے کہا وہ درحقیقت
کافر ہوگیا اور اسلام سے نکل گیا اور یہ اس صورت مین ہے جب کہنے والا تارون کو فاعل اور موثر سمجھتا
ہو پانی برسانے کے لیے جیسے جاہلیت کے لوگون کا اعتقاد تھا اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے اسکے کفر مین
کچھ شک نہین اور اسی قول کی طرف جمہور علماء گئے ہین ان مین سے ہین امام شافعی رح اور یہی ظاہر
ہے حدیث سے اور ان لوگون نے کہا ہے کہ اگر کوئی کہے تارون کی گردش سے پانی پڑا لیکن اسکا اعتقاد
یہ ہو کہ پانی برسانے والا اللہ ہے اور اسکی رحمت سے پانی پڑتا ہے اور تارہ اگر کچھ ہو تو ایک نشانی ہے پانی
پڑنے کی تو وہ کافر نہ ہوگا گو ایسا کہنا مکروہ تنزیہی ہے پر گناہ نہین ہے اسمین اور
سبب کراہت کا یہ ہے کہ یہ کلمہ مشابہ ہے کافرون کے کلمے کا اور شعار ہے جاہلیت کا اور بعضون نے
کہا کہ کفر سے مراد ناشکری ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس نے ناشکری کی خدا کی لیکن یہ اسی صورت مین ہے
جب کہنے والا تارون کو فاعل موثر نہ جانتا ہو اور موید ہے اس تاویل کی وہ جو دوسری روایت مین ہے کہ صبح
کی بعضون نے شکر پر اور بعضون نے کفر پر اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے کوئی نعمت اپنی بندون
کو نہین دی پر بعضے ان مین کی صبح کو کافر ہوتے اور ایک روایت مین ہے کہ آسمان سے کوئی برکت

اللہ نے نہین اتاری پر بعضے کافر ہوئے اُسکے ساتھہ تو مراد اس سے کفران نعمت ہی ہے اور نو کا لفظ جو حدیث مین آیا ہے اُس مین بڑی گفتگو ہے خلاصہ بیان کیا ہے اُسکا شیخ ابو عمرو بن الصلاح نے انہون نے کہا نو تارے کو نہین کہتے بلکہ نو کے معنے ڈوبنا یا نکلنا ہے اور اصل یہ ہے کہ اٹھائیس تارے ایسے ہین جنکا نکلنا تمام سال مین معین اور معروف ہے اور وہی اٹھائیس منازل ہین قمر کے یعنے چاند کی ہر تیرہ رات کے بعد ایک تارا اُن مین سے مغرب کی طرف ڈوب جاتا ہے اور دوسرا مقابل اسکے اُسیوقت مشرق مین نکلتا ہے تو جاہلیت کے لوگ یہ اعتقاد رکھتے تہے کہ جب پانی پڑتا تو اُس تارے کی طرف نسبت دیتے جو ڈوب جاتا اور اصمعی نے کہا کہ اُس تارے کی طرف جو نکلتا ہے مشرق سے ابو عبید نے کہا نو سے ڈوبنا اسی مقام پر مراد ہے پہر کبھی نو خود تارے کو کہتے ہین زجاج نے کہا جو تارے مغرب کیطرف ڈوبین اُنکو نو کہتے ہین اور جو مشرق کی طرف نکلین اُنکو بارح کہتے ہین انتہے ما قال النووی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰی مَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْکَوْکَبُ وَبِالْکَوَاکِبِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہین دیکہتے جو فرمایا تمہارے رب نے فرمایا اُس نے مینے کوئی نعمت نہین دی اپنے بندون کو مگر ایک گروہ نے اُن مین سے صبح کو اُسکا انکار کیا اور کہنے لگے تارے تارے **ف** یعنی تارون کے پہرنے کو اُس نعمت کی علت قرار دی اب تک دنیا مین ایسے ضعیف الاعتقاد نا سمجھہ لوگ موجود ہین جو ہر شخص کی بہلائی برائی کو اُسکے ستارے کی طرف منسوب کرتے ہین اور قمر اور شمس اور سبعہ سیارہ کی حرکات کو خاص خاص انسان اور آدمیون کے لیے مفید اور مضر سمجہتے ہین اسمین شک نہین کہ اللہ تعالی نے ان بڑے بڑے جسمون کو بیکار پیدا نہین کیا اور چاند اور سورج کی وجہ سے منجملہ ہزارہا ان فائدون کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اُن سے نباتات اور حیوانات کی پرورش ہوتی ہے پر یہ تاثیر سب نباتات حیوانات پر بطور عموم ہے جیسے انگار یا پانی کی تاثیر انگار اور پانی کی طرح آفتاب اور چاند کو بہی سمجہنا چاہیے کہ آفتاب یا چاند انسان کی طرح عقل نہین رکہتے نہ جان کہ بعضون کو نفع پہونچا دین اور بعضون کو نقصان اور جو اجرام علویہ کو طاقت دار اور صاحب قوت خیال کرتے ہو تو زمین بیچاری نے کیا قصور کیا ہے کہ وہ کسی کو نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتی حالانکہ بنا بر حیات جدیدہ کے زمین اور سیارون مین کوئی امتیاز نہین ہے اصل یہ ہے کہ زمانہ سابق مین جب آلات اور دوربینین ایسی نہ تہین تو لوگون نے صرف آنکہون سے کام لیا تہا اور جہان تک اُنکی آنکہون نے کام کیا وہ یہ تہا کہ انہون نے سات تارے سیارے نکالے اور باقی ثوابت

الکواکب

بالکوکب

اور چاند اور سورج کو بھی ایک ایک سیارہ خیال کیا اسی طرح پانچ ستارے یعنی عطارد اور زہرہ اور مشتری اور مریخ اور زحل اور چونکہ یہ اجسام نہایت بلند اور اونچے اور چمکتے ہوئے نظر آئے اور انکی دورات ہمیشہ مختلف منازل مین زمین کے گرد پائے گئے اسلیے عوام کیا بہت سے خواص فلاسفہ اور حکما کو بھی یہ خیال گذرا کہ یہ اجسام عقل اور نفس رکھتے ہین انہون نے زمین کے مختلف واقعات اور حادثات کو جنکے اسباب پوشیدہ تھے ان سیارون کی طرف منسوب کیا پھر یہ خیال بڑھتے بڑھتے یہانتک بڑھا کہ صابئین اور کلدانی اور مصری لوگون نے چاند اور سورج اور اور سیارون کی پرستش شروع کردی اور شرک مین گرفتار ہوئے اللہ تعالی نے جب اسلام کی روشنی دنیا مین پھیلائی اور یہ اعتقاد مٹنا شروع ہوا اور حضرت نے صاف فرمایا منجمین جھوٹے ہین بعد اسکے جب ہیات کی زیادہ تحقیقات ہوئی اور بڑے بڑے آلات اور دوربینین ایجاد ہوئین تب سے تو اس اعتقاد کی جڑہ اوکھڑ گئی کیونکہ سوا ان سیارون کے اور کئی سیارے نظام شمسی مین معلوم ہوئے جیسے سیریز اور پالس اور جونو اور وسٹا اور یورانس اور آفتاب مرکز عالم ٹہیرا اور زمین بھی ان سیارون کی طرح ایک سیارہ قرار پائی اور چاند زمین کے تابع قرار پایا پھر سارا کارخانہ جو ہزارون برس سے منجمین نے قائم کیا تھا اولٹ پلٹ اور چوپٹ ہوگیا اور محال ہے کہ مشتری اور مریخ اور زحل وغیرہ کی تاثیر تو خاص خاص آدمیون پر ہوتی ہو اور سیریز اور پالس اور یورانس وغیرہ کی نہ ہوتی حالانکہ وہ بھی انکی طرح سیارے ہین پھر محال ہے کہ زمین جسپر ہم سب بستے ہین اور وہ بھی ایک سیارہ ہے اسکی تاثیر ہم پر نہ ہو اور ان سیارون کی باوصف اسقدر بعد کے ہمارے اوپر یہ قدرت اور طاقت ہو دور کے ڈھول سہاونے زمین بیچاری گھر کی مرغی ہے اوس کی کوئی قدر اور منزلت نہین اسکو کھودتے ہین کوٹتے ہین مارتے ہین اسپر چلتے ہین پاؤن سے روندتے ہین پھر دور کے تارے چمکتے اور اونچے دیکھہ کر مقدس اور پاکیزہ خیال کیے جاتے ہین حالانکہ ان سیارون پر اگر جانا ہو سکے تو صاف معلوم ہو جاوے کہ بعضے ان مین سے زمین سے بھی میلے اور کچیلے اور پہاڑ دار ہین خود چاند مین دوربین سے اتنی بڑی بڑی غار معلوم ہوتی ہے کہ ہزارہا صدہا میل کی انکی گہرائی ہے سبحان اللہ وہ کیسے مہیب اور تاریک ہونگے اور دور سے چاند کا وہ حسن ہے کہ معشوقون کے منہ کو اوس سے تشبیہ دیتے ہین یہی حال ہے انسان کا وہ بغیر غور اور فکر کیے ہوئے اور بغیر اپنے فکر کو میزان معرفہ سے جانچے ہوئی ایک خیال کو جما لیتا ہے اور اسکا پیرو ہو جاتا ہے خیر یہ تارے تو بڑے بڑے اجسام ہین اور چمکتے اور روشن ہین خدا کی مار ان لوگون کی عقل پر جو پتھرون اور دریاؤن اور پہاڑون اور درختون اور جانورون کو پوجتے ہین اور انکو اپنا معبود مالک اور متصرف خیال کرتے ہین بلکہ اپنے ہاتھہ سے ایک

بیجان پتہلا مٹی یا تانبے یا چاندی یا سونیکا بناکر اوسکو پوجتے ہین خدا کو اپنی خواہش کے موافق گڑہا کرتے ہین اَفَرَاَیْتَ
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوَاہُ اور بعضے جو انکی نسبت ذرا عاقل ہین وہ آدمیون اور جنیون کو پوجتے ہین اور آدمی کی سی بے
ثباتی اور ناپایدار ہستی کو معاذ اللہ خدا بنا دیتے ہین آدمی کو خدا کا بیٹا یا محبوب خیال کرکے اُسکو مقدس اور لائق
عبادت کی جانتے ہین حالانکہ وہ آدمی جب زندہ تہے دنیا کی کسی بات مین اور آدمیون سے ممتاز نہ تہے کہاتے
وہ تہے پیتے وہ تہے ہگتے موتتے وہ تہے جیسے اور آدمی مرے وہ بہی مر گئے یا مرنے والے ہین پہر انکو خدائی
سے کیا علاقہ وہ تو ہماری طرح خدا کی ایک مخلوق ہین اور اصل یہ ہے کہ ان لوگون نے ابتک سچے خدا کو نہین
پہچانا اور اُسکی عظمت اور بڑائی اور تقدس پر غور نہین کیا ورنہ ایسی ناپاک بات کہتے ہوئے انکو شرم آتی اور وہ
سچے مقدس خداوند کی درگاہ مین ایسی بے ادبی نہ کرتے خداوند کریم کی عظمت اُسکی مخلوقات مین غور کرنے
سے معلوم ہوتی ہے زمین اُسکی ایک ادنی مخلوق ہے جسکا محیط چوبیس ہزار میل اور قطر قریب آٹہہ ہزار میل
کے ہے پہر مشتری جو ہمارے نظام شمسی مین ایک سیارہ ہے وہ ہماری اس زمین سے ہزار حصے بڑا ہے اور
اُسکا قطر نو لاکہہ میل ہے اسی طرح زحل زمین سے قریب چہہ سو درجے کو بڑا ہے اُسکا قطر اناسی ہزار میل ہے
اسی طرح اور سیاری کچہہ زمین سے بڑے کچہہ چہوٹے کچہہ زمین کے برابر ہین ہماری زمین کو ایک چاند روشنی
کے لئے عنایت ہوا ہے وہ بہی اس قدر بڑا ہے کہ اُسکا قطر دو ہزار میل سے زیادہ ہے اور مشتری کو چار چاند اور زحل
کو سات چاند اور یورانس کو چہہ چاند بوجہ اسکے کہ آفتاب سے بہت دور ہین عنایت ہوئے ہین پہر آفتاب جو ان
سب سیارون کا مرکز ہے اُسکی بڑائی اسقدر ہے کہ وہ اکیلا ہماری زمین سے تیرہ لاکہہ حصے بڑا ہے اور زمین
سے نو کروڑ چہبیس لاکہہ میل بعید رہتا ہے اگر آفتاب کی قدر کو برابر ایک گہر کے سمجہو تو زمین کی قدر ایک مٹر
کے برابر ہوگی اگر آفتاب کی طرف ایک توپ چہوڑی جاوے تو زمین تک اُسکا گولا اُنیس برس مین بہی نہین پہونچیگا
اور سب سیارے اس آفتاب کے گرد پہرتے ہین اور اُس سے گرمی اور روشنی حاصل کرتے ہین زمین کی حرکت اسقدر
تیز ہے کہ ایک سو بتیس گنا جلد توپ کے گولے سے پہر رہی ہے اور اٹہاون ہزار میل ایک گہنٹے مین طے کرتی ہے
اسی طرح اور تارے بہی اپنی اپنی مدار پر بڑی سرعت اور تیزی سے گہوم رہے ہین پہر آفتاب ان سب
بڑے بڑے جسمون کو لئے ہوئے معلوم نہین ہے کس کے گرد گہوم رہا ہے اب سوا ان سیارون کے خود ہمارے
نظام مین بڑے بڑے مدار تارے ہین جنکی عظمت پر خیال کرنے سے خدا کا خوف دل مین آجاتا ہے
ایک مدار تارے کی دم دس کروڑ میل سے بہی زیادہ لنبی حساب کی گئی تہی اور یہ مدار تارے ایسی
تیز رو ہین کہ انکی تیز روی خیال سے باہر ہے یہ آفتاب پاس آتے ہین اور چکر کہاتے ہین پہر اپنے
محوروں مین نہایت جلد چلے جاتے ہین ۱۸۴۲ء مین ایک مدار تارہ ایسا زمین کے نزدیک

آگیا تھا کہ چاند اور زمین کے بیچ مین ہو گیا تھا اور چاند کو نظر سے چھپا دیا تھا وہ دمدار جو سنہ ۳۲ء مین نمودار ہوا تھا زمین کے ایسا نزدیک آیا کہ زمین کی قوت جاذبہ نے اسکے چلنے پر اثر کیا تھا اگر وہ دمدار ہماری اس زمین سے ٹکراتا اگر ایک صدمہ پہونچاتا تو زمین مع تمام سمندرون اور پہاڑون کے پانی کی ایک بوند کی طرح یا تیتر کے ایک پر کی طرح کسی زبردست اور بڑے تارے پر جا پڑتی لیکن وہ اپنی تیزروی سے مشتری کے چاندون کے بیچ مین سے ہوکر نکل گیا اگر ان چاندون مین سے کوئی آپ نہایت تیزرو مین کسی کو اس تیزرو دمدار سے ٹکر لگ جاتی تو ایک یا دونون ٹوٹ جاتے پر خدا کی نظر اپنی سب مخلوقات پر ہے اور وہ سب کی نگہبانی اور حفاظت کرتا ہے اب یہ سارا ہمارا انتظام شمسی مع اپنے سب سیارون اور دمدار ستارون وغیرہ کو خدا کی ان مصنوعات کے مقابلہ مین جو آسمان پر بکثرت معلوم ہوتی ہین بیقدر ہے اسلیے کہ یہ جو سب تارے صدہا ہزارہا آسمان پر چمکتے نظر آتے ہین ہر ایک ان مین سے بمنزلہ ایک ایک آفتاب کے ہے اور اسی طور پر ہر ایک کو ان مین سے سیارے عنایت ہوئے ہین بس کیا کیا عجیب قدرت خدا کی ہے رات کو آسمان کی طرف دیکھ کر غور کرو کہ جتنے ستارے دوربین سے نظر آتے ہین وہ آٹھ کروڑ ہین اُن مین سو ایک ایک اس آفتاب کی مانند روشن ہے اور خیال مین یہ آتا ہے کہ ایک ایک نہین سے اس آفتاب کے موافق اپنے اپنے جلو مین سیارون کو رکھتا ہے اور انکو گرمی اور روشنی دیتا ہے اسلیے شہنشاہ بے پرواہ قادر مطلق سچے خداوند کی قدرت انسان کے فہم اور ادراک اور قیاس کو پریشان کرتی ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر لحظہ زمین اور دمدار ستارون اور سیارون اور لاکھون کروڑون آفتابون سیارون کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی بے انتہا قدرت اور اختیار سے ان بیشمار عالمون کو اپنے مقررہ راہون پر چلاتا ہے اور ایک دوسرے کو لڑنے اور ٹکر کھانے نہین دیتا۔ پھر ان ثوابت کا بُعد زمین سے اسقدر دور ہے کہ سمجھ مین نہین آتا کوئی آدمی انکے بُعد کا حساب نہین کرسکتا ستر لاکھ برس مین جتنی دور توپ کا گولا جاوے گا نزدیک ترین ستارہ اس سے بھی زیادہ دور ہے پھر کون جستجو کرکے اللہ کی قدرت کو پاسکتا ہے اور کون خدا کے کمالات کو دریافت کرسکتا ہے اب ایسے خداوند عظیم الشان کی جلال اور بزرگی کے سامنے انسان کا کیا رتبہ ہے جو اسکی ایک ادنی مخلوق یعنی زمین کا کیڑا ہے اور وہ کس مُنہ سے خدائی کا دعوی کرتا ہے یا جہاز پہاڑ یا دریا یا چاند یا سورج یا آدمی یا جن یا قبر یا ولی یا نبی کی پرستش کرتا ہے اور اپنے لیے خداوند عظیم الشان کی طرف اپنے دل کو متوجہ نہین کرتا اور اسکو چھوڑ کر اورون سے مدد چاہتا ہے اور اورون سے اپنی حاجتین مانگتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَکَۃٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنَ النَّاسِ

بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے آسمان سے کوئی برکت نہین اتاری
مگر صبح کو ایک فرقہ اسکا انکار کرنے لگا اللہ پانی برساتا ہے لوگ کہتے ہین فلان فلان تارہ نکلا یا ڈوبا اسکی
وجہ سے پانی برسا یا فلان تارے فلان تارے کے سبب سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوا هَذِهِ
رَحْمَةُ اللهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ
النُّجُومِ حَتَّى بَلَغَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے پانی پڑا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تو آپنے فرمایا صبح کی لوگون نے بعضون نے شکر پر اور بعضون نے کفر پر
تو جنہون نے شکر پر کی انہون نے کہا یہ اللہ کی رحمت ہے اور جنہون نے کفر کیا انہون نے کہا فلانی نو فلانی
نو سچ ہوئی سو یہ آیت اتری فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ اخیر تک ف یعنی مین قسم کہاتا ہون تارون ڈوبنے
کی یا نکلنے کی اور یہ قسم اگر سمجھو تو بڑی قسم ہے اخیر تک یہانتک کہ فرمایا کہ تم اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ
جہٹلاتے ہو شیخ ابوعمروؒ نے کہا یہ مقصود نہین کہ یہ سب آیتین نو کے باب مین اتری ہین کیونکہ تفسیر اسکا
انکار کرتی ہے بلکہ یہ آیت وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ نو کے باب مین اتری اور باقی اور باب مین
اور ابن عباسؓ سے ایک روایت مین صرف یہی آیت مذکور ہے اور اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ تم اپنا شکر یا
اپنے رزق کا شکر یا اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ جہٹلاتے ہو خدا کی رحمت کو اور نسبت کرتے ہو روزی کی
تارون کی طرف

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ وَبُغْضَهُمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

انصار سے اور حضرت علیؓ سے محبت رکہنا ایمان
مین داخل ہے اور اُن سے بغض رکہنا نفاق کی نشانی ہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ
ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانی یہ ہے کہ انصار
سے دشمنی رکہے اور مومن کی نشانی یہ ہے کہ انصار سے محبت رکہے ف کیونکہ انصار وہ لوگ ہین
جنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے مین بلوایا پہر ہر طرح سے آپکی مدد کی گویا
اسلام کو جمانے والے اور قائم کرنے والے انصار ہی ہین تو اُن سے محبت رکہنا ہر مسلمان کا
فرض ہے عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ
الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یُنَزِّلُ

رسول اللہ

یقول

نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور اُن سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے **عَنْ** عَدِیِّ
بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْاَنْصَارِ
لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ
اللّٰہُ قَالَ شُعْبَۃُ قُلْتُ لِعَدِیٍّ سَمِعْتَہٗ مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ اِیَّایَ حَدَّثَ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت
ہے مین نے برا بن عازب سے سُنا وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے انصار کے باب مین کہ اُنکا دوست مومن ہے اور اُنکا دشمن منافق ہے اور جس نے اُن سے محبت
کی اللہ اُس سے محبت کرے گا اور جس نے اُن سے دشمنی کی اللہ اُس سے دشمنی کرے گا شعبہ نے کہا مین
نے عدی سے پوچھا تمنے یہہ حدیث برا سے سُنی اُنہون نے کہا برا نے مجھی سے یہ حدیث بیان کی **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا انصار سے کبھی
دشمنی نہ رکھے گا وہ شخص جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت پر **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا یہہ روایت ابو سعیدؓ سے ہے **عَنْ** زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضؓ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَأَ
النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا
یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ **ترجمہ** زر بن حبیش اسدی کوفی جو ایک سو بیس یا تیئس بات ئیس برس کا ہو کر
مرا اور اُسنے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا اُسنے کہا حضرت علیؓ نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسنے دانہ چیرا (یعنی اُس
مین سے گھانس اُگا لی) اور جان بنائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ نہین
دشمنی رکھیگا مجھسے مگر منافق **ف** حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچازاد بھائی اور
آپکے داماد تھے اور بچپنی سے ایمان لائے تھے اور آپ اُنسے بہت محبت رکھتے تھے جب بڑے ہوئے
تو بہت مدد کی اُنہون نے آپکی اور لڑائیون مین بڑی بہادری اور جانبازی کی اور بہت کافرون کو
مارا تو اُنکا احسان ہر مسلمان پر ہے اور ہر ایک مسلمان کو اُن سے محبت رکھنا ضرور ہے **بَابُ**
بَیَانِ نُقْصَانِ الْاِیْمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ وَبَیَانِ اِطْلَاقِ لَفْظِ الْکُفْرِ عَلٰی غَیْرِ الْکُفْرِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی کَکُفْرِ النِّعْمَۃِ
وَالْحُقُوْقِ ایمان کا گھٹنا عبادت کی کمی سے اور ناشکری اور احسان فراموشی کو کفر کہنا **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ
وَاَکْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْھُنَّ جَزْلَۃٌ وَّمَا لَنَا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّينِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ای عورتون کی جماعت تم صدقہ دو اور استغفار کرو کیونکہ مینے دیکھا اکثر جہنم مین عورتین ایک عقلمند عورت بولی یارسول اللہ کیا سبب عورتین کیون زیادہ ہین جہنم مین آپنے فرمایا وہ لعنت بہت کرتی ہین اور خاوند کی ناشکری کرتی ہین مینے عقل اور دین مین کم اور عقلمند کو بیعقل کرنے والی تم سے زیادہ کسی کو نہ دیکھا وہ عورت بولی ہمارے عقل اور دین مین کیا کمی ہے آپنے فرمایا عقل کی کمی تو اس سے معلوم ہوتی ہے کہ دو عورتون کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ عورت کئی دن تک (ہر مہینے مین) نماز نہین پڑہتی (حیض کی وجہ سے) اور رمضان مین روزہ نہین رکھتی (حیض کے دنون مین) ف نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سی باتین معلوم ہوئین ایک تو ترغیب صدقہ اور نیک کامون کی اور استغفار بہت کرنے کی دوسرے یہ کہ نیکیون سے گناہ مٹ جاتے ہین جیسے قرآن سے ثابت ہے تیسری یہ کہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی بڑا گناہ ہے اور جہنم کا وعدہ اُسی گناہ مین ہوتا ہے جو کبیرہ ہو چوتھی یہ کہ لعنت کرنا بہی ایک گناہ ہے مگر کبیرہ نہین کیونکہ آپنے فرمایا وہ لعنت بہت کرتی ہین اور صغیرہ کو بہت کرو کبیرہ ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر لعنت کرنا اسکو قتل کرنے کے برابر ہے اور اتفاق کیا ہے علمانے لعنت کو حرام ہونے پر اور لعنت کہتے ہین لغت مین دور کر دینے اور نکال دینے کو اور شرع مین اللہ کی رحمت سے دور کرنے کو تو درست نہین ہے یہ بات کہ دور کرین اللہ کی رحمت سے کسی کو جب تک اُسکا حال اور اُسکے خاتمہ کا حال یقینا معلوم نہ ہو اس لیے علما نے کہا ہے کہ کسی شخص خاص پر لعنت کرنا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر درست نہین یہان تک کہ جانور پر بہی جبتک نص شرعی سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ وہ کفر پر مرا ہے یا کفر پر مریگا جیسے ابوجہل یا ابلیس لیکن لعنت کرنا اوصاف کے ساتھ تو حرام نہین ہے خود حدیث مین لعنت آئی ہے اُس عورت پر جو بال جوڑے یا جوڑاوے گودنا گودے یا گدواوے سود کہانیوالے پر کہلانیوالے پر تصویر بنانے والون پر ظالمون پر فاسقون پر کافرون پر جو زمین کی نشانی مٹاوے پر جو غلام اپنے مالک کے سوا اور کسی کو مالک بناوے جو اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بناوے جو اسلام مین بدعت نکالے یا بدعتی کی مدد کرے وغیرہ وغیرہ بہت لوگون پر پانچوین یہ کہ کفر کا اطلاق سوا کفر شرعی کے ناشکری

داحسان فرمونی پر بھی ہوتا ہے چھٹی یہ کہ ایمان مین زیادتی اور کمی ہوتی ہے ساتوین یہ کہ امام اور حاکم کو نصیحت کرنا اپنی رعایا کو اور اون کو ڈرانا گناہون سے رغبت دلانا عبادتون کی درستی کیطرف آٹھوین یہ کہ شاگرد کو استاد سے اور رعیت کو امام سے پوچھنا اور سوال کرنا درست ہے جب اسکی سمجھ مین کوئی بات نہ آوے نوین یہ کہ صرف رمضان کا لفظ کہنا درست ہے ماہ رمضان یا شہر رمضان کہنا ضرور نہین امام ابوعبداللہ مازری نے کہا یہ جو عورتون کی عقل کی کمی انکی گواہی سے نکالی یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان تضل احدٰہما آخیر تک یعنی اگر ایک عورت بھول جاوے تو دوسری اسکو یاد دلاوے اس سے معلوم ہوا کہ عورتون مین ضبط اور حفظ کم ہے اور اختلاف کیا ہے لوگون نے عقل مین بعضون نے کہا عقل علم کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا علوم ضروریہ کو اور بعضون نے کہا عقل ایک قوت ہے جس کی وجہ سے تمیز ہوتی ہے معلومات کے حقائق مین اور عقل کی حقیقت اور اسکے اقسام مین بہت اختلاف ہے جو مشہور ہے اور کوئی حاجت اسکے بیان کرنے کی اس مقام پر نہین ہے پھر اختلاف کیا ہے لوگون نے عقل کی جگہہ مین متکلمین نے کہا کہ عقل کی جگہہ دل ہے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ عقل کی جگہہ دماغ ہے مترجم کہتا ہے کہ حال کے حکیمون نے بہت دلائل سے یہ بات ثابت کی ہے کہ عقل اور تمام قوای مدرکہ کا ظرف دماغ ہے اور جس شخص کو یہ دلائل دیکھنا ہو وہ حکمت کی کتابون کی طرف رجوع کرے اور عمدہ معنے عقل کا یہ ہے کہ بوجہ مختلف تجارب اور واقعات کے جو قوت مدرکہ کو ایک حالت حاصل ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ تمیز کر لیتی ہے برے اور بھلے صحیح اور سقیم مین پھر امام نووی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عورتون کے دین کی کمی حیض کے دنون مین نماز نہ پڑھنی اور روزہ نہ رکھنے سے بیان کی اسکو بعض لوگون نے مشکل سمجھا ہے حالانکہ یہ مشکل نہین کیونکہ دین اور اسلام اور ایمان کا ایک ہی معنی ہے اور عبادات کو ایمان اور دین کہتے ہین اور جب یہ ثابت ہوا تو جسکے عبادات زیادہ ہین اسکا ایمان اور دین بھی زیادہ ہے اور جسکے عبادات کم ہین اسکا دین اور ایمان بھی کم ہے پھر نقصان دین کا کبھی تو اسطرح ہوتا ہے کہ انسان اسکی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے جیسے کوئی نماز یا روزہ ترک کرے بغیر عذر کے اور کبھی اسطرح ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے گنہگار نہ ہو جیسے کوئی جہاد یا جمعہ ترک کرے کسی عذر سے اور کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مکلف ہو اسکے ساتھ جیسے حائضہ روزہ یا نماز ترک کرے اگر کوئی کہے کہ حائضہ جب معذور ہے تو چاہیے کہ حیض کی حالت مین اسکو نماز کا ثواب ہو اگرچہ وہ اسکو قضا نہین کرتی جیسے مریض یا مسافر کو نوافل کا جنکو وہ حالت صحت اور اقامت مین ادا کرتے تھے ثواب ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کو ثواب نہ ہوگا اور فرق یہ ہے کہ مریض اور مسافر نوافل کو بہ نیت دوام ادا کرتے تھے اور اسکے لائق ہین برخلاف حائضہ کے اسکی تو نیت بھی یہی ہے کہ حیض کی حالت مین نماز ترک

کرےگی بلکہ نماز کی نیت حیض کی حالت مین حرام ہے تو حائضہ کی نظیر وہ مریض یا مسافر ہے جو بعض وقت نوافل ادا کرتا تھا اور
بعض وقت نہین ایسے مریض یا مسافر کو نوافل کا ثواب ملیگا اپنی مرض یا سفر مین جب وہ انکو ادا نکرے انتہے
قال النووی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے جیسے ابن عمر سے

بَابُ بَیَانِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْکُفْرِ عَلٰی مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ

جو شخص نماز ترک کرے اسکے کفر کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَءَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ
یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ یَا وَیْلِیْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ
وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَعَصَیْتُ فَلِیَ النَّارُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی سجدے کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو
شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے خرابی ہو اسکی یا خرابی ہو میری آدمی کو سجدہ کا حکم ہوا اس
نے سجدہ کیا اب اسکو جنت ملیگی اور مجھے سجدے کا حکم ہوا مینے انکار کیا یا نافرمانی کی میرے لیے جہنم ہے
ف نووی نے کہا امام مسلم کا مقصود اس حدیث کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ بعضے اعمال کی ترک سے کفر ہو جاتا ہے
یا حقیقۃً یا برائے نام اور شیطان کا کفر سجدہ نکرنے کی وجہ سے ماخوذ ہے اس آیت سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ یعنی یاد کر اس وقت کو جب ہمنے کہا فرشتون سے سجدہ کرو آدم کو پھر سجدہ کیا انہون نے
بلکہ ابلیس نے نہ مانا اور غرور کیا اور وہ تھا کافرون سے جمہور علما نے یہ کہا ہے اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی کے علم مین وہ کافر تھا اور بعضے نے کہا کان بمعنی صار ہے یعنی
وہ حال بہمہا المؤخر فکان من المغرقین عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ ترجمہ جابر سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمی اور شرک اور کفر کے بیچ مین نماز کا ترک ہے عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ
وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا حدیث کا معنے یہ ہے کہ کفر سے مانع
نماز کا ترک نہ کرنا ہے پھر جب نماز کو ترک کیا تو بندہ اور کفر اور شرک کے بیچ مین کوئی روک نہ رہی اور شرک و کفر
ایک ہے اور کبھی شرک خاص کیجاتی ہے بت پرستون سے تو کفر عام ہو گا شرک سے اور جو شخص نماز کو ترک کرے اسکی
فرضیت کا انکار کر کے وہ تو کافر ہے باجماع اہل اسلام اور ملت اسلام سے خارج ہے لیکن اس صورت مین جب وہ نو مسلم ہو اور ارکان
اسلام سے واقف ہو تو کافر نہ ہوگا اور جو شخص نماز کو ترک کرے سستی اور کاہلی سے اسکو فرض جانکر تو اسکے باب

مین علمار کا اختلاف ہے امام مالک اور شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہو کہ وہ کافر نہ ہوگا بلکہ فاسق ہوگا اُس سے توبہ کرائی جاوے گی پہر اگر وہ توبہ کرے اور نماز پڑہنے لگے تو خیر ورنہ اُس کو قتل کرین گے حد اً جیسے زانی محصن کو سنگسار کرتے ہین پر تارک صلوٰۃ کو تلوار سے قتل کرینگے اور ایک جماعت سلف کا یہ قول ہو کہ وہ کافر ہو جاویگا اور یہی منقول ہے حضرت علیؓ سے اور یہی مروی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور اسی طرف گئے ہین عبد اللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ اَلسّراج الوہاج مین ہے کہ ظاہر حدیث اس مذہب کی تائید کرتی ہے اور اسی کو ثابت کیا ہے علماے حدیث نے اور علامہ ابن قیم کی ایک عجب الکتاب ہے اس باب مین جسمین اُنہون نے مخالفون کی سب دلیلون کا جواب بلیغ دیا ہے اور امام شوکانی نے السیل الجرار مین اسیکو اختیار کیا ہے اور حاصل ہے کہ جو کوئی قصداً نماز ترک کرے وہ قتل کیے لائق ہو گیا اور مسلمانون کے حاکم پر واجب ہے اسکو قتل کرنا اور اس سے کہا جاویگا کہ نماز پڑہ پہر اگر اُس نے انکار کیا تو قتل کیا جاوے گا فوراً اور کوئی ضرورت نہین کہ مہلت دی جاوے اسکو تین روز کی بلکہ انکار کرتی ہے اُسکو قتل کرینگے اور ہم نے اسکو تفصیل سے بیان کیا

ہدایۃ السائل مین انتہے نووی نے کہا ابو حنیفہ اور ایک جماعت کا اہل کوفہ مین سے یہ قول ہے کہ وہ کافر نہ ہوگا اور نہ قتل کیا جاوے گا بلکہ اُس کو سزا دینگے اور قید کرین گے یہان تک کہ نماز پڑہے اور جو شخص کفر کا قائل ہوا ہو اسکی دلیل ظاہر حدیث ہے اور جس نے کہا کہ اسکو قتل کرین اُس کی دلیل وہ حدیث ہے کہ نہین حلال ہے مسلمان کا خون مگر ایک بات سے تین باتون مین سے اور اسمین نماز کا ترک نہین ہے اور جمہور نے جو کہا وہ کافر نہ ہوگا تو دلیل لاتے ہین اس آیت سے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنے بیشک نہین بخشیگا شرک کو اور بخشدیگا اُس کے سوا جسکو چاہے اور اس حدیث سے کہ جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت مین جاویگا اور جو شخص مر جاوے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر یقین رکہہ کر وہ جنت مین جاویگا اور جو اسکو قتل کرنا چاہتے ہین اُس کی دلیل آیت ہو فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہُمْ یعنے اگر وہ توبہ کرین اور نماز پڑہین اور زکوٰۃ دین تو اُن کو چہوڑ دو یعنی جان بخشی کرو اور یہ حدیث ہے کہ مجہے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہین اور نماز پڑہین اور زکوٰۃ دین پہر جب وہ ایسا کرین تو بچا لیا اُنہون نے اپنا خون اور مال اور اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ بندہ نماز کی ترک سے مستحق ہوگا اُس سزا کا جو کافر کو ہوتی ہے یعنی قتل کا یا حدیث محمول ہو اُسپر کو جو نماز کو ترک کرنا درست سمجہے یا اسکا انجام کفر ہے یا اسکا فعل کافرون کا سا ہو انتہے

باب بیان کَوْنِ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ ایمان لانا اللہ پر سب کامون سے بڑہکر ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ترجمہ

الایمان باب

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون ساکام افضل ہے (یعنی سب سے بڑھ کر)
آپنے فرمایا اللہ پر ایمان لانا پھر پوچھا گیا اسکے بعد کیا ہے آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین پھر پوچھا گیا اُسکے بعد کیا
ہے آپنے فرمایا حج مبرور **ف** نووی نے کہا حج مبرور وہ ہے جس مین کوئی گناہ نہ ہوا اور بعضون نے کہا جو
حج قبول ہوجاوے غلا گو یا جو صادق ہو خالصًا للہ ہو پھر قبول ہونے کی نشانی یہ ہے کہ حج کے بعد نیک کام زیادہ
کرے اور گناہون سے بچتا رہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ
قَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا
وَاَکْثَرُھَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ ضائعا
اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ مِّنْکَ عَلٰی نَفْسِکَ

ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے پوچھا کہ کون ساعمل افضل ہے آپنے
فرمایا ایمان لانا اللہ پر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عمل کا اطلاق ایمان پر بھی ہوتا ہے اور مراد اس سے
وہ ایمان ہے جسکے سبب سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور وہ دل سے یقین کرتا ہے اور زبان سے کہنا ہے
تو یقین دل کا عمل ہے اور کہنا زبان کا عمل اور یہان ایمان مین اور اعمال داخل نہین ہین جیسے نماز روزہ
جہاد وغیرہ کیونکہ انکو آگے بیان کیا ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ان اعمال کو ایمان نہ کہین دالسراج
الوہاج **ت** اور جہاد کرنا اُسکی راہ مین مینے کہا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپنے فرمایا جو بردہ
اُسکے مالک کو عمدہ معلوم ہو اور جسکی قیمت بھاری ہو **ف** یہ جب ہے کہ ایک ہی بردہ آزاد کرنا چاہے
اور جو اُسکے پاس کچھ روپیہ ہون اور اُسکے بدلے دو بردے اُسکو ملسکتے ہون پر اعلے بردہ ایک ہی آتا ہو
تو دو کو لے کر آزاد کرنا افضل ہے ایک عمدہ کے آزاد کرنے سے اور یہ قربانی کے خلاف ہے قربانی مین ایک
موٹی تازی بکری دو دُبلی بکریون سے بہتر ہے رالسراج الوہاج **ت** مینے کہا اگر مین یہ نہ کرسکون
آپنے فرمایا تو مدد کر کسی صانع کی السراج الوہاج مین ہے کہ بعضے نسخون مین بجائے صانع کے صائغ ہے
یعنے گلانے والا اور بعضے نسخون مین ضائع ہے مگر صحیح صانع ہے صاد مہملہ سے جس صورت مین صانع ہو
صاد مہملہ اور نون سے تو معنے یہ ہونگے کہ مدد کر کسی کاری گر کی جو ہاتھ سے محنت اور مزدوری کرتا ہو جیسے
بڑھی یا لوہار یا درزی وغیرہ کیونکہ یہ کمائیان حلال ہین اور مراد وہ پیشہ والا ہی جسکو اُسکی کمائی بس ہوتی
ہو اور اُسکے بچے بالے بہت ہون جنکی پرورش اُسکی کمائی مین دشوار ہو تو اُسکی مدد کرنا بڑا ثواب ہے
اور جس صورت مین ضائع ہو ضاد معجمہ سے تو وہ ضیاع سے ہی جس کے معنے عیال کے ہین یعنے جو عیال دار ہو اور
مفلس ہو اُسکی مدد کر اور جس صورت مین صانع ہو صاد مہملہ اور غین معجمہ سے تو معنے نہین بنتے کیونکہ صائغ

سونے چاندی کے گلانے والے کو کہیں گے پہر اسکی خصوصیت کی کوئی وجہ نہیں ہے اور امام نووی نے اسمقام
پر دونہی لفظون کو نقل کیا ہے ایک صانع صاد مہملہ اور نون سے اور دوسرے ضائع ضاد معجمہ اور عین مہملہ سے پہر یہ
کہا کہ صحیح علماء کے نزدیک صانع ہے صاد مہملہ اور نون سے اور قرینہ اسپر یہ ہے کہ مقابلہ کیا اسکا اخرق سے
اور اخرق اُسے کہتے جسے کوئی ہنر اور پیشہ نہ آتا ہو اور ابن طاہر نے مجمع البحار مین بھی طرف دو لفظون کو
نقل کیا ہے پہر یہ کہا ہے کہ بعضون نے صانع صاد مہملہ اور نون سے صحیح کہا ہے تو معلوم نہیں کہ السراج
الوہاج مین یہ لفظ صائع ضاد مہملہ اور غین معجمہ سے کہان سے نقل کیا ہے اور شاید یہ سہو ہو واللہ اعلم ت
یا مزدوری کر اُسکے لیے جو بے ہنر ہو یعنے کوئی کام اور پیشہ نہ جانتا ہو اور روٹی کا محتاج ہو مینے کہا یا رسول
اللہ اگر خود مین ناتوان ہون یعنے کام کر سکون یا کوئی کسب نکر سکون آپنے فرمایا تو کسی سے برائی نکر یہی
تیرا صدقہ ہے اپنی نفس پر ف جیسے صدقہ دینے سے دوسرے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اسیطرح برائی نکرنے
سے نفس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے دنیا مین آرام ملتا ہے اور آخرت مین ثواب ملے گا۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ
باب فضل النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَتُعِیْنُ الصَّانِعَ اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ ترجمہ
ابوذر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
ومن الاعمال اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ
قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمَا تَرَکْتُ اَسْتَزِیْدُہٗ اِلَّا اِرْعَاءً عَلَیْہِ ترجمہ عبداللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا کام افضل ہے یعنی سب سے
بڑھکر ہے ثواب مین آپنے فرمایا نماز پڑھنا اپنے وقت پر مینے کہا پہر کون سا آپنے فرمایا نیکی کرنا ماں باپ
سے یعنی اُنکو خوش و راضی رکھنا اور اُن کے ساتھ احسان کرنا اور اُنکے دوستون کے ساتھ بھی سلوک
کرنا مینے کہا پہر کون سا آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین پہر مینے زیادہ پوچھنا چھوڑ دیا آپ کی رعایت
کر کے (تاکہ آپ پر بار نگذرے) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ
اَقْرَبُ اِلَی الْجَنَّۃِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَوَاقِیْتِھَا قُلْتُ وَمَاذَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ
والجہاد قُلْتُ وَمَاذَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے مینے
کہا اے نبی اللہ کے کون سا کام زیادہ نزدیک کرتا ہے جنت کے آپنے فرمایا نماز پڑھنا اپنے وقت پر یعنی
اول وقت مینے کہا اور کیا اے نبی اللہ کے آپنے فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے مینے کہا اور کیا اے نبی اللہ کے آپنے
فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ ھٰذِہِ الدَّارِ
وَاَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ

اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِہَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِہِنَّ وَلَوِاسْتَزَدْتُّہٗ لَزَادَنِیْ **ترجمہ** ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس گہر والے نے اور اشارہ کیا عبداللہ بن مسعودؓ کے گہر کیطرف کہا پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام بہت پسند ہے اللہ تعالی کو آپنے فرمایا نماز پڑہنا اپنے وقت پر مینے کہا پہر کون سا آپنے فرمایا نیکی کرنا مان باپ سے مینے کہا پہر کون سا آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین بیان کین آپنے انہین کامون کو اور جو مین زیادہ پوچھتا تو آپ اور زیادہ بتلاتے **عَنْ** شُعْبَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَمِثْلَہٗ وَزَادَ وَاَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰہِ وَمَا سَمَّاہُ لَنَا **ترجمہ** دوسری روایت بہی ایسی ہے اسمین یہ ہے کہ ابوعمرو شیبانی نے اشارہ کیا عبداللہ بن مسعودؓ کے گہر کیطرف اور انکا نام نہ لیا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَوِ الْعَمَلِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِہَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب کامون مین بڑہکر یا سب سے بڑہکر کام نماز پڑہنا ہے اپنے وقت پر اور نیکی کرنا ہے مان باپ سے **ف** نووی نے کہا اسمقام پر ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ بعضی روایتون مین سب سے افضل ایمان کو قرار دیا پہر جہاد کو پہر حج کو اور بعض مین ایمان اور جہاد کو اور بعض مین نماز کو پہر مان باپ سے سلوک کرنے کو پہر جہاد کو اور بعض مین کہانا کہلانے کو اور ہر ایک کو سلام کرنے کو اور بعض مین اپنی زبان اور ہاتھ سے مسلمانون کو بچانے کو اور بعض مین قرآن سیکہنے اور سکہانے کو اور اسکی مثل بہت صحیح حدیثون مین مذکور ہے تو اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کیونکر جمع ہوگا ان اختلافون کا حلیمی نے قفال شاشی کبیر سے نقل کیا کہ دو طرح سے جمع ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ یہ اختلاف باعتبار اختلاف احوال اور اشخاص کے ہو اور کبہی کہتے ہین یہ بات سب سے بہتر ہے اور یہ مراد نہین ہوتی کہ ہر طرح یا ہر شخص کے لیے بہتر ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حج نہین کیا اُس کے لیے حج چالیس جہاد سے بہتر ہے اور جس نے جہاد نہین کیا اُس کے لیے ایک جہاد چالیس حج سے بہتر ہے دوسرے یہ کہ افضل الاعمال کے پہلے من کا لفظ محذوف ہو تو ترجمہ یہ ہوگا کہ افضل کامون مین سے ایمان ہے اور جہاد ہے اس صورت مین کوئی اشکال نہین جیسے کہتے ہین فلان شخص اُن مین کا عاقل ہے یا افضل ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ ان کے عاقلون یا افضلون مین سے ہے اور ایسے ہی قول ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہتر تم مین کا وہ ہے جو بہتر ہو اپنے گہر کے لوگون کے لیے اور معلوم ہے یہ بات کہ گہر والون کے لیے بہتر ہونے سے سب لوگون سے بہتر نہین ہو سکتا اور ایسے ہی لوگ کہتے ہین سب سے زیادہ عالم سے نفرت کرنے والے اُسکے ہمسائے ہوتے ہین حالانکہ ممکن ہے کہ اور کوئی شخص اُسکے ہمسایون سے بہی زیادہ اُس کی پرواہ نہ رکہتا ہو یہ کلام ہے قفال کا اس صورت مین

اَوْ اَفْضَلُ

ایمان سب سے افضل ہوگا اور باقی اعمال برابر ہون گو فضیلت مین پر بعضے خاص صورتون مین یا خاص شخصون مین ایک
عمل دوسرے سے زیادہ فضیلت رکہیگا اور ثم کا لفظ جو بعضی روایتون مین ہے اُس سے کسی ایک عمل کی دوسرے
فضیلت مین مقصود نہین بلکہ محض ترتیب ذکری کے لیے ہے جیسے ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور قاضی عیاض نے
جمع کے لیے دو وجہین بیان کی ہین ایک تو وہی وجہ جو پہلے مذکور ہوئی اُنہون نے کہا کہ جواب مین اختلاف
بوجہ اختلاف احوال کے ہے تو بتلایا آپنے ہر ایک قوم کو وہ کام جو بہت ضروری تھا اُن کے لیے یا جسکو اُنہون نے
حاصل نہین کیا تہا یا پہچانا نہ تھا دوسرے یہ کہ آپنے مقدم کیا جہاد کو حج پر اس لیے کہ جہاد کی بہت ضرورت
تھی اُس زمانہ مین بوجہ شروع زمانہ اسلام کے اور صاحب تحریر نے ایک وجہ بیان کی ہے اور دوسری یہ
کہ ثم کلام عرب مین ترتیب کو مقتضی نہین اور یہ قول شاذ ہے اہل عربیت اور اصول کے نزدیک پہر صاحب
تحریر نے کہا صحیح یہ ہے کہ جہاد کو آپنے مقدم کیا اسواسطے کہ مراد آپکی وہ زمانہ ہے جب جہاد کی بہت ضرورت
ہو اور کافرون کا ہجوم ہو جاوے اسوقت تو جہاد سب پر فرض ہو جاتا ہے اور جہاد دین فائدہ ہے تمام مسلمانون
کا اور حج تو دوسرے وقت مین بہی ادا ہو سکتا ہے انتہی ما قال النووی ملخصاً **باب** بَیَانِ کَوْنِ الشِّرْکِ
اَقْبَحَ الذُّنُوْبِ وَبَیَانِ اَعْظَمِہَا بَعْدَہٗ شرک سب گناہون سے بڑا گناہ ہے اور پہر اسکے بعد کون سا
گناہ ہے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ
الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اِنَّ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ ......
...... قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ
قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِکَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے مینے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون سا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک یا
برابر والا کسی اور کو بناوے حالانکہ تجہے اللہ نے پیدا کیا پہر تو اپنے صاحب پیدا کرنے والے کو چہوڑ کر
دوسرے کو مالک بنا دے یہ کتنا بڑا اندہیر ہے اور مالک اُس کام سے کیسا ناراض ہوگا مینے کہا یہ تو بڑا
گناہ ہے اب اسکے بعد کون سا گناہ ہے آپنے فرمایا تو اپنی اولاد لڑکا یا لڑکی کو مار ڈالے اس ڈر سے
کہ تیرے ساتھ روٹی کہاویگا۔ **ف** یعنی مفلس ہو اور تجہے خود اپنی اور اپنی بی بی کو کہانے کی تکلیف ہو تو
یہ خیال کرکے کہ اولاد کو کہان سے کہلاؤنگا انکو مار ڈالے تو یہ بڑا گناہ ہے جو شرک کے بعد ہے۔
پر اور سب گناہون سے بڑہکر ہے کس لیے کہ یہ گناہ کیا ہے مجموعہ ہے گناہون کا اول تو ناحق خون
کرنا دوسرے خدا کی نسبت بد اعتقاد ہو وہ جسکو پیدا کرتا ہے اسکا رزق بہی اتارتا ہے تیسری حرص کہانے
کی چوتہی بخیلی پانچوین بے رحمی چہٹی کمینہ پن اور پاجی پن اور بے ہمتی خدا بچاوے ایسے خیالون سے

ن سینے کہا پھر کون سا گناہ آپنے فرمایا تو زنا کرے اپنے ہمسایہ کی عورت سے **ف** اس کی بی بی یا لونڈی سے ہر چند زنا کرنا مطلقاً کسی عورت کے ساتھ ہو بڑا گناہ ہے پر ہمسایہ کی بی بی کے ساتھ بڑا اور بھی بڑا گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کو توقع ہوتی ہے کہ اُسکا ہمسایہ اسکی مدد کرے گا اُسکے بال بچوں کی ضرورت کے وقت حفاظت کریگا پھر ایسے موقع میں اُسی کی بی بی کے ساتھ زنا کرنا کتنی بڑی بیحیائی اور خیانت ہے خدا بچاوے **عن** عبد اللہ قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزانی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تصدیقھا والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سا گناہ بڑا ہے اللہ کے نزدیک آپنے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک کرے کسی کو حالانکہ پیدا کیا تجھے اللہ نے اُس نے کہا پھر کیا آپنے فرمایا یہ کہ تو قتل کرے اپنی اولاد کو اس ڈر سے کہ وہ کھاوے گی تیرے ساتھ اُسنے کہا پھر کیا آپنے فرمایا یہ کہ تو زنا کرے اپنے ہمسایہ کی عورت سے پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی کے موافق اُتارا والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر اخیر تک یعنی اللہ کے خاص بندے وہ ہیں جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو اور نہیں قتل کرتے اُس جان کو جسکا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا مگر کسی حق کے بدلے اور نہیں زنا کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اُسکی سزا پاویگا **باب** الکبائر واکبرھا باب بیان میں اُن گناہوں کے جو کبیرہ ہیں پھر اُن میں بڑے کون کون گناہ ہیں اُن کا بیان **عن** ابی بکرۃ انہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال الا انبئکم باکبر الکبائر ثلثا الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وشھادۃ الزور او قول الزور وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متکئا فجلس فما زال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت **ترجمہ** ابو بکرہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا نہ بتلادوں میں تمکو بڑا کبیرہ گناہ تین بار آپنے یہ فرمایا **ف** نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کبیرے گناہ کی تعریف میں ابن عباسؓ سے مروی ہے جس چیز کو اللہ نے منع کیا ہے اُسکا کرنا کبیرہ ہے اور یہی اختیار کیا ہے اوستاذ ابو اسحق نے اور قاضی عیاض نے یہ مذہب محققین کا لکھا ہے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ ہر ایک مخالفت اللہ جل جلالہ کی بنظر کرنے کو کبیرہ ہے اور جمہور سلف اور خلف اسطرف گئے ہیں کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک صغیرہ ایک کبیرہ اور یہ بھی ابن عباسؓ سے مروی ہے اور کتاب اور سنت اور سلف اور خلف کے اقوال سے اسپر بہت دلیلیں ہیں امام غزالی نے بسیط میں لکھا ہے

کہ صغیرہ اور کبیرہ مین جو فرق ہے اسکا انکار کرنا فقہ سے بعید ہے کیونکہ شرع کے مضامین سے یہ امر ثابت ہے اور اور لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور بیشک اللہ جل جلالہ کی مخالفت خواہ کیسی چھوٹی ہو نہایت بڑی ہے پر نسبت اسکی جلال اور بزرگی کے پر بعضی مخالفت بعض سے بڑھکر ہے اور یہ وجہ ہے کہ بعضے گناہ ایسے ہین جو معاف ہوجاتے ہین نماز اور روزے اور حج اور عمرے اور وضو وغیرہ عبادات سے جیسے احادیث صحیحہ مین وارد ہے اور بعض ایسے ہین جو معاف نہین ہوتے پھر اول قسم کے گناہ صغائر ہین اور دوسرے قسم کے کبائر اب جب یہ ثابت ہوا کہ گناہ دو قسم کے ہین ایک صغائر اور ایک کبائر تو اختلاف کیا علماء نے انکے ضبط مین بڑا اختلاف ابن عباس سے مروی ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جسپر اللہ نے جہنم یا غضب یا لعنت یا عذاب یا اور کوئی لفظ مانند اسکے فرمایا ہے اور حسن بصری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور بعضون نے کہا کبیرہ وہ گناہ ہے جسپر اللہ نے آخرت مین جہنم کا وعدہ کیا یا دنیا مین کسی سزا (حد) کا امام غزالی نے البسیط مین کہا کہ عمدہ تعریف یہ ہے کہ جو گناہ انسان کرتا ہے اسکو ہلکا سمجھکر اور اس سے ڈرتا نہین نہ شرمندہ ہوتا ہے وہ کبیرہ ہے اور جس سے اس کو ندامت ہوتی ہے اور اندیشہ بچنے کا خیال ہوتا ہے وہ کبیرہ نہین ابن الصلاح نے کہا کبیرہ کہتے ہین بڑے گناہ کو اور اسکی کئی نشانیان ہین ایک یہ کہ اسمین حد ہو جیسے زنا یا چوری یا شراب خواری یا تہمت زنا یا راہزنی۔ دوسری یہ کہ اسپر وعدہ ہو جہنم کے عذاب کا تیسرے یہ کہ اسکے کرنے والے کو فاسق کہا ہو چوتھی یہ کہ اسپر لعنت کی ہو جیسے لعنت کی ہے اللہ نے اسپر جو زمین کی نشانی مٹا دے۔ امام ابو محمد بن عبدالسلام نے کہا جب تو صغیرہ اور کبیرہ کو پہچاننا چاہے تو اس گناہ کی برائی مین غور کر اگر اسکی برائی ان گناہون کی برائی سے جنکو حدیث مین کبیرہ کہا ہے برابر یا زیادہ ہو تو وہ کبیرہ ہے ورنہ وہ صغیرہ ہے تو جس نے خداوند کریم کو برا کہا یا اس کے رسول کو برا کہا یا توہین کی کسی پیغمبر کی یا جھٹلایا کسی پیغمبر کو یا کعبے مین نجاست لگائی یا قرآن کو اٹھا کر نجس جگہہ مین پھینک دیا تو اسنے بڑا کبیرہ گناہ کیا حالانکہ شرع نے ان افعال کو کبیرہ نہین کہا اسیطرح اگر کسی شخص نے ایک پاکدامن عورت کو پکڑا زنا کرنے کیلیے یا کسی مسلمان کو پکڑا خون کرنے کے لیے تو کچھ شک نہین کہ اس کی برائی یتیم کا مال کہا جانے سے بڑھ گئی اور وہ کبیرہ ہے پس یہ بھی کبیرہ ہوئے اسیطرح اگر کافرون کو مسلمانون کے بال بچے عورتین بتلا دین اور وہ جانتا ہے کہ کافر انکو ستاوینگے اور عورتون کو بیعزت کرینگے تو انکی برائی میدان جنگ مین بھاگنے سے زیادہ ہے پس یہ بھی کبیرہ ہوا اسیطرح اگر کسی آدمی پر ایسا جھوٹ باندھا جس کی وجہ سے جانتا ہے کہ وہ مارا جاوے گا تو یہ ایک کبیرہ ہوا البتہ اگر اسکی وجہ سے ایک کھجور اس کی جاتی رہی گی تو وہ کبیرہ نہین ہے اور شرع نے تصریح کر دی کہ جھوٹی گواہی اور یتیم کا مال کہا جانا دونو کبیرہ گناہ ہین پھر اگر ان دونون

کامون سے بڑا نقصان ہو تو ظاہر ہے کہ وہ کبیرہ ہین اور جو نقصان بہت قلیل ہو جب بہی وہ کبیرہ ہین تاکہ ان گناہون
کی جرأت جاتی رہے اور لوگ باز آوین جیسے شراب کا ایک قطرہ پینا کبیرہ ہے اگرچہ اُس سے کوئی فساد نہین ہوتا اسی
طرح ناحق فیصلہ کرنا بھی کبیرہ ہے کیونکہ جہوٹی گواہی سبب ہے ناحق فیصلہ کی پہر جب جہوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے تو
فیصلہ اور حکم ناحق کرنا ضرور کبیرہ ہوگا اور بعضے علما نے یہ تعریف کی ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جسکے ساتھ کوئی وعید
یا حد یا لعنت مذکور ہو پہر جو گناہ برائی مین ایسے گناہ کے برابر ہو وہ بہی کبیرہ ہوگا۔ امام ابو الحسن واحدی نے
کہا صحیح یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی تعریف نہین بلکہ بعضے گناہون کو شرع نے کبیرہ کہا اور بعضون کو صغیرہ اور بعض
گناہونکا ذکر شرع نے نہین کیا اُن مین کبیرہ بہی ہین اور صغیرہ بھی اور حکمت بیان نکرنیکی یہ ہے کہ آدمی
اُن سب گناہون سے بچے اس ڈر سے کہ کہین کبیرہ نہ ہو اور یہ ایسا ہے جیسے شرع نے شب قدر کو اور ساعت
جمعہ کو چہپایا علما نے کہا ہے کہ صغیرہ گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے اور حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ سے
منقول ہے کہ توبہ اور استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہین رہتا اور اصرار یعنے بار بار کرنا کے ساتھ
کوئی گناہ صغیرہ نہین اسکا مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہو جاتا ہے اور صغیرہ اصرار
سے کبیرہ ہو جاتا ہے ابن عبد السلام نے کہا کہ اصرار کی حد یہ ہے کہ اتنی بار اُس گناہ کو کرے جس سے اسکی
بے پرواہی معلوم ہو اسیطرح جب کئی صغیرہ گناہ ہون کہ وہ سب ملا کر کبیرہ کی برائی کو پہنچ جاوین ابن الصلاح
نے کہا اصرار یہ ہے کہ گناہ کو کر کے اُس سے باز آنیکا قصد نہ کرے بلکہ پہر کرنیکا یا ہمیشہ اسکو کرتا رہے
مترجم کہتا ہے کہ اصرار کی تعریف یہی صحیح ہے ورنہ بار بار کرنا اصرار نہین اگر بار بار توبہ یا ندامت ہو
ایک حدیث مین ہے کہ جس نے استغفار کیا اُسنے اصرار نہین کیا اگرچہ دن مین ستر بار وہی گناہ
کرے **ت** شرک کرنا اللہ کے ساتھ یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے اور دوسرے نافرمانی کرنا
مان باپ کی **ف** حدیث مین عقوق کا لفظ ہے جس کے معنی کاٹنا نہ ماننا اور عاق اسکو کہتے ہین جو
اپنے باپ کی اطاعت چہوڑ دے نووی نے کہا جو عقوق شرع مین حرام ہے اُس کی تعریف کم لوگون
نے کی ہے شیخ امام ابن عبد السلام نے کہا میرے عقوق والدین اور اُن کے حقوق مین کوئی عمدہ قاعدہ
نہین پایا اس لیے کہ باتفاق علما ہر ایک امر اور نہی مین والدین کی اطاعت ضرور اور واجب نہین البتہ
جہاد بغیر اجازت ماں باپ کے درست نہین کیونکہ ماں باپ پر جہاد بہت گران گذرتا ہے وہ ڈرتے ہین لڑکے کے
زخمی ہونے یا مارے جانے سے اور اس سے اُنکو بہت رنج ہوتا ہے اسی پر ہر ایک سفر کو قیاس کر لینا
چاہیے جسمین جان جانیکا یا کسی اور صدمے کا خوف ہو ابن الصلاح نے کہا جو عقوق حرام ہے وہ یہ ہے
کہ کوئی کام ایسا کرے جس سے والدین کو رنج ہو اور رنج بہی کیسا سخت بشرطیکہ وہ کام ایسا شرع کی رو سے

واجب اور فرض ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ والدین کی اطاعت ہر ایک امر میں واجب ہے بشرطیکہ وہ امر گناہ نہ ہو
اور انکا خلاف کرنا عقوق ہے اور شبہ کے کاموں میں بھی انکی اطاعت بعض علما نے واجب کی ہے اور ہمارے
علما نے جو طلب علم یا تجارت کے لیے سفر جائز رکہا ہے بغیر ماں باپ کی اجازت کے وہ ہمارے اس کلام کے خلاف
نہیں ہے جو ہمنے بیان کیا۔ مترجم کہتا ہے کہ والدین کی اطاعت فرض ہے مثل اور فرائض کے مگر خدا کی
اطاعت انکی اطاعت پر مقدم ہے تو نہ ترک کیا جاوے فرض خدا کا ان کے کہنے سے اور ترک کیا جاوے
مباح اور مسنون اور مستحب کیونکہ فرض کا امر مقدم ہے اور جہاد کو جانا فرض عین نہیں ہے اس لیے بنے
ماں باپ کی اجازت کے جانا حرام ہے اور طلب علم فرض عین ہے اسیطرح کسب معیشت واسطے پرورش اہل
وعیال کے تو اس میں اجازت انکی ضرور نہیں پر جہاں تک ہوسکے اگر انکی خوشی کے ساتھ علم حاصل کرے اور روٹی
کماوے تو بہتر ہے **ت** تیسری جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا **ف** نووی نے کہا ہر چند والدین
کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی دونوں کبیرہ گناہ ہیں پر وہ شرک کے برابر نہیں ہوسکتی اس صورت میں تاویل
کرنا ہوگی کہ مراد وہ جھوٹا گواہ ہے جو کافر بھی ہو یا مراد وہ شخص ہے جو اس کام کو درست سمجھ کر کرے یا من کا
لفظ محذوف ہے یعنی یہ چیزیں کبیرہ گناہوں میں سے ہیں اور یہی تیسری تاویل ٹھیک ہے اس لیے کہ جھوٹی
گواہی کو بیان کرنے سے یہ مقصود ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور کفر کی برائی تو ہر ایک شخص کو معلوم تھی
پہر حدیث کے اطلاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹی گواہی ہر طرح سے کبیرہ گناہ ہے خواہ بڑے حق کے لیے ہو
یا چھوٹے حق کے لیے انتہی **ت** اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ لگائے تھے آپ بیٹھ گئے اور بار
بار یہ فرمانے لگے تا کہ لوگ خوب آگاہ ہوجاویں اور ان کاموں سے باز رہیں ہمنے اپنے دل میں کہا کاش
آپ چپ رہیں (تا کہ آپکو زیادہ رنج نہ ہو ان گناہوں کا خیال کرکے لوگ انکو کیا کرتے ہیں) **عَنْ**
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کبیرہ
گناہوں کے باب میں وہ شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی اور خون کرنا ناحق
اور جھوٹ بولنا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ
أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ
بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ
الزُّورِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا کبیرہ گناہوں
کا یا آپ سے پوچھا کسی نے کبیرہ گناہوں کو آپنے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور ناحق خون کرنا اور

اکبر

نافرمانی مان باپ کی اور آپ نے فرمایا مین تم کو بتلاؤن سب کبائر مین بڑا کبیرہ وہ جھوٹ بولنا ہے یا جھوٹی گواہی دینا شعبہ نے کہا میرا گمان غالب ہے کہ جھوٹی گواہی کو فرمایا **ف** امام نووی سے جو فائدہ اوپر نقل ہوا وہ اس مقام سے متعلق ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے جھوٹی گواہی کو شرک سے کیونکر بڑھایا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اس محل پر جھوٹی گواہی سے ڈرانا منظور تھا کیونکہ خوف ہوگا لوگون کے پڑ جانے کا اس گناہ مین اگرچہ جھوٹی گواہی یا جھوٹ بولنا شرک کے برابر نہین کیونکہ شرک سب گناہون سے بڑا گناہ ہے اور ایک بھید یہ بھی ہے کہ شرک درحقیقت ایک قسم ہے جھوٹ کی یا جھوٹی گواہی کی کیونکہ شرک جھوٹی گواہی ہے اللہ پر یا جھوٹ ہے جیسے ایک جھوٹھ ہوتا ہے بندو پر ویسیہی شرک ایک جھوٹ ہے اللہ پر پہر جس شخص نے جھوٹ بولنا روا رکھا یا جھوٹی گواہی دی وہ شرک کرنے مین بھی باک نہ کرے گا اور اکثر ایسا معلوم ہوا ہے کہ جھوٹی گواہی وہی لوگ دیتے ہین جنکے دل مین اللہ کی عظمت مطلق نہین ہوتی تب تو اسکا نام لیکر معاذ اللہ جھوٹھ بولتے ہین اور جھوٹی قسم کہاتے ہین دو پیسے کے طمع مین ایمان کہوتے ہین پس ایسے شخص شرک کرنے مین یا شرک کی بات کہنے مین کب رکین گے اگر انکو ایک ذرا سی بہی طمع دیجاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم سات گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وے کون سے گناہ ہین آپنے فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو **ف** نووی نے کہا یہ دلیل ہے اس ہمارے مذہب کی جو صحیح اور مشہور ہے کہ جادو حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے یعنی جادو کا کرنا اور چلانا اور سیکھنا اور سکھانا سب حرام ہے اور ہمارے بعض علمار نے کہا کہ جادو کا سیکھنا حرام نہین ہے بلکہ جائز ہے تاکہ جادوگر کی شناخت ہو اور جادو کو توڑنے کے لیے اور جادوگر کو اولیاء اللہ سے تمیز دینے کے لیے اور ان لوگون کے نزدیک حدیث محمول ہے جادو کے چلانے پر **ت** اُس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہو اور بیاج کہانا اور یتیم کا مال کہا جانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بہاگنا اور خاوند والی ایمان دار پاک دامن عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین عیب لگانا ❊ **ف** یعنے اونپر تہمت کرنا زنا کی نووی نے کہا اس روایت مین سات گناہ مذکور ہین اور ایک روایت مین تین اور ایک روایت مین چار اسلیے کہ یہ بڑے سخت گناہ ہین اور اکثر واقع ہوتے ہین خاصکر جاہلیت کے زمانے مین یہ گناہ بہت واقع ہوتے تھے اور اسکے بعد کی حدیث مین ایک اور گناہ مذکور ہے اپنے مان

باپ کو گالی دینا اور ایک حدیث مین جغل خوری اور پیشاب سے پاکی نکرنا مذکور ہے اور مسلم کے سوا اور کتابون مین جھوٹی قسم کہانا اور بیت اللہ کی حرمت توڑنا بھی آیا ہے اور علما نے کہا ہے کہ کبیرہ گناہ ان مین منحصر نہین ہین بلکہ اور بہت گناہ کبیرہ ہین ابن عباسؓ سے منقول ہے اُن سے کسی نے پوچھا کبیرہ گناہ سات ہین انہون نے کہا سات کے ستر تک ہین بلکہ سات سو تک اور اوپر تحقیق کبیرہ کی گذر چکی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ فَیَسُبُّ اُمَّهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہون مین سے ہے گالی دینا اپنے ماں باپ کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی گالی دیتا ہے اپنے ماں باپ کو آپنے فرمایا ہان دیتا ہے کوئی گالی دیتا ہے دوسرے کے باپ کو پھر وہ گالی دیتا ہے اُسکے باپ کو اور یہ گالی دیتا ہے اُسکی ماں کو وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔

ف توجسنے پہلے گالی دی وہی سبب ہوا اپنے ماں باپ کو گالی کہلانے کا تو گویا اُسنے خود گالی دی اپنے ماں باپ کو انسان کی حرمت اور عزت خود اُسکے ہاتھ مین ہے کسی کو گالی دینا پھر آپ گالی کہانا کتنی بڑی حماقت ہے نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سبب ہو کسی کام کا تو وہ کام اُسکی طرف منسوب ہو سکتا ہے اور بدکام کا جو ذریعہ ہو وہ بھی بد ہے تو شیرہ انگور کا بیچنا اُس شخص کے ہاتھ جو اُسکی شراب بناتا ہے یا ہتھیار بیچنا اوس شخص کے ہاتھ جو ڈاکہ مارتا ہے ناجائز ہوگا۔

باب تحریم الکبر وَمَا فِیْهِ

کبر (یعنے غرور اور خودپسندی) کی حرمت اور اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت مین نجاویگا وہ شخص جسکے دل مین رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا ایک شخص بولا ہر ایک آدمی چاہتا ہے اُسکا کپڑا اچھا ہو اور اُسکا جوتا اچھا ہو اوروں سے تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے (آپنے فرمایا اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو **ف** یعنی اللہ جل جلالہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور خوش اور خوبصورت ہے تو وہ پسند کرتا ہے خوبصورتی اور پاکیزگی اور ستہرائی کو عمدہ کپڑے عمدہ جوتی جس قدر حلال ہین وہ پہننا اور زینت کرنا اور خوشبو لگانا یہ امر شرع کے روسے حلال بلکہ بہتر ہین اور یہ چیزین کبر اور غرور مین داخل نہین اگر کسی آدمی کو شوق ہو لباس کا وہ دوسرون سے بہتر کپڑا پہننا چاہے

یا جوتا پہنتا تو یہ برا نہین بلکہ بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ صفائی اور ستہرائی اور پاکیزگی اور حسن وجمال سب صفات
ہین اللہ جل جلالہ کے اور انسان کو بالطبع یہ امر مرغوب ہین پس انکا حاصل کرنا یا انکا شوق رکھنا کسی طرح
برا نہین ہوسکتا اور انکا شوق کبر اور غرور نہین ہوسکتا بلکہ کبر کے وہ معنے ہین جو آگے بیان ہونگے نووی نے
کہا یہ جو آپنے فرمایا اللہ جمیل ہے پسند کرتا ہے جمال کو تو علما نے اسکے معنون مین اختلاف کیا ہے بعضون نے
کہا اسکا معنے یہ ہو کہ اللہ کی ہر ایک صفت جمیل ہے اور ہر ایک کام جمیل ہے یعنی عمدہ اور بہتر ہے اور اسکے تمام
نام بہتر ہین اور سب تمام صفات جمال اور کمال اسمین موجود ہین ابوالقاسم قشیری نے کہا جمیل کے معنی جلیل
یعنے بزرگ اور خطابی نے نقل کیا کہ جمیل کے معنی نورانی اور روشن یعنی وہ مالک ہے روشنی اور تازگی کا اور
بعضون نے کہا اُسکے افعال جمیل ہین کہ وہ نظر کرتا ہے اپنے بندون پر رحمت کے ساتھہ اور تکلیف دیتا ہے تہوڑے
آسان کامون کی اور ثواب دیتا ہے بہت اور جمیل ایسا اسم ہے جو صحیح حدیث مین خدا کے لیے آیا ہے پر یہ حدیث
خبر واحد ہے اور اسماء حسنی کی حدیث مین بہی یہ اسم موجود ہے لیکن اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور مختار یہ ہے
کہ اللہ کو جمیل بول سکتے اور بعضے علما نے اس سے منع کیا ہے امام الحرمین نے کہا کہ اللہ جل جلالہ کے جو اسماء
اور صفات شرع مین وارد ہوئے ہین ہم انکا اطلاق کرینگے اور جن سے شرع نے منع کیا ہے اُن کے
اطلاق سے باز رہینگے اور جو اسماء اور صفات شرع مین نہین آئے انکی جواز اور عدم جواز کسی کا ہم حکم نہ
کرینگے اس لیے کہ شرع کے احکام نص سے معلوم ہوتے ہین اور اگر ہم جواز یا عدم جواز کا حکم کردین تو ہم نے
ایک حکم کیا بغیر حکم شرع کے پہر اطلاق کے جائز ہونے کے لیے یہ ضرور نہین کہ وہ دلیل یقینی ہو یعنی آیت
یا حدیث متواتر بلکہ وہ دلیل کافی ہے جو موجب ہے عمل کو اگرچہ علم کو موجب نہو یعنی خبر واحد کافی ہے
البتہ قیاس کو اس مین دخل نہین ہوسکتا تمام ہوا کلام امام الحرمین کا اور انکا درجہ اور رتبہ ہر ایک علم مین
خصوصًا اس فن مین یعنی علم کلام مین تو انتہا درجے کا ہے اور یہ جو انہون نے کہا کہ ہم جواز اور عدم جواز
کسی کا حکم نہ کرینگے جبتک دلیل شرعی نہ ہو تو بنا اسکی اُس مذہب پر ہے جو مختار ہے اور صحیح ہے محققین کے نزدیک
کہ اصل اشیا مین یہ ہو کہ کوئی حکم نہ کیا جاوے جبتک شرع وارد نہ ہو نہ حلت نہ حرمت نہ اباحت کا کیونکہ اہل
سنت کے نزدیک حاکم شرع ہے اور ہمارے بعض علما نے کہا کہ اصل اشیا مین اباحت ہے اور بعضون نے کہا
کہ اصل حرمت ہے اور بعضون نے کہا کہ اصل توقف ہے اور مختار وہی ہو جو پہلے مذکور ہوا اور اہل سنت نے اختلاف
کیا ہے کہ اللہ تعالی پر اُن اسماء اور صفات کا جو شرع مین وارد نہین ہوئے اطلاق کیا جاوے یا نہ کیا جاوے
بشرطیکہ وہ اسماء اور صفات جمال اور جلال اور کمال اور مدح کے ہون تو بعضون نے انکا اطلاق جائز کہا ہے
اور بعضون نے منع کیا ہے جبتک کوئی دلیل قطعی جیسے آیت یا حدیث متواتر یا اجماع نہ ہو اور خبر واحد سے

ف اصل اشیا مین اباحت ہی

ف اللہ جل جلالہ کے اسماء اور صفات مین توقف ہے

جو اسم یا صفت ثابت ہو اُسکے اطلاق مین اختلاف ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ اُسکا اطلاق جائز ہے انتہی ما قال
النووی السراج الوہاج مین ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اسمار اور صفات مین وقوف صحیح ہے یعنی جو اسمار اور
صفات شرع مین وارد ہوئے ہین اُنہی کا اطلاق کرنا چاہیے اور اپنی طرف سے نئے نام اور صفات ٹہرانا بہتر
نہین گو اُنکے معنی عمدہ ہون امام بیہقی کی کتاب الاسمار والصفات اس باب مین نہایت عمدہ اور جامع کتاب
ہے **ت** غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنے اپنی بات کے پیچ سے یا نفسانیت سے
ایک بات واجبی ہو اور صحیح ہو اُسکو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگون کو حقیر سمجھے **ف** اور اپنے تئین عالی
اور بلند اور معزز خیال کرے یعنی نفس پروری کرے یہ صفت ایسی بُری ہے کہ انسان کو بہت ذلیل کرتی
ہے اور لوگ اُس سے ناراض ہو جاتے ہین اور اُس کو دشمن جانتے ہین اس کمبخت صفت کی
وجہ سے کچھ صرف یہی عذاب نہین کہ جنت سے محروم ہوگا بلکہ دنیا مین بھی بڑی تکلیف اور مصیبت ہوگی جو
شخص گھمنڈ کرتا ہے اور خود سر ہے لوگ اُسکی فکر مین رہتے ہین اور کسی موقع پر اُسکو ذلیل کرتے ہین کہ
اُسکا سارا غرور ناک کی راہ نکل جاتا ہے حدیث مین غمط الناس طار مہملہ سے مروی ہے جسکے معنے لوگون
کو حقیر جاننا اور صحیح مسلم کے سب نسخون مین یہ لفظ یون ہی ہے اور ابو داؤد نے بھی اُسکو اسیطرح نقل
کیا ہے لیکن ترمذی نے غمص صاد مہملہ سے نقل کیا ہے اور معنی اُسکا بھی یہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ من
خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَّلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہنم مین نہ جاویگا (یعنی ہمیشہ کے لیے)
وہ شخص جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اور جنت مین نہ جاویگا وہ شخص جسکے دل مین رائی
کے دانے کے برابر گھمنڈ اور غرور ہو **ف** نووی نے کہا اسکی تاویل مین علمار کا اختلاف ہے خطابی نے
دو وجہین بیان کی ہین ایک یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو ایمان لانے مین اتنا ذرا سا بھی غرور کرے اور
ایمان نہ لاوے وہ جنت مین ہرگز نہ جاوے گا جب اُسی حالت پر مرے دوسرے یہ کہ جب لوگ جنت مین
جاوینگے تو اُن کے دلون مین رائی کے دانے کی برابر بھی غرور نہ ہوگا اس لیے کہ اللہ نے فرمایا ہمنے
نکال لیا بہشتیون کے دلون مین سے جو کچھ کھٹک تھی اُن مین اور یہ دونو تاویلین بعید ہین اس لیے کہ حدیث
وارد ہوئی ہے کبر کی ممانعت مین لوگون کو اس بُری بات سے بچانے کے لیے اور ان دونون تاویلون کی
وجہ سے وہ مطلب فوت ہو جاتا ہے تو ظاہر وہ ہے جو قاضی عیاض اور اور محققین نے اختیار کیا ہے یعنی
مطلب یہ ہے کہ وہ جنت مین نہ جاویگا جبتک اُسکو اس کبر کا بدلہ نہ ملیگا اگر اُسکو بدلہ ملے تو یہی بدلہ ہے

کہ وہ جنت مین نجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ پرہیزگارون کے ساتھ پہلی بار جنت مین نہ جاویگا ❁
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کِبْرٍ بِأَخْ
مین نہ جاویگا وہ شخص جسکے دل مین رتی برابر غرور ہو **بَابُ** الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ جو شخص شرک سے پاک ہو اور مر جاوے تو وہ جنت مین جاویگا اور جو مشرک ہو کر مر جاوے
وہ جہنم مین جاویگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَكِيْعٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ
نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا
دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ایک روایت مین ہے مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مر جاوے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ
جہنم مین جاوے گا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا مین کہتا ہون جو شخص مر جاوے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کرتا ہو تو وہ جنت مین جاوے گا **ف** ایسا ہی ہے صحیح مسلم کے اکثر نسخون مین اور صحیح بخاری مین
اور قاضی عیاض نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے اور بعض نسخون مین اسکے برعکس ہے یعنے پہلے جملہ کو ابن
مسعودؓ کا کلام نقل کیا ہے اور دوسرے جملے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور حمیدی نے کتاب
الجمع بین الصحیحین مین ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابوعوانہ نے بھی اسیطرح روایت کیا ہے اور یہ دونون جملے
مرفوعاً جابرؓ سے ثابت ہین پر ابن مسعودؓ نے جو ایک جملہ حضرتؐ کی طرف نسبت کیا اور ایک اپنی طرف تو
اسکی وجہ یہ ہوگی کہ انہون نے حضرتؐ سے ایک ہی جملہ سنا ہوگا اور دوسرا جملہ قرآن و حدیث سے انہون نے خود نکالا
مگر اسمین یہ خرابی ہوتی ہے کہ ابن مسعودؓ نے خود دوسری روایت مین دونون جملون کو حضرتؐ سے نقل کیا
تو شاید ابن مسعودؓ کو اس روایت کے وقت ایک جملہ یاد رہا ہوگا اور دوسرا یاد نہ ہوگا اس لیے انہون نے اپنی
طرف نسبت دیا واللہ اعلم عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ فَقَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ قال
بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ وہ دو باتین کون سی ہین جو واجب کرتی ہین جنت کو اور جہنم کو آپ نے فرمایا جو
شخص مر جاوے اور وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت مین جاویگا اور جو شخص مر جاوے
اور وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ جہنم مین جاویگا **ف** نووی نے کہا اس پر اجماع ہے

مسلمانون کا لیکن مشرک کا جہنم مین جانا وہ عموما ہے وہ جہنم مین جاویگا اور ہمیشہ اُس مین ہی رہے گا اور یہودی اور نصرانی اور بت پرست اور سب قسم کے کافرون کا یہی حکم ہے اُن مین کوئی فرق نہین یعنے وہ سب ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی مین رہینگے اسی طرح جو کافر ہو عناد سے یا بغیر عناد کے یا جو مخالف ہو ملت اسلام کے یا جو اسلام کی طرف منسوب ہوے یعنے مسلمان کہلاوے پہر حکم کیا جاوے اُس کے کفر کا کسی امر کے انکار سے اور جو مشرک نہ ہو موحد ہو اُسکا جنت مین جانا بہی یقینی ہے پہر اگر اوس سے کبیرہ گناہ پر اصرار نہین ہوا وہ تو پہلے ہی دہلہ مین جنت مین جاویگا اور جو کبیرہ پر اصرار رہا ہے تو وہ خدا کی مشیت پر ہی چاہے اُسے معاف کرے اور سیدہا جنت مین بہیجا جاوے اور چاہے چند روز عذاب کرکے پہر جنت مین لے جاوے لیکن وہ ہمیشہ جہنم مین نہ رہے گا ٭

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص اللہ سے ملا اُس کے ساتہ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت مین جاویگا اور جو اُس سے ملا اور کسی کو اُسکے ساتہ شریک کرتا ہو وہ جہنم مین جاویگا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ **ترجمہ** ابوذر غفاری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجہکو خوشخبری دی کہ جو شخص تمہاری امت مین سے مریگا اور وہ کسی کو اللہ کے ساتہ شریک کرتا ہوگا تو جنت مین جاویگا مین نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے یا چوری کرے اُنہون نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے یا چوری کرے

ف نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اہل سنت کے مذہب کی کہ کبیرہ گناہ کرنیوالا ہمیشہ جہنم مین نہین رہیگا بلکہ جہنم مین یا تو بالکل بچا دیگا یا جاویگا تو چند روز کے بعد وہان سے نکل کر پہر جنت مین جاویگا اور اوپر اسکا بیان مفصل گذر چکا ہے۔ انتہے۔ زنا اور چوری کو اس لیے خاص کیا کہ یہ دونو بڑے کبیرے گناہ ہین اور زنا حق اللہ ہے اور چوری حق العباد تو معلوم ہوا کہ جو شخص موحد ہو اور اُن گناہون مین مبتلا ہو جو حق العباد کے ہون تب بہی وہ ہمیشہ جہنم مین نہین رہے گا بلکہ کبہی نہ کبہی وہان سے نکلکر آخر کو جنت مین ضرور جاویگا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَائِمٌ عَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَاِذَا ھُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَۃِ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ اَبُوْ ذَرٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ

وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ سوتے تہے ایک
سفید کپڑا اوڑہے ہوے پہر مین آیا تو آپ سو رہے تہے پہر مین آیا تو آپ جاگ گئے تہے مین بیٹہا آپکے پاس آپنے فرمایا جو بندہ
لا الہ الا اللہ کہے پہر مرجاوے اسی اعتقاد پر (یعنی اللہ کی توحید پر) تو وہ جنت مین جاویگا مینے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آپنے فرمایا اگرچہ زنا
اور چوری کرے مینے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آپنے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے تین بار ایسا ہی فرمایا
چوتہی بار مین آپنے فرمایا اگرچہ ابوذر کی ناک مین خاک لگے **ف** یعنی ابوذرؓ کی ذلت ہو اسلیے کہ یہ امر اون کی رائے
اور مرضی کے خلاف تہا وہ گناہون سے بڑی نفرت کرتے تہے اور گنہگارون کو اللہ کی رحمت سے دور سمجہتے تہے اور
امر اُن کو بار بار پوچہنے سے معلوم ہوا کہ زنا اور چوری کرنے پر بہی وہ جنت مین جاویگا گویا اُنکو بڑا تعجب ہوا کہ
اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے پر بہی اُسکو جنت ملیگی **ت** پہر نکلے ابوذرؓ اور وہ کہتے تہے اگرچہ ابوذر کی ناک مین
خاک لگے **ف** یعنی جو لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا اُسی کو کہتے جاتے تہے اور یہ انتہا محبت تہی ابو
ذرؓ کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ **باب** تَحْرِیْمِ قَتْلِ الْکَافِرِ بَعْدَ قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
جب کافر لا الہ الا اللہ کہے پہر قتل اسکا حرام ہے **عَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَقَاتَلَنِیْ فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَہَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ
بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ اَفَاَقْتُلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَعْدَ اَنْ قَالَہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْتُلْہُ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَدْ قَطَعَ یَدِیْ ثُمَّ قَالَ ذٰلِکَ بَعْدَ اَنْ قَطَعَہَا اَفَاَقْتُلُہٗ قَالَ قال قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ
بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ **ترجمہ** مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے انہونے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اگر مین ایک کافر سے بہڑون وہ مجہسے لڑے اور میرا ایک ہاتہہ تلوار سے کاٹ ڈالے پہر مجہسے بچکر ایک
درخت کی آڑ لیوے اور کہنے لگے مین تابع ہوگیا اللہ کا کیا مین اُسکو قتل کرون جب وہ کہہ چکا آپنے فرمایا مت قتل کر
اُسکو مین نے کہا یا رسول اللہ اُسنے میرا ہاتہہ کاٹ ڈالا پہر ایسا کہنے لگا کیا مین اُسکو قتل کرون آپنے فرمایا مت قتل
کر اُسکو (اگرچہ تجہکو اُس سے صدمہ پہونچا اور زخم لگا) اگر تو اُسکو قتل کریگا تو اُسکا حال تیرا سا ہوگا قتل سے پہلے اور تیرا حال اُسکا سا ہوگا جبتک
اُسنے کلمہ نہین کہا تہا ف ظاہر حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تو اُسکو قتل کریگا تو وہ تیری مثل ہوجاویگا یعنی وہ مسلمان ہوگا اور تو
اُسکی مثل ہوجاویگا یعنے جیسے وہ تہا اسلام لانے سے پہلے یعنی کافر ہوجاویگا اس مین یہ اشکال ہے کہ مسلمان جہاد
کرنیوالا اس گناہ سے کافر نہین ہوسکتا خصوصاً اُس صورت مین جب اُسکو احتمال ہو کہ یہ دل سے مسلمان نہین
ہوا ہی بلکہ جان بچانے کیلیے بہانہ کرتا ہے اور اُسنے مسلمان کو زخمی بہی کیا ہو نووی نے کہا اس حدیث کے مطلب
مین علماء نے اختلاف کیا ہو سب سے عمدہ معنی یہ ہے جو امام شافعیؒ اور ابن قصار سے منقول ہے کہ جب اُسنے لا الہ الا اللہ

کہا اور اسلام قبول کیا تو وہ تیری مثل ہو گیا یعنے جان کی حرمت و حفاظت مین جیسے تو تہا اُس کے قتل سے پہلے اور
تو نے جب اُسکو قتل کیا تو تو اُسکی مثل ہو گیا یعنی تیری جان کی حرمت نہی اور تیرا خون حلال ہو گیا جیسے اُسکا حال
تہا اسلام لانے سے پہلے قاضی عیاض نے کہا اسکا یہ معنے ہے کہ تو اُسکی مثل ہو گیا حق کی مخالفت مین اور گناہ کے ارتکاب
مین اگرچہ تیری مخالفت اور گناہ اور اُس کی مخالفت اور گناہ مین فرق ہے اُسکا گناہ تو کفر تک پہونچا تہا اور تیرا
گناہ فسق تک ہو چکیگا۔ پہر علما نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان جہاد مین ایسا کرے یعنی کسی کافر کو لا اله
الا الله کہنے کے بعد مار ڈالے تو اُسکا کیا حکم ہے بعضون نے کہا اُسپر کچھ نہین نہ قصاص ہے نہ دیت نہ کفارہ کیونکہ آگے
کی حدیث مین آویگا کہ اُسامہ نے یہ فعل کیا تہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ اون کو قتل کیا نہ دیت
لی اُن سے نہ کفارہ اُنپر واجب کیا اور بعضون کے نزدیک کفارہ واجب ہے لیکن قصاص ساقط ہے بوجہ شبہ کے
کیونکہ اُسکو کافر سمجھ کر مارا اور یہ خیال کیا کہ وہ کلمہ توحید پڑہنے سے مسلمان نہین ہو سکتا ایسی حالت مین اور
دیت کے واجب ہونے مین امام شافعی کے دو قول ہین پہر یہ لوگ اسامہ کی حدیث کا جواب دیتے ہین کہ کفارہ فوراً واجب
نہین اور دیت بہی اسواسطے نہ لی گئی کہ اسامہ مفلس ہونگے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ
وَابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ
لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہو اُسمین یہ ہے کہ وہ کہے اسلام لایا مین اللہ کے
لیے اور معمر کی روایت مین ہے کہ جب مین جہکون اُسکے قتل کے لیے تو وہ کہے لا اله الا الله عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ
ترجمہ مقداد بن عمرو بن اسود کندی سے روایت ہے وہ حلیف تہے بنی زہرہ کے یعنی اُنکی امان مین آئے تہے اور
اُن سے عہد کر چکے تہے اور بدر کی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ تہے اُنہون نے کہا یا رسول
اللہ آپ کیا سمجہتے ہین اگر مین بہڑون ایک کافر سے پہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ
أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا
الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ
قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ
يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

وانت واصحابك تريدون ان تقاتلوا حتى تكون فتنة ۔ ترجمہ اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں بھیجا (سریہ کہتے ہیں لشکر کے ایک ٹکڑے کو جسمیں چار سو آدمی تک ہوتے
ہیں) ہم صبح کو لڑے حرقات سے جو جہنیہ میں سے ہے (حرقات بضم حاء و فتح را ایک قبیلہ ہے) پھر میں نے ایک
شخص کو پایا اُس نے لا الہ الا اللہ کہا میں نے برچھی سے اسکو مار دیا بعد اوسکے میرے دل میں وہم ہوا (کہ لا الہ الا اللہ
کہنے پر مارنا درست نہ تھا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا اُس نے لا الہ الا اللہ
کہا تھا اور تو نے اُسے مار ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے ہتھیار سے ڈر کر کہا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے
اُسکا دل چیر کر دیکھا تھا تا تجھے معلوم ہوتا کہ اُسکے دل نے یہ کلمہ کہا تھا یا نہیں (مطلب یہ ہے کہ دل کا حال تجھے
کہاں سے معلوم ہوا) پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہانتک کہ میں نے آرزو کی کاش میں اُسی دن مسلمان ہوا ہوتا
(تو اسلام لانیکے بعد ایسے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا کیونکہ اسلام لانیسے کفر کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)
سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا قسم خدا کی میں کسی مسلمان کو نہ ماروں گا جب تک اسکو ذو البطین یعنی اسامہؓ نہ مارے
(بطین تصغیر ہے بطن کی اور بطن کہتے ہیں پیٹ کو اسامہ کو ذو البطین اس لیے کہتے ہیں کہ انکا پیٹ بڑا تھا)
ایک شخص بولا اللہ تعالی فرماتا ہے لڑو اُن سے جب تک کہ فساد نہ رہے اور دین سب اللہ کے لیے ہو جاوے سعد نے
کہا ہم تو لڑے (کافروں سے) اس لئے کہ فساد نہ ہو اور تو اور تیرے ساتھی اس لیے لڑتے ہیں کہ فساد ہو (ف
اللہ تعالی نے فرمایا سورہ انفال میں وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله لڑو کافروں
سے یہانتک کہ فساد نہ رہے یعنی اُنکا زور ٹوٹ جاوے اور وہ ایمان میں خلل نہ ڈال سکیں اور ہو جاوے سب دین
اللہ کا اس شخص کا مطلب اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھا کہ مسلمان بھی اگر فساد کریں تو اُنسے لڑنا جائز ہے سعد نے اسکو الزام
دیا کہ یہ تو اور فساد بڑھانا ہے آپس میں لڑنا اور ہماری لڑائیاں فساد مٹنے کے لیے تھیں) عن اسامة بن زيد بن
حارثة يحدث قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى الحرقة من جهينة فصبحنا القوم
فهزمناهم قال ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا الله قال
فكف عنه الانصاري وطعنته برمحي حتى قتلته قال فلما قدمنا بلغ ذلك النبي صلى الله عليه
وآله وسلم فقال لي يا اسامة اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله قال قلت يا رسول الله انما كان
متعوذا قال فقال اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله قال فما زال يكررها علي حتى تمنيت
اني لم اكن اسلمت قبل ذلك اليوم ۔ ترجمہ اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہمکو حرقہ کیطرف بھیجا جو ایک قبیلہ ہے جہینہ میں سے پھر ہم صبح کو وہاں پہونچے اور انکو شکست دی میں نے
اور ایک انصاری آدمی نے ملکر ایک شخص کو پکڑا جب اُسکو گھیر لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا انصاری تو یہ سنکر اُس سے

ہٹ گیا اور یہ سننے سے اُسے مارا یہانتک کہ وہ مر گیا جب ہم لوٹ کر آئے تو یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو پہونچی اور پہلی روایت میں ہے کہ اسامہ نے خود ذکر کیا تو شاید آپکو پہلے خبر پہونچ گئی ہوگی پھر اسامہ
نے بھی ذکر کیا ہوگا غرض تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ تو نے اُسکو مارا لا
الہ الا اللہ کہنے کے بعد میں نے کہا یا رسول اللہ اُسنے اپنے تئین بچانے کے لیے کہا آپنے فرمایا تو نے اُسکو مارا
لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہانتک کہ میں نے آرزو کی کاش میں مسلمان
نہ ہوا ہوتا اُس دن سے پہلے (تو یہ گناہ مجھپر نہ ہوتا) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ
حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوا
بِمَا كُنْتُمْ تُحَدِّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ
إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ
أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَإِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ قَالَ
وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا
وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَقَتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى
أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** صفوان بن محرز سے روایت
ہے کہ جندب بن عبد اللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کو کہلا بھیجا جب عبد اللہ بن زبیر کا فتنہ ہوا کہ تم اکٹھا کرو میرے
لیے اپنے چند بھائیوں کو تا میں اُن سے باتیں کروں عسعس نے لوگوں کو کہلا بھیجا وے اکٹھے ہوئے تو جندب
آئے ایک زرد برنس اوڑھے تھے (صراح میں ہے برنس وہ ٹوپی جسکو لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنتے تھے اور زوزنی
نے کہا اور برنس وہ کپڑا ہے جسکا سر اُسی میں لگا ہوا ہو کرتہ یا جبہ جوہری نے کہا برنس ایک لنبی ٹوپی تھی جسکو
لوگ ابتدائے اسلام میں پہنتے تھے) انہوں نے کہا تم باتیں کرو جو کرتے تھے یہانتک کہ جندب کی باری
آئی جب جندب کی باری آئی (یعنی انکو بات کرنا ضرور پڑا) تو انہوں نے برنس اپنے سر سے ہٹا دیا اور کہا کہ

ف حدیث مین یون ہے وَلَا اُرِیْدُ اَنْ اُخْبِرَکُمْ عَنْ نَبِیِّکُمْ جسکا لفظی ترجمہ یہ ہوتا ہو کہ میرا ارادہ نہ تہا تم سے حدیث بیان کرنیکا تمہارے پیغمبر کی اور یہ بنتا نہیں نووی نے کہا تمام نسخون مین یہ عبارت اسی طرح ہے اور مین نے بہی یہان تک نسخے میرے پاس موجود تہے اون مین یہی پایا نسخہ مطبوعہ مصر اور مطبوعہ دہلی در کلکتہ سب مین ایسا ہی ہے پر نسخہ مطبوعہ کلکتہ کے حاشیہ مین یہ لکہا ہے کہ بعض نسخون مین الا کا لفظ اوپر لکہا ہوا ہے یعنے یون ہے وَلَا اُرِیْدُ اِلَّا اَنْ اُخْبِرَکُمْ عَنْ نَبِیِّکُمْ اس صورت مین تو مطلب صاف ہے یعنی میرا ارادہ کچہ نہ تہا سوا اسکے کہ حدیث بیان کرون تمسے تمہارے پیغمبر کی اور نووی کی کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نسخے مین الا کا لفظ نہین ہے تو شاید مراد انکی وہ نسخے ہین جو انکو دمشق مین دستیاب ہوئے۔ نووی نے کہا یہان پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ جندب نے خود عسعس سے کہلا بہیجا کہ تم لوگون کو جمع کرو مین ان سے حدیث بیان کرونگا پہر جب آئے تو خود کیسے کہنے لگے کہ میرا ارادہ حدیث بیان کرنیکا نہ تہا اور اسکا رفع دو طرح سے ہوسکتا ہے ایک تو یہ کہ لا کا لفظ زاید ہو اس صورت مین ترجمہ وہ ہوگا جو اوپر مذکور ہوا یعنی مین تمہارے پاس آیا اس ارادے سے کہ بیان کرون تم سے حدیث تمہارے پیغمبر کی اور مطلب صاف ہوجاویگا جیسے قرآن مین لا کا لفظ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْکِتَابِ و مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ مین زائد ہے دوسرے یہ کہ لا کا لفظ زائد نہ ہو اور مطلب یہ ہو کہ مین تمہارے پاس آیا اور میرا ارادہ حدیث بیان کرنیکا نہ تہا بلکہ اپنے طرف سے باتین کرنیکا پر مین اب اپنے ارادے سے زیادہ حدیث بہی بیان کرتا ہون اور کہتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اخیر تک غیر جاری مین ہے کہ شاید لا سے پہلے ہمزہ استفہام محذوف ہو یعنی مین تمہارے پاس آیا اور یہ ہوسکتا ہے کہ میرا ارادہ حدیث بیان کرنے کا نہ ہو (یعنے میرا ارادہ ہے) واللہ اعلم

ت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانون کا ایک لشکر مشرکون کی ایک قوم پر بہیجا اور وہ دونو ملے (یعنے آمنا سامنا ہوا میدان جنگ مین) تو مشرکون مین ایک شخص تہا وہ جس مسلمان پر چاہتا اسپر حملہ کرتا اور مار لیتا آخر ایک مسلمان نے اسکی غفلت کو تاکا اور لوگون نے ہم سے کہا کہ وہ مسلمان اسامہ بن زید تہے پہر جب انہون نے تلوار اوسپر سیدہی کی تو اوس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن انہون نے مار ڈالا اسکو بعد اسکے قاصد خوشخبری لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آیا آپنے اس سے حال پوچہا اس نے سب حال بیان کیا یہان تک کہ اس شخص کا بہی حال کہا یعنی اسامہ بن زید کا آپنے انکو بلایا اور پوچہا تم نے کیون اسکو مارا اسامہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے بہت تکلیف دی مسلمانون کو تو مارا فلانے اور فلانے کو اور نام لیا کئی آدمیون کا پہر مین اسپر غالب ہوا جب اس نے تلوار کو دیکہا تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اسکو قتل کیا انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا تم کیا جواب دوگے لا الہ الا اللہ کا جب وہ
آویگا دن قیامت کے انہوں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے میرے لیے بخشش کی آپنے فرمایا تم کیا جواب دوگے
لا الہ الا اللہ کا جب وہ آویگا قیامت کے دن پھر آپنے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور یہی کہتے رہے کہ تم کیا جواب
دوگے لا الہ الا اللہ کا جب وہ آویگا قیامت کے روز **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من حمل علینا السلاح فلیس منا جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھاوے وہ مسلمان نہیں ہے **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من حمل علینا السلاح فلیس منا **ترجمہ** عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں
ہے **ف** نووی نے کہا جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھاوے ناحق بغیر کسی قسم کے تاویل کے لیکن اُس
فعل کو حلال نہ جانے وہ تو گنہگار ہے اور کافر نہ ہوگا اور جو حلال جانے وہ کافر ہے اور یہ حدیث محمول ہے
حلال جاننے والے پر یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے عمدہ طریقہ پر نہیں ہے انتہی **عن** سلمۃ عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال من سل علینا السیف فلیس منا **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر تلوار کھینچے وہ ہم میں سے نہیں ہے **عن** ابی موسیٰ
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا **ترجمہ** ابو موسیٰ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں
ہے **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من غشنا فلیس منا **ترجمہ** جو شخص مسلمانوں
کو فریب دے وہ مسلمان نہیں ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص اور جو شخص ہمکو
دھوکا دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر علی صبرۃ طعام فادخل یدہ فیہا فنالت اصابعہ بللا فقال ما ہذا
یا صاحب الطعام فقال اصابتہ السماء یا رسول اللہ قال افلا جعلتہ فوق الطعام کی یراہ حتی
الناس من غش فلیس منی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک ڈھیر اناج کا رہ میں آپنے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری لگی
آپنے پوچھا اے اناج کے مالک یہ کیا ہے وہ بولا پانی پڑگیا تھا اس پر یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر تو نے اس
بھیگی ہوئی اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے جو شخص فریب کرے دھوکا دیوے وہ مجھ سے کچھ

ق

علاقہ نہیں رکھتا باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب والدعاء بدعوی الجاھلیۃ گال
پیٹنا اور گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود او شق الجیوب او دعا بدعوی
الجاھلیۃ ھذا حدیث یحیی واما ابن نمیر وابو بکر فقالا وشق ودعا بغیر الف ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے
وہ شخص جو گالوں کو پیٹے یا گریبانوں کو پھاڑے یا جاہلیت (کفر) کے زمانے میں کی باتیں کرے اور دوسری
روایت میں او کے بدلے و ہے ف یعنی یوں ہے جو شخص گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے اور جاہلیت
کی سی باتیں کرے (یعنی مصیبت کے وقت ہماری شریعت میں یہ سب کام حرام ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا چاہیے اور صبر کرنا اگر آنسو بے اختیار نکل آویں تو مضایقہ نہیں جاہلیت کی سی باتیں یہ ہیں کہ خدا کی نا
شکری کرے پکارے چلاوے نوحہ کرے واویلا کرے زبان سے اور کوئی بے صبری یا بے ادبی کی بات نکالے
عن الاعمش بھذا الاسناد وقال وشق ودعا ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عن ابی بردۃ
ابن ابی موسی قال وجع ابو موسی وجعا فغشی علیہ وراسہ فی حجر امراۃ من اھلہ فصاحت امراۃ
من اھلہ فلم یستطع ان یرد علیھا شیئا فلما افاق قال انا بریء مما بریء منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریء من الصالقۃ والحالقۃ والشاقۃ ترجمہ ابو بردہ بن ابی موسی سے روایت ہے ابو موسی
اشعری بیمار ہوئے انکو غش آ گیا انکا سر ایک عورت کی گود میں تھا ان کے گھر والوں میں سے تو ایک عورت چلائی انکے
گھر والوں میں سے ابو موسی کو طاقت نہ ہوئی اس کو منع کرنے کی جب ہوش آیا تو کہا میں بیزار ہوں اوس سے
جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہیں آپ بیزار ہوئے ہیں چلانیوالی سے (یعنی جو عورت مصیبت
میں چلا کر روئے) اور بال منڈانے والی سے (یعنے جو عورت غمی میں بال منڈاوے) اور کپڑا پھاڑنیوالی سے ف
نووی نے کہا ظاہر اور مشہور معنے یہی ہیں اور قاضی عیاض نے ابن اعرابی سے نقل کیا کہ صالقہ منہ پیٹنے والی
کو کہتے ہیں عن عبد الرحمن بن یزید وابی بردۃ بن ابی موسی قالا اغمی علی ابی موسی واقبلت
امراتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ قالا ثم افاق فقال الم تعلمی وکان یحدثھا ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انا بریء ممن حلق وسلق وخرق ترجمہ عبد الرحمن بن یزید اور ابی بردہ سے روایت ہے
ابو موسی اشعری بیہوش ہوگئے تو انکی عورت ام عبد اللہ آئی چلا رہی تھی رو رو کر پھر انکو ہوش ہوا تو کہا کیا تو نہیں
جانتی اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بیزار ہوں اوس شخص سے جو بال منڈاوے
اور چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے (مصیبت میں کیونکہ یہ کافروں کی رسمیں ہیں) عن ابی موسی عن النبی

صلق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذا الحدیث غیر ان فی حدیث عیاض الاشعری قال لیس منا ولم یقل برئ ترجمہ ابو موسیٰ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اسمین یون ہے ہم مین سے نہین ہے وہ شخص جو یہ کام کرے

باب بیان غلظ تحریم النمیمۃ چغل خوری سخت حرام ہے

عن حذیفۃ انہ بلغہ ان رجلا ینم الحدیث فقال حذیفۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ نمام **ترجمہ** حذیفہ کو خبر پہونچی کہ فلان شخص بات لگا دیتا ہے (یعنی چغلی کہاتا ہے) انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے چغل خور جنت مین نہ جاویگا۔ **ف** نووی نے کہا چغلی کہتے ہین لوگون کی بات دوسرون کو پہونچانا لڑانے اور فساد کرانے کو لیے امام غزالی نے احیاء العلوم مین کہا اکثر چغلی اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات دوسرے سے لگا دینا یعنے اس شخص سے کہنا کہ فلانا تجہے ایسا کہتا تہا اور حالانکہ چغلی کچہ یہی امر نہین بلکہ ہر بری بات کا بیان کرنا چغلی ہے خواہ اس سے اس بات کہنے والے کو رنج ہو یا جسکے بیچ کہی جاوے اسکو رنج ہو یا اور کسی تیسرے کو رنج ہو اور یہ بیان خواہ زبان سے ہو یا اشارے اور کنائے سے سب چغلی مین داخل ہے تو حقیقت چغلی کی راز کا کہولنا ہے اور پردہ فاش کرنا جو کسی کو ناگوار ہو پہر اگر کسی شخص کو دیکہا اپنا روپیہ گاڑتے ہوئے اور ذکر کیا اسکا دوسرون سے تو چغلی کی پہر امام غزالی نے کہا اب جس شخص کے پاس کوئی چغلی کہاوے اسکو چہہ باتین ضرور ہین ایک تو یہ کہ اسکی بات سچ نہ جانے کیونکہ چغلخور فاسق ہے دوسرے یہ کہ اس کام سے اسکو منع کرے اور برا کہے اسکو تیسرے یہ کہ اس شخص کو برا جانے کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک برا ہے (یعنے چغلی کہانیوالا) چوتہی یہ کہ اپنے بہائی پر جسکی چغلی اوسنے کہائی ہے بدگمانی نہ کرے پانچوین یہ کہ اس بات کا زیادہ تجسس نہ کرے اور اسکو دریافت نہ کرے چہٹی یہ کہ خود چغلی خور نہ بنے یعنی اس بات کو کسی اور سے نقل نہ کرے ورنہ خود اسی گناہ مین پہنسے گا جس سے چغلخور کو منع کرتا تہا انتہے۔ امام نووی نے کہا یہ سب اس صورت مین ہے جب اس بات مین کوئی مصلحت شرعی نہ ہو لیکن اسکے فاش کرنے مین کوئی مصلحت ہو تو منع نہین مثلاً کوئی کسی کے قتل یا عزت ریزی کا ارادہ رکہتا ہو تو اسکو مطلع کردیوے یا امام یا حاکم سے کسی شخص کے فساد یا ظلم کو بیان کرے جسمین اور لوگون کا فائدہ ہو تو یہ حرام نہین ہے بلکہ بعضی صورت مین واجب ہے یا مستحب ہے۔ **مترجم** کہتا ہے اس بات کو دیکہنا چاہیے اگر اسکے فاش کرنے مین یا امام یا حاکم سے کہنے مین عام کی بہلائی اور منفعت ہو تو بیشک کہنا چاہیے اور جو کسی کا فائدہ نہین صرف اس شخص کا ضرر ہے تو اسکا کہنا ضرور نہین ہے پہر نووی نے کہا یہ جو فرمایا چغل خور جنت مین نہ جاویگا۔ تو اس مین وہی دو تاویلین ہین ایک کہ مراد وہ شخص ہے جو چغلی کو حرام نہ سمجہے دوسرے یہ کہ مراد یہ ہے کہ چغل خور اچہے جنتیون کے ساتہ جنت مین نہ جاویگا

عن ھمام بن الحارث قال کان رجل ینقل الحدیث الی الامیر قال وکنا

جلوسا فی المسجد فقال القوم هذا ممن ينقل الحديث الى الامير قال فجاء حتى جلس الينا
فقال حذيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا يدخل الجنة قتات ترجمہ ہمام
بن حارث سے روایت ہے ایک شخص لوگوں کی باتیں حاکم سے بیان کیا کرتا ایک بار ہم مسجد میں بیٹھے تھے لوگوں نے
کہا یہ شخص حاکم تک بات کو پہونچاتا ہے پھر وہ آیا اور بیٹھا ہمارے پاس حذیفہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت میں نجاویگا چغل خور **عن** همام بن الحارث قال كنا جلوسا
مع حذيفة فی المسجد فجاء رجل حتى جلس الينا فقيل لحذيفة ان هذا يرفع الى السلطان
اشياء فقال حذيفة ارادة ان يسمعه سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا يدخل
الجنة قتات ترجمہ ہمام بن حارث سے روایت ہے ہم مسجد میں حذیفہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص
آیا اور ہمارے پاس آبیٹھا لوگوں نے حذیفہؓ سے کہا یہ بادشاہ تک بات لگاتا ہے حذیفہؓ نے اسکو سنانیکی نیت سے کہا
میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت میں نہ جاویگا چغل خور **باب** بیان
غلظ تحريم اسبال الازار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف وبيان الثلاثة الذين لا
يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم تہ بند ٹخنوں سے زیادہ نیچے
رکھنے کی اور احسان کر کر جتانے کی اور مال کو جھوٹی قسم کھا کر بیچنے کی سخت حرمت کا بیان اور ان تین آدمیوں
کا بیان جن سے اللہ تعالی قیامت کے دن بات نہ کریگا اور نہ دیکھیگا طرف انکی نہ انکو پاک کریگا بلکہ ان کو دکھہ کا عذاب ہوگا
عن ابی ذر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر
اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلاث فقال
مرار فقال ابو ذر خابوا وخسروا من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته مرار
بالحلف الكاذب ترجمہ ابو ذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے
اللہ تعالی بات نکرے گا قیامت کے دن نہ انکی طرف دیکھیگا رحمت کی نگاہ سے نہ انکو پاک کرے گا گناہوں سے
اور انکو دکھہ کا عذاب ہوگا آپ نے تین بار یہ فرمایا تو ابو ذرؓ نے کہا برباد ہو گئے وہ لوگ اور نقصان میں پڑے وہ کون
ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک تو لٹکانیوالا **ف** یعنی تہ بند یا پاجامے کو یا کرتے کو ٹخنوں سے نیچے غرور
اور تکبر کی راہ سے جیسے دوسری حدیث میں صاف آیا کہ اللہ تعالی نہ دیکھیگا اوس شخص کی طرف جو کپڑا اپنا لٹکاوے غرور
سے اور یہ غرور کی قید خاص کرتی ہے ازار لٹکانے والے کے عموم کو اور اس سے یہ بات نکلی ہے کہ وعید اسی کے
لیے ہو جو غرور سے لٹکاوے اور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت دی ہے حضرت ابو بکرؓ کو کپڑا
لٹکانے کی کیونکہ انکا یہ فعل غرور کی راہ سے نہ تھا امام محمد بن جریر طبری نے کہا دوسری روایت میں حضرت علی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ازار لٹکانیوالے کو بیان کیا اس لیے کہ اکثر لباس اُس وقت کا ازار ہی تھا اور قمیص کا بھی یہی حکم
ہے اور یہ ایک حدیث میں صاف آگیا ہے جسکو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے بسند حسن سالم سے روایت کیا
اُنھوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لٹکانا ازار میں ہو اور قمیص میں اور عمامے میں اور
جو کوئی ان میں کسی کو لٹکاوے غرور سے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس کیطرف نہ دیکھیگا (نووی) **ف** دوسرے
احسان کرکے اسکو جتانیوالا **ف** یعنی اوچھا مثل مشہور ہے خدا اوچھے کا احسان نہ کراوے جب کسی شخص سے کسی کا سلوک
کرے یا احسان تو تہذیب یہی ہے کہ اسکا ذکر نہ کرے کسی جلسے میں اپنا احسان اور سپر نہ جتاوے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم
ہوگا **ف** تیسری جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کی نکاسی کرنیوالا **ف** جیسے بے ایمان تاجروں کی
عادت ہوتی ہے کہ اپنے مال کی خواہ مخواہ تعریف کرتے ہیں اگر خریدار کو اسکی قیمت میں یا خرید میں تردد ہو تو
قسم کھا بیٹھتے ہیں اور خریدار دھوکے میں آنکر خرید لیتا ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیمة المنان الذی لا یعطی شیئا الا منة والمنفق سلعته بالحلف
الفاجر والمسبل ازاره **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ
تعالیٰ بات نہ کرے گا قیامت کے روز ایک تو احسان جتانیوالا جو بغیر احسان جتائے دیوے دوسرے اپنا مال چلانیوالا جھوٹی
قسم کھا کر تیسرے ازار لٹکانیوالا **عن** سلیمان بهذا الاسناد قال ثلاثة لا یکلمهم الله ولا ینظر
الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم **ترجمہ** اس روایت میں ہے کہ تین آدمیوں سے اللہ بات نہ کریگا نہ انکی
طرف دیکھیگا نہ انکو پاک کریگا اور انکو دکھ کا عذاب ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم قال ابو معاویة و
لا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملك كذاب وعائل مستكبر **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے خدا بات نہ کریگا قیامت کے روز نہ انکو
پاک کریگا نہ انکی طرف دیکھیگا اور انکو دکھ کا عذاب ہے ایک تو بوڑھا زنا کرنیوالا دوسرے بادشاہ جھوٹا تیسرے
محتاج مغرور **ف** ہرچند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق میں برا ہے لیکن ان تینوں شخصوں کے
حق میں نہایت بے موقع ہے کہ باوجود بڑھاپے کے جب عقل کامل ہوتی ہے اور شہوت کم ہوجاتی ہے زنا
اور حرام کاری کرنا سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور حکومت کے جب کسی کا خوف و ڈر نہیں ہوتا جھوٹھ
بولنا بالکل بدبختی ہے اور باوجود کنگالی اور محتاجی کے گھمنڈ کرنا اور فرعون بے سامان بننا نہایت نامناسب ہے
قاضی عیاض نے کہا وجہ انکی تخصیص کی یہ ہے کہ ان لوگوں کو ان گناہوں کی کوئی ضرورت اور تہییج نہیں اگرچہ
گناہ کرنے میں کوئی معذور نہیں پر ان لوگوں کو تو بالکل کسیطرح کا عذر نہیں ہوسکتا تو اب گناہ کرنا گویا عمداً

خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور ضد اور ہٹ دھرمی ہے اور ذلیل سمجھتا ہے خدا کے احکام کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا ثلاث
یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاۃِ یَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ
رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَ
رَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰی وَاِنْ لَمْ یُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ یَفِ ترجمہ
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا نہ انکو دیکھیگا نہ انکو
گناہ سے پاک کرے گا اور انکے لیے بڑے درد کا عذاب ہے ایک تو وہ جو جنگل مین حاجت سے زیادہ پانی رکھتا ہو پر مسافر
کو اُس پانی سے روکے ف اور اور کہین پانی نہو کہ مسافر کے کام آوے نووی نے کہا اس فعل کی حرمت نہایت سخت
ہے اور بہت بُرا کام ہے اس لیے کہ جانوروں کو اُس پانی سے نہ روکنا چاہیے جو ضرورت سے زیادہ ہو پر آدمیون کو
روکنا کیونکر درست ہوگا البتہ اگر کافر مسافر حربی یا مرتد ہو تو اسکو پانی دینا واجب نہین انتہے ت
دوسرے وہ جسنے کسی کے ہاتھ کوئی مال بیچا عصر کے بعد اور خدا کی قسم کھائی کہ مین نے اتنے کو مول لیا ہے اسکو اور
خریدار نے سچ سمجھا اُس کی بات کو حالانکہ اتنے کو اُسنے نہین لیا تہا یعنی جھوٹی قسم کھائی اور عصر کے بعد
کی تخصیص اسوجہ سے ہے کہ وہ متبرک وقت ہے فرشتون کے جمع ہونیکا یا وہ اصل وقت ہے خرید اور فروخت کا تیسرے
وہ جسنے بیعت کی امام سے دنیا کی طمع سے پھر اگر امام نے اسکو کچھ دنیا کا مال تو اُسنے اپنی بیعت پوری کی اور
جو نہ دیا تو پوری نکی (تو اس شخص نے دھوکا دیا مسلمانون کو بیعت کرکے کہ وہ اُس عہد سے پھر وے رہے اور یہ دنیا
کی فکر مین تہا عہد کی پرواہ نہی) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ
وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے اُس مین یہ ہے جسنے نرخ کیا ایک
مال کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اُرَاهُ مَرْفُوْعًا قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا
یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی مَالِ مُسْلِمٍ
فَاقْتَطَعَهٗ وَبَاقِیْ حَدِیْثِهٖ نَحْوُ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ ترجمہ یہ روایت بہی ایسی ہی اس مین یہ ہے جسنے قسم کھائی عصر
کی نماز کی بعد ایک مسلمان کے مال پر پہر مار لیا اسکو یعنے جھوٹی قسم کہاکر باب بَیَانِ غِلَظِ تَحْرِیْمِ
قَتْلِ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِی النَّارِ وَاَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا نَفْسٌ
مُسْلِمَۃٌ خودکشی کی سخت حرمت اور خودکشی کرنے والے کا عذاب جہنم مین اور نہ جانا جنت مین سوا مسلمان
کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَۃٍ
فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا

فقتل نفسه فهو يتردى في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئین آپ ہی کے ہتیار سے مار لیوے تو وہ ہتیار اُسکے ہاتہ مین ہوگا بھونکتا رہے گا اُسکو اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اُس مین اور جو شخص زہر پیکر اپنی جان لیوے تو وہ چُسکا کریگا اُسی زہر کو جہنم کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ اُس مین رہیگا اور جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے تئین مار ڈالے تو وہ ہمیشہ گرا کرے گا جہنم کی آگ مین سدا اُسکا یہی حال رہیگا کہ اونچے مقام سے نیچے گریگا،

ف نووی نے کہا اس مقام پر کئی قول ہین ایک کہ مراد وہ شخص ہے جو خودکشی کو حلال جان کر ایسے کامون سے اپنی جان دیوے وہ تو کافر ہے بیشک ہمیشہ جہنم مین رہیگا دوسرے یہ کہ ہمیشہ رہنے سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے تیسرے یہ کہ اُسکے فعل کا بدلہ یہی تہا کہ ہمیشہ جہنم مین رہے پر خدا نے احسان کیا اور حکم دیا کہ جسکا خاتمہ اسلام پر ہوگا وہ ہمیشہ جہنم مین نہ رہیگا **عن** ثابت بن الضحاك انه بايع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تحت الشجرة وان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من حلف على يمين بملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال ومن قتل نفسه بشيء عذب به يوم القيمة وليس على رجل نذر في شيء لا يملكه ترجمہ ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے اُنہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شجرہ رضوان کے تلے اور آپ نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے کسی بات پر اسلام کے سوا اور دین کی یعنے یون کہے اگر مین ایسا کام کرون تو نصرانی ہون یا یہودی ہون یا ہندو ہون جہوٹی قسم تو وہ ایسا ہی ہوگیا جیسا اُسنے کہا **ف** یعنی کافر ہوگیا یہ زجر اور تغلیظ کے طور پر ہے نووی نے کہا اگر اُسکے دلمین اسلام کے سوا اور دین کی عظمت ہے وہ تو بلاشبہ کافر ہے اور جو اور دین کی عظمت نہین بلکہ اسلام اُسکے دل مین راسخ ہے تو وہ کافر نہ ہوگا اس صورت مین کفر سے مراد ناشکری ہے کیونکہ اسلام کا مقتضے یہ تہا کہ ایسی بد قسم نکہاتا تہا **ف** اور جسنے قتل کیا اپنے تئین کسی چیز سے وہ اُسی سے عذاب دیا جاویگا قیامت کے دن اور کسی آدمی پر وہ نذر پوری کرنا واجب نہین جو اُسکے اختیار مین نہین یا اُسکے ملک مین نہین جیسے نذر کرے اور کسی کا بردہ آزاد کرنے کی **عن** ثابت بن الضحاك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على رجل نذر فيما لا يملك ولعن المؤمن كقتله ومن قتل نفسه بشيء في الدنيا عذب به يوم القيامة ومن ادعى دعوى كاذبة ليتكثر بها لم يزده الله الا قلة ومن حلف على يمين صبر فاجرة ترجمہ ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی پر وہ نذر پورا کرنا واجب نہین جو اُسکے ملک مین نہین اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہی جیسے اُسکو قتل کرنا **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان پر لعنت کرنا بڑا سخت گناہ ہے امام غزالی نے کہا کسی مسلمان پر یا کسی جانور

اُس مسلمان پر جو فاسق ہو اسیطرح کسی معین کافر پر خواہ وہ زندہ ہو یا مر گیا ہو مگر اُس کافر پر جسکا کفر پر مرنا نص سے
ثابت ہو لعنت کرنا درست ہے جیسے ابو لہب اور ابو جہل وغیرہ اور لعنت کرنا کافروں کے گروہ پر درست ہو جیسے
لعنت اللہ کی کافروں پر یا یہودیوں پر یا نصاری پر اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ لعنت اور قتل دونو حرمت مین برابر
ہین اگرچہ قتل بہت سخت ہے یہی اختیار کیا ہے مازری نے **ف** اور جو شخص اپنی جان لیوے دنیا مین کسی چیز سے
وہ اُسی سے عذاب دیا جاویگا قیامت کے دن اور جو شخص جھوٹا دعوی کرے اپنا مال بڑھانے کیلیے تو خدا اُسکا
مال اور کم کر دیگا اور جو شخص قسم کھاوے حاکم کے حکم سے جھوٹی **ف** اُسکا مال بھی اللہ تعالی کم کر دیگا نووی نے
کہا یہاں یہ عبارت محذوف ہے یا وہ عطف ہے پہلے جملے کے مبتدا پر اور یہ مطلب دوسری روایت مین پورا آیا ہے
جو شخص قسم کھاوے حاکم کے حکم سے کسی مسلمان کا مال دبا لینے کو تو وہ اللہ سے ملیگا اور وہ اُسپر غصہ ہوگا **عن**
ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ
الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
وَهٰذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ
بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** ثابت
بن ضحاک انصاری سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی اور
دین کی سوای اسلام کے جھوٹھہ قصداً تو وہ ایسا ہی ہوگیا اور جو شخص قتل کرے اپنے تئین کسی چیز سے تو خدا عذاب
کریگا اُسکو اُسی چیز سے جہنم کی آگ مین یہ روایت ہے سفیان کی اور شعبہ کی روایت مین ہے جو شخص قسم کھاوے
کسی دین کی سوای اسلام کے جھوٹ تو وہ ایسا ہی ہوگیا جیسے اُسنے کہا اور جو شخص ذبح کرے اپنے تئین کسی
چیز سے تو وہ اُسی چیز سے ذبح کیا جاویگا قیامت کے دن **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا
الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ
لَهُ آنِفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ
بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى
فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جنگ حنین مین (قاضی عیاض

نے کہا صحیح خیبر ہے بجائے حنین کے آپنے فرمایا ایک شخص کو جو دعوی کرتا تہا اسلام کا یعنی اپنے تئین مسلمان کہتا
تہا یہ جہنم والون مین سے ہی جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہوا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپنے
جس شخص کو جہنمی فرمایا تہا وہ تو آج خوب لڑا اور مر گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہنم مین گیا بعض
مسلمانون کو اس مین شک ہونے کو تہے (کیونکہ ظاہر حال سے اُسکا جنتی ہونا پایا جاتا تہا) اتنے مین خبر آئی کہ وہ مرا
نہین زندہ ہے لیکن بہت سخت زخمی ہے جب رات ہوئی تو وہ زخمون کی تکلیف برداشت نکرسکا اور اُس نے
اپنے تئین آپ مار لیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ہونچی تو آپنے فرمایا اللہ بڑا ہے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ مین اللہ کا بندہ اور اُسکا بہیجا ہوا ہون (اسلیے کہ اللہ نے جو بات آپکو بتلادی تہی
وہ سچ نکلی) پہر آپنے حکم کیا بلال کو اُسنے منادی کردی لوگون مین کہ جنت مین نہ جاویگا کوئی شخص مگر وہی جو مسلمان
ہو اور اللہ مدد کریگا اس دین کی برے آدمی سے **ف** یہ شخص منافق تہا ظاہر مین مسلمان دلمین کافر اگرچہ
اُسنے اسلام کے لیے بہت کوشش کی لڑا زخمی ہوا پہر ایمان نہ ہونے سے کوئی کوشش اُسکی کام نہ آئی معلوم ہوا
کہ بغیر ایمان کے انسان کتنی ہی نیک باتین کرے مسلمانون کی مدد کرے اسلام کو فائدہ پہنچاوے پر وہ جنتی نہین
ہو سکتا **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التقی ہو و
المشرکون فاقتتلوا فلما مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی عسکرہ ومال الآخرون
الی عسکرہم وفی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجل لا یدع لہم شاذۃ ولا فاذۃ
الا اتبعہا یضربہا بسیفہ فقالوا ما اجزا منا الیوم احد کما اجزا فلان فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما انہ من اہل النار فقال رجل من القوم انا صاحبہ ابدا قال فخرج
معہ کلما وقف وقف معہ واذا اسرع اسرع معہ قال فجرح الرجل جرحا شدیدا فاستعجل
الموت فوضع نصل سیفہ بالارض وذبابہ بین ثدییہ ثم تحامل علی سیفہ فقتل نفسہ فخرج
الرجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال اشہد انک رسول اللہ قال وما ذاک
قال الرجل الذی ذکرت آنفا انہ من اہل النار فاعظم الناس ذلک فقلت انا لکم بہ فخرجت
فی طلبہ حتی جرح جرحا شدیدا فاستعجل الموت فوضع نصل سیفہ بالارض وذبابہ بین ثدییہ
ثم تحامل علیہ فقتل نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند ذلک ان الرجل
لیعمل عمل اہل الجنۃ فیما یبدو للناس وہو من اہل النار وان الرجل لیعمل عمل اہل النار فیما
یبدو للناس وہو من اہل الجنۃ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور مشرکون کا سامنا ہوا جنگ مین تو لڑے پہر جب آپ اپنے لشکر کی طرف جہکے اور وہ لوگ اپنے لشکرون

کیطرف گئے تو آپکے اصحاب مین ایک شخص تھا اوس کا نام قزمان تھا اور وہ منافقون مین سے تھا اِکّی دُکّی کو نہ چھوڑتا بلکہ اُسکا پیچھا کرکے تلوار سے مار ڈالتا یعنے جس کافر سے بھڑتا اُسکو قتل کرتا) تو صحابہ نے کہا آج ہمارے کام جیسے یہ شخص آیا ایسا کوئی نہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تو جہنمی ہے ایک شخص ہم لوگون مین سے بولا مین اُسکے ساتھ ہونگا اور اُسکی خبر رکھونگا کہ وہ کون سا کام کرتا ہے جو جہنم مین جانیکا کیونکہ ظاہر مین تو وہ بہت عمدہ کام کر رہا تھا) پھر وہ شخص اُسکے ساتھ نکلا جہان وہ ٹھیرتا یہ بھی ٹھیر جاتا اور جہان وہ دوڑ کر چلتا یہ بھی اُسکے ساتھ دوڑ جاتا آخر وہ شخص (یعنی قزمان) سخت زخمی ہوا اور زخمون کی تکلیف پر صبر نکرسکا جلد مرنا چاہا اور تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اُسکی دونون چھاتیون کے بیچ مین پھر اوسپر زور دیا اور اپنے تئین مار ڈالا تب وہ شخص (جو اوسکے ساتھ گیا تھا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ آپ اللہ کے بھیجے ہوے ہین آپنے فرمایا کیا ہوا وہ شخص بولا آپنے ابھی جس شخص کو جہنمی فرمایا تھا اور لوگون نے اُسپر تعجب کیا تھا تو مین نے کہا تھا مین تمہارے واسطے اُسکی خبر رکھونگا پھر مین اُسکے تلاش مین نکلا وہ سخت زخمی ہوا اور جلدی مرنے کے لیے اُسنے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اُسکی اپنی دونو چھاتیون کے بیچ مین پھر زور دیا اُسپر یہان تک کہ مار ڈالا اپنے تئین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ آدمی جنتیون کے سے کام کرتا ہے لوگون کے نزدیک اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور جہنمیون کے سے کام کرتا ہے لوگون کے نزدیک اور وہ جنتی ہوتا ہے **ف** تو انسان کو چاہیے کہ اپنے اعمال پر غرہ نکرے اور بھروسا نہ رکھے بلکہ خدا سے ڈرتا رہے اور حسن خاتمہ کے لیے دعا کرتا رہے اسیطرح گنہگار کو نا امید نہ ہونا چاہیے اللہ کی رحمت سے شاید اُسکا خاتمہ خدا عمدہ کردیوے

عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ فَلَمَّا اٰذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَأِ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَبُّكُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا جُنْدَبٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ

رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ حسن سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگلے لوگون مین ایک شخص کے پھوڑا نکلا اُسکو جب بہت تکلیف ہوئی تو اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا اوس سے پھر خون بند نہ ہوا یہان تک کہ وہ مر گیا تب اللہ تعالی نے فرمایا مین نے حرام کیا اُسپر جنت کو پھر اپنا ہاتھ حسن نے مسجد کی طرف بڑھایا اور کہا قسم خدا کی یہ حدیث مجھسے جندب نے بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مسجد مین **ف** قاضی عیاض نے کہا شاید یہ شخص خودکشی کو حلال جانتا ہوگا یا مراد یہ ہے کہ اُسپر جنت حرام ہے اُسوقت جب اچھے اور نیک لوگ جاوینگے یا اُسکے حساب مین طول ہوگا یا وہ رکا رہیگا اعراف مین نووی نے کہا احتمال ہے کہ اُسوقت کی شرع مین کبیرہ گناہ کرنیوالا کافر ہوجاتا ہو اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ اُسنے جلد مرنیکے لیے یا بغیر کسی مصلحت کے

ایسی حرکت کی اسلیے کہ دوا اور علاج کے لیے پھوڑا چیرنا درست ہے جب گمان غالب ہو فائدہ کا **عَنِ** الْحَسَنِ يَقُولُ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَكُونَ كَذَبَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے ہمسے جندب بن عبد اللہ بجلی نے اس مسجد مین حدیث بیان کی پھر ہم اسکو نہین بھولے اور نہ ہمکو ڈر ہے کہ جندب نے جھوٹ باندھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمسے پہلے ایک شخص کے پھوڑا نکلا پھر بیان کیا قصہ اُسیطرح جیسے اوپر گذرا

بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ

مال غنیمت مین چوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت مین نجاوینگے مگر وہی جو ایماندار ہین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ آئے اور کہنے لگے فلانا شہید ہے اور فلانا شہید ہے یہانتک کہ گذری ایک شخص پر تو کہا یہ شہید ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین مینے اسکو جہنم مین دیکھا ایک چادر یا عبا کی چوری مین (یعنے چوری کی وجہسے) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے اوٹھ اور پکار دے لوگون مین کہ جنت مین وہی جائینگے جو ایماندار ہین (اور چور نجاوینگے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نکلا اور مین نے پکار دیا لوگون مین خبردار ہو جاؤ جنت مین وہی جاوینگے جو ایماندار ہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعٰى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ **ترجمہ**

ابوہریرہؓ سے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ نے فتح دی ہمکو تو نہین لوٹا ہمنے
چاندی اور سونا (یعنی چاندی اور سونا ہاتھ نہین آیا) بلکہ لوٹا ہمنے اسباب اور اناج اور کپڑے پھر ہم چلے وادی کی طرف
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپکا ایک غلام تھا جسکا نام مدعم تھا جو بخشا تھا آپکو ایک شخص نے
جذام مین سے جسکا نام رفاعہ بن زید تھا بنی ضبیب مین سے جب ہم وادی مین اترے تو رسول اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا غلام کھڑا ہوا آپکا کجاوہ کھولتا تھا اتنے مین ایک (غیبی) تیر اسکو لگا جس مین اسکی موت تھی ہم
لوگون نے کہا مبارک ہو وہ شہید ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہرگز نہین قسم اس ذات کی جسکے ہاتھ مین محمدؐ کی
جان ہے وہ شملہ اوسپر انگار کی طرح سلگ لگا رہا ہے جو اسنے مال غنیمت مین سے خیبر کے دن
لے لیا تھا اوسوقت تک غنیمت تقسیم نہین ہوئی تھی یہ سنکر لوگ ڈر گئے اور ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے
لیکر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مینے خیبر کے دن انکو پایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تسمہ یا تسمے
انگار کے ہین (یعنے اگر تو انکو داخل نہ کرتا تو یہ تسمہ انگار ہو کر قیامت کے دن تجھپر لپٹتا یا تجھے عذاب ہوتا ان
تسمون کیوجہ سے) **ف** نووی نے کہا ان دونو حدیثون سے یہ احکام نکلتے ہین ایک تو غلول یعنے چوری کا
حرام ہونا مال غنیمت مین دوسرے کوئی فرق نہ ہونا قلیل اور کثیر مین یہانتک کہ ایک تسمہ کی چوری بھی
اتنی ہی حرام ہے تیسرے یہ کہ جسنے غلول کیا اسکو شہید نہ کہینگے چوتھی یہ کہ جو کفر پر مرے وہ جنت مین
نہ جاویگا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا پانچوین یہ کہ بغیر ضرورت کے قسم کھانا درست ہے کیونکہ حضرتؐ نے خود قسم
کھائی چھٹی یہ کہ جس نے کچھ چوری کی غنیمت کے مال مین تو اسکو وہ چیز پھیر دینا اور داخل کر دینا واجب ہے اور جب پھیر
دی تو اسکو لے لین اور اسکا مال نہ جلا دین خواہ وہ چیز پھیرے یا نہ پھیرے کیونکہ حضرتؐ نے شملے کے چور کا اور تسمے کے چور کا مال
نہ جلایا اور جو یہ واجب ہوتا تو آپ ایسا کرتے اور وہ جو حدیث منقول ہے کہ جو شخص غنیمت کے مال مین چوری کرے اس کا
اسباب جلا دو اور اسکو مارو یا اسکی گردن مارو تو ضعیف ہے اور اسکے ضعف کو ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے طحاوی نے
کہا اگر وہ حدیث صحیح بھی ہو تو منسوخ ہوگی اور یہ اوسوقت کا حکم ہے جب مالی سزا جائز تھی (یعنی ابتداء شریعت مین مال
کی سزا دینا جیسے جرمانہ ضبطی جائداد وغیرہ نہین رہی) **باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لا یکفر** جو شخص
خودکشی کرے وہ کافر نہ ہوگا **عن** جابر ان الطفیل بن عمرو الدوسی اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فقال یا رسول اللہ ہل لک فی حصن حصین ومنعۃ قال حصن کان لدوس فی الجاہلیۃ
فابی ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للذی ذخر اللہ للانصار فلما ہاجر النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الی المدینۃ ہاجر الیہ الطفیل بن عمرو وہاجر معہ رجل من قومہ فاجتووا المدینۃ
فمرض فجزع فاخذ مشاقص لہ فقطع بہا براجمہ فشخبت یداہ حتی مات فراٰہ الطفیل بن عمرو فی

منامه فرآه وهيئته حسنة ورآه مغطيا يديه فقال له ما صنع بك ربك فقال غفر لي
بهجرتي إلى نبيه صلى الله عليه وآله وسلم فقال ما لي أراك مغطيا يديك فقال قيل لي لن نصلح
منك ما أفسدت فقصها الطفيل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم اللهم وليديه فاغفر ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایک مضبوط قلعہ اور لشکر چاہتے ہیں (اس قلعے کے لیے
کہا جو دوس کا تھا جاہلیت کے زمانہ میں) آپ نے قبول نہ کیا اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے انصار کے حصے میں یہ بات لکھ
دی تھی اور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس ہیں ان کی حمایت اور حفاظت میں، تو جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو طفیل بن عمروؓ نے بھی ہجرت کی اور انکے ساتھ انکی قوم کے ایک
شخص نے بھی ہجرت کی پھر مدینہ کی ہوا انکو ناموافق ہوئی (اور انکے پیٹ میں عارضہ پیدا ہوا) وہ شخص جو طفیل کے ساتھ
آیا تھا بیمار ہوا اور تکلیف سے ہار کر چوڑی گانسیان لیکر اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے اور خون بہنا شروع ہوا
دونوں ہاتھ سے یہاں تک کہ وہ مر گیا پھر طفیل بن عمروؓ نے اسکو خواب میں دیکھا اور اسکی شکل اچھی تھی مگر اپنے
دونوں ہاتھوں کو چھپائے ہوئے تھا طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا بخشدیا
مجھکو اس لیے کہ میں نے ہجرت کی تھی اسکے پیغمبر کی طرف طفیلؓ نے کہا کیا وجہ ہے میں دیکھتا ہوں تو
دونوں ہاتھ اپنے چھپائے ہوئے ہے وہ شخص بولا کہ مجھے حکم ہوا ہم اسکو نہیں سنواریں گے جسکو تو نے خود
بگاڑا پھر یہ خواب طفیلؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یا اللہ اسکے دونوں ہاتھوں کو
بھی بخشدے یعنی جیسے تو نے اسکے سارے بدن پر کرم کیا ہے اسکے دونوں ہاتھوں کو بھی درست
کر دے **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس بڑے قاعدے کی جو اہل سنت نے قرار دیا ہے
کہ جو شخص اپنے تئیں مار ڈالے یا اور کوئی گناہ کرے پھر بغیر توبہ کے مر جاوے تو وہ کافر نہیں ہے اور نہ یہ ضرور
ہے کہ وہ جہنم میں جاوے بلکہ وہ خدا کی مشیت پر ہے اور اوپر یہ قاعدہ بیان ہو چکا ہے اور اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ گنہگاروں کو عذاب ہوگا اور گناہوں سے نقصان ہو سکتا ہے اور رد ہے مرجئہ کا جو کہتے ہیں
ایمان کے ساتھ گناہوں سے ضرر نہ ہوگا تحفۃ الاخیار میں ہے کہ اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اور اس شخص
کو اپنے مارنے کی نیت نہ ہوگی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت
ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اسکی مغفرت ہو گئی **باب** في الريح التي تكون في
قرب القيامة تقبض من في قلبه شيء من الإيمان اس ہوا کا بیان جو قیامت کے قریب چلے گی
اور لے جاوے گی ہر ایک شخص کو جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا **عن** أبي هريرة قال قال

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِّنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ قَالَ اَبُوْ عَلْقَمَۃَ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا البتہ خدا چلاویگا ایک ہوا یمن کے ملک سے جو ریشم سے بھی زیادہ ملائم ہوگی پھر یہ ہوا نہ چھوڑیگی اوس شخص کو جس کے دل مین دانے برابر یا رتی برابر بھی ایمان ہوگا یعنے مار ڈالے گی اوسکو **ف** تو کوئی ایماندار دنیا مین باقی رہیگا اسوقت قیامت ہوگی نووی نے کہا اس مضمون کی حدیثین اور بھی آئی ہین جیسے قیامت قائم نہ ہوگی مگر اسوقت جب کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ رہیگا یا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق پر اور یہ سب حدیثین اپنے ظاہر پر محمول ہین اور وہ جو دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہیگا قیامت کے دن تک اس کے مخالف نہین کیونکہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ گروہ قائم رہیگا یہان تک کہ یہ ہوا انکو تمام کردیگی پھر قیامت قائم ہوگی اور یہ جو فرمایا جسکے دل مین دانے برابر یا رتی برابر بھی ایمان ہوگا تو اس سے وہ مذہب ثابت ہوا جو صحیح ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑہتا ہے اور ریشم سے زیادہ ملائم ہونے سے یہ غرض ہے کہ وہ ہوا نرم اور لطیف ہوگی اور ایک دوسری حدیث مین یون ہے کہ وہ ہوا شام کی طرف سے چلیگی اسکا جواب یہ ہے کہ شاید اسوقت دو ہوائین چلین ایک یمن کی طرف سے اور دوسری شام کی طرف سے یا ایک ہی ہوا شروع ہو یمن سے پھر پھیل جاوے شام تک واللہ اعلم

بَابُ الْحَثِّ عَلَی الْمُبَادَرَۃِ بِالْاَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ فتنے اور فساد پھیلنے سے پہلے نیک اعمال کو جلد بجا لانے کی ترغیب **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جلدی جلدی نیک کام کرلو ان فتنون سے پہلے جو اندھیری رات کے حصون کی طرح ہونگے صبح کو آدمی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایماندار اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے **ف** یعنے دنیا کی طمع اوسوقت ایسی غالب ہوگی کہ ایمان کی محبت دل مین نہ رہے گی ذرا سے دنیاوی فائدے کیلیے انسان ایمان کو چھوڑ دیگا اور کفر اختیار کرے گا یہ بات ہمارے زمانے مین بہت پھیل گئی ہے کہ ایمان کی قدر اور منزلت بالکل نہ رہی اور جسکو دیکھو دنیا کا طلب گار ہے ہم بہت لوگون کو دیکھا جو پہلے مسلمان دیندار تہے پھر دنیا کے طمع سے بے ایمان ہوگئے اور کفر اختیار کیا کوئی نصرانی بنگیا کوئی دہری خدا محفوظ رکھے نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اوس زمانے مین ایسے پے در پے فتنے ہونگے کہ ایمان بچانا مشکل ہوگا ایک ہی دن مین ایسا انقلاب ہوگا کہ صبح کو آدمی مومن ہو تو شام کو کافر ہوگا تحفۃ الاخیار مین ہے کہ اس حدیث مین

ان فسادون کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ کے زمانے مین واقعہ ہوئی اس حدیث مین ارشاد ہوا کہ فرصت
کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین سو کر لیوے **بَابُ** مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَحْبَطَ
عَمَلُهُ مومن کو اپنے اعمال مٹ جانے سے ڈرنا چاہیئے ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ انّہ قال
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ
وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَشْتَكٰى فَقَالَ سَعْدٌ اِنَّهٗ لَجَارِيْ وَمَا عَلِمْتُ
لَهٗ بِشَكْوٰى قَالَ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنَا وانا
مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے جب آیت اتری یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اخیر تک **ف**
یعنے اے ایمان والو اونچی نہ کرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور نہ بولو اس سے زور سے جیسے بولتے
ہو ایک دوسرے سے کہین اکارت نہ ہو جاوین تمارے عمل اور تمکو خبر نہ ہو۔ تو ڈرایا مومنون کو بے ادبی سے
حضرت کی صحبت مین ایسا نہ ہو کہ بے ادبی تمام نیک عملون کو مٹا دے **ف** تو ثابت بن قیس بن شماس اپنے گھر
مین بیٹھ رہے اور کہنے لگے مین جہنمی ہون کیونکہ انکی آواز بہت بلند تھی اور وہ خطیب تھے انصار کے اس
لیے وہ ڈر گئے اور نہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آپنے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ای ابا عمرو ثابت
کا کیا حال ہے کچھ بیمار ہو گیا ہے سعد نے کہا وہ میرا ہمسایہ ہے مین نہین جانتا کہ وہ بیمار ہے پھر سعد ثابت
کے پاس آئے اور ان سے یہ بیان کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ثابت نے کہا یہ آیت اتری
اور تم جانتے ہو کہ تم سب مین میری آواز زیادہ اونچی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو مین جہنمی ہون پھر
سعد نے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا نہین وہ جنتی ہے **ف** کیونکہ آواز
بلند ہونا کچھ برا نہین بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے باتین کرنا اور چلانا منع ہے
نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت بن قیس کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کیونکہ انکا جنتی ہونا ثابت ہوا
اور اس سے یہ بات بھی نکلی کہ امام یا سردار کو اپنے لوگون کا حال پوچھنا چاہیے جو غائب ہو جاوین **عَنْ** اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ
حَمَّادٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے کہ ثابت بن قیس بن
شماس انصار کے خطیب تھے پھر جب یہ آیت اتری اخیر تک اور اسمین سعد بن معاذ کا ذکر نہین ہے

عن انس بن مالک قال لما نزلت یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی
ولم یذکر سعد بن معاذ فی الحدیث ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن انس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ
واقتص الحدیث ولم یذکر سعد بن معاذ وزاد قال فکنا نراہ یمشی بین اظہرنا رجل من اہل
الجنۃ ترجمہ اس روایت میں بھی سعد بن معاذ کا ذکر نہیں اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا ثابت ہم لوگوں کے بیچ
میں چلتے تھے ہم انکو دیکھتے تھے ایک شخص جنتی ہم میں جا رہا ہے **باب** ہل یؤاخذ باعمال الجاہلیۃ
جب کوئی مسلمان ہوجاوے تو کفر کے وقت کے اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا عن عبد اللہ قال قال اناس لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انؤاخذ بما عملنا فی الجاہلیۃ قال اما من احسن منکم فی
الاسلام فلا یؤاخذ بہا ومن اساء اخذ بعملہ فی الجاہلیۃ والاسلام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کچھ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہم سے پوچھ ہوگی ان کاموں
کی جو ہمنے جاہلیت کے زمانے میں کیے ہیں آپنے فرمایا تم میں سے جو اچھی طرح اسلام لایا (یعنے سچا مسلمان
ہوا دل سے) اوس سے پوچھ نہوگی جاہلیت کے کاموں کی اور جو برا ہے (یعنی صرف ظاہر میں مسلمان ہوا اور
دل میں اسکے کفر رہا) اس سے پوچھ ہوگی جاہلیت اور اسلام دونو وقت کے کاموں کی **ف** کیوں کہ
وہ کفر پر قائم رہا اور درحقیقت مسلمان ہی نہیں ہوا بلکہ منافق رہا نووی نے کہا دوسری حدیث صحیح میں ہے
کہ اسلام گرا دیتا ہے پیشتر کے گناہوں کو یعنے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اسلام لانے
سے اور اسپر اجماع ہے مسلمانوں کا عن عبد اللہ قال قلنا یا رسول اللہ انؤاخذ بما عملنا فی الجاہلیۃ
قال من احسن فی الاسلام لم یؤاخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول
والآخر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمسے مواخذہ ہوگا ان کاموں کا جو
جاہلیت کے وقت میں کیے ہیں آپنے فرمایا جس نے نیکی کی اسلام میں اس سے جاہلیت کے کاموں کا مواخذہ نہ ہوگا
اور جسنے برائی کی اسلام میں اس سے مواخذہ ہوگا اگلے (یعنے کفر) اور پچھلے (یعنی اسلام) دونو وقت کے کاموں
کا عن الاعمش بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔ **باب** کون
الاسلام یہدم ما قبلہ وکذا الحج والہجرۃ اسلام اور حج سے اور ہجرت سے اگلے گناہوں کا معاف
ہوجانا عن شماسۃ المہری قال حضرنا عمرو بن العاص وہو فی سیاقۃ الموت یبکی طویلا

وحوّل وجهه الی الجدار فجعل ابنه يقول له ما يبكيك يا ابتاه اما بشرك رسول الله صلی الله
عليه وآله وسلم بكذا اما بشرك رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم بكذا قال فاقبل بوجهه فقال
ان افضل ما نعد شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله انی قد كنت علی اطباق
ثلاث لقد رأيتنی وما احد اشد بغضا لرسول الله صلی الله عليه وآله وسلم منی ولا احب الی
ان اكون قد استمكنت منه فقتلته فلو مت علی تلك الحال لكنت من اهل النار فلما من ان
جعل الله عز وجل الاسلام فی قلبی اتيت النبی صلی الله عليه وآله وسلم فقلت ابسط
يمينك فلأبايعك فبسط يمينه قال فقبضت يدی قال ما لك يا عمرو قال قلت اردت ان
اشترط قال تشترط ماذا قلت ان يغفر لی قال اما علمت ان الاسلام يهدم ما كان قبله بماذا
وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان الحج يهدم ما كان قبله وما كان احد احب الی علمت يا عمرو
من رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم ولا اجل فی عينی منه وما كنت اطيق ان املأ عينی
منه اجلالا له ولو سئلت ان اصفه ما اطقت لانی لم اكن املأ عينی منه ولو مت علی تلك
الحال لرجوت ان اكون من اهل الجنة ثم ولينا اشياء ما ادری ما حالی فيها فاذا انا
مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقيموا حول قبری سنا
قدر ما تنحر جزور ويقسم لحمها حتی استأنس بكم وانظر ماذا اراجع به رسل ربی ترجمہ
ابن شماسہ (عبد الرحمن بن شماسہ بن ذئب) مہری سے روایت ہے ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے اور وہ مرنے
کے قریب تھے تو روئے بہت دیر تک اور منہ پھیر لیا اپنا دیوار کی طرف انکے بیٹے کہنے لگے باوا تمکو کیا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ خوشخبری نہیں دی یہ خوشخبری نہیں دی تب انہوں نے اپنا منہ سامنے کیا اور کہا کہ سب باتوں میں افضل ہم سمجھتے
ہیں اس بات کی گواہی دینے کو کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور محمد اسکے بھیجے ہوئے ہیں اور میرے اوپر
تین حال گذرے ہیں ایک حال یہ تھا جو تو نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ میں
کسی کو برا نہیں جانتا تھا اور مجھے آرزو تھی کہ کسی طرح میں قابو پاؤں اور آپکو قتل کروں (معاذ اللہ) پھر اگر میں
مرجاتا اس حال میں تو جہنمی ہوتا دوسرا حال تھا کہ اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈالی اور میں رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا میں نے کہا اپنا داہنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں بیعت کروں آپ نے
ہاتھ بڑھایا میں نے اسوقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے عمرو میں
نے کہا میں شرط کرنا چاہتا ہوں آپنے فرمایا کیا شرط میں نے کہا یہ شرط کہ میرے گناہ معاف ہوں
جاتے رہیں آپنے فرمایا اے عمرو تو نہیں جانتا کہ اسلام گرا دیتا ہے پہلے کے گناہوں کو [illegible]

گرا دیتی ہے پیشتر کے گناہون کو اسیطرح حج گرا دیتا ہے پیشتر کے گناہون کو پہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
زیادہ مجھکو کسی کی محبت نہ تہی اور نہ میری نگاہ مین آپ سے زیادہ کسی کی شان تہی اور مین آنکھ بہر کر آپ کو نہ دیکھ
سکتا تہا آپ کے جلال کی وجہ سے اور اگر کوئی مجھسے آپ کی صورت کو پوچھے تو مین بیان نہین کر سکتا کیونکہ مین
آنکھ بہر کر آپکو دیکھہ نہین سکتا تہا اور اگر مین مرجاتا اُس حال مین تو امید تہی کہ جنتی ہوتا بعد اوس کے چند اور
چیزون مین ہم کو پہنسنا پڑا مین نہین جانتا میرا حال کیا ہوگا اُنکی وجہ سے تو جب مین مرجاؤن میرے جنازے (یہ تیسرا حال ہے ۱۲)
کے ساتھہ کوئی رونے چلانے والی نہ ہو اور نہ انگار رہو اور جب مجھے دفن کرنا تو مٹی ڈالدینا مجھپر اچھی طرح اور
میری قبر کے گرد کہڑے رہنا اتنی دیر تک جتنی دیر مین اونٹ کاٹا جاتا ہے اور اسکا گوشت بانٹا جاتا ہے
تاکہ میرا دل بہلے تم سے (اور مین تنہائی مین گھبرا نہ جاؤن) اور دیکھ لون پروردگار کے وکیلون کو کیا
کیا جواب دیتا ہون **ف** یعنی منکر نکیر کو۔ نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ
جو مرنے کے قریب ہو اُسکو تسلی اور تشفی دینا چاہیے اور امید اور عفو اور خوشی کی آیتین اور حدیثین سنانا چاہیے
جیسے عمرو (بن عاص) کے بیٹے نے کیا اور یہ مستحب ہے بالاتفاق دوسرے یہ کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس
قدر عزت اور حرمت کرتے تہے تیسرے یہ کہ جنازے کے ساتھ رونے والی اور انگار لیجانا منع ہے اور علمار نے اسکو
مکروہ رکہا ہے لیکن نوحہ کرنا وہ تو حرام ہے اور انگار لیجانا مکروہ ہے بوجہ دوسری حدیثون کے اور سبب کراہت کا
یہ ہے کہ وہ عادت ہے جاہلیت کے زمانے کی اور ابن حبیب مالکی نے کہا کہ انگار رکھنے مین شگون بد ہے مردے کے
لیے چوتہی یہ کہ مٹی ڈالنا قبر پر مستحب ہے پانچوین یہ کہ قبر پر بیٹہنا نہین چاہیے جیسے بعضے ملکون مین دستور
ہے چھٹی یہ کہ قبر مین مردے کا امتحان ہوتا ہے اور فرشتے اُس سے سوال کرتے ہین اور یہی مذہب ہے اہل حق
کا ساتوین یہ کہ دفن کے بعد تہوڑی دیر تک قبر پر ٹہیرنا چاہیے اور یہ مستحب ہے آٹہوین یہ کہ مردہ اپنی قبر پر حاضر
ہونیوالون کی آواز سنتا ہے نوین یہ کہ مشترک گوشت کا بانٹ لینا درست ہے اسیطرح ترمیوون کا جیسے
انگور وغیرہ اور اسمین ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے ختم ہوا انتہی مختصراً **عن** ابن عباس ان ناسا (ناساً)
من اهل الشرك قتلوا فاكثروا و زنوا فاكثروا ثم اتوا محمدا صلى الله عليه وآله وسلم فقالوا (تاتوا)
ان الذی تقول وتدعوا اليه لحسن ولو تخبرنا ان لما عملنا كفارة فنزل والذين لا يدعون
مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك
يلق اثاما ونزل يا عبادی الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله الاية
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مشرکون مین چند لوگون نے (شرک کی حالت مین) بہت خون کیے
تہے اور بہت زنا کی تہی تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا آپ جو فرماتے ہین

اور جس راہ کی طرف بلاتے ہیں وہ خوب ہے اور جو آپ ہمکو بتلاویں ہمارے گناہوں کا کفارہ تو ہم اسلام لاویں تب
یہ آیت اتری وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ اخیر تک یعنی جو لوگ خدا کے ساتھ اور دوسرے معبود کو نہیں پکارتے
اور جس جان کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے اسکو نہیں مارتے مگر کسی حق کے بدلے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ان
کاموں کو (یعنے خون اور زنا اور شرک) کریگا تو وہ بدلہ پاویگا اور اسکو دونا عذاب ہوگا قیامت کے دن اور ہمیشہ رہیگا
عذاب میں ذلت سے پر جو کوئی ایمان لایا اور اسنے توبہ کی اور نیک کام کیے تو انکی برائیاں مٹ کر نیکیاں ہو جاوینگی
اور اللہ تعالی مہربان ہے بخشنے والا (اور خدا نے ان لوگوں کو بتلا دیا کہ تم اسلام لاؤ تمہارے اگلے سب گناہ
شرک کے زمانے کے معاف ہو جاوینگے) اور یہ آیت اتری یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اخیر تک یعنے
اے بندو میرے جنہوں نے گناہ کیے ہیں مت ناامید ہو اللہ کی رحمت سے

باب بیانِ حکمِ عَمَلِ الْکَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدَہٗ

کافر اگر کفر کی حالت میں نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جاوے

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا کُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ
ھَلْ لِیْ فِیْھَا مِنْ شَیْءٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَیْرٍ
وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ ترجمہ حکیم بن حزام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ سمجھتے ہیں
جاہلیت کے زمانے میں جو میں نے عبادت کے کام کیے (یعنی نیک سمجھ کر گناہ سے نکلنے کے لیے) انکا کچھ ثواب مجھکو
ملیگا (یعنی کفر کے زمانے کے نیک کام بیکار نہ جاوینگے) آپنے فرمایا تو اسلام لایا اگلی ان سب نیکیوں
پر جو کر چکا ہے **ف** یعنی جب تو مسلمان ہو گیا تو تیرے کفر کے زمانے کی نیکیاں بھی بیکار نہ جاوینگی بلکہ
ان سب کا ثواب ملیگا البتہ اگر تو مسلمان نہ ہوتا اور کفر ہی پر مر جاتا تو تیری سب نیکیاں مٹ جاتیں یہی مطلب
ظاہر حدیث سے نکلتا ہے اور یہی قول ہے ابن بطال اور محققین کا کہ کافر اگر مسلمان ہو جاوے تو اسکو وہ نیک
کام جو کفر کے زمانے میں کیے ہیں لغو نہ ہونگے اور خدا اسپر ثواب دیگا بدلیل اس حدیث کے جسکو دارقطنی نے
ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کافر مسلمان ہو جاوے
پھر اسکا اسلام اچھا ہو اللہ تعالی اسکی ہر ایک نیکی کو لکھے گا جو کر چکا ہے اور ہر برائی کو مٹا دیگا جو کر چکا
ہے اور اسلام کے بعد جو نیکی کرے گا تو ایک کے بدلے دس کا سات سو تک ثواب ملیگا اور برائی کے بدلے
ایک ہی برائی لکھی جاویگی جب خدا اسکو بھی معاف کر دے تو ایک بھی نہ لکھی جاویگی۔ امام ابو عبداللہ مازری نے کہا ظاہر
حدیث خلاف ہے اس قاعدے کے جو مقرر ہو چکا ہے کہ کافر کا تقرب صحیح نہیں پھر اسکو نیکی پر ثواب بھی نہ ہوگا
اور ایمان لانا اسکا اطاعت ہے نہ تقرب اسلیے کہ تقرب کی شرط ہے کہ جس سے تقرب کرتا ہے اسکو پہچانے
اور وہ کفر کی حالت میں خدا کو برابر پہچانتا نہ تھا اس صورت میں حدیث کی تاویل کرنا ضرور ہے یعنی مطلب

جسکے کفر کے زمانے مین جو تو نے نیکیان کی تہین انکی وجہ سے تیری طبیعت نیک ہو گئی اور تجہے نیک کام کرنے
کی عادت پیدا ہوئی پہر تو اس عادت اور طبیعت سے اسلام مین بہی فائدہ اوٹہاویگا کیونکہ وہ لے جاویگی تجہکو نیک
کامون کی طرف یا یہ مطلب ہے کہ اُن نیکیون کی وجہ سے تو مستحق ہوا تعریف کا جو اسلام کی حالت مین بہی باقی ہے
یا یہ مطلب ہے کہ اسلام کی حالت مین تجہکو نیکیون کا ثواب اورون سے زیادہ ملیگا کیونکہ تو پہلے بہی نیک کام کر چکا ہے
اور جب کافر کو نیک اعمال کی وجہ سے عذاب مین تخفیف ہوگی تو ثواب کا زیادہ ہونا بعید نہین تمام ہوا کلام مازری
کا قاضی عیاض نے کہا بعضون نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگلی نیکیون ہی کی برکت سے خدا نے تجہے اسلام
کی ہدایت کی اور نیکیان اوائل مین دلیل ہین حسن خاتمہ اور سعادت کی انجام مین انتہے لیکن صحیح وہی ہے جو
ابن بطال وغیرہ نے کہا کہ حدیث محمول ہے ظاہر پر ابن بطال نے کہا اللہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندون پر جتنی
چاہے اور جسطرح چاہے عنایت کرے اور کسیکو اسمین اعتراض کی مجال نہین اور فقہا نے جو کہا ہے کہ کافر کی
عبادت صحیح نہین اور اگر وہ اسلام لاوے تو اس عبادت کا اعتبار نہ ہوگا اُسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے احکام
کے رو سے اُسکی عبادت صحیح نہین اور آخرت کا ثواب اللہ کے اختیار مین ہے اب اگر کوئی یون کہنے لگے کہ آخرت مین
بہی اُسپر ثواب نہ ہوگا تو اُسکا قول رد کیا جاویگا اس صحیح حدیث سے اور کفار کے بعض افعال کا تو دنیا مین
بہی اعتبار ہوتا ہے خود فقہا نے کہا ہے کہ اگر کافر پر حالت کفر مین کوئی کفارہ جیسے ظہار وغیرہ کا کفارہ واجب
ہو پہر وہ اُسکو ادا کردے کفر کی حالت مین تو کافی ہو جاویگا اور اسلام لانیکے بعد دوبارہ کفارہ دینا لازم نہوگا
اور اختلاف کیا ہے شافعیہ نے کہ اگر حالت کفر مین جنب ہوا پہر غسل کر لیا کفر ہی کی حالت مین بعد اسکے
مسلمان ہوا تو دوبارہ غسل کرنا ضرور ہے یا نہین اور ہمارے بعض اصحاب نے اسمین مبالغہ کیا ہے اور کہا ہے
کہ کافر کی ہر ایک طہارت صحیح ہے غسل ہو یا وضو ہو یا تیمم ہو اور اسلام لانے کے بعد اُسی طہارت سے نماز
پڑہنا درست ہے انتہی ما قال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ اسلام لانا ایک ایسی بڑی نعمت ہے خدا کی جسکے مقابلہ
مین اور کوئی نعمت نہین تو جہان تک اس نعمت کی وجہ سے فوائد حاصل ہون بعید نہین اور کافر کے نیک
اعمال جو مٹ جاتے ہین تو وہ اسی وجہ سے کہ اُسکی موت کفر پر ہوتی ہے اور اعتبار خاتمہ کا ہے پہر جب خاتمہ
نیک ہوا اور انسان کفر کو چہوڑ کر مسلمان ہو گیا تو اللہ تعالی اُس کی محنت کو ضائع نہ کریگا اور اُسکے نیک کامون
پر ضرور ہی ثواب دیگا دوسرے یہ کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر کی نیکیون کو اسلام لانے کے بعد لغو
کر دیتے تو لوگون کو رنج ہوتا اور اسلام کیطرف رغبت گہٹ جاتی حالانکہ اصلی مقصود آپکا یہ تہا کہ لوگون کو
اسلام کا شوق پیدا ہو اسیوجہ سے آپ نے فرمایا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ تو سب مٹ گئے اور نیکیان باقی
ہین وہ ہرگز تلف ہو نگی سبحان اللہ خداوند کریم کی عنایت اور محبت اپنے بندون کے ساتہ کیسی ہی اللہ تع

ہر ایک بندے کو ایمان کی ہدایت دیوے اور ہمارا اور سب مسلمانوں کا خاتمہ بخیر کرے **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ
اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ
مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ اَوْ صِلَةِ رَحِمٍ اَفِيْهَا اَجْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ
عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ **ترجمہ** حکیم بن حزام رضی سے روایت ہو انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
یارسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہین جو نیک کام میں نے جاہلیت کے زمانے مین کیے ہین جیسے صدقہ یا بردے کا آزاد کرنا یا
ناتا ملانا انکا ثواب مجھکو ہوگا آپنے فرمایا تو اسلام لایا اسی نیکی پر جو پہلے کرچکا ہے (یعنی وہ نیکی قائم ہے اب
اُسپر اسلام زیادہ ہوا) **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَفْعَلُهَا فِی
الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِیْ كُنْتُ اَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ
عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ قُلْتُ فَوَاللّٰهِ لَا اَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا فَعَلْتُ فِی الْاِسْلَامِ   یا رسول اللہ
مِثْلَهُ **ترجمہ** حکیم بن حزام رضی نے کہا یارسول اللہ کئی کام ہین جنکو مین جاہلیت کے زمانے مین کیا کرتا تہا ہشام
نے کہا (یعنی نیک کام) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسلام لایا تو اُن نیکیوں پر جو تونے کین
مینے کہا یارسول اللہ تو قسم خدا کی پہر جتنے نیک کام مین نے جاہلیت کے زمانے مین کیے ہین اُن مین سے کوئی
نہ چہوڑونگا اُن سب کو اتنا ہی اسلام کی حالت مین بجالاؤنگا (تاکہ جاہلیت کا زمانہ اسلام سے بڑہ کر نہ
رہے نیکیوں کی کثرت مین) **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَعْتَقَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ
رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ ثُمَّ اَعْتَقَ فِی الْاِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ
ثُمَّ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** عروہ بن زبیر رضی سے روایت   حدیثہما
ہے حکیم بن حزام رضی نے جاہلیت کے زمانے مین سو بردے آزاد کیے تہے اور سو اونٹ سواری کے لیے خدا کی
راہ مین دیے تہے پہر اُنہوں نے اسلام کی حالت مین بہی سو بردے آزاد کیے اور سو اونٹ خدا کی راہ مین
سواری کے لیے دیے بعد اُسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آئے پہر بیان کیا حدیث کو
اُسیطرح جیسے اوپر گزری **ف** نووی نے کہا حکیم بن حزام رضی ہو صحابی ہین وہ کعبے کے
اندر پیدا ہوئے یہ فضیلت اور کسی کو نہین ملی اور ایک عجیب بات یہ ہو کہ وہ ساٹہہ برس تک جاہلیت کی حالت مین
جیے پہر ساٹہہ برس تک اسلام کی حالت مین زندہ رہے اور وہ مسلمان ہوے جس سال مکہ فتح ہوا اور مرے مدینہ منورہ
میں سنہ ۵۴ھ مین تو اسلام کی حالت مین ساٹہہ برس جیے یہ غرض ہے کہ اسلام کے زمانہ مین ساٹہہ برس جیے ✤

بَابُ صِدْقِ الْاِيْمَانِ وَاِخْلَاصِهٖ ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ   اِخلاصہ
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وقالوا أيّنا لا يظلم نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم ليس هو كما تظنون إنما هو فقالوا
كما قال لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب آیت اتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اخیر تک یعنی جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے اپنے ایمان
کے ساتھ ظلم نہیں کیا (یعنی گناہ میں نہ پھنسے) انکو امن ہو اور وہی ہیں راہ پانیوالے تو بہت گران گذری رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو ظلم نہیں کرتا
اپنے نفس پر (یعنی گناہ نہیں کرتا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا یہ مطلب نہیں جیسا
تم خیال کرتے ہو بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے
مت شرک کر اللہ کے ساتھ بیشک شرک بڑا ظلم ہے **ف** تو ظلم سے مراد شرک ہے اس صورت میں آیت
کا یہ مطلب ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے شرک نہیں کیے تو انکو امن ہے اگرچہ وہ اور گناہوں میں جو شرک
سے کم ہیں پھنس گئے ...... ہوں صحیح بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ جب آیت اوتری تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہ کیا ہو تب اللہ تعالی
نے یہ آیت اوتاری کہ شرک بڑا ظلم ہے تو اصحاب نے ظلم سے مراد ہر ایک گناہ کو سمجھا تھا اسوجہ سے وہ آیت انپر
بھاری ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ مراد ظلم سے مطلق نہیں ہے بلکہ خاص ایک
ظلم جو سب سے بڑا ہے یعنی شرک جیسے لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا کہ شرک بڑا ظلم ہے خطابی نے کہا صحابہ پر یہ
آیت اس وجہ سے گران گزری کہ ظلم کے ظاہری معنے یہی ہیں کہ لوگوں کے حق دبا لینا اور گناہوں میں
مبتلا ہونا انہوں نے خیال کیا کہ یہی ظاہری معنے مراد ہیں اور اصلی معنے ظلم کا یہ ہے کہ ایک چیز کو اسکی
جگہ سے چھوڑ کر دوسری جگہ میں رکھنا پھر جس شخص نے اللہ کے سوا دوسرے کسی کی پرستش کی تو وہ بڑھ
گیا ظلم میں سب ظالموں سے۔ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سوا شرک کے اور گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں
ہوتا اور لقمان ایک بہت بڑے حکیم گزرے ہیں اور اختلاف کیا علما نے کہ وہ نبی تھے یا نہیں امام ابو اسحاق
ثعلبی نے کہا وہ بالاتفاق حکیم تھے مگر عکرمہ نے کہا کہ وہ نبی بھی تھے اور کسی نے انکو نبی نہیں کہا اور لقمان
کے بیٹے کا نام جنکو انہوں نے نصیحت کی تھی انعم تھا اور بعضوں نے کہا مشکم واللہ اعلم (نووی) عن
الاعمش بهذا الاسناد وقال ابو كريب قال ابن ادريس حدثنيه اولا ابي عن ابان بن تغلب قال
عن الاعمش ثم سمعته منه ترجمہ اعمش سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **باب** بیان
تجاوز الله تعالى عن حديث النفس والخواطر بالقلب اذا لم تستقر وبيانه انه تعالى لم يكلف
الا ما يطاق وبيان حكم الهم بالحسنة وبالسيئة دل میں جو وسوسے آتے ہیں جب تک وہ جم

نہ جاوین اُنپر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی تکلیف دی ہے جتنی طاقت ہو اور نیکی اور گناہ کا قصد کرنا کچھ حکم رکھتا ہے

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَی الرُّكَبِ فَقَالُوْا اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِیْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْكَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَلَا نُطِیْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتٰبَیْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اِثْرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اوتری لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اخیر تک یعنی اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانون اور زمین مین اور اگر تم کھول دو اپنے دل کی بات کو یا چھپاؤ اسکو اللہ تعالیٰ حساب کریگا اُسکا تم سے پھر بخش دیگا جسکو چاہے گا اور عذاب کریگا جسکو چاہیگا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تو گران گذری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر **ف** امام ابوعبداللہ مازری نے کہا یہ آیت اُن پر گران گذری کیونکہ وہ سمجھے ہمسے مواخذہ ہوگا...... اُن وسوسون پر جو خود بخود دلمین گذرتے ہین اور ہمکو اُنکو دور کرنیکی طاقت نہین پہر یہ تکلیف بالایطاق ٹھیری اور وہ جائز ہے عقلاً لیکن اختلاف ہے کہ آیا شریعت مین اسکا حکم ہوا یا نہین **ت** اور وہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پہر بیٹھ گئے گھٹنون پر اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمکو حکم ہوا اُن کامون کے کرنیکا جنکی طاقت ہے جیسے نماز روزہ جہاد صدقہ اب آپ پر یہ آیت اُتری اور اسپر عمل کرنے کی ہم مین طاقت نہین (یعنی اپنے دل پر ہمارا زور نہین چلتا کہ بُرے شیطانی وسوسے بالکل آنے نہ دین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو

ایسا کہو جیسے ہلے دونون کتاب والون (یہود اور نصاری) نے کہا جب اللہ کا حکم سنا سنا ہمنے اور نافرمانی کی یعنے
ہمنے تیرا حکم سنا پر ہم اوسپر عمل نہین کرینگے) بلکہ یون کہو سُنا ہمنے اور مان لیا بخشدے ہمکو ای ہمارے مالک تیری ہی
طرف ہمکو جانا ہے جب لوگون نے یہ کہا اور اپنی زبانون سے نکالا اُسکے بعد ہی یہ آیت اوتری آمَنَ الرَّسُولُ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ اخیر تک یعنی ایمان لایا رسول اُسپر جو اترا اُسکی طرف اُسکی مالک کے پاس سے اور
ایمان لائی مومن بہی سب ایمان لائے اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور اُسکی کتابون پر اور اُس کے رسولون
پر ہم ایسا نہین کرتے کہ ایک رسول کو مانین اور ایک کو نہ مانین (جیسے یہود اور نصاری نے کیا) اور کہا انہون
نے ہمنے سُنا اور مان لیا بخشدے ہمکو اے ہمارے مالک تیرے ہی پاس ہمکو جانا ہے جب اُنہون نے ایسا کیا تو
اللہ تعالی نے (اپنے فضل اور کرم سے) اس آیت کو یعنی وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کو منسوخ کر دیا اور یہ آیت اُتاری
اللہ کسی کو تکلیف نہین دیتا مگر اُس کی طاقت کے موافق ہر کسی کو اُسی کی نیکیان کام آوین گی اور اُسی پر اُس کی برائیون
کا بوجہ ہوگا اے مالک ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بہول یا چوک جاوین مالک نے فرمایا اچہا اے مالک ہمارے
مت لاد ہمپر ایسا بوجہ جیسے لادا تہا تو نے اگلون پر (یہود پر پہر اُن سے نہو سکا اُنہون نے نافرمانی کی)
مالک نے فرمایا اچہا اے مالک ہمارے مت لاد ہمپر وہ بوجہ جسکے اُٹہانیکی ہمکو طاقت نہین مالک نے فرمایا اچہا اور معاف
کر دے ہماری خطائین۔ اور بخشدے ہمکو اور رحم کر ہمپر تو ہمارا مالک ہے مدد کر ہماری اُن لوگون پر جو کافر ہین ۔
پروردگار نے فرمایا اچہا **ف** یعنی خداوند کریم نے اپنے فضل سے اپنے عاجز بندون کی سب دعائین قبول
کین اور سخت سخت احکام جو اُن سے نہ ہو سکتے اسلام مین اُٹہا دیے اور دین کو آسان کر دیا اور وہ حکم بہی
اُٹہا دیا جو پہلے دیا تہا کہ دل کے خیال پر مواخذہ ہوگا اب اگر کسی کے دل مین گناہ کا خیال آوے تو جب تک
اُس گناہ کو کرے نہین وہ لکہا نہ جاویگا۔ امام مازری نے کہا وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ الآیۃ کے منسوخ ہونے
مین یہ اعتراض ہے کہ نسخ وہان ہوتا ہے جب دوسرے حکم اور پہلے حکم مین جمع نہ ہو سکے اور یہان جمع ممکن ہے
اس طرح سے کہ پہلی آیت عام ہو ہر ایک قسم کے وسوسون اور خیالون کو جو اختیار مین ہون یا نہ ہون اور
دوسری آیت سے وہ آیت خاص ہو گئی اُن خیالون سے جو اختیار مین ہین مگر جس صورت مین صحابہ نے پہلی آیت
سے وہی خیال سمجہے ہین جو اختیار مین نہین اس صورت مین البتہ دوسری آیت اُسکی ناسخ ہوئی قاضی عیاض
نے کہا نسخ سے کوئی امر مانع نہین جب راوی نے خود نسخ کو نقل کیا ہے بعضون نے کہا نسخ سے یہان مراد اُس
شبہ کا دور کرنا ہے جو اُنکو ہوا تہا پہلی آیت سے اور گران گذری تہی وہ اُنپر اب دوسری آیت سے اُنکو اطمینان ہو گیا
کہ مواخذہ طاقت سے زیادہ نہ ہوگا امام واحدی نے کہا آیت کے منسوخ ہونے مین اختلاف ہے اور محققین کا قول
یہ ہے کہ وہ محکم ہے منسوخ نہین ہے نووی مختصرا **ع ن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِنْ

بیان نسخ

فِي قُلُوبِهِم

اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ
قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا قَالَ فَاَلْقَى
اللّٰهُ تَعَالٰى الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ
تو لوگون کے دلون مین وہ بات سما گئی جو کسی چیز سے نہ سمائی تھی (یعنی بہت ڈر پیدا ہوا) تب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو ہمنے سنا اور مان لیا اور اطاعت کی پھر اللہ نے ایمان اُنکے دلون مین ڈالدیا اور
اُتارا اس آیت کو لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اخیر تک یعنے اللہ تکلیف نہین دیتا کسی کو مگر اُس کی طاقت کے موافق
جو وہ کریگا اپنے لیے نیک کام اُس کا ثواب وسی کو ہے اور جو گناہ کریگا اُسکا پاپ اُسی پر ہوگا اے مالک ہمارے مت پکڑ
ہم کو بھول چوک مین (مالک نے فرمایا مین ایسا ہی کرون گا) اسے مالک ہمارے مت لاد ہم پر بوجھ جیسے تو نے لادا
تہا اگلون پر (مالک نے فرمایا ایسا ہی مین کرون گا) اور بخشدے ہمکو اور رحم کر ہمپر تو ہمارا مالک ہے (مالک نے فرمایا مینے
ایسا ہی کیا) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ
مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا اَوْ يَعْمَلُوْا بِهٖ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اللہ نے درگذر کی میری امت کے اُن خیالون پر (گناہ کے) جو دل مین آوین جب تک اُنکو زبان سے
نہ نکالین یا اُنپر عمل نکرین ف السراج الوہاج مین ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کا برا خیال
اور ارادہ جو دل مین پیدا ہو وہ معاف ہے کیونکہ ما کا حرف حدیث مین عام ہے ہر ایک خیال اور ارادے کو برابر ہے
کہ وہ خیال و ارادہ دل مین جمگیا ہو یا نہ جما ہو اور تھوڑی دیر تک رہا ہو یا بہت مدت تک ہر طرح سے وہ معاف
کیا گیا ہے اس امت کے لیے اور یہ شرف خاص کیا اللہ نے اس امت سے برخلاف اگلی امتون کے کہ اُن سے
دل کے خیال پر بھی مواخذہ ہوتا تو جس قسم کا خیال ہو اور وہ دل ہی مین رہے وہ معاف ہے اُوس خیال کی
وجہ سے نہ انسان مرتد ہوگا نہ گنہگار ہوگا نہ کوئی عبادت اُسکی وجہ سے باطل ہوگی نہ کوئی طلاق یا عتاق اُس
سے پڑے گا نہ اور کسی قسم کا کوئی معاملہ نافذ ہوگا اور دلالت کرتی ہین اسپر وہ حدیثین جو اس باب مین آئین
اور اُنکے الفاظ بہت ہین اب جو بعضے علماء سے منقول ہے کہ خیال دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو دل مین
آیا اور چلا گیا اوسپر مواخذہ نہین اور یہی خیال اس حدیث سے مقصود ہے اور ایک وہ خیال جو دل مین جمگیا اور منضبط
ہوگیا اور عقیدے کے طور پر ہوگیا اُسپر مواخذہ ہوگا اور وہ مقصود نہین اس حدیث سے تو اس فرق کی کوئی دلیل

نہین نہ ایسی تاویل کی ضرورت ہی کیونکہ حدیث عام ہے شامل ہے دونون قسم کے خیالون کو اور اگرچہ خیال دل مین
جم جاوے پر آخر وہ خیال ہی رہیگا خارج مین اُس کا وجود اعمال کی طرح نہ ہوگا پہر اُسکا مواخذہ کس وجہ سے
ہوگا تو اس تاویل اور تکلف کی کوئی وجہ نہین اور کلام نبوی کے خاص کرنے کی کوئی علت نہین اور کوئی ضرورت
نہین کہ اللہ پر وہ بات جوڑین جو اُس نے نہین فرمائی اور بندون پر گناہ لازم کرین اور اُنپر مواخذہ رکہین
اُس امر سے جو شریعت کے روسے معاف ہے اور بعضے فرق کرنے والون نے یہ کہا کہ جو خیال دل مین جم جاوے
اسپر تو عمل کیا گیا اب وہ عمل کیے گئے مین کیونکر داخل ہوگا جو مقصود ہے اس حدیث سے اور یہ قول عقل سے بہت
بعید ہے کیونکہ عمل اور تکلم تو خیال نفسی کے مقابل ہین اور یہ دونو حد ہین عفو کی اور کوئی عرب کا رہنے والا یہ
مطلب اس حدیث سے نہ سمجھے گا جو ان لوگون نے سمجھا اور اس سے معلوم ہو گیا کہ جن لوگون نے یہ فرق کیا ہے
اُنکا قول باطل ہے اور اُنکے پاس کوئی دلیل نہین بلکہ صرف رائے ہے جس کی کوئی ضرورت نہین اور جب رسول نے ہم
سے بیان کر دیا کہ اللہ جل جلالہ کسی خیال پر مواخذہ نہ کرے گا جب تک اسپر عمل نہ کرے تو قصد اور عزم اور اعتقاد
اور نیت اگر فرض کیا جاوے کہ خیال سے زیادہ ہین جب بہی اُنپر مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ یہ چیزین عمل نہین اور مواخذہ
عمل ہی سے ہوتا ہے اسمین کوئی اہل لسان یا اہل شرع مین سے خلاف نکریگا اور ان حدیثون سے یہ
بات ثابت ہے کہ مواخذہ نہین ہوتا مگر عمل سے اور بڑی دلیل وہ ہے جو ابن عباسؓ کی حدیث مین ہے کہ اگر قصد
کرے ایک بُرائی کا پہر اُسکو نہ کرے تو اللہ اُس کے لیے ایک نیکی لکھیگا اور ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ اگر بُرائی کو نکرے
تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھو کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر بُرائی کا قصد کرے اور اُسپر عمل کرے تو ایک
نیکی کا ثواب ملیگا اور یہ امر معلوم ہے کہ جس نے قصد کیا بُرائی کا یا عزم کیا یا نیت کی یا ارادہ کیا تو اُسنے اُس
بُرائی پر عمل نہین کیا پہر اُسکو ایک نیکی کا ثواب ملیگا چہ جائیکہ بُرائی کا مواخذہ ہو اس صورت مین جن لوگون نے
ارادہ اور عزم اور نیت وغیرہ مین فرق کیا ہے اُس سے کوئی فائدہ نہین اور بعضے اہل کلام نے یہ کہا ہے کہ عزم
پر مواخذہ اور عتاب ہوگا مثلاً کوئی عزم کرے کسی پیغمبر کی توہین کا یا کسی کتاب آسمانی کی تحقیر کا تو وہ عزم کرتے
ہی کافر ہو جاوے گا اگرچہ کوئی فعل نہ کرے اور کوئی بات زبان سے نہ نکالے اور یہ گمان اُنکا غلط ہے اسپر کوئی
دلیل عقلی یا نقلی نہین کیونکہ وہ غایت جو مواخذہ کے لیے قرار دی گئی ہے عمل یا تکلم ہے اور ایسا عزم کرنے
والے نے نہ عمل کیا نہ تکلم تو یہ کہنا کہ اُس سے مواخذہ ہوگا بلا دلیل ہے بلکہ مخالف ہے دلیل صریح اور واضح کے اور
اُن لوگون نے جو ایسا کہا تو اُنکو ایک شبہ ہوا وہ یہ کہ اس شخص نے عزم کیا اُس امر کا جو جائز نہین اور یہ سبب ہے
مواخذہ کا حالانکہ یہی اُنکی غلطی ہے اس لیے کہ اُس نے بیشک عزم کیا اوسکا جو جائز نہین لیکن جو جائز نہین وہ
وہ کام ہے جسکا اُس نے عزم کیا تہا نہ خود یہ عزم جو ایک شیطانی وسوسہ ہے اس لیے کہ وہ شریعت کے روسے معاف ہے

جب تک اوسپر عمل یا تکلم نہو اور صرف عزم نہ عمل ہے نہ تکلم باتفاق اہل لغت اور اہل شرع اور یہی معنے سمجھے ہین سلف صالحین اس حدیث کے اور رحم کرے اللہ امام شافعی پر کیونکہ اُنہون نے اپنی کتاب مین جسکا نام اُم ہے لکھا ہے کہ جس خیال کو زبان بیان نکرے وہ دل کا وسوسہ ہے جو معاف کیا گیا ہے آدمیون سے اور جس نے تاویل کی ہے اس ہین وہ صواب پر نہین جیسے احادیث مین تاویل کرنیوال صواب پر نہین تھا اس سب تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی۔ اس امت کو وہ حرج معاف ہو جو اگلی امتون پر تھا یعنے دل کے عزم پر انکو مواخذہ ہوتا تھا اور دل کے خیالون پر خواہ وہ جم گئی ہون یا نہ جمی ہون اور مدت تک رہین یا تھوڑی دیر رہین یہ سب قسم کے خیالات ہم کو معاف کیے گئے اور اگلون پر انکی وجہ سے عذاب ہوگا اس مسئلہ مین ہماری تقریر طویل ہوگئی اور پوری بحث اُس کی کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب مین ہے اور ویسی کسی دوسرے کی کتابون مین تجھکو نہ ملے گی انتہے نووی نے کہا امام مازری نے کہا قاضی ابو بکر بن الطیب کا مذہب ہے کہ جو شخص گناہ کا ارادہ دل سے کرے اور اپنے نفس کو اوسپر مضبوط اور مستعد کردے تو گنہگار ہوگا اور یہ حدیث اور اس قسم کی دوسری حدیثین محمول ہین اُن ہی خیالون پر جو دل مین گذرین اور چلے جاوین اور جمین نہین اسیکو ہم کہتے ہین اور ہم اور عزم مین فرق ہے اور حدیث مین ہم کا لفظ وارد ہے یہ مذہب ہے قاضی ابو بکر کا اور مخالف ہین اس کے اکثر فقہا اور محدثین اور انکی دلیل ظاہر حدیث ہے قاضی عیاض نے کہا اکثر سلف اور اہل علم فقہا اور محدثین قاضی ابو بکر کے مذہب کی طرف گئے ہین کیونکہ دوسری حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال قلب پر مواخذہ ہوگا لیکن انہون نے کہا ہے کہ یہ مواخذہ اس برائی پر نہوگا جسکا قصد کیا تھا کیونکہ وہ برائی تو اُس نے کی ہی نہین بلکہ خود اس عزم پر ہوگا اس لیے کہ یہ عزم خود ایک برائی ہے پھر اگر وہ اس برائی کو کرتا تو دوسرا گناہ اور لکھا جاتا اب اگر برائی کو چھوڑ دیا تو ایک نیکی لکھی جاویگی جیسے حدیث مین وارد ہے کیونکہ اُس نے چھوڑ دیا اللہ کے ڈر سے اور مجاہدہ کیا نفس امارہ سے اور یہ نیکی ہے لیکن وہ ہم جو معاف ہے اور جسمین برائی نہین لکھی جاتی ہے وہ وہ وسوسہ ہے جو بے اختیار دل مین گذرتا ہے نہ اسکا عزم ہوتا ہے نہ نفس مین جمتا ہے اور بعض متکلمین نے اسمین اختلاف لکھا ہے کہ اگر اسنے برائی کو چھوڑ دیا لوگون سے شرم کرکے نہ خدا کے خوف سے تو اسکو نیکی کا ثواب نہین ملیگا کیونکہ اُسنے برائی کو چھوڑا حیا سے نہ خوف خدا سے اور یہ ضعیف ہے اسکی کوئی دلیل نہین تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا امام نووی نے کہا کہ قاضی عیاض کا کلام بہت اچھا ہے کیونکہ شرع کے اور نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ جو عزم دل مین جم جاوے اُسپر مواخذہ ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے جو لوگ چاہتے ہین برائی پھیلانا مسلمانون مین انکو دکھ کی مار ہے اور فرماتا ہے بچو تم گمان سے کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتا ہے اور اس باب مین بہت سی آیات ہین اور نصوص شرعیہ اور اجماع علما سے یہ امر مسلم ہے

کہ حسد کرنا اور مسلمانون کو حقیر جاننا اور انکی برائی کا خواہان ہونا حرام ہے حالانکہ یہ سب قلب کے اعمال ہین مترجم کہتا ہے مولانا ابو الطیب کی تحقیق بہت عمدہ ہے اور موافق ہے ظاہر حدیث کے اور ایک جماعت سلف کی اوسی طرف گئی ہے اور امام نووی اور اکثر متاخرین نے اُسکا خلاف کیا ہے بدلیل دوسری آیات اور احادیث کے اور مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی غلط اور باطل خیال سے اور دعا کرتا ہون کہ اللہ عز وجل توفیق دیوے اس مسئلہ مین صواب بیان کرنے کی میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ خیال دو قسم کے ہین ایک تو خیال اُس برائی کا جسکا کہنا زبان سے یا کرنا ہاتھ پاؤن سے شرع مین منع ہوا ہے جیسے غیبت - چوری - یا زنا - یا شراب خوری ان گناہون کا اگر کوئی قصد کرے پہر خواہ وہ قصد دل مین جم جاوے یا نہ جمے ہر طرح اُس سے مواخذہ نہ ہوگا جب تک وہ گناہ نہ کرے اور جو نہ کریگا اللہ کے ڈر سے اُس سے باز رہیگا تو اُسکے لیے ایک نیکی لکھی جاویگی اور یہی منطوق ہے ابوہریرہ کی حدیث کا جو آگے آئی ہے اور ایک وہ خیال جو خود شرع مین ایک گناہ قائم کیا گیا ہے جیسے شرک کا اعتقاد - حسد - بغض - مسلمانون کی بدخواہی - کبر - نخوت - حرص - طمع - اس قسم کے خیال جب دل مین جم جاوین اور عقیدے کی طرح ہو جاوین تو گناہ ہین اُنپر مواخذہ ہوگا البتہ اگر دل مین گذرین اور گذر کر چلے جاوین تو خداوند کریم سے امید ہے کہ وہ مواخذہ نکریگا اور اگر یہ خیال گناہ نہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے پناہ نہ مانگتے اور نفس کے پاک کرنے کی دعا نہ فرماتے اور ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر اس قسم کے خیال گناہ نہون اور اُنپر مواخذہ نہ ہو تو شرک کا اعتقاد رکھنے والا یا صفات اللہ کا انکار کرنیوالا یا منافق جس نے زبان سے کوئی بات نہین نکالی مواخذہ وار نہوگا اگرچہ اُسکا خاتمہ بھی شرک اور کفر اور نفاق پر ہو حالانکہ اسکا کوئی مسلمان قائل نہین ہوا اور سر اسمین یہ ہے کہ ایک تو وسوسہ ہے جو دل مین گذرے اور چلا جاوے یہ ایسا ہے جیسے بہتے پانی پر نجاست پڑی اور بہ گئی اُس سے پانی کی صفت نہین بدلی اور وہ پاک کا پاک اور صاف کا صاف ہے اور ایک اعتقاد ہے کہ ایک خیال دل مین آوے اور مضبوط ہو جاوے اور جم جاوے خواہ انسان اُسکو منہ سے نکالے یا نہ نکالے پہر یہ خیال نفس کی صفت ہو جاتا ہے اور اعمال قلبیہ مین گنا جاتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے تہمے پانی مین نجاست گرے اور اُسکو ناپاک بدبودار کر دے اور یہ خیال درحقیقت جوارح کے اور اعمال کی طرح خارج مین موجود ہے کیونکہ وہ صفت ہے نفس کی اور نفس خارج مین موجود ہے اور آخر قلب بھی زبان کی طرح ایک عضو ہے پہر زبان سے نکلی ہوئی بات تو خارج مین موجود ہو اور قلب کی صفت موجود نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے پس حدیث مین جو وَلَمْ یَعْمَلْ کا لفظ وارد ہے اُس سے یہ خیال نکل گیا کیونکہ یہ عمل قلب ہے اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس صورت مین چوری یا زنا کا بھی خیال اگر جم جاوے تو وہ بھی نفس کی صفت ہو جاویگا پہر چاہیے کہ اُسپر بھی مواخذہ ہو حالانکہ اوپر تم کہہ چکے کہ ان گناہون کے خیال پر مواخذہ نہین تو ہم یہ جواب دینگے کہ بیشک اگر

یہ خیال نفس مین جم جاوی تو نفس کی ایک صفت ہوگا پر شرع نے اور چوری کہا برخلاف بداعتقادی اور بیدینی اور غرور اور نفاق اور حسد اور بخل کے کہ انکا مفہوم نفس کی صفات کو قائم کیا اور جب زنا اور چوری کا مفہوم عمل جارح ہوا اس صورت مین اس عمل کا انتساب نفس کیطرف نہ ہوگا کیونکہ ایک عمل دو عاملون کے ساتھ قائم نہین ہو سکتا نہ ایک عرض دو موضوع و محل مین پائی جاسکتی ہے پس ان گناہون مین ما لم یعمل سے انکا عمل مراد ہوگا یعنے عمل جارح اور جبتک وہ گناہ جارح سے نہ کرے گا اُن کے خیال پر خواہ وہ کسی طرح کا ہو مواخذہ نہ ہوگا اب اگر فرض کیا جاوی کہ ایک شخص اسلام لانے کی بعد گونگا ہو گیا اور اُس نے اپنا دل اسلام کے عقیدون سے پہیر کر کفر کے عقیدون پر جما دیا لیکن کوئی عمل کفر کا نہ کیا اور زبان تو کام ہی کی نرہی کہ اُس سے کفر کا کلمہ نکالتا تو کیا اُس سے مواخذہ نہ ہوگا اور اُسکو کفر کے اعتقاد پر عذاب ہوگا حالانکہ ظاہر حدیث سے جو معنی نکلتے ہین اُسکے بموجب چاہیے مواخذہ نہ ہو مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حدیث ہی اسبات پر ناطق ہے کہ اُس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ اُسکا کلام نکرنا خوف کی وجہ سے نہین بلکہ اسوجہ سے کہ زبان اُسکی گونگی ہوگئی اور جو وہ بولتا ہوتا تو کفر کی بات زبان سے نکالتا اللہ تعالی بچاوی ہمکو ہر قسم کے باطل وسوسون اور خیالون سے اور پاک کر دی ہمارے نفس کو بُرے اعتقاد اور بُری صفات سے آمین یارب العالمین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ ❀

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بخشدیا میری امت کو دل کی باتون کو جبتک اُنپر عمل کرے یا زبان سے نہ نکالے عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ قتادہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَیْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَیِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب میرا بندہ بُرائی کا قصد کرے دل مین تو مت لکھو اُسکو پہر اگر وہ بُرائی کرے تو ایک بُرائی لکھ لو اور جو نیکی کا قصد کرے لیکن کرے نہین تو ایک نیکی اُسکے لیے لکھ لو اور اگر کرے تو دس نیکیان لکھو۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ وَلَمْ یَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَاِذَا هَمَّ بِسَیِّئَةٍ وَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَیْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَیِّئَةً وَاحِدَةً ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب میرا بندہ قصد کرتا ہے نیکی کرنے کا پہر کرتا نہین اُسکو تو مین اُسکے لیے ایک نیکی

لکھتا ہون اور جو کرتا ہے اوس نیکی کو تو ایک کے بدلے دس نیکیون سے سات سو نیکیون تک لکھتا ہون اور جب
قصد کرتا ہے برائی کا لیکن کرتا نہین اُسکو تو وہ برائی مین نہین لکھتا اگر کرتا ہے تو ایک برائی لکھتا ہون
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِیْ بِاَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَّا لَمْ یَعْمَلْ فَاِذَا عَمِلَهَا تعالیٰ
فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ یَّعْمَلَ سَیِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَهٗ مَا لَمْ یَعْمَلْهَا فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا
لَهٗ بِمِثْلِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ یُرِیْدُ اَنْ یَّعْمَلَ
سَیِّئَةً وَّهُوَ اَبْصَرُ بِهٖ فَقَالَ ارْقُبُوْهُ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً اِنَّمَا
تَرَكَهَا مِنْ جَرَّایَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ جزائی
یَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَیِّئَةٍ یَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بمثلها تعالیٰ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی حدیثین بیان کین اون مین سے ایک یہ بھی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب میرا بندہ دل مین نیت کرتا ہے نیک کام
کرنے کی تو مین اُسکے لیے ایک نیکی لکھہ لیتا ہون جبتک اُس نے وہ نیکی کی نہین پہر اگر کیا اُسکو تو مین اُسکے لیے دس ١٠
نیکیان (ایک کے بدلے) لکھتا ہون اور جب دل مین نیت کرتا ہے برائی کرنے کی تو مین اُسکو بخشدیتا ہون
جب تک وہ برائی نہ کرے جب کرے تو ایک ہی برائی لکھتا ہون اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرشتے
کہتے ہین اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے برائی کرنا چاہتا ہے (حالانکہ پروردگار اون سے زیادہ دیکھہ رہا ہے
اپنے بندے کو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھتے رہو اُسکو اگر وہ برائی کرے تو ایک برائی ویسی ہی لکھہ لو اور
اگر نہ کرے (اور باز آوے اُس ارادے سے) تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھو کیونکہ اوس نے چھوڑ دیا برائی
کو میرے ڈر سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین کسی کا اسلام بہتر ہوتا ہے (یعنے
خالص اور سچا نفاق سے خالی) پہر وہ جو نیکی کرتا ہے اُسکے لیے ایک کے بدلے دس نیکیان سات سو تک لکھی
جاتی ہین اور جو برائی کرتا ہے تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یہان تک کہ ملجاتا ہے اللہ جل جلالہ سے عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً وَّمَنْ
هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصد کرے نیکی کا اور نہ کرے اُسکو
تو اُسکو لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو شخص قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو تو اُس کے لیے دس سے سات
سو نیکیون تک لکھی جاتی ہین اور جو شخص قصد کرے برائی کا پہر نہ کرے اُسکو تو وہ نہین لکھی جاتی اور جو کرے تو لکھی جاتی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
کَتَبَ الْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً
فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَاِنْ
هَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا
اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فان
روایت کی ہے اپنے پروردگار سے فرمایا تحقیق اللہ نے لکھہ لیا نیکیون اور برائیون کو پہر بیان کیا اسکو جو کوئی
قصد کرے نیکی کا پہر کرے نہین اسکو تو اللہ اسکے لیے پوری ایک نیکی لکھیگا اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے
اسکو تو اسکے لیے دس نیکیون سے سات سو تک اور زیادہ لکھی جاوینگی اور اگر قصد کرے برائی کا پہر اسکو
نہ کرے تو اللہ اسکے لیے ایک پوری نیکی لکھے گا اور جو کرلے تو اللہ اسکے لیے ایک ہی برائی لکھے گا **ف**
اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نیکی کے دوچند ہونیکی کوئی انتہا نہین سات سو تک اور اس سے زیادہ
بہی دوچند ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے اور ماوردی نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ یہ
دوچند ہونا سات سو سے زیادہ نہین بڑہتا اس حدیث سے اس قول کی غلطی ثابت ہوئی (نودی) **عَنِ**
الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَزَادَ اَوْ مَحَاهَا اللّٰہُ وَلَا یَهْلِکُ عَلَی
اللّٰہِ اِلَّا هَالِکٌ **ترجمہ** دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس برائی کو
کرے تو ایک برائی لکھی جاویگی یا اسکو بہی اللہ تعالی مٹا دیگا اور کوئی تباہ نہوگا خدا کے پاس مگر جسکی قسمت
مین تباہی ہے **باب** بَیَانِ الْوَسْوَسَۃِ فِی الْاِیْمَانِ وَمَا یَقُوْلُہٗ مَنْ وَّجَدَهَا وسوسے کا بیان اور
جب وسوسہ آوے تو کیا کہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
فَسَاَلُوْہُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُّمُوْہُ قَالُوْا نَعَمْ
قَالَ ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کچہہ لوگ صحابہ مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچہا کہ ہمارے دلون مین وہ وہ خیال گذرتے ہین جن کا بیان کرنا
ہم مین سے ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے (یعنے اس خیال کو کہہ نہین سکتے کیونکہ معاذ اللہ وہ
خیال کفر یا فسق کا خیال ہے جسکا منہ سے نکالنا مشکل معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا تمکو ایسے وسوسے
ہوتے ہین لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا یہ تو عین ایمان ہے **ف** یعنے جب تم اس وسوسے
کو برا جانتے ہو اور ایسا برا کہ زبان سے اسکا نکالنا پسند نہین کرتے تو معلوم ہوا کہ تمہارا ایمان کامل ہے
اور شیطان کا زور تم پر نہین چلتا ورنہ وہ وسوسے کو دل مین جما دیتا اور رفتہ رفتہ زبان سے بہی اسکو

نکالنے لگی اور شیطان وسوسے اُسی کے دل مین ڈالتا ہے جسکے گمراہ کرنے سے ناامید ہو جاتا ہے اور کافر کے دل مین وسوسے ڈالنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اُسکے قابو مین ہے جس طرح چاہتا ہے اُس سے کھیلتا ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وسوسے کا سبب ایمان ہے یا وسوسہ نشانی ہے خالص ایمان کی اور اسی قول کو اختیار کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْوَسَةِ فَقَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا وسوسے کو آپ نے فرمایا یہ تو نرا ایمان ہے ✤

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ پوچھتے رہینگے یہانتک کہ کہے کوئی اللہ نے تو سب کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا پھر جو کوئی اس قسم کا شبہ دل مین پاوی تو کہے ایمان لایا مین اللہ پر **ف** اور دوسری روایت مین ہے پناہ مانگے اللہ سے اور باز رہے مطلب یہ ہے کہ اُس وسواس اور شبہہ کو دل سے نکال ڈالے اور اُسکا خیال چھوڑ دے اور اللہ سے دعا کرے اُسکے دور ہونے کیلیے امام مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ ایسے وسوسون کو دور کر دیوے اون کی طرف خیال چھوڑ کر اور اللہ سے پناہ مانگ کر اور یہ ضرور نہین کہ اُس وسوسے کو غور اور فکر اور دلیلون سے باطل کرے اصل یہ ہے کہ خیالات دو قسم کے ہین ایک تو وہ جو دل مین جمے نہین یون ہی یکایک آگئے اُنکا علاج تو یہی ہے جو حدیث مین مذکور ہوا اور ایسے ہی خیال کو وسوسہ کہتے ہین اور ایک وہ جو دل مین جم جاوین وہ تو دفع نہین ہوتے بغیر غور اور فکر اور نظر اور استدلال کے (نووی) **مترجم** کہتا ہے کہ جو علاج حدیث مین مذکور ہوا وہی دونو قسم کے وسوسون کا علاج ہے اور اگر نظر اور استدلال مین پڑین تو اور زیادہ وسوسے پیدا ہو جاتے ہین جن کا دور کرنا اخیر مین محال ہو جاتا ہے اور اس کلام کی وہ شخص تصدیق کرے گا جس نے فلسفہ الٰہی اور حکمت اور کلام کا ذائقہ اچھی طرح سے چکھا ہو اور اُسکے دقائق اور حقائق مین ایک مدت تک نظر اور فکر اور غور اور خوض کیا ہو مین نے اپنی عمر کے ایک حصے کو اسمین صرف کیا اور بعد اُسکے معلوم ہوا کہ جسقدر نظر اور استدلال کو وسعت دو اُسیقدر حیرانی اور پریشانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور کوئی دلیل کسی دعوی پر نقض یا معارضہ سے خالی نہین ہوتی الا ماشاء اللہ اسیواسطے بڑے بڑے متکلمین کے اماموں نے بھی

امام غزالی امام آمدی ابن خورک امام فخر الدین رازی وغیرہم نے اپنی آخر عمر مین رجوع کیا طرف کتاب وسنت کی اور اعراض کیا اُن وساوس اور خیالات عقلی سے جن مین شیطان نے پہنسا دیا تہا پہر بچا دیا خدا نے جسکو چاہا اپنے بندون مین سے اور اللہ قادر ہے ہر شے پر اور اسی کی پناہ مانگنا چاہیے شیطان کے شر سے امام فخر الدین رازی نے کہا کہ انتہا عقل دوڑانے کی یہ ہے کہ اخیر مین عقل رک جاتی ہے اور اسکو حیرت ہوجاتی ہے اور بہت لوگون نے جو اسمین کوشش کی وہ آخر گمراہ ہوگئے اب اسی شبہ کو دیکہو جو حدیث مین مذکور ہوا کہ اللہ نے سب کو پیدا کیا پہر اللہ کو معاذ اللہ کس نے پیدا کیا یہ کتنا بڑا شبہ شیطان کا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی واجب ہی یا ممکن اگر ممکن ہے تو اسکے واسطے بہی ایک خالق ضرور ہے اور جو واجب ہو تو اُسکے وجوب کو ثابت کرنا چاہیے اب حکما، اور متکلمین کو جو دقتین خدا کے وجوب اور وحدت کے ثابت کرنے مین پیش آئی ہین وہ حکمت اور کلام کی کتابون کو دیکہنے سے معلوم ہو سکتی ہین اور جب اُنکو دیکہو اور انمین خوب غور کرو تو یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی بات دل مین نہین جمتی اور چار طرف سے شبہات اور شکوک گہیر لیتے ہین آخر بہتر عمدہ طریقہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم کے وجوب اور وجود اور وحدت کو اون فطری دلائل سے ثابت کرین جو خدا نے اپنی عنایت سے ہر آدمی کے دل مین رکہین ہین اور ان بے بنیاد دلائل کو جو متکلمین اور حکما نے قائم کین ہین یک قلم چہوڑ دین حکما اور متکلمین کے دلائل ایسے ہین جیسے مصنوعی پہول کہ ظاہر مین خوشنما پر تاثیر پہول کی نہین بعوض اُس لقرِ یحر اور بے انتہا خوشی کے جو پہول سونگہنے سے حاصل ہوتی ہے اس مصنوعی پہول سے ایک طرح کی تشویش اور حیرت پیدا ہوتی ہے بہت فطری دلائل خدا کے پہچاننے کے ہین جن مین ذرا سی غور کرنے کے بعد خدا کا یقین ہوجاتا ہے اور اسکے تمام صفات کا ثبوت بہی اچہی طرح سے حاصل ہوتا ہے اور ان دلائل مخدوشہ عقلیہ کی احتیاج نہین رہتی جن کو فلاسفہ اور متکلمین نے قائم کیا ہے اور ہمنے ان دلائل مین سے کچہ دلیلون کا بیان اوپر کیا ہے اور خدا چاہے تو ہم اس باب مین ایک جداگانہ مفصل رسالہ لکہین گے بڑی عمدہ دلیل خدا کے پہچاننے کی یہ ہے کہ کسی کارخانے یا باغ یا مکان کا عمدہ کیا خراب انتظام بہی بدون ایک منتظم کے نہین ہوتا پہر اتنی بڑی دنیا کا انتظام جسمین ہزارون عالم مثل ہماری زمین کے ہین اور اُن سب کی حرکات اور سکنات اور پیداوار اور لیل و نہار کا بدون ایک حاکم زبردست منتظم کے جو کسی کا محتاج نہ ہو کیونکر ہو سکتا ہے اور جو شخص یہ سمجہتا ہے کہ یہ انتظام خود بخود ہو رہا ہے وہ اپنی عقل اور بصیرت سے کام نہین لیتا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ مَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ وَرُسُلِهٖ

ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شیطان تم مین سے ایک کے پاس آتا ہے پہر کہتا ہے کس نے آسمان پیدا کیا کس نے زمین پیدا کی تو وہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا پہر شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا جب ایسا شبہ تم مین سے کسیکو ہو تو کہے مین ایمان لایا اللہ پر اور اوس کے رسولون پر **ف** اس کہنے سے شیطان مایوس ہو کر چلا جاویگا کیونکہ اوس کے بہکانے سے کچہ نقصان نہین ہوا اگر یہ شبہ دل مین آوے تو اوس کا ایک علاج اور ہے وہ یہ ہے کہ اوس مردود شیطان سے کہے کہ خدا تو سبکا پیدا کرنے والا ہے اور خدا اوسی کو کہتے ہین جسکا پیدا کرنیوالا اور کوئی نہ ہو پہر تیرا یہ پوچہنا کہ خدا کو کس نے پیدا کیا بڑی نادانی اور حماقت ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَكُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ لَهٗ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شیطان تم مین سے ایک کے پاس آتا ہے پہر کہتا ہے کس نے یہ پیدا کیا یہانتک کہ یون کہتا ہے کہ تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا جب تم مین سے کسی کو ایسا شبہ ہو تو پناہ مانگے اللہ کی شیطان سے اور باز رہے ایسے خیال سے **ف** یعنی یہ خیال چہوڑ دے اور کسی کام مین مصروف ہو جاوے اور سمجہ لے کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے اور وہ گمراہ کرنا چاہتا ہے (نووی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَاْتِی الْعَبْدَ الشَّیْطَانُ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شیطان بندے کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے یہ کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا پہر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جسطرح اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَسْئَلُوْنَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَدْ سَاَلَنِیْ اثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ اَوْ قَالَ سَاَلَنِیْ وَاحِدٌ وَهٰذَا الثَّانِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لوگ تم سے علم کی باتین پوچہتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہین گے اللہ نے تو ہم کو پیدا کیا پہر اللہ کو کس نے پیدا کیا راوی نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت ایک کا ہاتہ پکڑے ہوئے تہے انہون نے کہا سچ کہا اللہ اور اوسکے رسول نے مجہ سے دو آدمی یہی پوچہ چکے ہین اور یہ تیسرا ہے یا یون کہا ایک آدمی پوچہ چکا ہے اور یہ دوسرا ہے **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْنَادِ وَلٰكِنْ قَدْ قَالَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ **ترجمہ** محمد سے یہ حدیث موقوفا ابوہریرہ

یتساءلون

پر مروی ہے اسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اسناد مین نہین ہے لیکن حسب حدیث مین یون ہو
(قال رسول اللہ) کر سچ کہا اللہ اور اُس کے رسول نے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
لَایَزَالُوْنَ یَسْئَلُوْنَکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ
اِذْ جَآءَنِیْ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا اللّٰہُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ قَالَ فَاَخَذَ حَصًی بِکَفِّہٖ
فَرَمَاھُمْ بِہٖ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا قُوْمُوْا صَدَقَ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا تھا اے ابا ہریرہؓ لوگ تجھ سے
پوچھتے رہین گے (دین کی باتین) یہانتک کر یون کہینگے بہلا اللہ تو یہ ہوا اب اللہ کو کس نے پیدا کیا ایک بار
ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین کچھ لوگ گنوار آئے اور کہنے لگے اے ابوہریرہؓ بہلا اللہ تو یہ ہوا اب اللہ
کو کس نے پیدا کیا یہ سنکر ابوہریرہؓ نے ایک مٹھی بھر کنکریان اُنکو مارین اور کہا اُٹھو اُٹھو سچ کہا تھا
میرے دوست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
(یقولون) النَّاسُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَقُوْلُوْا اللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَہٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمسے لوگ ہر ایک بات پوچھین گے کر یہان
تک کہ یون کہین گے کہ اللہ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَکَ لَایَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ
مَا کَذَا مَا کَذَا حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ تَعَالٰی ترجمہ انسؓ بن مالک سے
روایت ہے اُنہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالی نے فرمایا تیری امت کے لوگ کہتے رہین
گے یہ کیسا ہے یہ کیا ہے آخر یہ کہین گے اللہ نے تو خلق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا عَنْ اَنَسٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ اِسْحٰقَ لَمْ یَذْکُرْ قَالَ قَالَ
اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَکَ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزری مگر اس مین یہ نہین
ہے کہ اللہ نے فرمایا تیری امت کے لوگ اخیر تک

باب وَعِیْدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنٍ فَاجِرَۃٍ بِالنَّارِ

جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیوے اُس کی سزا جہنم ہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ
اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَّاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
(قضیب) قَالَ وَاِنْ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ ترجمہ ابوامامہؓ (ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثی یا عبداللہ بن
ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان

کا حق (مال ہو یا غیر مال جیسے مردے کی کہال گوبر وغیرہ یا اور قسم کے حقوق جیسے حق شفعہ حق شرب حد قذف باری
جورو کے پاس رہنے کی) مار لیوے قسم کہا کر تو اللہ نے اُسکے لیے واجب کر دیا جہنم کو اور حرام کر دیا اُسپر جنت کو ایک شخص
بولا یا رسول اللہ اگر وہ چیز ذرا سی ہو آپنے فرمایا اگرچہ ایک ٹہنی ہو پیلو کی **ف** مسلمان کی حق تلفی کتنا بڑا
گناہ ہے اور دوسرے جہوٹی قسم کہا کر معاذ اللہ اُسکی سزا یہی ہے کہ جنت سے محروم ہووے اور جہنم مین جاوے اب
چاہے یہ حق ذرا سا ہو یا بہت ہر حال مین یہی سزا ہو کیون کہ اُس نے اسلام کے حق کو نہ پہچانا اور خدا
کے نام کی عظمت بہی نہ کی ۔ نووی نے کہا اس حدیث مین اُنہی دو طرح سے تاویل کرنا چاہیے جو اوپر گذرین ایک
تو یہ کہ یہ حدیث محمول ہے اُس شخص پر جو اس کام کو حلال جانکر کرے پہر مر جاوے اسی اعتقاد پر وہ تو کافر ہے ہمیشہ
ہمیشہ جہنم مین رہیگا دوسرے یہ کہ جہنم واجب ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ مستحق ہے جہنم کے پر خدا اُسکو معاف
کر سکتا ہے ۔ اور جنت حرام ہونے سے یہ غرض ہے کہ اول ہلہ مین جب اور جنتی جنت مین جاوینگے تو اُسکو جانا نہ ملیگا
اور جو قید لگائی کہ مسلمان کا حق مار لیوے تو اس سے یہ غرض نہیں کہ کافر ذمی کا مار لینا حرام نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی
سخت وعید اُسی کے حق مین ہے جو مسلمان کا حق مارے اور کافر ذمی کا حق مارنا بہی حرام ہے لیکن یہ ضرور نہیں
کہ اُسمین اتنا سخت عذاب ہو یہ تفسیر اُس شخص کے مذہب پر ہے جو مفہوم مخالف کا قائل ہے لیکن جو مفہوم مخالف
کا قائل نہیں اُسکو تاویل کی احتیاج نہیں ہے اور قاضی عیاض نے کہا مسلمان کی قید اسواسطے لگائی کہ اکثر معاملے
مسلمانون کے مسلمانون سے ہی ہوا کرتے ہین نہ اس لیے کہ کافر کا حق مارنا درست ہو بلکہ کافر اور مسلمان دونون کے
حق کا ایک حکم ہے پہر یہ عذاب اُس شخص کے لیے ہے جو مسلمان کا حق مارے اور توبہ سے پہلے مر جاوے لیکن جو
توبہ کرے اور شرمندہ ہو اپنے کیے ہوئے پر اور وہ حق جو اُس نے مار لیا تہا پہیر دیوے تو اُس سے گناہ
ساقط ہو جاویگا اور اس حدیث سے تائید ہوتی ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے مذہب کی کہ حاکم کا حکم مباح نہیں
کرتا اُس حق کو جو اُسکا نہیں ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مباح کر دیتا ہے (نووی) **عن** ابی امامۃ الحارثی
انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** ابو امامہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے ✽
ف نووی نے کہا جن لوگون نے صحابہ کے حال کی کتابین لکہی ہین وہ اکثر کہتے ہین کہ ابو امامہ حارثی
یعنی اس حدیث کے راوی نے وفات پائی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ احد سے لوٹے پہر آپنے اُنپر
نماز پڑہی اس صورت مین مسلم کی روایت منقطع ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن کعب تابعی ہے اور وہ کیونکر سن سکتا
ہے اُس شخص سے جس نے وفات پائی سنہ ۳ ہجری مین لیکن یہ نقل ابو امامہ کی وفات کی صحیح نہیں کیونکہ عبد اللہ
بن کعب سے بصحت منقول ہے کہ حدیث بیان کی مجہسے ابو امامہ نے جیسے خود مسلم نے دوسری روایت مین کہا ہے
پہر یہ تصریح ہے عبد اللہ بن کعب کے سماع کی ابو امامہ سے اور اس سے باطل ہوا وہ جو کہا گیا کہ ابو امامہ نے وفات پائی

سنہ مین اور اگر یہ تاریخ وفات صحیح ہوتی تو مسلم اس سند کو نقل کرتے امام ابن الاثیر نے اپنی کتاب معرفۃ
الصحابہ مین انکار کیا ہے اس تاریخ وفات کا انتہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ
عَلَیْہِ غَضْبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فَقَالَ مَا یُحَدِّثُکُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا
قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیَّ نَزَلَتْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ اَرْضٌ بِالْیَمَنِ فَخَاصَمْتُہٗ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ لَّکَ بَیِّنَۃٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَیَمِیْنُہٗ قُلْتُ اِذَنْ یَحْلِفُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِءٍ
مُّسْلِمٍ ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ
اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے حاکم کے حکم سے ایک مسلمان کا مال مارنے کے لیے اور وہ جھوٹا ہو تو ملیگا اللہ
سے اور وہ اوس پر غصے ہوگا **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا غصے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی اوسکو اپنی رحمت
سے دور کرنا چاہے گا اور اوسکو عذاب کرے گا اور اوسکے کام کو برا جانیگا **مترجم** کہتا ہے کہ یہ تاویل ہے ایک
صفت الٰہی غضب کی علماء سلف نے صفات اللہ مین تاویل نہین کی جاری کیا انکو ظاہر پر اور باز رہے انکی
کیفیت بیان کرنے سے اور یہی راہ سلامتی اور احتیاط کی ہے اور تاویل مین بہت خطرے ہین پر نووی
نے اس مقام پر متاخرین متکلمین کی پیروی کی ہے **ت** جب عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حدیث بیان کی
تو اشعث بن قیسؓ آئے اور کہا ابو عبدالرحمن (کنیت ہے ابن مسعودؓ کی) کیا حدیث بیان کرتے ہین تم سے
لوگون نے کہا ایسی ایسی حدیث اشعثؓ نے کہا وہ سچ کہتے ہین یہ میرے باب مین اوتری۔ میری اور ایک شخص
کی شرکت مین کچھ زمین تھی یمن مین تو ٹنٹا ہوا مجھ سے اور اوس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آپ
نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہین مین نے عرض کیا نہین آپنے فرمایا اچھا تو پھر اوس سے قسم لے
لے مینے کہا وہ تو قسم کہا لیگا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجبور ہو کر قسم کہالے
کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے اور وہ جھوٹا ہو تو وہ اللہ سے ملیگا اور وہ اوس پر غصے ہوگا اور پھر یہ آیت اوتری
اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اخیر تک یعنی جو لوگ اللہ کا عہد اور قسم دیکر ذرا سا مال خریدتے
ہین انکو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا ان سے بات نکرے گا اور انکو پاک نہ کریگا اور ان کی نظر نہ دیکھیگا
اور ان کو دکھہ کا عذاب ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ
لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ

رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ +
ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی نے کہا جو شخص قسم کھاوے ایک مال مارنے کے لیے اور وہ جھوٹا ہو اسمین تو اللہ جل جلالہ سے
ملیگا غصے کی حالت مین (یعنے خدا اسپر غصے ہوگا) پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا اسمین یون ہے کہ میرے
اور ایک شخص کے بیچمین تکرار تھی ایک کنوے مین ہم دونون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس پھر
آپنے فرمایا تیرے واسطے تیرے دو گواہ ہین یا اسکی قسم ہے عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فی
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھاوے کسی مسلمان کے
مال پر ناحق تو ملے گا اللہ سے اور وہ اوسپر غصے ہوگا عبداللہ رضی نے کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس
کی تصدیق مین یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔ اخیر تک عَنْ
وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ .... إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى
أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ ارض
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ
إِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى
مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے ایک شخص
حضرموت (ایک ملک کا نام ہے عرب مین) کا اور ایک شخص کندہ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آیا
حضرموت والے نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے میری ایک زمین دبا لی ہے جو میرے باپ کی تھی کندہ والے
نے کہا وہ میری زمین ہے میرے قبضے مین ہے مین اسمین کھیتی کرتا ہون اسکا کچھ حق نہین اسمین
تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرموت والے سے کہا تیرے پاس گواہ ہین وہ بولا نہین
آپنے فرمایا تو پھر اُس سے قسم لے وہ بولا یا رسول اللہ وہ تو فاجر ہے قسم کھا لیتا اسکو باک نہین اور وہ پرہیز
نہین کرتا کسی بات سے آپنے فرمایا بس تیرا اور کچھ بس اُسپر نہین چلتا سوا قسم کے پھر وہ چلا قسم کھانیکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب اوسنے پیٹھ موڑی دیکھو اگر اُسنے قسم کھائی دوسرے کا مال کھا لینے کو

ناحق تو وہ خدا سے ملیگا اور خدا اس کی طرف سے منہ پھیرے گا **عن** وائل بن حجر قال کنت عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاتاہ رجلان یختصمان فی ارض فقال احدھما ان ھذا انتزی علی
ارضی یا رسول اللہ فی الجاھلیۃ وھو امرؤ القیس بن عابس الکندی وخصمہ ربیعۃ
ابن عبدان قال بینتک قال لیس لی بینۃ قال یمینہ قال اذا یذھب بھا قال لیس لک
الا ذاک قال فلما قام لیحلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتطع ارضا ظالما لقی اللہ
عز وجل وھو علیہ غضبان قال اسحاق فی روایتہ ربیعۃ بن عیدان **ترجمہ** وائل بن حجر سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں دو شخص آئے لڑتے ہوئے ایک زمین کے
لیے ایک بولا اس نے میری زمین چھین لی ہے جاہلیت کے زمانے میں اور وہ امرء القیس بن عابس کندی
تھا اور اسکا حریف ربیعہ بن عبدان تھا آپنے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں وہ بولا نہیں آپنے فرمایا تو اسکی
قسم ہے وہ بولا یا رسول اللہ جب تو وہ میرا مال اڑا لے گا (قسم کھا کر) آپنے فرمایا بس یہی ہو سکتا ہے تیرے
لیے جب وہ اٹھا قسم کھانے کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی زمین ظلم سے مار لیوے
تو خدا اس پر غصے ہوگا جب وہ اس سے ملے گا اسحاق کی روایت میں ربیعہ بن عیدان ہے **ف** یا مثناۃ
سے اور زہیر کی روایت میں باء موحدہ ہے قاضی عیاض نے کہا صحیح اسحق کی روایت ہے یعنی عیدان یائے
مثناۃ سے اور یہی قول ہے دار قطنی اور عبد الغنی بن سعید اور ابو نصر بن ماکولا کا اور ابن یونس نے تاریخ
میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن ایک جماعت حفاظ نے ان میں سے ہیں حافظ ابو القاسم بن عساکر دمشقی اسکو
عِبدان بکسر باء موحدہ اور عین اور تشدید دال روایت کیا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے کئی مسائل
معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ قابض زیادہ حقدار ہے بنسبت غیر قابض کے دوسرے یہ کہ جب مدعی علیہ منکر اور مدعی
پاس گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ پر قسم ہے تیسرے یہ کہ گواہ مقدم ہیں قبضے پر اور جس کے پاس گواہ ہوں
چیز اسکو دلا دی جاوے گی بغیر قسم کے چوتھے یہ کہ مدعی علیہ اگر فاسق ہو تب بھی اس کی قسم مقبول ہے اور مطالبہ
اس سے ساقط ہو جاوے گا پانچویں یہ اگر مدعی یا مدعی علیہ ایک دوسرے کو خصومت کے وقت ظالم یا فاجر
کہیں تو مواخذہ نہ ہوگا چھٹے یہ کہ اگر وارث کسی چیز کا دعوی کرے اپنے مورث کی طرف سے اور حاکم کو یہ بات
معلوم ہو کہ اسکا مورث مر گیا ہے اور سوا مدعی کے اور کوئی اسکا وارث نہیں ہے تو اسکو فیصلہ کرنا درست ہے
اور اثبات پر کہ مدعی اسکا وارث ہے اور مورث مر گیا ہے گواہ لینا ضرور نہیں اور جو حاکم کو یہ امر معلوم نہ
ہو تو پہلے وراثت کے ثبوت پر گواہ لینا چاہیے پھر دعوی کے ثبوت پر انتہی مختصرا **باب** الدلیل
علی ان من قصد اخذ مال غیرہ بغیر حق کان القاصد مھدر الدم فی حقہ وان قتل

كَانَ فِي النَّارِ وَاِنْ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ جو شخص بچا یا مال ناحق چھینا چاہیے تو اُسکا خون لغو ہوا اور جو مارا
جاوے تو جہنم مین جاوے گا اور مال والا اگر اپنے مال بچانے مین مارا جاوے وہ شہید ہے عَنْ اَبِیْ
هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ
جَاءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ
اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر کوئی شخص آوے میرا مال ناحق لینے کو آپنے فرمایا
مت دے اپنا مال اُسکو پھر اُس نے کہا اگر وہ لڑے مجھ سے آپنے فرمایا تو بھی اُس سے لڑ پھر اُس نے کہا اگر وہ مجھ کو
مار ڈالے آپنے فرمایا تو شہید ہے پھر اُس نے کہا اگر مین اُسکو مار ڈالون آپنے فرمایا وہ جہنم مین جاویگا ف
یعنے وہ مستحق ہوا جہنم کا کیونکہ وہ ظالم تہا پھر یا اُسکو بدلا ملیگا اس ظلم کا اور جہنم مین جاویگا یا اللہ تعالی معاف کردیگا
اور جو اس فعل کو حلال جانتا ہوگا تو وہ کافر ہے وہ تو بیشک جہنم ہی مین جاویگا اور یہ جو آپنے فرمایا اگر تو مارا
جاوے تو تو شہید ہے یعنی تجہکو ثواب شہیدون کا سا ملیگا اگرچہ دنیا کے احکام مین شہید نہ ہوگا کیونکہ شہید
تین قسم کے ہین ایک تو وہ جو کافرون کے ساتہہ جہاد مین مارا جاوے کسی سبب سے وہ تو شہید ہے دنیا اور آخرت
دونون کے احکام کے روسے یعنی دنیا مین یہ حکم ہے کہ اُس کو غسل نہ دین گے نہ اُسپر نماز پڑہین گے اور آخرت
مین اُسکو درجہ شہیدون کا ملیگا دوسری وہ جو آخرت کے ثواب کے روسے شہید ہے پر دنیا کے احکام
مین شہید نہین جیسے طاعون سے مرنیوالا یا پیٹ کی بیماری سے یا مکان گر گیا جو اپنے مال کے بچانے
مین مارا جاوے جنپر شہید کا لفظ احادیث مین وارد ہوا ہے تو ایسے شہید کو غسل دینگے اور اُسپر نماز پڑہینگے
اور آخرت مین اُسکو ثواب شہیدون کا سا ملیگا پر یہ ضرور نہین کہ پہلی قسم کے شہیدون کے برابر ملے تیسرے
وہ جو دنیا کے احکام کے روسے شہید ہے پر اُسکو شہادت کا ثواب یا پورا ثواب ملیگا جیسے وہ شہید جو غنیمت
کے مال مین خیانت کرے اور مثل اُسکے جنکو کہا کہ وہ شہید نہین ہین پھر چونکہ اس قسم کا شہید کافرون کے
جنگ مین مارا گیا اُسکا حکم دنیا مین شہیدون کا سا ہوگا نہ اُسکو غسل دینگے نہ اُسپر نماز پڑہین گے پر آخرت
مین اُسکو پورا ثواب ملیگا شہید کو شہید اسلیے کہتے ہین کہ وہ زندہ ہے اور اُسکی روح جنت مین حاضر ہے
برخلاف اور اموات کے وہ قیامت کے دن جنت مین جاوین گے یہ قول نضر بن شمیل کا ہے اور ابن الانباری نے
کہا اس لیے کہ شہید کے لیے اللہ تعالی اور فرشتون نے شہادت یعنی گواہی دی ہے جنت کی اور
بعضون نے کہا اسلیے کہ شہید جان نکلتے وقت اپنے درجے اور مرتبے کو دیکھ لیتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے
کہ فرشتے حاضر ہوتے ہین اس کی روح لیجانے کو اور بعضون نے کہا اسلیے کہ اُسکی ایمان اور حسن خاتمہ پر لوگ

گواہ ہین ظاہر کے رو سے اور بعضون نے کہا اس لیے کہ اُسکا خون اور زخم پہر گواہ ہین کیونکہ وہ اُٹہے گا
قیامت کے دن اور اُسکا زخم تازہ ہو گا خون بہتا ہو گا اور ازہری وغیرہ نے ایک اور قول نقل کیا کہ اُسکو شہید
اس لیے کہتے ہین کہ وہ گواہ ہو گا قیامت کے دن اور امتون پر پر اس صورت مین اُسکی تخصیص کی کوئی وجہ
نہین کیونکہ ہمارے پیغمبر کی ساری اُمت گواہ ہو گی اور امتون پر انتہے ماقال النووی علیہ الرحمۃ **عن** ثابت
مولی عمر بن عبد الرحمن انہ لما کان بین عبد اللہ بن عمرو وبین عنبسۃ بن ابی سفیان ما کان
تیسروا للقتال فرکب خالد بن العاص الی عبد اللہ بن عمرو ووعظہ خالد فقال عبد اللہ بن فوعظہ
عمرو اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من قتل دون مالہ فھو شہید ترجمہ
ثابت سے روایت ہے جو مولی تہے عمرو بن عبد الرحمن کے جب عبد اللہ بن عمرو اور عنبسہ بن ابی سفیان مین فساد ہوا
تو دونون مستعد ہوے لڑنے کو خالد بن العاص یہ سُنکر سوار ہوئے اور عبد اللہ بن عمرو پاس گئے اور اُنکو سمجہایا عبد اللہ بن
عمرو نے کہا تجہے معلوم نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنا مال بچانے کے لیے وہ شہید
ہے **ف** یعنی کوئی ظالم ظلم سے اُسکا مال ناحق چہینا چاہے پہر وہ لڑے اوس سے اور مارا جاوے تو وہ شہید
ہے اور اگر اُس ظالم کو مار ڈالے تو وہ جہنم مین جاوے گا جیسے اگلے روایت مین گزرا نووی نے کہا ان حدیثون
سے اُس شخص کا قتل کرنا درست ہوتا ہے جو ناحق مال چہینا چاہے اب پہر یہ مال تہوڑا ہو یا بہت کیونکہ حدیث عام ہے
اور بعضے مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ تہوڑے مال کے چہیننے مین جیسے کپڑا یا کہانا قتل درست نہین پر یہ مذہب کچہ نہین
کیونکہ حدیث کے خلاف ہے اور ٹہیک وہی ہے جو حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور اُسیکو اختیار کیا ہے جمہور علما نے
اور اپنے مال کو بچانے کے لیے لڑنا جائز ہے واجب نہین اگر چاہے تو نہ لڑے مال لٹنا گوارا کرے لیکن اپنی جورو
کی عزت بچانا واجب ہے اور اُسکے لیے لڑنا ضرور ہے اور اپنی جان بچانے کے لیے لڑنا اور دوسرے کو مار ڈالنا اسمین اختلاف
ہے **باب** استحقاق الوالی الغاش لرعیتہ النار ترجمہ جو حاکم اپنی رعیت کے حقوق مین خیانت فی النار
کرے اُسکے لیے جہنم ہے **عن** الحسن قال عاد عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی
مات فیہ فقال معقل انی محدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول ما من عبد مسلم یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ
الا حرم اللہ علیہ الجنۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچہنے کو آیا جس
بیماری مین وہ مر گئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجہ سے بیان کرتا ہون جو مینے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابہی زندہ رہون گا تو تجہ سے بیان نہ کرتا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ تعالی ایک رعیت دیوے پہر وہ مرے اور جس دن وہ

مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا حرام کر دیگا اُسپر جنت کو **ف** یہ حدیث معقل نے عبید اللہ بن زیاد سے مرتے وقت بیان کی کیونکہ انکو معلوم تہا کہ عبید اللہ بن زیاد کو یہ حدیث فائدہ نہ دیگی پہر انہون نے خیال کیا کہ حدیث کا چہپانا بہتر نہین اور نیک بات کو بتلا دینا ضرور ہے اگرچہ وہ مانے یا نہ مانے اسوجہ سے اُنہون نے اپنی زندگی مین بیان نہ کی کہ ایسا نہ ہو اس حدیث سے ایک مفسدہ پہیلے لوگ عبید اللہ بن زیاد کو بُرا جانکر اُس کی اطاعت سے پہر جاوین یا عبید اللہ بن زیاد معقل کو ایذا پہونچا وے کیونکہ وہ مردود ظالم اور جابر تہا اور اُس نے اہل بیت نبوی کی حرمت نہین کی تو اور کسی کو اُس سے کیا توقع تہی رعیت کے حقوق مین خیانت کرنے سے یہ مراد ہے کہ حاکم اپنی رعیت کے دین اور دنیا دونون کی اصلاح ضرور ہے پہر اگر اُس نے لوگون کا دین خراب کیا اور حدود شرعیہ کو ترک کیا یا اُن کی جان اور مال پر ناحق زیادتی کی یا اور کسی قسم کی ناانصافی کی یا اُنکی حق تلفی کی تو اوس نے اپنے فرض منصبی مین خیانت کی اب وہ جہنمی ہوا اگر اس کام کو حلال جانتا تہا ہمیشہ کے لیے جنت سے محروم ہوا ورنہ اول مرتبہ مین جب اور جنتی جنت مین جاوینگے یہ جانے سے محروم رہیگا نووی، **عَنِ** الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّهُوَ وَجِعٌ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَّمْ اَكُنْ حَدَّثْتُكَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللّٰهُ عَبْدًا رَعِيَّةً يَمُوْتُ حِيْنَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهَا یوم
اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار پاس آیا اور وہ بیمار تہے انکو پوچہا معقل نے کہا مین تجہسے ایک حدیث بیان کرتا ہون جو مین نے بیان نہین کی تہی تجہسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی بندے کو رعیت نہین دیتا پہر وہ مرتے وقت اُنکی حقوق مین خیانت کرتا ہوا مرتا ہی مگر اللہ حرام کر دیتا ہے اُسپر جنت کو ابن زیاد نے کہا کیا تم نے یہ حدیث مجہسے بیان نہین کی اس سے پہلے معقل نے کہا مین نے بیان نہین کی تجہسے یا مین کاہیکو بہلا تجہسے بیان کرتا اور اپنی جان پر مصیبت لیتا اب تو مرتا ہون اب مجہے تیرا ڈر نہین اسواسطے بیان کر دی، **عَنْ** هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُوْدُهٗ فَجَاءَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** ہشام سے روایت ہے حسن نے کہا ہم معقل بن یسار کے پاس تہے اُنکی بیمار پرسی کے لیے اتنے مین عبید اللہ بن زیاد آیا معقل نے اُس سے کہا مین تجہ سے ایک حدیث بیان کرتا ہون جو مین نے سُنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ لَّوْلَا اَنِّيْ فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلى الله عليه وآله وسلم يقول ما من وال يلي امر المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح الا لم
يدخل معهم الجنة ترجمہ ابو الملیح (عامر یا زید بن اسامہ ہذلی بصری) سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد
نے بیمار پرسی کی معقل کی انکی بیماری میں تو معقل نے کہا میں تجھسے ایک حدیث بیان کرتا ہوں مرنیوالا
نہ ہوتا تو تجھسے بیان نکرتا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو حاکم ہو مسلمانوں کا
پھر انکی بھلائی میں کوشش نکرے اور خالص نیت سے انکی بہتری نہ چاہے تو وہ انکے ساتھ جنت میں نہ جاویگا
(بلکہ پیچھے رہ جاویگا اور اپنی ناانصافی کا عذاب بھگتیگا) **باب** رفع الامانة والايمان من بعض
القلوب وعرض الفتن على القلوب بعض دلوں سے امانت اٹھ جانے کا بیان اور فتنوں کا آنا دلوں
میں **عن** حذيفة قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حديثين قد رأيت احدهما
وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن
وعلموا من السنة ثم حدثنا عن رفع الامانة قال ينام الرجل النومة فتقبض الامانة
من قلبه فيظل اثرها مثل الوكت ثم ينام النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها
مثل اثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شيء ثم اخذ حصاة ھی
فدحرجه على رجله فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد احد يؤدي الامانة حتى يقال ان
في بني فلان رجلا امينا حتى يقال للرجل ما اجلده ما اظرفه ما اعقله وما في قلبه
مثقال حبة من خردل من ايمان ولقد اتى علي زمان وما ابالي ايكم بايعت لئن كان
مسلما ليردنه علي دينه ولئن كان نصرانيا او يهوديا ليردنه علي ساعيه واما
اليوم فما كنت لابايع منكم الا فلانا وفلانا ترجمہ حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے امانت کے باب میں دو حدیثیں بیان کیں ایک تو میں نے دیکھ لی اور
دوسری کا انتظار کر رہا ہوں حدیث بیان کی ہمسے (یہ پہلی حدیث ہے) کہ امانت لوگوں کے دلوں کی
جڑ پر اتری پھر انہوں نے حاصل کیا قرآن کو اور حاصل کیا حدیث کو **ف** نووی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ امانت
وہ تکلیف مراد ہے جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو دی اور وہ اقرار جو انسے لیا امام ابو الحسن واحدی نے اس
آیت انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال کی تفسیر میں کہا ابن عباسؓ نے کہا امانت اللہ تعالی
کے وہ فرائض ہیں جو اس نے فرض کیے اپنے بندوں پر اور حسن نے کہا امانت سے مراد دین ہے اور دین سب
امانت ہے اور ابو العالیہ نے کہا امانت ہے اوامر اور نواہی مراد ہیں اور مقاتل نے کہا امانت ہے عبادات مراد ہیں
واحدی نے کہا اکثر مفسرین کا یہی قول ہے تو امانت وہ سب کے نزدیک عبادات اور فرائض ہیں جنکے ادا

کرتے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے اور صاحب تحریر نے کہا کہ حدیث مین امانت سے مراد وہی ہے جو اُس
آیت مین ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ اور وہ عین ایمان ہے تو جب ایمان انسان کے دل مین خوب جما ہوگا اُسوقت
وہ تکالیف کو پورا کرے گا اور اُن کے ادا کرنے مین کوشش کریگا انتہےٰ مترجم کہتا ہے کہ امانت اور ایمان کا مادہ ایک
ہی اور شرع مین ایمان اور امانت لازم ملزوم ہین جس کے دل مین ایمان ہے اُسکے دل مین امانت بھی ہے اور جسکے دل مین ایمان نہین امانت بھی
نہین اور مراد امانت سے یہ ہے کہ دل مین ایک طرح کی پاکیزگی اور صفائی اور سچائی ہو اور انصاف و راستی کوٹ کوٹ کر بہری
گئی ہو جو دل زمانہ جاہلیت مین ایسے تھے اونہون ہی نے اسلام کو سمجھکر قبول کیا اور شرک و کفر کو چھوڑا پھر قرآن اور حدیث
کے حاصل کرنے سے اُنپر اور زیادہ نور چڑھ گیا آئینہ صاف تھا اور بھی صیقل ہوئی اور جن دلون مین امانت نہ تہی
مکر اور خیانت سے اونکا خمیر ہوا تہا اوپر سے شرک اور کفر کی تاریکی چھائی ہوئی تہی جیسے ابوجہل کا دل ایسے دلون کو
قرآن اور حدیث سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ ہرگز مسلمان نہ ہوئے بلکہ اپنی شیطنت اور مکر و خیانت کی وجہ سے اور زیادہ
کفر مین مضبوط ہو گئے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو ہلاک کیا اسکے سوا اور کچھ اُنکا علاج نہ تہا **ت** پھر حدیث بیان
کی آپنے ہمسے (یہ دوسری حدیث ہی) کہ یہ امانت اوٹھ جاویگی تو فرمایا ایک شخص تہوڑی دیر سوویگا پھر اوسکے دل سے
امانت اوٹہالی جاویگی **ف** سونے سے یا یہی ظاہری معنے مراد ہین یا سونے سے یہ مقصود ہی کہ تہوڑی دیر خدا کی یاد
سے غافل ہوگا اور بُری صحبت مین بیٹھے گا بے ایمانون سے کہیگا یا تہوڑی دیر تک دنیا کے کام کاج ہیچ پوچ
مین مصروف ہوگا **ت** اور اوسکا نشان ایک پھیکے رنگ کیطرح رہ جاویگا **ف** یعنی نور اُڑ جاویگا اور تاریکی رہ جاویگی
جیسے اچھے عمدہ رنگ کو دہو ڈالو تو سیاہ سا دہبہ رہ جاتا ہے حدیث مین وکت کا لفظ ہے جسکے معنی ہلکا داغ اور بعضون نے
کہا پھیکی سیاہی اور بعضون نے کہا وہ رنگ جو پہلے رنگ کے خلاف ہو **ت** پھر ایک نیند لیگا تو امانت دل سے اُٹھہ
جاویگی اور اُسکا نشان ایک چھالے کی طرح رہ جاویگا جیسے تو ایک انگارہ اپنے پاؤن پر لُڑھکادے پھر کھال پھول کر
ایک چھالہ (آبلہ) نکل آوے اوسکے اندر کچھ نہین پھر آپنے ایک کنکری لیکر اپنے پاؤن پر لڑکائی **ف** نووی
نے صاحب تحریر سے نقل کیا اسکا مطلب یہ ہو کہ امانت ذرا ذرا دل سے اُٹھنا شروع ہوگی جب پہلا حصہ اُسکا اُٹہ جاویگا تو
اُسکا نور جاتا رہےگا اور ایک سیاہ دہبہ رہ جاویگا پھیکے رنگ کا گویا پہلے رنگ کے خلاف یہ رنگ پیدا ہوگا پھر جب دوسرا
حصہ اُٹہیگا تو چھالے کی طرح نشان ہو جاویگا اور یہ ایک مضبوط داغ ہے جو مدت مین جاتا ہے اور اس مین سیاہی دل
سے زیادہ ہوگی تو امانت کی نور جانے کو اور بے ایمانی کی تاریکی چھانے کو تشابہت دی ایک انگارہ پاؤن پر
پھیلانے سے کہ آگ کا نور تو چٹ چلا جاتا ہے اور ایک سیاہی کا داغ کھال پر چھوڑ جاتا ہے اور کنکری چلاکر آپ
نے اس تشبیہ کو اور روشن کر دیا تا لوگ بخوبی سمجھ جاوین حاصل یہ ہے کہ ایمان کا نور آہستہ آہستہ دل سے اُٹہتا
جاویگا اور کفر کی کالک چڑھتی جاویگی پہلے ایک ہلکا سا دہبہ ہوگا پھر اور زیادہ پھر اور یہان تک کہ بالکل دل کالا

ہو جاویگا اور ایمان کے بدلے کفر لیا جاویگا خدا کی پناہ **ت** اور فرمایا بیچ کھوچ کرینگے اور اُن مین سے کوئی
ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے یہان تک لوگ کہین گے کہ فلانی قوم مین ایک شخص امانت دار ہے **ف**
یعنے اس زمانے مین جیسے ہر شخص امانت دار ہے کوئی کسی کا حق نہین مارتا ہر ایک دوسرے پر بھروسا ہے
یہ بات بالکل جاتی رہے گی اور امانت کا نام و نشان دنیا سے اُٹھ جاویگا مگر کہین کہین ہزارون لاکھون مین ایک
آدہ شخص ایمان دار خدا ترس رہ جاویگا جو امانت دار ہوگا لوگ اُسکو مشہور کرین گے کہ ایک وہ شخص امانت دار
ہے ایسا زمانہ اب موجود ہے کہ کوئی کسی پر بھروسا نہین کرتا جسکو روپیہ دو وہ ہضم کر جاتا ہے امانت کا ادا کرنا تو کیا
ت اور یہان تک کہ ایک شخص کو کہین گے وہ کیسا ہوشیار اور خوش مزاج اور عقلمند ہے (یعنی اسکی تعریف
کرینگے) اور اُس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا **ف** یعنی چونکہ ساری دنیا مین بے
ایمانی پھیل جاوے گی تو ایمان کی قدر اور منزلت بھی دل سے نکلجاوے گی تعریف بھی کرینگے تو بے ایمانونکی
مین نے اپنی آنکھون سے یہ حال حیدرآباد مین دیکھا ہے وہ لوگ جو مومن مسلمان کہلاتے ہین ذرے ذرے
فائدے کے واسطے بیدین بے ایمان لوگون کی تعریف کرتے ہین اُنکی خوشامد کرتے ہین اور جو شخص دین کی
تائید کرے اُسکو اُن بے ایمانون کے خوش کرنے کے لیے بُرا کہتے ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ جب تو خدا
کی مار ایسے نام کے مسلمانون پر پڑی ہے کہ وہ علاوہ کافر کی حکومت مین رہنے کی اُنکی نگاہ مین ایسے ذلیل
اور خوار ہو گئے ہین کہ سوا باورچی گری خدمتگاری خانسامانی کے اور کوئی کام اون سے نہین لیا جاتا اور
ایک زمانہ مین مسلمان تمام قومون کے سرتاج تھے انکا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ کافر اُنکے نام سے ڈرتے
تھے ہر ایک مسلمان خدا کے احکام پر اپنی جان نثار کرنے کو فخر جانتا تھا ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا
ت پھر حذیفہ نے کہا میرے اوپر ایک زمانہ گذر چکا ہے جب مین بے کھٹکے ہر ایک سے معاملہ کرتا (یعنے لین
دین) اس لیے کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اُسکا دین اُسکو بے ایمانی سے باز رکھتا اور جو نصرانی یا یہودی ہوتا
تو حاکم اُسکو بے ایمانی سے باز رکھتا **ف** چونکہ امانت اور ایمان داری کا زمانہ تھا اس لیے مسلمان تو سب
امانت دار تھے اون سے بیخوف و خطر معاملہ اور لین دین کرتا پیسہ مار لینے کا تو ڈر تھا ہی نہین اور یہودی
اور نصرانی بھی بے ایمانی نہ کرتے ڈر کے مارے اور جو کرتے تو ایمان دار حاکم موجود تھے جو اُنکو سزا دیتے اور بے
ایمانی سے باز رکھتے اور میرا پیسہ مجھکو دلا دیتے وہ ہرگز نہ ڈوبتا **ت** لیکن آج کے دن تو مین تم لوگون
سے کبھی معاملہ نکرون گا البتہ فلان اور فلان شخص سے کرون گا **ف** چند لوگون کا نام لیا جو ایماندار ہونگے
باقی لوگون کا بھروسا نہین اور جب لوگ بے ایمان ہوئے تو حاکم بھی ویسے ہی ہوتے ہین وہ رشوت
خوار اور ظالم ہونے کی علاوہ حق کو ناحق کرتے ہین اور غریب رعایا کو ستاتے اور اُنکا حق تلف کرتی ہین مسوجہ

سے حاکم سے بہی امید نہین رہتی کہ وہ بے ایمان کو سزا دیگا اور حق نہ ڈوبنے دیگا قاضی عیاض نے کہا
بعضون نے مبایعت سی جو حذیفہؓ کے قول مین ہے خلافت کی بیعت مراد لی اور یہ خطا ہے کیونکہ یہودی اور نصرانی سے
خلافت کی بیعت نہین ہوسکتی تو مبایعت سے وہی بیچ کہوچ اور معاملہ اور لین دین مراد ہے عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا
الْحَدِیْثِ مِثْلَہٗ ترجمہ اعمش سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ
اَیُّکُمْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْفِتَنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاہُ فَقَالَ لَعَلَّکُمْ
تَعْنُوْنَ فِتْنَۃَ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَجَارِہٖ قَالُوْا اَجَلْ قَالَ تِلْکَ تُکَفِّرُھَا الصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَ
الصَّدَقَۃُ وَلٰکِنْ اَیُّکُمْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ ... الَّتِیْ تَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ
قَالَ حُذَیْفَۃُ فَاَسْکَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اَنْتَ لِلّٰہِ اَبُوْکَ قَالَ حُذَیْفَۃُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَوْدًا عَوْدًا — عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَھَا نُکِتَ فِیْہِ
نُکْتَۃٌ سَوْدَآءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَھَا نُکِتَ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَآءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ عَلٰی اَبْیَضَ مِثْلِ
مُرْبَدًّا — الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہٗ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا
یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ ھَوَاہُ قَالَ حُذَیْفَۃُ وَحَدَّثْتُہٗ اَنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا
بَابًا مُّغْلَقًا یُوْشِکُ اَنْ یُّکْسَرَ قَالَ عُمَرُ اَکَسْرًا لَا اَبَالَکَ فَلَوْ اَنَّہٗ فُتِحَ لَعَلَّہٗ کَانَ یُعَادُ قُلْتُ
لَا بَلْ یُکْسَرُ وَحَدَّثْتُہٗ اَنَّ ذٰلِکَ الْبَابَ رَجُلٌ یُّقْتَلُ اَوْ یَمُوْتُ حَدِیْثًا لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ
مُرْبَدًّا — فَقُلْتُ لِسَعْدٍ یَا اَبَا مَالِکٍ مَا اَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّۃُ الْبَیَاضِ فِیْ سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْکُوْزُ
مُجَخِّیًا قَالَ مَنْکُوْسًا ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے ہم امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تہے اُنہون نے
کہا تم مین سے کسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتنون کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے ف فتنہ
کے اصل معنے آزمایش اور امتحان ہی پہر عرف مین اُسکو کہنے لگے جس سے ایک قسم کی برائی پیدا ہو ابو زید نے
کہا یون کہتے ہین وہ شخص فتنے مین پڑگیا جب اُسکا حال بدل جاوے اور اچہے سے بُرا ہوجاوے اور فتنہ اہل
اور مال مین یہ ہی کہ انکی محبت بہت غالب ہوجاوے اور خدا کے احکام کو فراموش کرے انکو نیکی نہ لاوے جیسے
اللہ تعالی نے فرمایا تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہین یا اولاد کا فتنہ یہ ہی کہ اُنکی تعلیم اور تربیت نکرے اور وہ آوارہ
ہوجاوین ایسا ہی فتنہ ہمسایہ کا یہ ہی کہ اُس کی حق ادا نکرے تو یہ سب فتنے ایک قسم کے گناہ ہین جنکا کفارہ
نیکیون سے ہوجاتا ہے فرمایا اللہ تعالی نے نیکیان میٹ دیتی ہین برائیون کو ت بعض لوگون نے کہا ہان
ہمنے سنا ہی حضرت عمرؓ نے کہا شاید تم فتنون سے وہ فتنے سمجہے ہو جو آدمی کو اُسکے گہربار اور مال اور ہمسایہ مین ہوتے
ہین اُنہون نے کہا ہان حضرت عمرؓ نے کہا ان فتنون کا کفارہ تو نماز اور روزہ اور زکوۃ سے ہوجاتا ہے لیکن تم

مین سے کس نے سُنا ہے اُن فتنون کو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو دریا کی موجون کی طرح اُمنڈ کر آوینگے **ف** حضرت عمرؓ کی مراد فتنون سے وہ فسادات تھے جو آیندہ آپ کی اُمت مین ظاہر ہونگی اُن مین آپسمین مُسلمانون کے کشت و خون ہوگا یا گمراہی پھیلے گی **ت** حذیفہؓ نے کہا یہ سُنکر سب لوگ چپ ہو رہے مینے کہا مین نے سُنا ہے حضرت عمرؓ نے کہا تو نے سُنا ہے تیرا باپ بہت اچھا تھا **ف** جسکے نطفے سے بچہ سا لڑکا پیدا ہوا حدیث مین للہ ابوک ہے اور یہ ایک کلمہ ہے مدح کا عرب کے لوگون کی عادت ہے جب کسی کی تعریف کرتے ہین تو اُسکو کہتے ہین کیونکہ باپ کی نسبت کرنا خدا کی طرف اُس کی بزرگی بیان کرنا ہے جیسے کہتے ہین بیت اللہ اور ناقۃ اللہ صاحب تحریر نے کہا عرب کے کی کوئی اچھی بات دیکھتے ہین تو یہ کلمہ کہتے ہین یعنے تیرا باپ بڑا عمدہ تھا جسنے ایسا لڑکا پایا (نووی) **ت** حذیفہؓ نے کہا مین نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے فتنے دلون پر ایسے آوینگے ایک کے بعد ایک جیسے بوریے کی تیلیان ایک کے بعد ایک آتی ہین **ف** حدیث مین کالحصیر عودًا عودًا ہے اسکو تین طرح پڑھا ہے ایک عُودًا عُودًا بضم عین و دال مہملہ سے دوسری عَودًا عَودًا بفتح عین و دال مہملہ سے تیسری عَوذًا عَوذًا بفتح عین و ذال معجمہ سے صاحب تحریر نے صرف اول وجہ کو بیان کیا ہے اور قاضی عیاض نے تینون وجہون کو ذکر کیا ہے لیکن اول وجہ کو اختیار کیا ہے کہا کہ ہمارے شیخ ابوالحسین بن سراج نے دوسری وجہ کو اختیار کیا ہے اب تینون وجہون کا ترجمہ الگ الگ مذکور ہوتا ہے پہلی وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنے دلون مین ایک کے بعد ایک آ جاوینگے جیسے بوریے کی تیلیان (یعنی کانڑیان) ایک کے بعد ایک لگی جاتی ہین یعنے بوریا بُننے والا جیسے پہلے ایک تیلی لیتا ہے اُسکو بنکر پھر دوسری تیلی بنتا ہے اسیطرح یہ فتنے بھی ہونگے کہ پہلے ایک دل مین جمے گا پھر دوسرا قاضی عیاض نے کہا کہ میرے نزدیک حدیث کا مطلب یہی ہے اور سیاق اور تشبیہ اُسپر دلالت کرتی ہے۔ دوسری وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنے دلون کی ایک جانب مین آ کر چپک جاوینگے جیسے بوریا سونیوالے کی پہلو سے چپک جاتا ہے اور عَودًا عَودًا کے یہ معنی ہونگے کہ بار بار وہی فتنے آوینگے تیسری وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنے دلون پر آوینگے اور چپکینگے بوریے کی طرح خدا کی پناہ اُن فتنون سے یعنے خدا ہمکو بچاوے اُن فتنون سے (نووی) **ت** پھر جس دل مین وہ فتنہ رچ جاویگا (یعنے سما جاویگا اور بیٹھ جاویگا) تو اُسمین ایک کالا داغ پیدا ہوگا اور جو دل اُسکو نہ مانیگا (اور قرآن اور حدیث پر قائم رہیگا) اُس مین ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا یہان تک کہ اُسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جاوینگے ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح (جس مین کوئی چیز لگ نہین سکتی یہ تشبیہ ہے اُس دل کی صاف چکنے پتھر سے یعنی جیسے اس قسم کا پتھر صاف داغون سے پاک ہوتا ہے ویسا ہی یہ دل بھی ان فتنون کی آلایشون سے پاک اور صاف ہوگا) دوسرے کالا سفیدی مائل (یعنے بھورا) اوندھے کوزے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھا سمجھیگا

نہ برے کو برا اپنی خواہش کے تابع ہوگا **ف** حدیث میں مرباداً کا لفظ ہو اور بعضوں نے اس کو مربدا پڑھا ہے
راوی نے خود اس کی تفسیر آگے بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسود مربادا سے یہ مراد ہے کہ سفیدی کا غالب ہونا
سیاہی میں قاضی عیاض نے کہا ہمارے بعض مشائخ کہتے تھے کہ اس میں غلطی ہوئی ہے یعنی شدة البیاض
فی سواد میں اور بجائے شدت کے نبذہ کا لفظ صحیح ہے یعنی سیاہی مائل سفیدی کے کیونکہ جو سیاہی میں سفیدی
غالب ہو اسکو ربدہ نہیں کہتے ہیں بلکہ بلق کہتے ہیں اگر بدن میں ہو اور آنکھ میں ہو تو حور کہتے ہیں اور ربدہ تو وہ
تھوڑی سی سفیدی ہے جو سیاہی میں ملی ہوتی ہے جیسے شتر مرغ کا رنگ ہوتا ہے اسی واسطے اسکو ربدا کہتے
ہیں ابو عبید نے ابو عمرو سے نقل کیا کہ ربدہ وہ رنگ ہے جو سیاہی اور خاکی کے بیچ میں ہوتا ہے ابن درید نے
کہا ربدہ تیرہ رنگ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا جس سیاہی میں تیرگی ملجادی اور مجخیا کے معنے اوندھا اس کی تفسیر
بھی آگے آئی ہے قاضی عیاض نے کہا مجھ سے ابن سراج نے کہا کالکوز مجخیا یہ اس کی سیاہی کی تشبیہ نہیں ہے
بلکہ ایک دوسرے وصف کا بیان ہے اسکے اوصاف میں سے یعنی وہ دل اوندھا ہوگیا ہے جیسے کوزا اوندھا ہو جاتا
ہے پھر اس میں پانی نہیں رہ سکتا اسیطرح اس دل میں کوئی بہتری اور بھلائی اور حکمت کی بات نہ رہیگی اور اسکا
بیان کیا یہ کہکر نہ وہ بھلی بات کو بھلی سمجھے گا نہ بری کو بری قاضی عیاض نے کہا جو دل بھلی بات کو نہ جمنے دے اسکو تشبیہ
دی اوندھے کوزے کی جسمیں پانی نہیں ٹھیرتا صاحب تحریر نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اپنی خواہش
کی پیروی کرتا ہے یا گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے تو ہر ایک گناہ کو کرنے سے اسکے دل میں تاریکی آتی جاتی ہے
پھر وہ فتنے میں پڑجاتا ہے اور اسلام کا نور بالکل اسکے دل سے رخصت ہو جاتا ہے اور دل مثل اوندھے کوزے
کی الٹ جاتا ہے یعنی جیسے کوزے کو اوندھا دو تو اس میں جو کچھ ہوتا ہے نکل جاتا ہے پھر کچھ نہیں سماتا اسی طرح
اسکے دل سے اسلام کا سارا نور نکلتا ہے اور پھر بالکل نہیں آتا (نووی) **ف** حذیفہؓ نے کہا پھر میں نے
حضرت عمرؓ سے حدیث بیان کی کہ تمہارے اور اس فتنے کے بیچ میں ایک دروازہ ہے جو بند ہے مگر نزدیک ہے کہ وہ ٹوٹ جاوے
حضرت عمرؓ نے کہا ٹوٹ جاویگا تیرا باپ نہیں اگر کھلتا تو شاید پھر بند ہو جاتا میں نے کہا نہیں ٹوٹ جاویگا **ف** تو اب
فتنوں کا روکنا ممکن نہ ہوگا اور وہ امنڈ امنڈ کر موجوں کی طرح آنے لگیں گے یہ جو حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ سے
کہا تیرا باپ نہیں یہ ایک کلمہ ہے عرب کی زبان میں کسی کام پر مستعد کرنیکو کہتے ہیں یعنے تجھے کوئی بچانیوالا
نہیں اگر خیر تیرا باپ زندہ ہوتا تو وہ مصیبت میں تیرا شریک ہوتا اور تجھے اتنی تکلیف نہ اٹھانا پڑتی پر اب تو
تو اکیلا ہے پھر کوشش کر اور مستعدی کر اپنے بچانے میں (نووی) **ف** اور میں نے ان سے حدیث
بیان کی کہ یہ دروازہ ایک شخص ہے جو مارا جاویگا یا مر جاویگا پھر یہ حدیث کوئی غلط (دل سے بنائی ہوئی بات)
نہ تھی **ف** یعنی یہ دروازہ جو ابھی بند ہے اور فتنوں کو روکے ہوئے ہے ایک شخص کی ذات ہے جس کے سبب

سے تمام فساد رکے ہوئے ہین پہر جب وہ مارا جاویگا یا مرجاویگا تو گویا دروازہ ٹوٹ گیا اور فتنون کی روک جاتی رہی
اب دہرا دہر فتنون کی موجین اُمنڈ اُمنڈ کر آوین گی اور سب لوگ تلاطم مین پڑجاوین گے دوسری روایت مین ہے
کہ وہ ذات حضرت عمرؓ کی ہے اور شاید حذیفہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یون ہی سنا ہو شک کے طور
پر کہ وہ مار ڈالے جاوینگے یا مر جاوینگے یا حذیفہؓ یہ جانتے ہونگے کہ حضرت عمرؓ مارے جاوین گے لیکن انہون نے اسکا
صاف بیان کرنا اُن کے روبرو بُرا سمجھا دوسری روایت مین ہے کہ عمرؓ خود بہی اس دروازے کو جانتے تہے
جیسے یہ بات جانتے تہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے اور یہ جو حذیفہؓ نے کہا یہ حدیث غلط نہ تہی یعنی
دل کی تراشی ہوئی نہ تہی نہ اہل کتاب کی کتابون سے نکالی گئی تہی بلکہ خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث تہی
پہر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا اور حضرت عمرؓ جو فتنون کی روک تہے شہید ہوے
اور انکے بعد سے برابر فتنون کا دروازہ کہل گیا حضرت عمرؓ کی شہادت حضرت عثمانؓ کی شہادت جنگ جمل
جنگ صفین قتل خوارج حضرت علیؓ کی شہادت حضرت امام حسنؓ کی شہادت واقعہ ہائلہ کربلا امام حسین علیہ السلام
کی شہادت اہل بیت نبوی کی بےحرمتی مختار بن عبید ثقفی کی جنگ مصعب کی جنگ مختار سے عبداللہ بن
زبیر کا قتل مکہ معظمہ مین اہل مدینہ کی بربادی یزید پلید کے ہاتہ سے اسیطرح سے ہزارون خرابیان اور فتنے
ہوا اب تک اہل اسلام کے آپس مین واقع ہوئے سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی فضیلت اور بزرگی کے لیے
عقلمند آدمی کے نزدیک ایک ہی حدیث کافی ہے دوسری حدیثون کی ضرورت نہین جنکی ذات مقدس آفتون
اور بلاؤن کی روک اور اسلام کی پشت پناہ کا فرون پر دہاک مسلمانون مین اتفاق تھی اُس ذات کو بعضے بد
ذات شریر کس مُنہ سے برا کہتے ہین اور خدا اور اُسکے رسول سے نہین شرماتے ت ابو خالد نے کہا مین
نے سعد بن طارق سے پوچہا (جو اس حدیث کے راوی ہین) اسود مربادًا سے کیا مراد ہے انہون نے کہا ہے سفید
کی شدت سیاہی مین ملنے کی مکوز مجخیًا سے کیا مراد ہے انہون نے کہا کوزہ اوندہا ہوا **عن** ربعی
قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ فَحَدَّثَنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ
إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيْرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَدًّا وَمُجَخِّيًا ترجمہ ربعی بن حراش

یحدثنا

من بلاذا

سے روایت ہے جب حذیفہؓ حضرت عمرؓ کے پاس سے آئے تو بیٹہے ہمسے حدیثین بیان کرتے تہے انہون نے
کہا کل امیرالمومنین نے جب مین اُنکے پاس بیٹہا اپنے لوگون سے پوچہا تم مین کس کو یاد ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد فتنون کے باب مین پہر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے گزری اس مین مربادًا اور
مجخیًا کی تفسیر نہین ہے رجیسے اوپر کی روایت مین ہے **عن** رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ

فا بیان فتن

عُمَرُ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا اَوْ قَالَ اَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ كَنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ وَقَالَ يَعْنِيْ اَنَّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ربعی بن حراش سے روایت ہے انہوں نے سُنا حذیفہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا تم میں سے کون ہمسے حدیث بیان کرتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتنوں میں وہاں حذیفہؓ بھی تھے انہوں نے کہا میں بیان کرتا ہوں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری اس روایت میں یہ ہے کہ حذیفہؓ نے کہا میں نے اُن سے ایک حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی (یعنے سُنی سنائی ادھر اودھر کی بات نہ تھی) بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی

باب بیان اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا وَاَنَّهُ يَاْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ اسلام شروع ہوا غربت کے ساتھ اور پھر غریب ہو جاویگا اور سمٹ آویگا دونوں مسجدوں کے بیچ میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے اسلام شروع ہوا غربت سے (یعنے میں) اور پھر ایسا ہی لوٹ آویگا جیسا شروع ہوا تھا (مدینے میں) تو خوشی ہو غریبوں کے لئے **ف** اسلام شروع ہوا مدینہ سے یعنے پہلے ان لوگوں سے شروع ہوا جو مدینہ منورہ میں مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے آئے تھے اور وہ غریب مسافر تھے اپنے وطن چھوڑ کر آئے تھے اور پھر ایسا ہی ہو جاویگا یعنے اخیر زمانہ میں اسلام سمٹتے سمٹتے پھر مدینے میں آجاویگا اور ساری دنیا میں کفر کا زور ہوگا جو مسلمان ہونگے وہ کافروں کے ڈر سے مدینے میں بھاگ کر آجاوینگے قاضی عیاض نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہو کہ پہلے اسلام شروع ہوا تھا چند معدود لوگوں سے پھر آخر زمانہ میں بھی اسیطرح گھٹ کر تھوڑے لوگوں میں رہ جاویگا اب یہ جو فرمایا طوبیٰ ہو غرباء کے لیے تو طوبیٰ کے معنے خوشی اور سرور اور بعضوں نے طوبیٰ سے جنت کو مراد لیا ہے بعضوں نے اُس درخت کو جو جنت میں ہے اور یہ سب معنے بن سکتے ہیں (نووی)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَاْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام شروع ہوا غربت میں اور پھر غریب ہو جاویگا جیسے شروع میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مکے اور مدینے) کے بیچ میں آجاویگا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں (بل میں) آجا جاتا ہے **ف** قاضی عیاض نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان اول اور آخر دونوں زمانوں میں اسی حال پر ہوگا کیونکہ اول زمانے میں جو سچا ایماندار تھا وہ مدینے میں چلا آیا تو ہجرت کر کے اسکو وطن بنانے کو یا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو اور آپ سے علم حاصل کرنے کو ایسا ہی خلفا کے زمانے مین رہا اور ایسا ہی اسکے بعد جو جو عالم اپنے وقت کے پیشوا اور امام گزرے ہین وہ حدیث حاصل کرنے کے لیے مدینہ مین آئے اور ہمارے زمانے تک بھی لوگ وہین جاتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لیے اور وہان کے اور مشاہد اور آثار سے برکت حاصل کرنے کے لیے تو مدینہ مین نہ آویگا مگر وہی جو مومن ہوگا انتہے سراج الوہاج مین ہے کہ شاید یہ واقعہ قیامت کے قریب ہوگا اور اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام اخیر زمانے تک رہیگا اور وہ غریب ہو جاویگا اور حرمین مین سمٹ کر آجاویگا اور یہ وقت ابھی تک نہین آیا باوجود اسکے اسلام غریب ہو گیا ہے اور کیسی غربت دوسری روایت مین ہے عمرو بن عوف سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین سمٹ کر حجاز مین آجاویگا جیسے سانپ اپنی بل مین سماجاتا ہے اور دین حجاز سے اسطرح بندھ جاویگا جیسے بکری پہاڑ کی چوٹی سے اور دین شروع ہوا ہے غربت سے اور پھر ایسا ہی ہو جاویگا جیسے شروع ہوا تہا تو خوشی ہو غربا کے لیے اور غربا وہ ہین جو سدھارین گے میری سنت کو جب لوگ بگاڑ دینگے اسکو روایت کیا اسکو ترمذی نے مرقاۃ مین ہے کہ حجاز عرب کے اس ٹکڑے کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور اسکے گرد کی بستیان اور یہ بات تو بعضون نے کہا کہ پائی جاتی ہے اس زمانہ مین اس لیے کہ تمام دنیا کے شہر بھر گئے ہین بیدینی سے اور اسوقت مین دین سمٹ گیا ہے حجاز کی طرف اور حجاز سے اس مبارک ٹکڑے کی طرف جسکو یمن کہتے ہین کیونکہ یمن سے ایک جماعت پیدا ہوئی اہل حدیث کی جنہون نے سدھارا ان سنتون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنکو لوگون نے بگاڑ دیا تہا اور اب تک بعضے لوگ ان مین کے یمن مین باقی ہین یا اللہ تو ہمکو ان مین سے کر اور ہمارا حشر ان کے ساتھہ کر مترجم کہتا ہے کہ ہم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اخیر زمانے مین اسلام کا تنزل شروع ہوگا اور جا بجا کافر مسلمانون کے اوپر غالب ہوتے جاوین گے یہان تک کہ تمام ممالک اور بلاد کافرون کی حکومت مین آجاوین گے اور سب جگہہ کافرون کا زور ہو جاویگا اور آخر پھر وہی شہر یعنے مکہ اور مدینہ جہان سے اسلام شروع ہوا تہا مسلمانون کی پناہ کی جگہہ ہوگی اور یہ امر کچھ ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ باقی ہے سب سے پہلے جو ملک مسلمانون کے قبضے سے گیا وہ اندلس کا ملک تہا جہان کی مسجدین اور مدرسے مسلمانون کے بنوائے ہوئے اب تک یادگار ہین اور ایک مسجد قرطبہ مین اتنی بڑی ہے کہ ویسی مسجد دنیا مین اور کہین نہین پر افسوس ہے کہ نصاری نے غالب آ کر اوس مسجد کو گرجا کر دیا ہے اور گذشتہ پچاس سال سے تو بہت جلد جلد مسلمانون کا تنزل ہو رہا ہے اور انکی حکومتین برباد ہوتی جاتی ہین کہ اگر ایسا ہی رہا خدا نخواستہ تو بہت قریب زمانے مین مسلمانون کی حکومت صرف مکہ معظمہ اور مدینہ مین رہ جاویگی وہ ملک جہان صدہا برس سے مسلمان بستے اور رہتے تہے اور کافرون کا نام ونشان تک نہ تہا اب وہان پر کافر بادشاہ ہین اور مسلمان ذلیل اور خوار جیسے ہندوستان کی سی بڑی وسیع

اور زرخیز ولایت مسلمانون کے قبضے سے نکلکر نصاری کے قبضے مین آئی پھر ابھی تھوڑے ہی روز گذرے کہ کاشغر کو چین کے بت پرستون نے چھین لیا اور بخارا اور خیوا اور وسط ایشیا کے ملک کو روس کے نصاری نے دبا لیا اور بلقان اور بوسنیا اور سرویا اور جبل اسود جو روم کے سلطان کے زیر نگین تھے وہ خود مختار ہوگئے اسی طرح یونان کا حاکم نصرانی بادشاہ خود مختار ہوگیا اب اسوقت مین جب مین اس حدیث کی تفسیر لکھہ رہا ہون مرو اور ترکمانون کا ملک روس کے نصاری نے دبا لیا ہے اور اسکی نظر افغانستان پر بھی ہے اور ادہر سے ہندوستان کے نصاری افغانستان پر دعوی کر رہے ہین اور ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکالکر وہان اپنا اقتدار جما رہے ہین اور جزیرہ عرب کے کئی بندر مثل عدن اور سواکن وغیرہ کو اپنے قبضے مین کیے ہین اب جو دو سلطنتیں نام کے لیے باقی ہین یعنے روم اور ایران کی وہ بھی نصاری سے خائف اور لرزان ہین اور انہی کی مرضی کے موافق انتظام کرتے ہین حدود شرعیہ کا نام و نشان نہین فسق و فجور کی علی الاعلان بازار گرم ہے اب وہ زمانہ بہت قریب معلوم ہوتا ہے جب نام کے لیے بھی مسلمانون کی سلطنت اور حکومت نرہے گی اور وہ سب نصاری کی رعایا بن کر رہینگے اور جب سچے مسلمان ہونگے وہ انکی حکومت سے بھاگ کر مکہ اور مدینہ مین دم لینگے اوسوقت اس حدیث کا پورے طور سے ظہور ہوجاوے گا اگر کوئی کہے کہ مکہ اور مدینہ مین تو اسوقت خود بدعات کا زور ہے اور قرآن و حدیث کی نرمی سے وہان کچھ شیاطین رہتے ہین جو ملائم ہوتے ہین پھر اسلام کے سمٹنے سے مکہ و مدینہ کی طرف کیا مراد ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان شیاطین کا زور مکہ اور مدینہ مین فی الحال ہے جبکہ سچے اور پکے مسلمان ساری دنیا مین پہیلے ہوئی ہین پھر جب یہ سب سچے مسلمان کافرون سے ڈر کر مکہ اور مدینہ مین جا رہین گے تو ان شیاطین کی اچھی طرح خبر لینگے اور اسوقت مین بڑی آزادی کے ساتھہ کتاب اور سنت کی پیروی حرمین مین رائج ہوگی اور بدعات کی سرکوبی بخوبی ہوجاویگی جو کوئی زندہ رہیگا وہ اسکو دیکھیگا انشاء اللہ تعالی عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینے مین اسطرح سے آجاویگا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی بل مین سما جاتا ہے

بَابُ ذِهَابِ الْاِیْمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ اخیر زمانے مین ایمان کا مٹ جانا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ **ترجمہ** انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک زمین مین اللہ اللہ کہا جاتا ہے **ف** یعنی جب کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ رہے گا اسوقت قیامت قائم ہوگی نووی نے کہا مراد یہ ہو کہ قیامت اسی وقت ہوگی جب سب لوگ بدترین رہ جاوینگے جیسے دوسری روایت مین ہے اور یمن کی طرف سے ایک ہوا آویگی قیامت کے قریب تو سب

مومن مرجاوینگے اور سچ ہے یہ بات کہ زمین مین کوئی اللہ کا نام لینے والا نرہے پہلے مجھکو قیاس سے بعید
معلوم ہوتی تہی پراس زمانے مین اسکی تصدیق ہوگئی اور حدیث پر کامل یقین ہوگیا ہمارے زمانے مین اسی
کے منکر بہت پہیلتے جاتے ہین اور کوئی اللہ کا نام لیوے تو اوسپر ہنستے ہین پہر قیامت کے قریب کمبخت اسی قسم کے منکر
یعنے دہری یا نیچری رہ جاوینگے اور اللہ کو ماننے والے سب اٹھ جاوینگے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ اللّٰہُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی اوس شخص پر جو اللہ اللہ کہتا ہوگا بلکہ جب یہ مریگا اسوقت
قیامت ہوگی بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِسْرَارِ بِالْاِیْمَانِ لِلْخَائِفِ جو شخص ڈرتا ہو ہنی عزت یا جان جانے سے تو
وہ اپنے ایمان کو چہپا سکتا ہے عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَحْصُوْا لِیْ کَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَخَافُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ مَا بَیْنَ السِّتِّ مِائَۃِ
اِلَی السَّبْعِ مِائَۃِ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِیْنَا حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا
یُصَلِّیْ اِلَّا سِرًّا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تہے آپنے فرمایا
گنو کتنے آدمی اسلام کے قائل ہین پہر ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ڈرتے ہین ہمپر کوئی آفت آنے سے
دشمنون کی وجہ سے اور ہم چہہ سو آدمیون سے لیکر سات سو تک ہین ف یعنی ہماری تعداد اسقدر ہے
پہر ہمکو دشمنون سے کیا خوف ہو آپ کیون ڈرتے ہین بخاری کی روایت مین ایک ہزار پانسو ہین اور ایک
روایت مین پانسو ہین اور اس اختلاف کو یون رفع کیا ہے کہ عورتین بچے سب ملاکر ایک ہزار پانسو ہونگے
اور مرد چہہ سو یا سات سو ہونگے اور لڑنے کے قابل پانسو ہونگے سبحان اللہ صحابہ کرام کے دل ایسے مضبوط تہے کہ
صرف چہہ سو سات سو آدمیون پر انکو دشمنون کا ڈر نہ تہا اور ایک زمانہ ہے کہ صرف ہندوستان مین سات کروڑ
مسلمان ہین اور ساری دنیا مین تو بیس کروڑ سے کم نہ ہونگے پہر بہی اپنے دشمنون سے ایسا ڈرتے ہین
جسکی انتہا نہین ت آپنے فرمایا تم نہین جانتے شاید بلا مین پڑجاؤ حذیفہ نے کہا پہر ایسا ہی ہوا ہم بلا مین
پڑگئے یہان تک کہ بعضے ہم مین سے نماز بہی چہپکے پڑہتے ف یہ ان فتنون مین ہوا جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے بعد ظاہر ہوئے اور مسلمان آپس مین لڑنے لگے پہر ایسی مصیبت آئی کہ نماز
پڑہنا دشوار ہوگیا ایک کے اختیار مین تہا آخر گہر ہی مین پڑہنے لگے اور مسجد مین جماعت موقوف ہوگئی
ہمارے زمانے مین بہی مسلمان ایک دوسرے کے ایسے دشمن ہوگئے ہین کہ ایک جماعت کی مسجد مین دوسرے
جماعت والا نماز نہین پڑہ سکتا حالانکہ نماز ایسی عبادت ہے کہ یہود اور نصاریٰ بہی اوس کو منع نہین کرتے اور
مین نے ایک یہودی سے پوچہا کہ ہم تمہارے گرجا مین نماز پڑہین اوسنے کہا شوق سے پڑہو کیونکہ گرجا

قال

خدا کا گھر ہے کسی کا ملک نہین پھر جو چاہے اسمین خدا کو یاد کرے اور اُسکی بندگی کرے افسوس ہے کہ یہودیون کا
تو یہ خیال ہو اور مسلمانون کی یہ کیفیت کہ اگر ایک مسلہ مین کوئی اُن سے خلاف کرے تو پھر اُسکو اپنی مسجد مین آنے نہین
دیتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ اللہ تعالی فرماتا ہے اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدون مین اللہ کی یاد
سے کسی کو روکے تمام اہل قبلہ کو لازم ہے کہ کسی شخص کو خواہ وہ کتنا ہی مخالف ہو مسجد مین آنے سے اور اُسمین
نماز پڑھنے سے منع نہ کرین یہان تک کہ شیعہ اور خارجی اور معتزلے کو بھی منع کرنا اور نماز سے روکنا نادرست
ہے **بَابُ** تَاَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يَّخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ لِضُعْفِهٖ وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْاِيْمَانِ مِنْ غَيْرِ
دَلِيْلٍ قَاطِعٍ جو شخص ضعیف الایمان ہو اُسکا دل ملانا اور جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص کو مومن کہنا
عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ اَقُوْلُهَا ثَلَاثًا وَيُرَدِّدُهَا
عَلَيَّ ثَلَاثًا اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مال بانٹا تو
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانے کو دیجیے وہ مومن ہے آپنے فرمایا یا مسلمان ہے **ف** یعنی تو
اُسکو یقیناً مومن کیسے کہتا ہے شاید مسلم ہو تو یون کہہ وہ مومن ہے یا مسلم ہے تو اس سے اُس کے ایمان کا
انکار نہین نکلتا بلکہ منع کیا آپنے اُس کو یقیناً مومن کہنے سے اسوجہ سے کہ اُسکا ایمان دلیل یقینی سے ثابت
نہوا ہوگا دوسری یہ کہ ایمان ایک فعل قلبی ہے اُسکا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے برخلاف اسلام کے کہ وہ ظاہر
ہی زبان سے اقرار کرنے سے اور صاحب تحریر نے کہا کہ اس مین اشارہ ہے اُس شخص کے مومن ہونے کا کیونکہ آگے آپ
نے فرمایا کہ بعضے شخص کو مین زیادہ چاہتا ہون پر دیتا اور کو ہون ایسا نہ ہو وہ جہنم مین اوندھا گرایا جاوے
اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے اور اس مسئلہ مین بڑا اختلاف ہے اور
کچھ بیان اُسکا اوپر گزر چکا اور اسمین اشارہ ہے اُس مذہب کی طرف جو حق ہے کہ فقط زبان سے اقرار کر لینا
کافی نہین جب تک دل سے یقین نہ ہو اور کرامیہ اور بعضے مرجیہ یہ کہتے ہین کہ صرف زبان سے اقرار کر لینا
کافی ہے حالانکہ یہ صاف غلطی ہے اور خلاف ہے مسلمانون کے اجماع کے اور خلاف ہے اُن آیات اور احادیث
کے جن سے منافقون کا کفر ثابت ہوتا ہے حالانکہ منافقون کا یہی حال تھا کہ وہ دل سے یقین نہ رکھتے تھے
پر زبان سے اقرار کرتے تھے (نووی) **ف** مین نے تین بار یہی کہا کہ وہ مومن ہے آنحضرت نے بار بار یہی فرمایا
یا مسلمان ہے آنحضرت نے فرمایا مین ایک شخص کو دیتا ہون حالانکہ دوسرے کو اُس سے زیادہ چاہتا ہون اس ڈر سے کہ کہین
خدا اُسکو اوندھے منہ جہنم مین نہ گرا دے **ف** یعنی بعض آدمی ضعیف الایمان ہوتا ہے اور مین اُسکو

دنیا کا مال دیتا ہون تو اسوجہ سے نہین دیتا کہ مین اُسکو زیادہ چاہتا ہون چاہتا تو مین دوسرے کو ہون جسکا ایمان قوی ہے پر ضعیف الایمان کو اُسکا ایمان بچانے کے لیے دیتا ہون ایسا نہ ہو کہ وہ دنیا کا مال نہ ملنے سے خفا ہو جاوے اور اسلام سے پہر جاوے پہر جہنم مین اوندہے منہ گرے اور جسکا ایمان قوی ہے اُسکو اتنی ضرورت مال دینے کی نہین کیونکہ وہ ایمان سے پہرنے والا نہین نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حاکم سے سفارش کرنا درست ہے جائز کام مین اور بار بار وہی بات کہنا بہی جائز ہے اور مفضول فاضل کو وہ بات بتا سکتا ہے جسمین کوئی مصلحت ہو اور فاضل کو ضرور نہین کہ ہر مشورہ قبول کرلے بلکہ اُس مین غور اور فکر کرے اگر مصلحت کے خلاف ہو تو اُسکو رد کر سکتا ہے اور کسی کو یقیناً مومن کہنا نہین چاہیے جبتک دلیل یقینی نہ ہو اور امام اپنے رائے کے موافق مال کو صرف کر سکتا ہے ضروری کام مین پہر جو اُسکے بعد ضروری ہو اسی طرح اور کسی کے جنت مین جانیکا یقین نہین مگر جنکے لیے نص آگیا جیسے عشرہ مبشرہ وغیرہم اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچہ لوگون کو مال دیا اور مین وہان بیٹہا تہا تو آپنے بعضون کو نہین دیا حالانکہ وہ میرے نزدیک اُن سب مین بہتر تہے مینے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو نہین دیا مین تو قسم خدا کی اُسکو مومن جانتا ہون آپنے فرمایا یا مسلم پہر تہوڑی دیر مین چپکا ہو رہا بعد اُسکے اُسی خیال نے زور کیا اور مین نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو کیون نہین دیا قسم خدا کی مین اُسکو مومن جانتا ہون آپنے فرمایا یا مسلم پہر تہوڑی دیر مین چپ ہو رہا بعد اُسکے اُسی خیال نے زور کیا اور مینے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو کیون نہین دیا قسم خدا کی مین تو اُسکو مومن جانتا ہون آپنے فرمایا یا مسلم مین دیتا ہون ایک شخص کو اور مجہے دوسرے سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس ڈر سے کہ کہین اوندہے منہ جہنم مین نہ گرے

عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ وَزَادَ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ ترجمہ سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگون کو دیا اور مین بیٹھا تھا پھر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے آخر مین اٹھا اور مینے چپکے سے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو کیون چھوڑ دیا۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ یُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ ترجمہ محمد بن سعد سے یہی حدیث روایت کی گئی ہے اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری گردن اور مونڈھے کے بیچ مین مارا اور فرمایا کیا لڑتا ہے اے سعد مین دیتا ہون ایک آدمی کو آخر تک

بَابُ زِيَادَةِ طُمَأْنِيْنَةِ الْقَلْبِ وَتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ جب دلیلین خوب سوجھ جاوین تو دل کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمکو شک کیون نہ ہو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شک ہوئی انہون نے کہا اے پروردگار مجھکو دکھلا دے تو کسطرح جلاویگا مردون کو پروردگار نے فرمایا کیا تجھے یقین نہین اسبات کا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کیون نہین مجھکو یقین ہے پر مین چاہتا ہون کہ میرے دل کو اور زیادہ اطمینان ہوجاوے **ف** نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس عبارت کے مطلب مین کہ ہمکو شک کیونکر ہو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہوئی کئی اقوال پر سب سے بہتر اور صحیح وہ ہے جو امام ابو ابراہیم مزنی اور ایک جماعت علما نے بیان کیا ہے یعنی مطلب اسکا یہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شک ہونا محال تھا اور جو انکو شک ہوتی باوجود پیغمبر ہونے کے تو اور پیغمبرون کو بھی شک ہوتی حالانکہ تم جانتے ہو کہ مجھکو شک نہین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی شک نہ تھی اور یہ آپ نے اسواسطے فرمایا کہ جب یہ آیت اوتری وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى الآیہ تو بعضے لوگون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر غلط گمان کیا اور یہ کہا کہ انکو شک ہوئی مُردون کے جی اُٹھنے مین اور ہمارے پیغمبر کو شک نہین ہوئی تب آپنے انکا گمان غلط کرنے کو لیے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر تھے اور پیغمبر بھی کیسے خلیل اللہ پھر اگر انکو شک ہوتی تو مجھکو بھی ضرور شک ہوتی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپنے اپنے اوپر مقدم کیا بطریق تواضع اور ادب کے اور شاید اسوقت تک آپکو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ آپ سب پیغمبرون سے درجے مین زیادہ ہین پھر اختلاف کیا ہی علما نے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شک نہ تھی تو انہون نے

خدا سے درخواست کیون کی کہ مجھکو دکھلا دے تو کیونکر جلاویگا مردون کو بیان کیا ہے کئی وجہون کو ایک
ظاہر یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مُردون کے جی اُٹھنے پر یقین تہا پر اُنہون نے چاہا کہ اور زیادہ
دل کو اطمینان ہوجاوے اور یہ اسطرح ہے کہ پہلے حضرت براہیم علیہ السلام کو دلائل سے علم حاصل ہوچکا
تہا کہ اللہ مُردون کو جلاویگا لیکن اُنہون نے اپنی آنکھون سے اس امر کو نہ دیکھا تہا اسواسطے اُنہون نے
چاہا کہ علم استدلالی سے بڑہکر یقین حاصل ہو اور وہ مشاہدہ سے ہوتا ہے کیونکہ علم استدلالی مین شکوک
باقی رہتے ہین پہر مشاہدہ سے وہ سب شکوک مٹ جاتے ہین یہ مذہب ہے امام ابو منصور ازہری کا دوسری
وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا درجہ خدا کے پاس آزمانا چاہا کہ خدا اُنکی درخوست قبول کرتا ہو یا نہین
اور اسصورت مین اَوَلَمْ تُؤْمِن کے یہ معنی ہونگے کیا تجھکو یقین نہین اسبات کا کہ تو میرا دوست ہے اور تیرا
مرتبہ اور درجہ میرے نزدیک بڑا ہی ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے یقین کو بڑہانا چاہا اگرچہ
پہلے ہی اُنکو یقین تہا اور شک بالکل نہی پر وہ علم الیقین تہا اُنہون نے چاہا کہ اس سے بڑہ کر عین
الیقین کا درجہ حاصل ہوجاوے چوتہی وجہ یہ ہے کہ جب اُنہون نے مشرکون پر دلیل قائم کی کہ میرا پروردگار جلاتا
ہے اور مارتا ہے تو خدا سے چاہا کہ اس امر کو دکھلادے تا اُنکی دلیل صاف ثابت ہوجاوے اور بعضون نے اور
وجہین بیان کی ہین پر وہ ظاہر نہین ہین امام ابو الحسن واحدی نے کہا اختلاف کیا ہے لوگون نے
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیون کیا تو اکثر لوگون نے کہا ہے کہ اُنہون نے ایک مردار جانور
دریا کے کنارے دیکھا جس مین درندے اور پرندے اور دریا کے جانور کہا رہے تہے اُنکو یہ خیال آیا کہ اس جانور
کے ٹکڑے کیونکر اکٹھے ہونگے اور اُن کے دل کو شوق ہوا کہ مُردہ کا جی اُٹہنا دیکھین اُنکو شک نہ تہی
لیکن اُنہون نے یہ بات چاہی کہ اُسکو دیکھ لین جیسے مومنین چاہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور جنت کو دیکھین اور خدا کے دیدار کی طالب ہین حالانکہ اُنکو یقین ہے ان سب کا اور شک نہین
ہے اُن مین انتہے ت اور رحم کرے اللہ تعالی حضرت لوطؑ پر وہ پناہ چاہتے تہے مضبوط تخت
کی ف جب فرشتے اللہ کا عذاب لیکر حضرت لوط علیہ السلام پاس آئے تو خوبصورت لڑکون کی
بہیس مین آئے تہے حضرت لوطؑ نے اُنکو مہمان سمجہکر اُنکی مہمانی کرنی چاہی پر اُنکی قوم کے لوگ جو لواطت اور
لونڈے بازی مین مبتلا تہے جمع ہوکر آئے اور اُن مہمانون کو ستانا چاہا حضرت لوطؑ نے کوئی دقیقہ اُن
مہمانون کی خاطرداری اور دلجوئی مین نہ چہوڑا اور اپنی قوم کے لوگون سے کہا خدا سے ڈرو اور مجہکو
رسوا مت کرو مہمانون کے روبرو اگر تمکو ویسی ہی خواہش ہے تو میری بیٹیان حاضر ہین اسپر بہی اُنہون نے
نہ مانا تب حضرت لوطؑ نے فرمایا کاش مجہے زور ہوتا تو تمکو روکتا یا پناہ لیتا کسی مضبوط تخت کی یعنے میرے

کنبے والے ہوتے تو اُن کی پناہ لیتا اور یہ جو اُنہون نے اپنی قوت کا اور اپنے کنبے والون کی پناہ کا ذکر کیا تو اسوجہ سے نہ تھا کہ وہ خدا سے غافل تھے بلکہ اُنہون نے اپنے مہمانون کے دل کو خوش کرنا چاہا کہ میرا بس جہان تک چلتا مین تمکو بچاتا اور شاید اُسوقت رنج مین اللہ تعالی کی پناہ لینا بھول گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اُونپر رحم کرے **ف** اور اگر مین قیدخانے مین اتنے دنون رہتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو مین تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا **ف** جب زلیخا کی تہمت سے حضرت یوسف علیہ السلام قید ہوئے تو مدت تک یعنے کئی برس تک قیدخانے مین رہے آخر عزیز مصر کی طرف سے ایک بلانیوالا آیا کہ چلکر اُسکی خواب کی تعبیر بیان کرین پر حضرت یوسف ؑ نے نہ مانا اور فرمایا جبتک عورتون کے مکر کی دریافت نہ ہوگی اور میری صفائی بالکل نہ ہوجاوے گی اُسوقت تک مین نہ آؤنگا تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت یوسف ؑ کی فضیلت بیان کی کہ اُن مین کسقدر صبر اور استقلال تھا کہ ایسا دوسرے مین ہونا مشکل ہے کہ انسان جب مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے تو جسطرح ہوسکے اُس سے چھوٹنے مین جلدی کرتا ہے۔ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثِ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَلٰكِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ حَتّٰی جَازَهَا ترجمہ دوسری روایت بھی ابوہریرہ سے ایسی ہی ہے اُس مین یہ ہے کہ پڑھا آپ نے اس آیت کو یہان تک کہ پورا کیا اُسکو **عَنِ** الزُّهْرِیِّ کَرِوَایَةِ مَالِكٍ بِاِسْنَادِهٖ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ حَتّٰی اَنْجَزَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** وُجُوْبِ الْاِیْمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی جَمِیْعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهٖ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کا یقین کرنا اور تمام شریعتون کو آپ کی شریعت سے منسوخ سمجھنا واجب ہے۔ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پیغمبر کو وہی معجزے ملے ہین جو اُس سے پہلے دوسرے پیغمبر کو مل چکے تھے پھر ایمان لائے اُونپر آدمی لیکن مجھکو جو معجزہ ملا وہ قرآن ہے جو اللہ نے بھیجا میرے پاس (ایسا معجزہ کسی پیغمبر کو نہین ملا) اسلیے مین امید کرتا ہون کہ میری پیروی کرنیوالے اور پیغمبرون کی پیروی کرنے والون سے زیادہ ہونگے قیامت کے دن **ف** یعنے میرا معجزہ قرآن ایسا کھلا معجزہ ہے جو پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملا اسلیے میری تابع زیادہ ہونگے یا قرآن ایسا معجزہ ہے جسمین سحر وغیرہ کا شبہ ہو سکتا تھا اسلیے میری پیروی کرنیوالے زیادہ ہو گے یا اور پیغمبرون کے معجزے گذر گئے جیسے اُنکا زمانہ گذر گیا اور میرا معجزہ جو قرآن ہے قیامت تک باقی ہے اور وہ

فارجو — اوتیتہ

[illegible]

معجزہ اسواسطے ہے کہ قرآن کے طرز بیان اور اسکے فصاحت و بلاغت اور غیب کے حالات بتلانے سب آدمیون کو عاجز
کر دیا کہ کوئی اسکی مثل ایک سورۃ بھی بنا سکے اگر وہ سب جمع ہون تب بھی نہین ہو سکتا اور آج تیرہ سو برس گزرے ہزارون
قرآن کے مخالفین ہوئے پر کسی سے یہ نہو سکا کہ اسکے مقابلے کی ایک سورۃ بناتا ہمارے زمانے مین بعض بیوقوف
عقل کے دشمن ہندی بھائی ایسے نکلے ہین جو قرآن کی عربیت کو فصیح نہین جانتے اور اُسپر اعتراض کرتے
ہین کوئی اُن سے پوچھے کہ تمنے عربی زبان مین کیا لیاقت پیدا کی ہے اور صرف و نحو بھی جانتے ہو یا نہین
تو جواب ملتا ہے کہ نہین سبحان اللہ سینڈکی کو بھی زکام ہوا بڑے بڑے عرب کے اہل زبان تو قرآن کو سنکر حیران
ہو گئے اور ایمان لائے اور آجتک اُسکی فصاحت اور بلاغت اور طرز بیان بے مثل ہونیکا اقرار کرتے ہین پر یہ
کل کے لونڈے یا ہندی بوڑھے کھوسٹ جنکو کوئی مسلمانون کی حکومت مین ٹکے کو نہ پوچھے مسلمانون کے مصلح
بنکر بیٹھے ہین اور یہ اصلاح کرتے ہین کہ حدیث اور قرآن کو میٹتے ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس حدیث مین فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میری پیروی کرنے والے زیادہ ہونگے قیامت کے
دن یہ بھی آپکا ایک معجزہ ہے کیونکہ آپکی وفات کے بعد اللہ تعالی نے اسلام کو ایسی رونق بخشی کہ مغرب سے مشرق
تک پھیل گیا اور بڑی بڑی ولایتین مُسلمانون نے فتح کین اور جیسی امید آپکی تھی ویسے ہی اللہ تعالی
نے کر دکھایا خدا کا شکر ہے اُس کی نعمتون پر جو بے انتہا ہین اے خدا جیسے تو نے پہلے اسلام کو ترقی بخشی تھی
اور مخالفین کو زیر کیا تھا ویسی ہی اس زمانہ مین بھی اسلام کی مدد کر اور اپنے سچے دین اور سچے پیغمبر کی طفیل سے
مسلمانون کے دلون کو مضبوط کر تا دی پھر سے دین کی ترقی مین مصروف ہون اور دنیا مین نیکنامی اور عزت
اور آخرت مین ثواب و جنت حاصل کرین آمین یا رب العالمین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ
وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اس امت
کا یعنے میرے وقت اور میرے بعد قیامت تک) کوئی یہودی یا نصرانی یا اور کوئی دین والا) میرا حال سنے پھر
ایمان نہ لاوے اوس پر جسکو مین دیکر بھیجا گیا ہون (یعنے قرآن پر) تو جہنم مین جاویگا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگلی شریعتین سب منسوخ ہوگئین ہمارے پیغمبر کی شریعت سے اور یہ بات نکلی کہ جسکو اسلام
کی دعوت نہ پہونچی وہ معذور ہے کیونکہ یہ قاعدہ اصول مین ثابت ہو چکا ہے کہ شریعت آنے سے پیشتر کوئی حکم
انسان پر نہین ہوتا لطیفہ اگرچہ اس زمانہ مین مُسلمان ہر ایک ملک و ولایت مین پھیل گئے ہین پر وہ سب کے
سب اپنے دنیا کے کامون مین مصروف ہین اور دین کو اُنہون نے بالائے طاق رکھ دیا ہے الا ماشاء اللہ

دین کی دعوت کافرون کو تو کیا وہ عام مسلمانون کو بھی دین کے احکام نہین بتلاتے یہان تک کہ اکثر مسلمان شریعت
کے احکام سے بالکل ناواقف ہوگئے ہین اور صرف نام کے لیے مسلمان کہے جاتے ہین یہ دعوت دین کی ایسی
ضروری چیز ہے کہ ہر ایک پیغمبر نے اپنی ساری عمر اسمین صرف کی ہے اور اسکا فائدہ بیحد اور بے شمار ہے جب حضرت
عیسی علیہ السلام خدا تعالی کے پاس تشریف لیے گئے تو انکے حوارین نے دین کی دعوت پھیلانا شروع کی اور
باوجودیکہ ان کے مخالف زورآور اور دنیا کے حاکم تھے پر آخر اس دعوت نے رفتہ رفتہ ایسا اثر کیا کہ مخالفین کی
قوت ٹوٹ گئی اور ہزارون لاکھون ان مین کے عیسوی ہوگئے اور آخر عیسویون کی قوت یہان تک بڑہی کہ
ساری دنیا مین انکا دین پھیل گیا چنانچہ ہمارے زمانے تک اوس دعوت کا اثر باقی ہے اور ابتک عیسوی عالم
دعوت کو نہین چھوڑتے اور رات دن تحریر اور تقریر سے عیسوی مذہب کو تائید اور مدد دیتے ہین اور جس ملک
کے لوگون کو سنتے ہین کہ وہ دین عیسوی سے ناواقف ہین وہان فوراً جیسے ہوسکتا ہے پہونچتے ہین
اسکام مین چاہے جان جاوے چاہے عزت سب قبول ہے وہ اپنے دین پھیلانے کے لیے سب گوارا
کرلیتے ہین بڑا افسوس ہے کہ مسلمان اس سے بالکل غافل ہین اور انکے ملا اور مولوی اور درویش سوا آرام سے
روٹیان کہانے کے دین کا کوئی کام نہین کرتے نہ سفر کرتے ہین نہ اور ملک کی اقوام کی زبانین سیکھتے ہین نیز
نہ اور زبانون مین اسلام کی کتابون کا اور قرآن کا ترجمہ پھیلاتے ہین ہمارے بڑے رنج کی بات ہے کہ نصاری
نے اپنی واقفیت کے واسطے قرآن کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی اور جرمنی زبانون مین کیا پر مسلمانون کو یہہ
توفیق نہین کہ وہ قرآن کا اور دین کی کتابون کا ترجمہ غیر زبانون مین خصوصاً کافرون کی زبانون مین کرکے
اسکے لاکھون ہزارون نسخے کافرون مین پھیلادین تاکہ وہ سچے دین شریعت سے واقف ہون نصاری
نے اپنا دین ایسا خراب کرلیا ہے کہ عاقل آدمی اگر ذرا بھی اپنے عقل سے کام لیوے تو اسکو یہ دین لغو معلوم ہوتا ہے
تین خدا کا ایک خدا اور ایک کے تین ایسی واہی بات ہے جو کسی کے ذہن مین نہین آتی پھر یہ کہنا کہ عیسے خدا کے
بیٹے ہین باوجودیکہ عیسے کہاتے تھے اور پیتے تھے اور ہگتے تھے اور موتتے تھے اوس سے بھی زیادہ
خلاف قیاس اور بعید از عقل ہے تو وہ دعوت کے زور سے کم عقلون اور بیوقوفون مین بھی پھیلتا جاتا ہے
اسلام کا تو دین ایسا صاف اور کھرا اور بے لوث ہے جسمین سوائے ایک سچے خدا برحق کے جس نے ہمکو اور آسمان
اور زمین اور سب مخلوقات کو پیدا کیا کسی اور کی پرستش نہین اور اس دین مین کوئی بات عقل سلیم کے خلاف
نہین جیسے اور دینون مین پائی جاتی ہے پھر یقین ہے کہ اگر مسلمان نصاری کی نسبت اپنے پیارے
دین کے پھیلانے مین عشر عشیر بھی کوشش کرین تو اسکا اثر نصاری کی کوشش سے کہین زیادہ ہوگا
اور چونکہ اس زمانے مین لوگون کا رجحان عقل کیطرف زیادہ ہے پس اس مین کوئی شک نہین کہ وہ سب دین

مین اسلام کو ترجیح دینگے اور شرک و کفر کو چھوڑ کر خدائے برحق کی توحید کے قائل ہونگے جو سب سے اعلیٰ رکن اسلام کا ہے اب یہ دعوت مختلف طور پر ہوسکتی ہے کچھ لوگ قرآن اور حدیث کا ترجمہ کافرون کی زبانون مین کرین کچھ اسلام کی حقیت کے دلائل بمقابلے اور مذہب کے نہایت صاف طور سے لکھکر ہر ایک قوم کے کافرون مین پہیلادین کچھ کافرون کی زبان سیکھکر اُن کے ملک مین جاکر زبانی پند اور نصیحت اور دعوت کرین ہکذا **عن** الشعبی قال رأیت رجلا من اھل خراسان سأل الشعبی فقال یا ابا عمرو ان قبلنا من اھل خراسان یقولون فی الرجل اذا اعتق امتہ ثم تزوجھا فھو کالراکب بدنتہ فقال الشعبی حدثنی ابو بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ثلاثۃ یؤتون اجرھم مرتین رجل من اھل الکتاب امن بنبیہ وادرک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فامن بہ واتبعہ وصدقہ فلہ اجران وعبد مملوک ادی حق اللہ علیہ وحق سیدہ فلہ اجران ورجل کانت لہ امۃ فغذاھا فاحسن غذاءھا ثم ادبھا فاحسن ادبھا ثم اعتقھا وتزوجھا فلہ اجران ثم قال الشعبی للخراسانی خذ ھذا الحدیث بغیر شیء فقد کان الرجل یرحل فیما دون ھذا الی المدینۃ ترجمہ ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا شعبی سے پوچھا کہ ہمارے ملک کے لوگ کہتے ہین جو شخص اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اُس سے نکاح کر لیوے تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہدی کے جانور پر سواری کرے شعبی نے کہا مجھ سے بیان کیا ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہون نے ابو موسیٰ اشعری سے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو اُس شخص کو جو اہل کتاب مین سے ہو یعنے یہودی یا نصرانی ایمان لایا ہو اپنے پیغمبر پر پھر میرا زمانہ پاوے اور مجھ پر بھی ایمان لاوے اور میری پیروی کرے اور مجھ کو سچا جانے تو اُسکو دوہرا ثواب ہے اور ایک اُس غلام کو جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے میان کا بھی اُسکو دوہرا ثواب ہے اور ایک اُس شخص کو جسکے پاس ایک لونڈی ہو پھر اچھی طرح اُسکو کھلاوے اور پلاوے بعد اُسکے اچھی طرح تعلیم اور تربیت کرے پھر اُسکو آزاد کرے اور اُس سے نکاح کر لیوے تو اُسکو بھی دوہرا ثواب ہے پھر شعبی نے خراسانی سے کہا تو یہ حدیث لے بے محنت کے نہین تو ایک شخص اس سے چھوٹی حدیث کے لیے مدینے تک سفر کرتا **ف** یہ شعبی نے اسواسطے کہا کہ خراسانی کو حدیث کی قدر ہو اور وہ اُسکو یاد رکھے سبحان اللہ اگلے لوگون نے دین کے واسطے کیسی کیسی بے انتہا کوششین کین ہین کہ ایک ایک حدیث سننے کے واسطے منزلون کا سفر اور تکلیفین اُٹھائین اللہ اُنکو جزائے خیر دیوے تمام مسلمانون کی طرف سے اس لیے کہ اُنکا احسان سب مسلمانون پر ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اُس اہل کتاب کی جو مسلمان ہو جاوے اور

اور اُس غلام کی جو خدا کی اور میاں کے دونوں کے حقوق ادا کرے اور اُس شخص کی جو اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اُس
سے نکاح کرلیوے عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **باب**
بَيَانِ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حضرت عیسی علیہ السلام
کے اترنے کا بیان اور شریعت محمدی کے موافق چلنے کا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا
يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُسکی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے البتہ قریب ہے جب اتریں گے عیسے مریم کے بیٹے تم لوگوں میں اور حکم کریں گے موافق اس شریعت
کے اور انصاف کریں گے اور توڑ ڈالیں گے ترسول کو جو نصارے نے بنا رکھی اور اسکی پرستش کرتے ہیں اور مار
ڈالیں گے سور کو اور موقوف کریں گے جزیے کو اور بہت دینگے مال کو یہاں تک کہ کوئی نہ لے گا **ف**
نووی نے کہا حضرت عیسی علیہ السلام توڑ ڈالیں گے ترسول کو اس سے یہ نکلتا ہے کہ منکرات اور لہو و لعب اور باطل کے
آلات جیسے باجے اور تصاویر وغیرہ توڑ ڈالنا چاہیے اور سور کا مارنا بھی اسی قسم میں سے ہے اور اسمیں دلیل ہے
اُس مذہب کی جو مختار ہے کہ سور کو ہم جہاں پاویں اگرچہ دار الکفر میں ہو اور ہم قادر ہوں اُسکے قتل پر تو قتل کریں
اسکو اور یہ قول شاذ ہے کہ اسکو چھوڑ دیں اور یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسی موقوف کردینگے
جزیے کو یہی صحیح معنے ہے حدیث کا یعنے اُس زمانے میں کافروں کو حکم ہوگا یا مسلمان ہوں یا قتل کیے جاویں
جزیہ لینا موقوف کیا جاویگا ایسا ہی کہا ہے امام ابو سلیمان خطابی نے اور قاضی عیاض نے نقل کیا بعض علماء سے
کہ حضرت عیسی جزیہ مقرر کریں گے سب کافروں پر اور اسیوجہ سے مال کی زیادتی ہوگی پر یہ صحیح نہیں ہے اور ٹھیک معنے
وہی ہے جو خطابی نے کہا اور اسیطرف گئے ہیں جمہور علماء مگر اس صورت میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ حکم تو خلاف
شریعت محمدی ہے اور حدیث میں یہ آیا ہے کہ حضرت عیسی موافق شریعت محمدی کے حکم کریں گے اسکا جواب یہ
ہے کہ یہ حکم شریعت محمدی کے خلاف نہیں ہے اسلیے کہ جزیہ لینے کا حکم اسیوقت تک ہے جبتک حضرت عیسی
علیہ السلام اتریں اور جب یہ امر حدیث میں صحیح ہے تو یہ حکم ہماری شریعت محمدی کا ہوا نہ عیسی علیہ السلام کا اور
جو فرمایا بہت دینگے مال کو تو مطلب یہ ہے کہ عدل اور انصاف کی وجہ سے برکت بہت ہوگی اور مال بڑھ جاویگا یا زمین
اپنے خزانے نکالدیگی جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے یا لوگوں کی رغبت مال کی طرف کم ہوگی بوجہ قرب قیامت
کے اسوجہ سے مال بہت پڑا رہیگا اور اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کو عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ
ابْنِ عُيَيْنَةَ اِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِيْ رِوَايَةِ يُوْنُسَ حَكَمًا عَدْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ اِمَامًا

ن وَاِكْرَامُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَبَيَانُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ لَا تُنْسَخُ وَاَنَّهٗ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْهَا ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ن عادلا

مُقْسِطًا وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ
الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةَ ترجمہ زہری سے دوسری روایتین بہی ایسی ہی ہین ابن عیینہ کی روایت
مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام امام ہونگے انصاف کرنے والے اور حاکم ہونگے عدل کرنے والے اور یونس کی
روایت مین ہے کہ حاکم ہونگے عدل کرنے والے اور اسمین یہ نہین ہے کہ امام ہونگے انصاف کرنے والے اور
صالح کی روایت مین ہے کہ حاکم ہونگے انصاف کرنے والے جیسے لیث کی روایت مین ہے اُس مین اتنا زیادہ
ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اتنا بہت مال بہاوینگے کہ ایک سجدہ اُس زمانے مین ساری دنیا سے بہتر ہوگا ٭
ف یعنی لوگون کی رغبت اُس زمانے مین عبادت کی طرف زیادہ ہوگی بوجہ قرب قیامت کے اور مال سے نفرت
ہوگی تو ایک سجدہ اُنکے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا اور قاضی عیاض نے کہا ایک سجدہ کا ثواب اُس زمانے مین ساری
دنیا کا تصدق کرنے سے زیادہ ہوگا کیونکہ مال کی اُسوقت احتیاج نہ ہوگی بسبب کثرت کے اور سجدے سے مراد یہی ظاہری
معنے ہے سجدے کا یا نماز مقصود ہے ت پہر ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑہو کوئی
ایسا نہین اہل کتاب مین سے جو ایمان نہ لاوے عیسی پر اُن کے مرنے سے پہلے ف یعنی حضرت عیسی علیہ السلام
جب اُترینگے تو اُن کے زمانے مین جو اہل کتاب ہونگے وہ ایمان لاوینگے اُون پر اور یقین کرینگے اپنی غلطی کا
اور جانینگے کہ وہ اللہ کے بندے ہین اور اُس کی لونڈی کے بیٹے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو ہریرہ کا مذہب
یہی تھا کہ قرآن مین جو قبل موتہ کی ضمیر ہے وہ حضرت عیسی کی طرف پہرتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت مفسرین
کا اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ وہ ضمیر اہل کتاب کی طرف پہرتی ہے اور معنی آیت کا یہ ہے کوئی اہل کتاب
سے ایسا نہین جو اپنے مرنے سے پہلے عیسے پر ایمان نہ لاوے یعنے جان نکلنے کے وقت اُسکو حق بات کہل
جاتی ہے کہ مین جو عیسی کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا جانتا تہا یہ غلط ہے پر اُسوقت کا ایمان فائدہ نہ دیگا اسواسطے
کہ وہ حالت نزع اور سکرات ہے اور ایسی حالت مین قول اور فعل کسی کا اعتبار نہین اور ایسی حالت مین نہ اسلام
صحیح ہے نہ کفر نہ وصیت نہ بیع نہ عتاق نہ اور کسی قسم کا کوئی عقد کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا اُن لوگون کی توبہ
قبول نہین جو برائی کیا کرتے ہین جب موت آن پڑتی ہے تو کہتے ہین اب ہم نے توبہ کی اور یہ مذہب زیادہ ظاہر
ہے کیونکہ پہلے مذہب کے موافق آیت خاص ہو جاتی ہے اوس کتابی سے جو حضرت عیسےؑ کے زمانے مین ہوگا اور
دوسرے مذہب کے موافق ہر ایک کتابی کیلیے عام رہتی ہے اور مؤید ہے اُس کی قراءت قبل موتہم کی اور بعضون نے
یہ کہا کہ بہ کی ضمیر ہمارے پیغمبر کی طرف پہرتی ہے اور موتہ کی کتابی کی طرف اور معنے آیت کا یہ ہے کہ ہر ایک کتابی
ایمان لاویگا ہمارے پیغمبر پر اپنے مرنے سے پہلے واللہ اعلم (نووی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاللہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ
وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَۃَ وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْہَا وَلَتَذْہَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَ
لَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم
خدا کی مریم کے بیٹے اُتریں گے (آسمان سے) اور وہ حاکم ہونگے عدل کرینگے تو توڑ ڈالیں گے صلیب کو اور مار
ڈالیں گے سُور کو اور موقوف کردیں گے جزیے کو اور چھوڑ دینگے جوان اونٹ کو پہر کوئی محنت نکرے گا اُسپر ف
یعنی کوئی اُس کی پرواہ نکریگا نہ اُس کی خدمت کرے گا اسوجہ سے کہ دنیا کے مال بے حد پڑے ہونگے لوگوں کو حاجت
نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ جلدی جلدی اپنے عقبیٰ کی فکر کرینگے قاضی عیاض نے اور صاحب مطالع نے
کہا لَا یُسْعٰی عَلَیْہَا کے معنی یہ ہیں کہ اُسکی زکوٰۃ نہ لینگے اِسوجہ سے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ تاویل باطل ہے
کئی وجوہ سے اور جواب وہی ہے جو معنے ہمنے بیان کیے (نووی) ت اور لوگوں کے دلوں میں سے کپٹ اور
دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اور بلاوینگے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا اسوجہ سے کہ حاجت
نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب مریم کا بیٹا اُترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے
ہوگا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ
مَرْیَمَ فِیْکُمْ فَاَمَّکُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب
مریم کے بیٹے اُتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّکُمْ مِّنْکُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ
ذِئْبٍ اِنَّ الْاَوْزَاعِیَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ قَالَ ابْنُ
اَبِیْ ذِئْبٍ ہَلْ تَدْرِیْ مَا اَمَّکُمْ مِّنْکُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِیْ قَالَ فَاَمَّکُمْ بِکِتَابِ رَبِّکُمْ عَزَّوَجَلَّ وَسُنَّۃِ
نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اُتریں گے تم لوگوں میں پہر امامت کرینگے تمہاری تم ہی میں سے ولید
بن مسلم نے کہا میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی زہری سے اُنہوں نے نافع سے
اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُسمیں یہ ہے کہ امام تمہارا تم ہی میں سے ہوگا ابن ابی ذئب نے کہا تو جانتا ہے
اسکا مطلب کیا ہے امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے میں نے کہا بتلاؤ اُنہوں نے کہا امامت کرینگے حضرت
عیسیٰؑ تمہاری تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے پیغمبرؐ کی سنت سے ف یعنی تابع ہونگے شریعت محمدی

کے اور پیروی کرینگے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ پیغمبر ہین پر اونکی پیغمبری کا زمانہ ہمارے پیغمبرؐ کے
ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا مین آوینگے تو ہمارے پیغمبرؐ کی امت مین شریک ہو کر قرآن اور حدیث کے موافق عمل کرینگے
اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود مجتہد مطلق ہونگے اور قرآن اور حدیث سے احکام نکالینگے
اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات بعید از عقل ہے کہ پیغمبر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال حنفیہ
کا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر چلینگے بلکہ ایسے خیال مین توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
نکلتی ہے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے انہیں علماء محققین نے رد کیا ہے اور خود حنفی مذہب کے علماء نے اسکو
باطل قرار دیا ہے اسیطرح یہ قول کہ امام مہدی علیہ السلام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہونگے یا حضرت خضر علیہ السلام
ابو حنیفہ کے شاگرد تھے یہ سب خرافات ہین جنپر ایک دلیل بھی کتاب و سنت یا عقل سلیم سے نہین اور تعجب ہے
ان علماء سے جنہون نے بے سمجھے بوجھے ایسی واہی باتون کو اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اور جاہل ان باتون
پر فریفتہ ہو جاتے ہین اللہ جل جلالہ سے امید ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونون
قرآن اور حدیث کے پیرو اور تابع ہونگے اور اہل حدیث کے ممد اور معاون ہونگے اور مجتہدین کے اختلافات بالکل
اوٹھا دینگے اور جو متعصب مقلد اونکا کہنا نمانینگے وہ ذلیل اور خوار ہونگے اور انکی تلوار سے قتل کیے جاوینگے
اور سب مسلمان ایک طریقہ پر ہوجاوینگے جو زندہ رہیگا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری اس کلام کی تصدیق کریگا
اور ہمارا اسلام اندونون حضرات کی خدمت مین پہونچا دیگا اور ہماری سعی اور کوشش انکی دعاء خیر سے آخرت
مین نیک ثمرہ دکھلاویگی اور ہمارا بھروسا تو بالکل ہمارے خداوند پر ہے جو ہمارا مالک ہے زندگی اور موت کے بعد
اور ہمکو اسکی غلامی اور بندگی فخر ہے دنیا اور آخرت مین اے ہمارے صاحب مالک خداوند ہمکو اپنی غلامی مین قبول
فرما اور ہمارا دل اپنی یاد مین لگا دے اور ہمکو فنا کر دے اپنے عشق اور محبت مین آمین یا رب العالمین عن
جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یقول لا تزال طائفۃ من
امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرہم
تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک
گروہ میری امت کا لڑتا رہیگا (کافرون اور مخالفون سے) حق پر قیامت کے دن تک وہ غالب رہیگا پھر عیسیٰ
علیہ السلام بن مریم اترینگے اور اس گروہ کا امام کہے گا آیئے نماز پڑھایئے (حضرت عیسیٰ سے کہیگا) وہ کہینگے
نہین تم مین سے ایک دوسرون پر حاکم رہین یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ عنایت فرمادیگا اس امت کو
ف کہ اتنے بڑے پیغمبر روح اللہ مسلمانون کے امام کی امامت قبول فرماوینگے اور ان کے پیچھے نماز

پڑھین گے سبحان اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرین گے ہمارے پیغمبر نے بھی ایکبار عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی ہے دوسرے یہ کہ اُس زمانے کو امام مہدی علیہ السلام ہونگے جو قائم مقام ہونگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بڑی فضیلت اور بزرگی والے ہونگے راضی ہو اللہ اُن سے۔

باب بیان اُس زمانہ کا جب ایمان مقبول نہ ہوگا

الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا فاذا طلعت الشمس من مغربھا امن الناس کلھم اجمعون فیومئذ لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا

ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہو گی جبتک آفتاب پچھم سے نہ نکلے پھر جب آفتاب پچھم سے نکلیگا اُسوقت سب آدمی ایمان لاوین گے خدا پر اگر اتنی بڑی نشانی دیکھ کر لیکن اُس دن کا ایمان فائدہ ندیگا اُس شخص کو جو پہلے ایمان نہین لایا یا اُس نے ایمان کے ساتھ نیکی نہین کی

ف اس لیے کہ خدا تو اُس ایمان کو منظور کرتا ہے جو غیب پر ہو اور جب نشان کھل گئین اور قیامت آ گئی اُسوقت تو کافر اور مومن سب ہی کو خدا پر یقین ہو جاویگا۔ قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اہل حدیث اور فقہا اور متکلمین اہلسنت کے نزدیک مگر باطنیہ نے (باطنیہ ایک فرقہ ہے صوفیون کا جو ساری آیتون اور حدیثون کو ظاہری معنے سے پھیر کر ایک دوسرا ہی مطلب نکالتا ہے اور مخالف ہے صحابہ اور تابعین اور ائمہ دین کی روش کا اور یہ فرقہ چھوٹا بچہ ہے نیچری اور فلسفی اور دہری حکیمون کا) اسمین تاویل کی ہے انتہی مترجم کہتا ہے کہ مینے اہل باطن کی تاویلات پر ایک مدت تک غور کیا اور اُن کے علل اور اسباب کو دیکھا تو اکثر تاویلات کرنے والون کے لیے مفید نہ ہوئین بلکہ جو قباحتین اُنہون نے اپنے سوء فہم سے ظاہری معنے مین خیال کیے تھے اُس سے وہ چند زیادہ مفاسد تاویلی معنے مین پیدا ہو گئے باوجود اسکے وہ لوگ اپنی تاویل ہی پر اڑ رہے اور یہ ایک وسوسہ ہے شیطان کا خدا اس سے پناہ مین رکھے اسی قسم کی ہے تاویل استوا کی ساتھ استیلا کے اور تاویل نزول کی ساتھ نزول رحمت کے اور تاویل سمع اور بصر وغیرہ صفات اللہ کی اور بعضی تاویلات ایسی دیکھین کہ اُون مین تاویل کی علت موافق عقیدہ صاحب تاویل کے معلوم نہین ہوتی اب اُسکا تاویل کرنا دو وجہ سے خالی نہین یاد تو وہ درحقیقت اُس عقیدے پر نہین جسکو ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ عقیدہ اپنے تئین ذلیل اور رسوا کرنیکے لیے یا آفت سے بچنے کے لیے اُسنے صرف زبان سے اپنی طرف منسوب کیا یا دیدہ و دانستہ حماقت اور سفاہت مین مبتلا ہے کہ تاویل ضرور نہ ہونیکے صورت مین بھی تاویل کرتا ہے۔ اس حدیث مین جو یہ آیا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم سے نہ نکلے تو اہل سنت نے اسکو اپنے ظاہری معنے پر محمول کیا ہے کیونکہ آفتاب کا پچھم سے نکلنا نہ محال ہے نہ خلاف عقل ہے نہ خداوند کریم کی قدرت کاملہ سے کچھ بعید ہے اس لیے کہ جسنے زمین کو مغرب سے مشرق

کی طرف متحرک کہا ہے وہ دنیا کے ختم کرتے وقت اگر اوسکو مشرق سے مغرب کی طرف متحرک کردیوے تو کیا مشکل ہے اب باطنیہ نے جو احادیث مین تاویل کی تو دو حال سے خالی نہین یا یہ تو وہ باطنیہ ہین جو درحقیقت دہری اور طبعی اور نیچری ہین اور خداوند کریم کے انکار کرنیوالے اس صورت مین تو البتہ تاویل کی ضرورت ہے پر جو معاذاللہ اس قسم کا بد اعتقاد ہو کہ خداوند کریم یا اوسکی صفات کاملہ جیسے علم اور قدرت وغیرہ کا منکر ہو تو اوسکو ضرورت ہی کیا ہے کہ پہلے حدیث اور قرآن کو تسلیم کرے اور بعد اوسکے تاویل کے درپے ہو اوسکے نزدیک تو دین اور ملت کوئی چیز ہی نہین اور اونسے تو جڑہ کاٹ دی معاذاللہ خدائی اور پیغمبری کی پہر ایسے لوگون سے جب آیات یا حدیث مین تاویلات مسموع ہوتی ہین تو اور زیادہ اونکی حماقت و نادانی کا ثبوت ہوتا ہے اسی قبیل سے ہے وہ جو بعض باطنیہ اہل الحاد نے ہمارے زمانے مین معجزات اور وحی اور حشر و نشر وغیرہ مین تاویل کی ہے اور فرشتون اور شیاطین اور جنون کا انکار کیا ہے یا یہ وہ باطنیہ ہین جو خداوند کریم اور اوسکی صفات کاملہ اور اصول دین کے قائل اور معترف ہین پہر ایسے لوگون کو کون سی ضرورت آن پڑی ہے جو احادیث مین تاویل کرین اور یہ امر یعنے آفتاب کا پچہم سے نکلنا ایسا ہی ہے جیسے آفتاب کا پورب سے نکلنا پہر جیسے آفتاب کے پورب سے نکلنے مین کسی قسم کا استبعاد نہین اسی طرح سے پچہم سے نکلنے مین بہی کوئی استبعاد نہین اور پورب اور پچہم اور شمال و جنوب یہ چارون جہتین اعتباری ہین اور ہر ایک قطعہ زمین کے لحاظ سے ان مین تبدل اور تغیر ہوتا رہتا ہے غرض قطبین مین نہ مشرق ہے نہ مغرب بلکہ آفتاب چہہ مہینے تک افق کو قریب اوسکے اوپر رہتا ہے اور چہہ مہینے تک اوسکے نیچے علاوہ اسکے طلوع اور غروب آفتاب کو اگر موافق قواعد فلسفہ قدیم کے دیکہین تو زمین کے ایک ذرہ سی حرکت غیر معمولی سے جو فنائے عالم کے وقت قیاس سے بعید نہین نقطہ مشرق مغرب اور نقطہ مغرب مشرق ہو سکتا ہے اور اگر موافق فلسفہ جدید کے دیکہین تو زمین کی حرکت ذاتی جو اپنے محور پر ہے اور حرکت مداری جو گرد آفتاب کے ہے دونون معلول ہین جذب اور کشش آفتاب اور ثقل ذاتی زمین کی پہر جب فنائے عالم کے قریب اس نظام شمسی کے تمام نسبتون اور حالتون مین تغیر پیدا ہو تو بدلنا نقطہ مشرق و مغرب کا کیا بعید ہے دوسرے یہ کہ اگر نظام شمسی اپنی حالت پر باقی رہے تب بہی حرکت ذاتی زمین کی دونون طرف جائز الوقوع ہے جیسے ایک گولی کو ادہر سے اودہر پہراوین یا اودہر سے ادہر وہ ہر حالت مین اپنی محور پر رہیگی اور یہ کچہ بعید از عقل نہین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایتین بہی ایسی ہی ہین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین باتین جب ظاہر ہو جاوین تو اوسوقت کسی کو ایمان لانے سے

فائدہ نہوگا اسکو جو پہلے سے ایمان نہ لایا یا نیک کام نہیں کیا ایک تو نکلنا آفتاب کا جدھر ڈوبتا ہے دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے
دابۃ الارض کا نکلنا **ف** یعنی زمین سے ایک جانور پیدا ہوگا جو مومنوں اور کافروں میں تمیز کردیگا **عن** ابی
ذرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمًا اَتَدْرُوْنَ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہِ الشَّمْسُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ تَجْرِیْ حَتّٰی تَنْتَھِیَ اِلٰی مُسْتَقَرِّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَۃً فَلَا تَزَالُ کَذٰلِکَ
حَتّٰی یُقَالَ لَھَا ارْتَفِعِیْ ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَۃً مِّنْ مَّطْلَعِھَا ثُمَّ تَجْرِیْ حَتّٰی
تَنْتَھِیَ اِلٰی مُسْتَقَرِّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَۃً وَّلَا تَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یُقَالَ لَھَا ارْتَفِعِیْ ارْجِعِیْ
مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَۃً مِّنْ مَّطْلَعِھَا ثُمَّ تَجْرِیْ لَا یَسْتَنْکِرُ النَّاسُ مِنْھَا شَیْئًا حَتّٰی
تَنْتَھِیَ اِلٰی مُسْتَقَرِّھَا ذَاکَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَیُقَالُ لَھَا ارْتَفِعِیْ اَصْبِحِیْ طَالِعَۃً مِّنْ مَّغْرِبِکِ فَتُصْبِحُ طَالِعَۃً
مِّنْ مَّغْرِبِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَتٰی ذَاکُمْ ذَاکَ حِیْنَ لَا
یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِھَا خَیْرًا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ایک دن فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے **ف** ظاہر
حدیث سے تائید ہوتی ہے فلسفہ قدیم کے خیال کو کہ زمین ساکن ہے اور آفتاب حرکت کرتا ہے مگر درحقیقت ایسا نہیں
کیونکہ مراد یہاں آفتاب کے چلنے سے روزمرہ کا طلوع اور غروب نہیں جو زمین کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے بلکہ مقصود وہ
حرکت ہے آفتاب کی جو اُسکے منازل میں ہے جیسے کلبی سے منقول ہے اور قتادہ اور مقاتل نے کہا کہ آفتاب چلا جا رہا ہے
ایک میعاد معین تک واحدی نے کہا ہر شخص کا ٹھیرنا اُس وقت ہوگا جب دنیا ختم ہوگی پر اس صورت میں حدیث کا مطلب
خوب ذہن نشین نہیں ہوتا کیونکہ حدیث سے روز تحت العرش جانا اور سجدہ کرنا ثابت ہوتا ہے نووی نے کہا ایک جماعت
مفسرین ظاہر حدیث کی طرف گئی ہے واحدی نے کہا اس صورت میں ہر روز جب آفتاب ڈوبتا ہے تو تحت العرش
یہاں تک کہ وہ طلوع کریگا مغرب سے مگر اس میں یہ اشکال ہے کہ آفتاب کا غروب تو ہر ساعت اور ہر لحظہ جاری ہے
اس لیے کہ زمین بشکل کرہ ہے اور اُسکے اطراف و جوانب کے رہنے والوں کے لحاظ سے ہر ایک افق مختلف
ہے پھر غروب ہوتا ہے ایک قوم پر اور طلوع ہوتا ہے دوسری قوم پر اور ایک جگہ غروب ہوتا ہے اور دوسری جگہ
نہیں ہوتا اور اگر افق سے افق حقیقی مراد ہو جس کی وجہ سے زمین کے برابر دو حصے ہو جاتے ہیں ایک
فوقانی اور ایک تحتانی تو یہ اشکال رفع ہو جاویگا واللہ اعلم اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **ت** اُنہوں نے
کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھیرنے کی جگہ پر عرش کے
تلے آتا ہے وہاں سجدے میں گرتا ہے (اس سجدہ کا مفہوم اللہ تعالی ہی جانتا ہے) پھر اسی حال پر
رہتا ہے یہاں تک کہ اُسکو حکم ہوتا ہے اونچا ہو جا اور جا جہاں سے آیا ہے پھر لوٹ آتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے

نکلتا ہے پھر چلتا رہتا ہے یہانتک کہ اپنے ٹھیرنے کی جگہہ پر عرش کے تلے آتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پھر اُسی حال
میں رہتا ہے یہانتک کہ اُس سے کہا جاتا ہے اونچا ہو جا اور لوٹ جا جہان سے آیا ہے وہ نکلتا ہے اپنے نکلنے
کی جگہہ سے پھر چلتا ہے اُسیطرح ایکبار اسی طرح چلیگا اور لوگون کو کوئی فرق اُسکی چال مین معلوم نہ ہوگا یہانتک
کہ اپنے ٹھیرنے کی جگہہ پر آویگا عرش کے تلے اُسوقت اُس کو کہا جاویگا اونچا ہو جا اور نکل پچھم کی طرف سے جدہر
تو ڈوبتا ہے وہ نکلیگا پچھم کی طرف سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کب ہوگا یعنی
آفتاب کا پچھم سے نکلنا یہ اُسوقت ہوگا جب کسی کو ایمان لانا فائدہ نہ دیگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اُسنے
نیک کام نہ کیے ہون اپنے ایمان مین عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
قَالَ یَوْمًا اَتَدْرُوْنَ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ ترجمہ ابوذر رضی سے
دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ ھَلْ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہِ
الشَّمْسُ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَھَا
وَكَاَنَّھَا قَدْ قِیْلَ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ قَالَ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ فِیْ قِرَاءَۃِ
عَبْدِ اللّٰہِ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّھَا ترجمہ ابوذر رضی سے روایت ہے مین مسجد مین گیا اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے جب آفتاب ڈوب گیا تو آپنے فرمایا اے ابوذر رضی تو جانتا ہے یہ آفتاب کہان
جاتا ہے مینے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ جاتا ہے اور اجازت مانگتا ہے سجدے
کی پھر اُسکو اجازت ملتی ہے ایکبار اُس سے کہا جاویگا لوٹ جا جہان سے آیا ہے تو وہ نکل آویگا پچھم
کی طرف سے پھر عبداللہ رضی کی قراءت کے موافق یون پڑہا وذلک مستقر لہا یعنی مقام ٹھیرنے کا ہے آفتاب کے عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ جَلَّ وَعَلَا وَالشَّمْسُ
تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ ترجمہ ابوذر رضی سے روایت ہے مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اس آیت کو آفتاب چلا جا رہا ہے اپنے ٹھیرنے کی جگہہ پر جانے کے
لیے آپنے فرمایا اوس کے ٹھیرنے کی جگہہ عرش کے تلے ہے ف یہ آفتاب کا چلا جانا ایک فضا مین جو بیحد
وسیع ہے اور جس کے مقدار کو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا فلسفہ جدیدہ کے موافق ہے وہ یہ کہتے ہین کہ آفتاب
جو ہمارے نظام کا مرکز ہے مع اپنے سب سیارون کے ایک حرکت تدریجی کر رہا ہے ایک نقطہ کیطرف
جسکے بعد کو سوا اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور جب یہ حرکت ختم ہوگی تو ضرور ایک انقلاب عظیم اس نظام
شمسی مین واقع ہوگا اور شاید وہی انقلاب لسان شرع مین قیامت سے تعبیر کیا گیا ہے واللہ اعلم بالصواب

باب بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم۔ اب اس بات کا بیان شروع ہوا کہ رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم پر وحی (الله کا پیام اوترا) کیونکر شروع ہوا **عن** عائشة انها قالت كان اول
ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة في النوم فكان
لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء فكان يخلو بغار حراء يتحنث
فيه وهو التعبد الليالي اولات العدد قبل ان يرجع الى اهله ويتزود لذلك ثم يرجع
الى خديجة فيتزود لمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال له اقرأ قال
ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قال قلت
ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا
بقارئ قال فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي
خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم
فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجف بوادره حتى دخل على خديجة فقال زملوني
زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع ثم قال لخديجة اى خديجة ما لي واخبرها الخبر
قال لقد خشيت على نفسي قالت له خديجة كلا ابشر فوالله لا يخزيك الله والله انك
لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف
وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقة بن نوفل بن اسد بن عبد
العزى وهو ابن عم خديجة اخي ابيها وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب
العربي ويكتب من الانجيل بالعربية ما شاء الله ان يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمي
فقالت له خديجة اى عم اسمع من ابن اخيك قال ورقة ابن نوفل يا ابن اخي ماذا ترى
فاخبره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خبر ما راى فقال له ورقة هذا الناموس
الذي انزل على موسى يا ليتني فيها جذعا يا ليتني اكون حيا حين يخرجك قومك
فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم او مخرجي هم قال ورقة نعم لم يات رجل قط
بما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا **ترجمه**
ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا پہلے پہل جو وحی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم پر شروع
ہوئی وہ یہ تھی کہ آپکا خواب سچا ہونے لگا تو آپ جب کوئی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار
ہوتا **ف** یعنی اُس کی تعبیر سچی ہوتی صاف اور کھلی کھلی کسی کا شبہ اور شک نہ رہتا علما نے کہا ہے

کہ یہ حالت تہہ چھ مہینے تک ہی نبوت سے پہلے اسکے بعد علانیہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ پاس تشریف لائے اور بہید اسمین
یہہ تہا کہ اگر دفعۃً پہلے ہی سے حضرت جبرئیل آپ پاس آجاتے تو شاید آپ گہبرا جاتے اور بشریت کیوجہ سے ایک ہی ایکا نبوت
کا بار اٹہہ نہ سکتا - یہ حدیث صحابہ کے مراسیل مین سے ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کی عمر اتنی نہ تہی کہ انہوں نے خود یہ قصہ دیکہا
ہو بلکہ ضرور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی صحابی سے سنا ہوگا اور مرسل صحابی کی باتفاق علما حجت ہے
اور نہیں خلاف کیا اس مین کسی نے سوا ابو اسحاق اسفرائنی کے **ت** پہر آپکو تنہائی کا شوق ہوا **ف** یعنی
خلوت اور عزلت کا اور یہ وہ امر ہے جو مدار ہے انسانی ترقیات کا اور وظیفہ ہے ہر ایک ولی اور نبی اور صالح اور حکیم
اور فیلسوف کا کوئی شخص دنیا مین اعلی درجے کا نہین گذرا جسنے خلوت اور عزلت کو اختیار نہ کیا ہو اور ایک مدت
تک تنہا رہ کر فکر اور مراقبہ نہ کیا ہو اور وجہ اسکی یہ ہے کہ تنہائی مین فکر خوب ہوتا ہے کیونکہ دل خالی ہوتا ہے شاغل
سے تو اسکو موقع ملتا ہے ایک مطلب کیطرف بخوبی متوجہ ہونیکا اور ایک مبتدی کو حالت استغراق پیدا کرنیکے لیے اعلی تنہائی مفید
ہے پہر جب یہ قوت حاصل ہوجاتی ہے اور اسکا ملکہ ہوجاتا ہے تو تنہائی کی ضرورت نہین رہتی وہ لوگون مین بیٹھ کر
بہی ایک ہی مطلب کیطرف اپنے دلکو پوری طرح لگا سکتا ہے اسی لیے بعد از نبوت کے ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی کی ضرورت نہ تہی **ت** آپ حرا کی غار مین اکیلے تشریف رکہتے **ف** حری یا
حرا بکسر حائے حطی ایک پہاڑ ہے مکہ سے تین میل پر جو شخص مکہ سے منا کو جاوے تو بائین ہاتہہ پر پڑتا ہے اب
وہان ایک قبہ بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہین **ت** وہان عبادت کیا کرتے کئی کئی
راتون تک گہر مین نہ آتے اپنا توشہ ساتہہ لیجاتے پہر حضرت ام المومنین خدیجہؓ پاس لوٹ کر آتے وہ اور
توشہ اتنا ہی تیار کر دیتین یہان تک کہ ایک ہی ایکا آپ پر وحی اوتری (اور آپکو وحی کی توقع نہ تہی) آپ
اسی حرا کی غار مین تہے کہ فرشتہ آپ پاس آیا اور اسنے کہا پڑہو آپنے فرمایا مین پڑہا ہوا نہین آپنے فرمایا
اس فرشتہ نے مجہے پکڑ کر دبوچا اتنا کہ وہ تہک گیا یا مین تہک گیا **ف** یعنی خوب ہی دبوچا زور سے
اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت ہی تہک گئے ہونگے کیونکہ فرشتون کو خداوند تعالی نے بہت طاقت دی ہے اور وہ تہکتے نہین
علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ فرشتہ کون تہا اکثر یہ کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تہے کیونکہ وحی
کا کام انہی کو ہے اور بعضون نے کہا اسرافیل تہے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین پڑہا ہوا
نہین اس سے یہ غرض ہے کہ مین نے کوئی کتاب نہین پڑہی یا مین اچہی طرح پڑہ نہین سکتا کیونکہ امی ہونا
دوسرے کے بتلانے سے پڑہنے کا مانع نہین اور بعضون نے کہا کہ اس فرشتے نے ایک صحیفہ حریر کا آپکے ہاتہہ
مین دیا تہا جب آپنے فرمایا **ت** پہر مجہے چہوڑ دیا اور کہا پڑہو مین نے کہا مین پڑہا ہوا نہین اسنے
پہر مجہے پکڑا اور دبوچا یہان تک کہ تہک گیا پہر چہوڑ دیا اور کہا پڑہو مین نے کہا مین پڑہا نہین اسنے پہر مجہہ کو پکڑا

اور دبوچا یہانتک کہ تھک گیا **ف** اس دبانے سے یہ مقصود تہا کہ نورانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام جسم شریف
میں سرایت کرے اور آپکا دل خوب متوجہ ہو اور اسی وجہ سے بار بار یہ امر کیا **ت** پہر چہوڑ دیا اور کہا اقرا باسم ربک الذی
خلق اخیر تک یعنے پڑہ اپنے مالک کا نام لیکر جسنے پیدا کیا پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑہ اور تیرا مالک بڑی عزت والا ہے
جسنے سکھلایا قلم سے سکھلایا آدمی کو وہ جو نہین جانتا تہا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو سورت
قرآن کی اوتری وہ یہی سورت ہے اور یہی صحیح ہے اور اتفاق ہے اسپر جمہور سلف اور خلف کا اور بعضون نے کہا کہ سب سے
پہلے سورہ مدثر اوتری ہے پر وہ قول صحیح نہین ہے اور بعضون نے اس حدیث سے یہہ دلیل کی ہے کہ بسم اللہ سورہ کا جزو
نہین کیونکہ یہان بسم اللہ کو ذکر نہین کیا اسکا جواب یہ ہے کہ شاید بسم اللہ بعد کو اوتری ہو جیسے باقی سورۃ بعد اوتری -
(نووی) **ت** یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹے اور آپکے مونڈہے اور گردن کے بیچ کا گوشت پھڑک رہا
تھا ڈر اور خوف سے چونکہ یہہ وحی کا پہلا مرتبہ تہا اور آپ کو عادت نہ تہی سو اسواسطے ہیبت چہا گئی) یہان تک کہ پہونچے حضرت
خدیجہؓ کے پاس اور آپنے فرمایا مجہے ڈہانپ دو ڈہانپ دو (کپڑون سے) اُنہون نے ڈہانپ دیا یہانتک کہ آپ کا ڈر جاتا رہا
اُسوقت اپنی بی بی خدیجہؓ سے فرمایا اے خدیجہؓ مجہے کیا ہوگیا اور سب حال بیان کیا اور کہا مجہے اپنی جان کا ڈر ہے +
ف قاضی عیاض نے کہا یہ فرمانا آپ کا اس وجہ سے نتہا کہ آپکو شک تہی اللہ کے پیغام مین بلکہ آپ ڈرے کہ شاید اتنا بڑا
بوجھہ آپسے اُٹھہ نسکے اور جان نکل جاوے کیونکہ وحی کے سختی سے بہت مشقت ہوتی ہے یا یہ خیال اُسوقت تہا جبتک
خواب مین نبوت کی بشارتین ہوئین اور فرشتے کی آواز آپنے سنی پر اُس سے ملاقات نہین کی تو آپکو خوف ہوا
شیطان کا پر جب فرشتے سے ملاقات ہوگئی اُسوقت تو کسی طرح کا شک نہین رہ سکتا اور نہ شیطان کے غلبے کا ڈر رہ
سکتا ہے - نووی نے کہا دوسری تاویل ضعیف ہے کیونکہ حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپنے یہ فرشتے کی ملاقات
کے بعد فرمایا **ت** خدیجہؓ نے کہا ہرگز نہین آپ خوش ہو جیے قسم اللہ کی اللہ تعالی آپکو کبھی رسوا نکریگا یا کبھی رنجیدہ
نکریگا آپ تو اللہ کی قسم ناتے کو جوڑتے ہین سچ بولتے ہین بوجھہ اُٹھاتے ہین (یعنے عیال و اطفال اور یتیم اور
مسکین کے ساتھ سلوک کرتے ہین کہ اُنکا بہار اُٹھاتے ہین) اور نادار کے لیے کمائی کرتے ہو - اور خاطرداری کرتے ہو
مہمان کی اور سچی آفتون مین (جیسے کوئی قرضدار ہوگیا یا مفلس ہوگیا یا اور کوئی تباہی آئی) مدد کرتے ہو لوگون
کی **ف** سچی آفتین کہین اس لیے کہ جو آفتین ناحق کی وجہ سے آوین جیسے کوئی فضول خرچی سے مفلس ہو
جاوے یا ظلم کرے اور بلا مین پہنس جاوے تو اُنکی مدد کرنا ضرور نہین سبحان اللہ بی بی ہو تو ایسی جیسے حضرت
خدیجہ کبری رضی اللہ تعالی عنہا تہین جو اپنے خاوند کو مصیبت کیوقت مین تسلی اور تشفی دیوے اور ہر ایک معاملہ مین
صلاح نیک دیوے - حضرت خدیجہؓ کی عقلمندی اور دانائی اور لیاقت اور استعداد کے ثبوت کے لیے صرف یہی ایک
حدیث کافی ہے مطلب اُنکی گفتگو کا یہ ہے کہ آپکے اخلاق اور عادات اور خصائل تو نہایت عمدہ ہین

جسکی وجہ سے خدا بھی آپسے خوش ہے اور خلق خدا بھی راضی ہے پھر آپ پر آفت آنا عقل کے خلاف ہے۔ ظاہر ہے کہ ہماری شریعت
مین اور نیز اگلی شریعتون مین جب غور اور خوض کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ گناہ دو قسم کے ہین ایک قسم تو وہ جو خلق سے تعلق
نہین رکھتی صرف خدا سے تعلق رکھتے ہین جیسے شرک کرنا کفر کا اعتقاد رکھنا دوسرے وہ جو خلق سے تعلق رکھتے ہین جنکی
وجہ سے خدا کی مخلوق کو تکلیف ہوتی ہے رنج پہونچتا ہے تقریباً اکثر گناہ بلکہ سارے اسی قسم کے ہین جیسے زنا اور چوری اور ظلم
اور سود خواری غیبت اور حسد اور نفاق بخیلی وغیرہ پھر جو شخص دونون قسم کے گناہون سے پرہیز کرتا ہو اور بعوض انکے
وہ نیکیان کرتا ہو جن سے خدا خوش ہوتا ہے اور خدا کی مخلوق بھی خوش ہوئی ہو وہ کاہیکو مصیبت مین پہنسنے لگا اُس
کو تو روز بروز خوشی بڑہتی جاویگی اور وہ ہمیشہ اپنے اعمال کے اثر سے اور انکے تصور سے پہولا ہوا مگن بنا رہیگا تو درحقیقت ہر ایک
گناہ ایک رنج ہے جو انسان کی زندگی کو خراب کر دیتا ہے اور عیش کو کرکرا اور تلخ بنا دیتا ہے اسی وجہ سے تمام شریعتون
نے بالاتفاق گناہ سے منع کیا ہے مثلاً جو شخص بخیلی کریگا اور اپنی جورو بچون ملنے والون دوستون کے حق اچہی طرح
ادا نکریگا تو سب کے سب اسکو دشمن بنجاوینگے اور جہان تک ہوسکے گا اُسکے جان اور مال کو نقصان پہونچاوینگے جو شخص حسد
کریگا وہ اپنے ہاتھ سے اپنے تئین نقصان پہونچاویگا جو ظلم کرے گا لوگ اُسکے دشمن ہو کر اس سے بدلہ لین گے اسیطرح سارے
گناہون کا حال ہو کہ انجام اُنکا اندوہ اور رنج ہے پھر جو شخص کہ گناہ کو لذت سمجھ کر کر بیٹھتا ہے وہ انجام بین اور باریک
بین نہین ہے اگر وہ خوب فکر کرتا تو اسکو یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ گھڑی بھر کی لذت اُس بے انتہا تکلیف کے
سامنے جو آگے آنیوالی ہے کچھ حقیقت نہین رکھتی زنا کے وقت جو ایک آدہ لحظہ لذت ہوتی ہے اسکی کیا بساط ہے معاذ اللہ
ان آفتون کے سامنے جو زنا کرنیوالے کو آگے چلکر پیش آتی ہین کوئی شریف آدمی اُسکے آنیکا اپنے گھر مین روادار نہین
ہوتا کوئی اُسکے ہمسایہ رہنے کو پسند نہین کرتا جس سے زنا کی اُس عورت کا اگر شوہر ہے تو وہ اُسکے خون کا پیاسا
بن جاتا ہے اور جب موقع پاتا ہے اسکو قتل کرتا ہے اور جو شوہر نہین تو اُسکے اور عزیز اور اقارب ملنے رشتے
والے دشمن ہوتے ہین اُس کے مارنیکی فکر مین رہتے ہین اور اگر فرض کرین کہ وہ عورت خود زانیہ ہو اور اُس
کے ملنے رشتے والے بھی نہ ہون یا ہون پر برا نہ مانین تب بھی یہہ نقصان ہے کہ اُس شخص کو زنا کی عادت
پڑجاتی ہے پھر ہر ایک عورت سے اس فعل کے کرنے پر مستعد ہوتا ہے اور نقصان پاتا ہے دوسرے اُسکی بی بی اور بی بی
کے عزیز و اقارب سب اُسکو دشمن سمجھتے ہین اور اکثر ایسے بدکردار خاوند اپنی بی بی کے ہاتھون جان دیتے ہین اور اگر یہ بھی
نہ ہو تو زانیہ عورتون کے ساتھہ برا کام کرنے سے انسان کو طرح طرح کی بیماریان جیسے آتشک سوزاک جذام وغیرہ امراض خبیثہ
لاحق ہوتے ہین جنکا اثر کئی پشت تک اولاد مین بھی چلا جاتا ہے اور جسکو یہ بیماریان لاحق ہوتی ہین اسکی تو زندگی
سے موت بہتر معلوم ہوتی ہے معاذ اللہ ایک آن کے مزے کیلئے جو حلال طور سے بھی ممکن ہے ساری عمر کے لیے ایسی
سخت تکلیف اٹہانا عاقل کا کام نہین آیا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ گناہ سے بچنے کا فائدہ صرف دنیا کی زندگی ہی

مین ہے نہین بلکہ آخرت کے فائدے اسکے سوا مین اوربیان اور ہمنے کیا اُس سے یہ غرض ہے کہ بعض لوگ جنکو پوری
سمجھہ نہین وہ خیال کرتے ہین کہ گناہون سے بچنا دنیا مین کوئی مفید نہین بلکہ اس مین صرف آخرت ہی کا فائدہ ہے
حالانکہ یہ خیال نری حماقت اور سفاہت کا خیال ہے شریعت اور مذہب پر چلنا اور بُری باتون سے بچنا اور نیک کامون
کو کرنا دنیا اور آخرت دونون کو درست کرتا ہے اور جیسے مذہب اور شریعت پر چلنے سے انسان آخرت کے عذابون سے بچے گا
ویسے ہی دنیا کی آفتون اور رنجون سے بھی محفوظ رہیگا اگر کوئی یہ کہے کہ دنیا مین اچھے آدمیون پر بڑی بڑی مصیبتین
اور تکلیفین ہوتی ہین اور بہت سے بدکارون نے ساری عمر چین اڑایا ہے تو اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ چین اور مصیبت
ظاہر بینون کی نظر مین ہے درحقیقت بدکارون کو کوئی چین نہین اور نیکون کو کوئی رنج نہین نیک شخص پر کیسی
ہی آفت آوے پر اوسکا دل اپنی بے قصوری اور پاکی کا تصور کرکے خوش ہے اور انجام اُس آفت کا راحت ہے اور بدکار
کا دل ہر وقت قلق مین ہے کیسے ہی عیش کے سامان اُسکے پاس تیار رہین جب دل مین اطمینان اور سکون نہین گناہون
کی فکر مواخذہ کا خوف لگا ہوا ہے تو یہ سامان سب ہیچ ہے هٰذَا مَا اَلْهَمَنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ت
پھر خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل پاس لے گئین اور وہ خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے کیونکہ ورقہ نوفل کے بیٹے تھے اور
نوفل اسد کے اور خدیجہ خویلد کی بیٹی تھین اور خویلد اسد کے بیٹے تھے تو ورقہ اور خدیجہ کے باپ بھائی بھائی تھے) اور
جاہلیت کے زمانے مین وہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھنا جانتے تھے تو انجیل کو عربی مین لکھتے تھے جتنا اللہ کو منظور تھا
ف صحیح بخاری مین ہے کہ عبرانی لکھنا جانتے تھے اور انجیل کو عبرانی مین لکھتے تھے تو نووی نے کہا دونون صحیح
ہین اور اصل یہ ہے کہ وہ نصاریٰ کے دین سے خوب واقف تھے اور انجیل کو خوب سمجھتے تھے کبھی اسکو عبرانی مین لکھتے
تھے کبھی عربی مین ت اور بہت بوڑھے تھے انکی بینائی جاتی رہی تھی (بڑھاپے کی وجہ سے) خدیجہ نے اون سے
کہا اے چچا (وہ چچا کے بیٹے تھے پر بزرگی کے لیے انکو چچا کہا اور ایک روایت مین چچا کے بیٹے ہین) اپنے بھتیجے
کی سنو ورقہ نے کہا ای بھتیجے میرے تم کیا دیکھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی سب بیان
کی ورقہ نے کہا یہ تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُترا تھا ف ناموس سے مراد جبرئیل ہین علیہ السلام اور
اصل معنی ناموس کے بھلی بات چھپانیوالا جیسے جاسوس بُری بات چھپانیوالا جبرئیل کو ناموس اس لیے کہتے ہین
کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راز کو یعنی وحی کو بندون تک پہونچاتے ہین ت کاش مین اُس زمانہ مین جوان ہوتا کاش مین
زندہ رہتا اسوقت تک جب تمہاری قوم تمکو نکال دیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکالدینگے
ورقہ نے کہا ہان جب کوئی شخص دنیا مین وہ لیکر آیا جسکو تم لائے ہو (یعنی شریعت اور دین) تو لوگ اُسکے دشمن
ہوگئے اور جو مین اُس دن کو پاؤنگا تو اچھی طرح تمہاری مدد کرونگا ف پر افسوس ورقہ کی زندگی نے وفا نہ کی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکون نے مکے سے نکالدیا جیسے ورقہ نے کہا تھا عن عائشة انها قالت

أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا يُحْزِنُكَ اللّٰهُ أَبَدًا وَقَالَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ **ترجمہ** ام
المومنین عائشہ رضی سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اسمین اتنا فرق ہو کہ خدیجہؓ نے کہا قسم اللہ کی اللہ تمکو کبھی
رنجیدہ نہ کرے گا (اور اگلی روایت مین یون تہا رسوا نکریگا) اور خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا ای چچا کے بیٹے سن اپنے
بھتیجے کی بات (اور اگلی روایت مین یون تہا اے چچا سن اپنے بھتیجے کی بات) **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ وَاقْتَصَّ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ
اللّٰهُ أَبَدًا وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ **ترجمہ** اس روایت مین یون ہے کہ آپ
لوٹے خدیجہؓ کی طرف اور آپکا دل کانپ رہا تھا اور اس مین یہ ذکر نہین کہ سب سے پہلے جو وحی آپ پر شروع ہوئی وہ
سچا خواب تہا اور پہلی روایت کی طرح اسمین یہ ہے کہ قسم ہی اللہ آپکو کبھی رسوا نکرے گا اور خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا
کہ اے چچا کی بیٹے سن اپنے بھتیجے کی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ
رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری رضی سے روایت ہے اور وہ صحابہ مین سے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور آپ ذکر کرتے تھے وحی موقوف ہو جانیکا ایک
بار مین جا رہا تہا مین نے آسمان سے آواز سنی تو مین نے سر اٹہایا دیکہا تو وہی فرشتہ جو حرا مین میرے پاس آیا
تہا ایک کرسی پر بیٹہا ہے آسمان اور زمین کے بیچ مین یہ دیکہکر مین گہبرا گیا ڈر کے مارے اور لوٹ کر گہر مین آیا مین
نے کہا مجھے کپڑا اوڑہا دو کپڑا اوڑہا دو انہون نے کپڑا اوڑہا دیا تب اللہ تعالی نے یہ سورت اتاری یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اخیر
تک یعنے ای کپڑا اوڑہنے والے اٹہہ اور ڈرا لوگون کو اور اپنے مالک کی بڑائی کر اور اپنے کپڑون کو پاک کر اور پلیدی
کو چھوڑ دی پلیدی سے مراد بت ہین پہر وحی برابر آنے لگی **ف** سب سے پہلے آپ پر وہ آیتین اتریں جو اوپر
کی حدیث مین بیان ہوئین یعنے اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

تا لک

بوادرہ
فانتقص

الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ بعد اسکے ایک مدت تک جسکی تعیین مین خلاف ہے وحی موقوف رہی پہر یہ آیتین اور مین
سورہ مدثر کے شروع کی بعد اسکے وحی کا تار بندہ گیا اور برابر آنے لگی نووی نے کہا اب جو بعض لوگ کہتے ہین سب سے پہلے
سورہ مدثر اتری یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اسی طرح جو لوگ کہتے ہین سب سے پہلے سورہ فاتحہ اتری **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْیُ عَنِّیْ فَتْرَۃً فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ ثُمَّ ذَکَرَ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَجُثِثْتُ مِنْہُ فَرَقًا حَتّٰی ھَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ
وَالرُّجْزُ الْاَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ **ترجمہ**.. وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ مین ڈر کے مارے سہم گیا
یہان تک کہ زمین پر گر پڑا اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پلیدی سے مراد بت ہین پہر وحی برابر آنے لگی اور تار بندھ گیا **عَنْ**
الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَقَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ عَزَّوَجَلَّ
فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ اِلٰی وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوۃُ وَھِیَ الْاَوْثَانُ قَالَ فَجُثِثْتُ
مِنْہُ کَمَا قَالَ عُقَیْلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت نماز فرض نہین ہوئی
تہی **عَنْ** یَحْیٰی یَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَۃَ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوِ اقْرَاْ فَقَالَ
قَالَ جَابِرٌ اُحَدِّثُکُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَھْرًا
فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِیْ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَ
عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا ھُوَ
عَلَی الْعَرْشِ فِی الْھَوَاءِ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ علیہ السلام فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَۃَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ
فَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ✤
ترجمہ یحیی سے روایت ہے مین نے ابو سلمہ سے پوچھا سب سے پہلے قرآن مین سے کیا اترا انہون نے کہا یا ایہا المدثر مین
نے کہا یا اقرأ انہون نے کہا مین نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا قرآن مین سے پہلے کیا اترا انہون نے کہا یا ایہا المدثر
مینے کہا یا اقرأ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا مین تم سے .. .. وہ حدیث بیان کرتا ہون جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہم سے بیان کی تہی آپنے فرمایا مین حرا مین ایک مہینے تک رہا جب میری مدت رہنے کی پوری ہو گئی تو مین اترا اور
وادی کے اندر چلا کسی نے مجہے آواز دی مینے سامنے اور پیچہے اور داہنے اور بائین دیکہا کوئی نظر نہ آیا پہر کسی نے
مجہے آواز دی مینے دیکہا کسی کو نہ پایا پہر کسی نے مجہے آواز دی تو مینے سر اوپر اٹہایا دیکہا تو وہ ہوا مین ایک تخت
پر ہین یعنی جبرئیل علیہ السلام مجہے دیکہکر لرزہ چڑہ آیا سخت ہیبت کے مارے اب مین خدیجہ کے پاس آیا اور مین نے
کہا مجہے کپڑا اوڑہا دو انہون نے کپڑا اوڑہا دیا اور پانی اوپر میرے ڈالا ہیبت دور کرنے کے لیے تب اللہ تعالےٰ
نے یہ آیتین اتارین یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر (انکا ترجمہ اوپر گزرا) **عَنْ** یحیی بن ابی

فقال سألت جابر بن عبد الله ... أي القرآن أنزل قبل قال يا أيها المدثر فقلت أو اقرأ

كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ترجمہ یحیے بن ابی کثیر سے
اسی اسناد سے روایت ہو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ وہ ایک تخت پر تہے زمین اور آسمان کے بیچ میں

بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمٰوٰتِ وَفَرْضِ الصَّلَوٰاتِ رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آسمانون پر تشریف لیجانا (یعنے معراج) اور نمازون کا فرض ہونا **ف** نووی
نے کہا یہ بہت بڑا باب ہے اور مین اس باب مین مختصر مختصر مطالب اپنے اپنے موقع پر بیان کرون گا اور قاضی عیاض
نے معراج کے بارے مین چند فقرے بہت عمدہ لکھے ہین انہون نے کہا لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ یہ معراج کس
حالت مین تہا تو بعضون نے کہا یہ سب خواب تہا اور جو حق ہے اور اکثر سلف اور متاخرین نے اُسکو اختیار
کیا ہے فقہا اور محدثین اور متکلمین مین سے وہ یہ ہے کہ معراج بیداری کی حالت مین تہا اور آپ اپنے جسم کیساتہہ تشریف لیگئے
تہے اور حدیثین اس امر پر دلالت کرتی ہین اور ظاہر سے عدول کرنے کے لیے کوئی وجہ نہین اور نہ یہ محال ہے تاکہ
تاویل کی احتیاج ہو اور شریک نے معراج کی روایت مین کئی جگہہ وہم کیا ہے جنپر انکار کیا ہے علما نے اور امام مسلم نے
اسپر تنبیہ کی ہے اور کہا کہ شریک نے اس روایت مین تقدیم اور تاخیر اور کمی اور بیشی کی ہے ایک اُن مین سے یہ ہے کہ
وہ معراج کو نبوت سے پہلے نقل کرتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے معراج کم سے کم نبوت کے پندرہ مہینے کے بعد واقع ہوا اور
حربی نے کہا معراج ستائیسوین شب کو ربیع الثانی مین ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا اور زہری نے کہا معراج
نبوت کے پانچ برس بعد ہوا اور ابن اسحاق نے کہا معراج اسوقت ہوا جب اسلام مکہ مین پہیل گیا تہا اور
عرب کے قبیلون مین اور ان سب قولون مین زہری اور ابن اسحاق کا قول زیادہ ٹہیک ہے اس لیے کہ سب نے باتفاق
کہا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی نماز فرض ہونیکے بعد اور اسبات مین
اختلاف نہین کہ حضرت خدیجہ ہجرت سے تین سال پہلے گزر گئین اور بعضون نے کہا پانچ سال پہلے دوسرے یہ کہ علما
نے اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ نماز معراج کی رات کو فرض ہوئی پہر معراج نبوت سے پہلے کیونکر ہو سکتا ہو اور تیسرے
جو شریک کی روایت مین ہے آپ سو رہے تہے اور دوسری روایت مین ہے کہ مین سوتے اور جاگتے کے بیچ مین تہا خانہ
کعبہ کے پاس تو اس سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ معراج خواب مین تہا کیونکہ یہ حالت اُسوقت کی ہے جب آپ پاس فرشتہ
آیا اور حدیث مین اسکا کہان ذکر ہے کہ سارا قصہ خواب مین گزرا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا شریک
کے سوا معراج کی حدیث کو اور حافظون اور عالمون نے روایت کیا ہے جیسے ابن شہاب و ثابت بنانی اور قتادہ نے
انس سے اور انہون نے شریک کی باتین بیان نہین کین اور شریک اہل حدیث کے نزدیک حافظ نہین ہو تمام ہوا مترجم
کہتا ہے کہ جن لوگون نے معراج کا حالت بیداری مین جسم کے ساتہہ انکار کیا ہے اُنکا انکار دو وجہ سے ہے
ایک تو یہ کہ اسقدر تیز حرکت قیاس مین نہین آتی کہ لاکہون کرورون برس کا فاصلہ ایک جسم تہوڑے زمانہ مین طے

کرے اور پہر اُسکے اجزا مین اتصال قائم رہے دوسری یہ کہ آسمان مثل پیاز کے چہلکون کے ایک پرت دوسرے پرت سے
ملے ہوئے ہین اور وہ پہٹنے اور جڑنے کے قابل نہین ہین دوسرا شبہ تو صرف بطلیموس کی تقلید سے پیدا ہو گیا
تہا کیونکہ اُس نے نو آسمان ٹہوس اور سخت ایک سے ایک ملے ہوئے نکالے اور یہ نکالا ہوا نظام مسلمانون نے
عربی زبان مین نقل کیا اور وہی مسلمانون مین شائع ہوا حالانکہ خود حکما ہی نے اس نظام کو باطل کر دیا اور آسمانونکا
جسم ایسا سخت کہ جسمین کوئی چیز پہر نہ سکے غلط ہوا اور ثابت ہوا یہ امر کہ ہزارہا تارے اور اجسام ان آسمانون مین
جو فضا کی طرح معلوم ہوتا ہے پہرا کرتے ہین اور اگر یہ امر مانلیا جاوے کہ آسمان ٹہوس اور سخت اجسام ہین تو یہ کہان
سے معلوم ہوا کہ اُن مین دروازے اور راستے نہین ہین اور جو یہ بہی فرض کیا جاوے تو یہ کہان سے ثابت ہوا کہ وہ
پہٹنے اور جڑنے کے لائق نہین ہین جو دلیل اگلے حکمانے آسمانون کے نہ پہٹنے پر قائم کی ہے وہ کئی جگہہ سے مخدوش
ہے اور اُسکے مقدمات ممنوع ہین اب رہا پہلا امر تو اُسکا جواب یہ ہے کہ صرف قیاس مین نہ آنے سے کوئی امر محال نہیں
ہو سکتا خود زمین کی حرکت کو دیکہو اٹہارہ ہزار میل ایک گہنٹہ مین طے کرتی ہے یعنی توپ کی گولی سے ایک سو
بیس گنا جلد جا رہی ہے پر نہ زمین کے اجزا مین تفرق ہوتا ہے اور نہ ہمکو کسی قسم کی پریشانی ایسی تیز حرکت سے حاصل
ہوتی ہے اور جن لوگون کے نزدیک آفتاب متحرک ہے اور زمین ساکن ہے تو آفتاب زمین سے دس کروڑ میل
کے فاصلہ پر ہونے سے اسکا مدار ساٹہہ کروڑ میل کا ہوا اور ساٹہہ کو ۲۴ پر تقسیم کرو تو ہر ایک ساعت مین اڑہائی
کروڑ میل آفتاب کی حرکت ہوئی حالانکہ اسقدر تیز حرکت سے بہی نہ آفتاب کا جرم پہٹتا ہے نہ اُسکے اجزا مین تفرق ہوتا
ہے اب اس سے بہی زیادہ تیز حرکت کو دیکہو روشنی جو آفتاب سے ہم تک آ پہونچتی ہے اسکی حرکت ایک دقیقہ یعنی منٹ
مین ایک کروڑ بیس لاکہہ میل ہے اگر کوئی کہے کہ روشنی ایک عرض ہے جو دوسرے جسم سے قائم ہے اور کلام
جواہر کی حرکات مین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ خیال ہی غلط ہے کہ روشنی عرض ہے بلکہ روشنی ایک جسم ہے جو
چہوٹے چہوٹے اجزا سے مرکب ہے اور وہ اجزا نہایت تیزی کے ساتہہ روشن جسم سے ہر طرف پہینکے
جاتے ہین پہر جب حرکت کی تیزی کی کوئی انتہا نہ نکلی اور نہ جسم کی سختی کی اس صورت مین خداوند کریم قادر مطلق
کی قدرت کاملہ سے کچہہ بعید نہین ہے کہ وہ ایک جسم کو جتنی چاہے اُسے تیز روی عنایت فرماوے گو ہمارے
قیاس اور عادت سے بعید ہو ابو جہل نے اپنے ہی قیاس سے معراج کو بعید سمجہہ کر اُسکا انکار کیا اور حضرت صدیق رضی
اللہ تعالی عنہ نے عقل سلیم سے کام لیا اور معراج کی تصدیق کی وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِالْبُرَاقِ وَھُوَ دَآبَّۃٌ اَبْیَضُ
طَوِیْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ یَضَعُ حَافِرَہٗ عِنْدَ مُنْتَہٰی طَرْفِہٖ قَالَ فَرَکِبْتُہٗ حَتّٰی اَتَیْتُ
بَیْتَ الْمُقَدَّسِ قَالَ فَرَبَطْتُہٗ بِالْحَلْقَۃِ الَّتِیْ یَرْبِطُ بِھَا الْاَنْبِیَآءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ

فيه ركعتين ثم خرجت فجاءني جبريل عليه السلام باناء من خمر واناء من لبن فاخترت
اللبن فقال جبريل اخترت الفطرة قال ثم عرج بنا الى السماء فاستفتح جبريل عليه السلام
فقيل من انت قال جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله وسلم قيل وقد بعث
اليه قال قد بعث اليه قال ففتح لنا فاذا انا بآدم صلى الله عليه وآله وسلم فرحب بي و
دعا لي بخير ثم عرج بنا الى السماء الثانية فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من انت
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله وسلم قيل وقد بعث اليه قال قد بعث
اليه قال ففتح لنا فاذا انا بابني الخالة عيسى ابن مريم ويحيى بن زكريا صلوات الله وسلامه
عليهما فرحبا بي ودعوا لي بخير ثم عرج بنا الى السماء الثالثة فاستفتح جبريل عليه السلام
فقيل من انت قال جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله وسلم قيل وقد
بعث اليه قال قد بعث اليه ففتح لنا فاذا انا بيوسف صلى الله عليه وآله وسلم واذا
هو قد اعطي شطر الحسن قال فرحب بي ودعا لي بخير ثم عرج بنا الى السماء الرابعة فاستفتح
جبريل عليه السلام فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله
وسلم قال وقد بعث اليه قال قد بعث اليه ففتح لنا فاذا انا بادريس عليه السلام فرحب صلى الله عليه وسلم
بي ودعا لي بخير قال الله عز وجل ورفعناه مكانا عليا ثم عرج بنا الى السماء الخامسة فاستفتح
جبريل عليه السلام فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله
وسلم قيل وقد بعث اليه قال قد بعث اليه ففتح لنا فاذا انا بهرون عليه السلام فرحب صلى الله عليه
بي ودعا لي بخير ثم عرج بنا الى السماء السادسة فاستفتح جبريل عليه السلام قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله وسلم قيل وقد بعث اليه قال
قد بعث اليه ففتح لنا فاذا انا بموسى عليه السلام فرحب ودعا لي بخير ثم عرج بنا الى
السماء السابعة فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قيل
قال محمد صلى الله عليه وآله وسلم قيل وقد بعث اليه قال قد بعث اليه ففتح لنا
فاذا انا بابراهيم عليه السلام مسندا ظهره الى البيت المعمور واذا هو يدخله كل يوم
سبعون الف ملك لا يعودون اليه ثم ذهب بي الى السدرة المنتهى واذا ورقها كآذان فاذا
الفيلة واذا ثمرها كالقلال قال فلما غشيها من امر الله ما غشي تغيرت فما احد من
خلق الله يستطيع ان ينعتها من حسنها فاوحى الي ما اوحى ففرض علي خمسين صلوة

فِی کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّکَ عَلٰی اُمَّتِکَ قُلْتُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً
فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْہُ التَّخْفِیْفَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا یُطِیْقُوْنَ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ
قَدْ بَلَوْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَخَبَرْتُھُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ یَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَحَطَّ
عَنِّیْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّیْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا یُطِیْقُوْنَ ذٰلِکَ فَارْجِعْ
اِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْہُ التَّخْفِیْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَیْنَ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَبَیْنَ مُوْسٰی حَتّٰی قَالَ فسلہ
یَا مُحَمَّدُ اِنَّھُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرٌ فَذٰلِکَ خَمْسُوْنَ صَلٰوۃً وَ
مَنْ ھَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کُتِبَتْ لَہٗ حَسَنَةٌ فَاِنْ عَمِلَھَا کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ ھَمَّ
بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا لَمْ تُکْتَبْ شَیْئًا فَاِنْ عَمِلَھَا کُتِبَتْ سَیِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّی انْتَھَیْتُ
اِلٰی مُوْسٰی فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْہُ التَّخْفِیْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول فسلہ
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے براق لایا گیا **ف** براق بضم با اُس جانور کا نام ہے جسپر رسول اللہ علیہ
وآلہ وسلم معراج کی رات کو سوار ہوئے تھے زبیدی اور صاحب تحریر نے کہا کہ براق وہ جانور ہے جسپر تمام پیغمبرون
نے سواری کی پر اور پیغمبرون کا سواری کرنا اُسپر دلیل چاہتا ہے ابن درید نے کہا براق برق سے نکلا ہے برق کہتے
ہین بجلی کو اُس جانور کا نام براق ہوا اسلیے کہ اُس کی چال بجلی کیطرح تیز تہی اور بعضون نے کہا اسلیے کہ وہ بجلی کیطرح صاف
اور سُتہرا اور چمکدار تہا اور بعضون نے کہا اسلیے کہ وہ سفید تہا قاضی عیاض نے کہا احتمال ہے کہ اُس جانور مین دو رنگ
ہون کیونکہ برقا اُس بکری کو کہتے ہین جسکی سفیدی مین سیاہ دہاریان ہون اور حدیث مین خود موجود ہے
کہ وہ جانور سفید رنگ تہا تو برقا بہی سفید مین داخل ہے (نووی) **ف** اور وہ ایک جانور ہے سفید رنگ کا
لنبا گدہے سے اونچا اور خچر سے چہوٹا اپنے سم وہان رکہتا ہے جہان تک اُسکی نگاہ پہونچتی ہے (تو ایک لحمہ
مین آسمان تک جاسکتا ہے) مین اُسپر سوار ہوا اور بیت المقدس تک آیا **ف** مَقْدِس یا مُقَدَّس دونو
صحیح ہین اور مشہور معنی اس کے یہ ہین پاکی کا گہر کیونکہ وہان انسان گناہون سے پاک ہوتا ہے یا وہ مکان خود پاک
ہے بتون کی نجاست سے **ف** وہان اُس جانور کو حلقہ سے باندہ دیا جس سے اور پیغمبر اپنے اپنے جانورون کو باندہا کرتے
تہے یہ حلقہ مسجد کے دروازے پر ہے اور باندہ دینے سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اپنی چیزون کی احتیاط اور حفاظت
ضرور ہے اور یہ توکل کے خلاف نہین پہر مین مسجد کے اندر گیا اور دو رکعتین نماز کی پڑہین بعد اُسکے باہر نکلا تو
حضرت جبرئیل علیہ السلام دو برتن لے کر آئے ایک مین شراب تہا اور ایک مین دودہ مینے دودہ پسند کیا حضرت
جبرئیل نے کہا تمنے فطرت کو اختیار کیا **ف** نووی نے کہا اس روایت مین اختصار ہے اور مراد یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام

نے آپ کو اختیار دیا کہ ان دونون برتنون مین سے جسکو چاہین اختیار کرین آپنے دودہ پسند کیا جیسے دوسری روایت مین ابو ہریرہؓ کی صاف موجود ہے کہ آپکو الہام ہوا دودہ کے اختیار کرنے کا اور فطرت سے مراد اسلام اور استقامت ہے اور مطلب یہ ہو کہ تمنے اسلام کی علامت کو اور استقامت کو اختیار کیا اور دودہ اسلام کی علامت اسوجہ سے ہوا کہ وہ پاکیزہ خوشگوار نیک انجام ہے اور شراب تو سب ناپاکیون کی جڑ ہے اور حال اور مآل دونون مین برائیان پیدا کرنیوالا ہے انتہی۔ **مترجم** کہتاہے کہ ممکن ہے کہ فطرت سے مراد یہان لغوی معنی فطرت کا ہو یعنے پیدایش اور آفرینش اور مقصود یہ ہو کہ دودہ فطری غذا ہے انسان کی جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو اُس کی پرورش بغیر دودہ کے مشکل ہے اور دودہ وہ غذا ہے جو نہایت مقوی سریع الہضم اعضا کو بڑہانیوالا جسم کو پرورش کرنیوالا ہے اور اسمین غذائیت اور مائیت دونون موجود ہین اور وہ فطری یعنی پیدایشی ہے خداوند کریم نے ہمکو بنایا انسان کی صنعت کو اُسمین دخل نہین برخلاف شراب کے کہ نہ اُسمین غذائیت ہے جو انسان کے جسم کی پرورش کیلیے کافی ہو نہ وہ فطری ہے بلکہ انسان کی ترکیب اور صنعت سے تیار ہوا ہے اور جسقدر منفعت اُس سے حاصل ہوتی ہے اُس سے زیادہ ضرر اور نقصان پیدا ہوتا ہو **ت** پھر جبرئیل علیہ السلام ہمارے ساتھ آسمان پر چڑہے (جب وہان پہونچے) تو فرشتون سے کہا دروازہ کھولنے کو لیے انہون نے پوچھا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا جبرئیل ہے انہون نے کہا تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے جبرئیل نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرشتون نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے تہے جبرئیل نے کہا ہان بلائے گئے ہین **ف** نووی نے کہا یہان سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک یہ کہ جب مکان والا اندر سے پوچھے کون ہے تو اُس کے جواب مین اپنا نام بیان کرے نہ یہ کہ مین کہے کیونکہ اسکی ممانعت آئی ہے اور مین کہنا بے فائدہ ہے دوسرے یہ کہ آسمان مین دروازے ہین تیسرے یہ کہ دروازون پر محافظ اور چوکیدار ہین **ت** پھر دروازہ کھولا گیا ہمارے لیے اور ہمنے آدم علیہ السلام کو دیکھا انہون نے مرحبا کہا اور میرے لیے دعا کی بہتری کی **ف** مرحبا وہ لفظ ہے جسکو عرب کے لوگ مہمان کے آنے کے وقت بولتے ہین یعنے تم اچھی فراخ اور کشادہ جگہہ مین آئے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ملاقات کو آوے اسکی خاطرداری کرنا اور کشادہ پیشانی سے ملنا اور اسکی تعریف کرنا بشرطیکہ وہ مغرور نہ ہو درست ہے اور یہہ طریقہ ہے انبیا کا **ت** پھر جبرئیل ہمارے ساتھ چڑہے دوسرے آسمان پر اور دروازہ کھلوایا فرشتون نے پوچھا کون ہے انہون نے کہا جبرئیل ہے فرشتون نے پوچھا تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے انہون نے کہا محمد ہین فرشتون نے کہا کیا انکو حکم ہوا تہا بلانیکا جبرئیل نے کہا ہان انکو حکم ہوا ہے پہر دروازہ کھلا تو مینے دونون خالہ زاد بہائیون کو دیکھا یعنے حضرت عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا علیہما السلام کو اُن دونون نے مرحبا کہا اور میرے لیے بہتری کی دعا کی پہر جبرئیل ہمارے ساتھ تیسرے آسمان پر چڑہے اور دروازہ کھلوایا فرشتون نے

کہا کون ہے جبرئیل نے کہا جبرئیل فرشتون نے کہا دوسرا تمہارے ساتھہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہین فرشتون
نے کہا کیا انکو پیغام کیا گیا تھا بلانے کے لیے جبرئیل نے کہا ہان انکو پیغام کیا گیا تھا پہر دروازہ کھلا تو مین نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکھا اللہ نے حسن (خوبصورتی) کا آدھا حصہ انکو دیا تھا انہون نے مرحبا کہا مجھکو اور نیک دعا کی پہر جبرئیل
ہمکو لیکر چوتھے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا فرشتون نے پوچھا کون ہے کہا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھہ دوسرا کون
ہے کہا محمد ہین فرشتون نے کہا کیا وہ بلوائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان بلوائے گئے ہین پہر دروازہ کھلا تو مین نے
ادریس علیہ السلام کو دیکھا انہون نے مرحبا کہا اور اچھی دعا دی مجھکو اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہمنے اٹھا لیا ادریس کو اونچی جگہہ
پر (تو اونچی جگہہ سے یہی چوتھا آسمان مراد ہے) پہر جبرئیل ہمارے ساتھہ پانچوین آسمان پر چڑھے انہون نے دروازہ
کھلوایا فرشتون نے پوچھا کون کہا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہین فرشتون نے کہا کیا وہ بلائے گئے
ہین جبرئیل نے کہا ہان بلائے گئے ہین پہر دروازہ کھلا تو مین نے حضرت ہارون کو دیکھا انہون نے مرحبا کہا اور مجھے
نیک دعا دی پہر جبرئیل ہمارے ساتھہ چھٹے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا فرشتون نے پوچھا کون ہے کہا جبرئیل
پوچھا اور کون ہے تمہارے ساتھہ انہون نے کہا محمد ہین فرشتون نے کہا کیا خدا نے انکو پیام بھیجا آنے کے
لیے جبرئیل نے کہا ہان بھیجا پہر دروازہ کھلا تو مین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا انہون نے کہا مرحبا اور
اچھی دعا دی مجھکو پہر جبرئیل ہمارے ساتھہ ساتوین آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا فرشتون نے پوچھا
کون ہے کہا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھہ اور کون ہے کہا محمد ہین فرشتون نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہین
انہون نے کہا ہان بلوائے گئے ہین پہر دروازہ کھلا تو مین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ تکیہ لگائے
ہوئے تھے اپنی پیٹھ کا بیت المعمور کیطرف (اس سے یہ معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف پیٹھ کرکے بیٹھنا درست ہے) اور
اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہین جو پہر کبھی نہین آتے ف بیت المعمور ایک گھر ہے کعبہ کی طرح آسمانون
کا اور اسکو معمور اس لیے کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آباد رہتا ہے ہر روز نئے ستر ہزار فرشتے وہان عبادت کے لیے آتے ہین
جو پہر کبھی نہین آتے اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ فرشتے کتنے بیحساب ہین ت پہر جبرئیل مجھکو سدرۃ المنتہی
پاس لیگئے ف سدرۃ المنتہے ایک درخت ہے بیر کا ساتون آسمانون کے اوپر وہ حد ہے فرشتون کے جاننے
کی یا حد ہے انکے علم کی اس سے آگے کا علم سوا خدا تعالیٰ کے کسی کو نہین ہے ابن عباس نے کہا اسکا نام سدرۃ منتہی اس
لیے ہوا کہ ملائکہ کا علم وہان تک ختم ہو گیا اور اس سے آگے کوئی نہین بڑھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ اسکو منتہے اسلیے کہتے ہین کہ جو اوپر سے اترتا ہے وہ وہان آکر ٹھہر جاتا ہے
اور جو نیچے سے چڑھتا ہے وہ بھی وہان رک جاتا ہے یعنی خدا کا حکم ت اور اسکے پتے اتنے اتنے بڑے
تھے جیسے ہاتھی کے کان اور اسکے بیر جیسے قلہ (ایک بڑا گھڑا جسمین دو مشک یا زیادہ پانی آتا ہے) پہر جب

اوس درخت کو اللہ کے حکم نے ڈہانکا تو اوسکا حال ایسا ہو گیا کہ کوئی مخلوق اوسکے خوبصورتی بیان نہین کر سکتا **ف** یعنی جب اللہ جل جلالہ کی خاص تجلی اوس درخت پر ہوئی تو اوسکا رنگ روپ ہی بدل گیا اور حسن و جمال اوسکا بے نظیر ہو گیا جسکی تعریف بیان نہین ہو سکتی سچ ہے مخلوق کی کیا مجال جو اپنے خالق ذو الجلال کی تعریف کر سکے **ت** پہر اللہ جل جلالہ نے ڈالا میرے دل مین جو کچہ ڈالا اور پچاس نمازین ہر رات اور دن مین مجہپر فرض کین جب مین وہان سے اوترا اور حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچا تو اونہون نے پوچہا تمہارے پروردگار نے کیا فرض کیا تمہاری امت پر مینے کہا پچاس نمازین فرض کین اونہون نے کہا پہر لوٹ جاو اپنے پروردگار کے پاس **ف** اس سے صاف ثابت ہوتا ہے عقیدہ سلف امت کا کہ خدا تعالی اپنے عرش پر آسمانون کے اوپر ہے ورنہ لوٹ جانے کے کیا معنے ہونگے **ت** اور تخفیف چاہو کیونکہ تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی اور مینے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اونکا امتحان لیا ہے مین لوٹ گیا اپنے پروردگار کے پاس **ف** نووی نے اس مقام پر یہ تاویل کی ہے کہ مین لوٹ گیا اوس مقام پر جہان مین نے خداوند کریم سے باتین کی تہین اور پہر عرض کیا دوبارہ اور نقل کیا اسکو مولانا ابو الطیب نے سراج الوہاج مین اور نہین رد کیا اس تاویل کو حالانکہ یہ تاویل مردود ہے اور نووی نے متاخرین متکلمین کی تقلید کر کے یہ تاویل کی جو خداوند کریم کو جہت اور مکان سے منزہ خیال کرتے ہین اور علماء حدیث اور سلف صالحین کے مذہب پر اس حدیث مین کوئی تاویل کی ضرورت نہین اسلیے کہ اون کے نزدیک خدا کا مکان عرش ہے اور وہ جہت فوق مین ہے پس مطلب حدیث کا صاف ہے کہ مین خداوند کریم کے پاس پہر گیا اور جن لوگون نے یہ خیال کیا ہے معاذ اللہ خدا کی ذات ہر جگہہ ہے اور عرش سے ذاتکی کوئی خصوصیت نہین اون کے طریقہ پر معراج کی کوئی فضیلت نہین نکلتی ہے اور نہ اتنی تکلیف کی کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ رات کے وقت ساتون آسمانون کا سفر آپکو درپیش ہو کیونکہ اون کے نزدیک تو خدا زمین پر بہی ذات سے موجود ہے پہر ساتون آسمانون کے اوپر بلانے سے کیا مقصود تہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ کم بخت عقیدہ جہم بن صفوان سے پہیلا جسنے ہزارون مسلمانون کو گمراہ کیا اور اب تک گمراہی اسکی قائم ہے اور نجات دی اللہ جل جلالہ نے اس شیطان کے شر سے علماء حدیث اور سلف صالحین کو اور جنہون نے اونکی راہ اختیار کی اللہ تعالی ہمکو سلف کی پیروی نصیب کرے اور ہمارا حشر انہین کے ساتہہ کرے آمین یا رب العالمین **ت** اور عرض کیا اے پروردگار تخفیف کر میری امت پر اللہ تعالی نے پانچ نمازین گہٹا دین **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ جل جلالہ سے بلا واسطہ کلام کیا اور خدا تعالی نے اونکو جواب دیا اب وہ لوگ جو کہتے ہین معاذ اللہ خدا بات نہین کرتا نہ اسکی بات مین آواز اور حروف ہین وہ گویا حدیثون اور آیتون کا رد کرتے ہین جن سے صاف اللہ تعالی کا بات کرنا اور اسمین

آواز ہونا ثابت ہے **پہر** مین لوٹ کر حضرت موسی علیہ السلام پاس آیا اور کہا کہ پانچ نمازین اللہ تعالی نے مجہے
معاف کرین اُنہون نے کہا تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی تم پہر جاؤ اپنے رب کے پاس اور تخفیف کراؤ آپنے فرمایا
مین اسیطرح برابر اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰ کے بیچ مین پہرا کیا یہانتک اللہ جل جلالہ نے فرمایا اے محمد
وہ پانچ نمازین ہین ہر دن اور ہر رات مین اور ہر ایک نماز مین دس نماز کا ثواب ہے تو وہی پچاس نمازین ہوئین
(سبحان اللہ مالک کی کیسی عنایت اپنے غلامون پر ہے کہ پڑہین تو پانچ نمازین اور ثواب ملے پچاس کا) اور جو کوئی
شخص نیت کرے نیک کام کرنے کی پہر اُسکو نہ کرے تو اُسکو ایک نیکی کا ثواب ملیگا اور جو کرے تو دس نیکیون کا
اور جو شخص نیت کرے برائی کی پہر اُسکو نہ کرے تو کچہ نہ لکہا جاویگا اور اگر کر بیٹہے تو ایک ہی برائی لکہی جاویگی -
آپنے فرمایا پہر مین اُترا اور حضرت موسی علیہ السلام پاس آیا اُنہون نے کہا پہر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف چاہو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین اپنے پروردگار پاس پہر پہر کر گیا یہانتک کہ مین شرما گیا اُس سے +
ف یعنے بار بار عرض کرنے سے اور تخفیف چاہنے سے اب مجہکو شرم آگئی اب نہین جاسکتا گو آپکو یہ خیال ہو کہ
میری امت ان پانچ نمازون کو بہی ہر روز ادا نکر سکے گی پر جو منظور الٰہی تہا وہ ہوا - یہ جو بار بار تخفیف ہوئی تو علماء
نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ آیا پہلے پچاس نمازون کا جو حکم ہوا تہا وہ وجوبی تہا یا غیر وجوبی خطابی نے کہا کہ وہ حکم غیر
وجوبی تہا ورنہ تخفیف کیسی ہوتی اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکم وجوبی تہا کیونکہ اگر غیر وجوبی ہوتا تو تخفیف چاہنے کی ضرورت
نہ پڑتی اب یہ تخفیف نسخ ہے قبل عمل کے اور وہ جائز ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ فَانْطَلَقُوْا بِيْ اِلٰى زَمْزَمَ قَالَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِيْ ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ
ثُمَّ اُنْزِلْتُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس فرشتے آئے
اور مجہے لیگئے زمزم کے پاس پہر چیر اگیا سینہ میرا اور دہو یا گیا زمزم کے پانی سے پہر چہوڑ دیا گیا مین اپنی جگہہ پر
ف یعنی اُسی جگہہ جہان سے لیگئے تہے یہ معنے اُس صورت مین ہے جب حدیث مین انزلت بضم تا
صیغہ واحد متکلم مجہول ہو اور جو بسکون تا ہو صیغہ واحد مؤنث مجہول تو اسصورت مین اوسکا مفعول مالم یسم فاعلہ
محذوف ہوگا اور وہ مذکور ہے برقانی کی روایت مین اسطرح ثم انزلت علی طست من ذہب مملوۃ حکمۃ
یعنے پہر اوتارا گیا مجہپر ایک طشت سونیکا جسمین حکمت بہری ہوئی تہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ
عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ
فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ
اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا .... قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ

مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ لڑکون کے ساتھ کہیل رہے تہے تو انہون نے آپکو پکڑا
اور پچھاڑا اور دل کو چیر کر نکالا پہر اُس مین سے ایک پھٹکی جدا کر ڈالی اور کہا کہ اتنا حصہ شیطان کا تہا تم مین پہر اُس
کو دہویا سونیکے طشت مین زمزم کے پانی سے (اس سے یہ نہین نکلتا کہ ہمکو سونیکے برتن کا استعمال درست ہے کیونکہ
یہ فرشتون کا فعل تہا اور ممکن ہے کہ انکی شریعت ہماری شریعت کے مغایر ہو دوسرے یہ کہ اُس وقت تک سونیکا استعمال
حرام نہین ہوا تہا) پہر جوڑا اُسکو اور اپنی جگہہ مین رکہا اور لڑکے دوڑتے ہوئے آپکی ماں پاس آئے یعنی آنحضرت کے
انّا پاس اور کہا کہ محمد مار ڈالے گئے یہ سنکر لوگ دوڑے دیکہا تو آپ صحیح اور سالم ہین اور آپکا رنگ بدل گیا
ہے (ڈر اور خوف سے) انسؓ نے کہا مین اُس سلائی کا (جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کی تہی) آپکے سینہ پر
نشان دیکہتا تہا عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ
اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَاءَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ
وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيْهِ شَيْئًا
وَاَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ ترجمہ شریک بن عبد اللہ سے روایت ہے مینے سنا انسؓ بن مالک سے وہ بیان کرتے تہے
اُس رات کا جس مین معراج ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے آپ پاس تین فرشتے آئے وحی
آنے سے پہلے اور مسجد مین سوتے تہے پہر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے ثابت نے روایت کیا انسؓ سے لیکن آگے
بیان کیا بعضی باتون کو اور پیچہے بیان کیا بعضی باتون کو اور زیادہ کیا اور کم کیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ
فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ
مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ
قَالَ قِيْلَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ فَاُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ قَالَ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا
نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ
مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ اَهْلُ
عَنْ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى
اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا

ففتح قال انس بن مالك فذكر انه وجد في السموات آدم وادريس وعيسى وموسى وابراهيم عليهم الصلوة — فقال / آدم علیہ السلام
والسلام ولم يثبت كيف منازلهم غير انه ذكر انه قد وجد آدم في السماء الدنيا وابراهيم في
السماء السادسة قال فلما مر جبريل ورسول الله بادريس قال مرحبا بالنبي الصالح والاخ الصالح
قال ثم مررت فقلت من هذا قال هذا ادريس قال ثم مررت بموسى عليه السلام فقال مرحبا بالنبي
الصالح والاخ الصالح قال قلت من هذا قال هذا موسى قال ثم مررت بعيسى فقال مرحبا بالنبي
والاخ الصالح قلت من هذا قال هذا عيسى بن مريم قال ثم مررت بابراهيم فقال مرحبا بالنبي — بابراہیم علیہ السلام
الصالح والابن الصالح قال قلت من هذا قال هذا ابراهيم عليه السلام قال ابن شهاب فاخبرني ابن
حزم ان ابن عباس وابا حبة الانصاري كانا يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم
عرج بي حتى ظهرت بمستوى اسمع فيه صريف الاقلام قال ابن حزم وانس بن مالك قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففرض الله على امتي خمسين صلوة قال فرجعت بذلك حتى
امر بموسى فقال موسى ماذا فرض ربك على امتك قال قلت فرض عليهم خمسين صلوة
قال لي موسى فراجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك قال فراجعت ربي فوضع شطرها قال
فرجعت الى موسى عليه السلام فاخبرته فقال راجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك قال
فراجعت ربي فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي قال فرجعت الى موسى
فقال راجع ربك فقلت قد استحييت من ربي قال ثم انطلق بي جبريل حتى نأتي سدرة — ارجع الی ربک
المنتهى يغشيها الوان لا ادري ما هي قال ثم ادخلت الجنة فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها
المسك **ترجمہ** انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ابو ذر غفاریؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا تورا گیا چھت میرے مکان کا اور مین مکے مین تھا اور جبرئیل علیہ السلام اتری انہون نے میرا
سینہ چیرا پھر اسکو دھویا زمزم کے پانی سے پھر ایک طشت لائے سونیکا جس مین حکمت اور ایمان بھرا ہوا تھا
اور انڈیل دیا اسکو میرے سینہ مین **ف** یہ سینہ چیرنا اور دل کو دھونا اور صاف کرنا کچھ خلاف قیاس نہین
نہ محال ہے خداوند کریم کی قدرت سے یہ امر بالکل بعید معلوم نہین ہوتا بلکہ زمانہ حال مین خود انسان نے
جراحی مین ایسی ترقی کی ہے کہ اگلے زمانہ مین لوگ اسکو خلاف قیاس سمجھتے اور طشت مین ایمان اور حکمت بھرنے
کے یہ معنی ہین کہ اس طشت مین کوئی ایسی چیز بھری تھی جسکے دل مین ڈالنے سے دل روشن ہوگیا اور بھر
گیا اور ایمان اور حکمت سے یہ تاویل نووی نے کی ہے اور میرے نزدیک اس تاویل کی ضرورت نہین کیونکہ
یہ طشت بھی جنت کا تھا اور جنت کے طشت مین ایمان اور حکمت کا بھرا جانا بعید نہین اسلیے کہ جنت عالم

آخرت میں سے ہے اور عالم آخرت کے احکام اور ہین وہان بہت سی چیزین ہین جنکو ہم یہان جسمانی اور موجود بالذات
خیال نہین کر سکتے جسمانی اور موجود بالذات ہونگا اسی قبیل سے ہے اعمال کا تولا جانا موت کا ذبح کیا جانا قرآن کی
سورتون کا شفاعت کرنا واللہ اعلم **ف** بعد اسکے ملا دیا سینے کو اور میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان پر چڑہے مجہو ساتھ
لیکر جب دنیا کے آسمان پر پہونچے تو جبرئیل السلام نے وہان کے کلید بردار سے کہا کہول اس نے پوچھا کون ہے جبرئیل
نے کہا جبرئیل پوچھا اور بہی کوئی تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا ہان محمد ہین پوچھا کیا وہ بلائے گئے کہا ہان تب
اُس نے دروازہ کہولا جب ہم آسمان کے اوپر گئے تو ایک شخص کو دیکھا جس کی داہنی طرف بہی جہنڈ تہی روحون کی
اور بائین طرف بہی جہنڈ تہے وہ جب داہنی طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب بائین طرف دیکھتے تو روتے اوس نے
مجہے دیکھکر کہا مرحبا اے نیکبخت نبی اور نیک بیٹے مین نے جبرئیل ع سے پوچھا یہ کون ہے اُنہون نے کہا یہ آدم علیہ
السلام ہین اور یہ جو لوگون کے جہنڈ اون کے داہنے اور بائین ہین یہ اُنکی اولاد ہے تو داہنی طرف دے لوگ ہین جو
جنت مین جاوین گے اور بائین طرف وے لوگ ہین جو جہنم مین جاوین گے اسلیئے وہ جب داہنی طرف دیکہتے ہین
تو خوشی کے مارے ہنس دیتے ہین اور جب بائین طرف دیکھتے ہین تو رنج کے مارے رو دیتے ہین **ف**
قاضی عیاض نے کہا اس مقام پر اشکال ہوتا ہے کہ کافرون کی روحین تو سجین مین رہتی ہین جو ساتوین زمین
مین ہے یا اسکے نیچے ہے یا قید مین رہتی ہین اور مومنون کی روحین جنت مین آرام پاتی ہین پہر یہ روحین آدم علیہ السلام
کے پاس کیونکر جمع تہین اور اسکا جواب یہہ ہے کہ شاید حضرت آدم علیہ السلام کے پاس ان روحون پیش ہونیکا ایک وقت
معین ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتفاق سے اسیوقت وہان پہونچے تو اُن روحون کو دیکھا اور یہ بہی
احتمال ہے کہ کافر ارواح کا جہنم مین اور مومن ارواح کا جنت مین رہنا ہمیشہ نہو بلکہ خاص ایک وقت مین ہوتا ہو
جیسے قرآن میں ہے کہ صبح اور شام جہنم کے روبرو وہ کیے جاوین گے اور حدیث مین ہے مومن کے سامنے اسکا
لہے یہان تک کہ اللہ تعالی پہونچا دے تجھکو اسجگہہ اور یہ بہی احتمال ہے کہ جنت حضرت آدم علیہ السلام کی
داہنی طرف ہو اور جہنم بائین طرف واللہ تعالی اعلم **ف** پہر آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام مجھکو لیکر چڑہے
یہان تک کہ دوسرے آسمان پر پہونچے اور اس کے چوکیدار سے کہا دروازہ کہول اوس نے بہی ایسا ہی کہا
جیسے پہلے آسمان کے چوکیدار نے کہا تہا پہر دروازہ کہولا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے آسمانون پر حضرت آدم اور ادریس اور عیسی اور موسی اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی اور یہ بیان
نہین کیا کہ اُن مین سے ہر ایک کون سے آسمان پر ملا پر اتنا کہا کہ آدم ع سے پہلے آسمان پر ملاقات ہوئی اور ابراہیم ع
سے چہٹے آسمان پر ہوئی جب جبرئیل اور آپ حضرت ادریس کے پاس سے گذرے تو اُنہون نے کہا مرحبا اے نبی صالح
اور بہائی صالح آپنے پوچھا یہ کون ہین جبرئیل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہین تبر مین حضرت موسی علیہ السلام پر

[illegible]

سے گذرا اُنہوں نے کہا مرحبا اے نبی صالح اور بھائی صالح مینے پوچھا یہ کون ہین اُنہوں نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہین پہر مین
حضرت عیسیٰ پر سے گذرا اُنہوں نے کہا مرحبا اے نبی صالح اور بہائی صالح مین نے پوچھا یہ کون ہین اُنہوں نے
کہا یہ عیسیٰ ہین مریم کے بیٹے پہر مین حضرت ابراہیم پر سے گزرا اُنہوں نے کہا مرحبا اے نبی صالح اور بیٹے صالح
مینے پوچھا یہ کون ہین اُنہوں نے کہا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین **ف** نووی نے کہا اس روایت مین جو
ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات چھٹے آسمان پر مذکور ہے یہ مخالف ہے اُس روایت کے جو پہلے گذری جسمین ابراہیم علیہ
السلام کی ملاقات ساتوین آسمان پر مذکور ہے تو اگر معراج دو بار ہوا ہو اس صورت مین کوئی اشکال نہین اس لیے
کہ ایک بار چھٹے آسمان پر ملے ہون اور دوسری بار ساتوین آسمان پر اور جو ایک ہی بار ہوا ہو تو شاید ابراہیم علیہ السلام
چھٹے آسمان پر ملکر پہر ساتوین پر بہی آپکے ساتھ چلے گئے ہون واللہ اعلم **ت** ابن شہاب نے کہا مجھ سے
ابن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ اور ابو حبہ انصاری (عامر یا مالک یا ثابت) دونون کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہر مین چڑہایا گیا ایک ہموار بلند مقام پر وہان مین سنتا تہا قلمون کی آواز **ف**
جو فرشتون کے لکہنے سے نکلتی تہی اور یہ لکہنا فرشتون کا یا تو اللہ کے احکام اور وحی کو تہا یا وہ لوح محفوظ سے
نقل کرتے تہے قاضی عیاض نے کہا یہ دلیل ہے اہلسنت کے مذہب کی کہ وحی اور مقادیر سب اللہ تعالی کی کتاب لوح
محفوظ مین لکہے ہین اور لکہے جاتے ہین قلمون سے اور وہی جانتا ہے اُنکی کیفیت کو جو آیات اور احادیث صحیحہ مین وارد ہے
وہ اپنے ظاہر پر محمول ہے پر اُسکی کیفیت اور صورت اور جنس کو خدا ہی خوب جانتا ہے یا وہ شخص جانتا ہے جسکو خدا بتلاوے
اپنے فرشتون اور پیغمبرون مین سے اور جو لوگ اس قسم کی آیتون یا حدیثون کی تاویل کرتے ہین اور ظاہر سے
انکو پہیرتے ہین وہ ضعیف النظر ہین اور ضعیف الایمان اس لیے کہ جب شریعت مقدسہ مین یہ امور وارد ہین اور
عقلاً محال نہین ہین تو اُن مین تاویل کی کیا ضرورت ہو اور اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جیسے
چاہتا ہے اور یہ لکہنا ایک حکمت الٰہی ہے جس سے وہ غیب کی باتین اپنے بندون کو بتانا چاہتا ہے ورنہ وہ خود
بے پرواہ ہے کتابون سے اور اُسکو یاد رکہنے کے لیے لکہنے کی ضرورت نہین۔ قاضی نے کہا ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اس مقام تک جانا اور سارے پیغمبرون کے مقامون سے آگے بڑہ جانا دلیل ہے ہمارے پیغمبرؐ کی فضیلت
کی اور پیغمبرون پر اور بزار نے ایک روایت حضرت علیؓ سے معراج مین کی ہے اوسمین یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آپکے ساتھ
چلے یہان تک کہ پردے کے پاس پہونچے وہان سے ایک فرشتہ نکلا جبرئیلؑ نے کہا قسم اُسکی جس نے تجہے سچا پیغمبر کرکے
بہیجا ہے مین جب سے پیدا ہوا ہون مینے اس فرشتے کو نہین دیکہا حالانکہ مین سب مخلوقات مین خدا سے زیادہ نزدیک ہون
اور دوسری روایت مین ہے کہ پہر جبرئیلؑ مجہسے جدا ہو گئے اور آوازین سب موقوف ہوگئین تمام ہوا کلام قاضی
کا **ت** ابن حزم نے کہا اور انسؓ بن مالک نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہر اللہ تعالی نے

میری امت پر پچاس نمازین فرض کین مین لوٹ کر آیا جب موسیٰ پاس پہونچا تو انہون نے پوچھا اللہ نے کیا فرض کیا تمہاری امت پر مینے کہا پچاس نمازین انپر فرض کین موسیٰ نے کہا تم پہر لوٹ جاؤ اپنے رب کے پاس کیونکہ تمہاری امت مین اسقدر طاقت نہین مین لوٹ کر گیا اپنے پروردگار کے پاس اُسنے ایک حصہ معاف کر دیا **ف** حدیث مین شطر کا لفظ وارد ہے جسکے معنی نصف کے ہین یعنے پچیس نمازین معاف کردین اس صورت مین یہ مخالف ہوگا پہلی روایت کے جنمین پانچ پانچ نمازون کا معاف ہونا مذکور ہے کیونکہ شطر کے معاف ہونے سے یہ غرض نہین کہ ایک ہی بار مین شطر معاف ہوگیا بلکہ کئی بار مین معاف ہوا اور قاضی عیاض نے کہا کہ شطر سے ایک حصہ مراد ہے یعنی پانچ نمازین اور نصف مراد نہین ہے اور یہ بہی ہو سکتا ہے پر اس کی ضرورت نہین کیونکہ یہ حدیث مختصر ہے اسمین کئی بار لوٹنے کو بیان نہین کیا واللہ اعلم **ت** پہر مین لوٹ کر حضرت موسیٰ پاس آیا اور اُن سے بیان کیا انہون نے کہا لوٹ جاؤ اپنے پروردگار کے پاس کیونکہ تمہاری امت کو اتنی طاقت نہین مین پہر لوٹا اپنے رب کے پاس اُس نے فرمایا پانچ نمازین ہین اور وہ پچاس کے برابر ہین میری یہان بات نہین بدلتی آپنے فرمایا مین پہر لوٹ کر آیا موسیٰ علیہ السلام پاس اُنہون نے کہا پہر جاؤ اپنے پروردگار کے پاس مینے کہا مجہے شرم آئی اپنے پروردگار سے (بار بار عرض کرنے سے) پہر جبریل علیہ السلام مجہکو لیکر چلے سدرۃ المنتہیٰ پاس اسپر ایسی رنگ چڑہ گئی جنکو مین نہین سمجہتا وہ کیا تہے پہر مجہے جنت مین لے گئے وہان موتیون کے گنبذ تہے اور مٹی اسکی مشک تہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهٗ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ فَانْطُلِقَ بِيْ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ مَعِيَ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِهٖ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا وَّلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ قَالَ فَاَتَيْنَا عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَذَكَرَ اَنَّهٗ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَفِي الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ وَفِي الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ

عليه فقال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما جاوزته بكى نودي ما يبكيك قال يا رب هذا
غلام بعثته بعدي يدخل من امته الجنة اكثر مما يدخل من امتي قال ثم عرج بنا حتى انتهينا انتهيت
الى السماء السابعة فاتيت على ابراهيم وقال في الحديث وحدث نبي الله صلى الله عليه وسلم انه
راى اربعة انهار يخرج من اصلها نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت يا جبرئيل ما هذه
الانهار قال اما النهران الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم
رفع لي البيت المعمور فقلت يا جبرئيل ما هذا قال هذا البيت المعمور يدخله كل
يوم سبعون الف ملك اذا خرجوا منه لم يعودوا فيه اخر ما عليهم ثم اتيت الي
باناءين احدهما خمر والاخر لبن فعرضا علي فاخترت اللبن فقيل لي اصبت اصاب
الله بك امتك على الفطرة ثم فرضت علي كل يوم خمسون صلوة ثم ذكر
قصتها الى اخر الحديث ترجمه انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے شاید سنا مالک بن صعصعہ سے جو ایک
شخص تھے انکی قوم میں سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں خانہ کعبہ پاس تہا اور میری حالت خواب
اور بیداری کے بیچ میں تہی اتنے میں مینے سنا ایک شخص کو جو کہتا تہا ایک ہم دونوں میں سے تیسرے یہ ہیں یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر میرے پاس آئے اور مجھکو لے گئے پہر میرے پاس ایک طشت لایا گیا
سونیکا اسمیں پانی تہا زمزم کا اور میرا سینہ چیرا گیا یہانتک اور یہانتک قتادہ نے کہا جو راوی ہیں اس حدیث کا
مینے اپنے ساتھی سے پوچھا اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا یعنی چیرا گیا پیٹ کے نیچے تک اور دل نکالا گیا اسمیں
سے پہر دہویا گیا زمزم کے پانی سے پہر رکہا گیا اپنی جگہ پر بہر دیا گیا ایمان اور حکمت سے پہر ایک جانور کو لائے
جسکا رنگ سفید تہا اسکو براق کہتے تھے گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا وہ اپنا قدم وہان رکھتا تہا جہانتک
اوسکی نگاہ پہونچتی تہی مجھکو اسپر سوار کیا پہر ہم چلے یہانتک کہ پہلے آسمان پر آئے جبرئیل نے دروازہ کھلوایا
فرشتوں نے پوچھا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد کہا انہوں نے کیا بلوائے گئے ہیں وہ جبرئیل
نے کہا ہان پہر دروازہ کھلا اور فرشتوں نے کہا مرحبا مبارک ہو آپکا تشریف لانا پہر ہم آئے آدم علیہ السلام پاس
اور بیان کیا حدیث کا پورا قصہ اور ذکر کیا کہ آپنے دوسرے آسمان پر ملاقات کی عیسی علیہ السلام اور یحیی علیہ السلام اور تیسرے
آسمان پر یوسف علیہ السلام سے اور چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام سے اور پانچوین آسمان پر ہارون علیہ السلام سے پہر کہا
کہ ہم چلے یہانتک کہ چھٹے آسمان پر پہونچے وہان حضرت موسی سے ملے اونکو مینے سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا
نیک بہائی اور نیک نبی جب مین آگے بڑہا تو وہ رونے لگے آواز آئی اے موسی کیون روتے ہو انہوں نے کہا
اے پروردگار اس لڑکے کو تونے میرے بعد پیغمبر کیا اور اسکی امت میں سے جنت میں زیادہ لوگ جاوینگے میری

است سے کہ حضرت موسیٰ کو رنج ہوا اپنی قوم پر حالانکہ انکی تعداد بہت تہی پر جنتی اُن مین کم ہے ہمارے پیغمبر کی امت سے پہر آپ
نے فرمایا ہم چلے یہان تک کہ ساتوین آسمان پر پہونچے وہان مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور بیان کیا اس حدیث
مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے چار نہرین دیکھین جو سدرۃ کی جڑہ سے نکلتی تہین دو
نہرین کھلی تہین اور دو نہرین چہپی تہین مینے کہا اے جبرئیل یہ نہرین کیسی ہین انہون نے کہا دو چہپی ہوئی
دو نہرین تو جنت مین گئی ہین اور کہلی ہوئین نیل اور فرات ہین **ف** نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ مین
جسکا طول تین ہزار میل کے قریب ہے اور قاہرہ جو پائے تخت مصر اسی دریا کے کنارے واقع ہے ملک مصر کی شادابی
اور سبزی اسی دریا سے ہے جب یہ دریا ابلتا ہے اور پانی اُسکا چڑہتا ہے تو تمام ملک سیراب ہو جاتا ہے اور
فرات وہ دریا ہے جو عراق عرب مین واقع ہے شہر کوفہ جو اب بالکل اُجاڑ ہے اسی دریا کے کنارے واقع
تہا اور واقعہ کربلا اسی دریا کے کنارے واقع ہوا تہا پانی اُسکا نہایت شیرین اور صاف اور ہاضم ہے۔ قاضی
عیاض نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑہ زمین مین ہے کیونکہ نیل اور فرات اُس کی جڑ سے
نکلے ہین نووی نے کہا یہ کچھ ضرور نہین اسلیے کہ احتمال ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے یہ دونوں دریا نکلے ہون
پہر چلے گئے ہون جہان تک اللہ نے چاہا اور زمین پر نمودار ہوئے ہون اور یہ امر نہ خلاف شرع ہے نہ خلاف
عقل ہے اور ظاہر حدیث سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے تو اسی کی طرف جانا چاہیے **ف** پہر اُٹہایا گیا میرے لیے
بیت المعمور مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے اُنہون نے کہا یہ بیت المعمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہین
جو پہر کبھی اُسمین نہین آتے بس یہی اُنکا اخیر آنا ہے پہر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک مین شراب تہا
اور ایک مین دودہ دونون میرے سامنے کیے گئے مین نے دودہ کو پسند کیا آواز آئی ٹہیک کیا تم نے خدا تمہین ٹہیک راہ پر
لایا اور تمہاری اُمت بہی تمہارے رستے پر چلے گی پہر میرے اوپر پچاس نمازین فرض ہوئین ہر روز پہر بیان کیا سارا
قصہ اخیر تک **عن** مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ
نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ
الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا **ترجمہ** مالک بن صعصعہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی حدیث جو اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ میرے پاس ایک طشت
لایا گیا سونے کا جو بہرا ہوا تہا حکمت اور ایمان سے پہر چیرا گیا سینے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک اور دہویا
گیا زمزم کے پانی سے اور بہرا گیا حکمت اور ایمان سے **عن** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُوْلُ
حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُسْرِيَ بِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى اٰدَمُ طُوَالٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ

شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى ...... جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ
ترجمہ قتادہ سے روایت ہے سنی ابو عالیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھے حدیث بیان کی تمہارے پیغمبر کے
چچازاد بھائی نے یعنے عبداللہ بن عباسؓ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا معراج کا تو فرمایا موسیٰ
علیہ السلام ایک لمبے آدمی تھے گویا شنوءہ ایک قبیلہ ہے عرب میں اسکے آدمی اور عیسے علیہ السلام گھونگر بال والے
میانہ قد اور بیان کیا مالک کا جو داروغہ ہے جہنم کا اور ذکر کیا دجال کا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ
جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَ
الْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ
فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے اس نے سنا ابو العالیہ سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے تمہارے نبی کے چچا کے بیٹے نے ابن عباسؓ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس رات
مجھے معراج ہوا میں موسیٰ بن عمرانؑ پر گذرا وہ ایک لمبے آدمی تھے گھونگر بال والے جیسے شنوءہ کے آدمی ہوتے
اور میں نے دیکھا عیسے بن مریمؑ کو وہ میانہ قد تھے اور رنگ انکا سرخ اور سفید تھا اور بال انکے سبط چھٹے ہوئے تھے
ف سبط کے معنے سیدھے اور صاف جس میں خمیدگی نہ ہو اور اوپر کی روایت میں ہے کہ انکے بال گھونگر تھے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ گھونگر دو قسم کے ہیں ایک تو سخت گھونگر جیسے حبشیوں کے بال ہوتے ہیں انکو عربی میں
قطط بولتے ہیں اور ایک ہلکے گھونگر جو سیدھے اور صاف ہوتے ہیں اور صرف کناروں سے ذرا خمیدہ ایسے بالوں
کو سبط کہہ سکتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ پہلی حدیث میں جعد کے لفظ سے گھونگر بال مراد نہیں ہیں بلکہ جعد جعودت
جسم سے مشتق ہے یعنے بدن کا گٹھا اور سخت اور ٹھوس ہونا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی صفت میں
ایک روایت میں جعد کا لفظ آیا ہے حالانکہ دوسری روایت میں ہے کہ انکے بال سیدھے صاف تھے ف
اور دکھلائے گئے آپ کو مالک جہنم کے داروغہ اور دجال ان نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں تو مت شک کر آپ کی
ملاقات میں موسیٰ علیہ السلام سے ف یہ استشہاد ہے آیہ کریمہ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ سے جسکی تفسیر
قتادہ نے یہی کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰؑ سے بیشک ملے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک
جماعتؒ نے جیسے مجاہد اور کلبی اور سدی وغیرہ نے تو آیت کے معنے انکے مذہب پر یہ ہونگے کہ تو شک مت کر تو اپنی
ملاقات میں موسیٰ علیہ السلام سے اور جمہور علما کے نزدیک آیت کے یہ معنی ہیں کہ مت شک کر موسیٰ کو کتاب ملنے

میں اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور مقاتل اور زجاج کا۔ یہ آیت سورۂ الم تنزیل السجدہ پارہ ۲۱ میں ہے اور
شروع اس آیت کا یہ ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ آخر تک **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا
ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ
صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا رجب لیف
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی ازرق میں گذرے تو پوچھا یہ کونسی وادی
ہے لوگوں نے کہا وادی ازرق آپ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اتر رہے ہیں چوٹی
سے اور آواز سے لبیک پکار رہے ہیں پھر آپ ہرشا کی چوٹی (ٹیکری) پر آئے (وہ ایک پہاڑ ہے شام اور مدینہ کے
راستے پر جحفہ کے قریب) آپ نے پوچھا یہ کونسی ٹیکری ہے لوگوں نے کہا ہرشا کی ٹیکری ہے آپ نے فرمایا گویا میں
دیکھ رہا ہوں یونس علیہ السلام بن متی کو وہ ایک سرخ اونٹنی گھنی ہوئی پر سوار ہیں اور ایک جبہ پہنے ہیں بالوں
کا انکی اونٹنی کی نکیل خلبہ کی ہے اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں ہشیم نے کہا خلبہ سے مراد لیف ہے یعنی کھجور کے
درخت کی چھال۔ **ف** قاضی عیاض نے کہا اکثر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ان پیغمبروں کو معراج کی رات دیکھا اور یہ امر تصریح کے ساتھ ابو العالیہ کی روایت میں ابن عباس سے
موجود ہے اور ابن مسیب کی روایت میں ابوہریرہ سے مگر اس میں لبیک کہنے کا ذکر نہیں ہے اب اگر کوئی کہے
کہ یہ پیغمبر تو مر گئے اور وہ آخرت میں گئے اب لبیک کیسے کہتے ہیں اور حج کیسے کرتے ہیں وہ تو عمل کرنے کا مقام
نہیں تو ہمارے مشائخ اور ہم نے اس کے کئی جواب نکالے ہیں ایک تو یہ کہ پیغمبر شہیدوں کی مثل ہیں بلکہ ان
سے بھی افضل ہیں اور شہید زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس تو کیا بعید ہے کہ وہ حج کریں یا نماز پڑھیں جیسے
دوسری حدیث میں وارد ہوا اور جہاں تک ان سے ہو سکے خدا سے اور نزدیکی حاصل کریں اور گو وہ مر گئے پر ابھی
تک دنیا ہی میں ہیں جو عمل کا مقام ہے البتہ جب قیامت ہو جاویگی اور دنیا کی میعاد ختم ہو جاویگی اوس وقت عمل
بھی ختم ہو جاویگا دوسرے یہ کہ آخرت کا عمل ذکر اور دعا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دَعْوٰىهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ تیسرے یہ کہ شاید یہ خواب ہو کسی اور رات میں سوا معراج کی رات کے جیسے ابن عمر کی روایت
میں ہے میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کعبے کا طواف کرتے ہوئے اور بیان کیا قصہ عیسیٰ علیہ السلام
کا۔ چوتھی یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان پیغمبروں کی زندگی کا حال دکھلایا گیا بطور تمثیل کے
کہ انکا حج کیسا تھا اور لبیک کیونکر تھی اسلیے کہ خود آپ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں موسیٰ علیہ السلام کو اور گویا میں

دیکہہ رہا ہون عیسیٰ علیہ السلام کو اور گویا مین دیکہہ رہا ہون یونس علیہ السلام کو پانچوین یہ کہ آپنے بیان کیا اُس بات کو جو وحی
کی گئی آپ کی طرف اُن پیغمبرون کی کیفیت اور حالت سے اگرچہ آپنے اپنی آنکھہ سے اُنکو نہ دیکھا ہو تمام ہوا کلام قاضی
عیاض کا اور نووی کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ
وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ
اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوٗدُ وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ صلی اللہ علیہ وسلم
فِيْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ
فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰى اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى
نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ لِيْفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا ترجمہ
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ چلے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین ایک وادی
پر گذرے آپنے پوچہا یہ کون سی وادی ہے لوگون نے کہا وادی ازرق آپنے فرمایا گویا مین دیکہہ رہا ہون
موسیٰ علیہ السلام کو پھر بیان کیا اُنکا رنگ اور بالونکا حال جو یاد نرہا داؤد بن ابی ہند کو (جو راوی ہے ہحدیث کا
اور اُنگلیان اپنے کانون مین رکہی ہین اور خدا کو پکار رہے ہین آواز سے لبیک کہہ کر اس وادی مین سے جا
رہے ہین عبداللہ نے کہا پھر ہم چلے یہانتک کہ ایک ٹیکری پر آئے آپنے فرمایا یہ کون سا ٹیکرا ہے لوگون نے
کہا ہرشا کا یالفت کا آپنے فرمایا گویا مین دیکہہ رہا ہون یونس علیہ السلام کو ایک سرخ اونٹنی پر ایک جبہ
صوف کا پہنے ہوئے اور اُنکی اونٹنی کی نکیل کہجور کے چہال کی ہے اس وادی مین لبیک کہتے ہوئے جارہے
ہین عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا ذلک
اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى فَرَجُلٌ اٰدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّيْ
اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹہے
تہے لوگون نے ذکر کیا دجال کا اور کہا کہ اُسکی دونون آنکھون کے بیچ مین کافر کا لفظ لکہا ہوگا ابن عباسؓ
نے کہا یہ تو مینے نہین سُنا لیکن آپنے فرمایا ابراہیم تو ایسے ہین جیسے تم اپنے صاحب کو دیکھتے ہو (یعنے
میری مشابہ ہین صورت مین) اور موسیٰ ایک شخص ہین گندم رنگ گہونگر بال والے یا گٹھے ہوئے بدن کے
سُرخ اونٹ پر سوار ہین جسکی نکیل کہجور کی چہال کی ہے گویا مین اُنکو دیکہہ رہا ہون جب اُترتے ہین وادی
مین تو لبیک کہتے ہین عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ
الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى

ابن مریم فاذا اقرب من رایت بہ شبہا عروۃ بن مسعود ورایت ابراہیم فاذا اقرب
من رایت بہ شبہا صاحبکم یعنی نفسہ ورایت جبریل علیہ السلام فاذا اقرب من رایت
بہ شبہا دحیۃ وفی روایۃ ابن رمح دحیۃ بن خلیفۃ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میرے سامنے لائے گئے پیغمبر تو موسیٰ علیہ السلام تو بیچ بیچ کے آدمی تھے یعنے نہ بہت موٹے نہ بہت دبلے
گویا ہن کے تہے (یا انکے بدن کے کم گوشت جیسے شنوءہ (ایک قبیلہ ہے) کے لوگ ہوتے ہیں اور مینے دیکھا عیسیٰ بن مریم
علیہ السلام کو مین سب سے زیادہ انکے مشابہ عروہ بن مسعود کو پاتا ہون اور مینے دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو سب سے
زیادہ انکے مشابہ تمہارے صاحب ہین (آپنے اپنے تئین فرمایا) اور مینے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو آدمی کی صورت
مین اب سب سے زیادہ مشابہ انکے دحیہ ہین اور ابن رمح کی روایت مین ہے دحیہ بن خلیفہ عن ابی ہریرۃ قال
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین اسری بی لقیت موسیٰ علیہ السلام فنعتہ النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا رجل حسبتہ قال مضطرب رجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ قال و
لقیت عیسیٰ علیہ السلام فنعتہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فاذا ربعۃ احمر کانما خرج
من دیماس یعنی الحمام قال ورایت ابراہیم علیہ السلام وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت
باناءین فی احدہما لبن وفی الاخر خمر فقیل لی خذ ایہما شئت فاخذت اللبن فشربتہ
فقال ہدیت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ قال
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آپکو معراج ہوا کہ مین موسیٰ علیہ السلام سے ملا پھر آپنے انکی صورت بیان کی مین خیال
کرتا ہون آپنے یون فرمایا (یہ شک ہے راوی کو) وہ لنبے چھریرے تھے سیدھے بال والے جیسے شنوءہ کے لوگ ہوتے ہین
اور فرمایا کہ مین عیسیٰ علیہ السلام سے ملا پھر آپنے انکی صورت بیان کی وہ میانہ قامت تھے سرخ رنگ جیسے ابھی کوئی حمام
سے نکلا (یعنے ایسے تر و تازہ اور خوش رنگ تھے) اور آپنے فرمایا مین ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو مین انکی اولاد مین
سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہون **ف** ایک روایت مین موسیٰ علیہ السلام کی نسبت ضرب کا لفظ آیا ہے یعنے پرگوشت
اور دوسری روایت مین مضطرب کا یعنے کم گوشت تو دونون مین تعارض ہوا قاضی عیاض نے کہا کہ مضطرب ر
کی روایت مین راوی کو شک ہے تو صحیح وہی ضرب کی روایت ہے اور نووی نے کہا تعارض نہین اسلیے کہ ضرب کے
معنے لغت مین ہلکے کم گوشت کے بھی آئے ہین ایسا ہی ابن سکیت اور صاحب مجمل اور زبیدی اور جوہری نے کہا ہے
اور عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اس روایت مین ہے کہ انکا رنگ سرخ تھا اور ابن عمرؓ کی روایت مین ہے کہ وہ گندم
گون تھے اور بخاری نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ انہون نے سرخ رنگ کا انکار کیا بلکہ قسم کھائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو سرخ رنگ نہین فرمایا اور یہ راوی کا شبہ ہے تو شاید احمر کے لفظ سے گندم گون مراد ہو اور

گنبدی صرف نہ ہو بلکہ گنبدی اور سرنج کے بیچ میں ہو اور یہ جو حدیث میں ہے جیسے حمام سے ابھی کوئی نکلا تو دیماس کے لفظ کا ترجمہ ہے اور دیماس دمس سے مشتق ہے جس کے معنے خاک میں چھپانا اور یہاں یا حمام مراد ہے یا غار اور تہ خانہ اور مطلب یہ ہے کہ اُنکا رنگ وہ ایسا تہا جیسے ابھی کسی چیز کو اندر سے نکالیں جسپر دہوپ نہ پڑی ہو اور گرد وغبار نہ لگا ہو ۔ وقت آپنے فرمایا پہر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودہ تہا اور ایک میں شراب اور مجھسے کہا گیا جسکو چاہو پیو تو میں نے دودہ کا برتن لے لیا اور دودہ پیا اُسنے کہا یعنے اُس فرشتے نے جو یہ دونوں برتن لیکر آیا تہا تمکو راہ ملی فطرت کی یا تم پہونچ گئے فطرت کو (اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے) اور جو تم شراب کو اختیار کرتے تو تمہاری اُمت گمراہ ہو جاتی **ف** یعنی ساری اُمت جیسے یہود اور نصاری سب کے سب گمراہ ہو گئے اب نصاری کا یہ حال ہے کہ اُن میں بہت فرقے ہیں پر جو فرقہ سب میں اچہا خیال کیا جاتا ہے یعنے پروٹسٹینٹ وہ بہی حماقت میں گرفتار ہے اور دین کی پہلی اصل یعنے توحید ہی کو نہیں سمجہا مسلمانوں میں اگرچہ بہت گمراہ فرقے ہیں اور ہزاروں لاکہوں اُنمیں نصاری کی طرح سچی توحید پر قائم نہیں شرک میں گرفتار ہیں پر ایک فرقہ اُنکا توحید اور اتباع سنت میں نہایت مضبوط ہے اور وہ ہمیشہ قائم ہے حقیر اگرچہ دین کے دشمن اُس فرقہ کے بہی دشمن ہیں پر خدا اُنکا مددگار ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجہکو ایک رات دکہلائی دیا کہ میں کعبے کے پاس ہوں میں نے ایک آدمی کو دیکہا گیہوں رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچہی گیہوں رنگ کے آدمی دیکہے ہوں اوسکے کندہوں تک بال ہیں جیسے تو نے بہت اچہی کندہوں تک کے بال دیکہے ہوں اور بالوں میں کنگہی کی ہے اُن میں سے پانی ٹپک رہا ہے (یعنے اُن میں تری اور تازگی ایسی ہے جیسے اُن بالوں میں ہوتی ہے جو پانی بہرے ہوں یا درحقیقت اُن میں سے پانی ٹپکتا ہے) اور تکیہ دیے ہو دو آدمیوں پر یا دو آدمیوں کے کندہوں پر اور طواف کر رہا ہے کعبہ کا میں نے پوچہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ مسیح ہیں بیٹے مریم کے علیہما السلام **ف** قاضی عیاض نے کہا اگر یہ قصہ بیداری کا ہو تو کوئی بہی اشکال نہیں اس لیے کہ حضرت عیسی علیہ السلام زندہ اور سلامت ہیں پہر طواف کرنے میں کیا استبعاد ہے اور اگر یہ خواب کا قصہ ہو جیسے ابن عمرؓ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے تو اسمیں وہی تاویلات ہیں جو اوپر گذریں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ خواب کا قصہ ہے اس لیے کہ اسمیں دجال کا طواف کرنا بہی مذکور ہے

حالانکہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ دجال مکے اور مدینے میں نہیں جاویگا اور مالک کی روایت میں دجال کے
طواف کا ذکر نہیں۔ اور شاید کہ حرمت کو اور مدینہ کی دجال سے .... انکے نکلنے کے ساتھ خاص ہو جب
وہ فساد کریگا اور مسیح حضرت عیسیٰ کو بھی کہتے ہیں اور دجال کو بھی لیکن حضرت عیسےٰ کو مسیح کہنے کی وجہ میں علمار کا
اختلاف ہے واحدی نے کہا ابو عبید اور لیث نے کہا کہ مسیح کی اصل عبرانی زبان میں مشیحو ہے پھر عربوں نے اسکو
بدل کر مسیح کرلیا جیسے موسیٰ کہ اصل انکی عبرانی زبان میں موشیٰ یا میشا ہے اس صورت میں یہ لفظ مشتق نہ ہوگا لیکن جمہور
علمار کے نزدیک مشتق ہے ابن عباس سے منقول ہے کہ انکو مسیح اسلیے کہتے ہیں کہ جب وہ کسی بیمار پر مسح کرتے
یعنے ہاتھ پھیرتے تو وہ تندرست ہوجاتا اور ابراہیم اور ابن اعرابی نے کہا مسیح کہتے ہیں صدیق کو اور بعضوں نے
کہا اسلیے کہ انکے تلوے دونوں پاؤں کے صاف اور برابر تھے بیچ میں گہرا نہ تہا اور بعضوں نے کہا اسلیے کہ وہ
اپنی ماں کے پیٹ سے تیل لگے ہوئے پیدا ہوئے تہے اور بعضوں نے کہا کہ اسلیے کہ برکت انپر پھیری گئی تہی جب وہ پیدا ہوئے
اور بعضوں نے کہا اسلیے کہ اللہ نے انپر ہاتھ پھیرا تہا یعنے خوب صورت پیدا کیا تہا اور اسکے سوا اور وجہیں بھی بیان کی ہیں
اور دجال کو اسلیے مسیح کہتے ہیں کہ انکی آنکھیں مٹی گئی ہیں یا اسلیے کہ وہ کانا ہے اور کانیکو بھی مسیح کہتے ہیں یا اسلیے کہ وہ
ساری زمین پر پھرے گا اپنے نکلنے کے وقت میں (نووی) ف پھر میں نے ایک شخص دیکھا گھونگر بال والا بہت
گھونگر داہنی آنکھ کا کانا اسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے اللہ
اسکی شر سے ہر مسلمان کو بچاوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ
الطافیۃ نسخہ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا تَرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ
لِمَّتُهٗ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا
وقالوا نسخہ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَرَاَيْتُ وَرَاءَهٗ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا اَعْوَرَ
رأیت نسخہ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ
بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایکدن لوگوں کے بیچ میں مسیح دجال کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے ف یعنی معاذ اللہ
اُس کی تو آنکھیں صحیح اور سالم ہیں ہر طرح کے عیب اور نقص سے اور وہ پاک ہے ہر طرح کے زوال اور نقصان سے
ف اور مسیح دجال کانا ہے داہنی آنکھ کا اس کی کانی آنکھ ایسی ہے جیسے پھولا انگور ....
اسبات کی کہ وہ مردود جھوٹا ہے خدائی کے دعوی میں آپنے فرمایا ایک رات خواب میں میں نے کعبہ

ایک شخص گیہوان رنگ جیسے بہت اچھا کوئی گیہوان رنگ کا آدمی اوسکے پٹے مونڈھون تک تھے اور بالون مین کنگھی کی ہوئی تھی
سر مین سے پانی ٹپک رہا تھا اور اپنے دونون ہاتھ دو آدمیون کے مونڈھون پر رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا خانہ کعبہ کا مینے
پوچھا یہ شخص کون ہے لوگون نے کہا یہ مسیح ہین مریم کے بیٹے علیہما السلام اور اُنکے پیچھے مینے اور ایک شخص دیکھا جو سخت
گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا تھا مینے جو لوگ دیکھے ہین اُن سب مین ابن قطن اوس سے زیادہ مشابہ ہو وہ بھی اپنے دونون
ہاتھ دو آدمیون کے مونڈھون پر رکھی ہوئے طواف کر رہا تھا مینے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ رَجُلًا اٰدَمَ سَبْطَ الرَّاْسِ
وَاضِعًا یَدَیْہِ عَلٰی رَجُلَیْنِ یَسْکُبُ رَاْسُہٗ اَوْ یَقْطُرُ رَاْسُہٗ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اَوِ الْمَسِیْحُ یدیہ
ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا یَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَ قَالَ وَرَاَیْتُ وَرَاءَہٗ رَجُلًا اَحْمَرَ جَعْدَ الرَّاْسِ اَعْوَرَ الْعَیْنِ
الْیُمْنٰی اَشْبَہُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ ابْنُ قَطَنٍ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے کعبے کے پاس ایک شخص کو دیکھا جو گندم رنگ تھا اُسکے بال لٹکے
ہوئے سیدھے تھے دونون ہاتھ دو آدمیون کے مونڈھون پر رکھے تھا اور اُسکے سر مین سے پانی بہ رہا تھا مینے پوچھا یہ کون
ہے لوگون نے کہا یہ عیسیٰ ہین مریم کے بیٹے یا یون کہا مسیح ہین مریم کے بیٹے معلوم نہین کون سا لفظ کہا پھر اُنکے
پیچھے مینے ایک اور شخص دیکھا سرخ رنگ گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا سب سے زیادہ مشابہ اوس سے قطن کا بیٹا ہے
مینے پوچھا یہ کون ہے اُنھون نے کہا یہ مسیح دجال ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا کَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُھُمْ عَنْ
اٰیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قریش
کے لوگون نے مجھے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے کر دیا بیت المقدس کو مینے اُسکی نشانیان
قریش کو بتلانی شروع کین اور مین دیکھ رہا تھا اُسکو یعنے بیت المقدس کو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ
الشَّعْرِ بَیْنَ رَجُلَیْنِ یَنْطِفُ رَاْسُہٗ مَاءً اَوْ یُھَرَاقُ رَاْسُہٗ مَاءً قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا ابْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ ذَھَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا فقلت
رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ الْعَیْنِ کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوا الدَّجَّالُ
اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا ابْنُ قَطَنٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے مین سو رہا تھا اتنے مین مینے اپنے تئین دیکھا طواف کر رہا ہون خانہ کعبہ کا اور ایک شخص کو دیکھا
جو گندم رنگ تھا اُسکے بال سیدھے ہوئے تھے سر سے پانی ٹپک رہا تھا یا بہ رہا تھا مینے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا یہ مریم کے
بیٹے ہین پھر مین چلا اور مڑ کر دیکھنے لگا تو ایک شخص کو دیکھا سرخ رنگ موٹا داہنی آنکھ کا کانا گویا اُس کی آنکھ پھولا انگور ہے

مین نے کہا یہ کون ہے اُنہون نے کہا یہ دجال ہے سب لوگون مین اُس سے زیادہ مشابہ ابن قطن ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ
کربا — عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ
اِلَیْہِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُھُمْ بِہٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ
نفسه صلى الله عليه وسلم — السَّلَامُ قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ
قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا مَالِکٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین نے اپنے تئین دیکھا حطیم مین اور قریش مجھسے
میرے سیر کا حال پوچھ رہے تھے (یعنے معراج کا) تو اُنہون نے بیت المقدس کی کئی چیزین پوچھین جنکو مین بیان نہ
کرسکا مجھے بڑا رنج ہوا ایسا رنج کبھی نہین ہوا تھا پھر اللہ تعالی نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے کر دیا مین اُسکو
دیکھنے لگا اب جو بات وہ پوچھتے تھے مین بتا دیتا تھا اور مینے اپنے تئین پیغمبرون کی جماعت مین پایا دیکھا تو موسی
علیہ السلام کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے ہین وہ ایک شخص ہین میانہ تن والوش کے اور گتھے ہوئے جسم کے جیسے شنوءہ کے
لوگ ہوتے ہین اور دیکھا عیسے بن مریم علیہ السلام کو وہ بھی کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے ہین سب سے زیادہ مشابہ اُنکی مین
عروہ بن مسعود ثقفی کو پاتا ہون اور دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے ہین سب سے زیادہ مشابہ
اُنکے تمہارے صاحب ہین آپنے اپنے تئین فرمایا پھر نماز کا وقت آیا تو مینے امامت کی اور سب پیغمبرون نے میرے
پیچھے نماز پڑھی جب مین نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والا بولا اے محمد یہ مالک ہے جہنم کا داروغہ اسکو سلام کرو
مینے اُنکی طرف دیکھا تو اُنسے خود پہلے سلام کیا **ف** قاضی عیاض نے کہا ان پیغمبرون کے نماز مین جو گفتگو تھی
اُنکو ہم بیان کر چکے ہین اور کبھی نماز سے ذکر اور دعا مراد ہوتی ہے یا اور کوئی آخرت کا عمل اگر کوئی کہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسی کو قبر مین نماز پڑھتے دیکھا پھر بیت المقدس مین اُنکے ساتھ نماز پڑھی پھر آسمانون
پر اُن سے ملے یہ کیسے ہوسکتا ہے تو اُسکا جواب یہ ہے قبر مین جو آپنے دیکھا وہ معراج سے پہلے تھا اور بیت المقدس مین
اُنکے ساتھ نماز پڑھی معراج کی رات مین پھر حضرت موسی آپسے پہلے آسمان پر چلے گئے یا یہ نماز آسمانون سے لوٹنے
کے بعد پڑھی واللہ اعلم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتُھِیَ بِہٖ اِلٰی سِدْرَۃِ
الْمُنْتَھٰی وَھِیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَۃِ اِلَیْھَا یَنْتَھِیْ مَا یُعْرَجُ بِہٖ مِنَ الْاَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْھَا وَاِلَیْھَا یَنْتَھِیْ مَا یُھْبَطُ
بِہٖ مِنْ فَوْقِھَا فَیُقْبَضُ مِنْھَا قَالَ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی قَالَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اُعۡطِیَ الصَّلَوٰتَ الۡخَمۡسَ وَاُعۡطِیَ خَوَاتِیۡمَ سُوۡرَۃِ الۡبَقَرَۃِ وَغُفِرَ لِمَنۡ
لَمۡ یُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ مِنۡ اُمَّتِہٖ شَیۡئًا الۡمُقۡحِمَاتُ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
معراج ہوا تو آپ سدرۃ المنتہے تک پہونچے اور وہ چھٹے آسمان مین ہے **ف** نووی نے کہا سب نسخون مین یون
ہی ہے کہ سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان مین ہے لیکن اوپر گذرا انسؓ کی روایات مین کہ سدرۃ المنتہی ساتوین آسمان کے
اوپر ہے قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے اور اکثرؒ کا قول یہی ہے اور ممکن ہے جمع کرنا ان دونون روایتون مین
اسطرح کہ سدرۃ المنتہے کی جڑ چھٹے آسمان مین ہو اور ڈالیان اُسکی ساتوین آسمان کے اوپر ہون اسلیے کہ وہ نہایت
بڑا درخت ہے اور خلیل نے کہا سدرۃ المنتہے ایک درخت ہے ساتوین آسمان مین جو سایہ کیے ہے آسمانون پر اور جنت کے
ت زمین سے جو چڑھتا ہے وہ یہین آنکر ٹھیر جاتا ہے پہرلے لیا جاتا ہے اور جو اوپر سے اوترتا ہو وہ بہی
یہین ٹھیر جاتا ہے پہرلے لیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالی نے جب سدرۃ المنتہی کو ڈھانپتی تہین وہ چیزین جو ڈھانپتی
تہین عبداللہؓ نے کہا یعنے پتنگے سونے کے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزین دی گئین ایک
تو پانچ نمازین دوسری سورۂ بقر کے اخیر آیتین تیسرے یہ کہ اللہ نے بخشدیا آپکی امت مین سے اُس شخص کو جو شریک
کرے اللہ کے ساتہہ باقی تمام تباہ کرنیوالے گناہون کو **ف** یعنے اور بڑے بڑے کبیرہ گناہون کو اور مطلب
یہ ہی کہ جو شخص اس امت مین سے مرے اور وہ شرک مین گرفتار نہ ہو تو وہ ہمیشہ جہنم مین نہ رہیگا بلکہ کبھی نہ کبھی ضرور
بخشا جاویگا اور یہ مراد نہین ہی کہ اُسکو عذاب بالکل نہ ہوگا کیونکہ اور نصوص شرعیہ اور اجماع اہلسنت سے یہ امر ثابت ہو چکا
ہے کہ بعض موحدین کو جو گنہگار ہونگے عذاب یا جاویگا اور احتمال ہے کہ یہان بعضے خاص لوگ مراد ہون جنکے سب گناہ
بخشدیے جاوینگے اور انکو بالکل عذاب نہ ہوگا۔ یا اللہ تو اپنے عنایت اور کرم سے ہمکو اُن لوگون مین کردے اور ہمارے
گناہون کو بخشدے اور جیسا تونے ابتک ہمکو شرک سے بچایا ہے ویسا ہی خاتمہ بہی ہمارا توحید پر کر اور سنت مبتلا کر ہمکو شرک
مین بیشک تو سب اختیار رکھتا ہے **باب** مَعۡنٰی قَوۡلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدۡ رَاٰہُ نَزۡلَۃً اُخۡرٰی وَھَلۡ رَاٰی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبَّہٗ لَیۡلَۃَ الۡاِسۡرَآءِ ترجمہ اس باب مین یہ بیان ہے کہ وَلَقَدۡ رَاٰہُ نَزۡلَۃً اُخۡرٰی سے
کیا مراد ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقتعالی جلشانہ کو معراج کی رات مین دیکھا تہا یا نہین ✤
ف قاضی عیاض نے کہا سلف و خلف نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اللہ تعالی جلشانہ کو معراج کی رات مین دیکھا تھا یا نہین تو حضرت عائشہؓ نے انکار کیا ہے دیکھنے کا جیسے
خود اس کتاب مین اُنسے روایت ہے اور ایسا ہی منقول ہے ابو ہریرہؓ اور ایک جماعت صحابہ سے اور وہی مشہور ہے
ابن مسعودؓ سے اور اسیطرف گئی ہے ایک جماعت محدثین کی اور متکلمین کی اور ابن عباسؓ سے یون روایت ہے کہ آپنے اللہ تعالی
کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور ایسا ہی منقول ہے ابو ذرؓ اور کعبؓ سے اور حسن بصری اسبات کی قسم کہاتے تہے اور ایسا ہی وہی ہے

ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ اور امام احمد بن حنبلؒ سے اور اصحاب مقالات نے امام ابو الحسن اشعری اور اُنکے اصحاب
سے نقل کیا ہے کہ آپنے اللہ تعالی کو دیکھا اور ہمارے بعضے مشائخ نے اس مسئلہ مین توقف کیا ہو اور کہا ہو کہ دیکھنے
پر کوئی صاف دلیل نہین لیکن دیکھنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالی کا دیدار دنیا مین ممکن ہے اور حضرت موسیٰؑ کا درخواست
کرنا دیدار کے لیے ہی دلیل ہے امکان کے اسلیے کہ نبی اُس امر کی درخواست کیونکر کرے گا جو اللہ تعالی کی نسبت محال ہو
اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حقتعالی کو دیکھا یا نہین اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ حضرت
موسی اور ہمارے پیغمبر علیہما السلام دونون نے حقتعالی کو دیکھا ہے اسیطرح علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ مین
کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقتعالی سے کلام کیا ہے معراج کی رات کو بلا واسطہ یا نہین سو اشعری اور
ایک جماعت متکلمین کے نزدیک کلام کیا ہے اور بعضون نے اس قول کی نسبت دی جعفر بن محمدؒ اور ابن مسعودؓ اور ابن
عباسؓ کی طرف اسی طرح علماء نے اختلاف کیا ہو اس آیت کے معنون مین ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی یعنے پھر نزدیک ہوا اور اُتر آیا اور
بعضون نے کہا یہ نزدیک ہونا جبرئیل علیہ السلام سے ہو یا سدرۃ المنتہی سے اور ابن عباسؓ اور حسن اور محمد بن کعب
اور جعفر بن محمد وغیرہم سے منقول ہے کہ یہ نزدیک ہونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدائے عز وجل سے ہو اس
صورت مین نزدیک ہونے کی تاویل کرنا پڑے گی اور مراد قرب سے یہ ہوگی کہ خدا کی بزرگی آپ پر ظاہر ہوئی اور انوار
معرفت کھل گئے اور غیب کے اسرار معلوم ہوگئے اور قاب قوسین او ادنی کی بھی تاویل کرنا ہوگی اور ایسی ہی تاویل کیجاویگی
اس حدیث مین کہ جو شخص ایک بالشت مجھسے نزدیک ہوتا ہے مین ایک ہاتھ اُس سے نزدیک ہوتا ہون تمام
ہوا کلام قاضی عیاض کا اور لیکن صاحب تحریر نے تو یہی اختیار کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا
عز وجل کو دیکھا اور کہا کہ اس امر پر بہت سی دلیلین ہین پر ہم اُنہین سے حجت لاتے ہین جو قوی ہین ایک حدیث
ہے ابن عباسؓ کی اُنہون نے کہا کیا تم تعجب کرتے ہو اس بات سے کہ خلت ابراہیم کو ملی ہو اور کلام موسی کو اور دیدار
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عکرمہ سے روایت ہے ابن عباسؓ سے سوال ہوا کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
رب کو دیکھا ہے اُنہون نے کہا ہان اور شعبہ سے باسناد منقول ہو اُنہون نے قتادہ سے اُنھون نے انسؓ سے کہا کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور حسن قسم کھاتے تھے اس بات پر کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب
کو دیکھا ہے اور اصل اس باب مین حدیث ہے ابن عباسؓ کی اور ابن عباسؓ عالم ہین اس امت کے اور مشکل مسائل مین
لوگ اُن کی طرف رجوع کرتے تھے ابن عمرؓ نے اس مسئلے مین اُنہی کی طرف رجوع کیا اور اُن سے پوچھ بھیجا
کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اُنہون نے کہا ہان دیکھا ہے اور حدیث حضرت عائشہؓ کی
ضرر نہین کرتی کیونکہ حضرت عائشہؓ نے یون نہین کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے مینے نہین دیکھا اپنے پروردگار کو بلکہ اُنہون نے اپنی رائے بیان کی ان آیتون پر خیال کرکے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ

اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا وقولہ تعالیٰ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ اور صحابی جب کوئی بات کہے اور دوسرے
صحابہ اُسکے مخالف ہون تو اُسکا قول حجت نہین ہے اور جب صحیح ہوگئین روائتین ابن عباسؓ سے دیدار کے اثبات
مین تو ضرور ہے ثابت کرنا اُسکا اسلیے کہ امر عقل سے معلوم نہین ہوسکتا بلکہ ضرور ہے سننا شارع سے اور یہ کوئی نہ
سمجھے کہ ابن عباسؓ نے بہی اپنی راے سے یا اجتہاد سے دیدار کا ثبوت کیا معمر بن راشد نے کہا جب اختلاف بیان کیا
گیا حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ کا رویت الٰہی مین کہ ہمارے نزدیک حضرت عائشہؓ ابن عباسؓ سے علم مین زیادہ نہین
مین اور ابن عباسؓ ثابت کرتے ہین ایک امر کو جسکے نفی کی اورونے اور ثابت کرنیوالا مقدم ہے نفی کرنیوالے پر
تمام ہوا کلام صاحب تحریر کا اور حاصل یہ ہے کہ اکثر علما کے نزدیک ترجیح اسی کو ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے رب کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھا معراج کی رات کو اور دلیل اسکی وہی حدیث ہے ابن عباسؓ وغیرہ کی اور یہہ
ثابت ہے کہ ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنکر یہ کہا ہوگا اسمین کوئی شک نہین پر حضرت عائشہؓ
نے جو اسکی نفی کی تو وہ کسی حدیث سے نہین کی اور اگر انکے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ بیان کرتین بلکہ اُنہون نے
استنباط کیا آیات سے اور اُنکا مطلب آگے ہم بیان کرینگے یہ جو حضرت عائشہؓ دلیل لائین اس آیت سے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ
اسکا جواب تو ظاہر ہے کیونکہ ادراک کہتے ہین احاطہ کو اور اللہ تعالیٰ کا احاطہ کوئی نہین کرسکتا اور جب نص سے احاطہ
کی نفی نکلی تو اوس سے رویت کی نفی نہین نکلتی جو بغیر احاطہ کے ہو اور لوگون نے اور بہی جواب دیے ہین اس
آیت کے مگر اُنکے بیان کرنے کی ضرورت نہین یہ جواب مختصر اور عمدہ ہے جو ہمنے بیان کیا اور دوسری دلیل اُنکی
اس آیت سے وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اسکا جواب کئی طرح سے ہے ایک تو یہ کہ رویت
کے وقت کلام کا ہونا ضرور نہین تو جائز ہے رویت بغیر کلام کے دوسرے یہ کہ اس عام مین سے ہمارے پیغمبر
خاص کیے گئے ہین تیسرے یہ کہ وحی سے مراد کلام ہے بغیر واسطے کے اگرچہ جمہور یون کہتے ہین کہ وحی سے
اسجگہ الہام یا خواب مراد ہے اور حجاب کے یہ معنی ہین کہ خدا تعالیٰ صاف کہلم کہلا بات نہین کرتا بلکہ وہ خدا کا کلام
سنتے ہین اللہ کو دیکھتے نہین حجاب سے یہ غرض نہین کہ وہان کوئی پردہ ہے جو بند کرتا ہے ایک مقام کو
دوسرے مقام سے انتہی ما قال النووی مختصرا مولانا ابو الطیب نے السراج الوہاج مین لکہا ہے کہ مجھے جو اس مقام مین
معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ اس مسئلہ مین خاموشی بہتر ہے اور غور و خوض کرنا اچھا نہین اسلیے کہ قرآن کی آیتین محتمل
ہین اور جہان احتمال ہو تو استدلال نہین ہوسکتا اور جس نے رویت کو ثابت کیا ہے وہ قرآن سے ثابت کرتا ہو حالانکہ
قرآن کا حال یہ ہے کہ وہ مجمل ہے اور ابن عباسؓ کوئی مرفوع حدیث اس باب مین نہین لائے بلکہ اُنہون نے استدلال
کیا آیات سے تو یہ بہی اُنکا اجتہاد ہوا اور اجتہاد کسیکا حجت نہین جبتک کہ پیغمبر دلیل نہ ہو اور حضرت عائشہؓ بہی دلیل
لائین اجتہاد سے اور اُنکا استدلال زیادہ واضح ہے اور کسی آیت مین صراحتًا یہ امر ثابت نہین مسروق نے کہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مینے سب سے پہلے اس آیت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا
مراد اس سے جبرئیل ہین اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر کی ساتھ
جبرئیل علیہ السلام کے تو اب اس سے پہیرنے کے لیے کوئی دلیل چاہیے اس لیے ٹہیک یہہ ہے کہ توقف کیا جاوے
جبتک دلیل قائم نہ ہو اور مین یہ نہین کہتا کہ دیدار الٰہی جائز نہین بلکہ کلام اسمین ہو کہ آیا دیدار ہوا یا نہین اور یہ بات
موقوف اسباب مین ثابت نہین ہو سکتی حسب اُسکے خلاف دوسری حدیث موقوف ہو اور یہ مسئلہ عقل اور اجتہاد سے معلوم
نہین ہو سکتا بلکہ سماع چاہیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور یہان پر کوئی سماع مرفوع نہین ہے انتہے
مختصرا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سِتُّمِائَةِ
جَنَاحٍ ترجمہ سلیمان شیبانی سے روایت ہے مینے زر بن حبیش سے پوچھا اس آیت کو فکان قاب قوسین او ادنی
یعنے پہر رہ گیا فرق دو کمان کا یا اس سے بہی نزدیک اُنہونے کہا مجھسے عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو دیکہا اُن کے چہہ سو بازو تہے ف یعنی اُنکی اصلی صورت پر دیکہا ورنہ
اور شکلون سے تو اُنکو اکثر آپ دیکہا کرتے تہے عبد اللہ بن مسعودؓ ہی جو اس حدیث کے راوی ہین بڑے عالم ہین اس
امر کے اور معارض ہے اُنکا قول عبد اللہ بن عباسؓ کے قول کے نووی نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ کا یہی مذہب ہے کہ مراد
اس آیت سے جبرئیل ہین لیکن اکثر مفسرین اسطرف گئے ہین کہ مراد دیکہنے سے دیکہنا حق سبحانہ تعالی کا ہے پہر ان
لوگون نے اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا اپنے پروردگار کو اپنے دل کی آنکھ سے دیکہا اور بعضون نے کہا ظاہر
کی دونون آنکہون سے دیکہا امام ابو الحسن واحدی نے کہا یہ بیان ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار الٰہی کا
معراج کی رات مین ابن عباسؓ اور ابو ذرؓ اور ابراہیم تیمی نے کہا کہ آپنے خدا تعالی کو اپنے دل سے دیکہا اور یہ دیکہنا
درحقیقت صحیح دیکہنا تہا اسطرح کہ اللہ تعالی نے ایک آنکہ آپکی دلمین پیدا کر دی یا دیکہنے کی قوت دل مین ڈالدی
اور آپنے دیکہہ لیا جیسے آنکہ سے دیکہتے ہین اور ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئی ہے کہ آپنے انہین
ظاہر کی آنکہون سے خدا تعالی کو دیکہا اور یہی قول ہے انسؓ اور عکرمہ اور حسن اور ربیع کا نووی عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى قَالَ رَأٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ
نے کہا یہ جو حقتعالی نے فرمایا ما کذب الفؤاد ما رأی یعنے جہوٹہہ نہ دیکہا دل نے جو دیکہا مراد اس سے جبرئیل علیہ السلام
کا دیکہنا ہے آپنے دیکہا اُنکو اُنکے چہہ سو بازو تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ
الْكُبْرٰى قَالَ رَأٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهٖ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ
کہا یہ جو حقتعالی نے فرمایا لقد رأی من آیات ربہ الکبری بیشک دیکہین اپنے رب کی بڑی نشانیان مراد اس سے

یہ ہے کہ آپنے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت مین چہہ سو (۶۰۰) بازو تھے اون کے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی قَالَ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو اس آیت کی
تفسیر مین وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی یعنے دیکھا انکو دوسرا بار مین کہ دیکھا آپنے جبرئیل علیہ السلام کو **ف**
نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ نے کہا ایسا ہی منقول ہے بہت سلف سے اور یہی روایت ہے ابن عباسؓ اور
ابن زید اور محمد بن کعب و مقاتل بن حیان سے اور ضحاک نے کہا کہ مراد سدرة المنتہی کا دیکھنا ہو اور بعضون نے
کہا رفرف سبز کا اور واحدی نے کہا کہ اکثر علماء نے یون کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو انکی اصلی صورت مین دیکھا اور یہی مراد ہو آیت سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ **ترجمہ** ابن عباسؓ
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کو دیکھا اپنے دل سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے ما
كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی کی تفسیر مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کو دل سے
دو بار دیکھا **ف** تو ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ مراد ان آیتون مین دیدار الہی ہے اور اوپر اسکی تفصیل گذر چکی
عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلٰثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی
رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا
تُعْجِلِيْنِيْ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی فَقَالَتْ اَنَا اَوَّلُ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ
اَرَهٗ عَلٰی صُوْرَتِهِ الَّتِیْ خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ
مَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَقَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا الله عزوجل
اَوْ مِنْ وَّرَاۤئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُخْبِرُ
بِمَا يَكُوْنُ فِیْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین تکیہ لگائے تہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس انہون نے
کہا اے ابو عائشہ (یہ کنیت ہے مسروق کی) کی تین باتین ہین جو کوئی انکا قائل ہو اسنے بڑا جہوٹ باندھا خدا پر پہلے

کہا وہ تین باتین کونسی ہین اُنہوں نے کہا (ایک یہ ہے) جو کوئی سمجھے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا
اُسنے بڑا جھوٹہہ باندھا مسروق نے کہا مین تکیہ لگائے تھا یہ سنکر مین بیٹھ گیا اور مینے کہا اے ام المومنین ذرا مجھے بات
کرنے دو اور جلدی ست کرو کیا اللہ تعالی نے نہین فرمایا وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی حضرت عائشہ رضی نے
کہا اس امت مین سب سے پہلے مین نے ان آیتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا مراد ان آیتون مین
حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین مینے اُنکو اُنکی اصلی صورت پر نہین دیکھا سوا دو بار کے جنکا ذکر ان آیتون مین ہے
مینے دیکھا اُنکو وہ اُتر رہے تھے آسمان سے اور اُن کے تن و توش کے بڑائی نے آسمان سے زمین تک ڈھک دیا
تہا پھر حضرت عائشہ رضی نے کہا کیا تو نے نہین سنا اللہ تعالی فرماتا ہے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ
الْخَبِیْرُ کیا تو نے نہین سنا اللہ تعالی فرماتا ہے مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا
عَلِیٌّ حَکِیْمٌ تک **ف** پہلی آیت سورہ انعام مین ہے (۱۳) رکوع مین ترجمہ اُسکا یہ ہے اُسکو نہین پاسکتی آنکھین اور
وہ پاسکتا ہے آنکھون کو اور وہ بھید جانتا ہے خبردار اور دوسری آیت شوری (۵) رکوع مین ہے ترجمہ پوری آیت کا
یہ ہے اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اُس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانیوالا
پھر پہونچاوے وہ اُسکے حکم سے جو چاہے وہ سب سے اوپر ہے حکمتون والا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یون کہنا درست
ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ نے ایسا کہنا مکروہ جانا ہے اور کہا ہے یون کہو اللہ تعالی نے فرمایا اور
مت کہو اللہ تعالی فرماتا ہے پر مطرف کا یہ قول مخالف ہے صحابہ اور تابعین کے عمل کے اور صحیح اور مختار یہی ہے کہ دونو طرح کہنا
درست ہے اور یہی قول ہے ائمہ سلف اور خلف کا اور خود قرآن مین موجود ہے وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ اور صحیح
مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ
اَمْثَالِھَا اور جسنے اسکا انکار کیا اُسکے پاس کوئی دلیل نہین ہے (نووی) **ت** (دوسری یہ ہے) جو کوئی خیال کرے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب مین سے کچھ چھپا لیا تو اُسنے بڑا جھوٹہہ باندھا خدا پر اللہ فرماتا ہے یَآ اَیُّھَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ یعنے اے پیغام پہونچانے والے پہونچا دے جو
اُترا تجھپر تیرے رب کے پاس سے اور جو تو ایسا نہ کرے تو تو نے پیغام نہین پہونچایا (تیسری یہ ہے) جو کوئی کہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کل ہونیوالی بات جانتے تھے (یعنے آیندہ کا حال) تو اُسنے بڑا جھوٹہہ باندھا اللہ پر . . . اللہ خود فرماتا
ہے کہہ دو اے محمد آسمانون اور زمین مین کوئی غیب کی بات نہین جانتا سوا خدا کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ غیب کا علم خدا ہی سے خاص ہے اور سوا خدا کے کسی اور کو غیب کا علم نہین پیغمبر ہو یا فرشتہ یا ولی یا صالح یا
سلطان یا عارف اور خود اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی بیان کیا وَلَوْ کُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ یعنے اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو مین بڑی بھلائی

حاصل کرینا اور مجھے دکھنہ پہونچتا مین تو ایک کھلا ڈرانیوالا ہون اور جب اللہ اور رسول کے بیان سے معلوم ہوگیا کہ غیب کا
علم سوا خدا کے کسی کو نہین اب دوسرے کے بیان کی کیا حاجت ہے۔ اللہ تعالی ہدایت کرے ان بدعتیون کو جو غیب کا علم رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور اولیا اور مشائخ کے لیے ثابت کرتے ہین اور اسپر کوئی دلیل نہین بلکہ دلیل اُسکے
خلاف مین موجود ہی خدا جانے اُنکی عقلون پر کیا مار پڑی ہے اور شیطان اُنکو کہان اوندھا گراتا ہی خدا تعالی ہمکو
اور ہمارے طریقہ کے لوگون کو ایسے خیالون سے بچا دے (سراج الوہاج) **عن** داؤد بهذا الاسناد نحوه
حديث ابن علية وزاد قالت ولو كان محمد صلى الله عليه وآله وسلم كاتما شيئا مما انزل عليه
لكتم هذه الاية واذ تقول للذي انعم الله عليه وانعمت عليه امسك عليك زوجك
واتق الله وتخفي في نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله احق ان تخشاه **ترجمه** داؤد نے
اسی حدیث کو روایت کیا جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا اگر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم چھپانیوالے ہوتے تو چھپاتے اس آیت کو واذ تقول للذي انعم الله عليه اخیر تک **ف** یہ آیت
سورۂ احزاب کے پانچمین رکوع مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور
تو نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اسکو کھولا
چاہتا ہے اور ڈرتا تھا لوگون سے اور چاہیے اللہ سے زیادہ ڈرنا پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض
ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی اس لیے کہ مسلمانون پر حرج نہ ہو اپنے لے پالکون کی جورون سے نکاح کرنے مین جب
وہ تمام کرین اون سے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا۔ مراد اس شخص سے زید بن حارثہ ہو جو لے پالک تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکی بی بی زینب تہین جو آپ کی پہوپہی کی بیٹی تہین جب زید سے اُنکی نہ بنی تو پہلے آپنے زید کو
نصیحت کی پر دل مین آپکے یہ خیال تہا کہ اگر زید اُنکو چھوڑ دیگا تو مین اُن سے نکاح کرونگا آپنے یہ خیال اپنے دل مین
رکہا اسلیے کہ کافر اور منافق بدگوئی نکرین کہ محمد اپنے بہو سے نکاح کرنے کے فکر مین ہین اللہ تعالی نے اس راز کو ظاہر
کردیا اور نکاح زینب کا آپ سے کردیا اور کافرون کی طعن وتشنیع کو لغو کردیا اور فرمایا کہ لے پالک درحقیقت بیٹا نہین ہے جو
اُسکی جورو ہاتھ لینے والے پر حرام ہو۔ اس آیت مین چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی نے نصیحت کی
اور الزام دیا کہ تو لوگون سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے اور آپکے دل کی بات کو جسکو آپ چھپایا چاہتے
تہے فاش کردیا پس اگر آپ کوئی آیت معاذ اللہ چھپاتے تو اسکو چھپاتے **عن** مسروق قال سالت عائشة
هل راى محمد صلى الله عليه وآله وسلم ربه فقالت سبحان الله لقد قف شعري لما قلت وساق
الحديث بقصته وحديث داؤد اتم واطول **ترجمه** مسروق سے روایت ہے مینے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہون نے کہا سبحان اللہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے یہ بات

کے سننے سے) اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح لیکن روایت داؤد کی زیادہ پوری اور بڑی ہے **عَنْ**
مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَیْنَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی
عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی قَالَتْ اِنَّمَا ذَاکَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْتِیْہِ فِیْ صُوْرَۃِ الرِّجَالِ وَاِنَّہٗ اَتَاہُ فِیْ ھٰذِہِ صلی اللہ علیہ وسلم
الْمَرَّۃِ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ ھِیَ صُوْرَتُہٗ فَسَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی سے
کہا تم تو کہتی ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کیسے ہو ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی انہوں نے کہا اس آیت سے تو جبرئیل مراد ہیں وہ ہمیشہ آپکے پاس مردوں
کی صورت میں آتے تھے اور اس مرتبہ خاص اپنی اصلی صورت میں آئے تو سارا کنارہ آسمان کا بھر گیا تھا **ف**
اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہونگے کہ پھر نزدیک ہوا جبرئیل اور قریب آگیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور رہ گیا فاصلہ
دو کمانوں کا یا اس سے بھی نزدیک اور بعضوں نے قوس سے ذراع مراد لیا ہے تو معنے یہ ہونگے رہ گیا فاصلہ دو ہاتھ کا
یا اس سے بھی کم یعنے آپ میں اور جبرئیل میں اتنا قرب ہو گیا بعد اسکے اللہ نے اپنے بندے کی طرف وحی کی
جو وحی کی **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ فقال
نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے اپنے
پروردگار کو دیکھا آپ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسکو کیسے دیکھتا **ف** نووی نے کہا یعنے حجاب اسکا نور ہے
اور معنی یہ ہیں کہ نور کی وجہ سے میں اسکو دیکھ نہ سکا کیونکہ جب نور بہت ہوتا ہے تو آنکھ چکا چوندھ ہو جاتی ہے اور کچھ
دکھلائی نہیں دیتا عرفا کے نزدیک اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نور ہے اور ظہور ہے یعنی اسی کی وجہ
سے سب کی ہستی اور نمایش ہے جیسے قرآن میں ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اگر یہ نور نہ ہو تو نری نیستی ہی ہو
اور کسی چیز کا وجود نہ ہو پھر جیسے نور کی وجہ سے اور چیزیں دکھلائی دیتی ہیں اسی طرح اللہ جل شانہ کی اور مخلوقات
کو ہم دیکھتے ہیں پر اسکا دیکھنا دشوار ہے اسلیے کہ ہم مادی اور جسم کی کثافات سے بھری ہوئی ہیں البتہ اللہ تعالیٰ
جب اپنے پاک بندوں کو ان علائق جسمانی سے صاف کرکے انکو نورانی کریگا اوسوقت اپنا نور انکو دکھلاویگا
واللہ اعلم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَوْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیْءٍ کُنْتَ تَسْاَلُہٗ قَالَ کُنْتُ اَسْاَلُہٗ ھَلْ رَاَیْتَ سالتہ
رَبَّکَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ سَاَلْتُہٗ فَقَالَ رَاَیْتُ نُوْرًا **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق رض سے روایت ہے میں نے ابوذر رض
سے کہا اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تو آپ سے کچھ پوچھتا ابوذر رض نے کہا تو کیا پوچھتا
عبداللہ نے کہا میں یہ پوچھتا آپنے اپنے پروردگار کو دیکھا یا نہیں ابوذر رض نے کہا میں نے یہ پوچھا تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا میں نے ایک نور دیکھا **ف** یعنی صرف ایک نور مجھے دکھلائی دیا اور کچھ

ہینے نہین دیکھا قاضی عیاض نے کہا یہ بات محال ہے کہ اللہ کی ذات نور ہو کیونکہ نور ایک جسم ہے اور اللہ سبحانہ تعالی پاک ہے جسمیت سے یہی مذہب ہے تمام اماموں کا اور یہ جو اللہ نے فرمایا اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور حدیث مین نور کا اطلاق ذات الٰہی پر کیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نور کا خالق ہے اور صاحب ہے نور کا یا ہادی ہے تمام آسمان اور زمین کے لوگوں کا یا نورانی کرنیوالا ہے مومنوں کے دلوں کا مترجم کہتا ہے قاضی عیاض کی تقریر مسلم نہین اور نہ سلف کی یہ چال ہے بلکہ اللہ تعالی حقیقۃً نور ہے اور نور کا لفظ متعدد نصوص مین اسپر وارد ہے پھر اسمین تاویل کرنے کی ضرورت نہین اب رہا جسم کا اطلاق تو وہ خدا پر کیا جاویگا کس لیے کہ شریعت مین یہ لفظ خدا کے واسطے نہین آیا اسی طرح جسم سے تنزیہ اس کی بھی کوئی اصل نہین عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ وَعَمَلُ النَّہَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ وَ
فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ النَّارُ لَوْ کَشَفَہَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ کشفہ
وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ یَقُلْ حَدَّثَنَا ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو کہڑے ہو کر پانچ باتین سنائین آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین سوتا اور سونا اسکے لائق نہین (کیونکہ سونا آلات اور اعضائے بدن کی تہکاوٹ سے ہوتا ہے اور خدا تعالی پاک ہے تہکن سے دوسرے یہ کہ سونا غفلت ہے اور وہ نقل موت کے ہو اور حق تعالی پاک ہے اس سے) جہکاتا ہے ترازو کو اور اونچا کرتا ہے شف بندون کے اعمال اور ارزاق کے تولنے مین نووی نے کہا یہ تمثیل ہے خدا کے ترازو سے تولنے کے ساتھ سراج الوہاج مین ہے کہ یہ تمثیل نہین بلکہ حقیقۃً خدا تعالی ایسا ہی کرتا ہے اور یہی ہے مذہب سلف کا اس قسم کی آیات اور احادیث مین اور تمثیل کے قائل پچھلے لوگ ہوئے ہین جنکی بات کا کچھ اعتبار نہین ف اوٹھایا جاتا ہے اوس کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے ف یعنی راتمین جو اسکے بندے نیک کام کرتے ہین وہ دوسرا دن گذرنے سے پہلے فرشتے اسکے پاس چڑہا لیجاتے ہین اسیطرح دن مین جو کام کرتے ہین وہ رات گذرنے سے پہلے تمام ہی کو خدا کے پاس لیجاتے ہین۔ اس حدیث سے صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالی جہت فوق مین ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ سلف کا رضی اللہ تعالی عنہم ف اوسکا پردہ نور ہے۔

ف نووی نے کہا پردہ لغت مین آڑ اور اوٹ کو کہتے ہین اور یہ شان ہے ان اجسام کی جو محدود ہین اور خدا تعالی پاک ہے جسمیت اور تحدید سے اس صورت مین پردہ سے مراد روکنے والا ہے اوسکے دیدار سے یعنی نور اسکے دیکھنے کا مانع ہے کس لیے کہ نور سے آنکھ چکاچوند ہو جاتی ہے سراج الوہاج مین ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہین بلکہ سلف کا یہ قول ہے کہ جو کچھ شریعت مین آیا ہے اسکو چلانا اسی طرح جیسے آیا اور اسکی کیفیت

بیان نہ کرنا نہ اُس مین تاویل اور تعطیل اور تمثیل اور تشبیہ کرنا **ترجم** کہتا ہے کہ متاخرین جیسے نووی اور سیوطی اور ابن حجر عسقلانی اور ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی نے پچہلے متکلمین کی تقلید کر کے اس قسم کی آیات اور احادیث مین اکثر ایسی تاویلات کی ہین جو سلف کے طریقہ کے خلاف ہین اسی حدیث مین دیکہیے حجاب کی جو تاویل کی ہے وہ اس بنا پر کہ حجاب شان ہے اجسام کی حالانکہ ابہی تک یہ امر ہی شریعت سے ثابت نہین ہوا کہ خدا تعالی جسمیت سے پاک ہے پہر اور آثار اور لوازم جسمیت کا کیا ذکر ہے **ف** ابو بکر کی روایت مین ہے کہ پردہ اسکا آگ ہے اگر وہ کہولدیوے اُس پردہ کو البتہ اوسکے مُنہ کی شعاعین جلادین مخلوق کو جہانتک اُسکی نگاہ پہونچتی ہے **ف** اُسکی نگاہ تو تمام مخلوق تک پہونچتی ہے پہر اگر وہ اپنا حجاب اوٹہالے تو اُسکے روے مبارک کے تجلی کے سامنے کوئی نہ ٹہیرے اور سب جلکر خاک ہو جاوین نووی نے اس مقام پر پچہلے متکلمین کی تقلید سے وجہ کی تاویل ذات سے کی ہے اور یہ غلط ہے حق تعالے کے لیے وجہ اور ید اور عین اور قدم وغیرہ حقیقۃً ثابت ہین آیات اور احادیث سے اور سلف نے ان مین کسی قسم کی تاویل نہین کی نہ تحریف بلکہ تاویل طریقہ ہے جہمیہ اور مبتدعہ اور معتزلہ کا خذلہم اللہ تعالی اور بعض علمائے اہل سنت خدا اُنپر رحم کرے اس گمراہی مین پہنس گئے وہ بہی لگے تاویل کرنے اور سلف کے طریقہ کو بہول گئے اللہ تعالی اُنکی خطا معاف کرے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهٖ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّوْرُ **ترجمہ** اعمش سے اسی طرح دوسری روایت ہے مگر اسمین پانچ باتون کے بدلے چار باتین ہین اور مخلوق کا ذکر نہین اور کہا کہ حجاب اُسکا نور ہے **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهٗ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم مین کہڑے ہو کر چار باتین بیان کین یہ کہ اللہ تعالی نہین سوتا اور نہ اُسکے لائق ہے سونا اوٹہاتا ہے ترازو کو اور جہکاتا ہے۔ اوٹہایا جاتا ہے اُسکیطرف دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو **بَابُ** اِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْاٰخِرَةِ لِرَبِّهِمْ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اللہ تعالی کا دیدار مومنون کو آخرت مین ہوگا اسکا ثبوت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ...... رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس سے (ابو موسی اشعری) روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو جنتین چاندی کی ہونگی اُنکے برتن اور سب چیزین چاندی کی ہونگی اور دو جنتین سونے کی ہونگی اونکے برتن اور سب چیزین سونے کی ہون گی اور لوگون کو اپنے پروردگار

(حاشیہ: بِاَرْبَعٍ فَقَالَ — رَبِّهِمْ)

گے دیکھنے مین کوئی آڑ نہ ہوگی جنت العدن مین سوا ایک بزرگی کی چادر کے جو خدا کے منہ پر ہوگی **ف** پھر جب خدائے تعالی اُس چادر کو اپنے منہ سے اُٹھا دیگا تو سب مومن اُسکے روئے مبارک کو دیکھین گے اور اس دیدار سے ایسی خوشی حاصل ہوگی جسکی حد نہین نہ اُسکا بیان ہوسکتا ہے نووی نے کہا تمام اہل سُنت کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالی کا دیکھنا ممکن ہے محال نہین ہے اور اُنہون نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ آخرت مین مومنین اُسکو دیکھین گے اور کافر اس نعمت سے محروم رہین گے اور معتزلہ اور خوارج اور بعض مرجیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ خدا کو اُسکی مخلوق مین سے کوئی نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا دیکھنا محال ہے عقلا اور یہ ایک خطائے صریح اور جہل قبیح ہے کتاب و سُنت اور اجماع صحابہ اور سلف اُمت سے یہ امر ثابت ہے کہ آخرت مین مومنون کو خدا کا دیدار حاصل ہوگا اور اس حدیث کو قریب بیس صحابہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے اور قرآن کی آیتین اس باب مین مشہور ہین اور بدعتیون نے جو اُسپر اعتراض کیے ہین وہ بھی اہل سنت کی کلام کی کتابون مین مع اُنکے جواب بیست مذکور ہین اور ہمکو اُن کے بیان کرنے کی ضرورت یہان معلوم نہین ہوتی لیکن دنیا مین اللہ تعالی کا دیکھنا تو ہم بیان کرچکے کہ وہ ممکن ہے پر جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ دنیا مین واقع نہ ہوگا اور امام ابو القاسم قشیری نے ابو بکر بن فورک سے نقل کیا ہے کہ اس مسئلے مین امام ابو الحسن اشعری کے دو قول ہین ایک تو یہ کہ دنیا مین خدا کا دیدار واقع ہو دوسرے یہ کہ اوسکا وقوع نہین ہوا پھر اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ رویت الٰہی (خدا کا دیدار) ایک قوت ہے جسکو اللہ تعالی اپنی مخلوق مین پیدا کردیگا اور اس کے لیے اتصال اور مقابلہ وغیرہ ضرور نہین اور ہمارے دیکھنے مین یہ باتین اتفاقا پائی جاتی ہین نہ یہ کہ دیکھنے کی شرط ہین اور متکلمین نے اوسکے کھلے دلائل خوب بیان کیے ہین اور اللہ تعالی کے دیدار سے یہ لازم نہین آتا کہ خدا تعالی ایک جہت مین ہو بلکہ مومنین اُسکو دیکھین گے بغیر جہت کے جیسے اوسکو جانتے ہین بے جہت انتہی مولانا ابو الطیب رحمہ اللہ تعالی نے سراج الوہاج مین لکھا ہے کہ بدعتیون نے جو کچھ شبہہ خدا کی رویت مین کیے ہین اُن ۔ سب کے جوابات دونون امامون کی تصانیف مین موجود ہین (یعنی امام حافظ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام حافظ شیخ الاسلام ابن قیم قدس سرہما کی تصانیف مین) اور ہمنے بھی اُنکو اپنی بعض کتابون مین بیان کیا ہے لیکن اللہ تعالی کا دیدار دنیا مین تو وہ ممکن ہے پر واقع نہین ہوا یعنی بیداری مین البتہ خواب مین واقع ہوا ہے جیسے ہم نے ریاض المرتاض اور تقصار مین ایک جماعت علما اور ائمہ سے نقل کیا ہے یا اللہ تو ہمکو بھی مشرف کر اپنے دیدار سے اور یہ جو نووی نے کہا کہ خدا کا دیدار بغیر جہت کے ہوگا جیسے اُسکا علم بے جہت ہے تو یہ متکلمین کا طریق ہے اور اہل حق کا یہ مسلک نہین اُنکے نزدیک تو اس قسم کے نصوص کو ظاہر معنی پر رکھنا چاہیے بغیر تاویل و تعطیل کے اور حدیث صحیح مین یہ امر موجود ہے کہ خدا کہان ہے آپنے پوچھا یہ لونڈی سے اور ایک حدیث میز ہے کہ آپنے اشارہ کیا انگلی سے آسمان کی طرف اسی طرح اس باب مین بہت آیات اور احادیث ہین جن سے خدا کا علو اور فوقیت علی العرش اور آسمان مین ہونا پایا جاتا ہے پھر یہ قول نووی کا ان سے کیا مناسبت رکھتا ہے اللہ تعالی

رحم کرے اُس آدمی پر جو انصاف کرے اور تاویل اور تکلف کو دور کرے نہ ہو مترجم کہتا ہے کہ خدا تعالی کو بے جہت خیال
کرنا یہ جہمیہ اور مبتدعہ اور معتزلہ کا طفیل ہے ورنہ سلف علماء اور اہل حدیث سب خدا کو جہت فوق مین سمجھتے رہو اور
حنابلہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے پھر جب خدا تعالی ایک جہت مین ہوا تو اُسکی رویت بھی ایک جہت مین ہو سکتی ہے
اور متکلمین نے جو ایک رویت بلا جہت بلا مکان نکالی ہے یہ درحقیقت نفی رویت ہے اور ان کے عقیدے اور منکرین
رویت کے عقیدے مین غور کرنے سے کچھ فرق نہین نکلتا کیونکہ منکرین رویت نے اُسی رویت کی نفی کی ہے جو ظاہر
متعارف ہو یعنی ایک چیز کا ایک چیز کے سامنے ہونا ایک مکان مین ہونا رائی اور مرئی مین ایک طرح کی نسبت خاص
ہونا مرئی کا ایک جہت مین ہونا رائی سے نہ اس رویت کی جسکو متکلمین نے اختراع کیا ہو اور ان متکلمین نے بہت سے
مسائل مین اسی قسم کے تاویلات کی ہین جو درحقیقت انکار ہین نصوص کی خدا اون لوگون کی خطا معاف کرے اور ہم
نے ان مین سے مسئلہ استواء کو بہت تفصیل سے اپنی کتاب انتہاء فی الاستواء مین بیان کیا ہے **عَنْ** صُهَيْبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ عزوجل
وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ الله تعالیٰ عنہما
ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت مین جا چکین گے اُسوقت اللہ تعالی
فرماویگا تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو وہ کہین گے تو نے نہ ہمارے منہ سفید کیے ہمکو جنت دی جہنم سے بچایا (اب کیا چاہیے)
پھر پردہ اُٹھا دیگا اوس وقت جنتیون کو کوئی چیز اس سے بھلی معلوم نہ ہوگی یعنے اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے
سے **عَنْ** حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ
زِيَادَةٌ ترجمہ حماد بن سلمہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے یہ آیت پڑھی
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ یعنے نیکون کے واسطے نیکی ہے اور زیادہ سے مراد دیدار الٰہی ہے جو سب نعمتون
سے بڑھ کر لذت دیگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ
دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ فلیتبعہ
وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ

مِنكَ هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله في صورته التي يعرفون
فيقول انا ربكم فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهراني جهنم فاكون
انا وامتي اول من يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم
وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم السعدان قالوا نعم يا رسول الله
قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم
فمنهم المؤمن بقي بعمله ومنهم المجازى حتى ينجى حتى اذا فرغ الله عز وجل من القضاء
بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من
النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله عز وجل ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله
فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تأكل النار من ابن ادم الا اثر السجود حرم الله على
النار ان تأكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه
كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه
على النار وهو اخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اى رب اصرف وجهي عن النار فانه قد
قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم يقول الله تبارك وتعالى
هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسأل غيره فيقول لا اسألك غيره ويعطي ربه عز وجل
من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل على الجنة ورآها سكت
ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت
عهودك ومواثيقك لا تسألني غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول
اى رب يدعو الله حتى يقول وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه
الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من الخير والسرور فيسكت
ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب ادخلني الجنة فيقول الله تعالى له اليس قد اعطيت عهودك
ومواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اى رب لا اكونن
اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله عز وجل حتى يضحك الله تبارك وتعالى منه فاذا ضحك
الله منه قال ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله له تمنه فيسأل ربه ويتمنى حتى ان الله عز وجل
ليذكره من كذا وكذا حتى اذا انقطعت به الاماني قال الله عز وجل ذلك لك ومثله معه قال
عطاء بن يزيد وابو سعيد الخدري مع ابي هريرة لا يرد عليه من حديثه شيئا حتى اذا حدث

ظهري

نسخه: الموثق بعمله
نسخه: الموبق يعني بعمله

ای فهل عسیت ان اعطیتک ذلک ان تسأل غیره فیقول لا

نسخه: السكت

نسخه: لا اكونن

نسخه: عز وجل

أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللّٰهَ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کچھ لوگون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھین گے قیامت کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہو چودہوین رات کے چاند دیکھنے مین (یعنے ازدحام اور ہجوم کی وجہ سے) یا تمکو کچھ تکلیف ہوتی ہے چودہوین رات کے چاند دیکھنے مین لوگون نے کہا نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا بہلا تمکو کچھ مشقت ہوتی ہے یا ایک دوسرے کو صدمہ پہونچاتے ہو سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ بادل نہو اور آسمان صاف ہو) لوگون نے کہا نہین آپنے فرمایا پہر اسیطرح (یعنے بغیر تکلیف اور مشقت اور زحمت اور ازدحام کے) تم اپنے پروردگار کو دیکھوگے **ف** یہ تشبیہ ہو دیکھنے کی سورج کے خدا کے دیکھنے کے ساتھہ نہ تشبیہ سورج کی خدا کے ساتھہ کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے خدا کا اور مخلوق کسی بات مین خالق کی مثل نہین ہوسکتا فرمایا اللہ تعالے نے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اوسکے جوڑ کی کوئی چیز نہین اور وہ سنتا ہے دیکھتا اور مقصود یہ ہے کہ خدا کے دیدار مین کسیطرح کا ہجوم معلوم نہ ہوگا نہ دیکھنے والے ایک پر ایک گر کر صدمہ پہونچاوین گے بلکہ ہر ایک اپنی جگہہ پر کمال فراغت اور راحت کے ساتھہ خدا کو دیکھے گا جیسے دنیا مین چودہوین رات کو چاند دیکھنے مین کوئی تکلیف نہین ہوتی **ت** حقتعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرماویگا جو کوئی جسکو پوجتا تہا اُس کے ساتھہ ہو جاوے پہر جو شخص آفتاب کو پوجتا تہا وہ سورج کے ساتھہ ہوگا اور جو چاند کو پوجتا تہا وہ چاند کے ساتھہ اور جو طاغوت کو پوجتا تہا وہ طاغوت کے ساتھہ **ف** طاغوت کہتے ہین اُس چیز کو جسکا پوجا کیا جاوے سوا خدا کے یہی قول ہے لیث اور ابو عبیدہ اور کسائی اور جمہور اہل لغت کا اور ابن عباسؓ اور مقاتل اور کلبی وغیرہم نے کہا کہ طاغوت شیطان کو کہتے ہین اور بعضونے کہا بت کو (نووی) سراج الوہاج مین ہے کہ پہلا معنی اچہا ہے اور وہ شامل ہے اولیاء اور انبیاء کی قبر پوجنے والون کو اور درویشون اور عالمون کی تقلید کرنیوالون کو (جو اُنکی تقلید خدا اور رسول کے ارشاد پر مقدم رکہین) اور تمام مشرکین اور مبتدعین کو **ت** اور یہ امت محمدی باقی رہ جاویگی اُس مین منافق لوگ بہی ہون گے **ف** منافق مومنین مین شریک رہین گے اس لئے کہ دنیا مین بہی بظاہر مومنون مین شریک تھے اور اپنے تئین ایمان کے قالب مین چہپائے ہوئے تہے تو وہان بہی مومنون کے ساتھہ ملے رہین گے اور اُن کے ساتھہ چلین گے اُنکی روشنی سے فائدہ اُٹھائین گے یہانتک کہ اُن کے اور مومنون کے بیچ مین ایک دیوار ہوجاوے گی اُس کے اندر رحمت ہوگی اور سامنے سے عذاب معلوم ہوگا تب منافق علیحدہ ہوجاوین گے

اور مومنون کی روشنی اون سے جاتی رہے گی اور بعضون نے کہا یہ لوگ حوض پر سے ہانکے جاوینگے اور اون سے کہا جاویگا
دور ہو دور ہو (نووی) ف پھر اللہ تعالی اُن کے پاس آویگا ایسی صورت مین جسکو وہ نہیں پہچانینگے اور کہیگا مین
تمہارا پروردگار ہون وہ کہینگے اللہ کی پناہ مانگتے ہین ہم تجھسے اور ہم اسی جگہہ ٹھیرے ہین یہانتک کہ ہمارا پروردگار
آویگا تو ہم اسکو پہچان لینگے پھر اللہ تعالی اُن کے پاس آویگا اوس صورت مین جسکو وہ پہچانتے ہونگے اور کہیگا مین تمہارا
رب ہون وہ کہینگے تو ہمارا رب ہے پھر اوسکے ساتھہ ہوجاوینگے ف یہ معرفت حق سبحانہ تعالی کی یا تو اسطرح
سے ہوگی کہ خدا تعالی اپنی قدرت کاملہ سے ہر مومن کے دل مین اپنا جمال اسطرح ذہن نشین کر دیگا کہ وہ پہلی صورت
کو خدا کی صورت سے مغائر اور سوا سمجھینگے یا یہ معرفت اُن صفات کی وجہ سے ہوگی جو خدا تعالی نے اپنے لیے
بیان کین ہین کہ وہ کسی کی مثل نہین اوسکے جوڑ کا کوئی نہین وہ پاک ہے ہر عیب سے پھر جب پہلی صورت نمود ہوگی تو وہ
اُن صفات سے خالی ہوگی اسلیے مومنین اسکو خدا نہ کہینگے جب خدا اپنی اصلی صورت مین ظاہر ہوگا تو وہ تمام صفات
مقدسہ پر مشتمل ہوگی اور مومنین اسکو پہچان کر اپنا خدا مانینگے اور اوس کے ساتھہ ہونگے۔ اس حدیث مین خدا کے
لیے کئی باتین ثابت کی ہین ایک تو صورت دوسرے آنا تیسرے ہنسنا چوتھی باتین کرنا اور علماء اہل سنت کے اس قسم
کی آیتون اور حدیثون مین دو مذہب ہین ایک حق ہے اور ایک خطا حق وہ ہی جو اکثر سلف کا قول ہے بلکہ کل کا کہ
اُن کے معنون مین زیادہ گفتگو نہ کرنا چاہیے بلکہ اُنپر ایمان لانا چاہیے اور اُن کے ظاہر معنے کو قبول کرنا چاہیے اور
جسطرح یہ آیتین اور حدیثین آئی ہین اوسی طرح اُنکو چلانا چاہیے اور ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے جو خدا کی بزرگی اور
جلال کے لائق ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا کی مثل کوئی شے نہین ہو اور یہی قول ہے ایک جماعت متکلمین کا بھی جو
محققین ہین اور اس مین سلامتی ہے ہر ایک آفت سے اور اسی پر چلتے رہے تمام امت کے سلف اور امام اور اس باب
مین بڑی عمدہ کتاب کتاب الجوائز والصلات ہے سید ابو الخیر طیب قنوجی کی۔ شیخ محمد بن محسن عطاس نے کتاب تنزیہ
الذات والصفات مین خدا کے آنیکی بحث مین لکھا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وہ منتظر ہین خدا کے آنیکے ابر کے
سایے مین اور فرمایا آیا تیرا رب یا آوے تیرا رب اور صفات کے باب مین ہمارا قول یہ ہے کہ ہم ایمان لاتے ہین اُنپر
اور اونکے وجود کو سمجھتے ہین اور اسیقدر اُنکو جانتے ہین پر نہ اُنکی کیفیت بیان کرتے ہین نہ تمثیل نہ مشابہت دیتے ہین
نہ اُنکو بیکار کرتے ہین اور سلف کیطرح یون کہتے ہین ایمان لائے ہم اللہ پر اللہ کی مراد کے موافق اور اُسکی
مثل کوئی چیز نہین پھر بیان کیا ہر ایک صفت کا جیسے استواء اور علو اور وجہ اور ید اور عین اور کف اور اصبع
اور جمال اور قدم اور تجلی اور نزول اور کلام اور قول اور رویت اور کشف ساق اور فوق اور نفس اور عین اور
حقو کا دلیل لائے اُنپر آیات اور احادیث سے اور قوی کیا سلف کے مذہب کو اور رد کیا اُسی دلیل کو جو متکلمین نے
لی ہے اور جسپر پچھلے لوگ چلے ہین۔ اور خطا وہ ہی جو اکثر متکلمین کا مذہب ہے یعنے اُنکی تاویل کرنا چاہیے ہر ایک

مومن کے موافق جیسے وہ اس حدیث مین کہتے ہین کہ آنے سے مراد یہ ہے کہ مومنین اُسکو دیکھین گے اور یہان آنے کے
معنے مجازی ہین یا اوس سے فرشتون کا آنا مقصود ہے قاضی عیاض نے کہا ہمارے نزدیک یہ معنی بہتر ہے حالانکہ یہ معنی
غلط ہے اہل حق کے نزدیک اور احسن ہے کہ یہ مومنین کا اخیر امتحان ہوگا پہر جب وہ اُن سے کہیگا مین تمہارا رب ہون
تو یہ انکار کرین گے اور اُس سے پناہ مانگین گے پہر اللہ جل جلالہ اپنی اُس صورت پر تجلی کرے گا جسطرح سے مومنین اُسکو
جانتے ہین اور جن صفات سے اُس کو پہچانتے ہین اور مومنین نے اگرچہ پیشتر خدا کو نہین دیکھا ہوگا پر اُسکی صفات
سے اُسکو پہچان لین گے کہ یہ ہمارا رب ہے اور کہینگے تو ہمارا رب ہے خطابی نے کہا شاید پناہ مانگنا خاص منافقون کا فعل ہو
اور قاضی عیاض نے اُسکا انکار کیا نووی نے کہا قاضی عیاض کا قول صحیح ہے اور ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے یعنے
یہ کہ انکار منافقین سے خاص نہین ہوگا اور اُنکے ساتھ ہو جانے سے یہ غرض ہے کہ اُنکے علم کی پیروی کرینگے اور
جنت مین جاوین گے یا اُنکے فرشتون کے ساتھ ہو کر جنت مین جاوین گے اھ یہ بھی ایک قسم کی تاویل ہے جسکی
کوئی ضرورت نہین ہے (سراج الوہاج) **ت** اور دوزخ کی پشت پر پل رکھا جاویگا **ف** جسکو لوگ پل صراط
کہتے ہین اور اہل حق نے اُسکو ثابت کیا ہے اور سلف نے اُسپر اجماع کیا ہے اور وہ ایک پل ہوگا جہنم کی پشت
پر سب لوگون کو اُسکے اوپر سے گذرنا ہوگا تو مومن اپنے اپنے درجے کے موافق اوس پر سے گذر کرین گے اور
کافر اوس پر سے گر کر جہنم مین چلے جاوین گے اللہ تعالی ہمکو بچاوے اور ہمارے اصحاب سلف سے منقول ہے کہ یہ پل
بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جیسے ابو سعید خدری کی روایت ہے **ف** تو مین اور میری
امت سب سے پہلے پار ہونگے اور سوا پیغمبرون کے اور کوئی اُس دن بات نکر سکے گا **ف** یعنی پل سے
گذرتے وقت بوجہ ہول و خوف کے لیکن قیامت کے دن اور وقت تو لوگ باتین کہینگے اور ایک دوسرے سے جھگڑینگے
..... اور ایک دوسرے کو ملامت کرینگے اور مرید اپنے مرشدون سے لڑینگے (نووی) **ت** اور پیغمبرون
کا بول اُسوقت یہ ہوگا یا اللہ بچائیو یا اللہ بچائیو (یہ شفقت کی راہ سے کہین گے اور خلق پر) اور دوزخ مین آنکڑے
ہین (وہ ہے کی جنکا سر ٹیڑھا ہوتا ہے اور تنور مین گوشت جب ڈالتے ہین تو آنکڑون مین لگا کر ڈالتے ہین)
جیسے سعدان کے کانٹے (سعدان ایک جھاڑ ہے کانٹون دار) حضرت نے فرمایا صحابہ سے تم نے سعدان کو دیکھا
ہے اُنہون نے کہا ہان دیکھا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پس وہ آنکڑے سعدان کے کانٹون کے وضع پر
ہونگے (یعنے سر خم) پر یہ کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہونگے وہ لوگون کو دوزخ
مین دہر گہسیٹین گے (یعنی فرشتے اُن آنکڑون سے گہسیٹ لین گے دوزخیون کو) اون کے بد عملون کیوجہ
سے اب بعضے اُن مین مومن ہونگے جو بچ جاوین گے اپنے عمل کے سبب **ف** حدیث مین یون ہے
فمنہم المؤمن بقی بعملہ اُسکا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا اور بعض نسخون مین یون ہے الموثق یعنی بعملہ یعنے بعض

اُن مین کا جکڑا جاویگا اپنے عمل کی وجہ سے اور بعض نسخون مین یون ہے المُوبَقُ یعنی بِعَمَلِہٖ یعنے بعض اُنمین کا تو ہلاک
ہوجاویگا اپنے عمل سے اور بعض نسخون مین یون ہے فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهٖ یعنے بعض اُن مین سے مومن ہونگے
جو باقی رہ جاوینگے (دہر گہسیٹنے سے) اپنے عمل کی وجہ سے نووی نے کہا ہمارے شہر مین اکثر نسخون مین ایسا ہی
ہے **ف** اور بعضے اُن مین سے بدلا دیے جاوینگے اپنے عمل کا **ف** یہ ترجمہ ہو مُجَازیٰ کا جیسے
حدیث مین گذرا اور بعض نسخون مین مُخَرْدَلٌ ہے یعنی کاٹا جاویگا اُسکا گوشت یا گرایا جاویگا اور بعض نسخون مین
مُجَرْدَلٌ ہے یعنی قریب ہلاکت کے **ف** یہان تک کہ جب اللہ تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کرے گا
اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا نکالین دوزخ
سے اُسکو جس نے خدا کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کرنا چاہا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو
تو فرشتے دوزخ مین ایسے لوگون کو پہچان لیوینگے اُنکو پہچانینگے سجدہ کے نشانون سے آگ آدمی کو جلا
ڈالے گی مگر سجدے کے نشان کو خدا تعالی نے اوسکا جلانا آگ پر حرام کیا ہے **ف** نووی نے کہا ظاہر حدیث
سے یہ بات نکلتی ہے کہ جہنم کی آگ سجدہ کے ساتون اعضا کو نہ جلاویگی جنکو لگا کر آدمی سجدہ کرتا ہے یعنی منہ اور دونون ہاتھہ
اور دونون گھٹنے اور دونون پانون ایسا ہی کہا ہے بعض علمار نے اور قاضی عیاض نے اسکا انکار کیا ہے
اور کہا ہے کہ سجدے کے نشان سے صرف پیشانی مراد ہے لیکن اول قول مختار ہے اب اگر کوئی کہے کہ مسلم نے آگے خود روایت
کی ہے کہ بعض لوگ جہنم سے نکلین گے بالکل جلے ہوئے سوا منہ کے تو اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ کچھ خاص لوگ ہون گے
اور لیکن سوا ان کے اور لوگ اُنکے سب اعضا سجدے کے سالم ہونگے بنظر عموم اس حدیث کے اور وہ حدیث خاص ہو انہی لوگون
سے **ف** پہر وہ دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بہنے جب اُنپر آب حیات چہڑکا جاویگا وہ تازے ہو کر ایسے
جم اُٹھینگے جیسے دانہ کچرے کے بہاؤ مین جم اُٹھتا ہے یعنی پانی جہان پر کوڑا کچرا مٹی بہا کر لاتا ہے وہان دانہ
خوب اُگتا ہے اور جلد شاداب اور سبز ہوجاتا ہے اسیطرح وہ جہنمی بہی آب حیات ڈالتے ہی تازے ہو جاوینگے
اور جبین جہلسی کے نشان بالکل جاتے رہین گے بعد اُسکے اللہ تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور ایک
مرد باقی رہ جاویگا جسکا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور یہ بہشت والون مین سب سے پیچھے بہشت مین جاویگا وہ کہیگا اے
رب میرا منہ جہنم کی طرف سے پہیر دے اُسکی بہاپ نے مجھے مار ڈالا اور اُسکی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا پہر خدا سے دعا کیا کریگا
جبتک خدا تعالی کو منظور ہوگا بعد اُسکے اللہ تعالی فرماویگا اگر مین تیرا سوال پورا کرون تو تو اور سوال کریگا وہ
کہیگا نہین مین پہر کچھہ سوال کرون گا اور جیسے خدا کو منظور ہین وہ قول قرار کریگا تب اللہ تعالی اوسکا منہ دوزخ
کی طرف سے پہیر دیگا جنت کی طرف جب جنت کی طرف اُسکا منہ ہوگا تو چپ رہیگا جبتک خدا کو منظور ہوگا پہر
کہیگا اے رب مجہکو جنت کے دروازے تک پہونچادے اللہ تعالی فرماویگا کیا قول و قرار کر چکا تہا کہ مین پہر

دوسرا سوال کرونگا. برا ہو تیرا اے آدمی کیسا دغاباز ہے وہ کہیگا اے رب اور دعا کریگا یہان تک کہ پروردگار
فرمادیگا اچہا اگر مین تیرا یہ سوال پورا کردون تو پہر تو اور کچہ نہ مانگیگا وہ کہیگا نہین قسم تیری عزت کی اور کیا کیا قول
اور قرار کریگا جیسے اللہ کو منظور ہوگا۔ آخر اللہ تعالی اسکو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہان کہڑا ہوگا
تو ساری بہشت اسکو دکہلائی دیگی اور جو کچہ اسمین نعمت یا خوشی اور فرحت ہے وہ سب پہر ایک مدت تک جبتک خدا
کو منظور ہوگا وہ چپ رہیگا بعد اسکے عرض کریگا ای رب مجہے جنت کے اندر لیجا اللہ تعالی فرمادیگا تو نے کیا قرار کیا تہا تو بولا
تہا کہ اب مین کچہ سوال نکرونگا برا ہو تیرا ای آدم کے بیٹے کیسا مکار ہے وہ عرض کریگا ای میرے رب مین تیری مخلوق مین
بدنصیب نہین ہونیکا اور دعا کرتا رہیگا یہان تک کہ اللہ جل شانہ ہنس دیگا اور جب اللہ تعالی کو ہنسی آجاویگی تو فرمادیگا
اچہا جا جنت مین **ف** نووی نے کہا خدا کی ہنسی سے اسکا راضی ہونا مقصود ہے اور اپنی نعمت کا ظاہر کرنا اور
یہ تاویل غلط ہے اور نووی نے پہلے متکلمین کی تقلید سے اسکو لکہدیا ہے اصل یہ ہے کہ جیسے سمع اور بصر اور کلام وغیرہ اللہ
سبحانہ کی صفات ہین اور وہ محمول ہین اپنے حقیقی معنون پر اسیطرح ضحک یعنے ہنسنا بہی اسکی ایک صفت ہے اور جیسے
خدا کا سننا اور دیکہنا اور بات کرنا مخلوق کے دیکہنے اور سننے اور بات کرنے کی طرح نہین ہے ویسے ہی اسکا ہنسنا
بہی مخلوق کے ہنسنے کی طرح نہین ہے اور وہ پاک ہے اپنی ذات اور صفات مین مخلوق کی مشابہت سے یہی اعتقاد ہے
صحابہ اور تابعین اور سلف ائمہ اور علماء کا جیسا کئی بار اوپر گذر چکا **ت** جب وہ جنت کے اندر جاویگا تو خدا تعالی اس
سے فرمادیگا اب تو کوئی آرزو کر وہ آرزو کریگا اور مانگیگا یہان تک کہ اللہ تعالی خود اسکو یاد دلاویگا فلانی چیز مانگ
فلانی چیز مانگ جب اسکی سب آرزوئین ختم ہوجاوینگی تو حقتعالی فرمادیگا ہمنے یہ سب تجہے دین اور انکے ساتہ اتنی ہی اور دین
(یعنی تیری خواہشون سے دوچند) سبحان اللہ کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالی کو اپنے بندون پر اور جو وہ کرم نکرے
تو اور کون کرے وہی مالک ہے وہی خالق ہے وہی رازق ہے وہی پالنے والا ہے۔ عطا بن یزید نے کہا جو اس
حدیث کا راوی ہے کہ ابوسعید خدری رض بہی اس حدیث کی روایت کرنے مین ابوہریرہ رض کے موافق تہے کہین خلاف
نہی پر جب ابوہریرہ رض نے یہ کہا کہ اللہ تعالی اس سے فرمادیگا ہمنے یہ سب تجہکو دین اور اتنی ہی اور دین تو ابوسعید رض
نے کہا دس حصے زیادہ دین ابوہریرہ رض نے کہا مجہے تو یہی یاد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون
فرمایا ہمنے یہ سب تجہے دین اور اتنی ہی اور دین ابوسعید رض نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یون فرمایا ہمنے یہ سب تجہے دین اور دس حصے زیادہ دین۔ ابوہریرہ رض نے کہا یہ وہ شخص ہے جو سب اخیر
مین جنت مین جاویگا (تو اور جنتیون کو معلوم نہین کیا کیا نعمتین ملین گی) **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رض اَنَّ
النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَسَاقَ
الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ

کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ قیامت کے دن اور بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** ھَمَّامِ
ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ
تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ

ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو بیان کیں ہم سے ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور بیان کیا کئی حدیثوں کو اُن میں سے ایک یہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے کم درجہ کا جنتی
تم میں سے جو ہوگا اُس سے کہا جاویگا آرزو کر وہ آرزو کریگا اور آرزو کریگا پھر اُس سے کہا جاویگا تو آرزو کر چکا وہ کہیگا ہاں
پھر اللہ تعالیٰ اُس سے فرماویگا تجھے یہ سب آرزوئیں دیں اور اتنی ہی اور **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ ٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ هَل
بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا
سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا
كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ
مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ
فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَّغُبَّرُ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَيُدْعَى
الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ قَالُوْا عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اِلَيْهِمْ اَلَا نَبَ
تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ
يُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ
كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ عَطِشْنَا يَا
رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اِلَيْهِمْ اَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَا قَطُوْنَ
فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْ اَدْنٰى صُوْرَةٍ مِّنَ الله تعالیٰ
الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا
اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا
مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى اِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ اَنْ يَّنْقَلِبَ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ فَتَعْرِفُوْنَهٗ بِهَا فَيَقُوْلُوْنَ

إلا أذن الله له بالسجود ولا يبقى من يسجد اتقاء

نعم فيكشف عن ساق فلا يبقى من كان يسجد لله عز وجل من تلقاء نفسه ورياء إلا جعل الله ظهره
طبقة واحدة كلما أراد أن يسجد خر على قفاه ثم يرفعون رؤوسهم وقد تحول في صورته — الصورة
التي رأوه فيها أول مرة فقال أنا ربكم فيقولون أنت ربنا ثم يضرب الجسر على جهنم وتحل
الشفاعة ويقولون اللهم سلم سلم قيل يا رسول الله ما الجسر قال دحض مزلة فيها خطاطيف وكلاليب
وحسكة ...... تكون بنجد فيها شويكة يقال لها السعدان فيمر المؤمنون كطرف العين و — حسك
كالبرق وكالريح وكالطير وكأجاويد الخيل والركاب فناج مسلم ومخدوش مرسل ومكدور — مكدوش
في نار جهنم حتى إذا خلص المؤمنون من النار فوالذي نفسي بيده ما من أحد منكم بأشد
مناشدة لله في استقصاء الحق من المؤمنين لله عز وجل يوم القيامة لإخوانهم الذين في — استيفاء
النار يقولون ربنا كانوا يصومون معنا ويصلون ويحجون فيقال لهم أخرجوا من عرفتم
فتحرم صورهم على النار فيخرجون خلقا كثيرا قد أخذت النار إلى نصف ساقيه وإلى
ركبتيه ثم يقولون ربنا ما بقي فيها أحد ممن أمرتنا به فيقول عز وجل ارجعوا فمن
وجدتم في قلبه مثقال دينار من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقولون ربنا لم
نذر فيها أحدا ممن أمرتنا به ثم يقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال نصف دينار
من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقولون ربنا لم نذر فيها ممن أمرتنا أحدا
ثم يقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال ذرة من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا
كثيرا ثم يقولون ربنا لم نذر فيها خيرا وكان أبو سعيد الخدري يقول إن لم تصدقوني
بهذا الحديث فاقرءوا إن شئتم إن الله لا يظلم مثقال ذرة وإن تك حسنة يضاعفها ويؤت
من لدنه أجرا عظيما فيقول الله عز وجل شفعت الملائكة وشفع النبيون وشفع المؤمنون — تعالى
ولم يبق إلا أرحم الراحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج منها قوما لم يعملوا خيرا قط
قد عادوا حمما فيلقيهم في نهر في أفواه الجنة يقال له نهر الحياة فيخرجون كما
تخرج الحبة في حميل السيل ألا ترونها تكون إلى الحجر أو إلى الشجر ما يكون إلى الشمس أصيفر
وأخيضر وما يكون منها إلى الظل يكون أبيض فقالوا يا رسول الله كأنك كنت ترعى بالبادية
قال فيخرجون كاللؤلؤ في رقابهم الخواتم يعرفهم أهل الجنة هؤلاء عتقاء الله الذين
أدخلهم الله الجنة بغير عمل عملوه ولا خير قدموه ثم يقول ادخلوا الجنة فما رأيتموه
فهو لكم فيقولون ربنا أعطيتنا ما لم تعط أحدا من العالمين فيقول لكم عندي أفضل من

هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبَّنَا اَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيَقُوْلُ رِضَائِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ٥

ابوسعید خدری رض سے روایت ہی کچھ لوگون نے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین کہا یا رسول اللہ کیا ہم دیکھینگے اپنے پروردگار کو قیامت کے دن آپنے فرمایا ہان دیکھوگے تمکو کچھ تکلیف ہوتی ہے سورج کے دیکھنے مین دوپہر کے وقت جب کھلا ہوا ہو اور ابر نہ ہو تمکو کچھ تکلیف ہوتی ہے چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کھلا ہوا ہو اور ابر نہو انہون نے کہا نہین آپنے فرمایا بس تمکو اتنی ہی تکلیف ہوگی اللہ تعالی کے دیکھنے مین قیامت کو دن جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے مین ہوتی ہے **ف** یعنی بالکل تکلیف نہ ہوگی کیونکہ آفتاب اور مہتاب کو دیکھنے مین کسی طرح کی تکلیف ہجوم اور ازدحام کی نہین ہوتی اور یہ کلام بطریق مبالغہ کے ہے یعنی اگر بفرض محال کچھ تکلیف ہو تو اتنی ہی ہوگی بعض علماء نے کہا کہ یہ رؤیت مغایر ہے اوس رؤیت کے جو خاص مومنین کو جنت مین ہوگی اور یہ رؤیت امتحان اور تمیز کے لیئے ہوگی درمیان مومنین اور مشرکین کے (طیبی) **ت** جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنیوالا پکاریگا ہر ایک گروہ ساتھ ہو جاوے اپنے اپنے معبود کے پھر جتنے لوگ سوا خدا کے اور کسی کو پوجتے تھے جیسے بتون کو اور تھانون کو ان مین سے کوئی نہ بچیگا سب کے سب آگ مین گر پڑینگے اور باقی رہ جاوینگے. وہی لوگ جو اللہ کو پوجتے تھے نیک ہون یا بد مسلمانون مین سے اور کچھ اہل کتاب مین سے پھر یہودی بلائے جاوینگے اور انسے کہا جاویگا تم کس کو پوجتے تھے وہ کہینگے ہم پوجتے تھے حضرت عزیر علیہ السلام کو جو اللہ کے بیٹے ہین انکو جواب ملیگا تم جھوٹے تھے اللہ جل جلالہ نے نہ کوئی بی بی کی نہ اسکا بیٹا ہوا اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہینگے اے رب ہمارے ہم پیاسے ہین ہمکو پانی پلا حکم ہوگا جاؤ پیو پھر وہ ہانک دیے جاوینگے جہنم کی طرف انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے سراب + **ف** سراب کہتے ہین اس ریتی کی زمین کو جو دور سے دوپہر کے وقت گرمی مین پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے جب پاس جاؤ تو پانی وانی کوئی نہین ہوتا اور پیاسا ہاتھ مل کے رہ جاتا ہے ایسا ہی حال ان جہنمیون کا ہوگا کہ پیاس کی شدت مین جہنم کو جو سراب کیطرح معلوم ہوگا پانی سمجھ کر اس مین گھس جاوینگے خدا کی پناہ **ت** اور وہ ایسے شعلے مار رہا ہوگا گویا ایک کو ایک کہا رہا ہے وہ سب گر پڑینگے آگ مین بعد اسکے نصاری بلائے جاوینگے اور ان سے سوال ہوگا تم کس کو پوجتے تھے وہ کہینگے ہم پوجتے حضرت مسیح کو جو اللہ کے بیٹے ہین انکو جواب ملیگا تم جھوٹے تھے اللہ جل جلالہ کی نہ کوئی جورو ہے نہ اسکا کوئی بیٹا ہے

ف یہود اور نصاری کا اصلی دین عمدہ اور سچا تھا اور خدا کی طرف سے آیا تھا جب اسلام کا دین پرا دن دونون مذہبون کے عالمون اور پیشواؤن نے اپنی نادانی اور بے عقلی سے ایسی باتین دین مین شریک کرلین جو سراسر عقل کے خلاف ہین اور انہون نے یہ سمجھا کہ اگر ہم اپنے اپنے پیغمبرون کو خدا کا بیٹا بنادینگے تو لوگ ہمارے پیغمبر کو سب سے بڑا سمجھکر ہمارے دین مین شریک ہونگے اور قیامت تک یہ دین اور پیغمبرون کے آنے سے منسوخ نہ ہوگا حالانکہ

اگر اُن لوگون مین ذرا بہی عقل ہوتی اور کچہ بہی سمجہہ رکہتے اور غور کرتے تو وہ ایسی لغو اور بیہودہ باتون کو دین مین شریک
کرکر اپنے دین کو بدنام کرتے یہود کا حال جو اس بے وقوفی کے طفیل ہوا وہ ظاہر ہے کہ تمام دنیا مین اُنکی تعداد نہایت ہی
قلیل رہ گئی اور انکی سب شوکت اور حشمت خاک مین مل گئی اور نصاریٰ کی بہی فروغ کو عربون نے اسلام کے زور سے
میٹ دیا اب اس زمانے مین گو نصاریٰ دنیاوی علوم اور فنون کی وجہ سے مسلمانون پر غالب ہوگئے ہین اور
بظاہر بہت کچہ شوکت نام رکہتے ہین پر انکے دین اور مذہب کو اسلام کے دین اور مذہب پر ہرگز غلبہ نہین ہے بلکہ
یہ زمانہ ایسا ہے جسمین علوم عقلیہ کی روز بروز ترقی ہو رہی ہے اور لوگ سمجہتے جاتے ہین کہ نصاریٰ کا یہ بے
دلیل دعویٰ کہ حضرت مسیح خدا کے بیٹے تہے کتنی وقعت رکہتا ہے افسوس صد افسوس اگر نصاریٰ اسوقت بہی اپنی
عقل سے کام لیوین اور جیسے دنیا کے کامون مین غور اور فکر کر رہے ہین اسیطرح اپنے دین کے اصول کو بہی
جانچین تو یہ سب ملمع کاری اور دغابازی جو انکے پچہلے پادریون نے کی ہے اُنپر کہلجاوے اور وہ بہی مسلمانون
کی طرح سچی توحید کے نور سے مشرف ہون اگر نصاریٰ اس لغو اور بیہودہ اور خلاف عقل بات یعنی تثلیث کو
چہوڑکر توحید پر آجاوین تو پہر ان مین اور مسلمانون مین بہت ہی تہوڑا فرق رہ جاویگا اور یہ دونون قومین مل جلکر
دنیا مین بسر کرنے لگین اور کشت اور خون کا دروازہ بند ہو جاوے بلکہ کیا عجب ہے کہ چند روز مین اور باقی قومین بہی
انکی مطیع ہو جاوین اور بعوض نا اتفاقی اور خلاف اور فساد کے اتفاق اور اتحاد اور امن و امان پیدا ہو خیر یہہ
سب خدا کی مرضی پر موقوف ہے پر وہ مسلمان جو اپنے تئین مسلمان کہتے ہین اور مشرکون کیطرح سوا خدا کے
پیرون یا پیغمبرون کی نذر نیاز کرتے ہین مصیبت کے وقت انکو پکارتے ہین اون سے دعا کرتے ہین ہر
امر پر اُنکو قادر اور متصرف خیال کرتے ہین وہ درحقیقت نصاریٰ سے بہی بدتر ہین خاک پڑے اونکی عقل پر
اُنہون نے نصاریٰ کو اعتراض کی جگہہ دے رکہی ہے **ت** پہر اُن سے کہا جاویگا اب تم کیا چاہتے ہو
وہ کہینگے اے رب ہمارے ہم پیاسے ہین ہمکو پانی پلا حکم ہوگا جاؤ پہر وہ سب ہانکے جاوینگے جہنم کی طرف گویا وہ
سراب ہوگا اور لپٹ کر مارے وہ آپ ہی آپ ایک ایک کو کہاتا ہوگا پہر وہ سب گر پڑینگے جہنم مین یہان تک
کہ جب کوئی باقی نرہے گا سوا اُن لوگون کے جو اللہ کو پوجتے تہے نیک ہون یا بد اوسوقت مالک سارے جہان کا اونکے پاس
آویگا ایک ایسی صورت مین جو مشابہ ہوگی اوس صورت سے جسکو وہ جانتے ہین **ف** یعنے اونکی صفات سے جو
اُسنے بیان کی ہین جنکو پہچانتے ہین اُس مین کی ایک صفت یہہ بہی ہے کہ وہ دنیا کی کسی مخلوق کے مشابہ نہین
ہے نہ کسی کے جوڑ کا ہے پاک ہے ہر عیب و نقص سے **ت** اور فرماویگا تم کس بات کے منتظر ہو ہر ایک گروہ ساتہہ
ہو گیا اپنے اپنے معبود کے وہ کہینگے اے ہمارے رب ہمنے تو دنیا مین اُن لوگون کا ساتہہ دیا (یعنے مشرکونکا)
جب ہم اُنکے بہت محتاج تہے نہ اُنکی صحبت مین رہے **ف** یعنی دنیا مین جب ہمکو اپنی معاش کے واسطے اُن

لوگون سے ملنے کی اور دوستی کرنیکے ضرورت ہی اوسوقت تو ہم ملے نہین نہ انکا ساتھہ دیا بلکہ فقر وفاقہ قبول کیا اللہ انکی مخالفت کرتے رہے اور انکار کرتے رہے .... پہر آج جب ہمکو انکی کچھہ احتیاج نہین ہی ہم انکے ساتھہ کیونکر جاوین اور غرض یہ ہے کہ مومنین حقتعالی سے عاجزی اور دعا کرینگے کہ اس مشکل مین ہماری مدد کر مہاجرین اور انصار کا دنیا مین یہی حال ہوا کہ انہون نے قرابت اور عزیزداری کا بہی خیال نہ کیا اور رشتہ کون سے علیحدہ ہو گئے اور مصیبت گوارا کی اور یہی حال ہمیشہ ان سچے موحدون کا ہر زمانے مین جنہون نے مشرکون کے ہاتھہ سے تکلیفین اٹہائین راضی ہو اللہ تعالی ان سے اور ہمارا حشر اونکے ساتھہ کرے آمین یا رب العالمین **ت** پہر وہ فرماویگا مین تمہارا رب ہون وہ کہینگے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہین تجہہ سے اور اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک نہین کرتے دو یا تین بار یہی بات کہینگے یہان تک کہ ان مین کے بعض لوگ پہر جانے کو قریب ہونگے کیونکہ یہ امتحان بہت سخت ہوگا اور شبہ دل مین زور کرے گا، پہر وہ فرماویگا اچہا تم اپنے رب کی کوئی نشانی جانتے ہو جس سے اس کو پہچانو تو وہ کہینگے ہان پہر خدا کی پنڈلی کہل جاویگی **ف** قرآن مین ہی یوم یکشف عن ساق یعنے جس دن کہولا جاویگا ساق سے ساق کہتے ہین پنڈلی کو نووی نے کہا ابن عباس اور اکثر اہل لغت نے ساق کے معنے یہان شدت اور زور کیلیے ہین یعنے ایک ہولناک امر نمود ہوگا اور یہ مثل ہے جسکو عرب لوگ کہا کرتے ہین کہتے ہین لڑائی قائم ہوئی ساق پر اور اصل یہ ہے کہ انسان جب کسی سخت امر مین پڑ جاتا ہے تو آستین بانہین چڑہاتا ہی اور پنڈلی کہولتا ہے کوشش کے لیے قاضی عیاض نے کہا بعضون نے کہا ساق سے یہان ایک بڑا نور مراد ہے اور یہ ایک حدیث مین بہی وارد ہے آپ ابن فورک نے کہا مراد اس سے وہ فوائد الطاف ہین جو مومنون کو نئے ملین گے خدا کے دیدار کے وقت اور بعضون نے کہا ساق ایک نشانی ہوگی درمیان خدا اور مومنون کے اور کچہہ فرشتے ظاہر ہونگے اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ ساق ایک مخلوق ہو خدا کی جسکو خدا نے نشانی بنائی ہو اوسوقت کے لیے اور یہ ساقون سے الگ صورت کی ہو اور بعضون نے کہا اسکا معنی یہ ہے کہ انکا ڈر جاتا رہیگا اور رعب اٹہہ جاویگا اور جو ہول انکے دلون پر تہا وہ جاتا رہیگا اور اطمینان حاصل ہوگا تب وہ سجدہ کرینگے خطابی نے کہا یہ دیدار اور ہے اور وہ جو مومنین کو جنت مین ہوگا وہ اور ہے انتہی ما قال النووی اور یہ سب تاویلات لغو اور بیکار ہین اور مخالف ہین سلف کے اصل ہی ہے کہ خداوند کریم نے جو اعضا اپنے لیے ثابت کیے ہین جیسے وجہ اور ید اور عین اور ساق یہہ سب حق ہین اور محمول ہین اپنے معانی پر لیکن جیسے خدا کی کنہ اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہین ویسے ہی ان اعضا کی بہی حقیقت اور ماہیت معلوم نہین بس انپر ایمان لانا چاہیے اور انکی کیفیت کو خداوند کریم کے سپرد کرنا چاہیے اور بچنا چاہیے تشبیہ سے یعنے یون نہ خیال کرنا چاہیے کہ معاذ اللہ خدا کا ہاتھہ یا منہ یا آنکہہ یا پنڈلی آدمیون کی یا اور کسی مخلوق کی ہاتھہ یا منہ یا آنکہہ یا پنڈلی کیطرح ہین بلکہ جیسے اسکی ذات بے مثل اور بے نظیر

سب دیسے ہی اُنکی صفات بی سب بے مثل اور بے نظیر ہین یہی عقیدہ ہے اہل حدیث کا رحمہم اللہ تعالی **ف** اور جو شخص خدا کو دنیا مین اپنے دل سے (بغیر جبر اور خوف یا ریا کے) سجدہ کرتا ہوگا اُسکو وہان بہی سجدہ میسر ہوگا اور جو شخص دنیا مین سجدہ کرتا تہا اپنی جان بچانے کو (تلوار کے ڈر سے اور دل مین اُسکے ایمان نہ تہا) یا لوگون کو دکہلانے کو اُنکی پیٹھ اللہ تعالی ایک تختہ کردیگا جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو چت گر پڑیگا **ف** اسلیے کہ پیٹھ کے جوڑ جہک نہ سکین گے پہر سجدہ کیونکر کرے گا نووی نے کہا یہ سجدہ امتحان کے لیے ہوگا اور اس سے بعضے علماء نے دلیل قائم کی ہے اسبات پر کہ تکلیف مالایطاق جائز ہے یعنے اوس بات کا حکم کرنا جو ہو نہ سکے حالانکہ یہ استدلال باطل ہے اسلیے کہ آخرت تکلیف کی جگہہ نہین ہے اور اس سجدے سے امتحان مقصود ہوگا اور بعضون نے اس حدیث سے یہ وہم کیا ہے کہ منافق بہی مومنون کے ساتہہ خدا کو دیکہین گے ابن فورک نے کہا ایک گروہ اسی طرف گیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ مسلمانون کے علماء کے اجماع سے یہ امر ثابت ہے کہ منافقون کو خدا کا دیدار نہ ہوگا اور حدیث سے یہ بات کہان نکلتی ہے کہ منافق بہی خدا کو دیکہین گے بلکہ اوس جماعت کا دیکہنا نکلتا ہے جسمین منافق اور مومن سب ہونگے اور جماعت کے دیکہنے سے یہ بات لازم نہین آتی کہ ہر ایک شخص اون مین کا دیکہے اور کتاب اور سنت سے بہت دلیلیں ہین اس امر پر کہ منافق کو اللہ سبحانہ کا دیدار نہ ہوگا **ت** پہر وہ لوگ اپنا سر اُٹہاوین گے اور خدا تعالی نے اُس صورت مین ہوگا جس صورت مین پہلے اُسے دیکہا تہا اور کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ سب کہینگے تو ہمارا رب ہے بعد اُسکے جہنم پر پل کہا جاویگا اور سفارش (شفاعت) شروع ہوگی اور لوگ کہین گے یا اللہ بچا یا اللہ بچا لوگون نے کہا یا رسول اللہ پل کیسا ہوگا آپنے فرمایا ایک پہسلنے کا مقام ہوگا وہان آنکڑے ہونگے اور کانٹے جیسے نجد کے ملک مین ایک کانٹا ہوتا ہے جسکو سعدان کہتے ہین مومن اُسپر سے پار ہون گے بعضے پل پار ہوین بعضے بجلی کیطرح بعضے ہوا کیطرح بعضے پرندکی طرح بعضے تیز گہوڑون کی طرح بعضے اونٹون کی طرح اور بعضے بالکل جہنم سے بچ کر پار ہو جاوینگے (یعنے اُنکو کسی قسم کا صدمہ نہین پہونچے گا) اور بعضے کچہ صدمہ اُٹہاوین گے لیکن پار ہو جاوین گے اور بعضے صدمہ اُٹہا کر جہنم مین گر جاوین گے جب مومنون کو جہنم سے چہٹکارا ہوگا تو قسم اُس کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے کوئی تم مین سے اپنے حق کے لیے اتنا جہگڑنے والا نہین ہے جتنے وہ جہگڑنے والے ہونگے خدا سے قیامت کے دن اپنے اُن بہائیون کے لیے جو جہنم مین ہونگے (خدا سے جہگڑنے والے یعنے خدا سے بار بار عرض کرنے والے اپنے بہائیون کے چہڑانے کے لیے) وہ کہین گے اے رب ہمارے وہ لوگ (جو اب جہنم مین ہین) روزہ رکہتے تہے ہمارے ساتہہ اور نماز پڑہتے تہے اور حج کرتے تہے حکم ہوگا اچہا جاؤ اور نکال لو جہنم سے جنکو تم پہچانو پہر اُنکی صورتین جہنم پر حرام ہو جاوین گی (یعنے جہنم کی آگ اُنکی صورت کو بدل نہ سکے گی اور چہرہ اُنکا محفوظ رہیگا تاکہ مومنین اُن کو پہچان لیوین) اور مومنین بہت سے آدمیون کو جہنم سے نکالین گے اُنہیں

سے بعضون کو آگ نے آدہی پنڈلیون تک کہایا ہوگا بعضون کو گہٹنون تک پہر وہ کہین گے اے رب ہمارے اب تو جہنم مین کوئی باقی نہین رہا اُن آدمیون سے جنکے نکالنے کا تو نے ہمین حکم دیا تہا یعنے روزہ نماز اور حج کرنے والون مین سے اب کوئی نہین رہا حکم ہوگا پہر جاؤ اور جس کے دل مین ایک دینار برابر بہلائی پاؤ اُسکو بہی نکال لاؤ پہر وہ نکالینگے بہت سے آدمیون کو اور کہین گے اے رب ہمارے ہمنے نہین چہوڑا کسی کو اُن لوگون مین سے جنکو نکالنے کا تو نے حکم دیا تہا حکم ہوگا پہر جاؤ اور جس کے دل مین آدہے دینار برابر بہی بہلائی پاؤ اُسکو بہی نکال لو وہ پہر بہت سے آدمیون کو نکالین گے اور کہین گے اے پروردگار اب تو اُس مین کوئی باقی نہین رہا اُن لوگون مین سے جنکو نکالنے کا تو نے حکم دیا تہا حکم ہوگا پہر جاؤ اور جس کے دل مین ایک ذرّہ برابر بہلائی ہو اُسکو بہی نکال لو **ف** قاضی عیاض نے کہا بہلائی سے مراد یہان یقین ہے اور صحیح یہ ہے کہ بہلائی وہ شے ہے جو ایمان کے علاوہ ہے اسلیے کہ ایمان کے حصے نہین ہو سکتے بلکہ یہ حصے اُس شے کے ہین جو ایمان پر زائد ہو جیسے نیک عمل یا ذکر خفی یا اور کوئی دل کا عمل جیسے شفقت مسکینون پر یا خوف الٰہی یا نیت صادق وغیرہ اور دلالت کرتی ہے اسپر دوسری حدیث کہ جہنم سے نکلے گا وہ شخص بہی جس نے لا اله الا الله کہا ہوگا اور اُس کے دل مین ایک ذرہ برابر بہلائی ہوگی (نووی) **ت** پہر وہ نکالینگے بہت سے آدمیون کو اور کہین گے اے رب ہمارے اب تو اُس مین کوئی نہین رہا جسمین ذرا بہی بہلائی تہی (بلکہ اب سب اُسی قسم کے لوگ ہین جو بدکار اور کافر تہے اور رتی برابر بہی بہلائی اُن مین نہ تہی) ابو سعید خدریؓ جب اس حدیث کو بیان کرتے تہے تو کہتے تہے ...... اگر تم مجہہ کو سچا نہ جانو اس حدیث مین تو پڑہو اس آیت کو اگر چاہتے ہو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اخیر تک یعنے اللہ تعالی ظلم نہین کرے گا رتی برابر اور جو نیکی ہو تو اُسکو دونا کریگا اور اپنے پاس سے بہت کچہہ ثواب دیگا پہر اللہ فرماویگا فرشتے سفارش کر چکے اور پیغمبر سفارش کر چکے اور مومنین سفارش کر چکے اب کوئی باقی نہین رہا پر وہ باقی ہے جو سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (قربان اُسکی ذات مقدس کے) پہر ایک مٹہی آدمیونکی جہنم سے نکالے گا **ف** جنکی تعداد کو کوئی نہین جانتا سوائے خدا کریم کے اور خدا تعالی کی مٹہی بقدر بڑی ہے کہ ساری زمین اُسکی ایک مٹہی مین آجاویگی قیامت کے دن ۔ مبارک ہین وہ لوگ جو اپنے مالک کی خاص مٹہی سے نکالے جاوین گے اور اُن پر کسیکا احسان نہ ہوگا سوائے خدائے کریم کے **ت** اور اسمین وہ لوگ ہونگے جنہون نے کوئی بہلائی نہین کی کبہی **ف** پر صرف خدا کی توحید پر یقین رکہتے تہے اُنکا سفارش کرنیوالا کوئی فرشتہ یا پیغمبر یا مومن نہ ہوگا آخر اللہ تعالی خود اپنے مبارک ہاتہہ سے اُنکو نکالے گا **ت** وہ جلکر کوئلہ ہوگئے ہونگے پہر خدا تعالی اُن لوگون کو ایک نہر مین ڈالدے گا جو جنت کے دروازون پر ہوگی جسکا نام نہر الحیوۃ ہے وہ اُسمین ایسا جلد تروتازہ ہونگے جیسے دانہ پانی کے بہاؤ مین کوڑے کچرے کی جگہہ پر اُگ آتا ہے (ذرہ سے ہیگ کر) تم دیکہتے ہو وہ دانہ کبہی پتہر کے پاس ہوتا ہے کبہی درخت کے پاس اور جو آفتاب کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا

سبز اور زرد ہو اور جو سایہ میں ہوتا ہو وہ سفید رہتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ تو گویا جنگل میں جانوروں کو چرایا کیے ہیں (کہ وہاں کا سب حال جانتے ہیں) پھر آپنے فرمایا وہ لوگ اوس نہر سے موتی کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے انکے گلوں میں پٹے ہونگے جنت والے ... انکو پہچان لیں گے اور کہیں گے یہ اللہ تعالی کے آزاد کیے ہوئے ہیں انکو خدا نے جنت دی بغیر کسی عمل یا بھلائی کے پھر فرماویگا جنت میں جاؤ اور جس چیز کو دیکھو وہ تمہاری ہے وہ کہینگے ... اے رب ہمارے تونے ہمکو اتنا کچھ دیا کہ اتنا کسی کو نہیں دیا سارے جہان والوں میں اللہ تعالی فرماویگا ابھی میرے پاس تمہارے لیے اس سے بڑھ کر ہے وہ کہیں گے اے رب ہمارے اب اس سے بڑھ کر کیا ہے اللہ تعالی فرماویگا میری رضامندی اب میں تم پر کبھی غصہ نہ ہونگا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی اتنی بڑی نعمت ہے کہ بہشت کی سب نعمتیں اسکے سامنے ہیچ ہیں حقیقت میں جوان مرد وہی ہے جو اپنے مالک کی رضامندی کا طلبگار رہے اور ہر حال میں اسکا شکر گذار رہے۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انری ربنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس اذا کان یوم صحو قلنا لا وسقت الحدیث حتی انقضی آخرہ وھو نحو حدیث حفص بن میسرۃ وزاد بعد قولہ بغیر عمل عملوہ ولا قدم قدموہ فیقال لھم لکم ما رایتم ومثلہ معہ قال ابو سعید الخدری بلغنی ان الجسر ادق من الشعرۃ واحد من السیف ولیس فی حدیث اللیث فیقولون ربنا اعطیتنا ما لم تعط احدا من العالمین وما بعدہ فاقر بہ عیسی بن حماد

ترجمہ دوسری روایت بھی ابو سعید خدریؓ سے ایسی ہی ہے اس میں یہ ہے کہ ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے مالک کو دیکھیں گے آپنے فرمایا تمکو کچھ حرج ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جب صاف دن ہو ہمنے کہا نہیں اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اتنا زیادہ ہے اس عبارت کے بعد انکو خدا نے جنت دی بغیر کسی عمل یا بھلائی کے ان سے کہا جاویگا جو تم دیکھو وہ تمہارا ہے اور اتنا ہے اور ابو سعیدؓ نے کہا مجھے یہ حدیث پہونچی کہ پل بال سے زیادہ باریک ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور لیث کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ کہیں گے اے رب ہمارے تونے ہمکو وہ دیا جو سارے جہان والوں میں کسی کو نہیں دیا **عن** زید بن اسلم بھذا الاسناد نحو حدیث حفص بن میسرۃ الی آخرہ وقد زاد ونقص شیئا **ترجمہ** اس روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا مگر کچھ کمی بیشی ہے

باب اثبات الشفاعۃ واخراج الموحدین من النار شفاعت کا ثبوت اور موحدوں کا جہنم سے نکالا جانا

ف قاضی عیاض نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ شفاعت عقلاً جائز ہے اور شرعاً اسکا ثبوت اس آیت سے ہے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور اس آیت سے ولا یشفعون الا لمن ارتضی اور حدیثیں شفاعت کے باب میں بہت آئی ہیں اور انکا صحابہ بھی بہت ہیں

اُن سب کو ملانے سے شفاعت کا ثبوت متواتر ہو جاتا ہے گناہ گار مومنین کے واسطے اور اجماع کیا ہی سلف ...... اور خلف اور تمام اہل سنت نے شفاعت کے ثبوت پر اور انکار کیا ہی خوارج اور بعض معتزلہ نے شفاعت کا اور اُنکے نزدیک گنہ گار ہمیشہ جہنم مین رہین گے دلیل اُنکی یہ آیت ہے فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ اور یہ آیت وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ حالانکہ یہ آیتین کافرون کے حق مین ہین اور اُنہون نے جو شفاعت کی آیتون کی تاویل کی ہے کہ مراد اس سے درجون کی زیادتی ہے تو یہ باطل ہے اور حدیث کے الفاظ سے صاف اُنکی تاویل باطل ہوتی ہے کیونکہ حدیث مین یہ ہے کہ جہنمی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے جاوینگے لیکن شفاعت پانچ قسم ہے **ایک** تو وہ جو خاص ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ تسکین دینا ہی میدان حشر کے ہول سے اور حساب کتاب جلدی شروع کرا دینا جیسا کہ اُسکا بیان آگے آویگا **دوسری** بعضے لوگون کو بغیر حساب کتاب کے جنت مین لیجانا یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہو **تیسری** شفاعت اُن لوگون کی لیے جو مستحق ہوگئے ہون جہنم کے اُون کی شفاعت ہمارے پیغمبر اور اور لوگ کرینگے **چوتھی** شفاعت اُن لوگون کی جو جہنم مین جا چکے ہون گنہگارون مین سے اور اُنکا نکالا جانا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرشتون اور مومنین کی شفاعت سے ثابت ہے جیسے ایک حدیث مین ہے کہ پھر اللہ تعالی نکالیگا جہنم سے ہر ایک لا الہ الا اللہ کہنے والے کو اور صرف کافر اُسمین رہ جاوینگے **پانچوین** وہ شفاعت جو جنت مین درجے بڑھانے کے لیئے ہو اس شفاعت کا معتزلے بھی انکار نہین کرتے نہ پہلی شفاعت کا قاضی عیاض نے کہا مشہور روایتون سے سلف صالحین کا شفاعت کے لیے دعا کرنا ثابت ہوا ہے اس صورت مین جو کہتا کہ اللہ تعالے سے ہمارے پیغمبر کی شفاعت مانگنا مکروہ ہے اُسکی بات کی طرف خیال کرنا چاہیے اسلیے کہ شفاعت اُنکی کچھہ گنہگارون سے مخصوص نہین ہے بلکہ تخفیف حساب و زیادتی درجات کے لیے بھی ہوگی اور ہر ایک عاقل کو ڈر لگا ہوا ہے کہ کہین وہ گنہگارون مین سے نہ ہو جاوے اور اپنے عمل پر بھروسا نہین ہی اور جس شخص نے اُسکو مکروہ سمجھا ہے چاہیے کہ وہ مغفرت اور بخشش کے لیے بھی دعا کرے اور یہ خلاف ہے سلف و خلف کے طریقے کے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا (نووی) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهٖ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ اَوِ الْحَيَاءِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ اِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ جنت والون کو جنت مین لیجاوے گا جسکو چاہیگا اپنی رحمت سے اور دوزخ والون کو دوزخ مین لیجاویگا
پھر فرماویگا دیکھو جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لو وہ لوگ نکلین گے
کوئلہ کی طرح جلے ہوئے پھر ڈالے جاوین گے نہر الحیوٰۃ یا نہر الحیا مین (یہ شک ہے امام مالک کا جو راوی ہین
اس حدیث کا اورون کی روایت مین نہر الحیوٰۃ ہے بغیر شک کے) اور ایسا اُگین گے جیسے دانہ بہاؤ کے ایک طرف
اوگ آتا ہے کیا تمنے اُسکو نہین دیکھا کیسا زرد لپٹا ہوا اوگتا ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ وَلَمْ يَشُكَّا وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ
فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ وَفِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِئَةٍ اَوْ حَمِيْلَةِ السَّيْلِ
ترجمہ اس روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا اسمین یہ ہے کہ وے لوگ ڈالے جاوین گے ایک نہر مین جسکا
نام حیاۃ ہوگا اور شک نہین کی اور خالد کی روایت مین ہے جیسے کوڑا کچرا بہاؤ کی ایک طرف اوگ آتا ہے اور
وہیب کی روایت مین جیسے دانہ کالی مٹی مین جو بہاؤ مین ہوتی ہے اوگ آتا ہے...... یا اُس مٹی
مین جسکو پانی بہا کر لاتا ہے۔ **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ
نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ...... اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا ناس منکم
كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ
قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ **ترجمہ**
ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو جہنم والے ہین (یعنے ہمیشہ وہان رہنے کے لیے
ہین جیسے کافر اور مشرک) وہ تو نہ مرینگے نہ جیین گے لیکن کچھ لوگ جو گناہون کی وجہ سے دوزخ مین جاوین گے
انگار انکو مار کر کوئلہ بنا دیگی پھر اجازت ہوگی شفاعت کی **ف** نووی نے کہا معنے حدیث کا یہ ہے کہ جو لوگ کافر
ہین اور جہنم مین ہمیشہ رہنے کے مستحق ہین وہ تو نہ مرینگے نہ جیین گے یعنے کسیطرح اُنکو عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا
اور راحت حاصل نہ ہوگی جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اُنکا کچھ فیصلہ نہ ہوگا کہ مر جاوین اور نہ عذاب ہلکا ہوگا اور جیسے
فرمایا پھر نہ اوس مین مریگا نہ جیے گا اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ جنت کا آرام اور جہنم کا عذاب دونو ہمیشہ
کے لیے ہونگے اور یہ لوگ جو گنہگار ہو کر جہنم مین جاوین گے یہ وہ لوگ ہین جو مومن تھے پر گناہون مین مبتلا
ہوگئے تبھی اللہ تعالی انکو جہنم کی آگ سے مار کر کوئلہ کر دیگا ایک مدت تک عذاب دینے کے بعد اور یہ مرنا حقیقۃً ہوگا
یعنے احساس جاتا رہے گا پھر جہنم سے نکالے جاوینگے مردہ کوئلہ کیطرح **ف** اور یہ لوگ لائے جاوین گے

گروہ گروہ اور پہیلائے جاوینگے جنت کی نہرون پر اور حکم ہوگا اے جنت کے لوگو انپر پانی ڈالو تب وہ اس طرح سے جمینگے جیسے دانہ اوس مٹی مین جمتا ہے جسکو پانی بہا کر لاتا ہے ایک شخص بولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتا ہے جنگل مین رہے ہین رجب تو آپ کو یہ معلوم ہے کہ بہاؤ مین جو مٹی جمع ہوتی ہے اسمین دانہ خوب اوگتا ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا اس مین ہے مین تک ہے جیسے دانہ اوگتا ہے اس مٹی مین جسکو پانی بہا کر لاتا ہے۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا وَاٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ قَالَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ قَالَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَۃَ اَمْثَالِھَا اَوْ اِنَّ لَکَ عَشَرَۃَ اَمْثَالِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ قَالَ فَکَانَ یُقَالُ ذَاکَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین جانتا ہون اس شخص کو جو سب کے بعد جنت مین جاویگا یہ وہ شخص ہے جو جہنم سے گھٹنون کے بل گھسٹتا ہوا نکلیگا اللہ تعالی اوس سے فرماویگا جا اور داخل ہو بہشت مین کہا آپنے پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اسکے پس ڈالا جاویگا اوسکے خیال مین کہ تحقیق بہشت بہری ہوئی ہے پس لوٹ آویگا اور کہیگا اے میرے رب پایا مینے اسکو بہرا ہوا پس فرماویگا اللہ تعالی اسکو جا پس داخل ہو جنت مین کہا آپنے پہر داخل ہوگا جنت مین پہر ڈالا جاویگا اوسکے خیال مین کہ تحقیق وہ بہری ہوئی ہے پہر لوٹ آیگا اور کہیگا اے رب میرے پایا مینے اسکو بہرا ہوا پہر فرماویگا اللہ تعالی جا جنت مین تیرے لیے دنیا اور دس گنا دنیا کی برابر جگہہ ہے یا دس دنیا کے برابر وہ کہیگا تو مجھ سے ٹہٹا کرتا ہے یا ہنسی کرتا ہے بادشاہ ہوکر *

ف سخریہ اور ضحک مین شک ہے راوی کو اور ضحک دوسری روایات مین بھی وارد ہے اور وہ عیب نہین ہے نقص پہر ضحک خدا کی صفت ہونے مین کوئی مانع نہین اور وہ مثل اور صفات الٰہی کے متشابہ نہین مخلوق کی صفات کے نووی نے کہا ٹھٹھا کرنے کے معنون مین اختلاف ہے اور اسمین کئی قول مین ایک یہ ہے جو امام مازری سے منقول ہے کہ یہ بطریق مقابلہ کے ہے اسلیے کہ اسنے اللہ تعالی سے کئی بار عہد کیا اب کچھ نہ مانگون گا پہر اپنے اقرار کے خلاف کیا اور لگا مانگنے تو یہ مثل ٹہٹھے کے ہوا اب وہ شخص یہ سمجھا کہ اللہ تعالی کا یہ فرمانا تو جنت مین جا

اور ترے رب ہے یہ نعمتین مین ایک قسم کا ٹھٹھا ہے یعنی اُسکے ٹھٹھے کا بدلہ ہے تو ٹھٹھے کے بدلے کو مجازاً ٹھٹھا کہا
اور مطلب یہ ہے کہ کیا تو بدلہ دیتا ہے میرے ٹھٹھے کا بادشاہ ہوکر دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے نفی ہے
یعنے مین جانتا ہون کہ تو ٹھٹھا نہ کریگا بادشاہ ہوکر لیکن تعجب یہ ہے کہ مجھ نالائق کو اتنی بڑی بڑی نعمتین ملین +
تیسرا قول یہ ہے کہ اُس شخص کی زبان قابو مین نہ رہی اور وہ خوشی مین ایسا بھول گیا کہ لگا وہ باتین کرنے جیسے
دنیا مین ایسے محل مین کرتا تہا اور خدا کی طرف ٹھٹھے کی نسبت کری اور یہ ایسا ہے جیسے آپنے دوسرے شخص کے
حقمین فرمایا کہ وہ خوشی کے مارے اپنے تئین روک نہ سکا اور کہنے لگا تو میرا بندہ ہے اور مین تیرا رب ہون اور
چاہیے تہا یہ کہنا کہ مین تیرا بندہ ہون اور تو میرا رب ہے اور خوشی کے وقت بے اختیاری مین اکثر ایسی بیموقع
اور غلط باتین زبان سے نکل جاتی ہین انتہے **ت** عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکہا آپ ہنسے یہان تک کہ آپکے دانت مبارک کہل گئے اور آپنے فرمایا ہے سب کم درجیکا جنتی ہوگا
عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا
مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ
فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِیْ
تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مین پہچانتا ہون اُس شخص کو جو سب سے آخر جہنم سے نکلیگا وہ ایک شخص ہوگا جو گہسٹتا ہوا چوتڑون کے
بل دوزخ سے نکلیگا اوس سے کہا جاویگا جا جنت مین جا وہ جاویگا دیکھیگا تو سب مکانون مین جنتی ہین -
اور کوئی مکان خالی نہین چھوٹا سا بہی) اوس سے کہا جاویگا تجھے یاد ہے وہ زمانہ جس مین تو تہا (یعنے وہ دوزخ
کی تکلیف اور تنگی) وہ کہیگا ہان یاد ہے پہر اوس سے کہا جاویگا اچھا اب کوئی آرزو کر وہ آرزو کرے گا حکم ہوگا
یہ لے اور دس دنیا کے برابر اور لے اور وہ کہے گا اے باری تعالی کیا تو مجھے ہنسی ٹھٹھا کرتا ہے بادشاہ ہوکر
(یعنے دس دنیا کے برابر مجھکو دیتا ہے اور وہان تو ایک چھوٹا سا مکان بہی خالی نہین) راوی نے کہا مینے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپ ہنسے یہان تک کہ آپکے دانت کہل گئے **ف** حدیث مین نواجذ
کا لفظ ہے اور نواجذ اون دانتون کو کہتے ہین جو سب کے آخر مین نکلتے ہین جنکو عوام عقل کے دانت کہتے ہین
اور یہ دانت اسیوقت کہلتے ہین جب آدمی زور سے ہنسے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِیْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ
النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ

شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ
الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا
سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى
مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ
أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ
بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ
أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ
بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ
أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ
يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى
يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا
وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ
أَلَا تَسْأَلُونِّي مِمَّ أَضْحَكُ قَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ — نـ فقال
الْعَالَمِينَ .... فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ — نـ قدیر
وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سب
آخر جو جنت مین جاویگا وہ ایک شخص ہوگا جو چلے گا پہر اوندہا گریگا اور جہنم کی آگ اُسکو جلاتی جاوے گی جب دوزخ
سے پار ہو جاوے گا تو پیٹھ موڑ کر اُسکو دیکھے گا اور کہیگا بڑی برکت والا ہے وہ صاحب جسنے نجات دی مجھہ کو تجھ
سے بیشک اللہ تعالی نے مجھے اتنا دیا کہ ویسا کسی کو نہیں دیا نہ اگلون مین نہ پچھلون مین پہر اُسکو ایک درخت
دکھلائی دیگا وہ کہیگا اے رب مجھکو نزدیک کر دے اس درخت کے مین اُسکے سایہ مین رہون اور اُسکا پانی
پیون اللہ تعالی فرماویگا اے آدم کے بیٹے اگر مین تیرا یہ سوال پورا کر دون تو اور سوال کرے گا وہ کہیگا نہیں اے رب
پہر وہ عہد کرے گا کہ پہر مین کوئی سوال نہ کرون گا اور اللہ تعالی اُسکا عذر قبول کریگا اسلیے کہ وہ ایسی نعمت
کو دیکھے گا جسپر اُس سے صبر نہیں ہو سکتا (یعنی انسان بےصبر ہے وہ جب تکلیف مین مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھے
تو بے اختیار اُسکی خواہش کرتا ہے) آخر اللہ تعالی اُسکو اُس درخت کے نزدیک کردیگا وہ اُس کے سایہ مین رہیگا۔

اور وہان کا پانی پئے گا پہر اُسکو ایکدرخت دکھلائی دیگا جو اُس سے بھی اچھا ہوگا وہ کہیگا اے پروردگار مجھکو اس درخت کے نزدیک پہنچادے تا مین اُسکا پانی پیون اُسکے سایے مین آرام پاؤن اب مین اور کچھ سوال نکرونگا اللہ تعالی فرماویگا اے آدم کے بیٹے تو نے عہد نہین کیا تہا کہ مین پہر سوال نکرونگا اور جو مین تجھے اُس درخت تک پہنچادون تو پہر تو اور سوال کریگا وہ اقرار کریگا کہ نہین پہر مین اور کچھ سوال نکرونگا اور اللہ تعالے اُسکو معذور رکھیگا اسلیئے کہ اُسکو صبر نہین اُس نعمت پر جو دیکہتا ہے تب اللہ تعالی اُسکو اس درخت کے نزدیک کردیگا وہ اُسکے سایہ مین رہیگا اور وہان کا پانی پئیگا پہر اُسکو ایکدرخت دکھلائی دیگا جو جنت کے دروازے پر ہوگا اور وہ پہلے کے دونون درختون سے بہتر ہوگا وہ کہیگا اے رب میرے مجھکو اس درخت کے پاس پہنچادے تاکہ مین اُسکے سایہ تلے رہون اور وہان کا پانی پیون اب مین اور کچھ سوال نکرونگا اللہ فرماویگا اے آدم کے بیٹے کیا تو اقرار نہین کرچکا تہا کہ اب مین اور کچھ سوال نکرونگا وہ کہیگا بیشک مین اقرار کرچکا تہا لیکن اب میرا یہ سوال پورا کردے پہر مین اور کچھ سوال نکرونگا اور اللہ اسکو معذور رکہیگا اسلیئے کہ وہ دیکہیگا ان نعمتون کو جنپر صبر نہین کرسکتا آخر اللہ تعالے اُسکو اس درخت کے پاس کردیگا جب وہ اُس درخت کے پاس جاویگا تو جنت والون کی آوازین سُنیگا اور کہیگا اے رب میرے مجھکو جنت کے اندر پہنچادے اللہ تعالی فرماویگا اے آدم کے بیٹے تیرے سوال کو کون چیز تمام کریگی (یعنے تیری خواہش کب تمام ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کیونکر بند ہوگا) بہلا تو اسپر راضی ہے کہ مین تجھے ساری دنیا کے برابر دون اور اُتنا ہی اور دون وہ کہیگا اے رب میرے تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے سارے جہان کا مالک ہوکر پہر عبداللہ بن مسعود ہنسنے لگے اور لوگون سے کہا تم پوچھتے نہین مجھسے مین کیون ہنستا ہون لوگون نے پوچھا کیون ہنسے ہو تم اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اسیطرح (اس حدیث کو بیان کرکے) ہنستے تہے لوگون نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا رب العلمین کے ہنسنے سے مین بھی ہنستا ہون جب بندہ یہ کہیگا کہ تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے سارے جہان کا مالک ہوکر تو پروردگار ہنس دیگا (اوس کی نادانی اور بیوقوفی پر) اور فرماویگا مین ٹھٹھا نہین کرتا (ٹھٹھا اور مذاق میرے لائق نہین وہ تو بندونکو لائق ہے) بلکہ مین جو چاہتا ہون کرسکتا ہون ف پہر دو دنیا کے برابر دنیا کون سا مشکل کام ہے جسپر تو نے تعجب کیا اور اُسکو ہنسی اور مذاق سمجھا وہ خدای کریم ایسا قادر مطلق ہے کہ لاکھون کروڑون دنیا اس دنیا کے مثل ایک دم مین بنا سکتا ہے بلکہ اب ہزارون لاکھون دنیا ہماری زمین کے برابر اور اس سے لاکھون حصے بڑی اسکی سلطنت مین موجود ہین یہ حدیث اگرچہ جنتیون کے حال مین وارد ہے پر دنیا مین اسی حدیث پر غور کرنے سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوسکتے ہین اون مین سے ایک فائدہ یہ ہے کہ طمع اور حرص ایسی بری کی کوئی انتہا نہین اگر خزانہ قارون بھی انسان کو ملجائے یا ہفت کشور کی سلطنت بہی ہاتھ آجاوے تب بھی اُس سے زیادہ کی حرص رہیگی اسلیئے انسان کو لازم ہے کہ اول ہی سے طمع اور حرص کی جڑ کاٹ دیوے اور جسقدر خدا دیوے اوسی کو غنیمت

خیال کرکے اسمین خوش اور مگن رہے ورنہ مفت زندگی برباد ہوگی اور ساری عمر رنج اور تکلیف مین گرفتار رہیگا عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً رَجُلٌ صَرَفَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّۃِ وَمَثَّلَ لَہٗ شَجَرَۃً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰی ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ اَکُوْنُ فِیْ ظِلِّھَا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا یَصْرِیْنِیْ مِنْکَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِیْہِ وَیُذَکِّرُہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ سَلْ کَذَا وَکَذَا فَاِذَا انْقَطَعَتْ بِہِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ھُوَ لَکَ وَعَشَرَۃُ اَمْثَالِہٖ قَالَ ثُمَّ یَدْخُلُ بَیْتَہٗ فَتَدْخُلُ عَلَیْہِ زَوْجَتَاہُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاکَ لَنَا وَاَحْیَانَا لَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِیْتُ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا جنتی وہ ہے جسکا مونہ اللہ تعالی جہنم کی طرف سے پھیر کر جنت کی طرف کردیگا اور اسکو ایک درخت دکھلاویگا سایہ دار وہ کہیگا اے رب میرے مجھے اس درخت کے پاس لیجا مین اسکے سایہ مین رہونگا اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ اللہ تعالی فرماویگا اے آدم کے بیٹے تیرے سوال کو کون چیز تمام کریگی آخر تک اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی اسکو یاد دلاویگا فلان چیز فلان چیز کی آرزو کر یہان تک کہ جب اسکی سب آرزوئین ختم ہوجاوینگی تو اللہ تعالی فرماویگا تو یہ سب لے اور دس حصے ان سے زیادہ لے پھر وہ اپنے گھر مین جاویگا اور حور عین مین سے دونون بیبیان اسکے پاس آوینگی اور کہینگی شکر خدا کا جس نے تجکو جلایا ہمارے لیے اور ہمکو جلایا تیرے لیے پھر وہ کہیگا کسی کو اللہ نے اتنا نہین دیا جتنا مجھکو دیا عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ یَرْفَعُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ رَبَّہٗ مَا اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً قَالَ ھُوَ رَجُلٌ یَجِیْئُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ فَیُقَالُ لَہٗ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ کَیْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَھُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِھِمْ فَیُقَالُ لَہٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَکُوْنَ لَکَ مِثْلُ مُلْکِ مَلِکٍ مِنْ مُلُوْکِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ رَبِّ فَیَقُوْلُ لَکَ ذٰلِکَ وَمِثْلُہٗ وَمِثْلُہٗ وَمِثْلُہٗ وَمِثْلُہٗ فَقَالَ فِی الْخَامِسَۃِ رَضِیْتُ رَبِّ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکَ وَعَشَرَۃُ اَمْثَالِہٖ وَلَکَ مَا اشْتَھَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَاَعْلَاھُمْ مَنْزِلَۃً قَالَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَرَدْتُّ غَرَسْتُ کَرَامَتَھُمْ بِیَدِیْ وَخَتَمْتُ عَلَیْھَا فَلَمْ تَرَ عَیْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ وَمِصْدَاقُہٗ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ الْاٰیَۃَ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت موسی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار سے پوچھا سب سے کم درجہ والا جنتی کون ہے اللہ تعالے نے فرمایا وہ شخص ہے جو آویگا سب جنتیون

کہ جنت مین جانے کے بعد اُس سے کہا جاویگا جا جنت مین جا وہ کہے گا اے رب میرے کیسے جاؤن وہان تو سب
لوگون نے اپنے اپنے ٹہکانے کر لیے اور اپنی جگہین بنا لین اُس سے کہا جاویگا کیا تو راضی ہے اس بات پر کہ تجہے
اتنا ملک ملے جتنا دنیا کے ایک بادشاہ پاس تہا وہ کہے گا مین راضی ہون اے رب میرے حکم ہوگا جا اتنا ملک ہمنے تجہے
دیا اور اتنا ہی اور - اور اتنا ہی اور - اور اتنا ہی اور - اور اتنا ہی اور - پانچوین بار مین وہ کہیگا
مین راضی ہوا اے رب میرے اللہ تعالی فرماویگا تو یہ بہی لے اور دس حصے اس سے زیادہ لے اور جو تیرا جی
چاہے اور تجہے بہلا لگے دیکہنے مین وہ لے وہ کہیگا مین راضی ہو گیا اے رب میرے پہر حضرت موسیٰ نے پوچہا
رب سے بڑا درجے والا جنتی کون ہے اللہ تعالی نے فرمایا وہ تو وہ لوگ ہین جنکو مین نے خود چہا اور انکی بزرگی اور عزت کو
مینے اپنے ہاتہ سے جمایا اور اُسپر مہر کردی تا کسی آنکہ نے نہین دیکہا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی کے دل پر گذرا جو انکے
لیے تیار ہے اور اسکی تصدیق کرتا وہ جو کلام اللہ مین ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ الآیۃ
کوئی نہین جانتا جو چہپا کر رکہا گیا ہے اُنکے لیے انکی آنکہون کی ٹہنڈک کی خبر تک عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ یَقُوْلُ
عَلَی الْمِنْبَرِ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ سَئَلَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَنْ اَخَسِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ
بِنَحْوِهٖ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ منبر پر کہتے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچہا سب کم درجے کو جنتی کو پہر بیان کیا حدیث
کو اسیطرح جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا
الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ فَیُقَالُ
عَمِلْتَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ
مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْهِ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَیِّئَةٍ حَسَنَةً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ
اَشْیَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ
ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین جانتا ہون اُس شخص کو جو سب کے بعد
جنت مین جاویگا اور سب کے بعد دوزخ سے نکلے گا وہ ایک شخص ہوگا جو لایا جاویگا قیامت کے دن پہر حکم ہوگا پیش کرو اُسپر
اُسکے ہلکے گناہ اور مت پیش کرو اُسکے بہاری گناہ تو پیش کیے جاوین گے اُسپر ہلکے گناہ اُسکے اور کہا جاویگا فلانے
روز تو نے ایسا کام کیا فلان روز یہ کام کیا وہ قبول کریگا انکار نہ کرسکے گا اور ڈرے گا اپنے بہاری گناہون سے
کہین وہ پیش نہ ہون حکم ہوگا ہمنے تجہے ہر ایک گناہ کے بدلے ایک نیکی دی وہ کہے گا مالک میرے مین نے اور بہی
کچہ کام کیے ہین گناہ کے جنکو مین یہان نہین پاتا راوی نے کہا مینے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ ہنسے
یہان تک کہ آپکی ڈاڑہین کہل گئین عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ اعمش سے دوسری روایت
بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُسْئَلُ عَنِ الْوُرُوْدِ

فقال نجئ نحن يوم القيمة عن كذا وكذا انظر اي ذلك فوق الناس قال فتدعى الامم باوثانها وما كانت
تعبد الاول فالاول ثم ياتينا ربنا بعد ذلك فيقول من تنظرون فيقولون ننظر ربنا عز وجل فيقول انا تنظرون
ربكم فيقولون حتى ننظر اليك فيتجلى لهم يضحك قال فينطلق بهم فيتبعونه ويعطى كل انسان فيتبعونه
منهم منافق او مؤمن نورا ثم يتبعونه وعلى جسر جهنم كلاليب وحسك تاخذ من شاء الله الله تعالى
ثم يطفأ نور المنافقين ثم ينجو المؤمنون فتنجو اول زمرة وجوههم كالقمر ليلة البدر سبعون يطفأ
الفا لا يحاسبون ثم الذين يلونهم كاضوء نجم في السماء ثم كذلك ثم تحل الشفاعة ويشفعون
حتى يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة فيجعلون بفناء الجنة و
يجعل اهل الجنة يرشون عليهم الماء حتى ينبتوا نبات الشيء في السيل ويذهب حراقه ثم يسال
حتى تجعل له الدنيا وعشرة امثالها معها **ترجمہ** ابو الزبیر نے سنا جابر بن عبد اللہ انصاری ؓ سے **ف**
روایت موقوف ہے جابر پر اور مسلم کی شرط یہ نہین مگر انہون نے بیان کیا اسکو اسلیے کہ وہ مسندا مروی ہے دوسرے
طریقے سے اور خود امام مسلم نے اوسکے رفع پر تنبیہ کی ہے ابن ابی شیبہ کی روایت سے اور بیان کیا ہے اسکا اسناد
اور سماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ت** اُنسے پوچھا گیا لوگون کے آنیکا حال قیامت کے دن انہون نے کہا ہم
آوین گے قیامت کے دن ...... اسطرح سے دیکھو یعنی یہ اور سب آدمیون کے **ف** نووی نے کہا اس مقام پر راوی
نے غلطی اور تحریف اور خلط کیا ہے اور اتفاق کیا ہے اسپر متقدمین اور متاخرین نے اور یہ غلطی ہے لکھنے والے کی
قاضی عیاض نے کہا حدیث کی عبارت تمام نسخون مین یہی ہے یعنی عن کذا وکذا انظر ای ذلک فوق الناس
جسکا ترجمہ بیان ہوا لیکن مطلب معلوم نہین ہوتا اور صحیح عبارت یون ہے علی کوم ایسا ہی روایت کیا بعض اہل
حدیث نے اور ابن ابی خیثمہ کی کتاب مین کعب بن مالک سے مروی ہے یحشر الناس یوم القیمۃ علی تل وامتی
علی تل یعنے جمع کیے جاوین گے لوگ قیامت کے دن ٹیلونپر اور میری امت ایک ٹیلے پر ہوگی اور کوم بھی ٹیلے
کو کہتے ہین اور اونچی زمین کو جو ٹیکرے کیطرح ہوتی ہین طبری نے اپنی تفسیر مین ابن عمرؓ کی روایت سے بیان کیا
کہ پھر چڑھین گے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت ایک ٹیلے پر سب لوگون کے اوپر قاضی عیاض نے کہا
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی سے کوم کا لفظ پڑھا نہ گیا یا مٹ گیا ہوگا تو اُسنے کذا وکذا اسکے بدلے لکھا پھر اسکی
تفسیر کی ای فوق الناس سے اور انظر کا لفظ تنبیہ کے لیئے وہان لکھدیا اب نقل کرنے والون نے بعینہ اس عبارت
کو نقل کردیا اور انظر کو بھی حدیث مین شریک کردیا واللہ اعلم **ت** پھر بلائی جاوینگی امتین اپنی اپنی بتون اور
معبودون کے ساتھ پہلی امت پھر دوسری امت بعد اسکے ہمارا پروردگار آویگا اور فرماویگا تم کس کو دیکھتے ہو
(یعنے امت محمدی سے مخاطب ہوکر ارشاد فرماویگا) وہ کہینگے ہم اپنے پروردگار کو دیکھتے ہین (یعنے اسکے منتظر ہین) پروردگار

فرماویگا مین تمہارا مالک ہون وہ کہین گے ہم تجھکو دیکھین (تو معلوم ہو) پھر دکھلائی دیگا پروردگار اونکو ہنستا ہوا اور اُنکے ساتھ چلیگا اور لوگ سب اُسکے پیچھے ہون گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ وہ منافق ہو یا مومن ایک نور ملیگا لوگ اُسکے ساتھ ہون گے اور جہنم کے پل پر آنکڑے اور کانٹے ہون گے وہ پکڑ لین گے جنکو خدا چاہیگا بعد اُس کے منافقون کا نور بجھ جاویگا اور مومن نجات پاوین گے تو پہلا گروہ مومنون کا اُنکے مونہہ چودہوین رات کے چاند کے سے ہون گے ستر ہزار آدمیونکا ہوگا جن سے نہ حساب ہوگا نہ کتاب **ف** اور وہ بے پوچھ پاچھ کے جنت مین داخل ہونگے بخاری کی روایت مین ہے یہ وے لوگ ہون گے جو نہ منتر کرتے ہین اور نہ بدفال لیتے ہین اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہین **ت** اونکے بعد کا گروہ خوب چمکتے تارے کی طرح ہون گے پھر اُنکے بعد کا اُنسے اتر کر یہانتک کہ شفاعت کا وقت آویگا اور لوگ شفاعت کرین گے اور جہنم سے نکالا جاویگا وہ شخص بھی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا تھا اور اُسکے دل مین ایک جو برابر بھی نیکی اور بہتری تھی یہ لوگ جنت کے آنگن مین ڈالدیے جاوینگے اور جنتی لوگ اُنپر پانی چھڑکین گے وہ اسطرح پنپین گے جیسے جھاڑ پانی کے بہاؤ مین پنپتا ہے اور ان کی سوزش اور جلن بالکل جاتی رہیگی پھر وہ سوال کرینگے خدا سے اور ہر ایک کو اتنا ملیگا جیسے ساری دنیا بلکہ دس دنیا برابر **عن** جابر سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذنیہ یقول ان اللہ عز وجل یخرج ناسا من النار فیدخلھم الجنۃ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے کانون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ چند لوگون کو دوزخ سے نکالکر جنت مین لیجاویگا **عن** حماد بن زید قال قلت لعمرو بن دینار اسمعت جابر بن عبد اللہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یخرج قوما من الناس بالشفاعۃ قال نعم **ترجمہ** حماد بن زید سے روایت ہے کہ مینے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا تم نے سنا ہی جابر بن عبد اللہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کچھہ لوگون کو جہنم سے نکالیگا شفاعت کیوجہ سے انہون نے کہا ہان سنا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قوما یخرجون من النار یحترقون فیھا الا دارات وجوھھم حتی یدخلون الجنۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھہ لوگ جہنم مین جلکر وہان سے نکلین گے اور جنت مین جاوینگے اُنکا سب بدن جل گیا ہوگا سوا منہ کے چکر کے **ف** کیونکہ منہ سے سجدہ کیا جاتا ہی دوسری حدیث مین ہے کہ تمام اعضا سجدہ کے انگار سے بچ رہینگے جیسے اوپر گذر چکا **عن** یزید الفقیر قال کنت قد شغفنی رای من رای الخوارج فخرجنا فی عصابۃ ذوی عدد نرید ان نحج ثم نخرج علی الناس قال فمررنا علی المدینۃ فاذا جابر بن عبد اللہ یحدث القوم جالس الی ساریۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واذا ھو قد ذکر الجھنمیین

قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تُحَدِّثُوْنَ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَ
کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا اُعِیْدُوْا فِیْھَا فَمَا ھٰذَا الَّذِیْ تَقُوْلُوْنَ قَالَ فَقَالَ اَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَھَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَعْنِی الَّذِیْ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ فِیْہِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَاِنَّہٗ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ یُخْرِجُ اللّٰہُ بِہٖ مَنْ یُّخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ
الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَیْہِ قَالَ وَاَخَافُ اَنْ لَّا اَکُوْنَ اَحْفَظُ ذَاکَ قَالَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَدْ زَعَمَ اَنَّ قَوْمًا ذٰلِکَ
یُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ اَنْ یَّکُوْنُوْا فِیْھَا قَالَ یَعْنِیْ اَبَا نُعَیْمٍ فَیَخْرُجُوْنَ کَاَنَّھُمْ عِیْدَانُ السَّمَاسِمِ کَاَنَّھَا
قَالَ فَیَدْخُلُوْنَ نَھَرًا مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْہِ فَیَخْرُجُوْنَ کَاَنَّھُمُ الْقَرَاطِیْسُ فَرَجَعْنَا وَ
قُلْنَا وَیْحَکُمْ اَتُرَوْنَ الشَّیْخَ یَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰہِ فَقُلْنَا
مَا خَرَجَ مِنَّا غَیْرُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَوْ کَمَا قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ ترجمہ یزید بن صہیب ابو عثمان فقیر سے روایت
ہے میرے دل مین خارجیون کی ایک بات کھب گئی تہی (وہ یہ کہ کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم مین
رہیگا اور جو جہنم مین جاویگا وہ پہر وہان سے نہ نکلے گا) تو ہم نکلے ایک بڑی جماعت کے ساتھہ اس ارادہ سے
کہ حج کرین پہر خارجیون کا مذہب پہیلاوین جب ہم مدینے مین پہنچے دیکہا تو جابر بن عبد اللہ ایک ستون کے
پاس بیٹہے ہوئے لوگون کو حدیثین سنا رہے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہون نے یکایک
ذکر کیا دوزخیون کا مینے کہا اے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو
اللہ تعالی تو فرماتا ہے اے رب ہمارے جسکو تو جہنم مین لے گیا تو نے اسکو رسوا کیا اور فرماتا ہے جہنم کے
لوگ جب وہان سے نکلنا چاہین گے تو پہر اوسی مین ڈال دیے جاوین گے **ف** یہ دونو آیتین خارجیون
کی دلیل ہین جو کہتے ہین دوزخ مین جا کر پہر کوئی وہان سے نہ نکلے گا حالانکہ یہ آیتین ان کافرون اور مشرکون
کے باب مین ہین جو ہمیشہ جہنم مین رہین گے **ت** اب تم کیا کہتے ہو انہون نے کہا تو نے قرآن پڑہا ہے مینے
کہا ہان انہون نے کہا پہر تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام سنا ہے یعنے وہ مقام جو اللہ تعالی
انکو قیامت کے روز عنایت فرماویگا جسکا بیان اس آیت مین ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
مینے کہا ہان سنا ہے انہون نے کہا پہر وہی مقام محمود ہے جسکی وجہ سے اللہ تعالی نکالے گا جہنم سے
ان لوگون کو جنکو چاہے گا پہر بیان کیا انہون نے پلصراط کا حال اور لوگون کے گذرنے کا اس پل پر اور
مجھے ڈر ہے یاد نہ رہا ہو یہ مگر انہون نے یہ کہا کہ کچہہ لوگ دوزخ سے نکالے جاوین گے اسمین جانے
کے بعد اور وہ اسطرح سے نکلینگے جیسے آبنوس کی لکڑیان (سیاہ جل بہن کر) **ف** حدیث مین سماسم کا
لفظ ہے جو جمع ہے سمسم کی او سمسم کہتے تل کو انکی لکڑیان ہی دہوپ مین رکہنے سے کالی ہو جاتی ہین اور بعضون

کہا اصل میں لفظ ساسم تھا اسمیں تحریف ہوکر سماسم ہوگیا اور ساسم کہتے ہیں ایک سیاہ لکڑی کو مثل آبنوس کے اور بعضون نے کہا ساسم کہتے ہیں آبنوس کو (ذہبی مختصراً) **ت** پھر جنت کی ایک نہر میں جاوینگے اور وہان غسل کرین گے اور کاغذ کی طرح سفید ہوکر نکلین گے یہ سنکر ہم بولے اور ہم نے کہا خرابی ہو تمہاری کیا یہ بوڑھا جھوٹ باندھتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (یعنے وہ ہرگز جھوٹ نہیں بولتا پھر تمہارا مذہب غلط نکلا) اور ہم سب پھر گئے اپنے مذہب سے مگر ایک شخص نہ پھرا شاید ایسا ہی کہا ابو نعیم فضل بن دکین نے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یخرج من النار اربعۃ فیعرضون علی اللہ تعالی فیلتفت احدھم فیقول ای رب اذا اخرجتنی منھا فلا تعدنی فیھا فینجیہ اللہ منھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے چار آدمی نکالے جاوینگے پھر وہ پیش کیے جاوینگے خدا کے سامنے انمین سے ایک جہنم کی طرف دیکھکر کہے گا اے مالک میرے جب تو نے مجھکو نجات دی اس سے تو اب پھر نہ لیجا اسمین اللہ تعالی اسکو نجات دیگا جہنم سے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیھتمون لذلک وقال ابن عبید فیلھمون لذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا قال فیاتون ادم علیہ الصلوۃ والسلام فیقولون انت ادم ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملئکۃ فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ھذا فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ عز وجل منھا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ قال فیاتون نوحا علیہ الصلوۃ والسلام فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا موسی علیہ الصلوۃ والسلام فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی علیہ الصلوۃ والسلام روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم ولکن ائتوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر قال قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیاتونی فاستاذن علی ربی فیوذن لی فاذا انا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع راسک قل تسمع سل تعطہ اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی عز وجل ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع یا محمد قل تسمع سل تعطہ اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجھم من النار

فلا تعیدنی

اللہ تعالی

علی ربنا عز وجل

اللہ تعالی

ربی تعالی

ربی تعالی

یا محمد راسک

وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ فِی الثَّالِثَةِ اَوْفِی الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ مَابَقِیَ فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ
الْقُرْاٰنُ اَیْ مَنْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ ابْنُ عُبَیْدٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ قَتَادَةُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن لوگون کو اکٹھا کریگا پہر وہ
کوشش کرینگے اس مصیبت کو دور کرنے کی یا اونکے دل مین خدا اسکے فکر ڈالیگا وہ کہینگے اگر ہم کسی کی
سفارش کرادین اپنے مالک کے پاس یہان سے آرام پانے کو تو بہتر ہے اورآوینگے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس
اور کہینگے تم سب آدمیون کے باپ ہو اللہ تعالے نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا ف چند چیزون کو اللہ
تعالے نے اپنے خاص ہاتھ مبارک سے بنایا ہے انکو بزرگی دینے کو ایک انہین سے حضرت آدم علیہ السلام ہین
دوسرے توریت کو تختیون پر اپنے ہاتھ سے لکھا تھا تیسرے جنۃ العدن مین درخت اپنے ہاتھ سے لگائے
یون تو سب چیزین خدا کے حکم سے پیدا ہوئین پر ان چیزون کو خدا نے اپنے خاص ہاتھ سے بنایا جیسے حدیث
مین وارد ہے پر خدا کا ہاتھ ویسا ہی مقدس اور بے شبہ اور نظیر ہے جیسے اسکی ذات مقدس جل شانہ ت اور
اپنی روح (یعنے اپنی پیدا کی ہوئی روح) تم مین پہونکی اور فرشتون کو حکم کیا تمکو سجدہ کرین انہون نے
سجدہ کیا تمکو تو آج ہم لوگون کی سفارش کرو اللہ تعالے کے پاس وہ آرام دیوے ہمکو اس جگہ کی تکلیف سے
وہ کہینگے مین اس لائق نہین اور اپنے گناہ کو یاد کرکے خدا تعالے سے شرماوینگے ف وہ گناہ
کیا تہا اس درخت مین سے کھانا جس سے اللہ تعالی نے انکو منع کیا تھا۔ نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے
کہ پیغمبرون سے گناہ صادر ہوتے ہین یا نہین اور قاضی عیاض نے اس بحث مین ایک مختصر تقریر کی ہے وہ یہ ہے
کہ نبوت کے بعد ان سے کفر سرزد نہین ہو سکتا بلکہ وہ معصوم ہین کفر سے لیکن نبوت سے پہلے تو اس مین اختلاف
ہے اور صحیح یہ ہے کہ نبوت کے پہلے بھی وہ کفر سے معصوم ہوتے ہین اب رہے اور گناہ جو کفر سے کم ہین تو کبیرہ گناہ سے
بالاتفاق وہ معصوم ہین اور اسیطرح ان غلطیون سے جو تبلیغ رسالت مین ہون قولاً یا فعلاً یہ مذہب ہے استاذ ابو مظفر
اسفرائنی اور ائمہ خراسان اور مشائخ صوفیہ کا اور بعضون کے نزدیک فعل مین غلطی ہو سکتی ہے جیسے ہمارے پیغمبر کو سہو
ہوا نماز مین لیکن ضرور ہے کہ وہ مطلع ہو جاوین اپنی غلطی سے یا اسی وقت یا وفات سے پہلے اور یہی مذہب ہے
جمہور علما اور اکثر محققین کا اب رہے صغیرہ گناہ تو جو صغیرہ گناہ اس قسم کے ہین کہ انسے ذنارت اور خست اور
کمینہ پن نکلتا ہے ان سے بالاتفاق معصوم ہوتے ہین اور باقی صغیرہ گناہون مین اختلاف ہے اکثر فقہا اور محدثین
اور متکلمین سلف وخلف اسطرف گئے ہین کہ اس قسم کے صغیرہ گناہ انسے ہو سکتے ہین اور دلیل انکی قرآن کی آیتین اور حدیثین ہین
اور ایک جماعت محققین کی فقہا اور متکلمین مین سے اسطرف گئی ہین کہ وہ پاک ہین صغائر سے بھی جیسے کبائر سے پاک ہین اور نبوت کا
منصب بھی یہی چاہتا ہے کہ ایسے گناہ ہونا نکلتا ہے ہیچ کر انسے اور قصد احد کی مخالفت کر نیسے اور جو آیات اور احادیث اس قسم کی وارد ہوئی ہین جیسے پیغمبرون کا گنہگار ہونا نکلتا ہے

وہ تاویل کی گئی ہین یا محمول ہین سہو پر یا اللہ کا اذن تہا بعض چیزون مین لیکن اُنکو ڈر ہوتا ہین مواخذے کا اور بعضی چیزین ایسی ہین جو نبوت سے پہلے اُن سے سرزد ہوئین اور یہی مذہب حق ہے اسلیے کہ انبیا کے افعال اور اقوال کی ہمکو پیروی کرنا لازم ہے پہر اگر وہ خطا وار ہون تو بہت سے افعال مین اُنکی پیروی لازم نہ ہو قاضی عیاض نے کہا ہمنے اس مطلب کو اپنی کتاب شفا مین خوب بیان کیا ہے کہ ویسا دوسری کتابون مین نہین ملتا آدمی تو اسباب سے موت ڈر کہ یہ مذہب منسوب ہے خوارج اور معتزلہ اور مبتدعہ کے گروہون کیطرف اسلیے کہ انکا مطلب اس مذہب سے دوسرا ہے وہ کیا صغیرہ گناہ سے کافر ہو جانا اور ہم پاک ہین اُس خیال سے اور یہ جو خطا مین انبیاء کی بیان کی گئین ہین جیسے آدم علیہ السلام کا بہولکر اس درخت مین سے کہا لینا اور نوح علیہ السلام بد دعا کرنا کافرون پر اور قتل کرنا موسی علیہ السلام کا ایک کافر کو اور بچانا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے تئین کافرون کے شر سے ایک بات کہکر جو ایک طرح سے سچ ہو سکتی تہی یہ درحقیقت اورون کے حق مین گناہ نہین ہین مگر انبیاء پر عتاب ہوا یا وہ ڈرے ان باتون سے بہی بوجہ قرب اور علو منزلت کے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا **ت** لیکن تم جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس وہ پہلا پیغمبر ہین جنکو بہیجا اللہ تعالی نے **ف** امام ابو عبداللہ مازری نے کہا مورخین نے لکہا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نوح کے دادا تہے پہر اگر یہ بات ثابت ہو کہ ادریس پیغمبر تہے تو مورخین کا یہ قول صحیح نہین کہ وہ نوح کے دادا تہے اس لیے کہ حدیث سے صاف یہ امر نکلتا ہے کہ نوح سب سے پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے اور بعضون نے کہا کہ حدیث مین رسول کا لفظ ہے اور شاید ادریس نبی ہون رسول نہ ہون قاضی عیاض نے کہا بعضون نے کہا کہ ادریس الیاس علیہ السلام کو کہتے ہین اور وہ پیغمبر تہے بنی اسرائیل کے یوشع بن نون کے ساتہ اس صورت مین کچہ بہی اعتراض نہوگا اسیطرح یہ اعتراض نہین ہو سکتا کہ آدم اور شیث دونو پیغمبر تہے اور وہ نوح سے پہلے تہے کیونکہ آدم کو اپنی اولاد کی تعلیم کا حکم ہوا تہا اور وہ کافر نہ تہے اسیطرح شیث کو وہ خلیفہ تہے آدم علیہ السلام کے لیکن کافرون کی ہدایت کے لیے بہیجا جانا تو یہ امر سب سے پہلے نوح کے لیے ہوا قاضی نے کہا ابو الحسن بن بطال کا مذہب یہ ہے کہ آدم رسول نہ تہے اور انور کی حدیث سے صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آدم اور ادریس دونو رسول تہے (نووی) **ت** وہ آدمی نوح کے پاس تو نوح کہین گے مین اس لائق نہین اور اپنی خطا کو جو دنیا مین اُن سے ہوئی تہی یاد کرینگے اور شرماوین گے اپنے پروردگار سے اور کہین گے تم جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جنکو اللہ تعالی نے اپنا دوست بنایا تہا **ف** یعنے خلیل قاضی عیاض نے کہا خلت کے اصل مین معنی خاص کر لینا اور چن لینا اور صاف کر لینا اور بعضون نے کہا خلت کے معنی قطع کرنا اور ابراہیم کو خلیل کہا اسلیے کہ اُنہون نے قطع کیا اپنی حاجتون کو سب مخلوقات سے اور چہوڑ دیا اُنکو اپنے رب پر اور بعضون نے کہا خلت کے معنے بہی اور صاف دوستی جو باعث ہوتی ہے اسرار اور رمونر کے تخلل کی یعنے بہیدون کے آنے کی اور بعضون نے کہا خلت کے معنی محبت تمام ہوا کلام قاضی کا آبی اجازی نے

کہا خلیل کہتے ہین دوست کو جسکی دوستی اور محبت پوری ہو اور محبوب کو جسکی محبت مین کوئی نقص اور خلل نہو واحدی نے کہا یہی
قول مختار ہے کیونکہ اللہ خلیل ہے ابرہیم کا اور ابراہیم خلیل ہین اللہ کے اور جس صورت مین خلت کے معنی قطع حاجت کے
ہون گے تو اللہ تعالی کو ابرہیم کا خلیل نہین کہہ سکتے (نووی) **ف** وے سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے
پاس آوینگے وہ کہین گے مین اس لائق نہین اور اپنے خطا کو جو اُن سے ہوئی تہی یاد کرکے خدا سے شرماوینگے لیکن
تم جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس جنسے اللہ تعالی نے بات کی اور انکو توریت شریف عنایت کی وہ سب موسی علیہ السلام
پاس آوین گے وہ کہین گے مین اس لائق نہین اور اپنی خطا کو جو اُن سے ہوئی تہی یاد کرکے خدا سے شرماوینگے
ف نووی نے کہا موسی علیہ السلام سے اللہ تعالی نے بات کی اسپر اجماع کیا اہل سنت نے اور یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول
ہے اور اللہ تعالی نے حقیقۃً حضرت موسٰی علیہ السلام سے کلام کیا جسکو حضرت موسیٰؑ نے سنا بلا واسطہ اور کلام اللہ کی ایک
صفت ہے جو مخلوق کے کلام کے مشابہ نہین **ف** لیکن تم جاؤ عیسی علیہ السلام پاس جو اللہ کے روح ہین اور اسکے
حکم سے پیدا ہوئے ہین وہ آوین گے عیسٰی روح اللہؑ پاس وہ کہین گے مین اس لائق نہین لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس وہ ایسے بندے ہین اللہ کے جنکے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخشدیے گئے ہین **ف** مراد اگلے گناہون
سے وہ گناہ جو نبوت سے پہلے ہوئے اور پچھلون سے جو بعد نبوت کے ہوئے اور بعضون نے کہا کہ مراد امت کے اگلے اور پچھلے گناہ
ہین اسصورت مین بخشش سے مراد بعضون کی بخشش ہوگی یا ہمیشہ کے لیے جہنم سے بچانا اور بعضون نے کہا کہ مراد اُن
گناہون سے وہ بہول چوک ہے جو آپ سے ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مراد اگلے گناہون سے آدم علیہ السلام کی خطا ہے اور
پچھلے سے امت کے گناہ اور بعضون نے کہا یہ بر تقدیر فرض ہے یعنے اگر تمہارے کچہہ گناہ ہون تو وہ سب معاف اور مغفور ہین
اور بعضون نے کہا کہ مقصود اس سے پاکی ہے آپکی گناہون سے (نووی) نصاری اس آیت سے لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ہمارے پیغمبر پر اعتراض کرتے ہین کہ جب وہ خود گنہگار تھے تو اورون کو گناہون سے کیونکر پاک کرینگے
انکا جواب یہ ہے کہ اگلی کتب سماوی سے اور پیغمبرون کا بہی گناہون مین مبتلا ہونا نکلتا ہے پہر جو جواب انکی طرف سے
دیا جاویگا وہی جواب ہمارے پیغمبرؐ کی طرف سے بہی ہو سکتا ہے دوسرے یہ کہ گناہ اور تقصیر عام بندون کی اور ہین اور
خاص بندون کے اور دنیا مین بہی یہ مسئلہ مسلم ہے کہ عام لوگون سے بہت سی اُن باتون کی شکایت نہین ہوتی جو
خاص بندون کے لیے بڑی تقصیرین سمجھی جاتی ہین اسیطرح پیغمبرون اور مقربون کے گناہ ایسے ہین جو
ہمارے حق مین گناہ ہی نہین لیکن تقرب کی وجہ سے وہ گناہ سمجھے جاتے ہین اور چونکہ انبیاء بشر ہین اور محال ہے
کہ بشر لوازم بشریت سے پاک ہو اسلیے خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی تقصیر یا غفلت کسی وقت مین اُس سے واقع ہو جاتی ہے
پہر اگر مالک نے کسی بندہ کی ایسی تقصیرون کو بہی یکقلم معاف کردیوے تو یہ اسکی کمال محبت ہے اُس بندہ کے ساتھ
اور اسمین عظمت اور بزرگی ہے اُس بندہ کی اور بندون پر تو یہ آیت درحقیقت ایک شرف ہے ہمارے پیغمبرؐ کے لیے نہ

نقصان جیسا مخالفین خیال کرتے ہین خدا انکو ہدایت کرے۔ البتہ انکا اعتراض اس صورت مین درست ہوتا کہ ہم اپنے
پیغمبر کو معاذ اللہ بندگی سے بڑھا کر خدائی تک پہونچا دیتے جیسے انہون نے اپنے پیغمبر کے ساتھ کیا ہے یہ ایسی بیوقوفی اور
بیعقلی کی بات ہو کہ تمام مذہب والے نصارے کو اس خیال پر ٹھٹھے لگاتے ہین اور اسی خیال کی وجہ سے انکا سارا مذہب
عقلا کے نزدیک لغو ہو گیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر وے سب لوگ میرے
پاس آوینگے **ف** یعنی جب اور سب پیغمبر انکو جواب دیدینگے اور کہینگے کہ ہم اتنے بڑے کام کے لائق
نہین تو وہ میرے پاس آوینگے قاضی عیاض نے کہا اور پیغمبرون کا یہ کہنا براہ تواضع اور انکسار ہوگا اور شاید اشارہ
ہو اس بات کا کہ یہ درجہ یعنی شفاعت کبری میرا درجہ نہین بلکہ اسکے بعد والے کا ہے اور شاید یہ معلوم ہو کہ یہ درجہ ہمارے
پیغمبر کا ہی لیکن ہر ایک نے اپنے بعد والے پر حوالہ کیا تاکہ آہستہ آہستہ یہ سلسلہ ہمارے پیغمبر تک پہونچے
اور آپکی فضیلت سب پیغمبرون پر ظاہر ہو اس حدیث سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ بڑے بڑے کامون مین پہلے مسن اور
بزرگ لوگون کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ہمارے پیغمبر جو اس کام سے انکار نکرینگے اور مستعد ہو جاوینگے
وہ اس وجہ سے کہ آپ جانتے ہونگے کہ یہ میرا ہی کام ہے اور یہ عزت خدا نے میرے لیے ہی رکھی ہے تو وی نے
کہا اللہ تعالی جو ان لوگون کے دل مین ڈالیگا کہ پہلے آدم علیہ السلام کے پاس جاوینگے پھر نوح کے پاس
پھر ابراہیم کے پاس اسیطرح اخیر تک اسمین یہ حکمت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت سب
پیغمبرون پر معلوم ہو جاوے کیونکہ اگر پہلے ہی سے وہ آپکے پاس آجاتے تو اس بات کا احتمال رہتا کہ اور پیغمبرون سے
بھی یہ کام ممکن تھا لیکن جب وہ سب سوال کر چکے اور کسی نے قبول نہ کیا اور آپنے قبول کر لیا تو آپ کی بزرگی سب
پر ظاہر ہوئی اور جناب الوہیت سے آپکا کمال قرب ظاہر ہوا اس حدیث سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت
تمام مخلوقات پر خواہ وہ پیغمبر ہون آدمی ہون یا جن یا فرشتے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اتنا بڑا کام یعنی شفاعت عظمے
کسی اور سے نہ ہوسکیگا اور آپ اسکو قبول کرینگے یا اللہ تو ہمکو اور سب مسلمان بہائیون کو آپکی شفاعت نصیب کر آمین
یا رب العلمین **ت** مین اپنے پروردگار سے اجازت چاہونگا دربار یاب ہونیکی مجھکو اجازت ملیگی جب
مین اسکو دیکھونگا تو سجدہ مین گر پڑونگا پھر وہ مجھے رہنے دیگا سجدے مین جب تک چاہیگا اور بعد اسکے کہا
جاویگا اے محمد اٹھا اپنے سر کو اور کہہ جو کہتا ہے سنا جاویگا اور مانگ جو مانگتا ہے دیا جاویگا اور شفاعت
کر تیری شفاعت قبول کی جاویگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت کا اذن آپکے لیے قیامت کے روز
ہوگا اگرچہ یہ درجہ اللہ تعالی نے خاص آپکے لیے رکھا ہے پر اسکی اجازت قیامت کو دیگا اب جو لوگ خیال کرتے ہین
کہ شفاعت کا اذن آپکو ہو چکا ہے انکا خیال غلط ہے اور مخالف ہے قرآن کی قرآن مین خود موجود ہے کہ وہان
کسی کی شفاعت کارگر نہ ہوگی مگر جسکو خدا اذن دیگا اب یہ شفاعت بھی انہی لوگون کے لیے ہوگی جنکا نجات دینا خدا

کو منظور ہوگا تو درحقیقت نجات دینے والا اور عذاب سے بچانے والا سوا خدا کے کوئی نہین پر ظاہر مین پیغمبرون کا رتبہ بڑہانے
کے لیے اور اُنکو خوش کرنے کے لیے اُن سے سفارش کرادیگا اور اُنکی سفارش قبول کریگا یون سمجھنا چاہیے کہ پیغمبر
خدا کی درگاہ مین کسی قسم کا معاذاللہ زور یا دباؤ رکھتے ہونگے کہ خدائے تعالیٰ اسوجہ سے اُنکی سفارش مان لے گا
کیونکہ خدا تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اُسپر رتی برابر کسی کا زور یا دباؤ نہین اور بڑے سے بڑے پیغمبر اور مقرب
بندے بہی ہر ایک بات اُس سے یون ہی مانگین گے جیسے بندہ اپنے مالک سے اور غلام اپنے صاحب سے مانگتا
ہے **ت** پہر مین سر اُٹھاؤن گا اور اپنے پروردگار کی تعریف کرونگا اوسطرح سے جیسے وہ مجکو سکہادے گا
پہر سفارش کرونگا تو ایک حد میرے لیے مقرر کی جاوے گی مین اُس حد کے موافق لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور جنت مین لیجاؤن گا اور دوبارہ اپنے پروردگار پاس آکر سجدے مین گرونگا وہ مجہے رہنے دیگا سجدے
مین جب تک اُسکو منظور ہوگا پہر حکم ہوگا اے محمد اپنے سر کو اُٹہا اور کہو سُنا جاویگا مانگو دیا جاویگا سفارش کرو
قبول کیجاویگی مین اپنے سر کو اُٹہاؤن گا اور اپنے مالک کی تعریف کرونگا جسطرح وہ مجہکو سکہاویگا پہر سفارش کرونگا
تو ایک حد باندہی جاویگی مین اُس حد کے موافق لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور جنت مین داخل کرونگا آدمی
نے کہا مجہے یاد نہین آپنے تیسری بار یا چوتہی بار مین فرمایا مین کہونگا اے مالک میرے اب تو کوئی دوزخ مین نہین
رہا مگر وہ جو قرآن کے بموجب ہمیشہ دوزخ مین رہنے کے لائق ہے قتادہ نے کہا یعنے جسکا ہمیشہ رہنا وہان ضرور
ہے **ف** یعنی کافر اور مشرک جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ نہین بخشیگا شرک کو اور اس سے ثابت ہوتا ہے مذہب
اہل حق کا جسپر اجماع کیا سلف نے کہ جو شخص توحید پر مرے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم مین نہین رہے گا (نووی)
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيَهْتَمُّوْنَ بِذٰلِكَ اَوْ يُلْهَمُوْنَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ
فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ **ترجمہ** انس سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے اس میں
یہ ہے کہ مین اپنے پروردگار کے پاس چوتہی مرتبہ آؤنگا اور عرض کرونگا اے پروردگار اب تو دوزخ مین کوئی
باقی نہین رہا مگر جسکو قرآن نے روک رکہا یعنے قرآن کے بموجب وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کے سزاوار ہے)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللہ تعالیٰ
فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ
الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ اکٹھا کرے گا مومنون کو قیامت کے دن اُنکو خیال آویگا اخیر تک جیسے اوپر حدیث گذری اس میں
یہ ہے کہ آپ چوتہی بار مین عرض کرینگے اے پروردگار اب جہنم مین کوئی نرہا مگر جو قرآن کے حکم سے رکا ہوا ہے

یعنے جو میرے بننے کا حق ہے عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یخرج من النار
من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن شعیرۃ ثم یخرج من النار من قال لا الہ
الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن برۃ ثم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر
ما یزن ذرۃ زاد ابن منہال فی روایتہ قال یزید فلقیت شعبۃ فحدثتہ بالحدیث فقال شعبۃ
حدثنا بہ قتادۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحدیث الا ان شعبۃ جعل
مکان الذرۃ ذرۃ قال یزید صحف فیہا ابو بسطام ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اُسکے دل میں ایک جو برابر بھلائی
ہوگی پھر نکلے گا دوزخ سے وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اُسکے دل میں ایک گیہوں برابر بھلائی ہوگی پھر نکلیگا
دوزخ سے وہ شخص جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اُسکے دل میں چیونٹی برابر بھلائی ہوگی شعبہ نے اس حدیث میں
تصحیف کی اور بجائے ذرہ کے (جسکے معنی چیونٹی کے ہیں) اُنہوں نے ذُرہ روایت کیا (جو ایک اناج ہے جسکو
جینا کہتے ہیں) عن معبد بن ہلال العنزی قال انطلقنا الی انس بن مالک وتشفعنا بثابت
فانتہینا الیہ وہو یصلی الضحی فاستاذن لنا ثابت فدخلنا علیہ واجلس ثابتا معہ علی سریرہ
فقال لہ یا ابا حمزۃ ان اخوانک من اہل البصرۃ یسألونک ان تحدثہم حدیث الشفاعۃ
قال حدثنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضہم الی
بعض فیاتون آدم علیہ الصلوۃ والسلام فیقولون لہ اشفع لذریتک فیقول لست لہا ولکن
علیکم بابراہیم فانہ خلیل اللہ فیاتون ابراہیم علیہ السلام فیقول لست لہا ولکن علیکم نبی اللہ تعا
بموسی فانہ کلیم اللہ عز وجل فیؤتی موسی علیہ السلام فیقول لست لہا ولکن علیکم بعیسی
فانہ روح اللہ وکلمتہ فیؤتی عیسی علیہ السلام فیقول لست لہا ولکن علیکم بمحمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فاوتی فاقول انا لہا فانطلق فاستاذن علی ربی فیؤذن لی فاقوم بین یدیہ فاحمدہ
بمحامد لا اقدر علیہ الا ان یلہمنیہ اللہ عز وجل ثم اخر لہ ساجدا فیقال لی یا محمد ارفع تعالی
راسک وقل یسمع لک وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول رب امتی امتی فیقال انطلق فمن
کان فی قلبہ مثقال حبۃ من برۃ او شعیرۃ من ایمان فاخرجو منہا فانطلق فافعل ثم ارجع الی فاخرجہ
ربی عز وجل فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال لی یا محمد ارفع راسک وقل
یسمع لک وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال لی انطلق فمن کان فی قلبہ
مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجہ منہا فانطلق فافعل ثم اعود الی ربی فاحمدہ

بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع تشفع
فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال لي انطلق فمن كان في قلبه أدنى أدنى أدنى من مثقال حبة من خردل
من إيمان فأخرجه من النار فأنطلق فأفعل هذا حديث أنس الذي أنبأنا به فخرجنا من عنده — ثم قال
فلما كنا بظهر الجبان قلنا لو ملنا إلى الحسن فسلمنا عليه وهو مستخف في دار أبي خليفة قال فدخلنا
عليه فسلمنا عليه قلنا يا أبا سعيد جئنا من عند أخيك أبي حمزة فلم نسمع مثل حديث حدثناه
في الشفاعة فقال هيه فحدثناه الحديث فقال هيه قلنا ما زادنا قال قد حدثنا به منذ عشرين
سنة وهو يومئذ جميع ولقد ترك شيئا ما أدري أنسي الشيخ أم كره أن يحدثكم فتتكلوا
قلنا له حدثنا فضحك وقال خلق الإنسان من عجل ما ذكرت لكم هذا إلا وأنا أريد أن أحدثكموه
ثم أرجع إلى ربي عز وجل في الرابعة فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقول لي يا محمد — فيقال
ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا إله — تعط
إلا الله فيقول ليس ذلك لك أو قال ليس ذلك إليك ولكن وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي — ذاك / ذاك
وجبريائي لأخرجن من النار من قال لا إله إلا الله قال فأشهد على الحسن أنه حدثنا به أنه سمع
أنس بن مالك أراه قال قبل عشرين سنة وهو يومئذ جميع ترجمہ معبد بن ہلال عنزی سے روایت
ہے ہم انس بن مالک کے پاس گئے اور ثابت کی سفارش چاہی (اُنسے ملنے کے لیے) آخر ہم اُن تک پہونچے وہ چاشت
کی نماز پڑھ رہے تھے ثابت نے ہمارے لیے اجازت مانگی اندر آنے کی ہم اندر گئے اُنہوں نے ثابت کو اپنے ساتھ بٹھایا
تخت پر ثابت نے کہا اے ابو حمزہ (یہ کنیت ہے انسؓ کی) تمہارے بھائی بصرے والے چاہتے ہین تم اُن کو
شفاعت کی حدیث سناؤ اُنہوں نے کہا ہمسے بیان کیا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب قیامت
کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جاوینگے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پاس آوینگے اور
کہینگے تم اپنی اولاد کی سفارش کرو (خدا کے پاس تا وہ نجات دیوے اس آفت سی) وہ کہینگے مین اس
لائق نہین لیکن تم حضرت ابرہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے دوست ہین لوگ اُنکے پاس جاوینگے
وہ کہینگے مین اس لائق نہین لیکن تم حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہین (یعنے اللہ نے
اُن سے کلام کیا بلا واسطہ) لوگ اُنکے پاس جاوینگے وہ کہینگے مین اس لائق نہین لیکن تم حضرت عیسے
علیہ السلام پاس جاؤ وہ روح اللہ ہین اور اُسکا کلمہ ہین (یعنے بن باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے ہین)
لوگ اُنکے پاس جاوینگے وہ کہینگے مین اس لائق نہین لیکن تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ
وہ سب لوگ میرے پاس آوینگے مین کہونگا اچھا یہ میرا کام ہے اور مین چلونگا اور خدا تعالی سے اجازت مانگونگا

زبار یاب ہونے کی) مجھکو اجازت ملے گی مین اُسکے سامنے کہڑا ہونگا۔ اور ایسی ایسی تعریفین اُسکی بیان کرونگا جو اب
مین نہین بیان کرسکتا اُسوقت اللہ میرے دل مین ڈالدیگا بعد اُسکے سجدے مین گر پڑونگا آخر حکم ہوگا ای محمد
اپنا سر اُٹھا اور کہہ ہم سُنین گے مانگ ہم دین گے سفارش کر ہم قبول کرین گے مین عرض کرونگا مالک میری امت
میری امت میری حکم ہوگا جا اور جسکے دل مین گیہون یا جو کے دانے کے برابر بہی ایمان ہو اُسکو نکال لے دوزخ سے
مین ایسے سب لوگون کو نکال لونگا اور پہر اپنے مالک کے پاس آنکر ویسی ہی تعریفین کرونگا پہر سجدے مین گر پڑونگا
حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اُٹھا اور کہہ جو کہتا ہے تیری بات سُنی جاوے گی مانگ جو مانگتا ہے ملیگا سفارش کر تیری
سفارش قبول ہوگی مین عرض کرونگا مالک میری امت میری امت میری (یعنے اپنی امت کی بخشش چاہتا ہون)
حکم ہوگا جا اور جسکے دل مین رائی کے دانے برابر بہی ایمان ہو اُسکو جہنم سے نکال لے مین ایسا ہی کرونگا اور
پہر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور ویسی ہی تعریفین کرونگا اور سجدے مین گر پڑونگا حکم ہوگا
اے محمد اپنا سر اُٹھا اور کہہ ہم سُنین گے مانگ دیوین گے سفارش کر قبول کرینگے مین عرض کرونگا اے
مالک میری امت میری امت میری حکم ہوگا جا اور جسکے دل مین رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم بہت ہی کم
ایمان ہو اُسکو جہنم سے نکال لے مین جاکر ایسا ہی کرونگا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سلف اور اہلسنت
کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑہتا ہے اور اسکا بیان اوپر گذر چکا **ت** معبد بن ہلال نے کہا
یہ انس رضہ کی حدیث ہے جو اُنہون نے ہمسے بیان کی پہر ہم اُنکے پاس سے نکلے جب جبان (قبرستان) کی
بلندی پر پہنچے تو ہمنے کہا کاش ہم حسن بصری کے طرف چلین اور اُنکو سلام کرین اور وہ ابو خلیفہ کے گھر مین
چھپے ہوئے تہے (حجاج بن یوسف ظالم کے ڈر سے) خیر ہم اُنکے پاس گئے اور اُنکو سلام کیا ہمنے کہا ای ابو سعید
ہم تمہارے بھائی ابو حمزہ (انس رضہ) کے پاس سے آرہے ہین انہون نے شفاعت کے باب مین ایک حدیث
ہمسے بیان کی ویسی حدیث ہمنے نہین سُنی اُنہون نے کہا بیان کرو ہمنے وہ حدیث اُنسے بیان کی اُنہون نے
کہا اور بیان کرو ہمنے کہا بس اس سے زیادہ اُنہون نے بیان نہین کی اُنہون نے کہا یہ حدیث تو انہون نے
ہمسے بیس برس پہلے بیان کی تہی جب وہ مانڈہے تہے (یعنے اتنے بوڑہے نہ تہے جیسے اب ہین) اب انہون نے
کچھہ چھوڑ دیا مین نہین جانتا وہ بہول گئے یا تمسے بیان کرنا مناسب جانا ایسا نہ ہو تم بہروسا نہ کر بیٹھو (اور
نیک اعمال مین سُستی کرنے لگو) ہمنے اُنسے کہا وہ کیا ہے ہمسے بیان کرو یہ سُنکر ہنسے اور کہا انسان کی پیدایش
مین جلدی ہے یہ ہمنے تمسے یہ قصہ اسلیے ذکر کیا تہا کہ مین تمسے بیان کرون اُس ٹکڑے کو (جو انس رضہ نے
چہوڑ دیا یعنے تم جلدی کرکے درخواست کر بیٹھے بیان کرنے کی اگر درخواست نکرتے تب بہی مین بیان کرتا) رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین پہر لوٹون گا اپنے پروردگار پاس چوتہے بار اور اسیطرح تعریف کرونگا

کرونگا پہر سجدے مین گر دونگا مجھکو حکم ہوگا اے محمد سر اُٹھاؤ اور کہو ہم سنینگے مانگو ہم دینگے سفارش کرو ہم قبول کرینگے
اوسوقت مین عرض کرونگا مالک میرے مجکو اجازت دو اس شخص کو بھی جہنم سے نکالنے کی جس نے لا اله الا الله
کہا ہو (یعنے صرف توحید پر یقین رکھتا ہو) الله تعالیٰ فرماویگا یہ تمہارا کام نہین لیکن قسم ہے میری عزت اور بزرگی اور
جاہ وجلال کی مین جہنم سے نکالونگا اُس شخص کو جسنے لا اله الا الله کہا ہو معبد نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ حسن نے
یہ حدیث ہمسے بیان کی اور کہا کہ انہون نے انکو انس رض سے سنا ہے مین سمجھتا ہون یون کہا بیس برس سے پہلے جب
وہ زوردار تہے (یعنے اُنکا حافظ اچھا تہا بدن مین طاقت تہی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ — نہس / نہسۃ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ — نعم ذلک
فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ
وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اَلَا
تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوْا اٰدَمَ — یعنی الی ربکم
فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ — ادم علیہ السلام
فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ — نوحاً علیہ السلام
اِلَى الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا — سمّاک الله تعالیٰ
قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ
مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ
اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ
فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِبْرٰهِيْمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ
مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهٖ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى
فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِتَكْلِيْمِهٖ — الله تعالیٰ
عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ مُوْسٰى عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ
وَاِنِّيْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى

أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِّنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ عِيْسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوْا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنِي فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

اللاب ہجر

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گوشت لایا گیا تو آپکو دست دیا گیا اور دست کا گوشت آپکو بہت پسند تہا **ف** اسلیے کہ وہ بے ریشہ ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے اور اسکا ذائقہ بہی عمدہ ہوتا ہے ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ دست کا گوشت آپکو پسند نہ تہا بلکہ آپکو گوشت ایکدن آڑ ملتا تو آپ دست لیتے تاکہ جلدی پک جاوے **ت** آپنے دانتون سے اُسے نوچا پہر فرمایا مین سردار ہونگا سب آدمیون کا قیامت کے دن **ف** آپنے فرمایا اللہ کا احسان ظاہر کرنے کے لیے اور اسکا حکم ہوا ہے آپکو اور اپنا درجہ جتلانے کے لیے ہمارے فائدے کے لیے قاضی عیاض نے کہا سردار وہ ہے جو سب لوگون سے درجہ مین زیادہ ہو اور جسکی طرف لوگ سختی کے وقت جاتے ہون اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سردار ہین آدمیون کے دنیا اور آخرت دونون مین پر آپنے خاص کیا قیامت کو اس لیے کہ وہان کی سرداری عمدہ ہے اور وہان سب لوگ اگلے اور پچہلے اکٹھا ہون گے اور آدم اور اُنکی اولاد سب آپکے جہنڈے تلے ہون گے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اُس دن کس کی سلطنت ہوگی اللہ کی جو اکیلا ہے زبردست حالانکہ اللہ کی سلطنت دنیا مین بہی ہے پر قیامت کے دن پوری سلطنت ہوگی کسی لیے کہ اور کوئی دعوی کرنیوالا نہین رہے گا (نودی) **ت** اور تم جانتے ہو کس وجہ سے اللہ تعالی اکٹھا کرے گا قیامت کے دن اگلون اور پچہلون کو ایک ہی میدان مین یہان تک کہ پکارنے والے کی آواز اُن سب کو سنائی دیگی اور دیکھنے والے کی نگاہ اُن سب پر پہونچے گی **ف** یعنی وہ میدان ایسا صاف اور ہموار ہوگا کہ دیکہنے مین نگاہ سب پر جاوے گی برخلاف دنیا کے کہ یہان زمین کی گولائی کی وجہ سے نگاہ سب

نہین جا سکتی بعضون نے یہا مراد خدا کی نگاہ ہے پر خدا کی نگاہ تو ہر طرح سب پر پہونچتی ہے خواہ میدان ہموار ہو یا نہ ہو
ت اور آفتاب نزدیک ہو جاویگا اور لوگون پر وہ مصیبت اور سختی ہوگی کہ جسکو نہ سہ سکینگے اور برداشت نہ کر سکینگے آخر آپس مین ایکدوسرے
سے کہین گے دیکھتے نہین تم کس حال مین ہو دیکھتے نہین تمکو کیا صدمہ پہونچا اب تم تلاش نہین کرتے اُس شخص کی
جو سفارش کرے تمہاری خدا کے پاس پہر وہ ایک دوسرے سے کہینگے چلو آدم علیہ السلام کے پاس اور انکے پاس جاوینگے
...... اور کہینگے اے آدم تم سب آدمیون کے باپ ہو اللہ تعالی نے تمکو اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا اور اپنی روح تم مین پھونکی
اور فرشتون کو حکم کیا انہون نے سجدہ کیا تمکو ہماری سفارش کرو اپنے پروردگار سے کیا تم نہین دیکھتے ہم کس حال
مین ہین کیا تم نہین دیکھتے جو ہم پر مصیبت ہے آدم علیہ السلام کہین گے آج میرا پروردگار غصہ ہے اور ایسا غصہ ہے کہ
کبھی ایسا غصہ نہین ہوا تھا نہ ہوگا اور اُسنے مجھے منع کیا تھا درخت سے لیکن مینے اسکی نافرمانی کی (اور درخت مین سے
کھا لیا) اب مجھے خود اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ پہر وہ سب لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہینگے
اے نوح تم سب پیغمبرون سے پہلے زمین پر آئے اور اللہ تعالے نے تمہین شکر گذار بندہ کہا تم ہماری سفارش کرو
اپنے رب کے پاس کیا تم نہین دیکھتے ہم جس حال مین ہین اور جو مصیبت ہم پر آئی ہے وہ کہین گے میرا رب آج
ایسا غصہ ہے کہ ویسا کبھی نہین ہوا تہا نہ ہوگا اور مین نے اپنی قوم پر بددعا کی تہی اسلیے مجھے خود اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے
تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر وہ سب مل کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاوین گے اور کہین گے اے
ابراہیم تم اللہ کے نبی ہو اور اسکے دوست ہو زمین والون مین سے تم ہماری سفارش کرو اپنے پروردگار کے پاس
کیا تم نہین دیکھتے ہم جس حال مین ہین اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے وہ کہین گے میرا پروردگار آج اتنا غصے ہو کہ ویسا
کبھی نہین ہوا تہا نہ ہوگا اور اپنی جھوٹ باتون کو بیان کرینگے (یعنے . دنیا مین جو انہون نے تین بار جھوٹ
بولا تہا) اسلیے مجھکو خود اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ موسی کے پاس جاؤ وہ لوگ موسی علیہ السلام کے پاس آوینگے
اور کہین گے اے موسی تم اللہ کے رسول ہو اللہ نے تمہین بزرگی دی اپنے پیامون سے اور اپنے کلام سے سب
لوگون پر تم ہماری سفارش کرو اپنے پروردگار کے پاس کیا تم نہین دیکھتے ہم جس حال مین ہین اور جو مصیبت ہم پر
پڑی ہے موسی کہین گے .... میرا پروردگار آج ایسے غصے مین ہے کہ اتنا کبھی غصے نہین ہوا تہا نہ
ہوگا اور مینے دنیا مین ایک خون کیا تہا جسکا مجھے حکم نہ تہا اسلیے مجھے خود اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم عیسے کے پاس جاؤ وہ سب
لوگ عیسی علیہ السلام کے پاس آوین گے اور کہین گے اے عیسی تم اللہ کے رسول ہو تم نے لوگون سے بات کی
جہولے مین (جہولی مین دودہ پینے وقت) تم اللہ کی ایک بات ہو جو اُسنے ڈالدی مریم مین اور اسکی روح ہو تو
سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا تم نہین دیکھتے ہم جس حال مین ہین اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے عیسی علیہ
السلام کہین گے میرا پروردگار آج اسقدر غصہ ہے کہ اتنا غصے کبھی نہین ہوا تہا اور نہ کبھی ہوگا **ف** نووی نے

کہا م او غصے سے یہ ہے کہ اللہ تعالی بدلہ لینے والا ہوگا نافرمانون سے اور اُسکا عذاب منی موجود ہوگا اور طرح طرح کے
ہول اور ڈر جو محشر والون کو ہونگے اور یہ باتین نہ پہلے ہوئین ہین اور نہ آیندہ ہونگی تو اللہ کے غضب سے یہی مراد ہی
اسواسطے کہ محال ہے تغیر اُسکے حق مین غضب یا رضا سے تسراج الوہاج مین ہے کہ نووی نے اس مقام پر اللہ کی
ایک صفت کی تاویل کی ہے اور اوپر یہ بات گذر چکی کہ سلف کا مذہب صفات مین یہ ہے کہ جو صفات کتاب او سنت
مین وارد ہین اُنکو روایت کرنا اُنپر یقین کرنا ظاہر پر روان کرنا بغیر تاویل اور تکییف اور تعطیل اور تشبیہ کے اور یہ
جو امام نووی نے بیان کیا یہ غایت ہی غضب کی نہ اُسکا معنی لغوی **ف** اور کوئی گناہ اُنکا بیان نہین کیا جیسے
اور پیغمبرون کی خطائین بیان کین کیونکہ حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ منقول نہین ہے تو مجہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ وہ سب میرے پاس آوینگے اور کہینگے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اللہ کے رسول ہو
خاتم الانبیا ہو اللہ نے تمہارے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخشدیے ہین تم سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا
تم ہمارا حال نہین دیکہتے کیا تم نہین دیکہتے ہم کس مصیبت مین ہین مین یہ سنکر چلونگا اور عرش کے تلے آکر اپنے
پروردگار کو سجدہ کرونگا پہر اللہ تعالی میرا دل کہولدیگا اور وہ تعریفین اپنی مجہے بتلا دیگا جو مجہسے پہلے کسی کو
نہین بتلائین (مین اُسکی خوب تعریف کرونگا) پہر فرماویگا اے محمد اپنا سر اُٹہا مانگ جو مانگتا ہے دیا جاویگا
سفارش کر قبول کیجاویگی مین سر اُٹہاؤنگا اور کہونگا اے پروردگار امت میری امت میری **ف**
یہان سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اور پیغمبرون کا درجہ پہچان لینا چاہیے وہ سب نفسی نفسی کہینگے اور اپنی
جان کی فکر مین سرگردان ہونگے اور ہمارے پیغمبر عام کی بہلائی کے خواہان اور اُنکے چہڑانے کے جویان
ہونگے سبحان اللہ اس مقام پر یہ آیت صادق ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ آپ کی ذات رحمت اور
کرم ہے تمام دنیا کے لیے دنیا اور آخرت مین اس سے بڑہ کر کونسا شرف ہو اور اس سے زیادہ کونسا درجہ ہے
یہی فرق ہے مرتبے کا اس شخص مین جو دنیا مین اپنی بہلائی چاہتا ہے اور اُس شخص مین جو عام لوگون کی بہلائی
چاہتا ہے اولکو ثانی سے کچھ نسبت نہین ہے جو شخص عام مسلمانون کی فائدہ رسانی کا کام کرے جیسے مدرسہ
بناوے سرائے بنوادے مسلمانون کے دین یا حکومت کی مدد کرے یا کام کرے جس سے مسلمان تباہی اور
ذلت سے بچین دین کی کتابین دین کی تعلیم پہیلاوے تجارت یا صنعت یا حرب کے آلات واسباب شایع کرے اسکا
درجہ اُس مسلمان سے کہین فائق ہے جو صرف اپنے نفس کو بچانے کے لیے عبادت مین مصروف ہے **ف**
حکم ہوگا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت مین سے اُن لوگون کو جن سے حساب کتاب نہ ہوگا باب ایمن
مین سے جنت مین داخل کر اور وہ اور لوگون کے شریک ہین باقی دروازون مین جنت کے (یعنی اُن مین بہی
جا سکتے ہین پر یہ دروازہ اُنکے لیے مخصوص ہے) قسم اُس کی جسکے ہاتہ مین محمد کی جان ہے جنت کے دروازے

کے دونوں بازوؤں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے مکہ اور ھجر (جو ایک شہر ہے بحرین میں) یا جیسے مکہ اور بصریٰ میں (بصریٰ
ایک شہر ہے دمشق سے تین منزل پر) **ف** یعنی شہر کے ایک مہینے کی راہ پر ہے تو جنت کا پھاٹک بقدر
بڑا ہے کہ چوکھٹ کا ایک کونا دوسرے کونے سے اتنا مسافت رکھتا ہے اللہ اکبر جل شانہ اس سے قیاس کر لینا چاہیے
کہ جنت اندر سے کتنی بڑی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ مِّنْ ثَرِيْدٍ وَّلَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ اَحَبَّ الشَّاةِ اِلَيْهِ فَنَهَسَ
نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ نَهَسَ نَهْسَةً اُخْرٰى فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فَلَمَّا رَاٰى اَصْحَابَهٗ لَا يَسْئَلُوْنَهٗ قَالَ اَلَا تَقُوْلُوْنَ كَيْفَهْ قَالُوْا كَيْفَهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ
وَزَادَ فِيْ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ وَذَكَرَ قَوْلَهٗ فِي الْكَوْكَبِ هٰذَا رَبِّيْ وَقَوْلَهٗ
لِاٰلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَوْلَهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ
مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ اِلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ
اَوْ هَجَرَ وَمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ رکھا ثرید کا (ثرید ایک کھانا ہے جو روٹی اور شوربا ملا کر
بناتے ہیں) اور گوشت آپ نے دست کا گوشت لیا اور وہ بہت پسند تھا آپ کو ساری بکری میں آپ نے
ایک بار منہ سے اسکو نوچا پھر فرمایا میں لوگوں کا سردار ہونگا قیامت کے دن پھر دوبارہ نوچا اور فرمایا میں لوگوں کا سردار ہونگا
نہیں پوچھتے تو خود ہی فرمایا تم یہ نہیں پوچھتے کیونکر انہوں نے کہا کیونکر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لوگ سب
کھڑے ہونگے خدا کے سامنے اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری حضرت ابراہیم کے قصے میں
اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا (ان جھوٹ باتوں کو جو دنیا میں کہیں تھیں) ستارہ کو کہا تھا یہ رب ہے
(اگرچہ حضرت ابراہیم کا یہ اعتقاد نہ تھا کیونکہ پیغمبروں سے شرک صادر نہیں ہوتی پر کافروں کے الزام دینے
کے لیے پہلے تارے کو خدا قرار دیا پھر چاند کو پھر سورج کو جب یہ ڈوب گئے تو کہا یہ خدا نہیں ہو سکتے خدا وہ
ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا) بتوں کو آپ نے توڑا تھا اور کہا تھا بڑے بت نے توڑا اور بیمار نہ تھے اور کہا تھا
میں بیمار ہوں قسم اسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنت کے دو پٹوں میں دروازوں کی چوکھٹ
تک اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھجر میں ہے یا یوں کہا جتنا ہجر اور مکہ میں ہے مجھے یاد نہیں کیونکر کہا یعنی
ہجر کو پہلے کہا یا مکے کو) **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ

نہس نہسۃ
نہس نہسۃ
کیفہ ہو
فقال
آدم علیہ السلام

يا ابانا استفتح لنا الجنة فيقول وهل اخرجكم من الجنة الا خطيئة ابيكم آدم لست بصاحب ذلك

اذهبوا الى ابنى ابراهيم خليل الله قال فيقول ابراهيم عليه السلام لست بصاحب ذلك انما

كنت خليلا من وراء وراء اعمدوا الى موسى الذى كلمه الله تكليما فياتون موسى عليه السلام

فيقول لست بصاحب ذلك اذهبوا الى عيسى كلمة الله وروحه فيقول عيسى عليه السلام لست

بصاحب ذلك فياتون محمدا صلى الله عليه وآله وسلم فيقوم ويؤذن له وترسل الامانة

والرحم فتقومان جنبتى الصراط يمينا وشمالا فيمر اولكم كالبرق قال قلت بابى انت و

امى اى شىء كمر البرق قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الم تروا الى البرق كيف يمر

ويرجع فى طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر الطير وشد الرجال تجرى بهم اعمالهم

ونبيكم قائم على الصراط يقول رب سلم سلم حتى تعجز اعمال العباد حتى يجىء الرجل

فلا يستطيع السير الا زحفا قال وفى حافتى الصراط كلاليب معلقة مامورة تاخذ من

امرت به فمخدوش ناج ومكدوس فى النار والذى نفس ابى هريرة بيده ان قعر جهنم مکردس

لسبعين خريفا **ترجمہ** ابوہریرہؓ اور حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا تو مسلمان کھڑے رہیں گے یہانتک کہ جنت انکے پاس آ جاوے گی پھر وہ

آدم علیہ السلام پاس آوینگے اور کہیں گے بابا ہمارے جنت کو کھلواؤ ہمارے لیے وہ کہیں گے جنت سے تمکو

کالا کسنے میری ہی گناہ نے نکالا اب مجھسے یہ کام نہیں ہو سکتا البتہ میرے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ

ابراہیم علیہ السلام کہیں گے مجھسے یہ کام نہیں ہو سکتا میں اللہ کا دوست تھا لیکن پرے پرے یعنے مجھکو اللہ

جل جلالہ سے اتنی نزدیکی نہیں ہوئی کہ کوئی آڑ نہ رہے بلکہ دو حجاب تھے نہ جیسے اُس سے بات کی بلا واسطہ اوسکو

دیکھا، تم جاؤ موسیٰ کے پاس جنسے اللہ تعالیٰ نے بات کی وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے وہ کہیں گے

میں اس لائق نہیں تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ ہیں اور اسکی روح ہیں عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میرا یہ کام

نہیں پھر وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آوینگے آپ کھڑے ہونگے اور آپکو اجازت ملے گی جنت کھولنے

کی اور امانت اور ناطے کو بھیجا جاویگا وہ پلصراط کے داہنے اور بائیں کھڑے ہو جاوینگے **ف** کیونکہ یہ

دونوں بڑے کام ہیں جنکا خیال مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیے امانت یعنی خلوص اور سچائی صداقت اور راستبازی

بات چیت اور ہر کام کاج میں اور ناتا یعنے رشتہ داروں سے جو محتاج ہوں سلوک کرنا انکی خبر لینا **ف** تم

میں سے پہلا شخص پلصراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی انہوں نے کہا آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں بجلی کی

طرح کونسی چیز گذرتی ہے آپنے فرمایا تمنے بجلی کو نہیں دیکھا وہ کیسی گذر جاتی ہے اور پھر لوٹ آتی ہے پلک مارنے

مین پہر جیسے ہوا جاتی ہے پہر جیسے پرندہ اُڑتا ہے پہر جیسے آدمی دوڑتا ہے اپنے اپنے اعمال کے موافق اور ہمارے
پیغمبر پل پر کہڑے ہونگے وہ کہین گے یا اللہ بچا یا اللہ بچا یہانتک کہ اعمال کا زور گہٹ جاویگا (یعنے عمدہ عمل
والے نکلجاوینگے اور وہ لوگ رہجاوین گے جنکے نیک عمل کم ہین انکو پار ہونا دشوار ہوگا) اور ایک شخص آویگا وہ
چلنہ سکیگا مگر گہسٹتا ہوا اور اُس پل کے دونون طرف آنکڑے ہونگے لٹکتے ہوئے جسکو حکم ہوگا اُسکو پکڑ لین گے
پہر بعضا آدمی چہل چہلاکر نجات پاجاویگا اور بعضا آدمی اُلٹ پلٹ کر جہنم مین گرے گا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتہہ
مین ابوہریرہؓ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے **ف** یعنے اگر کوئی چیز اُسمین گرے تو ستر برس
تک تہ کو نپہنچے معاذ اللہ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ
النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَاَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین سب سے پہلے جنت مین شفاعت کرونگا اور سب پیغمبرون سے زیادہ میرے لوگ
ہونگے قیامت کے دن **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ
الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب پیغمبرون سے زیادہ میری تابع ہونگے قیامت کے روز اور مین سب سے پہلے
جنت کا دروازہ کہڑ کہڑاونگا (یعنے کہلواونگا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا
مَا يُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا مین سب سے پہلے جنت مین شفاعت کرونگا اور کسی پیغمبر کو اتنے لوگون نے نہین مانا جتنے لوگون نے
مجہکو مانا اور بعضا پیغمبر تو ایسا ہے کہ اُسکا ماننے والا ایک ہی شخص ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ
فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آونگا اور دروازہ کہلواونگا چوکیدار پوچہیگا
تم کون ہو مین کہونگا محمد وہ کہے گا آپ ہی کے واسطے مجہے حکم ہوا تہا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ
نہ کہولنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ
يَدْعُوْ بِهَا فَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت (نسخہ: يَدْعُوْهَا)
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے (جسکو خداوند تعالی ضرور قبول کرتا ہے
اور باقی دعائین قبول بہی ہوتی ہین اور نہین بہی ہوتین) تو مین چاہتا ہون اپنی دعا کو چہپا رکہون قیامت

کے دن تک اپنی امت کی شفاعت کے لیے **ف** یعنی دنیا مین اُس دعا کو نہ مانگون بلکہ آخرت کے لیے اُٹھا رکھون اور اپنی امت کی نجات کے لیے صرف کرون سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے کیسی محبت تھی اور اُلفت کہ باپ کو بیٹے سے ویسی اُلفت نہین ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی امت کی اُسوقت مدد کرینگے جب باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے خاوند جورو سے جورو خاوند سے ہر ایک عزیز اپنے سے بیزار ہوگا اور سب کو اپنی اپنی جان بچانے کی فکر ہوگی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً وَّاَرَدْتُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے تو میرا ارادہ ہے اگر خدا چاہے تو اپنی دعا کو اُٹھا رکھون اور قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرون **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لِکَعْبِ الْاَحْبَارِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ یَدْعُوْبِھَا فَاَنَا اُرِیْدُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ کَعْبٌ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَاَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ نَعَمْ **ترجمہ** ابوہریرۃ نے کعب احبار سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جسکو وہ مانگتا ہے میرا ارادہ ہے بشرطیکہ خدا چاہے مین اُس دعا کو چھپا رکھون اپنی امت کے لیے قیامت کے دن کعب نے ابوہریرۃ سے کہا تمنے یہ سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوہریرۃ نے کہا ہان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّی اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر ایک نبی نے جلدی کرکے وہ دعا مانگ لی (دنیا ہی مین) اور مین اپنی دعا کو چھپا رکھتا ہون قیامت کے دن کو واسطے اپنی امت کی شفاعت کے لیو اور خدا چاہے تو میری شفاعت ہر ایک امتی کے لیے ہوگی بشرطیکہ وہ شرک پر نہ مرا ہو **ف** یعنے خاتمہ کے وقت وہ مشرک نہ مرا ہو اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو نووی نے کہا اس حدیث سے اہل حق کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مر جاوے شرک سے پاک ہو کر وہ ہمیشہ کے لیے جہنم مین نہین رہے گا اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہوا اور اسکے دلائل اوپر بیان ہو چکے سراج الوہاج مین ہے کہ شرک عام ہے خواہ دوسرا کوئی خدا ثابت کرے یا اسکی کسی صفت کو اسکی کسی مخلوق کے لیے خواہ وہ کوئی ہو ثابت کرے اور شرک ایک جلی ہے اور ایک خفی اور اُس سے بچنا نہایت دشوار ہے اسواسطے اللہ تعالی نے فرمایا اکثر

یدعوبھا

اانت فقال

لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں لیکن وہ مشرک ہیں اور یہ آیت صادق ہے اُن مقلدوں پر جنہوں نے اپنے عالموں
اور مجتہدوں کو خدا بنا رکھا ہے اور اُن لوگوں پر جو قبروں پر وہ کام کرتے ہیں جو خاص ہیں اللہ سے اور کاٹتے
ہیں جانوروں کو سوا اللہ کے اوروں کے نام پر وہ سب مشرک ہیں اور باوجود اسکے امید رکھتے ہیں نبی کی شفاعت کی
حالانکہ شفاعت اُسی کے لیے ہے جو اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرے نہ کھلا نہ چھپا اور جو شرک کرے اُسکی
شفاعت نہ ہوگی بلکہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا خواہ کوئی ہو کہیں ہو انتھے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ یَّدْعُوْ بِهَا فَیُسْتَجَابُ لَهٗ فَیُؤْتَاهَا
وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک دعا ہوتی ہے قبول ہونے والی ہے جسکو وہ مانگتا ہے اور قبول ہوتی
ہے اور دیجاتی ہے اور میں نے اپنی دعا اُٹھا رکھی ہے اپنی امت کے شفاعت کے لیے قیامت کے دن **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا
فِیْ اُمَّتِهٖ فَاسْتُجِیْبَ لَهٗ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَدَّخِرَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ
أن أدخره
الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک
دعا ہوتی ہے اُسکی امت کے حق میں اور وہ قبول ہوتی ہے لیکن میرا قصد یہ ہے اگر خدا چاہے تو میں اپنی دعا
کو اُٹھا رکھوں اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِاُمَّتِهٖ وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً
لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہر پیغمبر کی ایک دعا ہے جو اُسنے مانگی اپنی امت کے لیے اور میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت
کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِیْ اُمَّتِهٖ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک دعا ہے جسکو
اُسنے مانگا اپنی امت کے حق میں اور میں نے اپنی دعا کو اُٹھا رکھا ہے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت
کے لیے **بَابُ** دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ وَبُکَائِهٖ شَفَقَةً عَلَیْهِمْ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا کرنا اپنی امت کے لیے اور رونا اُنکے حال پر شفقت سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاهِیْمَ
عليهم السلام
رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

الآیۃ وَقَالَ عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَاجِبْرِیْلُ اذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَ
رَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ فسأله
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَاجِبْرِیْلُ اذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا
سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی جسمین حضرت ابرہیمؑ کا قول ہے اے رب انہون نے بہکا دیئے بتون نے بہت لوگون
کو سو جو کوئی میری راہ پر چلا وہ تو میرا ہوا اور جس نے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے اور یہ آیت جسمین حضرت
عیسی علیہ السلام کا قول ہے اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو انکو بخشدیوے تو تو مالک ہے
حکمت والا پہر اپنے دونو ہاتہہ اُٹھائے اور کہا اے پروردگار میری امت میری امت اور رونے لگے اللہ تعالے نے فرمایا
اے جبریل تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مین خوب جانتا ہون لیکن تم جاکر اُنسے پوچھو وہ کیون
روتے ہین جبریل آپ کے پاس آئے اور پوچھا آپ کیون روتے ہین آپ نے سب حال بیان کیا جبریل نے اللہ تعالے
سے جا کر عرض کیا حالانکہ وہ خوب جانتا تہا اللہ تعالے نے فرمایا اے جبریل محمد کے پاس جا اور کہہ ہم
تمکو خوش کردینگے تمہاری امت مین اور ناراض نہین کرینگے **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین کئی
فائدے ہین ایک تو یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت پر بہت شفقت اور مہربانی تہی دوسری
یہ کہ دعا مین ہاتہہ اُٹھانا مستحب ہے تیسری بشارت عظیم ہے اس امت کے لیے اور وہ اور زیادہ ہوگئی خداوند کریم
کے وعدے سے جو اُسنے کیا کہ ہم تمکو راضی کرینگے تمہاری امت مین اور ناراض نہین کرینگے اور یہ حدیث
بڑی امید ہے امت کے لوگون کے لیے چوتہی بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال بزرگی اور
علو درجہ کا اور اللہ تعالی کی جو عنایت آپ پر تہی اسکا اور جبرئیلؑ کے بہیجنے مین یہی حکمت تہی کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی کہل جاوے اور معلوم ہوجاوے کہ آپکا درجہ بہت عالی ہے اور خدا تعالی آپکی رضامندی
چاہتا ہے اور یہ حدیث مطابق ہے اس آیت کے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنی اللہ تعالی تمکو دیگا پہر تم راضی ہوجاؤگے
اور یہ جو فرمایا ہم تمکو ناراض نہین کرینگے اس سے بڑی امید نکلتی ہے اسلیے کہ رضامندی جب ہی ہوجاتی کہ اللہ
تعالی بعضون کو معاف کرتا اور بعضون کو جہنم مین بہیجتا تا مگر آپکو رنج رہتا اُن لوگون کا جو جہنم مین جاتے تو فرمایا مین
تمکو رنج نہین دونگا بلکہ سب لوگون کو تمہاری امت کی نجات دونگا **باب** بَیَانِ اَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَی الْکُفْرِ
فَھُوَ فِی النَّارِ وَلَا تَنَالُہٗ شَفَاعَۃٌ وَلَا تَنْفَعُہٗ قَرَابَۃُ الْمُقَرَّبِیْنَ جو شخص کفر پر مرے وہ جہنم مین جاویگا اور اسکی
شفاعت نہ ہوگی اور بزرگون کی عزیزداری کچھہ کام نہ آویگی **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ

أَبِي قَالَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا دوزخ میں جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اسکو بلایا اور فرمایا میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں **ف** اسلیے کہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ جہنم میں جاویگا اوسکو کسی کا ناتا رشتہ کام نہ آوے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جو نبوت سے پہلے مرے ہیں اور وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ جہنمی ہیں اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دعوت کے پہلے یہ مواخذہ ہے کیونکہ انکو اور پیغمبروں کی دعوت پہونچ چکی تھی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور یہ جو آپ نے اس شخص کو بلا کر کہا۔ میرا باپ بھی جہنم میں ہے اس سے یہ غرض تھی کہ اس شخص کا رنج گھٹ جاوے اور یہ معلوم کر لے کہ خدا کے یہاں سب برابر ہیں جو قاعدہ اوس نے ٹھیرا دیا اسکا خلاف نہیں ہو سکتا کافر کا ٹھکانا جہنم ہے خواہ وہ نبی کا باپ ہو یا بیٹا۔ جلال الدین سیوطی رحہ نے کئی حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو آپ کے والدین کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ جلائے گئے اور اسلام لائے پر اکثر علما اور محدثین نے اسکا انکار کیا ہے اور ان حدیثوں کو موضوع بتلایا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے کنبے والوں کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھا ہوئے آپ نے عام سب کو ڈرایا پھر خاص کیا اور فرمایا اے کعب بن لوی کے بیٹو چھوڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اے مرہ بن کعب کے بیٹو چھوڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اے عبد شمس کے بیٹو چھوڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اے عبد مناف کے بیٹو چھوڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اے ہاشم کے بیٹو چھوڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اے عبد المطلب کے بیٹو چھوڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اے فاطمہ چھوڑا اپنے تئیں جہنم سے اسلیے کہ میں خدا کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنے اگر وہ تمکو عذاب کرنا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم مجھ سے ناتا رکھتے ہو اسکو میں جوڑتا رہونگا (یعنے دنیا میں تمہارے ساتھہ احسان کرتا رہونگا۔) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے کنبے والوں کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا پہاڑ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا ای فاطمہ محمد کی بیٹی اور اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اور اے عبد المطلب کے بیٹو میں خدا کے سامنے تمکو بچا نہیں سکتا ... ... البتہ میرے مال میں سے تم جو جی چاہے مانگ لو عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے نزدیک کے ناتے والوں کو تو آپ نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم اپنی جانوں کو اللہ سے مول لو (نیک اعمال کے بدلے) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اے عبد المطلب کے بیٹو میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اللہ کے سامنے ای عباس عبد المطلب کے بیٹے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اللہ کے سامنے ای صفیہ پھوپھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا اللہ کے سامنے اے فاطمہ محمد کی بیٹی تو میری مال میں سے جو چاہے مانگ لے پر خدا کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا ترجمہ ابو ہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَیْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ انْطَلَقَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادٰی یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافَاهْ اِنِّیْ نَذِیْرٌ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَاُ اَهْلَهٗ فَخَشِیَ اَنْ یَسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ یَهْتِفُ یَا صَبَاحَاهْ ترجمہ قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت ہے دونوں نے کہا جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے نزدیک کے ناتے والوں کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ کے ایک پتھر پر گئے اور سب سے اونچے پتھر پر کھڑے ہوئے پھر آواز دی ای عبد مناف کی بیٹو میں ڈرانیوالا ہوں میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے دشمن کو دیکھا پھر وہ چلا اونکے بچانے کو اور ڈرا کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہونچ جاوے تو لگا پکارنے یا صباحاہ **ف** یا صباحاہ ایک کلمہ ہے جسکو عرب لوگ کسی بڑے واقعہ پر کہتے ہیں اور اکثر عرب میں لوٹ مار صبح کے وقت ہوا کرتی ہے تو اس کلمہ کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ لوگ خبردار ہو جاویں اور اپنا بچاؤ کریں عَنْ زُهَیْرِ بْنِ عَمْرٍو وَقَبِیْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے

(حاشیہ: نسخہ منافاہ — نسخہ)

عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين ورهطك منهم المخلصين خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى صعد الصفا فهتف يا صباحاه فقالوا من هذا الذي يهتف قالوا محمد فاجتمعوا اليه فقال يا بني فلان يا بني فلان يا بني فلان يا بني عبد مناف يا بني عبد المطلب فاجتمعوا اليه فقال ارايتكم لو اخبرتكم ان خيلا تخرج بسفح هذا الجبل اكنتم مصدقي قالوا ما جربنا عليك كذبا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد قال فقال ابو لهب تبا لك اما جمعتنا الا لهذا ثم قام فنزلت هذه السورة تبت يدا ابي لهب وقد تب كذا قرأ الاعمش الى اخر السورة

قال صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے جب آیت اتری ڈرا تو اپنے نزدیک رشتہ والوں کو اور اپنی قوم کے مخلص (سچے) لوگوں کو **ف** نووی نے کہا اب قرآن میں صرف اسیقدر ہے وانذر عشيرتك الاقربين یعنے ڈرا اپنے نزدیک کے رشتہ داروں کو اور یہ عبارت نہیں ہے ورهطك منهم المخلصين شاید اسکی تلاوت منسوخ ہو گئی **ت** تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے یہاں تک کہ صفا پہاڑ پر چڑہ گئے اور پکارا یا صباحاہ لوگوں نے کہا یہ کون پکارتا ہے اُنہوں نے کہا محمد ہیں پہر سب لوگ آپ پاس اکٹہے ہوئے آپنے فرمایا اے فلانے کے بیٹو اے فلانے کے بیٹو اے فلانے کے بیٹو اے عبد مناف کے بیٹو اے عبد المطلب کے بیٹو وہ سب اکٹہے ہوئے آپنے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو اگر میں تمسے کہوں کہ ہر پہاڑ کے نیچے سوار ہیں تو تم میری بات مانو گے اُنہوں نے کہا ہمنے تو تمہاری کبہی کوئی بات جہوٹ نہیں پائی آپنے فرمایا تو پہر میں تمکو ڈراتا ہوں سخت عذاب سے ابولہب نے کہا خرابی ہو تمہاری تم نے ہم سبکو اسی لیے جمع کیا پہر آپ کہڑے ہوئے اُسوقت یہ سورت اُتری تبت يدا ابي لهب وقد تب یعنی ہلاک ہوں دونوں ہاتہ ابولہب کے اور ہلاک ہوا وہ اعمش نے اس سورت کو یوں ہی پڑہا اخیر تک (یعنی قد کا حرف زیادہ کیا اور مشہور قرأت تب بغیر قد کے

عن الاعمش بهذا الاسناد صعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم الصفا فقال يا صباحاه بنحو حديث ابي اسامة ولم يذكر نزول الاية وانذر عشيرتك الاقربين۔ **ترجمہ** اعمش سے اسی سند سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑہے ایک دن اور فرمایا یا صباحاہ اسیطرح جیسے ابو اسامہؓ کی روایت اوپر گذری اور ذکر نہیں کیا آیت وانذر عشيرتك الاقربين اترنے کا

باب شفاعة النبي صلى الله عليه وآله وسلم لابي طالب والتخفيف عنه بسببه رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش ابوطالب کے لیے اور اُنکا عذاب ہلکا ہونا اُس سفارش کی وجہ سے

عن العباس بن عبد المطلب انه قال يا رسول الله هل نفعت ابا طالب بشيء فانه كان يحوطك ويغضب لك قال صلى الله عليه وآله وسلم نعم هو في ضحضاح

مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ترجمہ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپنے ابوطالب
کو بھی کچھ فائدہ پہونچایا وہ تو آپ کی حفاظت کرتے تہے اور آپکے واسطے غصے ہوتے تہے (یعنے جو کوئی آپکو ستاتا تو ہیر
غصے ہوتے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہان وہ جہنم کے اوپر کے درجے مین ہین اور اگر مین
نہ ہوتا (یعنے مین اُنکیلیے دعا نہ کرتا) تو وہ جہنم کے نیچے کے درجے مین ہہوتے (جہان عذاب بہت سخت ہے)
اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آپکی دعاسے کافرون کو بہی فائدہ پہونچا گو وہ اسی قدر ہو کہ انکا عذاب ہلکا ہوا
ایک شخص نے خواب مین ابولہب کو دیکہا اُس نے کہا کہ مین سخت عذاب مین گرفتار ہون پر پیر کے دن کچھ
عذاب ہلکا ہوجاتا ہے اسوجہ سے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدایش کی خوشی مین اُس دن ثوبیہ کو
آزاد کیا تہا سبحان اللہ ہمارے پیغمبر کی خاطر کس قدر اللہ تعالی کو منظور ہے کہ آپکی وجہ سے کافرون کا عذاب بھی
ہلکا ہوجاتا ہے ابوطالب حضرت علیؓ کے باپ اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی چچا تہے اور انکا
احسان آپ پر بہت تہا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَنْصُرُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعَهٗ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهٗ
فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهٗ اِلٰى ضَحْضَاحٍ ترجمہ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے مین نے سنا عباسؓ سے
وہ کہتے تہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطالب آپکا بچاؤ کرتے تہے اور آپکی مدد کرتے
تہے اور آپکے لیے لوگون پر غصہ کرتے تہے تو انکو کچہ فائدہ ہوا ان باتون سے آپنے فرمایا ہان مین نے
انکو سخت انگارمین پایا تو مین نکال لایا انکو ہلکی آگ مین عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر
گذری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ
اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ
يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ ترجمہ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آپکے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا آپنے فرمایا شاید انکو فائدہ ہو میری شفاعت سے قیامت کے دن اور وہ ہلکی آگ
مین رکہے جاوین جو انکے ٹخنون تک ہو لیکن بہیجا پکتا رہے اُس سے (معاذ اللہ جہنم کی آگ کیسی سخت
ہو گی) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ
النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ ترجمہ ابوسعید خدریؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا عذاب اُسکو ہوگا جسکو دو جوتیان
آگ کی پہنائی جاوین گی پہر اُسکا بہیجا گرمی کے مارے پکے گا۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب جہنم کا ابوطالب کو ہوگا وہ دو جوتیاں پہنے ہونگے ایسی جنسے انکا بہیجا پکے گا **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوْضَعُ فِىْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ ترجمہ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے وہ خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے ہین سب سے کم درجے کا عذاب قیامت کے دن اسکو ہوگا جسکے بیچ تلوون مین دو انگارے رکھدیے جاوینگے اور بہیجا پکنے لگے گا انکی وجہ سے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِى الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا ترجمہ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب اسکو ہوگا جو دو جوتیاں اور دو تسمے انگار کے پہنے ہوگا اسکا بہیجا اسطرح پکتا ہوگا جیسے ہانڈی پکتی ہے وہ سمجھے گا اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہین حالانکہ اسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا

باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهٗ عَمَلٌ جو شخص کفر کی حالت مین مرے اسکو کوئی عمل کام نہین آوے گا

عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ قَالَ لَا يَنْفَعُهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِىْ خَطِيْئَتِىْ يَوْمَ الدِّيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ جدعان کا بیٹا جاہلیت کے زمانے مین ناتے کو جوڑتا تہا یعنے ناتے والون سے سلوک کرتا تہا اور مسکینون کو کہانا کہلاتا تہا کیا یہ کام اسکو فائدہ دینگے (قیامت کے دن) آپ نے فرمایا کچہہ فائدہ نہ دینگے اسنے کبہی یون نہ کہا اے مالک میرے بخشدے میرے گناہ قیامت کے دن **ف** یعنی اسکو قیامت کا یقین نہ تہا اور جو شخص قیامت پر ایمان نہ لاوے وہ کافر ہے اسکو کوئی عمل فائدہ نہ دیگا قاضی عیاض نے کہا اس بات پر اجماع ہے کہ کافرون کو انکے نیک اعمال فائدہ نہ دینگے اور انکو کسی قسم کا اجر نہین ملیگا نہ آرام ہوگا نہ عذاب ہلکا ہوگا البتہ یہ ہوگا کہ بعضے کافرون پر دوسرے کافرون کی نسبت انکے اعمال کے موافق عذاب سخت یا ہلکا ہوگا تمام ہوا کلام قاضی کا امام حافظ فقیہ ابو بکر بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین بعض اہل علم سے ایسا ہی نقل کیا ہے بیہقی نے کہا یہ بات ممکن ہے کہ ابن جدعان کی حدیث اور جو اس قسم کی آیتین اور حدیثین ہین اُس کافر کی نیکیون مین جو کفر پر مرے مراد ان سے یہ ہو کہ اس کافر کو عذاب سے کبہی رہائی نہ ہوگی لیکن اسکا عذاب ان نیکیون کی وجہ سے ہلکا ہو سکتا ہے اگر وہ یہ نیکیان نہ کرتا تو اسکا عذاب اسکی خطاؤن پر سخت ہوتا علما نے کہا ہے کہ جدعان کا بیٹا لوگون کو کہانا بہت کہلاتا تہا اور اُسنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہمانون کے لیے ایک بالاخانہ بنایا تہا جسپر سیڑہی سے چڑہتے تہے اور وہ بنی تیم بن مرہ کی قوم مین سے تہا جو حضرت
عائشہ رض کے عزیز تہے اور قریش کے رئیسون مین سے تہا اُسکا نام عبداللہ تہا اور جدعان بضم جیم اُسکے باپ کا نام
تہا (نووی) **بَابُ** مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ باب بیان مین مومنین کے
ساتہہ دوستی رکہنے کے اور جو مومن نہون اُنسے دوستی قطع کرنا اور اُن سے جدا رہنا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ يَعْنِيْ فُلَانًا لَيْسُوْا فلان
لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ پکار کر فرماتے تہے چپکے سے نہین فلان کی اولاد میری عزیز نہین بلکہ میرا مالک اللہ ہے
اور میرے عزیز وہ مومن ہین جو نیک ہین **ف** راوی نے اس شخص کا نام نہین لیا خوف کی وجہ سے اپنے تئین یا
دوسرے کو ضرر سے بچانے کے لیے اور مقصود باب کا اس عبارت سے حاصل ہوتا ہے کہ میرے عزیز اور رشتہ دار
وہی مومن ہین جو نیک ہون اگرچہ اُنکا رشتہ دور کا ہو اور جو شخص نیک نہو وہ میرا عزیز نہین اگرچہ کتنا ہی نزدیک
کا رشتہ رکہتا ہو قاضی عیاض نے لکہا ہے بعضون نے کہا مراد فلان سے حکم بن ابی العاص ہے اور یہ آپ نے
کہلم کہلا فرمایا چپکے سے نہین اس سے معلوم ہوا کہ مخالفین اور اعدائے دین سے کہلے طور سے بیزار رہنا چاہیے
اور نیک لوگون سے محبت کرنا چاہیے اگر فساد کا ڈر نہو (نووی) **بَابُ** الدَّلِيْلِ عَلٰى دُخُوْلِ طَوَائِفَ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ مسلمانون کا ایک گروہ جنت مین بغیر حساب و عذاب کے جاویگا **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ
الله تعالى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت مین سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت مین جاوین گے
ایک شخص بولا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے مجہکو اُن لوگون مین کرے آپنے دعا کی یا اللہ اسکو اُن لوگون مین سے
کردے پہر دوسرا اُٹھا اور بولا یا رسول اللہ دعا کیجیے خدا مجہکو اُن لوگون مین سے کرے آپنے فرمایا عکاشہ تجہ سے
پہلے یہ کام کر چکا **ف** یعنی اُسنے دعا کی درخواست کی سب سے پہلے اور مین نے کردی اب ہر شخص کو یہ مرتبہ حاصل
نہین ہو سکتا قاضی عیاض نے کہا بعضون نے کہا کہ دوسرا شخص اس مرتبے کے لائق نہ تہا اور عکاشہ اسکے لائق تہا اور بعضون نے کہا وہ
منافق تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو گول گول جواب دیدیا اور یہ اخلاق کے خلاف تہا کہ آپ صاف فرماتے
تو اُن مین سے نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ آپکو وحی سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ میری دعا عکاشہ کے باب مین قبول
ہوگی اور دوسرے شخص کے باب مین مقبول ہونیوالی نہین اسلیے آپنے دوسرے کے لیے دعا نہین کی اور خطیب

بغدادی نے کہا کہ یہ دوسرا شخص سعد بن عبادہ تہا انصار کا رئیس، اگر یہ بات سچ ہو تو انکا منافق قرار دینا غلط ہوگا لیکن صحیح یہی قول ظاہر ہے اور اسیکو علماء نے اختیار کیا ہے۔ اس حدیث مین امت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی فضیلت ہے اور اللہ جل جلالہ کے بڑے احسان کا بیان ہے ہمارے پیغمبر پر صحیح مسلم کی ایک روایت مین یون ہے کہ اُن ستر ہزار آدمیون مین سے ہر ایک آدمی کے ساتہہ ستر ہزار آدمی اور ہونگے اس صورت مین کل آدمیون کی تعداد جو بیحساب جنت مین جاوینگے چار ارب اور نوے کروڑ ستر ہزار ہوئے اللہ تعالی اپنے فضل سے ہمکو بہی ان لوگون مین کرے (نووی مع زیادہ) عن ابي هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمثل حديث الربيع ترجمہ دوسری روایت بہی ابوہریرہؓ کی ایسی ہے جیسے اوپر گذری عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون الفا تضيء وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر قال ابو هريرة فقام عكاشة بن محصن الاسدي يرفع نمرة عليه فقال يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اللهم اجعله منهم ثم قام رجل من الانصار فقال يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سبقك بها عكاشة ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تہے میری امت مین .... سے ایک جماعت جنت مین جاویگی جنکے منہ چودہوین رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے ابوہریرہؓ نے کہا یہ سنکر عکاشہ بن محصن اسدی کہڑا ہوا اپنا کمل اٹہاتا ہوا اور کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے مجکو اللہ ان لوگون مین سے کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اسکو ان لوگون مین سے کر دے پہر ایک شخص اور انصار مین سے کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجہکو ان لوگون مین سے کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بات تجہسے پہلے عکاشہ کر چکا عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال يدخل الجنة من امتي سبعون الفا زمرة واحدة منهم على صورة القمر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت مین سے ستر ہزار آدمی جنت مین جاوینگے ان مین سے بعضون کی صورت چاند کی طرح چمکتی ہوگی عن عمران قال قال نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب قالوا ومن هم يا رسول الله قال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة فقال ادع الله يا نبي الله ان يجعلني منهم قال انت منهم فقام رجل فقال يا نبي الله ادع الله ان يجعلني منهم قال سبقك بها عكاشة ترجمہ عمرانؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت مین سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت مین جاوین گے لوگون نے پوچھا وہ کون
لوگ ہون گے یارسول اللہ آپنے فرمایا وہ لوگ جو داغ نہین دیتے اور منتر نہین کرتے **ف** یعنی بیماری مین دوا
علاج اور جہاڑ پہونک نہین کرتے اس خیال سے کہ صحت اور تندرستی خدا کے اختیار مین ہے دوا اور علاج بغیر اُسکی
مرضی کے کچھہ فائدہ نہین دیتا پس سارا بہروسا اُنکا خدا پر ہوتا ہے۔ نووی نے کہا علما نے اس حدیث کے مطلب
مین اختلاف کیا امام ابو عبداللہ مازری نے کہا بعضے لوگون نے اسحدیث سے استدلال کیا ہے دوا اور علاج
کی مخالفت پر حالانکہ اکثر علما اسکے خلاف مین ہین اور دلیل اُنکی وہ حدیثین ہین جنمین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دواؤن اور غذاؤن کے فائدے بیان کیے ہین جیسے کلونجی اور قسط اور ایلوے وغیرہ کے
اور خود آپنے بیماری مین دوا کی ہے اور حضرت عائشہؓ نے آپکی دوا کو نقل کیا ہے اور آپنے منتر بتلایا ہے
اور اُس سے شفا ہوئی ہے اور ایک حدیث صحیح کہ بعضے صحابہ نے سورۂ فاتحہ کا منتر کیا تھا اور اُسپر اجر لیا تھا جب
یہ سب حدیثین ثابت ہین تو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دواؤن کو بالطبع مفید جانتے ہین اور خدا کے اختیار
اور مرضی کے قائل نہین ہین وہ جنت مین نہ جاوینگے قاضی عیاض نے کہا اس تاویل کی طرف بہت لوگ گئے ہین
حالانکہ یہ تاویل ٹہیک نہین کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگون کی فضیلت بیان کی کہ وہ جنت
مین بغیر حساب اور کتاب کے جاوین گے اور اُنکے منہ چاند کی طرح چمکتے ہونگے پھر اگر یہ تاویل کیجاوے جو اُن لوگون
نے کی ہے تو یہ فضیلت اُنکے ساتھ خاص ہوگی اسوجہ سے کہ تمام مسلمانون کا عقیدہ یہی ہے اور جو اسکے خلاف
اعتقاد رکھے (یعنے دوا کو بالطبع اور بالذات موثر سمجھے) وہ تو کافر ہے دوسرے علمار نے بہی اسحدیث کا مطلب
بیان کیا ہے ابو سلیمان خطابی نے کہا مراد دوا کی ترک سے یہ ہے کہ وہ بہروسا اللہ ہی پر رکھتے ہین اور اُس
کی قضا اور امتحان پر راضی ہین اُنہون نے کہا یہ درجہ بہت بلند ہے اور اسطرف ایک جماعت گئی ہے قاضی
نے کہا ظاہر حدیث بہی یہی ہے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ داغ دینے مین اور منتر کرنے مین اور اور قسم کے علاج
کرنے مین کوئی فرق نہین اور داؤدی نے کہا حدیث سے مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ تندرستی کی حالت مین یہ کام
نہین کرتے اسلیے کہ مکروہ ہے حالت صحت مین تعویذ اور منتر لیکن ... بیماری کی حالت مین تو درست
ہے اور بعضون نے کہا کہ حدیث سے یہی دو قسم کے علاج مقصود ہین یعنے منتر کرنا اور داغ دینا اور باقی معالجہ
توکل کے خلاف نہین ہے اسلیے کہ علاج خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اور سلف کے
علمار اور فضلار نے کیا ہے اور جس سبب پر یقین ہو جیسے کہانا اور پینا سیری کے لیے وہ توکل کو نہین
بگاڑتا اسی لیے اُنہون نے علاج کرنا نہین چھوڑا نہ روٹی کمانے کو اپنے لیے اور بال بچون کے لیے توکل کے
خلاف خیال کیا مگر یہ سبب جب ہو کہ اُسکا بہروسا خدا پر ہونا نہ دوا اور علاج اور کمائی پر اور داغ دینے مین اور

دونون قسم کے علاج مین فرق بیان کرنا بہت طول چاہتا ہے اور حضرت عمرؓ نے دونون کو جائز رکہا ہے اور دونون کی تعریف
کی ہے لیکن ایک نکتہ مین بیان کرتا ہون جو کافی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بہی دوا کی
اور دوسرون کی بہی دوا کی اور داغ آپنے نہین دیا البتہ دوسرے کو دیا ہے اور حدیث صحیح مین ممانعت آئی ہو داغ
دینے سے اور آپنے فرمایا کہ مجہے داغ دینا اچہا نہین لگتا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور ظاہر وہی معنی ہو جو خطابی
نے اختیار کیا اور حاصل یہ ہے کہ ان لوگون کا اعتقاد خدا پر قوی ہوگا اور وہ ہر کام کو خدا کے سپرد کرتے ہونگے تو جو آفت
اونپر آوے اسکے دفع کے لیے دنیاوی اسباب کی طرف انہون نے توجہ نہین کی اور بیشک یہ درجہ بہت افضل ہے لیکن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو علاج کیا ہے وہ اسواسطے کہ علاج کا جائز ہونا لوگون کو معلوم ہوجاوے انتہی قال
النووی **ت** اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین **ف** نووی نے کہا سلف اور خلف نے توکل کی حقیقت
مین اختلاف کیا ہے امام ابو جعفر طبری نے ایک جماعت سلف سے نقل کیا ہے کہ توکل یہ ہے کہ سوا خدا کے اور کسی کا
ڈر نہ رہے نہ درندے نہ دشمن کا اور روٹی کمانے مین کوشش چہوڑ دے اس خیال سے کہ اللہ تعالی ضامن ہے
رزق کا اور دلیل ان لوگون کی حدیثین ہین اور ایک جماعت نے کہا کہ توکل یہ ہے کہ انسان خدا تعالی پر بہروسا رکہے
اور اس امر کا یقین کرے کہ اسکا حکم جاری ہے لیکن کوشش کرے روٹی کمانے مین اور دشمن سے بچنے مین
جیسے پیغمبرون نے کیا ہے قاضی عیاض نے کہا طبری اور اکثر فقہا نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور بعضے صوفیون
نے پہلے قول کو اختیار کیا ہے لیکن محققین صوفیہ اکثر فقہا کے موافق ہین پر وہ یہ کہتے ہین کہ توکل صحیح نہین
ہوتا جب تک دنیا کے اسباب کا خیال رہے یا ان اسباب پر دل کو اطمینان ہو البتہ اسباب کا کرنا اللہ تعالے
کا بتلایا ہوا طریقہ ہے اور اسمین اسکی حکمتین ہین مگر یہ ضرور ہے کہ بہروسا اللہ ہی پر ہو اور اس امر کا یقین ہو کہ دنیا کے
اسباب سے نہ نفع ہوتا ہے نہ ضرر رکہتا ہے بلکہ نفع اور نقصان اللہ ہی کی طرف سے ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض
کا استاذ ابو القاسم قشیری نے کہا کہ توکل کی جگہ دل ہے اور ظاہر کی حرکت دل کے توکل کے خلاف نہین بشرطیکہ
بندہ کو یقین ہو کہ آسانی اور سختی سب خدا کی تقدیر سے ہے سہل بن عبد اللہ تستری نے کہا توکل یہ ہے کہ اللہ
کی مشیت پر راضی ہوجاوے اور جو اسکا ارادہ ہو اوسپر چہوڑ دے ابو عثمان حیری نے کہا توکل یہ ہو کہ اللہ تعالے
کو کافی سمجہے اور اسپر بہروسا رکہے بعضون نے کہا توکل یہ ہے کہ کم اور بیش سبکو برابر سمجہے واللہ اعلم **ت**
اسوقت عکاشہ کہڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایے خدا مجکو ان لوگون مین سے کرے آپنے فرمایا تو
ان مین سے ہے پہر ایک اور شخص کہڑا ہوا اور کہنے لگا اللہ کے نبی دعا کرو خدا مجہکو ان لوگون مین سے کرے
آپنے فرمایا تجہ سے پہلے عکاشہ کہہ چکا **عَن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ **ترجمہ**
عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی
بغیر حساب کے جنت میں جاوینگے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے آپنے فرمایا وہ لوگ جو
منتر کرتے ہیں نہ بدشگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں **عَنْ** سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ
اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَا يَدْرِیْ اَبُوْحَازِمٍ اَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكِيْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ متماسکون آخذ
اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ **ترجمہ** سہل بن سعدؓ سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ (ابوحازم جو راوی
ہے اس حدیث کا اسکو یاد نہیں رہا سہل نے ستر ہزار کہا یا سات لاکھ) آدمی جنت میں جاوینگے ایک دوسرے
کو پکڑے ہوئے یعنی ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں ہوگا صف باندہے ہوئے تا ایک ساتھ سب جنت میں جائیں
اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جنت کا دروازہ کتنا چوڑا ہے) کوئی ان میں سے پہلے جنت میں نہ گھسیگا
جبتک اخیر کا شخص گھس لے اور انکے منہ چودہویں رات کے چاند کیطرح ہونگے **عَنْ** حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ رَاَى الْكَوْكَبَ الَّذِی انْقَضَّ الْبَارِحَةَ قُلْتُ اَنَا ثُمَّ قُلْتُ اَمَا
اِنِّیْ لَمْ اَكُنْ فِیْ صَلٰوةٍ وَلٰكِنِّیْ لُدِغْتُ فَقَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى
ذٰلِكَ قُلْتُ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِیُّ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِیُّ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ
حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى اِلٰى
مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ
فَرَاَيْتُ النَّبِیَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِیَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِیَّ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ
اِذْ رُفِعَ لِیْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ مِنْ اُمَّتِیْ فَقِيْلَ لِیْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ انْظُرْ
اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِیْ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخَرِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ
عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِیْ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ
ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَخَاضَ النَّاسُ فِیْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا
عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوْا اَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ بالله شيئا
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ

لا يرقون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال

ادع الله ان يجعلني منهم فقال سبقك بها عكاشة **ترجمہ** حصین بن عبد الرحمن سے روایت ہو مین سعید بن جبیر کے پاس تھا اُنہون نے کہا تم مین سے کس نے اُس ستارے کو دیکھا کہ کل رات کو ٹوٹا تھا مینے کہا مینے دیکھا مین کچھ نماز مین مشغول نہ تھا (اس سے یہ غرض ہے کہ کوئی مجھکو عابد شب بیدار نہ خیال کرے) بلکہ مجھے بچھونے ڈنگ مارا تھا تو مین سو نہ سکا اور تارا ٹوٹتے ہوئے دیکھا سعید نے کہا پھر تو نے کیا کیا مینے کہا منتر کرایا مین نے اُنہون نے کہا کیون تو نے منتر کرایا مین نے کہا اُس حدیث کی وجہ سے جو شعبی نے ہم سے بیان کی اُنہون نے کہا شعبی نے کونسی حدیث بیان کی مین نے کہا اُنہون نے ہمسے حدیث بیان کی بریدہ بن حصیب اسلمی سے اُنہون نے کہا منتر نہین فائدہ دیتا مگر نظر کے لیے یا ڈنک کے لیے (یعنی بد نظر کے اثر کو دور کرنے کو لیے یا بچھو اور سانپ وغیرہ کے کاٹے کیلیے مفید ہے) سعید نے کہا جس نے جو سُنا اور اُسپر عمل کیا تو اچھا کیا **ف** خطابی نے کہا بریدہ کی روایت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی منتر زیادہ فائدہ دینے والا اور جلد اثر کرنیوالا نظر اور ڈنگ کے منتر سے نہین ہو اور نظر کی تاثیر مین کوئی شک نہین اور وہ سچ ہے اور رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم نے منتر کیا ہے اور دوسرون کو منتر کا حکم بھی دیا ہے پھر اگر منتر قرآن کی آیتون سے یا الله کے نامون سے ہو تو اُسکا کرنا مباح ہے اور کراہت اُس منتر مین ہے جو عربی زبان مین نہ ہو اور جسکا مطلب معلوم نہ ہو اس احتمال سے کہ شاید اسمین کفر کے الفاظ ہون یا کوئی بات ایسی ہو جس سے شرک لازم آوے اور احتمال ہے کہ منتر وہ مکروہ ہو جو جاہلیت کی طرز پر ہو اُن لوگون کا یہ خیال تہا کہ جنات بیماری دور کرتے ہین اور آفتون کو دور کرتے ہین تمام ہوا کلام خطابی کا **ف** لیکن ہمسے تو عبد الله بن عباسؓ نے حدیث بیان کی اُنہون نے رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے سامنے پیغمبرون کی اُمتین لائی گئین بعضا پیغمبر ایسا تھا کہ اُسکی اُمت کو لوگ دس سے بھی کم تہے اور بعضے پیغمبر کے ساتھ ایک یا دو ہی آدمی تھے اور بعض کے ساتھ ایک بھی نہ تھا اتنے مین ایک بڑی اُمت آئی مین سمجھا کہ یہ میری اُمت ہے لوگون نے کہا یہ موسی علیه الصلوة والسلام ہین اور اُنکی اُمت ہو تم آسمان کے کنارے کو دیکھو مین نے دیکھا تو ایک بڑا گروہ ہے پھر مجھسے کہا گیا اب دوسرے کنارے کی طرف دیکھو دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے مجھسے کہا گیا یہ تمہاری اُمت ہے اور ان لوگون مین ستر ہزار آدمی ایسے ہین جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت مین جاوینگے بعضون نے کہا شاید وہ لوگ ہین جو رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم کی صحبت مین رہے بعضون نے کہا نہین شاید وہ لوگ ہین جو اسلام کی حالت مین پیدا ہوئے ہین اور اُنہون نے الله کے ساتھ کسی کو شریک نہین کیا بعضون نے کہا کچھ اور کہا تب آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو نہ منتر کرتے ہین نہ منتر کراتے

اتنے مین رسول الله صلی الله علیه وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ

ہین نہ بدشگون لیتے ہین اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہین یہ سنکر عکاشہ محصن کا بیٹا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا آپ
اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھکو اُن لوگون مین کرے آپنے فرمایا تو اُن لوگون مین سے ہے پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا
اور کہنے لگا دعا کیجیے اللہ مجکو بھی اُن لوگون مین کرے آپنے فرمایا عکاشہ تجھسے پہلے یہ کام کر چکا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ ثُمَّ ذَکَرَ بَاقِیَ الْحَدِیْثِ نَحْوَ حَدِیْثِ
ھُشَیْمٍ وَلَمْ یَذْکُرْ اَوَّلَ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن اس مین وہ
شروع حدیث کا نہین جو پہلے روایت مین ہے (یعنے سعید اور حصین کی گفتگو) **بَابُ** بَیَانِ کَوْنِ ھٰذِہِ
الْاُمَّۃِ نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اس امت مین سے جنت کے آدھے لوگ ہونگے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ فَکَبَّرْنَا ثُمَّ
قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ فَکَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا
شَطْرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ مَا الْمُسْلِمُوْنَ فِی الْکُفَّارِ اِلَّا کَشَعْرَۃٍ بَیْضَاءَ فِیْ ثَوْرٍ
اَسْوَدَ اَوْ کَشَعْرَۃٍ سَوْدَاءَ فِیْ ثَوْرٍ اَبْیَضَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہین ہو کہ جنتیون کی چوتھائی تم مین سے ہونگے یہ سنکر ہم نے تکبیر کہی (خوشی
کے مارے) پھر آپنے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہین ہوتے کہ تہائی جنتیون کے تم ہوگے یہ سنکر ہمنے
تکبیر کہی پھر آپنے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنتیون مین آدھے تم لوگ ہوگے اور اسکی وجہ یہ ہے جو مین بیان کرتا
ہون مسلمان کافرون مین ایسے ہین جیسے ایک سفید بال سیاہ بیل مین ہو یا ایک سیاہ بال سفید بیل مین
ہو **ف** یعنے دنیا مین ہر ایک زمانے مین کافرون کی تعداد بڑھی رہی اسوجہ سے جنتی لوگ بہت
کم ہونگے اور اس امت کے لوگ جنتیون کے آدھے عدد کو گھیر لین گے اگر جنتی بہت ہوتے تو البتہ اُن کے آدھے
لوگ اس امت مین سے ہونا قیاس سے بعید تھا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَذَاکَ اَنَّ الْجَنَّۃَ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَۃٌ
وَمَا اَنْتُمْ فِیْ اَھْلِ الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ
السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ تھے ایک خیمے مین جسمین قریب چالیس آدمیون کے ہونگے آپنے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش
ہو کہ جنتیون کی چوتھائی تم لوگ ہو ہمنے کہا ہان پھر آپنے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ جنتیون کی

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک تہائی تم ہو ہمنے کہا ہان آپنے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ مین محمد کی جان ہے مجھے امید ہے کہ تم مین سے آدھے جنتی ہون گے اور یہ اسلیے کہ جنت مین وہی جاویگا جو مسلمان ہے اور مسلمان مشرکون کے اندر ایسے ہین جیسے ایک سفید بال سیاہ بیل کی کھال مین ہو یا ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ہو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰى قُبَّةِ اَدَمٍ فَقَالَ اَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّكُمْ رُبُعُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَا اَنْتُمْ فِيْ سِوَاكُمْ مِنَ الْاُمَمِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے خطبہ پڑھا ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ٹیکا دیا اپنی پیٹھ کا چمڑے کے ڈیرے پر اور فرمایا خبردار ہو جاؤ نہ جاویگا کوئی جنت مین مگر وہ جو مسلمان ہے یا اللہ مین نے تیرا پیغام پہنچا دیا یا اللہ تو گواہ رہ کیا تم چاہتے ہو کہ جنت کی چوتھائی لوگ تم مین سے ہون ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ جنت کی تہائی لوگ تم مین سے ہون سب نے کہا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنتیون کے نصف ہو گے **ف** آپنے پہلی ہی بار یہ نہ فرمایا بلکہ پہلے چوتھائی پھر ثلث پھر نصف فرمایا اس سے یہ غرض ہے کہ انکو زیادہ خوشی ہو اور بار بار خوشی ہو۔ دوسری یہ کہ انکو عزت اور عظمت ثابت ہو اسلیے کہ بار بار کسی آدمی کو دینے سے نکلتا ہے کہ دینے والے کو اسکا بڑا خیال ہے۔ تیسری یہ کہ وہ لوگ بار بار خدا کی تعریف کرین اور اسکا شکر ادا کرین اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ امت محمدی مین سے جنت کے آدمی آدھے لوگ ہونگے اور دوسری حدیث مین یون ہے کہ جنتیون کی ایک سو بیس صفین ہونگی انمین سے اسی صفین اس امت کے لوگون کی ہونگی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تہائی جنتی امت محمدی مین سے ہونگے شاید پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصف کی خبر دی گئی ہو گی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے اور بڑھا دیا دو تہائی جنتی آپ کی امت مین سے کیے (نووی) **ف** تم مخالف لوگون مین ایسے ہو جیسے سیاہ بال سفید بیل مین یا سفید بال سیاہ بیل مین **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذَالِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ
اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ
اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ
اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالیٰ فرماویگا اے آدم وہ کہیں گے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیری اطاعت میں اور سب بھلائی تیرے
ہاتھ میں ہے حکم ہوگا کہ دوزخیوں کی جماعت نکالو وہ عرض کرینگے دوزخیوں کی کیسی جماعت حکم ہوگا ہر ہزار آدمیوں
میں سے نوسو ننانوے آدمی نکالو جہنم کے لیے (اور ایک آدمی فی ہزار جنت میں جاویگا) آپنے فرمایا یہی
تو وہ وقت ہے جب بچہ بوڑھا ہو جاویگا (بوجہ ہول اور خوف کے یا اُس دن کی درازی کی وجہ سے) اور ہر ایک
پیٹ والی عورت اپنا پیٹ ڈالدیگی اور تو دیکھے گا لوگوں کو جیسے نشہ میں مست ہیں اور وہ مست نہ ہونگے
پر اللہ کا عذاب سخت ہوگا ف علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ باتیں کس وقت ہونگی بعضوں نے کہا قیامت
قائم ہوتے وقت دنیا فنا ہونے سے پہلے اور بعضوں نے کہا حشر کے دن اس صورت میں بچہ گرادینے سے
یہ مراد ہے کہ اُس وقت ایسا ہول خطر ہوگا کہ اگر کوئی عورت اُس دن حاملہ ہو تو اُسکا بچہ گرجاوے اور یہی مراد ہے
بچہ کے بوڑھے ہونے سے (نووی) ف صحابہ اس امر کے سننے سے بہت پریشان ہوئے
اور کہنے لگے یا رسول اللہ دیکھیے وہ ہزار میں سے ایک آدمی (جو جنتی ہے) ہم میں سے کون نکلتا
ہے آپنے فرمایا تم خوش ہو جاؤ کہ یاجوج ماجوج کے کافر اتنے رہیں کہ اگر اُنکا حساب کرو تو تم میں سے
ایک آدمی اور اُن میں سے ہزار آدمی پڑیں ف وہب بن منبہ اور مقاتل نے کہا کہ یاجوج ماجوج
یافث بن نوح کی اولاد کو کہتے ہیں اور ضحاک نے کہا وہ ترکوں کی ایک قسم ہے اور کعب نے کہا وہ آدم کی
اولاد ہیں لیکن حوا کے پیٹ سے نہیں اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ ایک روز آدم کو احتلام ہوا اُنکا نطفہ مٹی میں
ملگیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس مٹی سے یاجوج ماجوج کو پیدا کیا واللہ اعلم (نووی) ف پھر آپنے فرمایا
قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت کی ایک چوتھائی آدمی تم میں سے ہونگے پھر ہمنے
اللہ کی تعریف کی اور تکبیر کہی پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ ایک تہائی
آدمی جنت کے تم میں سے ہونگے ہمنے اللہ کی تعریف کی اور تکبیر کہی پھر آپنے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنت کے
آدھے آدمی تم میں سے ہونگے تمہاری مثال اور اُمتوں کے سامنے ایسی ہے جیسے ایک سفید بال سیاہ بیل
کی کھال میں ہو یا ایک نشان گدھے کے پاؤں میں عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا
مَا اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ

الفور الابیض او کالرقمۃ فی ذراع الحمار ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ تم اگلے دن اور لوگون کے سامنے ایسے ہو جیسے ایک سفید بال کالے بیل مین یا سیاہ بال سفید بیل مین اور گدہے کے پاؤن کے نشان کا ذکر نہین کیا ۂ

تمام ہوئی کتاب ایمان کی اب شروع ہوتی ہے کتاب طہارت کی اللہ کی عنایت پر بہروسا کر کے (۱۸ ربیع الاول

کتاب الطہارۃ

کتاب طہارت کو بیان مین **ف** ہر چند ایمان کے بعد سب عبادات مین نماز مقدم ہے پر نماز کی شرط طہارت ہے اسلیے پہلے طہارت کو بیان کیا **باب** فضل الوضوء وضو کی فضیلت کا بیان **عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الطہور شطر الایمان والحمد للہ تملأن او تملأ ما بین السماء والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقها او موبقها ترجمہ ابو مالک اشعری سے (جنکا نام حارث یا عبید یا کعب بن عاصم یا عمرو ہے) روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طہارت آدہے ایمان کے برابر ہے **ف** یعنے اسکا ثواب اسقدر بڑہتا ہے کہ ایمان کے آدہے ثواب کے برابر ہوجاتا ہے اور بعضون نے کہا ایمان ان سب گناہون کو جو ایمان سے پہلے ہوئے میٹ دیتا ہے اسیطرح وضو کا بہی حال ہے کیونکہ وضو بغیر ایمان کے صحیح نہین ہوتا اور جب وضو ایمان پر موقوف ہوا تو آدہے ایمان کے برابر ہوا اور بعضون نے کہا ایمان سے اس حدیث مین نماز مراد ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنے اللہ تمہاری نماز کو بیکار نہین کرے گا اور طہارت شرط ہے نماز کی اسلیے آدہی نماز کے برابر ہوئی اور حدیث مین شطر کا لفظ ہے اور شطر مین یہ ضرور نہین کہ برابر آدہا ہو آدہ حصہ ہو اور یہ قول سب قولون مین اچہا ہے اور احتمال ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہو کہ ایمان کے دو جز ہین ایک دل سے یقین کرنا دوسری ظاہر مین اطاعت کرنا اور طہارت مقدمہ ہے نماز کا اور نماز اطاعت ہے اسلیے طہارت شطر ایمان ٹہیری واللہ اعلم (نووی) **ف** اور الحمد للہ بہر دیگا ترازو کو یعنے اسقدر اسکا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اسکے اجر سے بہر جاویگا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون بہر دینگے آسمانون اور زمین کے بیچ کی جگہہ کو (اگر انکا ثواب ایک جسم کی شکل فرض کیا جاوے) اور نماز نور ہے **ف** یعنی روکتی ہے گناہون سے اور

السموات

باز رکھتی ہے برائیون سے اور لیجاتی ہے ثواب ونیکی کیطرف جیسے نور سے یہ باتین حاصل ہوتی ہین اور بعضون نے کہا
مطلب یہ ہے کہ نمازی کو قیامت کے دن نور ملیگا نماز کے ثواب مین اور بعضون نے کہا نماز نور ہے اس وجہ سے کہ نماز پڑھنے
سے طرح طرح کے معارف اور مکاشفات حاصل ہوتے ہین اسلیے کہ دل اسوقت فارغ ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے اللہ
تعالی کی طرف اور خود اللہ تعالی نے فرمایا مدد چاہو صبر اور نماز سے اور بعضون نے کہا نماز پڑھنے والونکے چہرے پر
ایک نور ہوگا قیامت کے دن اور دنیا مین بھی نمازی کے چہرے پر نور ہوتا ہے واللہ اعلم (نووی) **ف** اور
صدقہ دلیل ہے **ف** یعنے صدقہ دینے والے کی نجات کے لیے قیامت کے دن اسلیے کہ منافق صدقہ نہین دیتا اور
نہ صدقہ مین کوئی فائدہ خیال کرتا ہے **ف** اور صبر روشنی ہے **ف** یعنی وہ صبر جو شرعاً محبوب ہے وہ کیا
ہے صبر کرنا اللہ کی اطاعت پر اور صبر کرنا گناہ سے بچنے کے لیے اور صبر کرنا مصیبتون پر اور دنیا کی تکلیفون پر
اور غرض یہ ہے کہ صبر عمدہ چیز ہے اور جو شخص صابر ہے وہ ہدایت اور روشنی کی راہ پر ہے ابراہیم خواص نے فرمایا
کہ صبر کیا ہے جمے رہنا کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ پر ابن عطاء نے کہا صبر کیا ہے بلا کے وقت اپنی زبان
کو تھامے رہنا ادب کے ساتھ استاذ ابو علی دقاق نے کہا صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ تعالی نے تقدیر مین لکھہ
دیا اسپر اعتراض نہ کرے لیکن ظاہر کرنا اپنی مصیبت کا صبر کے خلاف نہین اگر بطور شکایت کے نہ ہو کیونکہ ایوب
علیہ السلام کو اللہ نے صابر کہا ہے اور انہون نے یہ کہا تہا کہ مجھے دکھہ اور بیماری ہے (نووی) **ف**
اور قرآن تیری دلیل ہے دوسرے پر یا دوسرے کی دلیل ہے تجہپر (یعنے اگر سمجھ کر پڑھے اور فائدہ اٹھاوے
تو تیری دلیل ہے نہین تو دوسرے کو فائدہ ہوگا اور تو محروم رہے گا) ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا
ہے پھر یا اپنے تئین آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے خدا کے عذاب سے) یا (برے کام کر کے) اپنے تئین تباہ کرتا
ہے **باب** وُجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلٰوةِ نماز کے لیے طہارت کا ضرور ہونا **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لِيْ يَا ابْنَ عُمَرَ
قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ
مِّنْ غُلُوْلٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض ابن عامر پاس
آئے وہ بیمار تھے انکے پوچھنے کو ابن عامر نے کہا اے ابن عمر تم میرے لیے دعا نہین کرتے انہون نے
کہا مینے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ نہین قبول کرتا نماز کو بغیر طہارت کے
ف نووی نے کہا یہ حدیث نص ہے طہارت کے وجوب پر نماز کے لیے اور اجماع کیا ہے امت نے اس امر پر
کہ طہارت شرط ہے نماز کی صحت کی قاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہے علماء نے کہ طہارت کب فرض ہوئی
ہے نماز کے لیے ابن جہم نے کہا کہ شروع اسلام مین وضو سنت تھا پھر آیت تیمم مین اسکی فرضیت اتری

اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ وضو اس سے پہلے بھی فرض تھا پر انہوں نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ ہر ایک نماز کے لیے فرض ہے یا اُسی حالت مین جب محدث (بے وضو) ہو تو سلف کے کئی علماء اس طرف گئے ہین کہ ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے اگرچہ محدث نہ ہوا ہو اور دلیل اُنکی قول ہے اللہ تعالیٰ کا اذا قمتم الی الصلوٰۃ اخیر تک یعنی جب تم اٹھو نماز کے لیے تو دھوؤ منہ اور ہاتھ اور اسمین قید حدث کی نہین ہے اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تھا پھر منسوخ ہوگیا اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم استحباباً ہے نہ وجوباً اور بعضون کے نزدیک وضو اسی وقت مشروع ہوا تھا جب آدمی محدث ہو البتہ تازہ وضو کرنا ہر ایک نماز کے لیے مستحب ہے اور اسی قول پر اجماع کیا اہل فتوے نے اور انمین کوئی اختلاف نہین رہا اور آیت مذکورہ مین محدثین کا لفظ مقدر ہے یعنی جب اُٹھو تم نماز کے لیے حدث کی حالت مین تمام ہوا کلام قاضی کا اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ وضو کو واجب ہونے کی علت کیا ہے بعضون نے کہا وضو واجب ہوجاتا ہے حدث سے اور بعضون نے کہا واجب نہین ہوتا جبتک نماز کے لیے نہ اٹھین اور بعضون نے کہا دونون سے واجب ہوجاتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک یہی راجح ہے اور اجماع کیا ہے امت نے کہ نماز بغیر طہارت کے حرام ہے خواہ یہ طہارت پانی سے ہو یا مٹی سے اور کوئی فرق نہین ہے فرض اور نفل نماز مین اور سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر اور جنازے کی نماز مین مگر شعبی اور محمد بن جریر طبری سے منقول ہے کہ جنازے کی نماز بغیر طہارت کے جائز ہے اور یہ مذہب باطل ہے اور ابن تیمیہ رح سے منقول ہے کہ سجدہ تلاوت بغیر طہارت کے درست ہے اور اجماع کیا ہے علماء نے اسکے خلاف پر اگر کسی شخص نے عمداً بے وضو نماز پڑھی تو وہ گنہگار ہوگا لیکن کافر نہ ہوگا یہی ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ وہ کافر ہوجاویگا اس لیے کہ اُس نے دین کے ساتھ ٹھٹھا کیا اور ہماری دلیل یہ ہے کہ کفر نہین ہوتا مگر اعتقاد سے اور اس مصلی کا اعتقاد تو صحیح ہے یہ جب ہے کہ اُس مصلی کو کوئی عذر نہ ہو اگر عذر ہو مثلاً نہ پانی ملے نہ مٹی تو اس مین امام شافعی کے چار قول ہین اور ہر ایک قول کی طرف علماء گئے ہین سب مین زیادہ صحیح یہ قول ہے کہ نماز پڑھ لیوے بغیر طہارت کے پھر جب طہارت ممکن ہو تو نماز کا .... اعادہ کرے دوسرا قول یہ ہے کہ نماز نہ پڑھے اور جب طہارت ممکن ہو اسوقت قضا پڑھ لیوے تیسرا قول یہ ہے کہ نماز پڑھ لینا مستحب ہے لیکن قضا واجب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ نماز پڑھ لیوے اور قضا واجب نہین اور اسی قول کو مزنی نے اختیار کیا ہے اور یہ سب قولون مین قوی ہے از روئے دلیل کے اسلیے کہ نماز کا واجب ہونا تو حدیث سے ثابت ہے آپ نے فرمایا جب مین تمکو کسی کام کا حکم کرون تو اُسکو بجا لاؤ جہان تک تم سے ہو سکے اور اعادہ کے لیے کوئی نیا امر چاہیے اور وہ موجود نہین ۔ (نووی مع زیادۃ)

ف اور نہین قبول کرتا صدقہ اُس مال غنیمت مین سے جو تقسیم سے پہلے اڑا لیا جاوے اور تم تو بصرے کے حاکم رہ چکے ہو **ف** اسوجہ سے غنیمت کے مال مین سے ضرور تم نے چوری کی ہوگی یا اللہ تعالیٰ اور بندون کے حقوق تم پر ہونگے پھر ایسے شخص کے لیے دعا کیا فائدہ دیگی اور ظاہر ہے کہ ابن عمر کا کہنا بطریق زجر اور تشدد کے تھا اور اس سے یہ غرض تھی کہ اب بھی ابن عامر غفلت سے بیدار ہو اور توبہ کرے ورنہ دعا فاسقون کے لیے مفید ہے ہمیشہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سلف وخلف کافرون اور گنہگارون کے لیے دعا کرتے ہین کہ خدا انکو ہدایت کرے اور توبہ
نصیب کرے (نووی) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ
دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ ترجمہ ہمام بن منبہ سے
روایت ہے جو وہب بن منبہ کے بھائی ہین انہون نے کہا یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمسے بیان کین حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر ذکر کیا کئی حدیثون کو انمین یہ ایک حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالی نہین قبول کرتا تم مین سے کسی کی نماز جب وہ بے وضو ہو یہانتک کہ وضو کرے

باب

صِفَةِ الْوُضُوءِ وَكَمَالِهِ وضو کی ترکیب اور اسکے پورا کرنیکا بیان عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ
غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ
فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ هٰذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ
مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ ترجمہ حمران سے روایت ہے جو مولا (غلام آزاد کیے ہوئے) تھے عثمان بن عفان کے
انہون نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے دونو پہونچون کو تین بار دہویا **ف**
اسحدیث سے معلوم ہوا کہ شروع وضو مین پہونچون کا تین بار دہونا سنت ہے اور اسپر اتفاق ہے علماء کا (نووی)
ت پھر کلی کی **ف** نووی نے کہا کلی کا کمال یہ ہے کہ پانی منہ مین لیوے پھر اسکو پھراوے بعد اسکے تہوک دیوے
اور ادنی درجہ اسکا یہ ہے کہ پانی کو صرف منہ مین لیوے پھراوے نہین لیکن پھرانا پانی کا تو قول شعبہ کے موافق شرط
نہین ہے اور یہی مذہب جمہور کا لیکن ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک شرط ہے اور یہ اختلاف ویسا ہی ہے جیسے
سر کے مسح مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک اگر گیلا ہاتھ سر پر رکھا تو مسح ہو گیا اور بعضون کے نزدیک اسکا
پھرانا ضرور ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ پھرانا ضرور نہین غسل اور اعضاء کے اُن تک پانی پہونچانا کافی ہے **ت**
اور ناک مین پانی ڈالا **ف** حدیث مین استنثر کا لفظ ہے اکثر اہل لغت نے اور فقہاء اور محدثین نے
استنثار کے معنی ناک چھنکنے کے کیے ہین یعنے پانی ڈالنے کے بعد اسکا ناک سے نکالنا اور ابن اعرابی اور ابن قتیبہ

ناک مین پانی ڈالنے کو سنتے کہو مین اور صحیح پہلا قول ہے اور دوسری روایت اسکو موید ہے اسمین ہے کہ پہلے استنشاق کیا یعنی ناک مین پانی ڈالا پھر استنثار کیا یعنے ناک سنکی فرا سے منقول ہے کہ استنثار کہتے ہین ناک کے ہلانے کو طہارت مین اور استنشاق کہتے ہین پانی پہونچانے کو ناک کے اندر اور اوپر کھینچنے کو پانی کے سانس کے زور سے اور مستحب ہے کہ کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین مبالغہ کرے مگر جب روزہ سے ہو تو مبالغہ مکروہ ہے کیونکہ لقیط کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مبالغہ کر ناک مین پانی ڈالنے مین مگر جب تو روزہ دار ہو اور یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اسانید صحیحہ سے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جس طرح سے ہو جب پانی ناک اور منہ مین پہونچ گیا تو مضمضہ اور استنشاق ادا ہو گیا اور افضل کیونکر ہے اسمین پانچ قول مین پہلا یہ ہے کہ تین چلو لیوے اور ہر ایک چلو مین سے کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے دوسرا یہ ہے کہ ایک ہی چلو سے تین بار کلی کرے پھر تین بار ناک مین پانی ڈالے تیسرا یہ ہے کہ ایک ہی چلو لیوے اور کلی کرے پھر ناک مین پانی ڈالے پھر کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے پھر کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے چوتھا یہ کہ دو چلو لیوے ایک چلو سے تین بار کلی کرے اور دوسرے چلو سے تین بار ناک مین پانی ڈالے پانچوان یہ کہ چھ چلو لیوے پہلے تین چلو سے کلی کرے پھر تین چلوؤن سے ناک مین پانی ڈالے اور صحیح پہلا قول ہے اور وہی ثابت ہے احادیث صحیحہ سے جنکو روایت کیا بخاری اور مسلم (نووی) **ف** پھر تین بار منہ دھویا پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار پھر بایان ہاتھ دھویا تین بار پھر مسح کیا سر پہ پھر داہنا پاؤن دھویا ٹخنون تک تین بار پھر بایان پاؤن دھویا تین بار **ف** نووی نے کہا یہ حدیث اصل عظیم ہے صفت وضو مین اور اجماع کیا ہے مسلمانون نے کہ واجب ایک ایک بار دھونا ہے اور تین بار دھونا سنت ہے اور احادیث صحیحہ مین ایک ایک بار اور تین تین بار اور دو دو بار وارد ہے علماء نے کہا ہے کہ یہ اختلاف دلیل ہے جواز کی اور تین بار کمال ہے اور ایک بار کافی ہے اور یہی محمول ہے اختلاف احادیث کا اور راویون نے جو اختلاف کیا ایک ہی صحابی سے تو یہ محمول ہے اس پر کہ بعضون نے یاد رکھا اور بعض بھول گئے پھر جسنے زیادہ بیان کیا وہ قبول ہو گا اسلیے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے سر کے مسح مین تو امام شافعی کے نزدیک مسح بھی تین بار کرنا مستحب ہے جیسے باقی اعضاء کا تین بار دھونا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد اور اکثر علماء کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی بار سنت ہے اور ایک بار سے زیادہ نہ کرنا چاہیے اور احادیث صحیحہ مین ایک ہی بار مسح منقول ہے اور امام شافعی کی دلیل وہ حدیث ہے حضرت عثمانؓ کی جو آگے آتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور قیاس کیا اونہون نے سر کو اور اعضاء پر اور جن حدیثون مین ایک بار منقول ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ ایک بار مسح کرنا جواز کے بیان کو واسطے ہے اور ہمیشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کیا ہے جو افضل تھا اور اجماع کیا ہے علماء نے منہ اور دونو

ہاتھون اور پاؤن کو دھونے کو وجوب پر لیکن روافض نے پاؤن کے مسح کو واجب کیا ہے اور یہ انکی خطا ہے کس لیے کہ تمام
نصوص متفق ہین پاؤن کے دھونے پر اور جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو نقل کیا ہے اسنے پاؤن کا دھونا
روایت کیا ہے اسیطرح اجماع کیا ہے علما نے کہ سر کا مسح واجب ہے لیکن اختلاف کیا ہے اُسکے مقدار مین امام شافعی
اور ایک جماعت کے نزدیک اتنا واجب ہے جسکو مسح کہین اگرچہ ایک ہی بال ہو اور مالک اور احمد اور ایک جماعت کے نزدیک
سارے سر کا مسح واجب ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر کا اور کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کے وجوب مین چار مذہب
ہین ایک تو مذہب مالک اور شافعی کا ہے کہ یہ دونو سنت ہین وضو اور غسل مین اور سلف مین سے حسن بصری اور زہری
اور حکم اور قتادہ اور ربیعہ اور یحیے بن سعید انصاری اور اوزاعی اور لیث بن سعد اسی طرف گئے ہین اور عطا اور احمد کے
بھی ایک روایت یہی ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ دونون واجب ہین وضو اور غسل دونون مین اور وضو اور غسل صحیح نہین
ہوتے بغیر انکے اور یہی مشہور ہے احمد بن حنبل سے اور یہی مذہب ہے ابن ابی لیلے اور حماد اور اسحاق بن راہویہ کا ایک
روایت ہے عطا سے تیسرا مذہب یہ ہے کہ دونون غسل مین واجب ہین وضو مین واجب نہین اور یہی قول ہے ابو
حنیفہ اور اُنکے اصحاب اور سفیان ثوری کا چوتھا مذہب یہ ہے کہ ناک مین پانی ڈالنا وضو اور غسل دونون مین واجب ہے اور
کلی کرنا دونون مین سنت ہے اور یہی قول ہے ابو ثور اور ابو عبید اور داؤد ظاہری اور ابوبکر بن منذر کا اور ایک روایت ہے احمد سے
اور اتفاق کیا ہے جمہور علما نے اسپر کہ وضو اور غسل دونون مین پانی کا بہانا اعضا پر کافی ہے اور ملنا ضرور نہین اور مالک
اور مزنی نے ملنا شرط کیا ہے اسیطرح جمہور علما نے اتفاق کیا ہے کہ ٹخنون اور کہنیون کا دھونا واجب ہے اور زفر اور
داؤد ظاہری کے نزدیک واجب نہین اور اتفاق کیا علما نے کہ ٹخنون سے مراد وہ دو اونچی ہڈیان ہین جو
پنڈلی اور پاؤن کے بیچ مین ہین اور ہر ایک پاؤن مین دو ٹخنے ہین اور رافضیون نے ایک نادر بات کہی ہے کہ
ہر ایک پاؤن مین ایک ٹخنا ہے اور ٹخنا وہ ہڈی ہے جو پاؤن کے بیچ مین ہے جہان پر چپل کا تسمہ رہتا ہے اور امام
محمد سے بھی یہ منقول ہے پر صحیح نہین اور خلاف ہے لغت کے اور حدیث سے بھی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک پاؤن مین دو ٹخنے
ہین اور دلائل اسکے بہت ہین اور مین نے ان سب دلائل کو تفصیل سے شرح مہذب مین بیان کیا ہے اور سب
مذاہب کے اختلاف کو اور اُنکے وجوہ کو مفصل ذکر کیا ہے اور یہان میرا مقصد یہی تہا کہ حدیث سے متعلق امورات کو بیان
کرون ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کسی آدمی کے منہ دو ہون تو دونو کا دھونا واجب ہے اور اگر تین ہاتھ یا تین پاؤن
ہون اور سب برابر کے ہون تو سب کا دھونا واجب ہوگا اور اگر زائد ہاتھ ناقص ہو لیکن فرض کی جگہہ پر ہو یعنے
کہنی کے اسطرف تو اسکو دھونا چاہیے اور جو کہنی سے اوپر ہوگا تو اسکا دھونا فرض نہین اگر کسی کا ہاتھ کہنی سمیت
کاٹ ڈالا گیا تو اب باقی ہاتھ کا دھونا فرض نہین لیکن مستحب ہے کہ اسکو دھولیوے تا کہ عضو طہارت سے خالی نہ رہے
(نووی) **ت** بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا اسیطرح جیسے مینے

اب وضو کیا پھر فرمایا جو شخص میرے وضو کیطرح وضو کرے پھر دو رکعتین پڑھے کھڑے ہو کر جنمین اُسکے اور کسی خیال مین غرق
نہ ہو تو اُسکے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے **ف** نووی نے کہا مراد ان گناہون سے صغیرہ گناہ ہین کبیرہ
اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر وضو کے بعد دو رکعتین پڑھنا مستحب ہے اور یہ سنت موکدہ ہی ہمارے اصحاب مین
سے ایک جماعت نے کہا کہ یہ دو رکعتین ہر وقت پڑھ سکتا ہے یعنی اُن وقتون مین بھی جنمین نماز پڑھنا منع ہے
اور دلیل اسکی حدیث ہی بلالؓ کی جو صحیح بخاری مین ہی کہ وہ جب وضو کرتے تو نماز پڑھتے اور کہتے کہ سب عملون مین
اس عمل کی زیادہ امید ہے اور اگر وضو کے بعد فرض یا اور کوئی نفل پڑھے تب بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاویگی اور یہ جو
فرمایا بیچ مین اور کسی خیال مین غرق نہ ہو اسکا یہ مطلب ہے کہ دنیا کے خیالون مین نہ بہنے جو نماز سے علاقہ نہین
رکھتی اگر کسی قسم کا خیال دلمین گذرے اور بیوقت اسکو ٹالدے اُسمین غرق نہ ہو تو وہ معاف ہے اور خدا چاہے
تو یہ فضیلت حاصل ہو جاویگی کیونکہ اس مین اسکا اختیار نہین دوسری یہ کہ اللہ تعالی نے اس امت کو اس قسم کے
خیالات جو دل مین گذرین اور جنمین نہین معاف کر دی ہین اور اسکا بیان اوپر کتاب الایمان مین گذر چکا۔

ت ابن شہاب نے کہا ہمارے علماء کہتے تھے کہ یہ وضو سب وضوؤن مین پورا ہے جو نماز کے لیے کیا
جاوے **ف** یعنے یہ کامل وضو ہی اب اس سے بڑھانا اور تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہی جب ہر ایک
بار مین سارا عضو دُہل جاوے اگر دو بار مین سارا عضو دہلا تو وہ ایک ہی بار سمجھا جاویگا اگر کسی کو شک ہو گیا کہ دو
بار دھویا یا تین بار تو دو بار سمجھا اور ایک بار اور دھولیوے بھی ٹھیک ہے اور جوینی نے کہا کہ تین بار سمجھے اسلیے کہ دو
بار کافی ہے اور چوتھی بار دھونا بدعت ہے اور بعضون نے اس حدیث سے دلیل لائی ہے کہنیون اور ٹخنون سے زیادہ
دھونے کی کراہت پر حالانکہ ہمارے نزدیک بہتر ہے اور ابن شہاب کے قول سے اسکی کراہت نہین نکلتی
(نووی) **عَنْ** حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ
فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِى الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ
اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ
لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ **ترجمہ** حمران سے روایت ہی جو مولی (غلام آزاد) تھے عثمان بن عفانؓ کے انہون
نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو انہون نے ایک برتن پانی کا منگوایا اور اپنے دونون ہاتھون پر تین بار پانی ڈالا
انکو دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالدیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر منہ کو تین بار دھویا اور دونون
ہاتھون کو دھویا کہنیون تک تین بار پھر سر پر مسح کیا پھر دونون پاؤن کو تین بار دھویا پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے بعد اُسکے دو رکعتین پڑھے اور دل اور خیال

مین نہ لگاوے تو اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوین گے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ کلی اور ناک کے لیے داہنے ہاتھ سے پانی لینا چاہیے اور یہی دلیل لاتے ہین اس حدیث سے کہ کلی اور ناک مین ایک ہی چلو سے پانی لیوے اور یہ ایک طرح ہے ان پانچون طرحون مین سے جنکو ہمنے اوپر بیان کیا اسیطرح یہ دلیل بھی کرتے ہین کہ دونون پہونچون کو برتن مین ہاتھ ڈالنے کے پہلے دھونا چاہیے اگرچہ نیند سے بیدار نہ ہوا ہو جب ہاتھون کی نجاست کا گمان ہو اور ہمارا مذہب یہی ہے انتہی

باب فضل الوضوء والصلوة عقبه

وضو کی اور اسکے بعد نماز پڑہنے کی فضیلت

عن حمران مولى عثمان قال سمعت عثمان بن عفان وهو بفناء المسجد فجاءه المؤذن عند العصر فدعا بوضوء فتوضأ ثم قال والله لأحدثنكم حديثا لولا آية في كتاب الله عز وجل ما حدثتكم اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا يتوضأ رجل مسلم فيحسن الوضوء فيصلي صلوة الا غفر الله له ما بينه وبين الصلوة التي تليها

ترجمہ حمران سے روایت ہے جو مولی تھے عثمان بن عفانؓ کے انہون نے کہا مینے سنا عثمانؓ سے وہ مسجد کے سامنے تھے اتنے مین موذن انکے پاس آیا عصر کی نماز کے وقت انہون نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا قسم اللہ کی مین تمسے ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر اللہ کی کتاب مین ایک آیت نہ ہوتی تو مین تم سے بیان نہ کرتا **ف** وہ آیت یہ ہے ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون یعنی جو لوگ چھپاتے ہین ان باتون کو جو کھلی ہین اور ہدایت کی باتین بعد اسکے کہ ہمنے بیان کر دیا انکو لوگون کے لیے کتاب مین انپر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہین تو حضرت عثمانؓ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے علم کی باتکا بتلا دینا اور اسکا پہونچا دینا واجب کیا ہوتا تو مجھے کچھ حدیث بیان کرنے کی حرص نہین کہ مین خواہ مخواہ تم سے بیان کرتا اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے شان مین ہے مگر جو کوئی انکے سے کام کرے اور دین کی بات کو ضرورت کے وقت چھپاوے اسکی شان مین بھی یہی وعید ہو سکتی ہے اور ایک حدیث مشہور مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی بات چھپاوے اللہ تعالی اسکو لگام دیگا انگار کی **ت** یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی جو دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرے **ف** یعنے پورا اسکے شرائط اور آداب کے ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے آداب اور شرائط سیکھنا اور ان پر عمل کرنا احتیاط کے ساتھ مستحب ہے اور چاہیے کہ آدمی اسطرح سے وضو کرے کہ سب اماموں کے نزدیک درست ہو جاوے اور اختلافات کی خصلتون پر عمل کرے اسلیے ضرور ہے کہ بسم اللہ شروع مین رکھے نیت کرے کلی کرے ناک مین پانی ڈالے ناک چھینکے سارے سر پر مسح کرے اعضا کو پے در پے وضو کرے (یعنی ایک عضو کو دھو کر پھر نہ جاوے یہان تک کہ وہ سوکھ جاوے) ترتیب کی رعایت رکھے ایسیطرح سب اختلافی باتون کو پیش نظر رکھے اور ایسا وضو کرے جو بالاجماع طہارت ہو (نووی) **ف** پھر نماز پڑھے تو اسکے وہ گناہ بخشدیے جاوین گے جو اس نماز سے لیکر دوسری نماز تک ہونگے **ف** یعنی مثلاً ظہر کے وقت ایسا وضو کیا تو ظہر سے

یا عصر تک کے گناہ معاف ہونگے اسیطرح اگر پھر عصر کے لیے تازہ وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی تو عصر سے لیکر مغرب تک کے گناہ معاف ہوجاوینگے
اس حدیث سے ہر ایک نماز کے لیے وضو کرنے کی بھی فضیلت نکلی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ
فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ حدیث بھی ویسی ہے جیسے اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے پھر اچھا کرے
وضو اپنا پھر فرض پڑھے عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ وَاللهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ
وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ
يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلٰى قَوْلِهِ اللّٰعِنُونَ ترجمہ حمران سے روایت ہے جب حضرت عثمانؓ وضو
کرچکے تو انہون نے کہا قسم اللہ کی مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون قسم اللہ کی اگر اللہ کی کتاب مین ایک آیت
نہ ہوتی تو مین اس حدیث کو تم سے بیان نہ کرتا مینے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو
شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اسکے وہ گناہ بخشدیے جاوینگے جو اس نماز کے بعد سے دوسری نماز تک
ہونگے عروہ نے کہا وہ آیت یہ ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلٰى قَوْلِهِ اللّٰعِنُونَ ✤
عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا
إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ترجمہ عمرو بن سعد بن عاص
سے روایت ہے مین حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھا تھا انہون نے وضو کا پانی منگوایا پھر کہا مینے سنا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پاوے پھر اچھی طرح وضو کرے اور دل لگا کر
نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع (اور سجدہ) کرے تو یہ نماز اوسکے اگلے گناہون کا کفارہ ہو جاویگی جب تک کبیرہ گناہ نکرے اور
ہمیشہ ایسا ہی ہوگا یعنی اس نماز اور وضو کیوجہ سے صغیرہ گناہ سب معاف ہوجاوینگے اور کبیرہ معاف نہونگے یہ مطلب
نہین ہے کہ صغیرہ بھی اسوقت تک معاف ہونگے جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے اگرچہ ظاہر حدیث سے یہ احتمال ہوتا ہے
مگر سیاق حدیث اس احتمال کا انکار کرتا ہے قاضی عیاض نے کہا یہ جو احدیث مین صغائر کا معاف ہوجانا اور
کبائر کا معاف نہ ہونا مذکور ہے اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور کبائر توبہ سے معاف ہوتے ہین یا اللہ تعالی کی رحم
ت و فضل سے (نووی) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا أَنِّي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ

ترجمہ حمران سے روایت ہے جو مولی تھے عثمان بن عفان رضؓ کے انہون نے کہا مین عثمان بن عفانؓ پاس وضو کا پانی لایا انہون نے وضو کیا پہر کہا بعضے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی حدیثین نقل کرتے ہین جنکو مین نہین جانتا پر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا اسی طرح جیسے مین نے وضو کیا پہر فرمایا جو شخص اسطرح وضو کرے گا اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور اسکو نماز کا اور مسجد کے جانیکا .. الگ ثواب ہوگا ابن عبدہ کی روایت مین یون ہے کہ حمران نے کہا مین عثمانؓ پاس آیا انہون نے وضو کیا (یعنے پانی لانے کا ذکر نہین **عن** اَبِی اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ رض تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِیْکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَزَادَ قُتَیْبَۃُ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ سُفْیَانُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ اَنَسٍ قَالَ وَعِنْدَہٗ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوانس رمالک بن ابی عامر اصبحی مدنی جو دادا ہین امام مالک کے) سے روایت ہے حضرت عثمان رضؓ نے وضو کیا مقاعد مین **ف** مقاعد ان دوکانون کو کہتے تھے جو حضرت عثمانؓ کے گہر کے پاس تہین اور بعضون نے کہا مقاعد زینہ اور سیڑہی کو کہتے ہین .. اور بعضون نے کہا وہ مقام جو انہون نے کام کاج کے لیے بیٹہنے کا قرار دیا تھا **ف** پہر کہا کیا مین تمکو دکھلاؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو پہر وضو کیا تین تین بار **ف** نووی نے کہا یہ حدیث اصل عظیم ہے اس مسئلہ کی کہ وضو مین ہر ایک کام تین تین بار کرنا چاہیے اور اوپر بیان کر چکے کہ تین بار بجا لانا سنت ہے بالاجماع اور واجب ایک ہی بار ہے اور امام شافعی کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ سر کا مسح بھی تین بار سنت ہے جیسے اور اعضا کا دہونا اور اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین جنکی صحت و ضعف کو مین نے شرح مہذب مین بیان کیا ہے **ف** قتیبہ کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جسوقت حضرت عثمانؓ نے یہ حدیث بیان کی اسوقت انکے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی اصحاب موجود تھے **ف** اور انہون نے اس حدیث کو تسلیم کیا کسی نے انکار نہین کیا بیہقی کے روایت مین ہے کہ حضرت نے تین تین بار وضو کیا پہر رسول اللہ کے اصحاب سے فرمایا کیا تم نے رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے انہون نے کہا ہان (نووی) **عن** حُمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ قَالَ کُنْتُ اَضَعُ لِعُثْمَانَ طَھُوْرَہٗ فَمَا اَتٰی عَلَیْہِ یَوْمٌ اِلَّا وَھُوَ یُفِیْضُ عَلَیْہِ نُطْفَۃً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلٰوتِنَا ھٰذِہٖ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاھَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا اَدْرِیْ اُحَدِّثُکُمْ بِشَیْءٍ اَوْ اَسْکُتُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَ خَیْرًا فَحَدِّثْنَا وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَطَھَّرُ فَیُتِمُّ الطُّھُوْرَ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَیُصَلِّیْ ھٰذِہِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَاتٍ لِّمَا بَیْنَھُنَّ ترجمہ حمران بن ابان سے روایت ہے مین حضرت عثمانؓ کے لیے طہارت کا پانی رکہا کرتا تھا وہ ہر روز ایک تہوڑے پانی سے نہایا کرتے (یعنے غسل کر لیتے واسطے تکمیل طہارت

اور زیادتی ثواب کی حضرت عثمان رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے حدیث بیان کی جب ہم اس نماز
سے فارغ ہوئے مسعر نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) مین سمجھتا ہون وہ عصر کی نماز تھی آپنے فرمایا مین نہین
جانتا تم سے ایک حدیث بیان کرون یا چپ ہورہون **ف** یعنی معلوم نہین اس حدیث کا بیان کرنا مصلحت ہے یا نہ
بیان کرنا پھر آپکو معلوم ہوگیا کہ بیان کرنا مصلحت ہے اسلیے آپنے بیان کردیا کہ انکو رغبت پیدا ہو طہارت مین
اور عبادات کی سب قسم مین اور پہلے آپنے بیان کرنے مین تامل کیا اس خیال سے کہ لوگ اسپر تکیہ نہ کرلین بعد بیان
بیان کرنا مناسب سمجھا (نووی) **ت** ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر بہتری کی بات ہو تو بیان کیجیے اور جو بہتر نہ ہو
تو اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے **ف** بہتری کی بات سے یہ مراد ہے کہ ہماری خوشی کی بات ہو جس سے ہمکو
رغبت پیدا ہو اچھی اعمال مین یا ڈر پیدا ہو گناہ سے اور جو اس قسم کی حدیث نہ ہو تو اللہ اور اسکا رسول خوب
جانتا ہے یعنی آپ اپنی رائے پر عمل کیجیے اگر مناسب سمجھیے تو بیان فرمایے ورنہ خیر (نووی) **ت** آپنے فرمایا جو
مسلمان طہارت کرے پھر پوری طہارت کرے جسکو اللہ تعالی نے فرض کیا ہے اور پانچون نمازین پڑھے اسکے
وہ گناہ معاف ہوجاوینگے جو ان نمازون کے بیچ مین کریگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طہارت
مین صرف فرضون کو ادا کرے اور سنن اور مستحبات کو چھوڑ دیوے جب بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاوے گی یعنے
گناہون کی مغفرت اگرچہ سنتون کے ادا کرنے سے اور زیادہ گناہ معاف ہونگے اور ثواب زیادہ ہوگا (نووی)

عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فِي إِمَارَةِ
بِشْرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
غُنْدَرٍ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ **ترجمہ** جامع بن شداد سے روایت ہے انہون نے کہا مین نے
حمران بن ابان سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو بردہ سے بشر کی حکومت مین (یعنے اسکی حکومت کے زمانے
مین) کہ عثمان بن عفان رض نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص پورا کرے وضو کو جسطرح اللہ
نے حکم کیا ہے تو اسکی فرض نمازین کفارہ ہونگی ان گناہون کی جو انکے بیچ مین کرے یہ روایت ہے ابن
معاذ کی اور غندر کی روایت مین یہ عبارت نہین (بشر کی حکومت مین) نہ فرض نمازون کا بیان ہے **عَنْ**
حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي يَوْمًا وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى
الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** حمران سے روایت ہے جو مولی تھے عثمان رض
بن عفان کے کہ عثمان رض نے ایک دن اچھی طرح وضو کیا پھر کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

آپ نے وضو کیا اچھی طرح بعد اسکے فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے بعد اسکے مسجد میں جاوے لیکن نماز ہی کے لیے اٹھے (یعنے اور کوئی کام کی نیت نہ ہو بلکہ خالص نماز ہی کے قصد سے اٹھے) تو اسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے **عن** عثمان بن عفان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من توضأ للصلوٰۃ فاسبغ الوضوء ثم مشی الی الصلوٰۃ المکتوبۃ فصلاها مع الناس او مع الجماعۃ او فی المسجد غفر اللہ له ذنوبه **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے پھر فرض نماز کے لیے چلے (مسجد کو) اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں پڑھے تو اللہ اسکے گناہ بخشیگا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینهن ما لم تغش الکبائر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ جمعہ تک کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو انکے بیچ میں ہوں جب تک کبیرہ گناہ نکرے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینهن **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں کبیرہ کرنیکا ذکر نہیں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینهن اذا اجتنب الکبائر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے پانچوں نمازیں اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک کفارہ ہوجاتے ہیں ان گناہوں کا جو انکے بیچ میں ہوں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچے

لمن اجتنب الکبائر

باب الذکر المستحب عقب الوضوء وضو کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

عن عقبۃ بن عامر قال کانت علینا رعایۃ الابل فجاءت نوبتی فروحتها بعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائما یحدث الناس فادرکت من قوله ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوءه ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبل علیهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنۃ قال فقلت ما اجود هذه فاذا قائل بین یدی یقول التی قبلها اجود فنظرت فاذا عمر قال انی قد رایتک جئت آنفا قال ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ او فیسبغ الوضوء ثم یقول اشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبد اللہ ورسوله الا فتحت له ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایها شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم لوگوں کو اونٹ چرانے کا کام تھا میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو انکے رہنے کی جگہ لیکر آیا میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں آپ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح سے وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے اپنے دل کو اور منہ کو لگا کر (یعنے ظاہراً اور باطناً متوجہ رہے نہ دل میں اور کوئی دنیا کا خیال لاوے نہ منہ ادھر ادھر پھراوے) اسکے

لیے جنت واجب ہو جاوے گی مینے کہا کیا عمدہ بات فرمائی (جسکا ثواب بقدر بڑا ہے اور محنت بہت کم ہے) ایک
شخص میرے سامنے تہا وہ بولا پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی مینے دیکھا تو وہ عمر تھے اُنہون نے کہا مین
سمجھتا ہون تو ابھی آیا آپنے فرمایا جو کوئی تم مین سے وضو کرے اچھی طرح پورا وضو پھر کہے اشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنے گواہی دیتا ہون مین کوئی عبادت کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور محمد اُسکے
بندے ہین اور بھیجے ہوئے ہین کھولے جاوینگے اُسکے لیے جنت کے آٹھون دروازے جسمین سے چاہے جاوے
فائدہ وضو کے بعد یہ کلمہ پڑھنا مستحب ہے بالاتفاق اور ترمذی کی روایت مین اسکے بعد اتنا اور زیادہ ہے اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ اور نسائی نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین روایت کیا ہے سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ ... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ ہمارے
اصحاب نے کہا ہے کہ غسل کے بعد بھی اسکا پڑھنا مستحب ہے (نووی) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اسمین یون ہے اشہد ان لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **باب** آخَرُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ دوسرا باب وضو
کی ترکیب مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا
وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ
فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا
فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ
يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوءُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری سے روایت ہے وہ صحابی
تھے اُنسے لوگون نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سا وضو کر کے بتلاؤ اُنہون نے ایک برتن پانی
کا منگوایا اسکو جھکا کر پہلے دونون ہاتھون پر پانی ڈالا (اس سے معلوم ہوا کہ وضو کے شروع مین دونون پہنچون
کا دھونا مستحب ہے پانی مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے) اور دھویا اُنکو تین بار پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور باہر نکالا
اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار ایسا کیا پھر ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور منہ کو تین بار دھویا
(بخاری کی روایت مین ہے دونون چلو ملا کر پانی لیا اور تین بار منہ دھویا) **ف** اور ایک روایت مین صحیح بخاری
کے ابن عباس سے یون ہے کہ ہاتھ ڈالکر ایک چلو لیا پھر اسکو دوسرے ہاتھ پر جھکایا اور منہ دھویا اور ابن عباس نے
کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی وضو کرتے دیکھا اور سنن ابو داؤد بیہقی مین حضرت علی رض

سے روایت ہی کہ دونون ہاتھ برتن مین ڈالے اور پانی کا چلو لیکر منہ پر مارا تو ان حدیثون مین کسی مین ایک ہاتھ ڈالنا منقول ہے اور کسی مین دو ہاتھ ڈالنا اور کسی مین ایک ہاتھ کے ساتھ دوسرے کو ملا لینا یہ تینون صورتین جائز لیکن صحیح اور مشہور یہ ہے کہ دونون ہاتھون سے ملا کر پانی لیوے تاکہ منہ اچھی طرح دھویا جاوے ایسا ہی کہا امام شافعی اور مزنی نے ہمارے اصحاب نے کہا ہو کہ منہ دھونے مین اوپر کی جانب سے شروع کرے (نووی) **ت** پھر ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور دونون ہاتھون کو دونو کہنیون تک دھویا دو دو بار **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ ایک عضو کو دو بار اور ایک کو تین بار دھونا درست ہے اور شاید یہ جواز کے لیے ہو **ت** پھر ہاتھ اندر ڈالا پھر باہر نکالا اور مسح کیا سر پر پہلے دونون ہاتھون سے سامنے سے آگے پھر پیچھے لیگئے ٭

ف نووی نے کہا یہ مستحب ہے باتفاق علما اسلیے کہ ایسا کرنے سے سارے سر پر ہاتھ پھر جاتا ہے ہمارے اصحاب نے کہا یہ اس شخص کے لیے ہے جسکے سر پر بال ہون کھلے ہوئے اور اگر بال ہون یا جوڑا بندھا ہو تو دوبارہ ہاتھ لیجانے مین کوئی فائدہ نہین اور اس حدیث سے یہ بات نہین نکلتی کہ سارے سر کا مسح واجب ہے اسلیے کہ اسمین کمال کا بیان ہے نہ وجوب کا **ت** پھر دونون پاؤن دھوئے ٹخنون تک بعد اسکے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح وضو کرتے تھے **ف** وضو اور غسل مین علاوہ اُخروی ثواب کے دنیاوی فائدے بہت ہین اطبا نے کہا ہے کہ انسان کے بدن پر ہر روز گرد اور غبار ایسا جمتا ہے جس کی وجہ سے مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہین اس میل کچیل کا صاف کرنا حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے شریعت محمدیہ نے ایسا عمدہ قاعدہ باندھا ہے جسکی وجہ سے انسان کو دوسرے تیسرے ہفتہ ہر ماہ ضرور ایک بار غسل کرنا پڑتا ہے جنابت کا جمعہ کا حیض و نفاس کا غسل عیدین کا غسل اور چونکہ ہر روز غسل کی دقت تھی اور ضرورت بھی نہ تھی اسوجہ سے کہ سارا بدن آدمی کا لباس سے ڈھنکا رہتا ہو اکثر منہ اور دونون ہاتھ اور پاؤن کھلے رہتے ہین اُنکے صاف رکھنے کے لیے وضو مقرر کیا اب پانچ بار یا چار بار یا تین بار یا دو بار یا ایک بار تو روز وضو مین ان اعضا کو دھونا ہوگا البتہ اگر پاؤن موزون مین چھپے ہوئے ہون تو ہر بار دھونا انکا ضرور نہین بلکہ مقیم کو دن رات مین ایک بار اور مسافر کو تین دن مین ایک بار کافی ہے اب وضو کے شروع مین تین باتین پانی کی آزمایش کے لیے مقرر کین ہاتھ پہونچون تک دھونا رنگ دریافت کرنے کے لیے اور کلی مزہ دریافت کرنے کے لیے اور ناک مین پانی ڈالنا بو دریافت کرنے کے لیے یہی پانی کے تینون اوصاف ہین جنکا دیکھنا طہارت کے لیے ضرور ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَعْبَيْنِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اسمین ٹخنون کا ذکر نہین

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُلْ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ترجمہ

عمرو بن یحییٰ سے اسی اسناد سے روایت ہوا اُسمین یہ ہے کہ کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور یہ نہین کہا کہ ایک
چلو سے اور آگے سے لگئے اور پیچھے سے گئے کے بعد اتنا زیادہ کیا کہ پہلے سر کا مسح آگے سے شروع کیا اور
گُدّی تک لیگئے پہر پہر کر لائے (دونون ہاتھون کو) اسی مقام پر جہان سے شروع کیا تہا اور دونون پاؤن
دہوئے **ف** شیعون نے پانون کے دہونیکے عوض اُنکا مسح معمول کیا ہے حالانکہ پانون پر جسقدر گرد و غبار میلے
اور نجاست کے لگنے کا احتمال ہوتا ہے منہ اور ہاتھون پر اتنا نہین پہر اونکا دہونا ہی مقتضاے عقل ہے اور یہی
ثابت ہی احادیث صحیحہ مشہورہ سے اور لطف یہ کہ جب پاؤن موزہ مین ہون تو موزون پر مسح کو ناجائز قرار
دین اور جب پانون کھلا ہو تو اُسکا دہونا ضرور نہ سمجھین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِمِثْلِ اِسْنَادِهِمْ وَاقْتَصَّ
الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ وَقَالَ اَيْضًا فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ
بِهٖ وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً قَالَ بَهْزٌ اَمْلٰى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ وُهَيْبٌ اَمْلٰى
عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرَّتَيْنِ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہے جیسے اوپر گذری اسمین یہ ہے
آپ نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور ناک جھنکی تین چلوون سے اور مسح کیا سر پر آگے سے لے گئے اور پیچھے سے
لے گئے ایک بار **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّالْاُخْرٰى ن يدہ
ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ بِمَآءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن زید بن
عاصم سے روایت ہے اُنہون نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آپ نے وضو کیا پہر کلی کی پہر ناک
مین پانی ڈالا پہر منہ دہویا تین بار اور دہنا ہاتھ تین بار اور بایان ہاتھ تین بار اور سر پر مسح کیا نیا پانی لیکر
(نہ اُس پانی سے جو ہاتھ مین لگا تہا) اور دونون پاؤن دہوئے یہانتک کہ اُنکو صاف کیا **بَابُ**
الْاِيْتَارِ فِي الْاِسْتِنْثَارِ وَالْاِسْتِجْمَارِ ناک مین پانی ڈالنا اسیطرح استنجا کرنا طاق مرتبہ بہتر ہے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا
وَاِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهٖ مَآءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول ن لِيَنْتَثِرْ
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے پاخانے کی جگہہ کو ڈھیلون سے صاف کرے تو طاق
ڈھیلون سے صاف کرے **ف** یعنی تین یا پانچ یا سات ڈھیلون سے اور بعضون نے استجمار کے معنی دہونی
کے کیے ہین یعنے طاق بار خوشبو لیوے لیکن صحیح وہی ہے جو ترجمہ مین مذکور ہوا ہے اور مقصود یہ ہے
کہ ڈھیلون سے پونچھنا طاق بار ہو یعنی تین یا پانچ بار یا زیادہ اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ تین سے زیادہ مستحب ہے
اور حاصل مذہب کا یہ ہے کہ صاف کرنا واجب ہے اور تین پورے کرنا بھی واجب ہے اگر تین سے صفائی ہو گئی

ثواب نے یا دو لینا واجب نہیں اگر صفائی نہ ہوئی تو اور لینا چاہیے پھر اگر طاق عدد ہو گیا تو اب زیادہ نہ لیوے اور جو جفت ہوا جیسے چار یا چھے تو طاق کر لینا مستحب ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ طاق لینا واجب ہے بدلیل اس حدیث کے اور جمہور کی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن میں مروی ہے کہ جس نے طاق بار لیا تو اچھا کیا اور جس نے طاق بار نہ لیا تو بھی کچھ حرج نہیں (نووی) **ت** اور جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر ناک چھنکے

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا توضأ احدكم فليستنشق بمنخريه من الماء ثم لينتثر **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنکر یہ حدیثیں ہمسے بیان کیں پھر انہوں نے ذکر کیا کئی حدیثوں کو ایک انمیں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو دونوں نتھنوں کو صاف کرے پانی سے پھر ناک چھنکے ✤

ف نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو ناک چھنکنا واجب کہتا ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من توضأ فليستنثر ومن استجمر فليوتر **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور جو شخص استنجا کرے تو طاق بار کرے

عن ابي هريرة وابي سعيد الخدري يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمثله **ترجمہ** ابوہریرہ و ابوسعید خدریؓ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا استيقظ احدكم من منامه فليستنثر ثلاث مرات فان الشيطان يبيت على خياشيمه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جاگے تو ناک چھنکے تین بار اسلیے کہ شیطان اوسکے بانسے پر رہتا ہے یا ناک میں **ف** قاضی عیاض نے کہا احتمال ہے کہ حقیقۃً شیطان ناک میں رہتا ہو کیونکہ ناک میں سے رستہ دل تک جاتا ہے اور اسمیں کچھ پردہ بھی نہیں ہے اور حدیث میں ہے کہ شیطان ڈھنپی ہوئی چیز کو نہیں کھولتا اسی لیے جمائی میں منہ بند کرنیکا حکم ہے تاکہ شیطان منہ کے اندر گھس جاوے اور احتمال ہے کہ شیطان سے مراد مجاز اعتبار ہو یا ناک کا رینٹ وغیرہ (نووی)

عن جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا استجمر احدكم فليوتر **ترجمہ** جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے استنجا کرے تو طاق بار کرے

باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما پانوں دھونا واجب ہے

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم توفي سعد بن ابي وقاص فدخل عبد الرحمن بن ابي بكر فتوضأ عندها فقالت يا عبد الرحمن اسبغ الوضوء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ويل للاعقاب من النار **ترجمہ**

ام المؤمنین عائشہؓ پاس عبدالرحمن بن ابی بکر گئے جس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے انتقال کیا تو انہون نے وضو کیا حضرت
عائشہؓ نے کہا ای عبدالرحمن وضو کو پورا کر مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے ایڑیون
کی جہنم کی آگ سے **ف** نووی نے کہا امام مسلم کی غرض اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ پاؤن کو دہونا واجب ہے اور مسح
کافی نہین اور اس مسئلہ مین لوگون نے اختلاف کیا ہے کئی مذہب ہین مگر جسکو فقہا کی ایک جماعت اور اہل فتوے
نے ہر ایک زمانے اور ہر ایک شہر مین اختیار کیا ہے وہ یہہ ہے کہ دونون پاؤن کا ٹخنون سمیت دہونا واجب ہے
اور انکا مسح کافی نہین اور دھونیکے ساتھہ پھر مسح کرنا ضرور نہین اور اسکا خلاف کسی معتبر شخص سے منقول نہین اور
شیعہ نے کہا کہ دونو پاؤن کا مسح واجب ہے اور محمد بن جریر اور جبائی معتزلہ کے امام نے کہا کہ اختیار ہے خواہ مسح
کرے دونون پاؤن پر خواہ انکو دہووے اور بعض ظاہریہ نے کہا کہ مسح اور دہونا دونون واجب ہین اور ان
مخالفین نے جو دلائل بیان کیے ہین وہ ظاہر نہین ہین اور مین نے ان سب کی تفصیل اچھی طرح شرح مہذب
مین کی ہے جو کوئی اسکو دیکھے تو کوئی شبہہ نہ رہیگا اور یہان تو ہمارا مقصود یہ ہے کہ حدیث کی شرح بیان کرین نہ مخالفین
کا رد و قدح اور مختصر یہ ہے کہ جتنے لوگون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نقل کیا ہے مختلف مقامات
اور مختلف حالات مین ان سبنے پاؤن کا دہونا نقل کیا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا خرابی ہے ایڑیون کی انگارے سے
اسمین دلیل ہے پاؤن کے دہونیکی ورنہ اس وعید کا کوئی مطلب نہین نکلتا اور ایک حدیث صحیح ہے عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ کی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہیے آپنے پانی منگوایا اور دونون پہونچے دہوے
یہانتک کہ دونون پاؤن دہوئے پہر فرمایا وضو اسطرح چاہیے اور جو کوئی اس سے زیادہ کرے یا کم اسنے برا کیا اور
ظلم کیا یہ حدیث صحیح ہے اسکو ابوداؤد وغیرہ نے باسانید صحیحہ نقل کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ
الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ**
وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** سَالِمٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ
سالم سے روایت ہے جو مولی تھا مہری کا اُسنے کہا مین اور عبدالرحمن بن ابی بکر دونون سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
کے جنازے مین نکلے تو حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے سے گذرے پہر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گذری *
عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ
عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکے سے مدینے کو لوٹے راہ میں ایک جگہ پانی ملا عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا لوگوں نے جلدی جلدی وضو کیا ہم جا کر پاس پہونچے تو انکی ایڑیاں سوکھی معلوم ہوتی تھیں انپر پانی نہیں لگا تھا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی انگار سے پورا کرو وضو کو عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ ترجمہ منصور سے ایسی ہی روایت ہے اور شعبہ نے اسبغوا الوضو کا جملہ بیان نہیں کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے پیچھے رہ گئے ایک سفر میں پھر ہمسے پایا آپ نے اور عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا ہم مسح کرنے لگے اپنے پاؤں پر آپ نے پکارا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهٗ (عقبیہ) فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جسنے وضو میں اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی تو فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ رَأٰى قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو بدھنی سے وضو کر رہے تھے تو کہا پورا کرو وضو کو کیونکہ میں نے سنا ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے کونچوں کی انگار سے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی انگار سے

بَابُ وُجُوْبِ اسْتِيْعَابِ جَمِيْعِ أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ وضو میں تمام اعضا کو پورا دھونا چاہیے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھسے بیان کیا حضرت عمر نے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر اپنے پاؤں میں جگہ چھوڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ وہ لوٹ گیا پھر آ کر نماز پڑھی ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ اگر وضو میں ایک ذرہ مقام بھی جسکا دھونا واجب ہے سوکھا چھوڑ دے تو وضو درست نہ ہوگا اسپر سب کا اتفاق ہے لیکن تیمم میں اگر کوئی حصہ منہ کا چھوڑ دے اور اسپر ہاتھ نہ پھیرے تو اسمیں خلاف ہے ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ تیمم درست نہ ہوگا جیسے وضو درست نہیں ہوتا اور ابوحنیفہ سے اسمیں تین روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ اگر آدھے سے کم چھوڑ دے تو درست ہو جاویگا دوسری یہ کہ درم سے کم چھوڑ دے تو درست ہو جاویگا تیسری یہ کہ اگر چوتھائی سے

کر چھوڑے تو درست ہو جاویگا۔ سِ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نہ جانکر ایسا کرے جب بھی اُسکی طہارت صحیح نہ ہوگی اور جو
شخص جاہل ہو اُسکو نرمی سے سمجھانا چاہیے اور بعض لوگ دلیل لائے ہین اس حدیث سے کہ دونون پاؤن کا دھونا واجب ہے اور
مسح کافی نہین اور قاضی عیاض۔ نے دلیل کیا ہے اس حدیث کو موالاۃ یعنے پے درپے وضو کرنے کی وجوب پر اسلیے
کہ آپ نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر اور نہین حکم دیا کہ صرف سوکھا جو رہ گیا اُسی مقام کو دھولے حالانکہ یہ استدلال ضعیف
ہے یا باطل ہے اسلیے کہ اچھی طرح وضو کرنے کے یہ بھی معنے ہوسکتے ہین کہ اسی وضو کو پورا کر اور **باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء** ترجمہ وضو کے پانی کے ساتھ گناہون کے دور ہونے کا بیان **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ
فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا
غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَّدَیْهِ كُلُّ خَطِیْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ
رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِیْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مسلمان یا مومن (یہ شک ہے راوی کا) وضو
کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اُسکے منہ سے وہ گناہ صغیرے نکل جاتے ہین جو اُس نے آنکھون سے کیے پانی کے
ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ (وہ منہ سے گرتا ہے یہ بھی شک ہے راوی کا) پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھون
مین سے ہر ایک گناہ جو ہاتھ سے کیا تھا پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے پھر جب پاؤن دھوتا
ہے تو ہر ایک گناہ جسکو اُس نے پاؤن سے چلکر کیا تھا پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے یہان
تک کہ سب گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلتا ہے (نووی نے کہا اس حدیث سے بھی رد ہوتا ہے روافض کا جو پاؤن
پر مسح کرتے ہین) **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ ترجمہ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اُسکے گناہ بدن سے نکل جاتے ہین یہانتک
کہ ناخنون کے نیچے سے بھی نکلجاتے ہین **باب** اِسْتِحْبَابِ اِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِیْلِ فِی الْوُضُوْءِ منہ کو زیادہ
دھونا اسقدر کہ سر کے سامنے کا حصہ بھی دُھل جاوے اسیطرح ہاتھون اور پاؤن کو کہنیون اور ٹخنون کے پار تک دھونا مستحب ہے
ف نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مستحب کہان تک دھونا ہے بعضون نے کہا کہنیون اور ٹخنون سے بڑھکر دھونا چاہیے لیکن اُسکی کوئی حد
نہین بعضون نے کہا آدھے بازو تک مستحب ہے اسیطرح آدھی پنڈلی تک بعضون نے کہا شانون اور گھٹنون تک دھونا مستحب ہے اور اس باب
مین جو حدیثین مذکور ہین وہ سب بات کی تائید کرتی ہین اور یہ جو امام ابوالحسن بن بطال مالکی اور قاضی عیاض
نے دعوی کیا ہے کہ کہنی اور ٹخنے سے بڑھانا باتفاق علماء مستحب نہین ہے یہ دعوی باطل ہے اور کیونکر یہ دعوی
صحیح ہوگا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوہریرہؓ سے اُسکے خلاف ثابت ہے اور ہمارا مذہب وہی ہے

جو ان حدیثون سے ثابت ہو اور جس نے خلاف کیا ہے اُسپر یہ حدیثین حجت ہین اور یہ جو ایک حدیث مین مروی ہو کہ جسنے اس سے بڑہایا یا گھٹایا تو اُسنے بُرا کیا اور ظلم کیا مراد اُس سے تعداد مین بڑہانا اور گھٹانا ہے انتہی ٭

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى اَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى اَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى اَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى اَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيْلَهُ ترجمہ نعیم بن عبد اللہ مجمر سے روایت ہے کہ مینے ابوہریرہؓ کو دیکھا وضو کرتے ہوئے اُنہون نے منہ دہویا تو اُسکو پورا دہویا پھر داہنا ہاتھ دہویا یہان تک کہ بازو کا ایک حصہ دہویا پھر بایان ہاتھ دہویا یہان تک کہ بازو کا ایک حصہ دہویا پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤن دہویا یہانتک کہ پنڈلی کا بھی ایک حصہ دہویا پھر بایان پاؤن دہویا یہانتک کہ پنڈلی کا بھی ایک حصہ دہویا پھر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی وضو کرتے دیکھا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہاری پیشانیان اور ہاتھ پاؤن سفید نورانی ہونگے قیامت کے دن وضو پورا کرنے کی وجہ سے پھر جو کوئی تم مین سے اپنے منہ اور ہاتھ پاؤن کا دھونا بڑہا سکے تو بڑہاوے

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَأٰى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ اِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ نعیم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے دیکھا ابوہریرہؓ کو وضو کرتے ہوئے انہون نے منہ دہویا اور دونون ہاتھ دہوئے یہانتک کہ مونڈہون تک پہونچ گئے پھر دونون پاؤن دہوئے یہانتک کہ پنڈلیون تک پہونچے بعد اُسکے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگ قیامت کے دن سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤن والے ہوکر آوینگے وضو کے نشان سے پھر جو کوئی تم مین سے اپنے منہ کو زیادہ دہو سکے وہ دہووے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ اس سے بھی زیادہ اُسکا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اور اُسپر جو برتن رکھے ہوئے ہین وہ شمار مین تارون سے

زیادہ ہین اور مین لوگون کو روکون گا اُس حوض سے جیسے کوئی دوسرے کے اونٹون کو اپنے حوض سے روکتا
ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمکو پہچان لین گے اسدن آپنے فرمایا البتہ تمہارا نشان ایسا ہوگا جو اورون
تمہارے کسی امت کے لیے نہ ہوگا تم آؤ گے میرے سامنے سفید ہاتھ پاؤن لیکر وضو کے طفیل سے عن

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترد علی امتی الحوض وانا اذود الناس عنہ کما
یذود الرجل ابل الرجل عن ابلہ قالوا یا نبی اللہ تعرفنا قال نعم لکم سیما لیست لاحد غیرکم تعرفنا
تردون علی غرا محجلین من اثار الوضوء ولیصدن عنی طائفۃ منکم فلا یصلون واقول یا رب
ھؤلاء من اصحابی فیجیبنی ملک فیقول وھل تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ ابوہریرہ سے فیجیبنی
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آوین گے اور
مین لوگون کو ہٹاؤن گا اُس سے جیسے ایک مرد دوسرے مرد کے اونٹون کو ہٹاتا ہے لوگون نے کہا یا رسول
اللہ کیا آپ ہمکو پہچان لیوین گے آپنے فرمایا تمہاری نشانی ایسی ہی ہوگی جو کسی امت کے پاس نہ ہوگی تم آؤگے
میرے پاس سفید پیشانی اور ہاتھ پاؤن لیکر وضو کی برکت سے ف نووی نے کہا ایک جماعت نے استدلال کیا
ہے اس حدیث سے کہ وضو خاص ہے اس امت سے اور بعضون نے کہا کہ وضو اس امت سے خاص نہیں پر یہ فضیلت
یعنے پیشانی اور ہاتھ پاؤن نورانی ہونا خاص ہوگا قیامت کے دن اس امت سے اور دلیل انکی دوسری حدیث صحیح ہین یہ
ہے کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے پیغمبرون کا وضو ہے لیکن اول جماعت نے دو جواب دیے ہین ایک تو یہ ہے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اسکا ضعف مشہور ہے دوسرے یہ کہ اگر اس حدیث کو مان لیوین تو اسسے اسی قدر ثابت ہوتا
ہے کہ اگلے پیغمبرون کے لیے ہی وضو تھا اور انکی امتون کے لیے وضو ثابت نہین ہوتا ہے انتہی - ت
اور ایک گروہ روکا جاویگا میرے پاس آنے سے وہ مجھ تک نہ آسکے گا تب مین عرض کرونگا اے پروردگار
یہ تو لوگ میرے ہین اسوقت ایک فرشتہ مجھے جواب دیگا تم نہین جانتے جو ان لوگون نے تمہارے بعد
دنیا مین نئے نئے کام کیے ف دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یہ سنکر مین کہون گا تو پھر
پرے رہو پرے رہو یعنے دور ہو نووی نے کہا علماء نے اسمقام پر کئی طرح کی باتین لکھی ہین پہلی یہ کہ
مراد ان لوگون سے منافق ہین اور جو اسلام سے پھر گئے تو احتمال ہے کہ انکا حشر اسی نشان کے ساتھ
یعنے سفید منہ اور ہاتھ پاؤن کے ساتھ ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نشان کو دیکھکر ان لوگون کو
مسلمان سمجھین اسوقت آپکو جواب ملیگا کہ یہ لوگ اپنی حالت پر نہین رہے اور انہون نے تمہارے بعد
دین کو بدل دیا یعنے اسلام پر انکا خاتمہ نہین ہوا دوسرے یہ کہ مراد ان لوگون سے وہ لوگ ہین جو حضرت کے
زمانے مین تھے اور آپکی حیات مین مسلمان تھے پھر آپکے بعد اسلام سے پھر گئے تو رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو پہچان کر بلا دینگے اگرچہ اُنپر وضو کا نشان نہ ہوگا اُسوقت جواب ملیگا یہ لوگ تمہارے بعد اسلام سے پھر گئے تھے تیسرے یہ کہ مراد اُن لوگوں سے گنہگار ہیں جنکا خاتمہ توحید پر ہوا پر کبیرے گناہوں اور بدعتوں میں مبتلا تھے لیکن بدعت کفر کے درجے تک نہیں پہونچی تھی اس صورت میں یہ ضرور نہیں کہ یہ لوگ جہنم ہی میں جاویں بلکہ شاید پہلے یہ سزا اُنکے جلانے کی اُنکو ملے پھر اللہ تعالی اُنپر رحم کرے اور وہ جنت میں جاویں بغیر عذاب کے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُنکے منہ اور ہاتھ پاؤں سفید نورانی ہوں اور احتمال ہے کہ یہ لوگ آپکے زمانے کے بھی ہوں اور آپکے بعد کے بھی ہوں لیکن آپ اُنکو نشان سے پہچان لیویں امام ابن عبد البر نے کہا جو شخص دین میں نئی بات نکالے وہ حوض کوثر سے راندا جاویگا جیسے رافضی اور خارجی اور تمام گمراہ فرقے اسیطرح وہ لوگ بھی راندے جاوینگے جو ظلم کرتے ہوں لوگوں کے حق دباتے ہوں حق کو مٹاتے ہوں ناحق کو پھیلاتے ہوں کبیرے گناہ علانیہ کرتے ہوں اور اس قسم کے سب لوگوں کے لیے بھی ڈر ہے کہ وہ حوض سے راندے جاویں انتہے عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ لَیْسَتْ لِاَحَدٍ غَیْرِکُمْ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ ایک شہر ہے مصر اور شام کے بیچ میں قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں لوگوں کو وہاں سے ہٹاؤنگا جیسے کوئی دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانکتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو پہچانینگے آپنے فرمایا تم میرے پاس آؤگے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں وضو کے نشان ہونگے جو تمہارے سوا اور کسی امت پر نہ ہونگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ اَلَا لَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ کَمَا یُذَادُ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ اُنَادِیْهِمْ اَلَا هَلُمَّ فَیُقَالُ اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا سلام ہے تمپر یہ گھر ہے مسلمان لوگوں کا اور ہم خدا چاہے

تو تسے ملنے والے ہین ف اگرچہ مرنا یقینی ہے اسمین شک نہین پر انشاء اللہ آپنے برکت کے لیے فرمایا اور خدا کا حکم بجا لانے کے لیے اُسنے فرمایا تم کسی کام کو جو کل کرنے والے ہو یون نہ کہو مین کل کرونگا بلکہ یون کہو کرونگا اگر خدا چاہے اور خطابی نے کہا انشاء اللہ عادت کے طور پر کہا تحسین کلام کے لیے اور بعضون نے کہا کہ انشاء اللہ مرنے سے متعلق نہین ہے بلکہ مومنین کے ساتھ ملنے سے یعنے خدا چاہے تو خاتمہ ہمارا بھی ایمان پر ہوگا اور ہم بھی تُسے ملینگے اسی جگہہ اور بعضون نے انشاء اللہ کے معنی جسوقت خدا چاہے اور بعضون نے اور معنی کیے ہین جو ضعیف ہین (نووی) ت میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھین (الحدیث) معلوم ہوا کہ نیک بات کی آرزو کرنا درست ہے جیسے علماء اور فضلاء سے ملنے کی اصحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہین ہین آپنے فرمایا تم تو میرے اصحاب ہو ف امام باجی نے کہا اس سے یہ غرض نہین کہ تم بھائی نہین ہو بلکہ مقصود یہ ہو کہ تمہارا درجہ تو بھائی پنے سے زیادہ ہے تم تو صحابی ہو اور بھائی بھی ہو اور جو لوگ ابھی پیدا نہین ہوئے وہ صرف بھائی ہین صحابی نہین جیسے اللہ تعالی نے فرمایا مومن ایکدوسرے کے بھائی ہین قاضی عیاض نے کہا ابن عبدالبر نے اس حدیث سے اور اور حدیثون سے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ آپکے بعد کے زمانے کے لوگ بھی فضیلت رکھتے ہین یہانتک کہ بعض اُن مین کے افضل ہین بعض صحابہ سے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین سے میرے زمانے کے لوگ ہین تو اس سے مراد مہاجرین اور انصار ہین اور وہ بیشک افضل ہین تمام امت مین لیکن جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف صحبت مین رہا ہو یا آپکو دیکھا ہو اور اُسکا کچھا اثر دین مین نہو تو بعد کے زمانے کا شخص اُس سے افضل ہو سکتا ہے جیسے اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے قاضی نے کہا سوا ابن عبدالبر کے اور بعض متکلمین کا بھی یہی مذہب ہے لیکن اکثر علماء اسکے خلاف ہین اور کہتے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین رہا یا ایکبار بھی آپکو دیکھا اُسکو صحبت کی فضیلت مل گئی اب اُسکی بعد کے زمانے کا شخص اُس کے برابر نہین ہو سکتا گو کتنا ہی مرتبہ رکھتا ہو علم اور زہد مین اور دلیل اُنکی حدیث ہی اگر تم مین سے کوئی اُحد کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کے مُد یا آدھے مد کے برابر نہین ہو سکتا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا (نووی) ت اور بھائی ہمارے وہ لوگ ہین جو ابھی دنیا مین نہین آئے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانینگے اپنی امت کے اُن لوگون کو جنکو آپنے نہین دیکھا آپنے فرمایا بھلا تم دیکھو اگر ایک شخص کی سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤن کے گھوڑے سیاہ مشکی گھوڑون مین ملا دین تو وہ اپنے گھوڑے نہین پہچانیگا صحابہ نے کہا بیشک وہ تو پہچان لے گا آپنے فرمایا تو میری امت کے لوگ سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤن رکھتے ہونگے قیامت کے دن وضو کی وجہ سے اور مین اُنکا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر خبردار ہو بعضے لوگ میرے حوض پر سے ہٹائے جاوینگے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہنکایا جاتا ہے مین اُنکو پکارونگا آؤ آؤ اُسوقت کہا جاویگا ان لوگون نے اپنے

نہیں بدلا یا تھا آپکے بعد یعنے اپنا دین بدل دیا تھا اور کافر ہو گئے تھے یا انکی حالت بدل گئی بدعت اور ظلم مین
گرفتار ہو گئے تھے اب مین کہونگا جاؤ دور ہو دور ہو **ف** سراج الوہاج مین ہے اللہ تعالی تباہ کرے رافضیون
کو انہون نے اُن لوگون سے صحابہ کرام کو سمجھا ہے مہاجرین اور انصار کو حالانکہ اس حدیث مین رجال کا لفظ ہے
نہ صحابہ کا اور اگر صحابہ کا لفظ ثابت ہوتب بھی مراد وہ لوگ ہین جو آپکی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے نہ تمام صحابہ
معاذ اللہ اللہ تعالی نے انکی تعریف مین فرمایا وما بدلوا تبدیلا اور فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور فرمایا لیغیظ
بہم الکفار اس سے یہ نکلتا ہے کہ جو شخص صحابہ سے ناراض ہو کر انپر غصہ کرے وہ خود کافر ہے لعنت ہو اللہ
کی اُس مردود پر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیقون اور جان نثارون پر تہمت کرے اور انکو اہل بیت
رسالت کا بدخواہ جانے اور بھول جاوے انکی خدمتون کو جنکی بدولت ہم تک اسلام پہونچا اور جنکی سعی اور کوشش
سے آج تک دین کا قیام ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
آلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ مَالِكٍ فَلَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ **ترجمہ**
وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ یَمُدُّ
یَدَهٗ حَتّٰى یَبْلُغَ اِبْطَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ یَا بَنِیْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ
عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے مین ابو ہریرہؓ کے پیچھے
تھا وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے تو اپنے ہاتھ کو دھوتے تھے لمبا کر کے یہان تک کہ بغل تک پہونچا مین
نے کہا اے ابو ہریرہ یہ کیسا وضو ہے ابو ہریرہؓ نے کہا اے فروخ کی اولاد فروخ ابراہیم کے ایک بیٹے کا
نام ہے جسکی اولاد مین عجم کے لوگ ہین ابو حازم بھی عجمی تھے اتم یہان موجود ہو اگر مین جانتا تم یہان موجود ہو تو
مین اس طرح وضو نہ کرتا **ف** کس لیے کہ تم لوگون کو اتنا علم نہین ایسا نہ ہو تم گمراہ ہو جاؤ اور یہ خیال کرو کہ بغلون تک
ہاتھون کا دھونا فرض ہے قاضی عیاض نے کہا ابو ہریرہؓ کی یہ غرض ہے کہ جو شخص پیشوا ہو اسکو چاہیے کہ جب
کسی ضرورت سے رخصت پر عمل کرے یا وسوسہ کی وجہ سے کسی امر مین مبالغہ کرے یا کوئی خیال رکھتا ہو تو
عام لوگون کے سامنے نہ کرے خصوصًا جاہلون کے ایسا نہ ہو کہ وہ بغیر ضرورت کے اُس رخصت پر عمل کرنے
لگین یا اُس کام کو لازم سمجھ لین مثل فرض کے (نووی) **ف** مینے سنا اپنے دوست سے یعنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ فرماتے تھے قیامت کے دن مومن کو وہان تک زیور پہنایا جاویگا جہان تک
اُسکا وضو پہنچتا ہو۔۔ **باب** فَضْلِ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ سختی اور تکلیف کی حالت

مین وضو پورا کرنے کا کیا ثواب ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی
مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَ
کَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلاؤن ... وہ باتین جن سے ... گناہ مٹ جاوین
(یعنے معاف ہوجاوین یا لکھنے والون کے دفتر سے مٹ جاوین) اور درجے بلند ہون (جنت مین) لوگون نے
کہا کیون نہین یارسول اللہ بتلایئے آپنے فرمایا پورا کرنا وضو کا سختی اور تکلیف مین (جیسے جاڑے کی شدت مین
یا بیماری مین) اور بہت ہونا قدمون کا مسجد تک (اسطرح کہ مسجد گہر سے دور ہو اور بار بار جاوے) اور انتظار کرنا
دوسری نماز کا ایک نماز کے بعد یہی رباط ہے (یعنی نفس کا روکنا عبادت کے لیے یا وہ رباط ہے جو جہاد
مین ہوتا ہے جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے ورابطوا) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ ذِکْرُ الرِّبَاطِ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکٍ ذِکْرُہُ مَرَّتَیْنِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا لیکن شعبہ کی روایت مین رباط کا ذکر نہین ہے اور مالک کی روایت مین دوبار ہے یہی رباط
ہے یہی رباط ہے بَابُ السِّوَاکِ سواک کرنے کا بیان ف امام نووی نے کہا سواک سنت
ہے واجب نہین کسی وقت نہ نماز کے لیے نہ اور کسی وقت اور اسپر اتفاق کیا تمام معتدبہ علما نے لیکن
شیخ ابوحامد نے داؤد ظاہری سے اسکا وجوب نقل کیا ہے نماز کے لیے اور ماوردی نے بھی داؤد سے ایسا
ہی نقل کیا ہے لیکن کہا انہون نے سواک ایسا واجب ہے جسکی ترک سے نماز باطل نہ ہوگی اور اسحاق بن
راہویہ سے منقول ہے کہ سواک واجب ہے اگر قصدًا اوسکو ترک کرے گا تو نماز باطل ہوجاویگی اور ہمارے بعضے
اصحاب نے شیخ ابوحامد کی روایت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ داؤد کا مذہب یہ ہے کہ سواک سنت ہے جیسے جماعت
اور اگر داؤد سے سواک کا وجوب ثابت ہو تب بھی اجماع مین انکی مخالفت ضرر نہ کریگی کس لیے کہ محققین علما
اور اکثر اسی طرف ہین کہ سواک سنت ہے اور اسحق سے وجوب کی روایت صحیح نہین ہے بہر سواک مستحب ہے
سب وقتون مین لیکن پانچ وقت زیادہ مستحب ہے ایک تو نماز کے وقت اگرچہ وضو سے ہو یا تیمم سے دوسری
وضو کے وقت تیسری قرآن کی تلاوت کے وقت چوتھی سوکر اوٹھتے وقت پانچوین منہ کے تغیر کے وقت اور
یہ تغیر یا تو نہ کھانے اور پینے سے ہوتا ہے یا بدبودار چیز کھانے سے یا بہت دیر تک چپ رہنے سے یا بہت باتین
کرنے سے اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ سواک روزہ دار کے لیے مکروہ ہے دوپہر ڈھلنے کے بعد تاکہ
روزےدار کے منہ کی خوشبو جو نہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالی کو اچھی لگتی ہے جاتی نہ رہے اور مستحب ہے
کہ سواک پیلو کی ہو اگر کسی ایسی چیز سے کرے جس سے منہ کا تغیر جاتا رہے تو سواک ادا ہوجاویگی جیسے کھر

کپڑے سے اور سعد یا اشنان سے (اسیطرح منجن سے) لیکن اگر انگلی سے رگڑے اور انگلی نرم ہو تو سواک
ادا نہ ہوگی اگر سخت ہو تو اُس مین تین قول ہین ایک تو مشہور ہے وہ یہ کہ کافی نہ ہوگی دوسری یہ کہ کافی ہوگی تیسری
یہ کہ اگر کوئی اور چیز سواک کرنے کو نہ ملے تو کافی ہوگی ورنہ کافی نہ ہوگی اور مستحب ہے کہ متوسط لکڑے سے سواک کرے
نہ بہت سوکھی جس سے مسوڑے چھل جاوین نہ بالکل گیلی اور مستحب ہے کہ سواک مُنہ کے عرض مین کرے نہ لمبائی
مین ایسا نہ ہو کہ مسوڑھون کو زخم لگے اگر طول مین سواک کرے تو سنت ادا ہوگی لیکن مکروہ ہے اور سواک کو خوب
پھرا دے دانتون کے کنارے اور جڑ ہون اور تمام حلق مین اور نیچے نرمی کے ساتھ اور پہلے داہنے طرف
سے شروع کرے اور دوسرے کی سواک کرنا اُس کی اجازت سے درست ہے اور لڑکے کو لڑکپن سے سواک کی عادت
ڈالین تاکہ عادت ہو جاوے انتہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِیْ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ابوہریرہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمانون پر شاق نہ ہوتا (یعنے دشوار)
اور زہیر کی روایت مین یون ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو مین اُنکو حکم کرتا ہر نماز کے وقت سواک
کرنے کا ف نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ سواک واجب نہین امام شافعی نے
کہا اگر سواک واجب ہوتی تو آپ حکم کرتے اگرچہ وہ شاق ہوتا اور ایک جماعت علما نے کہا اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لیے ہے اور یہی مذہب ہے اکثر فقہا اور جماعت متکلمین اور اصحاب
اصول کا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو امر مستحب ہے وہ مامور بہ نہین ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
جس مسئلے مین خدا کی طرف سے کوئی حکم نہ اُترے اُسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجتہاد
درست تھا اور یہی مذہب ہے اکثر فقہا اور اصحاب اصول کا اور یہی صحیح اور مختار ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت پر کیسی شفقت اور آسانی منظور تھی اور یہ بھی معلوم ہوتا
ہے کہ ہر نماز کے وقت سواک کرنا افضل ہے انتہے باختصار عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ
عَائِشَةَ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَءُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاکِ
ترجمہ مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے سنا انہون نے کہا مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب گھر مین آتے تو پہلے کیا کام کرتے انہون نے کہا سواک کرتے ف اس سے
معلوم ہوا کہ سواک کیسی ضروری چیز ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ
اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ بَدَاَ بِالسِّوَاکِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب گھر مین آتے تو پہلے سواک کرتے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهِ

عليه وآله وسلم وطرف السواك على لسانه ترجمہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس
گیا سواک کا ایک کونا آپ کی زبان پر تھا (یعنے زبان صاف کرتے تھے سواک سے) عن حذيفة قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام ليتهجد يشوص فاه بالسواك ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے تہجد پڑھنے کو تو منہ صاف کرتے سواک سے (یا دانتوں کو ملتے سواک سے)
عن حذيفة قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا قام من الليل بمثله ولم يقولوا ليتهجد
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب رات کو اٹھتے اور تہجد کا ذکر نہین عن حذيفة ان رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن ابن
عباس انه بات عند نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات ليلة فقام نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم من
آخر الليل فخرج فنظر في السماء ثم تلا هذه الآية في آل عمران ان في خلق السموات والارض واختلاف
الليل والنهار حتى بلغ فقنا عذاب النار ثم رجع الى البيت فتسوك وتوضأ ثم قام فصلى ثم اضطجع
ثم قام فخرج فنظر الى السماء ثم تلا هذه الآية ثم رجع فتسوك فتوضأ ثم قام فصلى ترجمہ ابن عباسؓ
سے روایت ہے وہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہے تو پچھلی رات کو آپ اٹھے اور باہر نکلے آسمان
کیطرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی جو سورہ آل عمران مین ہے ان في خلق السموات والارض فقنا عذاب النار تک پھر
لوٹ کر اندر آئے اور سواک کی اور وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر لیٹ رہے پھر اٹھے اور باہر نکلے اور آسمان کی
طرف دیکھا اور یہی آیت پڑھی پھر لوٹ کر اندر آئے اور سواک کی اور وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی ف نووی
نے کہا اس حدیث سے بڑے فائدے نکلے ہین اور عمدہ احکام اور امام مسلم نے اس مقام پر اس حدیث کو مختصر ذکر کیا ہے
اور پوری حدیث کتاب الصلوٰۃ مین بیان کی ہے ہم بھی وہین اسکی شرح اور فوائد بیان کرینگے باب خصال
الفطرة سنت باتون کا بیان عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفطرة خمس
او خمس من الفطرة الختان والاستحداد وتقليم الاظفار ونتف الابط وقص الشارب ترجمہ ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فطرت پانچ ہین یا پانچ چیزین فطرت مین سے ہین ف
نووی کہا فطرت سے یہان کیا مراد ہے اسمین علما نے اختلاف کیا ہے ابو سلیمان خطابی نے کہا اکثر علما
نے فطرت کے معنے سنت کے کیے ہین اور مطلب یہ ہے کہ یہ چیزین پیغمبرون کی سنت ہین اور بعضون نے کہا فطرت سے
دین مراد ہے پھر انمین سے اکثر چیزین واجب نہین ہین اور بعضی چیزون کے وجوب مین اختلاف ہے جیسے ختنہ
اور کلی اور ناک مین پانی ڈالنا ت ختنہ کرنا ف یہ امام شافعی اور بہت علماء کے نزدیک واجب ہے اور
امام مالک اور اکثر علما کے نزدیک سنت ہے امام شافعی کے نزدیک ختنہ مرد اور عورت دونون پر واجب ہے مرد پر تو

کہ حشفہ دسپاری اپر جتنی کھال ہے وہ سب کاٹی جاوے یہانتک کہ پورا حشفہ کھل جاوے اور عورت پر یہ کہ فرج کی اوپر کی جانب مین سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا جاوے اور صحیح مذہب ہمارا جسپر جمہور علما ہین یہ ہے کہ ختنہ جنمین مین جائز ہے واجب نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ولی پر نابالغ کا ختنہ کرنا واجب ہے اسکے بالغ ہونے سے پہلے اور ایک قول یہ ہے کہ ختنہ حرام ہے دس برس کے پہلے اور صحیح یہ ہے کہ ختنہ بچے کا پیدائش سے ساتوین دن کرنا مستحب ہے اور پیدائش کا دن بھی محسوب ہوگا اور ہمارے اصحابنے اختلاف کیا ہے خنثے مشکل مین دیعنے جسمین مرد اور عورت دونون کی نشانیان برابر موجود ہون) بعضونے کہا اسکا ختنہ فرج مین کرنا چاہیے بلوغ کے بعد اور بعضونے کہا جبتک اسکا حال نہ کھلے کہ مرد ہے یا عورت اسوقت تک اسکا ختنہ نہ کرنا چاہیے اور جس شخص کے دو ذکر ہون تو اگر دونون کام کے ہون تو دونون کا ختنہ کیا جاوے ورنہ جو کام کا ہو اور کام سے مراد بعضون کے نزدیک پیشاب ہے اور بعضون کے نزدیک جماع اور اگر کوئی آدمی بن ختنہ مرجاوے تو اسمین تین قول ہین صحیح اور مشہور یہ ہے کہ ختنہ نہ کرین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا دوسرا یہ کہ ختنہ کرین تیسرا یہ کہ بڑا ہو تو کرین چھوٹا ہو تو نہ کرین **لغت** اور زیر ناف کے بال مونڈنا **ف** استرے سے اور یہ سنت ہے اور مقصود یہ ہے کہ یہ مقام صاف اور پاک رہے اور افضل مونڈنا ہے اور کترنا اور اکھیڑنا بالون کا بھی درست ہے اسیطرح نورہ لگانا بھی درست ہے اور مراد زیر ناف سے وہ بال ہین جو ذکر پر ہون اور اسکے گرداگرد اسی طرح وہ بال جو عورت کے فرج کے آس پاس ہون ابو العباس بن سریج نے کہا کہ مراد وہ بال ہین جو دبر کے گرد ہون بہرحال قبل اور دبر اور انکے آس پاس سب بالون کا مونڈنا بہتر ہے اب اسکے لیے کوئی میعاد مقرر نہین جب ضرورت ہو اسوقت مونڈے یعنی جب بال بڑھ جاوین اسیطرح مونچھ اور بغل کے بال لینے کے لیے اور ناخون کترانے کے لیے کوئی میعاد مقرر نہین اور جو زیر ناف کے بالون مین منقول ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑنا اس سے یہ مقصود ہے کہ چالیس دن کے اندر مونڈنا چاہیے نہ یہ کہ چالیس دن تک مونڈنے کی میعاد ہے (نووی) بعض بے وقوف کم سمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ شریعت محمدی مین ایسی چھوٹی چھوٹی باتون سے کیون بحث کی جاتی ہے انکا جواب یہ ہے کہ یہ امر تو اس شریعت کے لیے ضرور ہے جو سب شریعتون سے بہتر اور سب کی ناسخ ہوا اور اسکے علیہ التعلیم وہی ہے جسمین تمام ضروریات کی تعلیم ہو اور چھوٹی چھوٹی باتون کو حقیر جانکر چھوڑ دینا اور انکی تعلیم کی طرف توجہ نہ کرنا یہ تو بیوقوفون کا کام ہے نہ عاقلون کا البتہ اس امر مین غور کرنا چاہیے کہ یہ باتین مفید ہین اور منفعت بخش یا بے کار غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت محمدی مین جن جن کامون کا حکم ہوا ہے خواہ ادنے ہو یا اعلے سب کے سب مفید اور ضروری اور فائدہ بخش ہین ایک زیر ناف کے بال لینے کو دیکھو کہ علاوہ طہارت اور نظافت کے انسان بھی باہم باہ کو بڑھاتا ہے اسیطرح اور کامون کو قیاس کرو وہ شخص بڑا جاہل کم سمجھ اور بے وقوف ہے جو شریعت پر نکتہ چینی کرے

اپنے برابر خیال کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اونکا احکام بعید اور ضروری نہین ہو سکتے لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ف اور ناخون کا تراشنا ف یہ بھی سنت ہے واجب نہین ہے اور مستحب ہے کہ پہلے دونون ہاتھون کے ناخون کاٹے پھر پاؤن کے پہلے داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی سے شروع کرے پھر بیچ کی انگلی پھر اوسکے پاس والی انگلی پھر چھنگلیا پھر انگوٹھا پھر بائین ہاتھ مین چھنگلیا سے شروع کرے پھر اسکے پاس والی انگلی اسی طرح انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے پاؤن مین چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین پاؤن کی چھنگلیا پر ختم کرے (نووی) ف اور بغل کے بال اکھیڑنا ف یہ بالاتفاق سنت ہے اور افضل یہی ہے کہ اکھیڑے اگر اکھیڑ سکے اور مونڈنا اور نورہ لگانا بھی درست ہے اور یونس بن عبد الاعلی سے منقول ہے مین امام شافعی کے پاس گیا انکے پاس مزین تھا وہ انکی بغل کے بال مونڈرہا تھا انہون نے کہا مین جانتا ہون کہ اکھیڑنا سنت ہے لیکن مجھ سے نہین ہو سکتا درد کی وجہ سے اور مستحب ہے کہ پہلے داہنی بغل سے شروع کرے (نووی) ف اور مونچھ کترانا ف یہ بھی سنت ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے کترانا شروع کرے اور اختیار ہے کہ خود کترے یا دوسرے سے کترادے اور بغل کے بال خود لینا بہتر ہے اگر دوسرے سے منڈاوے تو بھی جائز ہے لیکن زیر ناف کے بال خود مونڈے اب اسمین اختلاف ہو کہ مونچھ کہانتک کترانا چاہیے مختار یہ ہے کہ یہانتک کتراوے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جاوے اور جڑ سے نہ کترے اور وہ جو حدیث مین آیا ہے سیٹ دو مونچھون کو مراد اس سے یہی ہے کہ جسقدر ہونٹ سے بڑھی ہوئی ہو اسی طرح داڑھی کے چھوڑنے کا حکم ہے اور فارس کے لوگون کی عادت تھی کہ وہ داڑھیون کو کترایا کرتے تھے شریعت مین اسکی ممانعت ہوئی اور علماء نے داڑھی مین دس باتین ایسی لکھی ہین جو ایک سے ایک زیادہ بری ہے ایک تو سیاہ خضاب کرنا داڑھی کا جب جہاد کی غرض سے نہو دوسرے زرد خضاب کرنا نیک لوگون کی مشابہت کے لیے نہ سنت کی پیروی کے واسطے تیسرے خضاب کرنا گندھک وغیرہ سے بالونکو جلدی سفید کرنے کے لیے تاکہ لوگ تعظیم اور ادب کرین اور یہ سمجھین کہ بزرگ ہین چوتھی اوائل شباب مین جبتک داڑھی کے بال نکلین تو انکا اکھیڑنا زیبائش کے لیے اور امردبنائی کیلیے پانچوین سفید بالون کا اکھیڑنا چھٹی بالون کی صفین جمانا نہ برتہ تاکہ عورتون کو بھلا معلوم ہو ساتوین اسکو گھٹانا رخسارون کے بال مونڈکر یا بڑہانا کنپٹی کے بالونکو ملاکر آٹھوین کنگھی کرنا بہ نیت نمائش نوین اسکو پریشان چھوڑ دینا بے پرواہی سے یا ریا سے اپنے تئین زاہد کہلانے کو دسوین اسکی سیاہی یا سفیدی کو دیکھنا غرور اور تکبر اور فخر کی نیت سے گیارہوین اسکو باندھنا اور گوندنا بارہوین اسکو منڈانا پر اگر عورت کی داڑھی نکل آوے تو اسکو مونڈ ڈالنا مستحب ہے انتہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَ الْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ

مالِكٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ترجمہ انس بن مالک نے کہا ہمارے لیے میعاد مقرر ہوئی مونچھ کترنے کی اور ناخون کاٹنے کی اور بغل کے بال نوچنے کی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کی کہ نہ چھوڑین ہم انکو چالیس رات سے زیادہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میٹ دو مونچھون کو اور چھوڑ دو ڈاڑھیون کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اُمِرْنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمکو حکم ہوا مونچھون کو جڑ سے کاٹنے کا اور ڈاڑھی کو چھوڑ دینے کا

ف یہ مسلمانون کی وضع قرار پائی حقیقت مین یہی وضع حکمت کے موافق ہے اور اس مین خوشنمائی اور صفائی دونون باتین ہین اب مونچھون کو بڑھانا اور ڈاڑھیون کو مونڈانا یہ مسلمانی چال کے بالکل برخلاف ہے اور کافرون اور فاسقون کا شیوہ ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللِّحٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو مشرکون کا نکال ڈالو مونچھون کو اور پورا رکھو ڈاڑھیون کو (یعنے چھوڑ دو انکو اور ان مین کتر بیونت نکرو) یہی قول ہے ایک جماعت کا ہمارے اصحاب مین سے اور بہت علماء کا اور قاضی عیاض نے کہا ڈاڑھی کا مونڈنا اور کترنا مکروہ ہے اور اسکے طول اور عرض مین سے بالون کا لینا اور برابر کرنا بہتر ہے اور مکروہ ہے کہ آدمی اپنے تئین ڈاڑھی بڑھا کر مشہور کرے جیسے ڈاڑھی کترا کر اور سلف نے اختلاف کیا ہے کہ ڈاڑھی کی حد کیا ہے بعضون نے کہا ہے کوئی حد نہین مگر اتنی نہ بڑھاوے کہ مشہور ہووے بلکہ کم کر دیوے اور امام مالک نے ڈاڑھی کو بہت لمبا کرنا مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے ایک مٹھی کی حد کر دی ہے جس قدر اس سے زیادہ ہو وہ کتر ڈالنا چاہیے اور بعضون نے اس کا کترنا مطلقاً مکروہ جانا ہے مگر حج یا عمرے مین اور مونچھون مین تو سلف کا یہ قول ہے کہ بالکل جڑ سے کتری جاوین یا مونڈی جاوین کیونکہ حضرت نے صاف فرمایا میٹ دو مونچھون کو اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور بہت لوگ اسطرف گئے ہین کہ مونچھون کا بالکل مونڈ ڈالنا مکروہ ہے اور امام مالک کہتے تھے کہ یہ مثلہ ہے اور جو کوئی ایسا کرے اسکو سزا دیجاوے اور مکروہ جانتے تھے انکا لینا اوپر سے اور ان لوگون کا یہ قول ہے کہ احفا اور جزا اور قص سب کے معنے کترنے کے ہین یعنے مونچھون کو کترنا چاہیے یہان تک کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جاوے اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ ان دونون امرون مین اختیار ہے جو چاہے کرے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور مختار یہ ہے کہ ڈاڑھی تو اپنے حال پر چھوڑ دی جاوے اسمین کمی نہ کرین اور مونچھین اتنی کترین کہ ہونٹ کا کنارہ

کھا ہے (نووی) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کترو مونچھون کو اور لٹکاؤ داڑھیون کو اور خلاف کرو فارسیون کا یعنی آتش پرستون کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيْعٌ اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس باتین پیدایشی سنت ہین ایک تو مونچھین کترنا دوسرے داڑھی چھوڑ دینا تیسرے مسواک کرنا چوتھی ناک مین پانی ڈالنا پانچوین ناخون کاٹنا چھٹی پورون کا دھونا (کانون کے اندر اور ناک اور بغل اور رانون کا دھونا) ساتوین بغل کے بال اکھیڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال لینا نوین پانی سے استنجا کرنا (یا شرمگاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑک لینا) مصعب نے کہا مین دسوین بات بھول گیا شاید کلی کرنا ہو وکیع نے کہا انتقاص الماء سے (جو حدیث مین وارد ہے) استنجا مراد ہے عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَبُوْهُ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا بَابُ الْاِسْتِطَابَةِ باب استنجے کے بیان مین عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ فَقَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ ترجمہ سلمانؓ سے روایت ہے انسے کہا گیا تمہارے نبی نے تمکو ہر ایک بات سکھائی یہانتک کہ پاخانہ اور پیشاب کو بھی انہون نے کہا ہان ہمکو آپ نے منع کیا قبلے کی طرف منہ کرنے سے پیشاب اور پاخانہ کے لیے ف نووی نے کہا اس مسئلے مین علمار کے کئی مذہب ہین ایک تو امام مالک اور امام شافعی کا مذہب ہے وہ یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ مین قبلے کی طرف منہ کرنا جنگل مین حرام ہے مگر آبادی مین حرام نہین اور یہی روایت ہے عباس بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور شعبی اور اسحاق بن راہویہ اور احمد بن حنبل سے دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہر جگہ حرام ہے جنگل مین ہو یا آبادی مین اور یہی قول ہے ابو ایوب انصاری اور مجاہد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور ابو ثور اور احمد کا دوسری روایت مین تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہر جگہ درست ہے مکان مین ہو یا جنگل مین اور یہی مذہب ہے عروہ بن زبیر اور ربیعہ کا جو شیخ تھے امام مالک کے اور داؤد ظاہری کا چوتھا مذہب یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ کرنا نہین درست نہین ہے نہ مکان مین نہ جنگل مین لیکن پیٹھ کرنا درست

ہے اور یہ ایک روایت ہے امام ابو حنیفہ اور امام احمد سے دوسرے مذہب والون کی دلیل وہ صحیح حدیثین ہین جن مین مطلقاً ممانعت
وارد ہین جیسے سلمان رضی کی حدیث اور ابو ایوب اور ابو ہریرہ وغیرہما کی انہون نے کہا کہ یہ ممانعت قبلے کی عظمت کے سبب
سے ہے اور یہ بات ہر جگہہ موجود ہے خواہ جنگل ہو یا مکان ہو اور اگر مکان کی آڑ کے سبب سے یہ امر جائز ہو تو چاہیے کہ جنگل
مین بھی جائز ہو اسلیے کہ جنگل مین بھی ہمارے اور کعبے کے بیچ مین پہاڑ اور نالے وغیرہ حائل ہین تیسرے مذہب والون
کی دلیل ابن عمر رضی کی حدیث ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوے
اور کعبے کی طرف پیٹھ کیے ہوے دیکھا حاجت کیوقت اور حضرت عائشہ رضی کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یہ خبر پہونچی کہ بعضے لوگ قبلے کی طرف منہ کرنا حاجت کے وقت مکروہ جانتے ہین آپ نے فرمایا ہان ایسا خیال کرتے ہو
تب آپنے فرمایا میری کھڈی قبلے کی طرف کر دو اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند مین اور ابن ماجہ نے باسناد
حسن روایت کیا ہے چوتھے مذہب والون کی دلیل سلمان رضی کی حدیث ہے پہلے مذہب والون کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی کی حدیث
ہے اور حضرت عائشہ رضی کی اور حدیث جابر رضی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا پیشاب مین قبلے کیطرف
منہ کرنے سے پھر مین نے دیکھا آپ کو وفات کے ایک سال پہلے آپ قبلے کیطرف منہ کرتے تھے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی
وغیرہما نے باسناد حسن اور حدیث مروان اصفر کی جنہون نے ابن عمر کو دیکھا انہون نے اونٹنی کو بٹھایا قبلے کے سامنے
پھر اسکی آڑ مین پیشاب کرنے لگے مین نے کہا یہ تو منع ہے انہون نے کہا منع جب ہے جب کھلے میدان مین ایسا کرے اگر
قبلے مین اور استنجا کرنے والے مین کوئی چیز حائل ہو تو منع نہین روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور یہ حدیثین صحیح ہین
جن سے اس امر کا جواز مکان مین ثابت ہوتا ہے اور ابو ایوب اور سلمان اور ابو ہریرہ کی حدیثین جو ممانعت مین وارد
ہین وہ محمول ہین صحرا پر تاکہ جمع ہو جاوے حدیثون مین اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ حدیثون مین جمع کرنا ضرور ہے جب
جمع ہو سکے اور یہان پر تو جمع ممکن ہے اور جنگل اور مکان مین صرف فرق یہ ہے کہ جنگل مین قبلے کیطرف منہ اور پیٹھ کرنے
کی کوئی ضرورت نہین اور مکان مین کبھی ضرورت ہوتی ہے مثلاً کھڈیان اسی طرف بنی ہون اور طرف جگہہ نہو
اور جس نے پیٹھ کرنا درست سمجھا ہے اسکے رد کے لیے بہت سی صحیح حدیثین موجود ہین جنمین مطلقاً ممانعت آئی ہے
جیسے ابو ایوب وغیرہ کی حدیث اب امام شافعی کے مذہب کے موافق مکان مین قبلے کیطرف منہ اور پیٹھ کرنا اسوقت
درست ہے جب دیوار مکان کی تین ہاتھ یا اس سے کم فاصلے پر ہو اور وہ دیوار یا آڑ اسقدر اونچی ہو کہ اعضاء اسفل
کی آڑ ہو سکے اسکا اندازہ پالان کی پچھلی لکڑی سے کیا ہے اور وہ دو تہائی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے پھر اگر تین ہاتھ
سے زیادہ فاصلہ ہو یا آڑ اس سے چھوٹی ہو تو منہ کرنا یا پیٹھ کرنا حرام ہوگا مثل جنگل کے اور ہمارے بعض اصحاب کے
نزدیک ہر حال مین مکان مین یہ امر درست ہے اور جنگل مین درست نہین لیکن صحیح پہلا قول ہے اور کچھ فرق نہین
آڑ مین خواہ جانور کی ہو یا دیوار کی یا ٹیلے کی یا پہاڑ کی اور اگر اپنا دامن قبلے کیطرف لٹکا دے تو اسمین اختلاف ہے

صحیح یہ ہے کہ درست ہے اسلیئے کہ آڑ ہوگئی اب جہان منہ کرنا یا پیٹھ کرنا درست ہے وہان بھی کراہت ہے لیکن جمہور کے
نزدیک مکروہ نہیں اور مختار یہ ہے کہ اگر تکلیف اور حرج ہو اور طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے تو مکروہ نہیں ورنہ مکروہ ہے اور عمل کرنا
درست ہے قبلے کی طرف منہ کرکے مکان میں ہو یا جنگل میں ہمارا اور ابوحنیفہ اور احمد اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور اگلی
لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہے ابن قاسم نے اسکو جائز رکھا ہے اور ابن حبیب نے مکروہ کہا ہے لیکن صحیح جواز ہے اور بیت المقدس
کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے لیکن مکروہ ہے اور اگر پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلے کیطرف منہ یا پیٹھ کرنے سے حرج ہو
پھر استنجے کے وقت ایسا کرے تو جائز ہے **ت** یا ہم استنجا کرین داہنے ہاتھ سے **ف** یہ امر بالاتفاق
منع ہے مگر حرام نہیں ہے اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک حرام ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ داہنے ہاتھ سی استنجا کے
متعلق کوئی کام نہ لیوے مگر عذر سے اگر پانی سے استنجا کرے تو داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ کو پھیر
ذکر پر یا دبر پر اور اگر ڈھیلے سی استنجا کرے تو مقعد کو بائیں ہاتھ سے پونچھے اور ذکر کو ڈھیلا زمین پر یا دونوں پانو کے
بیچ مین رکھکر اس سے پونچھے اور بائیں ہاتھ سے ذکر کو تھامے اور جو یہ نہ ہو سکے تو ڈھیلا داہنے ہاتھ مین لیوے
اور ذکر کو بائیں ہاتھ سے پونچھے اور داہنا ہاتھ نہ ہلاوے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ذکر کو داہنے ہاتھ سے
تھامے اور ڈھیلے کو بائیں ہاتھ مین لیوے اور یہ صحیح نہیں ہے (نووی) **ت** یا تین پتھرون سے کم مین
استنجا کرین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین بار پونچھنا واجب ہے اور اس مسئلے
مین علماء کا اختلاف ہمارا مذہب یہ ہے کہ ڈھیلے سی استنجا کرنے مین نجاست کا دور کرنا ضرور ہے اور تین بار
پونچھنا ضرور ہے اگر ایک بار یا دو بار پونچھا اور نجاست دور ہوگئی تو تیسری بار پھر پونچھنا ضرور ہے اور یہی قول ہے
احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد نے کہا کہ واجب صاف کرنا ہے نجاست
سے اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی ہوجاوے تو کافی ہے اور ہمارے بعض اصحاب کا بھی یہی قول ہے لیکن مشہور
مذہب وہی ہے جو پہلے بیان کیا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر ایسے ڈھیلے یا پتھر سے استنجا کیا جس کے تین
کونے ہون اور ہر ایک کونے سے ایک ایک بار پونچھے تو کافی ہوجاویگا اسلیئے کہ مقصود تین بار پونچھنا ہے اور تین
پتھر یا ڈھیلے بہتر ہیں ایسے ایک پتھر یا ڈھیلے سے اور اگر آگے اور پیچھے دونون طرف استنجا کرے تو چھ بار پونچھنا
ضرور ہے اور بہتر یہ ہے کہ چھ ڈھیلے ہون لیکن اگر ایک ہی ڈھیلا چھ کونے والا ہو تو درست ہے اسی طرح موٹے
دبیز کپڑے سی جسمین دوسری طرف تری نہ پہونچے استنجا کرنا درست ہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر تین
ڈھیلون سے صفائی ہوجاوے تو اب چوتھا ڈھیلا نہ لیوے ورنہ چوتھا ڈھیلا لینا ضرور ہے اب پانچوان لینا مستحب
ہے طاق کرنے کے لیے اگر چوتھے سے صفائی ہوگئی ہو ورنہ پانچوان لینا واجب ہے اب چھٹا نہ لیوے اور جو پانچوین
سے صفائی نہ ہو تو چھٹا لینا واجب ہے اور چھٹے سے صفائی ہوجاوے تو ساتوان مستحب ہے طاق کرنے کیلئے غرض

باب النهي عن استقبال القبلة بغائط او بول

کلتہ ہے کہ اگر صفائی طاق سے ہوجاوے تو اب بڑہا دے اور جو جفت سے ہو تو ایک بڑہا کر طاق کر لیوے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حدیث میں پتھرون کا ذکر کیا ہے اس سے بعض اہل ظاہر نے سوا پتھر کے اور کسی چیز سے استنجا کرنا ناجائز سمجھا ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ پتھر کی کوئی تخصیص نہین بلکہ چیندی اور لکڑے سے بھی استنجا درست ہے اور غرض یہ ہے کہ ایسی چیز ہو جس سے نجاست دور ہو اور یہ امر سوا پتھر کے اور چیزون سے بھی ہوسکتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پتھرون کا ذکر اسلیے کیا ہے کہ اکثر پتھر سہل سے ملجاتے ہین اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آپنے منع کیا ہڈی اور گوبر اور لید سے استنجا کرنے سے اگر پتھر کی تخصیص منظور ہوتی تو سوا پتھر کے سب چیزون سے منع کرتے (نووی) **ت** یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کرین **ف** نووی نے کہا گوبر سے مقصود ہر ایک نجس چیز ہے اوس سے استنجا کرنا درست نہین اور ہڈی کی ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ وہ جنون کی خوراک ہے اسیطرح ہر ایک کھانے کی چیز سے استنجا منع ہے اور جانور کے ہر ایک جز سے اور کتابون کے ورقون سے نجس چیز رقیق ہو پانی کی طرح یا جمی ہوئی ہو اوس سے کسیطرح استنجا درست نہین اگر کسی نے اوس سے استنجا کیا تو درست نہ ہوگا اور پہر صاف پانی سے استنجا کرنا پڑیگا ڈھیلہ کافی نہ ہوگا اس لیے کہ مقام استنجا نجس ہوگیا اجنبی نجاست سے اور جو کسی کھانے کی چیز پاک سے استنجا کیا تو صحیح یہ ہے کہ درست نہ ہوگا لیکن ڈھیلے سے استنجا اوسکے بعد کافی ہے اگر نجاست اپنے مقام سے زیادہ نہین بڑہی اور بعضون نے کہا استنجا درست ہوجاویگا مگر گنہگار ہوگا (نووی) **عن** سلمان قال قال لنا المشركون انى ارى صاحبكم يعلمكم حتى يعلمكم الخراءة فقال اجل انه نهانا ان يستنجى احدنا بيمينه او يستقبل القبلة ونهانا عن الروث والعظام وقال لا يستنجى احدكم بدون ثلثة احجار **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے ہم سے مشرکون نے کہا ہم دیکھتے ہین تمہارے صاحب کو وہ تمکو ہر چیز سکھلاتے ہین یہانتک کہ پاخانہ اور پیشاب کرنا بھی سلمان نے کہا بیشک آپنے ہمکو منع کیا ہے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے یا قبلے کی طرف منہ کرکے اور منع کیا ہے ہمکو گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے اور آپنے فرمایا ہے کوئی تم مین سے استنجا نہ کرے تین پتھرون کے بغیر یا تین پتھرون سے کم مین **عن** جابر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتمسح بعظم او ببعر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھنا ہڈی یا اونٹ کی مینگنی سے یعنی استنجا کرنا ان چیزون سے **عن** ابى ايوب ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ببول ولا غائط ولكن شرقوا او غربوا قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت قبل القبلة فننحرف عنها ونستغفر الله **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پائخانہ کو جاؤ تو قبلہ کیطرف منہ کرو نہ پیٹھ کرو اوس طرف پائخانہ یا پیشاب مین بلکہ پورب پچھم

طرف منہ کرو **ف** نووی نے کہا یہ مدینے والون کے لیے خاص حکم ہے یا جنکا قبلہ پورب یا پچھم کی طرف
نہو **ف** ابو ایوب نے کہا پہر ہم شام کے ملک مین آئے دیکھا تو گھڈیان قبلے کی طرف بنی ہوئی ہین ہم
اونسے منہ پہیر لیتے اور خدا سے استغفار کرتے تھے **عن** ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه

حاجت مین یستقبلون

وآله وسلم قال اذا جلس احدکم علی حاجته فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی حاجت بیٹھے تو قبلہ
کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ

باب الرخصة فی ذلک فی الابنیة اس امر کی رخصت کا بیان

عن واسع بن حبان قال کنت اصلی فی المسجد وعبد الله بن عمر مسند
ظهره الی القبلة فلما قضیت صلاتی انصرفت الیه من شقی فقال عبد الله یقول ناس اذا قعدت
للحاجة تکون لک فلا تقعد مستقبل القبلة ولا بیت المقدس قال عبد الله ولقد رقیت علی
ظهر بیت فرأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قاعدا علی لبنتین مستقبلا بیت المقدس
لحاجته **ترجمہ** واسع بن حبان سے روایت ہے مین نماز پڑہتا تہا مسجد مین اور عبد اللہ اپنی پیٹھ قبلے
کی طرف لگائے ہوئے بیٹھے تہے جب مین نماز پڑہ چکا تو ایک طرف سے اونکے پاس گیا عبد اللہ نے
کہا لوگ کہتے ہین جب حاجت کو بیٹھو تو قبلے اور بیت المقدس کیطرف منہ نہ کرو اور مین چھت پر چڑہا تو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو اینٹون پر بیٹھے ہوئے دیکھا حاجت کے لیے بیت المقدس کیطرف منہ کیے
ہوئے اور جب بیت المقدس کی طرف منہ ہوگا تو قبلے کی طرف پیٹھ ہوگی **عن** ابن عمر قال رقیت
علی بیت اختی حفصة فرأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قاعدا لحاجته مستقبل الشام مستدبر
القبلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین اپنی بہن حفصہ کے گہر پر چڑہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھا حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے شام کی طرف منہ تہا اور قبلے کی طرف پیٹھ تھی

باب النهی عن الاستنجاء بالیمین داہنے ہاتھ استنجا کرنا منع ہے

عن ابی قتادة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یمس احدکم ذکره بیمینه وهو یبول ولا یتمسح من الخلاء بیمینه
ولا یتنفس فی الاناء **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنا ذکر پیشاب کرنے مین داہنے ہاتھ سے نہ تھامے اور پاخانے کے بعد داہنے ہاتھ
سے استنجا کرے اور برتن مین پہونک نہ مارے **ف** نووی نے کہا استنجا مین ذکر داہنے ہاتھ سے
تھامنا مکروہ ہے کراہت تنزیہی نہ تحریمی جیسے اوپر گذرا اور مقصود یہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے کسی طرح
کی مدد نہ لیوے استنجا مین اور برتن مین پہونک مارنا اسلیے منع ہوا کہ شاید منہ یا ناک مین سے کوئی چیز نکلکر
پانی مین گرے لیکن پانی کے باہر پہونکنا سنت ہے تین بار **عن** ابی قتادة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم اذا دخل احدکم الخلاء فلا یمس ذکره بیمینه **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے پاخانہ جاوے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا برتن مین پھونکنے سے اور اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند کرتے تہے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت مین اور کنگہی کرنے مین اور جوتا پہننے مین **ف** نووی نے کہا یہ ایک قاعدہ مستمرہ ہے شرع مین اور وہ یہ ہے کہ جو کام دنیا مین فراغت کہتے ہین جیسے کپڑا پہننا اور پاجامہ پہننا اور موزہ پہننا اور مسجد مین جانا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخون کاٹنا اور مونچھ کترانا اور بالون مین کنگہی کرنا اور بغل کے بال مونڈوانا اور سلام پہیرنا نماز کے بعد اور وضو کی اعضاء دہونا اور پاخانہ سے نکلنا اور کہانا اور پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود چومنا اور جو باتین انکی مثل ہین ان سب مین داہنی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے اور جو باتین انکے خلاف ہین جیسے پاخانہ جانا اور مسجد سے نکلنا اور ناک چھنکنا اور استنجا کرنا اور کپڑا اوتارنا اور پاجامہ یا موزہ اوتارنا اور جو کام انکے مثل ہین ان مین بائین طرف سے شروع کرنا مستحب ہے اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ داہنی جانب کو بائین جانب پر بزرگی اور شرف ہے اور اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ وضو مین داہنے ہاتھ یا پاؤن کو پہلے دہونا سنت ہے اگر اسکے خلاف کرے تو فضیلت جاتی رہے گی لیکن وضو صحیح ہو جاوے گا اور شیعہ کے نزدیک یہ امر واجب ہے اور انکے خلاف کا اعتبار نہین اور بائین طرف سے شروع کرنا اگرچہ درست ہے لیکن مکروہ ہے شافعی نے صاف یہ کہدیا ہے اور سنن ابو داود اور ترمذی مین باسانید حسنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم پہنو یا وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کرو اور یہ نص ہے داہنی طرف سے شروع کرنے مین اب اسکا خلاف کرنا مکروہ ہے یا حرام اور علماء کا اجماع ہے اسپر کہ حرام نہین ہے تو مکروہ ہوگا اور بعض اعضاء وضو کے ایسے ہین جنمین داہنی طرف سے شروع کرنا مستحب نہین بلکہ داہنے اور بائین دونون کی ایک بارگی طہارت کرنا چاہیے جیسے دونون کان دونو ہتہیلیان دونو رخسارے اگر یہ امر نہ ہوسکے تو داہنے سے شروع کرے (نووی) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي نَعْلَيْهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا ہر ایک کام مین پسند کرتے جوتا

باب النہی عن التخلی فی الطرق والظلال راستہ اور سایہ مین پاخانہ پھرنے کی ممانعت

پہننے مین اور کنگھی کرنے مین اور طہارت کرنے مین (بخاری کی روایت مین ہے جہان تک آپ سے ہو سکتا ہر ایک کام مین) **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم لعنت کے دو کامون سے یعنے جنکی وجہ سے لوگ تمپر لعنت کرین لوگون نے کہا وہ لعنت کے دو کام کونسے ہین آپ نے فرمایا ایک تو راہ مین جدہر سے لوگ آتے جاتے ہون پاخانہ پھرنا دوسری سایہ دار جگہ مین (جہان لوگ بیٹھ کر آرام لیتے ہون) پاخانہ پھرنا ان دونون کامون سے لوگون کو تکلیف ہوگی اور وہ برا کہین گے لعنت کرینگے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل حائطا وتبعہ غلام معہ میضأۃ وہو اصغرنا فوضعہا عند سدرۃ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجتہ فخرج علینا وقد استنجی بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ کے اندر گئے اور آپکے پیچھے ایک لڑکا گیا اسکے پاس ایک بدہنا تھا وہ لڑکا ہم سب مین چھوٹا تھا اس نے بدہنا ایک بیر کے پاس دہر دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوے اور باہر نکلے پانی سے استنجا کرکے **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام نحوی اداوۃ من ماء وعنزۃ فیستنجی بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاخانہ جاتے مین اور ایک لڑکا میرے برابر پانی کا ڈول اور برچھی اٹھاتے پھر آپ استنجا کرتے پانی سے (اور برچھی اسواسطے ساتھ رکھتے کہ اسکو سامنے گاڑ کے نماز پڑہین) **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتبرز لحاجتہ فآتیہ بالماء فیغتسل بہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت کو کھلے میدان مین جاتے (لوگون کی نظر سے دور) پھر مین آپ پاس پانی لاتا آپ اس سے استنجا کرتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ حاجت کو دور جانا چاہیے لوگون کی نگاہ سے دوسری یہ کہ جو شخص فضیلت رکھتا ہو وہ اپنے ساتھیون مین سے کسی سے کام لے سکتا ہے تیسری یہ کہ خدمت صالحین اور اہل فضیلت کی مستحب ہے چوتھی یہ کہ پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے اور صرف پتھرون پر قناعت کرنے سے بہتر ہے اور لوگون نے اختلاف کیا ہے اس مسئلے مین لیکن جمہور سلف اور خلف اور اہل فتوی اسطرف گئے ہین کہ ڈھیلون سے استنجا کرکے پھر پانی سے دہونا افضل ہے اور صرف ایک چیز پر اقتصار کرنا جائز ہے اور بعض سلف کے نزدیک ڈھیلون پر اقتصار کرنا افضل ہے اور ابن حبیب مالکی نے کہا ڈھیلا کافی نہین ہین مگر اس صورت مین جب پانی نہ ملے اور بعض لوگون نے ان حدیثون سے یہ استدلال کیا ہے کہ برتن سے وضو کرنا بہتر ہے حوض یا تالاب سے وضو کر لینے سے مگر یہ استدلال مقبول نہین قاضی عیاض نے کہا اس قول کی کچھ اصل نہین

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ امر منقول ہے کہ آپ نے حوض کو پایا ہو پھر اسکو چھوڑ کر برتن سے وضو اختیار کیا ہو انتہی

باب المسح علی الخفین موزون پر مسح کرنے کا بیان **فائدہ** نووی نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ موزون پر مسح کرنا جائز ہے سفر اور حضر دونون مین برابر ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو اور شیعون نے خلاف کیا اسمین کسی جسکا اعتبار ہو البتہ خوارج نے اسکا انکار کیا ہے اور انکا اختلاف کا اعتبار نہین اور امام مالک سے اسمین کئی روایتین ہین اور مشہور روایت جمہور کے موافق ہے اور موزون کے مسح کو بہت صحابہ نے نقل کیا ہے حسن بصری نے کہا مجھسے ستر صحابیون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسح کرتے تھے موزون پر اور مین نے شرح مہذب مین ان صحابہ مین سے اکثر کا نام بیان کیا ہے اور کئی عمدہ باتین کہی ہین اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ مسح موزون پر افضل ہے یا پاؤن کا دہونا ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ پاؤن دہونا افضل ہے اور یہی قول ہے حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ایوب انصاریؓ کا اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مسح افضل ہے اور یہی قول ہے شعبی اور حکم اور حمادؒ کا اور احمد سے اس باب مین دو روایتین ہین صحیح یہ ہے کہ مسح افضل ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ دونون برابر ہین ابن منذر نے اسی کو اختیار کیا ہے ❀

عن همام قال بال جرير ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل تفعل هذا فقال نعم رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بال ثم توضأ ومسح على خفيه قال الاعمش قال ابراهيم كان يعجبهم هذا الحديث لان اسلام جرير كان بعد نزول المائدة **ترجمہ** ہمام سے روایت ہے جریرؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور مسح کیا موزون پر لوگون نے کہا تم ایسا کرتے ہو انہون نے کہا ہان مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور مسح کیا دونون موزون پر اعمش نے کہا ابراہیم نے کہا لوگون کو یہ حدیث بہت بھلی معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر سورہ مائدہ کے اترنے کے بعد مسلمان ہوے تھے **ف** اور سورۂ مائدہ مین وضو کی آیت ہے جسمین پاؤن دہونے کا حکم ہے اب اگر جریر اس سورت کے اترنے سے پہلے مسلمان ہو چکے ہوتے تو یہ گمان ہو سکتا کہ انکی حدیث سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہو گئی ہو اور جب وہ اس سورت کے اترنے کے بعد اسلام لائے تو اب یہ گمان ہرگز نہین ہو سکتا اور سنن بیہقی مین ابراہیم بن ادہم سے مروی ہے انہون نے کہا مینے موزون کے مسح مین جریرؓ کی حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہین سنی (نووی) **عن** الاعمش في هذا الاسناد بمعنى حديث ابي معاوية غير ان في حديث عيسى وسفيان قال فكان اصحاب عبد الله يعجبهم هذا الحديث لان اسلام جرير كان بعد نزول المائدة **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ عبد اللہ کے ساتھیون کو یہ حدیث بھلی معلوم ہوتی اسلیے کہ جریر سورۂ مائدہ کے اترنے کے بعد مسلمان ہوے تھے **عن** حذيفة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فانتهى الى سباطة قوم فبال قائما فتنحيت فقال ادنه فدنوت حتى قمت عند عقبيه فتوضأ فمسح

علی حقیقتہ ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تہا آپ ایک قوم کے گھورے
پر پہنچے تو کھڑے ہوکر پیشاب کیا ف نووی نے کہا علما نے اسکے سبب میں کئی وجہیں بیان کی ہیں ایک تو
وہ جو شافعی سے بھی منقول ہے کہ عرب کے لوگ پشت کے درد کا علاج کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے کرتے تھے اور ہم یہہ
سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پیٹھ کے درد کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا دوسری وجہ یہ ہے کہ جسکو
بیہقی نے باسناد ضعیف نقل کیا ہے کہ آپ کے گھٹنوں کے اندر درد تھا تیسرے وجہ یہ ہو کہ آپکو جگہہ نہ ملی بیٹھنے کی
اسلیے آپ لاچار ہو کر کھڑے رہے اور امام ابو عبداللہ مازری اور قاضی عیاض نے ایک چوتھی وجہ بیان کی ہے وہ یہ ہے
کہ کھڑے ہونے میں دبر سے حدث نہ نکلنے کا اطمینان ہوتا ہے برخلاف بیٹھنے کے اور اسیواسطے حضرت عمرؓ نے کہا ہے
کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا دبر کو روکے رکھتا ہے حدث نکلنے سے اور ایک پانچویں وجہ بھی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ
آپ نے کھڑے ہو کر اسلیے پیشاب کیا تہا تاکہ اسکا جواز معلوم ہو مگر ایک ہی بار ایسا کیا اور ہمیشہ کی عادت آپکی یہ
تھی کہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے یہ امر ثابت ہوا انہوں نے کہا جو کوئی تم سے کہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تہے تو ہرگز نہ مانو آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے روایت
کیا اسکو احمد بن حنبل اور ترمذی اور نسائی اور بہت لوگوں نے اور اسناد اسکا بہتر ہے اور کھڑے ہوکر پیشاب
کرنے کی ممانعت میں کئی حدیثیں مروی ہیں لیکن وہ ثابت نہیں ہیں پر حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ثابت ہے
اسیواسطے علما نے کہا ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے اگر عذر نہ ہو اور یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی
ابن منذر نے اشراق میں لکھا ہے کہ علما نے اختلاف کیا ہے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں تو حضرت عمرؓ اور زیدؓ
بن ثابت اور ابن عمرؓ اور سہل بن سعدؓ سے یہ امر ثابت ہے کہ انہوں نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا ہے اور ایسا ہی
منقول ہے انسؓ اور علیؓ اور ابوہریرہؓ سے اور ایسا ہی کہا ہے ابن سیرین اور عروہ بن زبیر نے اور ابن مسعودؓ اور
شعبی اور ابراہیم بن سعد نے اسکو مکروہ جانا ہے ابراہیم بن سعد اس شخص کی گواہی نہیں قبول کرتے تھے
جو کھڑے ہوکر پیشاب کرے اور اس مسئلہ میں ایک تیسرا قول ہے وہ یہ کہ اگر پیشاب کرنے کی جگہہ ایسی ہو جس میں
سے پیشاب کے قطرے اڑیں تو کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے اور جو اڑنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ نہیں امام مالک
کا یہی قول ہے ابن منذر نے کہا پیشاب بیٹھ کر کرنا میرے نزدیک بہتر ہے اور کھڑے ہوکر بھی درست ہے
اور یہ سب ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام ہوا کلام ابن منذر کا لیکن ایک قوم کے گھورے
پر آنا پیشاب کرنے کے لیے تو یہ اسوجہ سے ہوگا کہ وہ لوگ اس سے برا نہ مانتے ہونگے بلکہ خوش ہوتے ہونگے
اور جس شخص کو ناراضگی نہ ہو اسکی زمین میں پیشاب کرنا یا اسکا کھانا کھانا درست ہے اور اسکی مثالیں بہت ہیں
یا وہ گھورا خاص اس قوم کا نہ ہوگا بلکہ سب گھروں کے صحن میں مشترک ہوگا لیکن انکے گھر کے قریب ہوگا اور

وجہ سے انکی طرف نسبت کیا گیا اور یہ جو آپنے گھوڑے پر پیشاب کیا اور دور تشریف نہ لیگئے حالانکہ آپکی عادت
یہ تھی کہ حاجت کیلیے دور جاتے تو قاضی عیاض نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ آپ لوگون کو سمجہانے مین
اپنے اور کامون مین مصروف تہے دفعۃً آپکو پیشاب کی حاجت ہوئی اور اسوقت دور جانا ممکن نہوا اسلیے آپ
گھوڑے پر چلے گئے (نووی) **ت** مین سرک گیا آپنے فرمایا نزدیک آ مین نزدیک چلا گیا **ف** آپنے
نزدیک اسواسطے بلایا تاکہ لوگون سے آڑ ہوجاوے دوسری یہ کہ آپکی غرض پیشاب کرنا تہی نہ پاخانہ اور
دوسری حدث سے بھی اطمینان تہا اسلیے پاس بلانے مین کوئی قباحت نہ تہی (نووی) **ت** یہانتک
کہ آپکی ایڑیون کے پاس کھڑا ہوا پہر آپنے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** نووی نے کہا یہ حدیث بہت
سے فوائد پر مشتمل ہے ایک تو موزون پر مسح کرنا دوسری حضر مین مسح جائز ہونا تیسری کھڑے ہوکر پیشاب
جائز ہونا چوتھی پیشاب کرنے والے سے دوسرا آدمی نزدیک ہے تیکا جواز پانچوین پیشاب کرنے والے کا بلانا دوسرے
کو آڑ کے لیے چھٹی پردہ کرنے کا استحباب ساتوین جواز پیشاب کا گہرون کے نزدیک **عن** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ
اَبُوْمُوْسٰی یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَبُوْلُ فِیْ قَارُوْرَۃٍ وَّیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ جِلْدَ
اَحَدِھِمْ بَوْلٌ قَرَضَہٗ بِالْمَقَارِیْضِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ لَوَدِدْتُّ اَنَّ صَاحِبَکُمْ لَا یُشَدِّدُ ھٰذَا التَّشْدِیْدَ
فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَۃً خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ
کَمَا یَقُوْمُ اَحَدُکُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْہُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِہٖ حَتّٰی فَرَغَ

عقبیہ

ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے ابو موسیٰ نہایت سختی کرتے تہے پیشاب مین وہ پیشاب کیا کرتے تہے ایک شیشہ
مین اور کہتے تہے بنی اسرائیل مین جب کسی کے بدن کو پیشاب لگ جاتا تو وہ کھال کو کترنیون سے حذیفہ
نے کہا مین چاہتا ہون کہ ابو موسیٰ ایسی سختی نہ کرتے تو بہتر تہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
چلا جاتا تہا آپ ایک قوم کے گھوڑے پر آئے دیوار کے نیچے آپ کھڑے ہوئے جسطرح سے تم مین کوئی کھڑا
ہوتا ہے پہر پیشاب کیا مین دور ہٹا آپنے اشارہ فرمایا پاس آ یہانتک کہ مین آپکی ایڑیون کے پاس کھڑا
رہا جبتک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہوئے **ف** حذیفہ کی غرض اس حدیث کے بیان کرنے مین یہ تہی کہ اتنی
سختی ابو موسیٰ کی سنت کے خلاف ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا اور
چھینٹین اڑنے کا خیال کیا اور شیشے وغیرہ مین پیشاب نہین کیا جیسا ابو موسیٰ کرتے تہے **عن** الْمُغِیْرَۃِ
ابْنِ شُعْبَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ فَاتَّبَعَہُ الْمُغِیْرَۃُ بِاِدَاوَۃٍ فِیْہَا
مَاءٌ فَصَبَّ عَلَیْہِ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِہٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ رُمْحٍ مَکَانَ
حِیْنَ حَتّٰی ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کام کو نکلے انکو

پیچھے مغیرہؓ پانی کا ڈول لے کر گئے اور جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو پانی ڈالا آپ پر (یعنے وضو کے وقت) پھر وضو کیا اور
مسح کیا موزوں پر ابن رمح کی روایت میں یوں ہے پانی ڈالا آپ پر یہانتک کہ آپ فارغ ہوئے حاجت سے (یعنے
وضو سے) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ
مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے پھر مونھ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے
اور مسح کیا سر پر پھر مسح کیا موزوں پر عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي فَتَوَضَّأَ
وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے میں ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
تھا آپ اترے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر آئے تو میں نے آپ پر پانی ڈالا ڈول سے جو میرے پاس تھا آپنے
وضو کیا اور مسح کیا موزوں پر ف نووی نے کہا اس حدیث سے اور اسامہ بن زیدؓ کی حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا
ہے کہ وضو میں دوسرے سے مدد لینا درست ہے اور بعضی حدیثوں میں اسکی ممانعت آئی ہے لیکن وہ ثابت نہیں اور
ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ مدد لینا تین قسم ہے ایک تو یہ کہ پانی لانے میں کسی سے مدد لیوے اور یہ نہ مکروہ ہے
نہ اسمیں کچھ قباحت ہے دوسری یہ کہ اعضاء کے دھونے میں مدد لیوے یعنے دوسرا شخص اُسکے عضا کو دھووے
یہ مکروہ ہے مگر ضرورت کے وقت جائز ہے تیسری یہ کہ دوسرا شخص صرف پانی ڈالے اسکا ترک اولی ہے پر مکروہ
ہے یا نہیں اسمیں دو قول ہیں اور جب کوئی دوسرا پانی ڈالے تو وہ وضو کرنے والے کے بائیں طرف کھڑا ہو
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ
الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي
فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ
فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى
ترجمہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپنے فرمایا اے مغیرہ چھاگل
لے لے پانی کی میںنے لے لی اور آپکے ساتھ نکلا آپ چلے یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہوگئے اور حاجت سے
فارغ ہوئے پھر لوٹ کر آئے آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے شام کا تنگ آستینوں کا آپنے چاہا اپنے ہاتھ آستینوں
سے باہر نکالنا مگر نہ نکل سکے تو آپنے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا پھر مینے وضو کا پانی ڈالا آپنے وضو کیا جیسے نماز کے
لیے وضو کرتے ہیں پھر مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ

وَاَنۡتَہٗ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیۡہِ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے حاجت کے واسطے جب
لوٹے تو مین پانی کا ڈول لے کر آیا اور آپ پر پانی ڈالا آپنے دونون ہاتھ دہوے پھر منہ دھویا پھر ہاتھ دھونا چاہا پر
جُبہ تنگ تھا آخر دونون ہاتھونکو جبے کے نیچے سے نکالا اور دھویا انکو اور سر پر مسح کیا اور موزون پر مسح کیا پھر ہمارے
ساتھ نماز پڑہی عَنِ الۡمُغِیۡرَۃِ بۡنِ شُعۡبَۃَ قَالَ کُنۡتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیۡلَۃٍ
فِیۡ مَسِیۡرٍ فَقَالَ لِیۡ اَمَعَکَ مَاءٌ قُلۡتُ نَعَمۡ فَنَزَلَ عَنۡ رَاحِلَتِہٖ فَمَشٰی حَتّٰی تَوَارٰی فِیۡ سَوَادِ اللَّیۡلِ
ثُمَّ جَاءَ فَاَفۡرَغۡتُ عَلَیۡہِ مِنَ الۡاِدَاوَۃِ فَغَسَلَ وَجۡہَہٗ وَعَلَیۡہِ جُبَّۃٌ مِّنۡ صُوۡفٍ فَلَمۡ یَسۡتَطِعۡ اَنۡ
یُّخۡرِجَ ذِرَاعَیۡہِ وَمَسَحَ بِرَاۡسِہٖ ثُمَّ اَھۡوَیۡتُ لِاَنۡزِعَ خُفَّیۡہِ فَقَالَ دَعۡھُمَا فَاِنِّیۡ اَدۡخَلۡتُھُمَا طَاھِرَتَیۡنِ
وَمَسَحَ عَلَیۡھِمَا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا ایک
رات آپنے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے مینے کہا ہان آپ سواری پر سے اُترے اور چلے یہانتک
کہ اندھیری رات مین نظرون سے چھپ گئے پھر لوٹ کر آئے تو مین نے پانی ڈالا ڈول سے آپنے منہ دھویا
آپ ایک جُبہ اُون کا پہنے ہوئے تھے تو ہاتھ آستینون سے باہر نکال نسکے آپنے نیچے سے ہاتھون کو باہر
نکالا اور دھویا اور سر پر مسح کیا پھر مین جھکا آپکے موزے اتارنے کو آپنے فرمایا رہنے دے مینے ان کو
طہارت پر پہنا ہے اور مسح کیا اُن دونون پر **ف** نووی نے کہا علمار نے اختلاف کیا اس مسئلے
مین ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ موزون کا پہننا طہارت کاملہ پر ضرور ہے یہانتک کہ اگر کسی نے داہنا
پانون دھویا پھر موزہ پہنا پھر بایا پاؤن دھویا اور موزہ پہنا تو داہنے موزہ پر مسح درست نہوگا اسلیے
کہ اُسوقت طہارت کامل نہ تھی اب اسکا اوتارنا اور دوبارہ پہننا ضرور ہے البتہ بایان موزہ اوتارنے کی
حاجت نہین ہے کیونکہ اُسکے پہننے کے وقت طہارت کامل ہو چکی تھی اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے
کہ بائین موزے کا بھی اُتارنا ضرور ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابو حنیفہ اور
سفیان ثوری اور یحیے بن آدم اور مزنی اور ابو ثور اور داؤد کا یہ قول ہے کہ پہننا موزہ کا حدث کی حالت
مین بھی درست ہے بعد اُسکے طہارت کامل کر لیوے انتہے عَنِ الۡمُغِیۡرَۃِ اَنَّہٗ وَضَّاَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیۡہِ فَقَالَ لَہٗ فَقَالَ اِنِّیۡ اَدۡخَلۡتُھُمَا طَاھِرَتَیۡنِ ترجمہ مغیرہ
سے روایت ہے اُنہون نے وضو کرایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپنے وضو کیا اور مسح کیا دونو
موزون پر مغیرہ نے کہا تو آپنے فرمایا مینے ان کو طہارت مین پہنا ہے عَنِ الۡمُغِیۡرَۃِ بۡنِ شُعۡبَۃَ قَالَ
تَخَلَّفۡتُ مَعَہٗ فَلَمَّا قَضٰی حَاجَتَہٗ قَالَ اَمَعَکَ مَاءٌ فَاَتَیۡتُہٗ بِمِطۡھَرَۃٍ فَغَسَلَ کَفَّیۡہِ وَوَجۡھَہٗ ثُمَّ
ذَھَبَ یَحۡسِرُ عَنۡ ذِرَاعَیۡہِ فَضَاقَ کُمُّ الۡجُبَّۃِ فَاَخۡرَجَ یَدَہٗ مِنۡ تَحۡتِ الۡجُبَّۃِ وَاَلۡقَی الۡجُبَّۃَ عَلٰی

باب المسح على الناصية والعمامة

مِنْكَبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَ قَدْ قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ يُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں پیچھے رہ گئے میں بھی آپکے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو فرمایا تمہارے پاس پانی ہے میں ایک چھاگل لے کر آیا پانی کی آپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور منہ دھویا پھر باہیں آستینوں میں سے نکالنا چاہیں تو آستینیں تنگ ہوئیں آپنے نیچے سے ہاتھ کو نکالا اور جبہ کو اپنے مونڈھوں پر ڈالدیا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی پر مسح کیا اور عمامہ پر اور موزوں پر پھر سوار ہوئے میں بھی سوار ہوا جب اپنے لوگوں میں پہونچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے ایک رکعت پڑھ چکے تھے انکو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں وہ پیچھے ہٹنے لگے آپنے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو آخر انہوں نے نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی پڑھ لی **ف** یہی وہ حدیث ہے جس سے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز پڑھنا اپنے صحابی کے پیچھے ثابت ہوتا ہے علماء نے کہا ہے کہ آپنے سوا عبدالرحمن بن عوف کے اور کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی البتہ حضرت جبرئیل کے پیچھے نماز پڑھی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک افضل کا اقتدا کرنا اپنے سے کم درجے والے کے ساتھ دوسری نبی کا نماز پڑھنا اپنے ساتھی کے پیچھے تیسری فضیلت اول وقت نماز پڑھنے کی کیونکہ صحابہ نے آپکا انتظار نہ کیا اور نماز شروع کر دی چوتھی جب امام حاضر نہ ہو تو لوگ کسی کو امام بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اس سے کوئی مفسدہ نہ پیدا نہ ہو اور امام کو رنج نہ ہو ورنہ سب لوگ اول وقت اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیں اور دوبارہ جماعت میں شریک ہو جانا مستحب ہوگا پانچویں مسبوق سلام کے بعد اپنی باقی نماز پوری کر لے اور یہ باقی نماز بدون پڑھے اسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی البتہ سورہ فاتحہ پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جب امام کو رکوع میں پاوے چھٹی یہ کہ مسبوق کو بھی امام کی پیروی رکوع اور سجود اور قعدہ سب ارکان میں ضرور ہے اگرچہ اسکے قعدے کا وقت نہ ہو ساتویں یہ کہ مسبوق امام سے جب جدا ہوتا ہے جب امام سلام پھیر دے اور عبدالرحمن بن عوفؓ جو نماز پڑھاتے گئے اور ابوبکر صدیقؓ کی طرح پیچھے ہٹ نہ آئے اسکی وجہ یہ تھی کہ عبدالرحمن ایک رکعت پڑھ چکے تھے اور ابوبکرؓ نے کوئی رکعت نہیں پڑھائی تھی انتہے **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر اور پیشانی پر اور عمامہ پر **ف** عمامہ پر مسح کرنا درست ہے اور اسکا انکار ضرور نہیں ہے رفع حرج کے لیے اہلحدیث کا یہی قول ہے اور بعض علماء کے نزدیک عمامہ پر مسح

جائز نہین جب تک سر پر ہاتھ نہ پہیرے عَنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ دوسری روایت کا بہی وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَعَلَی الْخُفَّیْنِ ترجمہ مغیرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی پر اور عمامہ پر اور موزون پر عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ ترجمہ بلالؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور عمامہ پر عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ترجمہ یہ روایت بہی ایسی ہے جیسے اوپر گذری مگر اسمین اتنا زیادہ ہے دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ موزون پر مسح کرنیکی مدت کا بیان

عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِئٍ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَۃَ اَسْاَلُھَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَتْ عَلَیْکَ بِابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَسَلْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَھُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَیَوْمًا وَّلَیْلَۃً لِّلْمُقِیْمِ قَالَ وَکَانَ سُفْیَانُ اِذَا ذَکَرَ عَمْرًا اَثْنٰی عَلَیْہِ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے مین حضرت عائشہؓ پاس آیا اُنسے موزون کا مسح پوچہنے کو انہون نے کہا تم ابو طالب کے بیٹے (یعنی حضرت علیؓ) سے پوچھو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تہے ہم نے اُن سے پوچہا اُنہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن تین رات مقرر کی اور مقیم کے لیے ایک دن رات **ف** نووی نے کہا جمہور علماء کا یہی قول ہے جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کا مشہور قول یہ ہو کہ مسح کی مدت کچھہ مقرر نہین جتنے دنون تک چاہے مسح کرے اور یہی ایک قول قدیم ہے شافعی کا انکی دلیل ابن ابی عمارہ کی حدیث ہے جو ابو داؤد نے روایت کی لیکن وہ حدیث باتفاق علماء ضعیف ہے اب اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ مدت موزے پہننے کے بعد حدث کیوقت سے شروع ہوگی نہ موزے پہننے کے وقت سے اور نہ مسح کے وقت سے اگر مدت گذرنے سے پہلے نہانے کی حاجت ہوئی تو موزے پر مسح جائز نہ ہوگا ہمارے اصحاب کے نزدیک پہر اگر غسل کیا اور دونون پاؤن موزے کے اندر دہو لیے تو جنابت جاتی رہے گی اور نماز جائز ہوجاویگی اب اگر اسکے بعد حدث ہوگا تو موزے پر مسح درست نہین اسلیے کہ موزون پر مسح اُسیوقت درست ہے جب طہارت کاملہ پر پہنے جاوین ... ... اب انکو اتار کر طہارت کر کے پہر پہنے اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو دوسرے کا حوالہ دے جو اسکو خوب جانتا ہو انتہی عَنِ الْحَکَمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِیًّا فَاِنَّہٗ اَعْلَمُ بِذٰلِکَ مِنِّیْ فَاَتَیْتُ عَلِیًّا فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ ان دونون روایتون کا وہی جو اوپر گذرا

باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا **عن** بريدة ان النبي صلى الله عليه و آله وسلم صلى الصلوات يوم الفتح بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر لقد صنعت اليوم شيئا لم تكن تصنعه قال عمدا صنعته يا عمر **ترجمہ** بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور مسح کیا موزوں پر حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے آج وہ کام کیا جو کبھی نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو موزے پر مسح کرنا دوسری کئی فرض نمازوں کا ایک وضو سے پڑھنا جبتک حدث نہ ہوا اور یہ جائز ہے باجماع علماء اور امام ابو جعفر طحاوی اور ابو الحسن بن بطال نے صحیح بخاری کی شرح میں ایک جماعت علماء سے اسکے خلاف نقل کیا ہے انکے نزدیک ہر ایک فرض نماز کے لیے تازہ وضو ضرور ہے اگرچہ وضو ہو اور دلیل انکی قول ہے اللہ تعالی کا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم الآیہ اور جمہور کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں ایک ان میں سے یہ حدیث ہے اور ایک حدیث انسؓ کی ہے صحیح بخاری میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور ہم لوگوں کو ایک ہی وضو کافی ہوتا جب تک حدث نہ ہوے دوسری حدیث سوید بن نعمانؓ کی ہے صحیح بخاری میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر ستو کھائے اور مغرب کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اسکی تائید میں اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں جیسے حدیث جمع کرنے کی عرفے اور مزدلفے میں اور تمام سفروں میں اور حدیث قضا نمازوں کے جمع کرنے کی خندق میں اور آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم بیوضو ہو اور نماز کے لیے اٹھو تو منہ دھو اخیر تک اور بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فعل سے اور یہ قول ضعیف ہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا وضو ہوتے ہوے مستحب ہے اور اسمیں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ اس وضو سے کوئی نماز ضرور پڑھے خواہ فرض ہو یا نفل دوسری یہ کہ تازہ وضو اسی صورت میں مستحب ہے جب اس سے کوئی نماز فرض پڑھے تیسری یہ کہ اس وضو سے وہ کام کرے جو بغیر طہارت کے درست نہیں جیسے مصحف کا چھونا سجدۂ تلاوت کرنا چوتھی یہ کہ ہر حال میں مستحب ہے اگرچہ ان میں سے کوئی کام نہ کرے بشرطیکہ وضو سابق اور حال میں اتنا زمانہ گذرے کہ جس کے سبب سے دوسرا وضو پہلے وضو سے علیحدہ ہو جاوے اور تازہ غسل کرنا مستحب نہیں موافق مذہب صحیح کے اور امام الحرمین نے ایک قول استحباب کا نقل کیا ہے اسیطرح تازہ تیمم کرنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ مستحب نہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے اور یہ تازہ تیمم زخمی اور بیمار کے لیے ہوگا جو پانی ہوتے ہوے تیمم کرتے ہیں اور ان کے سوا اور کے لیے بھی ہو سکتا ہے جب وہ بارہا نالائش پانی کی واجب کہیں اور جو یہ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے وہ کام کیا جو کبھی نہ کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے جیسے افضل ہے اور اسدن جو کئی

نمازین ایک وضو سے پڑہین اس کے جواز کا بیان کرنا مقصود تھا جیسے آپنے فرمایا یعنے یہ کام قصداً کیا ہے اس حدیث سے
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کم درجے والا بڑے درجے والے سے سوال کر سکتا ہے اُن افعال سے جو عادت کے خلاف ہون
اسلیے کہ کبھی یہ امر نسیان سے ہوتا ہے تو وہ آگاہ ہو جاویگا اس سوال کی وجہ سے انتہے **باب** کراہۃ غمس
الْمُتَوَضِّیْ وَغَیْرِہٖ یَدَہُ الْمَشْکُوْکَ فِیْ نَجَاسَتِھَا فِی الْاِنَآءِ قَبْلَ غَسْلِھَا ثَلَاثًا۔ پانی کے برتن مین ہاتھ ڈالنا
اُسکو دہونے سے پہلے مکروہ ہی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ
مِنْ نَوْمِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلَاثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے سوکر اُٹھے تو اپنا ہاتھ برتن مین نہ ڈالے
جب تک اُسکو تین بار نہ دُہولے کیونکہ معلوم نہین کہان رہا ہاتھ اُسکا **ف** امام شافعی نے کہا عربون کی عادت تھی کہ وہ ڈھیلون
سے استنجا کیا کرتے اور اُنکے ملک گرم تہے سونے مین پسینا آتا اسلیے احتمال تھا کہ ہاتھ نجس ہو گیا ہو اور اس حدیث سے کئی
مسائل نکلتے ہین ایک تو یہ کہ قلیل پانی پر اگر نجاست پڑجاوے تو وہ نجس ہو جاویگا دوسری یہ کہ سات بار دُہونا کسی نجاست
کا ضرور نہین سوا کتے کے چاٹے ہوے برتن کے تیسری یہ کہ استنجا کا مقام ڈھیلون سے پاک نہین ہوتا بلکہ معاف ہے
نماز اُس سے چوتھی یہ کہ نجاست کا تین بار دہونا ضرور ہے یعنے نجاست متحققہ کا اور متوہمہ کا تین بار دہونا مستحب
ہے پانچوین یہ کہ نجاست متوہمہ کا دہونا مستحب ہے صرف پانی ڈالنا کافی نہین چھٹی یہ کہ عبادات مین احتیاط کرنا مستحب ہے
بشرطیکہ یہ احتیاط وسوسے کے درجے تک نہ پہونچے اب جمہور علماء اسطرف گئے ہین کہ یہ ہاتھ ڈالنے کی ممانعت تنزیہی ہی نہ تحریمی
جس صورت مین نجاست کا یقین نہ ہو اور اگر ہاتھ ڈالدیگا تو پانی نجس نہ ہوگا اور حسن بصری سے منقول ہے کہ نجس ہو جاویگا
اگر رات کو سو کر اوٹھا ہے اور اسحاق بن راہویہ اور محمد بن جریر طبری سے بھی یہی منقول ہے لیکن یہ قول ضعیف
ہے کیونکہ اصل پانی اور ہاتھ دونون مین طہارت ہی پر شک سے وہ نجس نہین ہو سکتے اور یہ سوکر اُٹھنا ہمارے نزدیک
رات کے سونے سے مخصوص نہین بلکہ جب کہ اُٹھے اور نجاست کا شبہ ہو یا بغیر سوے نجاست کا گمان ہو تو برتن مین بغیر دہوے
ہاتھ نہ ڈالے اور امام احمد سے یہ روایت ہے کہ اگر رات کی خواب سے اُٹھا ہے تو ہاتھ ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور دن کی
خواب سے اُٹھا ہے تو مکروہ تنزیہی ہے اور داود ظاہری کا بھی یہی قول ہے انتہے مختصراً **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ قَالَ یَرْفَعُہٗ بِمِثْلِہٖ
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** ان روایتون کا وہی جو اوپر گذرا۔
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْرِغْ عَلٰی یَدِہٖ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَ یَدَہٗ فِیْ اِنَآئِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْمَ بَاتَتْ یَدُہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے جاگے تو اپنے ہاتھ پر تین بار پانی ڈالے پھر برتن مین

باب — اِذَا اسْتَیْقَظَ — مِنْ نَوْمِہٖ — فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ — حَتّٰی یَغْسِلَھَا

یدہ

ہاتھ ڈالے اسلیے کہ اسکو معلوم نہین کہان رہا ہاتھ اسکا رات کو **ف** یہ کنایہ ہے یعنے صریح ذکر نہ کیا اور کنایہ ایسے
مقامون مین زیادہ فصیح ہے اور قرآن اور حدیث مین اسکی بہت نظیرین ہین یہ حکم جب ہے کہ ہاتھ کی نجاست کا گمان
ہو اگر ہاتھ کی طہارت کا یقین ہو جب بھی ہاتھ دھونا پھر ڈالنا بہتر ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت مین ہاتھ ڈالنا
دہونے سے پہلے مکروہ نہین ہے اگر برتن اتنا بڑا ہے کہ ہاتھ پر پانی ڈالنا ممکن نہ ہو تو منہ سے پانی لیوے اور ہاتھ کو
دھووے یا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پاک کپڑے سے پانی نکالے یا کسی اور سے مدد لیوے (نووی) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
فِیْ رِوَایَتِہِمْ جَمِیْعًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ کُلُّھُمْ یَقُوْلُ حَتّٰی یَغْسِلَھَا
وَلَمْ یَقُلْ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ ثَلٰثًا اِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِوَایَۃِ جَابِرٍ وَّابْنِ الْمُسَیِّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ
وَّاَبِیْ صَالِحٍ وَّاَبِیْ رَزِیْنٍ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِہِمْ ذِکْرَ الثَّلٰثِ **ترجمہ** اس روایت مین صرف ہاتھ دہونے کا ذکر ہے
تین بار دہونے کا ذکر نہین **بَابُ** حُکْمِ وُلُوْغِ الْکَلْبِ کتے کا منہ ڈالنا اور پانی پینا کسی برتن
سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ
فَلْیُرِقْہُ ثُمَّ لْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مِرَارٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مرار
کتا منہ ڈالکر پیے تم مین سے کسی کے برتن مین تو بہاوے اسکو پھر سات بار دہووے **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَہٗ وَلَمْ یَقُلْ فَلْیُرِقْہُ **ترجمہ** اس روایت مین بہانے کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی ولم یقل
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مِرَارٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے برتن مین سے پیے تو اسکو سات بار
دہونا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طُھُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا
وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاھُنَّ بِالتُّرَابِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے برتن کی پاکی جب کتا اس مین سے منہ ڈالکر پیے یہ ہے کہ اسکو
سات بار دہووین پہلی بار مٹی سے مانجین **عَنْ** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طُھُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْہِ اَنْ یَّغْسِلَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** ہمام بن منبہ
سے روایت ہے یہ حدیثین ہمسے ابوہریرہؓ نے بیان کین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہین سے ایک یہ
حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کسی کے برتن کی پاکی جب کتا اسمین
چپڑ چپڑ پیے یہ ہے کہ اسکو سات بار دہووے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ کتا نجس ہے اور اسکا
لعاب اور پسینا ناپاک ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور عکرمہ اور مالک سے ایک روایت ہے کہ کتا پاک ہے اور دلیل

انکی یہ ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا کھاؤ تم شکار جب کتے پکڑین تمہارے لیے اور ظاہر ہے کہ کتے کا لعاب جانور کے پکڑنے مین ضرور لگے گا مگر یہ دلیل قوی نہین کس لیے کہ شکار کے مباح ہونے سے خاص اُس مقام کی جہان کتے نے منہ لگایا طہارت ثابت نہین ہوتی دوسری دلیل یہ ہے جو روایت کیا ترمذی اور ابو داؤد نے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین کتے مسجد مین آتے جاتے اور پیشاب کرتے لیکن پانی کوئی نہ ڈالتا اسکا جواب یہ ہے کہ آنے جانے سے طہارت انکی ثابت نہین ہوتی اب رہا پیشاب اسکا وہ تو بالاجماع نجس ہے اور مسجد کے نہ دہونے کی یہ وجہ ہوگی کہ پیشاب کی جگہ معلوم نہ ہوسکتی ہوگی یا اس وجہ سے کہ زمین سوکھ گئی تو وہ پاک ہے یا یہ حکم ابتدائے اسلام مین ہوگا بعد اسکے مسجدون کی صفائی اور پاکیزگی کا حکم ہوا تیسری دلیل یہ ہے کہ آگے جو حدیثین آتی ہین اُنمین کتا پالنے کی اجازت دی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پالنے کی اجازت سے انکی طہارت لازم نہین آتی ان حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کتے کے منہ ڈالکر پینے سے برتن کا سات بار دہونا ضرور ہے اور یہی قول ہے ابن عباسؓ اور عروہ اور ابن سیرین اور طاؤس اور عمرو بن دینار اور اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اور ابو عبید اور داؤد کا اور خلاف کیا اسکا ابو حنیفہ نے اور قیاس کیا اسکو اور نجاستون پر حالانکہ یہ قیاس ہے بمقابلہ نص کے اور دلیل لائے ہین طحاوی اور دارقطنی کی روایت سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا کتے کے منہ ڈالنے سے تین بار دہونا چاہیے حالانکہ احتمال ہے ابوہریرہؓ نے بہولکر یہ کہا ہو یا سات بار دہونے کو مستحب جانتے ہون اور تین بار کو واجب اور ابوہریرہؓ سے یہ بھی ثابت ہو کہ اُنہون نے سات بار دہونے کا حکم کیا بہر حال ابوہریرہؓ کا یہ قول احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابل نہین ہوسکتا نیل الاوطار والے نے کہا ہمارے نزدیک کتے کا پیشاب اور پاخانہ یا خون اور پسینا وغیرہ اگر لگ جاوے تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ سات بار دہوئین اور ایک بار مٹی سے **عن** ابن المغفل قال امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالہم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید وکلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنة بالتراب (فی التراب) ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا پھر فرمایا کیا ہے حال اُنکا اور حال کتون کا پھر اجازت دی شکاری کتا اور گلّے کا کتا پالنے کی (یعنے بکریون کے ریوڑ کی حفاظت کے لیے) اور فرمایا جب کتا برتن مین منہ ڈالکر پیئے تو اُسکو سات بار دہوؤ اور آٹھوین بار مٹی سے مانجو ❊

ف نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ سات بار دہوئین اُنہین ایک بار مٹی ملکر دہوئین اور جو کوئی ایک علیحدہ چیز ہے گویا آٹھوان بار ہوا۔ اور بھید اسقدر احتیاط کا کتے کے جوٹھے مین یہ ہے کہ بعضا کتا زہریلا ہوتا ہے اور بعضا دیوانہ تو سات بار دہونے مین برتن سے بالکل زہر جاتا رہے گا یہ نہین کہ نجاست اُسکی اور نجاستون سے بڑھ کر ہے کیونکہ سور کتے سے بھی زیادہ نجس ہے پر اُس مین زہر نہین **عن** شعبة فی ہذا الاسناد

بِمِثْلِهِ عَنْ اَبِيْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مِنَ الزِّيَادَةِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذِكْرُ الزَّرْعِ فِي الرِّوَايَةِ عَنْ يَحْيَى ترجمہ اس روایت مین کھیت کے کتے پالنے کی بھی اجازت ہے یعنی کھیت کی حفاظت کیلئے ف نووی نے الرِّوَايَاتِ

کہا ہمارے اصحاب نے اتفاق کیا ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے جیسے کوئی پالے اسکی صورت کو پسند کرکے یا نمایش اور زیبایش کے لیے تو یہ حرام ہے بلا خلاف لیکن ضرورت کے لیے پالنا درست ہے اور اسحدیث مین تو تین کامون کے لیے اجازت ہے ایک شکار کے لیے دوسری جانورون کی حفاظت کے لیے تیسرے کھیت کی حفاظت کے لیے ان تین کامون کے لیے تو سب کے نزدیک درست ہے البتہ اختلاف ہے کہ گھرون کی حفاظت کے لیے اُسکا پالنا درست ہے یا نہین اور صحیح یہ ہے کہ درست ہے اور کتا اگر کٹنا ہو تو اُسکو مار ڈالین اور اگر کٹنا نہ ہو تو نہ مارین امام الحرمین نے کہا کہ کتون کے قتل کی حدیث منسوخ ہے اسیطرح سیاہ کتے کے قتل کی انتہے مختصرا

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

ٹھہرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ٹھہرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنے سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ٹھہرے پانی مین پیشاب کرے اور یہ بھی نہ کرے کہ پیشاب کرکے پھر اُس مین غسل کرے

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثین ہین جو ہمسے ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کین پھر کئی حدیثین بیان کین اُن مین سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کر کہ پیشاب کرے تو ٹھہرے ہوئے پانی مین جو بہتا نہین پھر غسل کرے اُسمین ف نووی نے کہا یہ ممانعت بعضے پانی مین تو تحریما ہے اور بعضون مین کراہتہ اور اسحدیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی کثیر ہو اور بہتا ہو تو اسمین پیشاب کرنا حرام نہین لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کرے اور اگر پانی قلیل ہو لیکن بہتا ہو تو ہمارے اصحاب مین سے ایک جماعت نے کہا کہ اسمین پیشاب کرنا مکروہ ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے کیونکہ وہ پانی نجس ہو جاویگا موافق مذہب ہمارے شافعی کے اور دوسرے کو دھوکا ہوگا وہ اُسکو استعمال کرے گا اور اگر پانی کثیر ہو لیکن ٹھہرا ہو تو ہمارے اصحاب کے نزدیک اُسمین پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن حرام نہین اور اگر حرام کہین جب بھی ہو سکتا ہے کیونکہ نہی تحریم کے لیے ہے اور وہ پانی نجس ہو جاویگا حنفیہ کے نزدیک جس صورت مین اتنا بڑا حوض نہ ہو کہ ایک کنارہ ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلے اور جو پانی تھوڑا ہو ٹھہرا ہو تو اُس مین پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن صحیح یہ ہے

کہ اس مین پیشاب کرنا حرام ہے اور پائخانہ کرنا بھی مثل پیشاب کے ہے بلکہ اُس سے بدتر ہے اسیطرح اگر کسی برتن مین پیشاب کرکے اسکو
پانی مین ڈالدے یا نہر سے اتنا نزدیک پیشاب کرے کہ بہکر اُسمین جاوے یہ سب باتین منع ہین اور انمین کسی علم
نے خلاف نہین کیا البتہ داوٗد ظاہری سے منقول ہے کہ ممانعت خاص ہے انسان کے پیشاب سے اور پائخانہ کی ممانعت
نہین نہ برتن مین پیشاب کرکے اسکو ڈالنے کی اور نہ پانی کے نزدیک پیشاب کرنے کی اور علما نے کہا ہے کہ پانی
کے نزدیک پائخانہ اور پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ پانی مین نہ جاوے کیونکہ لوگ وہان آتے جاتے ہین تو انکو تکلیف
ہوگی اور جسنے استنجا نہ کیا ہو وہ اگر پانی مین غوطہ لگانا چاہے استنجا کرلیوے اور پانی قلیل ہو کہ نجاست پڑنے سے نجس ہو
جاویگا تو حرام ہے اور اگر کثیر ہو اور جاری ہو تو جائز ہے اسیطرح اگر کثیر ہو اور جاری نہ ہو لیکن اس صورت مین نہ کرنا
اولی ہے انتہی **بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ** تھمے ہوئے پانی مین غسل کی ممانعت **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ
قال جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کو نہانے کی حاجت ہو تو وہ تھمے ہوئے پانی مین نہ نہاوے
لوگون نے ابو ہریرہ رضی سے کہا پھر کیا کرے اُنہون نے کہا ہاتھون سے پانی لے کر نہاوے **ف** نووی نے
کہا ہمارے علما کے نزدیک تھمے ہوئے پانی مین نہانا مکروہ ہے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر اسیطرح جاری چشمے مین
شافعی نے بویطی مین کہا کہ مین مکروہ جانتا ہون جنب کے لیے غسل کرنا کنوئین مین اور تھمے ہوئے پانی مین جو جاری نہ ہو
خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اگر جنب نے ایسے پانی مین غسل کیا اور وہ دو قلون سے
کم ہے تو مستعمل ہوجاویگا ورنہ مستعمل نہ ہوگا یہ شافعیہ کے مذہب کے موافق ہے اور حنفیہ کے نزدیک اگر وہ دہ در دہ
سے کم ہے تو مستعمل ہوجاوے گا اور جو دہ در دہ یا زیادہ ہو تو مستعمل نہ ہوگا اور صحیح مذہب اہلحدیث کا ہے کہ پانی
پاک ہے اور پاک کرتا ہے جب تک نجاست کی وجہ سے اسکا مزہ یا بو یا رنگ بدلے اور کچھ فرق نہین ہے قلیل
اور کثیر پانی مین خواہ وہ دو قلے ہو یا اس سے کم انتہی مع زیادۃ **بَابُ وُجُوْبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهٖ مِنَ
النَّجَاسَاتِ اِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَّ الْاَرْضَ تَطْهُرُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَى حَفْرِهَا** مسجد مین
جب پیشاب پڑ جاوے تو اسکو پانی سے دہونا ضرور ہے اور زمین پانی سے پاک ہوجاتی ہے اسکا کھودنا ضرور
نہین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ لَا تُزْرِمُوْهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** انس رضی سے روایت
ہے ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا لوگ اُٹھے اسکو مارنے کو یا ہٹانے کو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت روکو پیشاب اُسکا جب وہ پیشاب کرچکا آپنے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اُسپر ڈالدیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَبَالَ فِيْهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ ترجمہ انس بن مالکؓ ذکر کرتے تھے کہ ایک گنوار مسجد کے کونے مین کہڑے ہوکر موتنے لگا لوگ چلائے اسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اسکو جب وہ موت چکا آپنے حکم کیا ایک ڈول پانی کا اسکے پیشاب پر ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کا پیشاب نجس ہے اور اسپر اجماع ہے خواہ وہ آدمی بڑا ہو یا چھوٹا لیکن کم سن بچے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے اسکو آگے ہم بیان کرینگے اور یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی عظمت اور عزت کرنا چاہیے اور نجاستون سے پاک رکھنا چاہیے اور زمین پانی ڈالنے سے پاک ہوجاتی ہے اور اسکا کھودنا ضرور نہین یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ بغیر کہودے پاک نہین ہوتی اور یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جاہل کو نرمی اور ملائمت سے سمجہانا چاہیے جب تک بدلیل یا عناد سے مخالفت نکرے اور علماء نے لکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گنوار کے چھوڑ دینے کا دو وجہون سے حکم کیا ایک تو یہ کہ پیشاب رک جانے سے خود اسکو ضرر ہوتا دوسری اگر وہ موتتا چلا جاتا تو ساری مسجد اور اسکے کپڑے وغیرہ سب نجس ہوجاتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے مسجد مین اتنے مین ایک جنگلی آیا اور کہڑا ہوکر پیشاب کرنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کہا ٹہین ٹہین کیا کرتا ہے آپنے فرمایا اسکا پیشاب مت روکو جانے دو لوگون نے چھوڑ دیا یہان تک کہ وہ پیشاب کر چکا آپنے اسکو بلایا اور فرمایا کہ مسجدین پیشاب اور نجاست کے لائق نہین یہ تو اللہ کی یاد کے اور نماز اور قرآن پڑہنے کے لیے بنائی گئی ہین یا ایسا ہی کچھ آپنے فرمایا پھر ایک شخص کو حکم کیا وہ ایک ڈول پانی کا لایا اور اسپر بہا دیا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدون کو بچانا چاہیے ناپاک چیزون سے اور تھوکنے سے اور آواز بلند کرنے سے اور جھگڑے لڑائیون سے اور خرید و فروخت سے اور سب معاملات سے اور یہان پر مین چند مسئلے مختصر طور پر بیان کرتا ہون ایک یہ کہ بے وضو کو مسجد مین بیٹھنا درست ہے اور اگر عبادت کی

نیت سے بیٹھے جیسے اعتکاف یا علم دین پڑھنے یا پڑھانے یا وعظ کرنے یا سننے یا نماز کی انتظار کی نیت سے تو مستحب ہے
ورنہ مباح ہے اور بعضے لوگون کے نزدیک مکروہ ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے اسیطرح مسجد کے اندر سونا درست ہے
امام شافعی نے ام میں (نام کتاب ہے) اسکی تصریح کردی ہے ابن منذر نے اشراف میں لکھا ہے کہ مسجد میں سونے کی اجازت
دی ہے سعید بن مسیب اور حسن اور عطا اور شافعی نے اور ابن عباسؓ نے کہا مسجد کو خوابگاہ مت بناؤ اور ایک
روایت اُن سے یہ ہے کہ اگر نماز کے لیے مسجد میں سو جاوے تو کچھ قباحت نہین اور اوزاعی نے کہا
مسجد میں سونا مکروہ ہے اور امام مالک نے کہا مسافرون کو مسجد میں سونا درست ہے اور مقیم کو مناسب نہین
امام احمد نے کہا مسافر وغیرہ کے لیے قباحت نہین پر اگر کوئی مسجد کو خوابگاہ بنالیوے تو جائز نہین
اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور جس نے مسجد میں سونا جائز رکھا ہے اُس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت
علیؓ اور ابن عمرؓ اور اصحاب صفہ مسجد میں سویا کرتے تھے اور کافر مسلمانون کی اجازت سے مسجد میں جا سکتا
ہے البتہ بغیر اجازت سے انکو جانے سے روکا جاویگا ابن منذر نے کہا مسجد میں وضو کرنا ہر ایک عالم
نے درست رکھا ہے البتہ ایسے مقام میں وضو کرنا جس سے لوگون کو تکلیف ہو مکروہ ہے اور ابن
سیرین اور مالک اور سحنون سے اسکی کراہت مروی ہے مسجد کے صاف رکھنے کے لیے ہمارے
اصحاب میں سے ایک جماعت نے لکھا ہے کہ جانورون اور دیوانون اور لڑکون کا مسجد میں لیجانا مکروہ
ہے اور مراد وہ لڑکے ہین جنکو تمیز نہین کیونکہ وہ نجس کردین گے مسجد کو پر جانور کا لیجانا حرام نہین ہے
اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کیا ہے خانہ کعبہ کا اونٹ پر سوار ہو کر اور
یہ کراہت کے منافی نہین اسواسطے کہ آپ نے بیان جواز کے لیے ایسا کیا ہوگا یا اس لیے کہ آپ سب
لوگون کو دکھلا دین تو دوسرے آپکی پیروی کرین اسیطرح مسجد میں نجاست کا لیجانا حرام ہے اور جسکے
بدن میں ایسی نجاست لگی ہو کہ اُس سے مسجد کے نجس ہو جانے کا ڈر ہو وہ مسجد میں نہ جاوے اور جو ڈر نہ
ہو تو جا سکتا ہے اگر مسجد میں فصد لیوے اور خون کے لیے کوئی برتن نہ رکھے تو حرام ہے ورنہ مکروہ
ہے اور اگر برتن کے اندر مسجد میں پیشاب کرے تو اسمین دو قول ہین ایک یہ کہ مکروہ ہو دوسری
یہ کہ حرام ہے مسجد میں چت لیٹنا پاؤن ہلانا انگلیاں چٹخانا درست ہے مسجد کو جھاڑنا صاف کرنا مستحب ہے

بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيعِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ شیرخوار بچے کے پیشاب کو کیونکر دھونا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ
وَيُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لوگ بچون کو لاتے آپ اُنکے لیے دعا کرتے

اور ہاتھ پھیرتے انپر اور کچھ چبا کر انکے منہ میں دیتے (جیسے کھجور وغیرہ) ایک لڑکا آپکے پاس لایا گیا اُسنے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اُس جگہہ پر ڈالدیا اور دھویا نہیں ۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِيْ حَجْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دودھ پیتا بچہ لایا گیا اُس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا آپنے پانی منگوا کر اُس جگہہ پر ڈالدیا عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى اَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ ترجمہ ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک بچہ لیکر آئیں جو اناج نہیں کھاتا اور اُسکو بٹھا دیا آپکی گود میں اُسنے پیشاب کر دیا آپنے فقط پانی اُسپر چھڑک دیا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ ترجمہ زہری سے روایت ہے اسی اسناد سے اسمیں یہ ہے کہ آپنے پانی منگوایا اور چھڑک دیا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ام قیس بنت محصنؓ نے جو مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ بہن تھیں عکاشہ بن محصن کی بیان کیا مجھسے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اپنے ایک بچہ کو لیکر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا اس بچے نے آپکی گود میں پیشاب کر دیا آپنے پانی منگوایا اور کپڑے پر چھڑک دیا اُسکو دھویا نہیں **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں سے بچوں کے منہ میں کچھ چبا کر دینے کا استحباب ثابت ہوتا ہے اور اہل صلاح اور فضل سے برکت حاصل کرنا بھی نکلتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو بزرگوں پاس لیجانا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حسن معاشرت اور نرمی اور ملائمت اور اطفال پر رحم کرنا بہت عمدہ چیز ہے اور باب سے مقصود یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہے اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک تو صحیح اور مشہور وہ یہ ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب مثل اور نجاستوں کی دھونا ضرور ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ دونوں کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے تیسرا مذہب یہ ہے کہ دونوں کا دھونا ضرور ہے اخیر کے دونوں مذہب شاذ اور ضعیف ہیں اور پہلے مذہب کو اختیار کیا ہے علی بن ابی طالبؓ اور عطا بن ابی رباح اور حسن بصری اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ایک جماعت سلف اور اصحاب حدیث نے اور وہی قول

ہے ابن وہب کا اور وہی مروی ہے ابوحنیفہؒ سے اور تیسرے مذہب کو مالک نے اختیار کیا ہے اور ابوحنیفہ سے بھی یہی مشہور ہے، یہ اختلاف اُس بچے میں ہے جو سوا دودھ کے اور کوئی غذا نہ کھاتا ہو لیکن جب وہ اناج کھانے لگے تو سب کے نزدیک اسکا پیشاب دھونا ضرور ہے (انتہےٰ باختصار)

بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ منی کا حکم

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے ایک شخص حضرت عائشہؓ پاس اترا اور صبح کو اپنا کپڑا دھونے لگا (شاید رات کو احتلام ہو گیا ہوگا) حضرت عائشہؓ نے کہا تجھے کافی تھا اگر منی تو نے دیکھی صرف اتنا مقام دھو ڈالتا اور جو نہیں دیکھی تو پانی گرد اگرد چھڑک دیتا میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے منی چھیل ڈالتی (یعنے کھرچ ڈالتی اسلیے کہ وہ گاڑھی ہوتی) پھر آپ اُس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھتے

عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** اسود اور ہمام سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ ڈالتی

عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** ان روایتوں کا بھی وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ **ترجمہ** عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے سلیمان بن یسار سے پوچھا اگر منی کپڑے میں لگ جاوے تو منی کو دھو ڈالے یا کپڑے کو دھووے انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منی کو دھو ڈالتے پھر نماز کو نکلتے وہی کپڑا پہن کر اور میں دھونے کا نشان دیکھتی آپ کے کپڑے میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں دھو ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَأَتْنِي جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ

عَلٰی مَا صَنَعۡتَ بِثَوۡبِكَ قَالَ قُلۡتُ رَأَيۡتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهٖ قَالَتۡ هَلۡ رَأَيۡتَ فِيهِمَا شَيۡئًا قُلۡتُ لَا قَالَتۡ فَلَوۡ رَأَيۡتَ شَيۡئًا غَسَلۡتَهٗ لَقَدۡ رَأَيۡتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهٗ مِنۡ ثَوۡبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفُرِي ترجمہ عبداللہ بن شہاب خولانی سے روایت ہے میں حضرت عائشہؓ کا مہمان اترا مجھے احتلام ہو گیا کپڑوں میں میں نے انکو پانی میں ڈبو یا حضرت عائشہؓ کی ایک چھوکری نے دیکھا اور ان سے بیان کیا انہوں نے مجھے بلا بھیجا اور پوچھا یہ کپڑوں کو تونے کیوں ڈبو یا میں نے کہا خواب میں میں نے وہ دیکھا جو سونیوالا دیکھتا ہے (مراد احتلام ہے) انہوں نے کہا کپڑوں میں تونے کچھہ اثر پایا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا اگر کپڑوں میں تو کچھہ دیکھتا تو اسکا دھو ڈالنا کافی تھا اور میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے کی سوکھی منی اپنے ناخنوں سے چھیل ڈالتی ف یعنی اگر کپڑے میں منی لگ جاوے تو سارے کپڑے کا دھونا اور غوطہ دینا ضرور نہیں صرف تنہے مقام کو دھو ڈالے جہاں منی لگی ہو نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے آدمی کی منی میں تو مالک اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک اگر منی خشک ہو تو اسکا مل ڈالنا کافی ہے اور یہی ایک روایت ہے احمد سے اور امام مالک کے نزدیک ہر حال میں اسکا دھونا ضرور ہے اور لیث نے کہا ہے کہ منی نجس ہے لیکن منی بھرے اگر کوئی نماز پڑہے تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں اور حسن نے کہا کہ اگر کپڑے میں منی بھری ہو اور اس سے نماز پڑہے تو نماز لوٹانا ضرور نہیں اگرچہ منی کتنی ہی بہت ہو لیکن اگر بدن میں لگی ہو تو نماز کا لوٹانا ضرور ہے اگرچہ منی تہوڑی ہو اور بہت سے علماء اسطرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور یہی مروی ہے حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے اور داؤد اور احمد سے صحیح تر روایت میں یہی مذہب ہے شافعی اور اہلحدیث کا اور جس نے یہ کہا کہ منی کی طہارت صرف شافعی کا قول ہے اس نے غلطی کی اب جو لوگ نجس کہتے ہیں انکی دلیل وہ حدیث ہے جسمیں منی دھونیکا ذکر ہے اور جو پاک کہتے ہیں انکی دلیل وہ حدیث ہے جسمیں کہرچ ڈالنے کا ذکر ہے کیونکہ اگر منی نجس ہوتی تو اسکا ملنا اور کہرچ ڈالنا کافی نہوتا جیسے خون کا ملنا اور کہرچنا کافی نہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ دھونے کی روایت محمول ہے استحباب اور صفائی پر یعنے دھو ڈالنا بہتر ہے یہ تو آدمی کی منی کا حکم ہوا اب ہمارے اصحاب کا ایک قول ضعیف اور ہے وہ یہ کہ منی عورت کی نجس ہے اور مرد کی پاک ہے اور ایک قول اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے کہ دونوں کی منی نجس ہے اور ٹھیک یہی ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی منی پاک ہے اور جب منی پاک ہوئی تو اسکا کھانا درست ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ درست نہیں ہے کیونکہ طبیعت اس سے گھن کرتی ہے تو وہ خبائث میں داخل ہے جو حرام ہیں اب منی اور جانوروں کی تو کتے اور سور کی منی تو نجس ہے بلا خلاف اور باقی جانوروں کی منی میں تین قول ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہے خواہ اس جانور کا گوشت حلال ہو یا نہو دوسرا قول یہ ہے کہ

نجس ہے مطلقاً تیسرا قول یہ ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اسکی منی پاک ہو اور جس جانور کا گوشت حرام ہے اس کی منی بھی ناپاک ہے انتہے نووی نے کہا حضرت عائشہؓ کی اسحدیث سے لوگون نے دلیل قائم کی ہے کہ عورت کے فرج کی رطوبت پاک ہے اور صحیح بھی یہی ہے اور انہون نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احتلام تو ہونا محال تھا کیونکہ احتلام شیطان کے فریب سے ہوتا ہے تو اب جو منی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگی وہ ضرور جماع کی وجہ سے ہوگی اور جماع مین منی فرج کی رطوبت کے ساتھ شریک ہوتی ہے اور جو لوگ فرج کی رطوبت کو نجس کہتے ہین انہون نے دو جواب دیے ہین ایک یہ کہ احتلام ہمیشہ شیطان کے فریب سے نہین ہوتا بلکہ جب بدن مین اعتدال سے زیادہ منی پیدا ہوجاتی ہے تو طبیعت اُسکو دفع کرتی ہے دوسری یہ کہ احتمال ہے کہ یہ منی مقدمات جماع یعنے بوسہ و مساس او رمباشرت سے نکلی ہو انتہے **بَابُ** نَجَاسَةِ الدَّمِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ خون کی نجاست کا اور اسکے دھونیکا بیان **عَنْ** اَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَحَدُنَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ ترجمہ اسماءؓ سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا ہم مین سے کسی کو کپڑے مین حیض کا خون لگ جاتا ہے وہ کیا کرے آپنے فرمایا پہلے اسکو کھرچ ڈالے پھر پانی ڈالکر ملے پھر دھو ڈالے پھر اسی کپڑے مین نماز پڑھے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نجاست کا دھونا پانی سے واجب ہے اور جو کوئی کسی اور رقیق چیز سے دھووے جیسے سرکہ وغیرہ تو جائز نہ ہوگا اور خون نجس ہے باجماع اہل اسلام اور نجاست کے دھونے مین صاف کرنا اسکا ضرور ہے عدد کی شرط نہین ہے اگر نجاست حکمی ہے جو آنکھ سے دکھلائی نہین دیتی جیسے پیشاب وغیرہ اسکا دھونا ایک بار واجب ہے اور دوسری تیسری بار مستحب ہے اور جو نجاست عینی جو آنکھ سے دکھلائی دیتی ہے جیسے خون وغیرہ تو اسکا دھونا یہان تک واجب ہے کہ عین نجاست زائل ہوجاوے اب بعد اسکے دوسری یا تیسری بار دھونا مستحب ہے اور کپڑے کا نچوڑنا دھونے کے بعد شرط نہین ہے صحیح قول کے موافق اب اگر نجاست عینی کے دھونے کے بعد اسکا رنگ رہجاوے تو کچھ قباحت نہین البتہ اگر اسکا مزہ باقی رہے تو وہ کپڑا نجس ہے اور مزہ دور کرنا ضرور ہے اور جو بو باقی رہے تو اسمین دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہوجاویگا انتہے مختصراً **عَنْ** اَبِي هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **بَابُ** الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنْهُ پیشاب کی نجاست کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَاَمَّا الْآخَرُ

تقرصہ

فکان لایستتر من بولہ قال فدعا بعسیب رطب فشقہ باثنین ثم غرس علی ھذا واحدا وعلی ھذا واحدا ثم قال لعلہ ان یخفف عنہما مالم ییبسا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے باثنتین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر سے نکلے تو فرمایا ان دونون قبر والون پر عذاب ہوتا ہے
اور کچھ بڑے گناہ پر نہین **ف** بخاری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اور وہ بڑا گناہ ہے پہر یہ جو فرمایا
بڑے گناہ پر نہین اس سے یہ غرض ہوگی کہ انکی دانست مین بڑا گناہ تہا یا یہ مطلب ہے کہ اس گناہ سے باز
رہنا انپر مشکل تہا اور قاضی عیاض نے ایک تیسری تاویل کی ہے وہ یہ ہے کہ بڑے سے بڑا گناہ نہ تہا اس
سے یہ مطلب ہے کہ عذاب کچھ بڑے سے بڑے گناہ پر منحصر نہین بلکہ چھوٹے گناہ پر بہی ہوتا ہے اور اس گناہ
کے بڑے ہونیکا یہ سبب ہے کہ پیشاب سے جب بچ نہ کیا تو نماز باطل ہوئی اور نماز کا ترک کبیرہ گناہ ہے
اسیطرح چغل خوری اور فساد سب سے بڑا گناہ ہے نووی **ا ت** ایک تو ان مین چغلخوری کرتا یعنی ایک
کی بات دوسرے سے لگا دیتا فساد اور لڑائی کے لیے اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے مین احتیاط
نہ کرتا پہر آپنے ایک ہری ٹہنی منگوائی اور چیر کر اسکو دو کیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا شاید
جب تک یہ ٹہنیان نہ سوکہین سوکہین انکا عذاب ہلکا ہووے **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونون کی سفارش کی تو وہ سفارش قبول ہوئی اسطرح سے
کہ اونکے عذاب کم کرنے کا حکم ہوا ٹہنی کے سوکھنے تک اور شاید آپ دعا کرتے ہون انکے لیے ٹہنیون کے خشک
ہونے تک اور احتمال ہے کہ ہری ٹہنیان تسبیح کہتی ہون اور اسوجہ سے عذاب کی کمی ہو اور جب سوکھ
جاوین تو تسبیح موقوف ہوجاتی ہو کیونکہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ سے اکثر مفسرین کے نزدیک
وہی شے مراد ہے جو زندہ ہو اور لکڑی اور پتہر کی زندگی جب ہی تک ہے کہ وہ کاٹے نہ جاوین
اور محققین علماء کا یہی قول ہے کہ یہ آیت عام ہے اور ہر ایک چیز حقیقۃً تسبیح کرتی ہے اور بعضون
نے کہا کہ ہر چیز اپنی صورت اور سیرت اور اوصاف اور تاثیرات کی وجہ سے اپنے صانع کی قدرت پر
دلالت کرتی ہے اور یہی انکی تسبیح ہے ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقے دفتریست معرفت
کردگار - اور اس حدیث سے علماء نے یہ بات نکالی ہے کہ قبر کے پاس قرآن پڑہنا مستحب ہے اسلیے
کہ جب ہری شاخ سے عذاب کی کمی ہو تو قرآن کی برکت سے ضرور عذاب مین کمی ہوگی اور بخاری نے
اپنے صحیح مین روایت کیا ہے کہ بریدہ بن حصیب اسلمی نے وصیت کی تہی کہ میری قبر مین دو ہری شاخین
رکھ دی جاوین اور شاید انہون نے تبرکاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو دیکھ کر یہ وصیت
کی خطابی نے انکار کیا اس فعل کا جو قبرون پر کیا کرتے ہین یعنی پہول اور شاخین ڈالنے کا اور کہا

اسکی کوئی اصل نہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ قبر کا عذاب حق ہے اور معتزلہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور پیشاب نجس ہے اور چغل خوری حرام ہے جب فساد کی نیت سے ہو اور جو کسی مسلمان کا ضرر سے بچانا منظور ہو تو ثواب ہے وہ چغل خوری میں داخل نہیں انتہی مع زیادۃ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ ترجمہ اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْحَيْضِ

کتاب حیض کے بیان میں **ف** حیض کے معنی لغت میں بہنا اور اصطلاح میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو بالغہ عورت کے رحم سے بہتا ہے معین دنوں میں اور استحاضہ وہ خون ہے جو بے وقت عادت کے خلاف آوے

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ تہ بند کے اوپر حائضہ عورت سے مباشرت کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ہم میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا پھر مباشرت کرتے اسکے ساتھ **ف** یعنے لپٹتے اس سے اور مساس کرتے اور بوسہ لیتے پر جماع نہ کرتے کیونکہ حیض میں جماع کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اور اگر کوئی اسکو حلال جانے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اسلیے کہ حرمت اسکی قرآن سے ثابت ہے اور جو کوئی حلال نہ جانے اور بھول سے یا نادانستہ ایسا کام کرے تو اسپر نہ گناہ ہے نہ کفارہ اور اگر جان بوجھ کر کرے تو گناہ کبیرہ ہے اور کفارہ واجب نہیں مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور شافعی کا ایک روایت میں یہی قول ہے اور جمہور سلف نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے عطاء اور ابن ابی ملیکہ اور شعبی اور نخعی اور مکحول اور زہری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور حماد بن ابی سلیمان اور ایوب سختیانی اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد کا اور ایک قول یہ ہے کہ اسپر کفارہ واجب ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس اور حسن بصری اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور اوزاعی اور اسحاق کا اور احمد کا ایک روایت میں اب اختلاف کیا ہے ان لوگوں نے کفارے میں تو حسن اور سعید نے کہا وہ کفارہ ایک بردے کا آزاد کرنا ہے اور باقی لوگوں نے کہا وہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دینا ہے اور دلیل انکی ابن عباسؓ کی حدیث ہے مرفوع جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں وہ ایک دینار صدقہ دیوے یا آدھا دینار لیکن یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق حفاظ انتہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا جب حیض کا خون جوش پر ہوتا پھر اس سے مباشرت کرتے حضرت عائشہؓ نے کہا تم میں سے کون اپنی خواہش

کان

اور ضرورت پر جسقدر اختیار رکھتا ہے جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتے تھے **ف** یعنے نفس پر قابو رکھنا اور
اپنی خواہش کو بموقعہ روکنا یہ ہر شخص کا کام نہین البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہ قدرت تھی اس لیے
جس شخص سے صبر نہ ہو سکے اسکو یہی بہتر ہے کہ حائضہ عورت سے مباشرت بھی نہ کرے ایسا نہ ہو کہ غلبۂ شہوت مین
جماع کر بیٹھے اور گنہگار ہو نووی نے کہا مباشرت ایک تو جماع کے معنی مین ہے وہ حیض کی حالت مین حرام
ہے جیسے اوپر گذرا اور ایک مباشرت یہ ہے کہ ناف سے اوپر اور گھٹنون سے نیچے مباشرت کرے ذکر سے
یا بوسہ یا چمٹا وے یا مساس کرے یہ حلال ہے حیض کی حالت مین باتفاق علما اور وہ جو عبیدہ سلمانی سے
منقول ہے کہ اس قسم کی مباشرت بھی حیض کیحالت مین درست نہین تو یہ شاذ ہے سنکر اسکو کسی نے قبول
نہین کیا اور اگر ثابت بہی ہو تو مردود ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے جنکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آزار سے اوپر مباشرت کرلیتے تھے اور ایک مباشرت یہ ہے کہ گھٹنے اور ناف کے بیچ
مین مباشرت کرے سوا قبل اور دبر کے اور مقامون مین اسمین تین قول ہین صحیح یہ ہے کہ حرام ہے
اب یہ حرمت حیض کی موقوف ہونے تک ہے جہان حیض بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا یا تیمم کر لیا تو ہر
طرح کی مباشرت حلال ہو جاوے گی ہمارا اور مالک اور احمد کا مذہب یہی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر دس
روز مین حیض بند ہوا تو غسل سے پہلے بھی مباشرت حلال ہے انتہی مختصراً **عَنْ** مَيْمُونَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ **ترجمہ** ام المومنین
میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عورتون سے مباشرت کرتے تھے ازار کے
اوپر اور وہ حائضہ ہوتین **بَابُ الْاِضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِيْ لِحَافٍ وَاحِدٍ** حائضہ عورت کے ساتھ ایک
چادر مین لیٹنا **عَنْ** مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ مَعِيَ وَاَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور مین حائضہ ہوتی اور میرے اور آپ کے
بیچ مین ایک کپڑا حائل ہوتا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ
هِيَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی چادر مین دفعۃً
مجھے حیض آگیا مین کھسک گئی اور اپنے کپڑے اٹھا لیے حیض کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا

یضجعہ

[illegible]

بھے حیض آیا میں نے کہا ہان آپ نے مجھے بلایا پہر مین آپ کے ساتھ لیٹی اسی چادر مین ام سلمہؓ نے کہا مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دونون ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے جنابت سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سونا جائز ہے حائضہ کے ساتھ اسی طرح لیٹنا اسکے ساتھ ایک چادر مین بشرطیکہ بدن سے بدن ملے ناف اور زانو کے نیچے یا صرف فرج نہ ملے علما نے کہا ہے کہ حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اسکا بوسہ لینا درست ہی اسیطرح مساس کرنا ناف کے اوپر اور زانو کے نیچے اور حائضہ عورت کا ہاتھ نجس نہین ہے وہ پانی اور ہر ایک روان چیز مین ہاتھ ڈال سکتی ہے اپنے خاوند کا سر دہو سکتی ہے کنگہی کر سکتی ہی کھانا پکا سکتی ہی اسکا جھوٹھا اور پسینا دونو پاک ہین اور ابن جریر نے کہا اسپر اجماع ہے علماء کا انتہے **باب** جَوَازِ غُسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالْاِتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيهِ اس باب مین یہ بیان ہے کہ حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دہو سکتی ہے اُس کے سر مین کنگہی کر سکتی ہے اُسکا جھوٹھا پاک ہے اُسکی گود مین تکیہ لگا کر بیٹہنا درست ہی اور قرآن پڑہنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَأْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو اپنا سر میری طرف جھکا دیتے مین اُس مین کنگہی کر دیتی اور آپ گہر تشریف نہ لاتے (مسجد سے) مگر ضروری حاجت کے واسطے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے چند فائدے اعتکاف کے متعلق معلوم ہوئے جنکا ذکر اعتکاف کے باب مین آویگا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اعتکاف کرنے والا اپنے بدن کا کوئی حصہ جیسے ہاتھ یا پاؤن یا سر مسجد سے باہر نکالے تو اُسکا اعتکاف باطل نہ ہوگا اور جو شخص حلف کرے اس بات کی کہ فلان گہر مین نہ جاویگا یا فلان گہر سے نہ نکلیگا پہر اپنے بدن کے کسی حصہ کو اُسکے اندر کرے یا اُس مین سے نکالے تو اُسکی قسم نہ ٹوٹے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند اپنی بی بی سے خدمت لے سکتا ہے پکانے اور نہانے دہونے مین بشرطیکہ وہ راضی ہو انتہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْئَلُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ اِذَا كَانُوْا مُعْتَكِفِيْنَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ نے کہا مین جب اعتکاف مین ہوتی (گہر مین جاتی حاجت کے واسطے اور چلتے چلتے جو کوئی گہر مین بیمار ہوتا انکو بھی پوچھ لیتی اور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین رہکر اپنا سر میری طرف ڈالدیتے مین انمین کنگہی کر دیتی اور آپ گہر مین جاتی

مگر حاجت کے لیے جب اعتکاف میں ہوتے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَ
أَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو مسجد کے
باہر اپنا سر نکال دیتے میں آپکا سر دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي فَأُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ
ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر میرے نزدیک کر دیتے اور میں حجرے
میں ہوتی پھر میں کنگھی کرتی آپ کے سر میں اور میں حائضہ ہوتی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ
رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ نے کہا میں رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر دھوتی اور میں حائضہ ہوتی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ
حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ ترجمہ حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے
فرمایا مجھے سجدہ گاہ اٹھا دے مسجد سے مینے کہا میں حائضہ ہوں آپنے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں
تو نہیں ہے **ف** حدیث میں خمرہ کا لفظ ہے اکثر علماء نے کہا کہ خمرہ وہ ذرا سا ٹکڑا ہے بوریے
وغیرہ کا جسپر سجدہ کیا جاوے اور خطابی نے کہا خمرہ سے مراد جانماز ہے اور یہ جو فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں
ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ تو مسجد کے باہر رہ پر ہاتھ اندر کرکے بوریا گھسیٹ لا اور ہاتھ اندر لے جانے میں کوئی
قباحت نہیں اگرچہ تو حیض سے ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ أُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ تَنَاوَلِيهَا فَإِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ
ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سجدہ گاہ کے اٹھا لینے
کا مسجد سے میں نے کہا میں حیض سے ہوں آپنے فرمایا اٹھا لے حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ
فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اتنے میں آپنے فرمایا اے عائشہؓ مجکو کپڑا اٹھا دے انہوں نے کہا میں حائضہ ہوں
آپنے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے پھر انہوں نے کپڑا اٹھا دیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ
الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مین پانی پیتی تھی پھر پیکر برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی
آپ اُسی جگہ منہ رکھتے جہان مینے رکھکر پیا تھا اور پانی پیتے حالانکہ مین حائضہ ہوتی اور مین ہڈی نوچتی
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اُسی جگہ منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تہا **عَنْ** عَائِشَۃَ
اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّکِئُ فِیْ حِجْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود مین تکیہ لگاتے اور قرآن پڑھتے
اور مین حائضہ ہوتی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ الْیَھُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ فِیْھِمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْھَا وَلَمْ یُجَامِعُوْھُنَّ
فِی الْبُیُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْیَھُوْدَ فَقَالُوْا مَا یُرِیْدُ
ھٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْہِ فَجَآءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنَّ الْیَھُوْدَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا اَفَلَا نُجَامِعُھُنَّ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی
ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَیْھِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَھُمَا ھَدِیَّۃٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَرْسَلَ فِیْ اٰثَارِھِمَا فَسَقَاھُمَا فَعَرَفْنَا اَنْ لَّمْ یَجِدْ عَلَیْھِمَا **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے یہود مین جب
کوئی عورت حائضہ ہوتی تو اُسکو اپنے ساتھ نہ کہلاتے نہ گھرون مین اُسکے ساتھ رہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب نے آپ سے اس مسئلے کو پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ آخر تک یعنی
پوچھتے ہین تمکو حیض سے تم کہہ دو حیض پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض کی حالت مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کام کرو سوا جماع کے یہ خبر یہود کو پونچی انہون نے کہا یہ شخص (یعنے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ ہر بات مین ہمارا خلاف کرے یہ سنکر اسید بن حضیر اور عباد بن بشرؓ آئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ یہود ایسا ایسا کہتے ہین ہم حائضہ عورتون سے جماع کیون نہ کرین (یعنے جب یہود ہماری مخالفت
کو برا جانتے ہین اور اس سے جلتے ہین تو ہمکو بھی اچھی طرح خلاف کرنا چاہیئے) یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (اونکے یہ کہنے سے کہ ہم جماع کیون نہ کرین آپ کو برا معلوم ہوا اس
لیے کہ خلاف قرآن کے تھی) ہم یہ سمجھے کہ آپکو ان دونو شخصون پر غصہ آیا وہ اُٹھکر باہر نکلے اتنے مین کسی نے
آپ کو دودھ بھیجا تحفہ کے طور پر آپ نے اُن دونو کو پھر بلا بھیجا اور دودھ پلایا جب اُنکو معلوم ہوا کہ آپکا غصہ
اُنپر نہ تھا **ف** آپ اُنکی بات پر صرف غصہ ہوئے تھے اُنکی ذات پر کوئی غصہ نہ تھا آخر وہ مسلمان
تو تھے اُنہون نے اسلام کی حرارت مین یہود سے جلکر یہ بات کہدی جو قرآن کے خلاف تھی **باب**

فاستقبلھما

بعین فعرفنا

الْمَذْیِ مذی کا بیان **ف** مذی ایک سفید رقیق پانی ہے جو شہوت کے وقت نکلتا ہے اُسکے نکلنے کے بعد شہوت کم نہیں ہوتی اور کبھی اُسکا نکلنا محسوس نہیں ہوتا اور مرد اور عورت دونوں میں یہ پانی نکلتا ہے بلکہ عورتوں میں زیادہ (نووی) **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْئَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی مینے شرم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تہین مین نے مقداد بن الاسود سے کہا اُنہون نے پوچھا آپنے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرے **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَۃَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ مِنْہُ الْوُضُوْءُ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے شرم آئی مذی کا مسئلہ پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ فاطمہ کے مین نے مقداد سے کہا اُنہون نے پوچھا آپنے فرمایا مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے (غسل ضرور نہین) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ الْمَذْیِ یَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ کَیْفَ یَفْعَلُ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَکَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے مقداد کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُنہون نے پوچھا اگر کسی آدمی کی مذی نکلے تو وہ کیا کرے آپنے فرمایا وضو کر ڈال اور شرمگاہ دھو ڈال **ف** نووی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ مذی نکلنے سے غسل لازم نہین آتا لیکن وضو لازم آتا ہے ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ان حدیثون سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ مذی نجس ہے اسیواسطے آپنے ذکر کے دھونے کا حکم کیا اور مراد ذکر کے دھونے سے یہ ہے کہ جسقدر ذکر مین مذی لگ گئی ہو اتنی دھوئے نہ کل ذکر کو شافعی اور جمہور علماء نے ایسا ہی کہا ہے اور مالک اور احمد سے منقول ہے کہ ساری ذکر کو دھوئے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ سوای پیشاب اور پائخانہ کے اور نجاستون مین جیسے مذی اور خون وغیرہ ڈھیلے سے پاک کرنا کافی نہین بلکہ پانی سے طہارت کرنا چاہیئے اور یہی صحیح ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ڈھیلے سے بھی پاک کرنا درست ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ مسئلہ پوچھنے مین کسی اور کو وکیل کرنا درست ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ داماد کو اپنے خسر سے یا ساس سے یا سالے سے جماع کے متعلق باتین کرنا ادب کے خلاف ہے انتہے باختصار

بَاب غَسْلِ الْوَجْہِ وَالْیَدَیْنِ اِذَا اسْتَیْقَظَ مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اُٹھے تو منہ ہاتھ دھونا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ وَیَدَیْہِ

ثُمَّ نَامَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے تو حاجت سے فارغ ہوئے پھر منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو رہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو جاگنے کے بعد پھر سو رہنا مکروہ نہیں ہے اور سلف کے بعض زہاد نے اسکو مکروہ کہا ہے اس خیال سے کہ آنکھ نہ لگے اور رات کا تہجد اور وظیفہ ناغہ ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسبات کا ڈر نہ تھا **باب** جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لَهٗ وَغَسْلِ الْفَرْجِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَوْ يُجَامِعَ جنب کو سونا درست ہے لیکن وضو کرنا اور شرمگاہ دھو لینا کھاتے اور پیتے اور سوتے اور جماع کرنے کے وقت مستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا قصد کرتے اور آپ جنب ہوتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں سونے سے پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ (وَاَرَادَ) ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لیے کرتے تھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی سونا چاہے اور وہ جنب ہو آپ نے فرمایا وضو کرے پھر سو سکتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتّٰى يَغْتَسِلَ اِذَا شَاءَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی ہم میں سے جنب ہو تو وہ سو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں وضو کر لیوے پھر سو رہے اور جب چاہے غسل کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهٗ جَنَابَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انکو جنابت ہوتی ہے انکو آپ نے فرمایا وضو کر لے اور ذکر کو دھو ڈال پھر سو رہ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو پھر بیان کیا حدیث کو یہاں تک کہ میں نے کہا آپ جنابت میں کیا کرتے تھے کیا سونے سے

پہلے غسل کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو رہتے تھے انہون نے کہا آپ دونون طرح کرتے کبھی غسل کر لیتے پھر سوتے اور کبھی وضو کر کے سو رہتے مین نے کہا شکر خدا کا جسنے گنجائش رکھی ہر مین عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بھی ویسی ہے جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ زَادَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا وَقَالَ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّعَاوِدَ ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کر لیوے پھر کرے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلَى النِّسَآءِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ ترجمہ انس رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب عورتون پاس ہو آتے ایک ہی غسل سے **ف** نووی نے کہا حاصل ان سب حدیثون کا یہ ہے کہ جنب کو کھانا اور پینا اور سونا اور جماع کرنا غسل سے پہلے درست ہے اس پر سب کا اجماع ہے اسیطرح اس بات پر کہ جنب کا بدن اور اُسکا پسینا پاک ہے اِن حدیثون کے روسے یہ امر مستحب ہے کہ جنب اگر کھانا یا پینا یا سونا یا جماع کرنا چاہے تو وضو کر لیوے اور شرمگاہ کو دہو لیوے اگر ایسا نہ کرے تو مکروہ ہے اور ابن حبیب اور داؤد ظاہری کے نزدیک وضو واجب ہے اور ان حدیثون سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جنابت کا غسل فی الفور واجب نہین بلکہ جب نماز کے لیے اوٹھے اسوقت واجب ہے انتہے باختصار

بَابُ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْاَةِ بِخُرُوْجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا اگر عورت کی منی نکلے تو اُسپر غسل واجب ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَّهِيَ جَدَّةُ اِسْحَاقَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ وَعَآئِشَةُ عِنْدَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرٰى مِنْ نَّفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَآءَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَقَالَ لِعَآئِشَةَ بَلْ اَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِيْنُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِذَا رَاَتْ ذٰلِكِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس (اور وہ دادی تہین اسحاق کی جو راوی ہے اس حدیث کا انس سے) اور وہان حضرت عائشہ رض بیٹھی تھین انہون نے کہا یا رسول اللہ عورت اگر سوتے مین ایسا دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے پھر دیکھے وہ چیز جو مرد دیکھتا ہے (یعنے منی کو) یہ سنکر عائشہ نے کہا اے ام سلیم تو نے رسوا کر دیا عورتون کو (اسوجہ سے کہ احتلام اُسی عورت کو ہو گا جو بہت پر شہوت ہو اور منی بھی اُسی کی نکلے گی) تیرے ہاتھ مین مٹی لگے (اور یہ اُنہون نے نیک بات کہی) **ف** یعنے حضرت عائشہ کا کہنا تیرے ہاتھ مین مٹی لگے اس سے بد دعا مقصود نہ تھی نہ کوسنا بلکہ انہون نے نیک نیتی سے یہ کلمہ کہا تھا اگرچہ اس کلمے کا مطلب اصل مین یہ ہے کہ تجہپر محتاجی آوے اور تو غریب ہو جاوے پر اب محاورہ ہو گیا ہے عرب مین کہ یہ کلمہ اُسوقت کہتے ہین جب کسی بات کو عجب سمجھتے ہین یا برا جانتے ہین یا جھڑکتے ہین یا خفا ہوتے ہین (ت آپنے

فرمایا اے عائشہؓ تیرے ہاتھ مین مٹی لگے اور ام سلیمؓ سے فرمایا اے ام سلیم عورت غسل کرے اُس صورت مین جب
ایسا دیکھے **ف** نووی نے کہا جب عورت کی منی نکلے تو اُسپر غسل واجب ہے جیسے مرد پر اور علماء نے اجماع
کیا ہے کہ مرد اور عورت دونون پر غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے سے یا دخول سے اور عورت پر حیض اور نفاس سے
بھی غسل واجب ہوتا ہے اور جو کوئی عورت جنے اور خون ذرا بھی نہ دیکھے تو اُسپر بھی غسل واجب ہے صحیح قول کے
موافق اسیطرح اگر بچے کو بدلے صرف گوشت کا لوتھڑا جنے یا خون کی پھٹکی اور جو غسل کو واجب نہین کہتا وہ
وضو واجب جانتا ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے سے خواہ شہوت سے نکلے یا بلا شہوت
کود کر نکلے یا یون ہی سونے مین نکلے یا جاگنے مین معلوم ہو اُسکا نکلنا یا نہ معلوم ہو عاقل ہو یا مجنون ہو اور منی
نکلنے سے یہ مراد ہے کہ باہر نکل آوے اگر سوتے مین یہ دیکھے کہ جماع کیا اور منی نکلی لیکن درحقیقت منی نہین نکلی تو
غسل واجب نہ ہوگا اسیطرح اگر منی حرکت کرے اور باہر نہ نکلے تب بھی غسل نہین اگر کسی کی منی نکلنے لگے اور
وہ نماز مین ہو اور کپڑے کے اوپر سے ذکر کو تھام لیوے یہانتک کہ منی رک جاوے تو اُسکی نماز صحیح ہو جاویگی اور
عورت کا حکم مرد کا سا ہے انتہے مختصرا **عَنْ** قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ
اَنَّهَا سَاَلَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتْ ذٰلِكِ الْمَرْاَةُ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَتْ وَهَلْ يَكُوْنُ هٰذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ
غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ **ترجمہ** قتادہ سے
روایت ہے انس بن مالکؓ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام سلیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت
خواب مین دیکھے وہ جو مرد دیکھتا ہے آپنے فرمایا جب عورت ایسا دیکھے تو غسل کرے ام سلیمؓ نے کہا مجھے شرم آئی
مینے کہا ایسا کیا ہوتا ہے (یعنے عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ایسا
ہوتا ہے ورنہ بچہ عورت کے مشابہ کیونکر ہوتا ہے **ف** یعنے بچہ مرد اور عورت دونون کے نطفے سے مل کر پیدا ہوتا ہے
پھر جسکا نطفہ غالب ہوتا ہے بچہ اُسی کی صورت پر ہوتا ہے اور جب عورت کا نطفہ ہوا تو اُسکا نکلنا اور احتلام بھی
ممکن ہے **ت** مرد کا نطفہ گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پتلا زرد پھر جو اوپر جاتا ہے یا بڑھ جاتا ہے بچہ اُسی کے
مشابہ ہو جاتا ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث اصل عظیم ہے منی کی صفت کے بیان مین حالت صحت مین علماء
نے کہا ہے مرد کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے اور کود کر آہستہ آہستہ نکلتی ہے اور شہوت کے ساتھ نکلتی
ہے اُسکے نکلنے مین لذت آتی ہے اور جب نکل چکتی ہے اُسیوقت شہوت ضعیف ہو جاتی ہے اور اُسکی بو ایسی
ہوتی ہے جیسے کھجور کے گابھے کی قریب قریب آٹے کی بو کے اور سوکھ کر بعضون نے کہا پیشاب کی سی بو ہو جاتی

ہے یہ تو اصل حالت ہے منی کی جب مرد صحیح اور سالم ہو کسی بیماری مین مبتلا نہ ہو اگر بیمار ہو تو مرد کی منی بھی زرد اور رقیق
ہو جاتی ہے یا آلات منی ضعیف ہو جاتی ہین تو وہ کود کر نہین نکلتی بلکہ بہتی ہے بغیر لذت اور شہوت کے یا کثرت
جماع سے سرخ ہو جاتی ہے مجھلی کیطرح اور کبھی خالص خون کی طرح نکلتی ہے لیکن اگر منی سرخ بھی نکلے تب بھی وہ
پاک ہے اور اس سے غسل واجب ہوگا اور منی کے تین خاصے ہین ایک تو یہ کہ شہوت کے ساتھ نکلے اور اس کے
نکلنے کے بعد سستی ہو جاوے دوسری بو کہجور کے گابہے کی طرح تیسری آہستہ آہستہ کئی بار مین نکلے ان مین سے
ہر ایک بات کافی ہے اسکے منی ہونے کے لیے اور تینون باتون کا ہونا ضرور نہین اگر ان تینون مین سے کوئی امر نہ ہو
تو گمان غالب ہوگا کہ وہ منی نہین ہے اور عورت کی منی زرد اور رقیق ہوتی ہے اور کبھی سفید بھی ہوتی ہے اسکی
پہچان دو اوصاف سے ہے ایک تو بو مرد کی منی کی بو کیطرح دوسرے لذت اسکے نکلنے وقت اور اسکے نکلنے کے بعد شہوت کا
کم ہو جانا پھر منی جسطرح اور جس حال مین نکلے اوسکے نکلنے سے غسل واجب ہوگا انتہے ما قال النووی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ سَاَلَتِ امْرَاَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَۃِ تَرٰی فِیْ مَنَامِھَا مَا یَرَی الرَّجُلُ
فِیْ مَنَامِہٖ فَقَالَ اِذَا کَانَ مِنْھَا مَا یَکُوْنُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک عورت
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت خواب مین وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے آپنے فرمایا اگر اسمین وہی چیز
نکلے جو مرد سے نکلتی ہے (یعنی منی نکلے) تو غسل کرے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ
مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ فَقَالَ تَرِبَتْ یَدَاکِ فَبِمَ یُشْبِھُھَا وَلَدُھَا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے فبما
روایت ہو ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور عرض کیا یا رسول اللہ تعالی سچی بات سے شرم نہین کرتا
کیا عورت پر غسل واجب ہے جب اسکو احتلام ہووے آپنے فرمایا ہان جب وہ پانی دیکھے (یعنے منی کو) ام سلمہ نے
کہا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے . . . . آپنے فرمایا تیرے ہاتھون کو مٹی لگے احتلام نہین ہوتا
تو پھر بچہ عورت کے مشابہ کیسے ہوتا ہے **ف** اس حدیث سے اور اور کئی حدیثون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حیا اور
شرم یہ بھی اللہ جل جلالہ کی ایک صفت ہے پر جیسے اسکی اور صفتین مخلوقات کی صفتون کی طرح نہین ہین اسیطرح
یہ صفت بھی مخلوق کی طرح نہین ہے سلف کا یہی اعتقاد ہے اور پچھلے بعض متکلمین نے جو اللہ تعالی کی صفات
مین تاویل کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ خوب نہین ہے بلکہ ایک طرح کی بدعت ہے دین مین اہلحدیث نے تاویل کرنیوالونکو
بہت برا سمجھا ہے **عَنْ** ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاہُ وَزَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ **ترجمہ**
دوسری روایت کا بھی وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ بی بی ام سلمہ نے کہا تو نے رسوا کر دیا عورتون کو

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان ام سليم ام بني ابي طلحة دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث هشام غير ان فيه قال قالت عائشة فقلت لها اف لك اترى المرأة ذلك **ترجمہ** حضرت عائشہؓ نے بھی ایسا ہی روایت کیا کہ ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا اُف کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے

عن عائشة ان امرأة قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم هل تغتسل المرأة اذا احتلمت وابصرت الماء فقال نعم فقالت لها عائشة تربت يداك والت قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعيها وهل يكون الشبه الا من قبل ذلك اذا علا ماؤها ماء الرجل اشبه الولد اخواله واذا علا ماء الرجل ماءها اشبه اعمامه **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عورت غسل کرے جب اسکو احتلام ہو اور پانی دیکھے (یعنی منی) آپنے فرمایا ہان غسل کرے حضرت عائشہؓ نے کہا تیرے ہاتھون کو مٹی لگے اور وہ کونچے جاوین ہتھیار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے اسکو آخر بچہ جو مشابہ ہوتا ہے مان باپ کے وہ کاہے سے ہوتا ہے جب عورت کا نطفہ مرد کے نطفے پر غالب ہو تو بچہ اپنے ننہیال کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر غالب ہو تو بچہ ددھیال پر پڑتا ہے **ف** حدیث مین الّت کا لفظ ہے اسکا ترجمہ وہی ہے جو بیان ہوا یعنے ہاتھ زخمی کیے جاوین اور کونچے جاوین الّ سے جو ایک ہتھیار ہے نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے لیکن مجمع البحار مین ہے کہ صحیح الّت ہے یعنے چیخ ماری حضرت عائشہؓ نے

باب بيان صفة مني الرجل والمرأة وان الولد مخلوق من مائهما عورت اور مرد کی منی کا بیان اور اس بات کا کہ بچہ دونون کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے

عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت قائما عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء حبر من احبار اليهود فقال السلام عليك يا محمد فدفعته دفعة كاد يصرع منها فقال لم تدفعني فقلت الا تقول يا رسول الله فقال اليهودي انما ندعوه باسمه الذي سماه به اهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسمي محمد الذي سماني به اهلي فقال اليهودي جئت اسالك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اينفعك شيء ان حدثتك قال اسمع باذني فنكت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعود معه فقال سل فقال اليهودي اين يكون الناس يوم تبدل الارض غير الارض والسموات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هم في الظلمة دون الجسر قال فمن اول الناس اجازة قال فقراء المهاجرين قال اليهودي فما تحفتهم حين يدخلون الجنة قال زيادة كبد النون قال فما غذاؤهم على اثرها قال ينحر لهم ثور الجنة الذي كان ياكل من اطرافها قال فما شرابهم عليه قال من عين فيها تسمى سلسبيلا قال صدقت قال وجئت اسالك عن شيء لا يعلمه احد

باب بيان صفة مني الرجل والمرأة

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ یَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ اَسْمَعُ بِاُذُنَیَّ قَالَ جِئْتُ
اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِیُّ الرَّجُلِ مَنِیَّ الْمَرْاَةِ
اَذْکَرَا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِذَا عَلَا مَنِیُّ الْمَرْاَةِ مَنِیَّ الرَّجُلِ اَنَّثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْیَهُوْدِیُّ لَقَدْ انثا
صَدَقْتَ وَاِنَّكَ لَنَبِیٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَنِیْ هٰذَا عَنِ الَّذِیْ
سَاَلَنِیْ عَنْهُ وَمَا لِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِّنْهُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللّٰهُ بِهٖ **ترجمہ** ثوبانؓ سے روایت ہے جو مولی (غلام آزاد) تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسنے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا اتنے میں یہود کے عالموں میں سے
ایک عالم آیا اور بولا السلام علیک یا محمد میںنے اُسکو ایک دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا وہ بولا تو مجھے کیوں دھکا
دیتا ہے میں نے کہا تو (نام لیتا ہے حضرت کا) اور رسول اللہ کیوں نہیں کہتا وہ بولا ہم انکو اُس نام سے پکارتے
ہیں جو انکے گھر والوں نے رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام جو گھر والوں نے رکھا ہے وہ محمد ہے یہودی
نے کہا میں تمہارے پاس کچھ پوچھنے کو آیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا میں اگر تجھے کچھ بتلاؤں
تو تجکو فائدہ ہوگا اُسنے کہا میں کان سے سُنونگا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھڑی سے جو آپکے ہاتھ
میں تھی زمین پر لکیر کھینچی (جیسے کوئی سوچتے وقت ایسا کرتا ہی) اور فرمایا پوچھ یہودی نے کہا جسدن یہ زمین بدلکر
دوسری زمین ہوگی اور دوسرے آسمان لوگ اُسوقت کہاں ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اُسوقت اندھیرے
میں پل صراط کے پاس کھڑے ہونگے اُسنے پوچھا پھر سب سے پہلے کون لوگ اُس پل پر سے پار ہونگے آپنے فرمایا مہاجرین
میں جو محتاج ہیں (مہاجرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیغمبر کے ساتھ گھر بار چھوڑ کر نکل گئے اور فقر و فاقہ کی تکلیف
پر صبر کیا اور دنیا پر لات ماری) یہودی نے کہا پھر جب وہ لوگ جنت میں جاوینگے تو انکا پہلا ناشتہ کیا ہوگا
آپ نے فرمایا مچھلی کے جگر کا ٹکڑا (جو نہایت مزیدار اور مقوی ہوتا ہے) اُسنے کہا پھر صبح کا کھانا کیا ہوگا
آپ نے فرمایا وہ بیل کاٹا جاویگا انکے لیے جو جنت میں چرا کرتا تھا پھر اوسنے پوچھا کھا کر وہ کیا پینگے آپنے فرمایا
ایک چشمہ کا پانی جسکا نام سلسبیل ہے اُس یہودی نے کہا آپنے سچ فرمایا اور میں آپسے ایک ایسی بات پوچھنے آیا
ہوں جسکو کوئی نہیں جانتا دنیا میں سوا نبی کے شاید اور ایک دو آدمی جانتے ہوں آپنے فرمایا اگر میں وہ بات
تجھے بتا دوں تو تجھے فائدہ ہوگا اُسنے کہا میں اپنے کان سے سُن لونگا پھر اُس نے کہا میں بچے کو پوچھتا ہوں آپنے
فرمایا مرد کا پانی سفید ہے اور عورت کا پانی زرد ہے جب یہ دونوں اکٹھے ہوتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب
ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے مرد کی منی پر تو لڑکی پیدا ہوتی
ہے اللہ کے حکم سے یہودی نے کہا آپنے سچ فرمایا اور بیشک آپ پیغمبر ہیں پھر چلا پیٹھ پھیر کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اُسنے جو باتیں مجھ سے پوچھیں وہ مجھے کوئی معلوم نہ تھی یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھکو بتا دیں

بن سلام في هذا الاسناد بمثله غير انه قال كنت قاعدا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قال نائمة كبكر النون وقال اذكر وانث ولم يقل اذكرا وانثا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین
یہ ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور کچھ لفظون کا فرق ہے **باب** صفة غسل
الجنابة غسل جنابت کیونکر کرے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل
من الجنابة يبدء فيغسل يديه ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضا وضوءه
للصلوة ثم ياخذ الماء فيدخل اصابعه في اصول الشعر حتى اذا راى ان قد استبرا حفن على راسه
ثلاث حفنات ثم افاض على سائر جسده ثم غسل رجليه **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونو ہاتھ دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے
اور بائین ہاتھ سے شرمگاہ دھوتے پھر وضو کرتے جسطرح نماز کے لیے کیا کرتے تھے پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیان بالون
کی جڑون مین ڈالتے جب آپ دیکھتے کہ بال تر ہو گئے تو اپنے سر پر دونو ہاتھون سے بھر کر تین چلو ڈالتے پھر سارے
بدن پر پانی ڈالتے پھر دونو پاؤن دھوتے **ف** نووی نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک غسل جنابت
کا کمال یہ ہے کہ پہلے دونو پہونچون کو تین بار دھووے برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر شرمگاہ پر اور بدن پر
جو نجاست لگی ہو اسکو دھووے پھر وضو کرے جسطرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر سب انگلیان پانی مین ڈالکر
ایک چلو لیوے اور سر کے بالون اور داڑہی کے بالون مین اس سے خلال کرے پھر اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالے
پھر بغلون اور کانون اور ناف اور سرین کی خبر لیوے اور پاؤن کی انگلیون کی اور ان سب جگہون مین پانی
پہونچاوے پھر تین بار سارے بدن پر پانی ڈالے اور سب جگہ پانی پہونچاوے اور مستحب یہ ہے کہ داہنی جانب سے
شروع کرے اور قبلے کیطرف منہ کر کے بیٹھے اور بعد فراغت کے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ اور غسل سے پہلے نیت کرے ان سب چیزون مین نیت اور سارے بدن پر پانی پہنچانا
فرض ہے اور شرط یہی کہ بدن نجاست سے پاک ہو اور باقی سب چیزین سنت ہین اور ملنا بدن کا واجب نہین ہے
مگر مالک اور مزنی کے نزدیک واجب ہے اسیطرح وضو بھی غسل جنابت مین واجب نہین ہے مگر داؤد ظاہری
کے نزدیک واجب ہے انتہی مختصرا **عن** هشام في هذا الاسناد وليس في حديثهم غسل الرجلين
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت مین پاؤن دھونے کا ذکر نہین ہے **عن** عائشة ان النبي صلى
الله عليه وسلم اغتسل من الجنابة فبدا فغسل كفيه ثلاثا ثم ذكر نحو حديث ابي معاوية
ولم يذكر غسل الرجلين **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جنابت کا غسل کیا تو دونو پہونچون کو تین بار دھویا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح سے جیسے اوپر گذری

اور اس روایت مین پاؤن دہونے کا ذکر نہین ہے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابة بدءَ فغسل یدیہ قبل ان یدخل یدہٗ فی الاناء ثم توضأ مثل وضوئہ للصلوٰۃ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونو ہاتھ دہوتے برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر وضو کرتے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے تھے عن ابن عباس قال حدثتنی خالتی میمونة قالت ادنیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسلہ من الجنابة فغسل کفیہ مرتین او ثلاثا ثم ادخل یدہ فی الاناء ثم افرغ بہ علی فرجہ وغسلہ بشمالہ ثم ضرب بشمالہ الارض فدلکہا دلکا شدیدا ثم توضأ وضوءہ للصلوٰۃ ثم افرغ علی راسہ ثلاث حفنات ملء کفہ ثم غسل سائر جسدہ ثم تنحی عن مقامہ ذلک فغسل رجلیہ ثم اتیتہ بالمندیل فردہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو میری خالہ میمونہ نے بیان کیا انہون نے پانی رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے واسطے آپنے پہلے دونو پہونچے دہوئے دو بار یا تین بار پھر ہاتھ برتن مین ڈالا اور پانی شرمگاہ پر ڈالا اور بائین ہاتھ سے دھویا پھر بائین ہاتھ کو زمین پر پھیرا اور رگڑا زور سے پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے کرتے تھے پھر اپنے سر پر تین چلو بھر بھر کر ڈالے پھر سارے بدن کو دھویا پھر اس جگہ سے سرک گئے اور پاؤن دھوئے پھر مین رومال لیکر آئی بدن پونچھنے کو آپنے نہ لیا ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ پاؤن کا پونچھنا بہتر نہین ہے اور ہمارے علماء کے اسمین پانچ قول ہین ایک تو یہ کہ نہ پونچھنا مستحب ہے اور پونچھنا مکروہ نہین کہہ سکتے دوسرا یہ کہ پونچھنا مکروہ ہے تیسرا یہ کہ پونچھنا نہ پونچھنا دونو برابر ہین چوتھا یہ کہ پونچھنا مستحب ہے پانچوان یہ کہ گرمی مین مکروہ ہے جاڑے مین مکروہ نہین اور صحابہ سے اسمین تین مذہب منقول ہین ایک تو یہ کہ پونچھنا جائز ہے کچھ قباحت نہین وضو اور غسل دونو مین انس بن مالکؓ اور سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے دوسرا یہ کہ پونچھنا مکروہ ہے وضو اور غسل دونو مین ابن عمرؓ اور ابن ابی لیلےؒ کا یہی قول ہے تیسرا یہ کہ وضو مین مکروہ ہے غسل مین مکروہ نہین ابن عباسؓ کا یہی قول ہے اور نہ پونچھنے کے باب مین ایک یہ حدیث ہے دوسری صحیح حدیث اور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرکے نکلے اور آپ کو سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور پونچھنے کو ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن اوسکی اسناد ضعیف مین ترمذی نے کہا اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہین (نووی) عن الاعمش بہذا الاسناد ولیس فی حدیثہما افراغ ثلاث حفنات علی الراس وفی حدیث وکیع وصف الوضوء کلہ فذکر المضمضة والاستنشاق فیہ ولیس فی حدیث ابی معاویة ذکر المندیل ترجمہ اس روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اسمین سر پر تین چلو ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور وکیع کی روایت مین سارے وضو کا بیان ہے اونہنے کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کا ذکر کیا اور ابو معاویہ کی روایت مین رومال کا ذکر نہین ہے عن میمونة

باب ترک المندیل

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا يَعْنِي يَنْفُضُهُ

ترجمہ میمونہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑا لایا گیا مینہ پونچھنے کو آپ نے نہیں لیا اور پانی کو جھٹکنے لگے (ہاتھ سے بعضوں نے اسی حدیث سے پونچھنا جائز رکھا ہے کیونکہ ہاتھ سے پانی جھٹکنا اور کپڑے سے پونچھنا دونوں برابر ہیں نووی نے کہا ہمارے اصحاب کے اسمیں تین قول ہیں ایک یہ کہ نہ جھٹکنا بہتر ہے اور جھٹکنا مکروہ نہیں ہے کہہ سکتے دوسری یہ کہ مکروہ تیسری یہ کہ مباح ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اس حدیث سے اباحت ثابت ہوتی ہے اور ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے انتہے) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو ایک برتن پانی کا منگواتے حلاب کے برابر (حلاب برتن ہے جسمیں اونٹنی کا دودھ دوہتے ہیں) پھر ہاتھ سے پانی لیتے اور پہلے داہنا جانب سر کا دہوتے پھر بایاں جانب بعد اسکے دونو ہاتھ سے پانی لیتے اور سر پر بہاتے ف صحیح حلاب ہے بکسر حا اور تخفیف لام اور بعضوں نے اسکو جُلّاب ہے بضم جیم وتشدید لام کے اور مراد اس سے گلاب ہے لیکن ہروی نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا کہ صحیح حلاب ہے

بَابُ الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَغُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ وَغُسْلِ أَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے اور غسل کرنا مرد اور عورت کا ایک برتن سے ایک ہی حالت میں اور غسل کرنا ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جسمیں تین صاع پانی آتا ہے (یعنے سات آٹھ سیر) جنابت سے ف نووی نے کہا اہل اسلام نے اجماع کیا ہے کہ وضو اور غسل کے لیئے پانی کی تعداد معین نہیں ہے بلکہ قلیل اور کثیر سب کافی ہے بشرطیکہ اعضا بھیگ جاویں اور مستحب ہے کہ وضو میں ایک مد سے کم نہ ہو اور غسل میں ایک صاع سے کم نہ ہو اور صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور مد ایک رطل اور تہائی رطل اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ یہاں وہ صاع مراد ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے بہرحال پانی بیکار بہانا منع ہے اگرچہ ندی کے کنارے غسل کرتا ہو اور یہ ممانعت تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ اسراف حرام ہے انتہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے

ایک کٹورے سے اور وہ فرق تھا (فرق اُس برتن کو کہتے ہین جسمین تین صاع پانی آتا ہے) اور مین اور آپ ایک ہی
برتن سے غسل کرتے سفیان نے کہا فرق تین صاع کا ہوتا ہے **ف** نووی نے کہا مرد اور عورت دونونکا طہارت
کرنا ایک برتن سے جائز ہے باجماع اہل اسلام لیکن عورت کا طہارت کرنا مرد کے طہارت سے بچے ہوئے پانی
سے وہ بھی بالاجماع جائز ہے اور مرد کا طہارت کرنا عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے ہمارے اور مالک اور
ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور اسمین کراہت بھی نہین ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور احمد بن حنبل اور
داؤد ظاہری کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو طہارت درست نہین بشرطیکہ عورت اُس پانی کو خلوت مین
لے گئی ہو اور اوسکو استعمال کیا ہو اور عبد اللہ بن سرجس اور حسن بصری سے ایسا ہی منقول ہے اور امام احمد سے ایک
روایت ہمارے موافق بھی ہے اور سعید اور حسن سے مطلقاً کراہت بھی منقول ہے اور مختار جمہور علما کا قول
ہے کیونکہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کے ساتھ غسل کیا ہے
اور ہر ایک نے دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کیا اور خلوت کو اسمین کوئی دخل نہین اور ایک حدیث مین آیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور اصحاب سنن نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہ جو ممانعت کی حدیث حکم بن عمرو سے
منقول ہے وہ ضعیف ہے ائمہ حدیث نے (جیسے بخاری) اسکو ضعیف کہا ہے یا مراد اُس سے یہ ہو کہ جو پانی محدث کے
اعضاء سے گرا ہو وہ تو مستعمل ہے اُس سے غسل درست نہین یا وہ ممانعت استحباب کے لیے ہے واللہ اعلم (انتہیٰ)

عَنْ اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ اَنَا وَاَخُوْھَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَسَاَلَھَا عَنْ غُسْلِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ فَاغْتَسَلَتْ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَھَا سِتْرٌ
وَّاَفْرَغَتْ عَلٰی رَاْسِھَا ثَلَاثًا قَالَ وَکَانَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذْنَ مِنْ رُءُوْسِھِنَّ حَتّٰی
تَکُوْنَ کَالْوَفْرَۃِ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے مین اور حضرت عائشہ کا رضاعی (دودھ کے ناتے کا)
بھائی (عبد اللہ بن یزید) اونکے پاس گئے اور غسل جنابت کو پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر کرتے تھے انہون نے
ایک برتن منگوایا جسمین صاع بھر پانی آتا تھا اور نہائین ہمارے اونکے بیچ ایک پردہ تھا انہون نے اپنے سر پر
تین بار پانی ڈالا **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسلمہ اور عبد اللہ بن یزید نے اُنکا سر اور اوپر کا بدن
دیکھا ورنہ اُنکے سامنے پانی منگوانے سے اور نہانے سے کوئی فائدہ نہ تھا عبد اللہ تو رضاعی بھائی تھے اور ابوسلمہ
رضاعی بھانجے تھے کیونکہ ام کلثوم بنت ابی بکر نے انکو دودھ پلایا تھا اور یہ دونو محرم ہین اور محرم کو اوپر کا بدن دیکھنا
درست ہے **ت** ابوسلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اپنے بال کترا تی تہین اور کانون تک بال
رکھتی تہین **ف** حدیث میں جو وفرہ لفظ ہے اصمعی نے کہا وفرہ سے بڑھکر ہے اور وفرہ اُن بالون کو کہتے مین

جو مونڈھون تک ہون اور وفرہ کہا وفرہ سے کم ہے یعنی جو بال کانون تک ہون ابو حاتم نے کہا وفرہ وہ بال ہین
جو کانو نپر ہون قاضی عیاض نے کہا عرب کی عورتین تو چوٹیان نکالا کرتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون
نے آپ کی وفات کے بعد شاید ایسا کیا ہو زینت کے ترک کرنے کے لیے نووی نے کہا قاضی عیاض کی طرح اور
علماء نے بھی کہا ہے اور یہ گمان نہین ہوتا کہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ایسا کیا ہو اور
اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ عورت کو بال کم کرنا درست ہے انتہے عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَتْ
عَائِشَۃُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ بَدَءَ بِیَمِیْنِہٖ فَصَبَّ عَلَیْہَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَہَا
ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَی الْاَذٰی الَّذِیْ بِہٖ بِیَمِیْنِہٖ وَغَسَلَ عَنْہُ بِشِمَالِہٖ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِکَ صَبَّ
عَلٰی رَاْسِہٖ قَالَتْ عَائِشَۃُ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ
جُنُبَانِ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے
تو داہنے ہاتھ سے شروع کرتے پہلے اسپر پانی ڈالتے اور اسکو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے اور بائین ہاتھ سے
.... بدنپر نجاست ہوتی اسکو دھوتے جب اُس سے فراغت ہوتی تو سرپر پانی ڈالتے
حضرت عائشہؓ نے کہا مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک برتن سے کیا کرتے عَنْ عَائِشَۃَ
اَنَّہَا کَانَتْ تَغْتَسِلُ ہِیَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ یَسَعُ ثَلٰثَۃَ اَمْدَادٍ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ
ذٰلِکَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے جسمین تین مد یا
کچھ ایسا ہی پانی آتا **ف** قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے تین مد پانی لیا جاتا یا یہ مراد صاع
ہے تاکہ موافق ہو اُس حدیث کے جسمین فرق کا ذکر ہے یا ایسا ہی کسی وقت مین ہوا ہوگا نووی نے کہا اسی حدیث
مین تین مد کا ذکر ہے اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ ایک فرق سے آپ غسل کرتے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
عائشہؓ نے ایک صاع سے غسل کیا اور ایک روایت مین پانچ مکوک کا بیان ہے غسل مین اور ایک مکوک کا وضو مین
اور ایک روایت مین ایک صاع غسل کے لیے اور ایک مد وضو کے لیے آیا ہے اور ایک روایت مین ایک مد وضو اور غسل
ایک صاع سے پانچ مد تک امام شافعی اور اور علماء نے کہا ہے کہ یہ اختلاف باعتبار موقع اور حالت اور قلت و کثرت
پانی کے تھا بہر حال طہارت کے لیے پانی کا کوئی مقدار مقرر نہین ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ
اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْہِ مِنَ الْجَنَابَۃِ ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے دونون کے ہاتھ اُسمین پڑتے جاتے
اور یہ غسل جنابت کا تھا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ
بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ وَاحِدٍ فَیُبَادِرُنِیْ حَتّٰی اَقُوْلَ دَعْ لِیْ قَالَتْ وَہُمَا جُنُبَانِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے

باب غسل الرجل والمراۃ من اناء واحد فی حالۃ واحدۃ وغسل احدھما بفضل الآخر

فائدہ

میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جو میرے اور آپ کے بیچ میں ہوتا آپ جلدی جلدی پانی
لیتے یہانتک کہ میں کہتی تھوڑا پانی میرے لیے چھوڑ دو میرے لیے چھوڑ دو اور دونوں جنب ہوتے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ
ترجمہ میمونہؓ سے روایت ہے وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے ایک برتن سے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہؓ کے غسل سے جو پانی بچتا اُس سے غسل کرتے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک برتن سے کرتے عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنًّى بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک سے غسل کرتے اور ایک مکوک سے وضو کرتے (مکوک سے مراد مد ہے)
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ
ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع لیکر پانچ مد تک
غسل کرتے عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ
وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ ترجمہ سفینہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صاع پانی غسل جنابت کیلیے
اور ایک مد پانی وضو کے لیے کافی تھا عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ ترجمہ سفینہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور ایک مد پانی سے وضو کرتے **ف** امام مسلم نے کہا کہ ابوبکر
بن ابی شیبہ نے سفینہ کو صحابی کہا اور ابوریحانہ نے کہا کہ وہ بوڑھا ہو گیا تھا یعنے سفینہ اور مجھے اسکی روایت کا
اعتبار نہیں نووی نے کہا اس صورت میں امام مسلم نے اس حدیث کو اور حدیثوں کے متابعت کے طور پر
نقل کیا نہ اسپر اعتماد کر کے **باب** اِسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا ترجمہ سر پر
تین بار پانی ڈالنے کا بیان عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
أَنَا فَإِنِّي أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ ترجمہ جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے لوگوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسل میں بعضوں نے کہا ہم تو سر کو اسطرح دھوتے ہیں ایسے ایسے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین چلو ڈالتا ہوں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے

سر پر تین بار پانی ڈالنا غسل میں مستحب ہے اور اسپر اتفاق ہے اور سر پر قیاس کیا ہے اور اعضاء کو اور جیسے وضو
میں تین تین بار ہر ایک عضو کا دھونا مستحب ہے اسی طرح غسل میں عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ ذکر عندہ الغسل من الجنابة فقال اما انا فافرغ علی راسی ثلاثا ترجمہ جبیر بن مطعم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسل جنابت کا ذکر ہوا آپنے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا
ہوں عن جابر بن عبد اللہ ان وفد ثقیف سألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ارضنا
ارض باردة فکیف بالغسل فقال اما انا فافرغ علی راسی ثلاثا قال ابن سالم فی روایتہ ثنا هشیم
قال انا ابو بشر وقال ان وفد ثقیف قالوا یا رسول اللہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ثقیف
کی طرف سے جو لوگ آئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا ملک سرد ہے تو غسل کیونکر کریں آپنے
فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا ہوں (زیادہ پانی بہانا ضرور نہیں) عن جابر بن عبد اللہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی راسہ ثلاث حفنات من ماء
فقال لہ الحسن بن محمد ان شعری کثیر قال جابر فقلت لہ یا ابن اخی کان شعر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکثر من شعرک واطیب ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین چلو بھر کر پانی ڈالتے حسن نے کہا میرے تو بال بہت ہیں جابر نے کہا اے بھتیجے
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تجھ سے زیادہ تھے اور تجھ سے بہتر تھے باب حکم ضفائر المغتسلة
ترجمہ عورتیں چوٹیاں غسل میں کھولیں یا نہ کھولیں عن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ انی امرأة
اشد ضفر راسی افانقضہ لغسل الجنابة فقال لا انما یکفیک ان تحثی علی راسک ثلاث
حثیات ثم تفیضین علیک الماء فتطہرین ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ
میں اپنے سر پر چوٹی باندھتی ہوں کیا جنابت کے غسل کے لیے اسکو کھولوں آپنے فرمایا نہیں تجھکو کافی ہے
سر پر تین چلو بھر کر ڈالنا پھر سارے بدن پر پانی بہانا تو پاک ہو جاوے گی عن ایوب بن موسی فی هذا
الاسناد وفی حدیث عبد الرزاق افانقضہ للحیضة والجنابة فقال لا ثم ذکر بمعنی حدیث ابن
عیینة ترجمہ دوسری روایت کا بھی یہی ہے جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ میں کھولوں اسکو حیض اور جنابت
کے لیے عن ایوب بن موسی بهذا الاسناد وقال افاحلہ فاغسلہ من الجنابة ولم یذکر الحیضة
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ کیا میں کھولوں اسکو اور دھووں جنابت سے اور حیض کا ذکر نہیں کیا نووی
نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ چوٹی میں جب سب بالوں کو پانی پہنچ جائے اندر باہر تو اسکا کھولنا ضروری
نہیں اور جو بن کھولے پانی نہ پہنچے تو کھولنا چاہیے اور نخعی سے منقول ہے کہ ہر حال میں کھولنا لازم ہے

اور حسن اور طاؤس سے مروی ہے کہ حیض کے غسل میں کھولنا چاہیے اور جنابت کے غسل میں ضرور نہیں اور ہماری
دلیل ام سلمہ کی حدیث ہے اور اگر مرد کے سر پر چوٹی ہو تو اسکا بھی حکم عورت کا سا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو یَاْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ یَّنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ فَقَالَتْ یَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هٰذَا
یَاْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ یَّنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ اَفَلَا یَاْمُرُهُنَّ اَنْ یَّحْلِقْنَ رُءُوْسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ
اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اُفْرِغَ عَلٰى رَاْسِيْ
ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے عبداللہ بن عمرو عورتوں کو غسل کے وقت سر
کھولنے کا حکم دیتے حضرت عائشہؓ نے کہا تعجب ہے ابن عمروؓ سے وہ سر کھولنے کا حکم کرتے ہیں غسل کے وقت تو سر
منڈلانے کا حکم کیوں نہیں دیتے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے اور میں فقط
اپنے سر پر تین چلو ڈال لیتی **ف** نووی نے کہا عبداللہ بن عمروؓ نے جو سر کھولنے کا حکم دیا یہ اُس صورت میں ہے
جب سارے بالوں میں پانی نہ پہونچ سکے یا اُنکا مذہب یہی ہوگا کہ سر کھولنا چاہیے جیسے نخعی سے ہم نے نقل
کیا اور شاید انکو ام سلمہ اور عائشہؓ کی حدیث نہ پہونچی ہوگی یا یہ حکم بطور استحباب اور احتیاط کے ہوگا **باب**
اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فِيْ مَوْضِعِ الدَّمِ **ترجمہ** جو عورت حیض
کا غسل کرے وہ ایک ٹکڑا کپڑے یا روئی کا مشک لگا کر خون کے مقام پر استعمال کرے تو مستحب ہے **ف**
یہ حکم نظافت اور طہارت اور پاکیزگی کے لیے ہے نہ بطور وجوب کے اور نفاس کے بعد بھی ایسا ہی مستحب ہے بعضوں نے
کہا کہ مشک کی استعمال سے نطفہ جلدی ٹھیرتا ہے جب مشک نہ ملے تو اور کوئی خوشبو استعمال کرے اور یہ استعمال
غسل کے بعد چاہیے اگر کوئی خوشبو نہ ملے تو صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے لیکن بکر کو فرج کے اندر پانی
پہونچانا ضرور نہیں اور ثیبہ کو اتنی دور تک پانی پہونچانا واجب ہے جسقدر حاجت کے لیے بیٹھنے میں کھلتا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضِهَا قَالَ
فَذَكَرَتْ اَنَّهٗ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا
قَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَاسْتَتَرَ وَاَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ وَعَرَفْتُ مَا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ وَقَالَ
ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اٰثَارَ الدَّمِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے تتبعی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کروں آپنے سکھلایا اُسکو غسل کرنا پھر فرمایا مشک
لگا ہوا ایک پھاہا لے اور اُس سے پاکی کر وہ بولی کیونکر پاکی کروں آپنے فرمایا سبحان اللہ و تعجب ہے کہ ایسی ظاہر بات
بھی نہیں سمجھتی) پاکی کر اُس سے اور آڑ کرلی آپنے سفیان نے بتلایا ہمکو ہاتھ اپنا منہ پر رکھکر یعنے شرم سے

آپ نے ایسا کیا، حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب
میں پہچان گئی تھی میں نے کہا اس پھاہے کو خون کے مقام پر لگا (یعنے شرمگاہ پر) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً
سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ فَقَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا میں جب حیض سے پاک ہوں تو کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک پھاہا لے مشک لگا ہوا اور اس سے
پاکی کر پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
غُسْلِ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا
فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً يبلغ
فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا
تُخْفِي ذَلِكَ تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ
تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت ہے اسماء (شکل کی بیٹی یا یزید بن سکن کی بیٹی) نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
حیض کا غسل کیونکر کروں آپ نے فرمایا پہلے پانی بیری کے پتوں کے ساتھ لیوے اور اس سے اچھی طرح پاکی
کرے (یعنے حیض کا خون جو لگا ہوا ہو دھووے اور وضو کرے) پھر سر پر پانی ڈالے اور خوب زور سے ملے یہاں تک
کہ پانی مانگوں (بالوں کی جڑوں) میں پہنچ جاوے پھر اپنے اوپر پانی ڈالے (یعنے سارے بدن پر) پھر ایک
پھاہا (روئی یا کپڑے کا) مشک لگا ہوا لے کر اس سے پاکی کرے اسماءؓ نے کہا کیونکر پاکی کرے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ پاکی کرے حضرت عائشہؓ نے چپکے سے کہہ دیا خون کے مقام پر لگا دے، پھر اسنے
جنابت کے غسل کو پوچھا آپ نے فرمایا پانی لے کر اچھی طرح طہارت کرے پھر سر پر پانی ڈالے اور ملے یہاں تک
کہ پانی سب مانگوں میں پہنچ جاوے پھر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالے حضرت عائشہؓ نے کہا انصار کی عورتیں
بھی کیا عمدہ عورتیں تھیں وہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں (اور یہی لازم ہے کیونکہ شرم گناہ
اور معصیت میں ہے اور دین کی بات پوچھنا ثواب اور اجر ہے) عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ
تطهر قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتِرِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے منہ پر آڑ کر لی
شرم سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
الحيض رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ
حدیثہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں غسل جنابت کا ذکر نہیں ہے **باب** المستحاضۃ وغسلہا وصلوٰتہا ترجمہ مستحاضہ کا بیان اور اسکے غسل اور نماز کا حال **ف** مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہین جو استحاضہ مین مبتلا ہو اور استحاضہ کہتے ہین اُس خون کو جو بے وقت عورتون کی شرمگاہ سے جاری ہو اور یہ خون ایک رگ مین سے نکلتا ہے جسکو عاذل کہتے ہین اور حیض کا خون رحم کی قعر مین سے نکلتا ہے مستحاضہ سے وطی درست ہے اگرچہ خون جاری ہو ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسکی ممانعت منقول ہے نخعی اور حکم کا یہی قول ہے اور ابن سیرین کے نزدیک جماع مکروہ ہے اور احمد نے کہا کہ اُسوقت جماع کرے جب خاوند کو زنا مین پڑجانیکا ڈر ہو اور صحیح جمہور کا قول ہے اور دلیل اسکی وہ ہے جو عکرمہ نے روایت کیا حمنہ بنت جحش سے کہ وہ مستحاضہ تھین اور اُنکے خاوند اُنسے جماع کرتے تھے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور بیہقی نے اور نماز اور روزے اور اعتکاف اور قرأت اور مس مصحف اور سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر مین اور ساری عبادات مین مثل پاک عورت کے ہے بالاتفاق لیکن جب نماز کا قصد کرے تو اپنی شرمگاہ کو دھولیوے اور فرج مین ایک کپڑا یا روئی رکھ لیوے اگر خون بہت بہتا ہو اور یہ کپڑا کافی نہ ہو تو اوپر سے لنگوٹ باندھے پھر وضو کرے اُسیوقت دیر نہ کرے یا تیمم کرے اگر پانی نہ ملے یا عذر ہو اور فرض پڑھنے کے بعد جتنی نفل چاہے پڑھے لیکن ہمارے نزدیک ایک وضو سے فرض ایک ہی پڑھے ادا ہو یا قضا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہر وقت پر نماز کے وضو کرے اور وقت کے اندر جتنی فرضین چاہے پڑھے اور ربیعہ اور مالک کے نزدیک استحاضہ کے خون سے وضو نہین ٹوٹتا تو جبتک اور کسی قسم کا حدث نہ ہو جتنے فرض اور نفل چاہے پڑھے اور وقت آنے سے پہلے مستحاضہ کا وضو اُس نماز کے لیے ہمارے نزدیک درست نہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے اور مستحاضہ پر غسل واجب نہین کسی نماز کے وقت پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابن زبیر اور عطا بن ابی رباح سے منقول ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہر روز ایک بار غسل کرے اور مسیب اور حسن رض سے منقول ہے کہ ظہر کے وقت غسل کرے پھر دوسرے دن ظہر پر غسل کرے اور جمہور کا مذہب صحیح ہے کہ وہ کبھی غسل نہ کرے مگر جب حیض سے پاک ہو اور تکرار غسل مین جو حدیثین آئی ہین وہ ضعیف ہین اور استحاضہ دو قسم ہے ایک تو ایسا خون دیکھے جو حیض نہین ہے جیسے ایک دن ایک رات سے کم دوسری جو کچھ حیض ہے کچھ نہین ہے جیسے برابر خون دیکھا کرے یا حیض کی مدت سے زیادہ خون دیکھے اور دوسری قسم کی تین صورتین ہین پہلی یہ کہ وہ عورت مبتداہ ہو یعنے شروع سے اُسکو یہی خون آیا ہو تو اسکا حیض ایک دن ایک رات تک شمار ہوگا ہمارے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین دن تین رات اور باقی استحاضہ دوسری یہ کہ معتادہ ہو تو جتنے دن حیض کی عادت ہوگی اتنا حیض گنا جاویگا اور باقی استحاضہ تیسری یہ کہ ممیزہ ہو اور کبھی خون قوی دیکھے کبھی ضعیف تو جبتک سیاہ خون دیکھے وہ حیض ہے بشرطیکہ ایک دن ایک رات سے

اگر نہو اور پندرہ دن سے زیادہ نہو اور لال خون پندرہ دن سے کم نہو (نووی مع زیادۃ و اختصار) **عن** عائشة
قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأة
استحاض فلا اطهر افادع الصلوة قال لا انما ذلک عرق و لیس بالحیضة فاذا اقبلت الحیضة
فدعی الصلوة فاذا ادبرت فاغسلی عنک الدم و صلی **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت
ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہوگیا ہے مین پاک نہین
ہوتی کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہین یہ خون ایک رگ کا ہے حیض نہین ہے جب حیض کے دن آوین
تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گذر جاوین تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **ف** نووی نے کہا اس حدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ مستحاضہ نماز پڑھے مگر اُس زمانہ مین جو حیض کا خون ہو اور اسپر اتفاق ہے اور یہ بھی نکلتا ہے
کہ حاجت کے وقت مسئلہ پوچھو اور عورت خود مسئلہ پوچھ سکتی ہے اور اُسکی آواز حاجت کے وقت غیر مرد سن سکتا
ہے انتہے **عن** عائشة انها قالت استفتت ام حبیبة بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت انی استحاض فقال انما ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی فکانت تغتسل عند کل
صلوة قال اللیث بن سعد لم یذکر ابن شهاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ام حبیبة بنت
بنت — جحش ان تغتسل عند کل صلوة ولکنه شیء فعلته هی و قال ابن رمح فی روایته ابنة جحش
ولم یذکر ام حبیبة **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحشؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا مجھے استحاضہ ہے آپنے فرمایا یہ خون ایک رگ کا ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ پھر وہ غسل کرتی تھین ہر نماز
کے لیے لیث نے کہا ابن شہاب نے یہ نہین بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے لیے
غسل کرنیکا بلکہ ام حبیبہؓ نے خود ایسا کیا ابن رمح کی روایت مین ام حبیبہ کا نام نہین بلکہ صرف جحش کی بیٹی کا ذکر
ہے **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و تحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه لیست بالحیضة ولکن هذا عرق فاغتسلی
و صلی قالت عائشة فکانت تغتسل فی مرکن فی حجرة اختها زینب بنت جحش حتی تعلو حمرة الدم
الماء قال ابن شهاب فحدثت بذلک ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام فقال یرحم اللہ
بہندا — هندا لو سمعت بهذه الفتیا واللہ ان کانت لتبکی لانها کانت لا تصلی **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے
روایت ہے ام حبیبہ بنت جحشؓ کو جو سالی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بی بی عبد الرحمن بن عوف کی سات
برس تک استحاضہ رہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ فرمایا یہ حیض نہین ہے بلکہ ایک رگ ہے

خون ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ حضرت عائشہؓ نے کہا وہ ایک بڑے کپڑے مین غسل کرتین اپنی بہن زینب بنت جحش کی
کوٹھری مین تو خون کی سرخی پانی پر آجاتی (اسقدر خون بہا کرتا) ابن شہاب نے کہا مینے یہ حدیث ابوبکر بن
عبدالرحمن سے بیان کی انہون نے کہا خدا رحم کرے ہندہ پر کاش وہ یہ فتوے سن لیتی قسم خدا کی وہ
روتی تھی نماز نہ پڑہنے سے (یعنے اسکو بھی استحاضہ تہا اور یہ مسئلہ معلوم نہ تھا تو نماز نہ پڑہتی اور نماز
کے جانے پر رویا کرتی) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ إِلَى قَوْلِهِ تَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ
الْمَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اگر حدیث یہین تک ہے کہ خون کی سرخی پانی پر آجاتی
اور بعد کا قصہ اسمین نہین ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا
كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ نے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضے کے خون کو حضرت عائشہؓ نے کہا مینے انکے نہانیکا برتن دیکھا خون سے
بھرا ہوا تھا آپنے فرمایا تو اتنے دنون ٹھیری رہ جتنے دنون حیض آیا کرتا تھا (یعنے عادت کے دنون مین اس بیماری
سے پہلے) پھر غسل کر اور نماز پڑھ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ
حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ
صَلَاةٍ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوفؓ کے نکاح مین تہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور شکایت کی خون بہنے کی آپنے فرمایا اتنے دن ٹھیری رہ جتنے دنون (اس
بیماری سے پہلے) حیض آیا کرتا تھا پھر غسل کر ڈال تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتین ف جحش کی تین
بیٹیان تھین ایک زینب جنسے پہلے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تہا پھر انہون نے طلاق دیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئین دوسری ام حبیبہ جو اس حدیث مین مذکور ہین یہ عبدالرحمن بن عوف کے نکاح مین
تھین تیسری حمنہ جو طلحہ بن عبید اللہ کے نکاح مین تہین بعضون نے کہا جحش کی تینون بیٹیان استحاضہ
مین مبتلا تہین اور بعضون نے کہا کہ فقط ام حبیبہ کو یہ بیماری تھی (نووی) بَابُ وُجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ
عَلَى الْحَائِضِ دُونَ الصَّلَاةِ ترجمہ حائضہ عورت پر نماز کی قضا واجب نہین اور روزے کی قضا واجب ہے
عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ

اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ

ترجمہ معاذہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا عورت قضا کرے حیض کے دنوں کی نماز کو انہوں نے کہا کیا تو حروری ہے **ف** حروری نسبت ہے حرورا کی طرف اور حرورا ایک گانون ہے کوفے سے دو میل پر پہلے پہل خارجی وہین اکٹھا ہوئے تھے ان خارجیون نے سارے اہل اسلام کے خلاف یہ بات اختیار کی ہے کہ حائضہ کو نماز کی قضا کرنا چاہیے ان کے سوا تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ حائضہ پر نماز کی قضا واجب نہین ہے پر روزون کی قضا واجب ہے **ت** ہم مین سے جسکو حیض آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو نماز کی قضا کا حکم نہ ہوتا **عن** مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِضْنَ اَفَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَجْزِيْنَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي يَقْضِيْنَ **ترجمہ** معاذہ نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا کیا تو حروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان حائضہ ہوتین پھر کیا آپ انکو نماز کی قضا کا حکم کرتے **عن** مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي اَسْاَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** معاذہؓ سے روایت ہے مینے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا وجہ جو حائضہ روزون کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہین کرتی انہون نے کہا تو حروری تو نہین مین نے کہا نہین مین پوچھتی ہون انہون نے کہا ہم لوگون کو حیض آتا پھر حکم ہوتا روزون کی قضا کرنیکا اور نماز کی قضا کا حکم نہ ہوتا **ف** یہ عنایت ہے پروردگار کی جو نماز کی قضا معاف کردی ورنہ بڑا حرج ہوتا اس لیے کہ نماز ہر روز پانچ بار فرض ہے سال بھر مین صدہا نمازون کی قضا کرنی پڑتی اور رمضان تو ہر سال مین ایک بار آتا ہے پانچ چار روزون کی قضا کچھ مشکل نہین

باب تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَنَحْوِهٖ غسل کرنے والا کپڑے وغیرہ کی آڑ کرلے

عن اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ **ترجمہ** ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی جس سال مکہ فتح ہوا آپ غسل کررہے تھے اور فاطمہ آپ پر ایک کپڑے کی آڑ کی ہوئی تھین **عن** اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى غُسْلِهٖ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ اَخَذَ ثَوْبَهٗ فَالْتَحَفَ بِهٖ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحٰى **ترجمہ** ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے جس سال مکہ فتح ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ مکے کے بلند جانب مین تھے غسل کرنے کے لیے اٹھے

ولکن

ثمان

توحضرت فاطمہؓ نے ایک کپڑے کی آڑ کی آپ پر پھر آپنے اپنا کپڑا لیکر لپیٹا پھر آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں
ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ چاشت کی آٹھ رکعتیں ہیں اور یہ سنت ہیں عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي هِنْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ
فَصَلَّى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ وَذٰلِكَ ضُحًى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ نے ثمان
کپڑے سے آپ پر آڑ کی جب آپ غسل کر چکے تو اسی کپڑے کو لیکر لپیٹا پھر کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں چاشت
کی پڑھیں عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ ترجمہ ام
المؤمنین میمونہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا اور آڑ کی آپ نے غسل کیا
بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ ترجمہ دوسرے کے ستر کیطرف دیکھنا حرام ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى
عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد دوسرے مرد کے ستر کو (یعنے عورت
کو جسکا چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک
کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ عورت دوسری عورت کیساتھ ایک کپڑے میں لیٹے ف یعنے اسطرح کہ دونوں ننگے
ہوں اور دونوں کے بدن میں کوئی چیز حائل نہو نووی نے کہا جیسے مرد کو مرد کا اور عورت کو عورت کا ستر
دیکھنا حرام ہے اسیطرح مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا ستر دیکھنا حرام ہے بالاجماع مگر اسمیں سے خاوند
اور لونڈیکا مالک مستثنیٰ ہے خاوند کو اپنی بی بی کا اور بی بی کو خاوند کا تمام ستر دیکھنا درست ہے سوا فرجگاہ کے
اسمیں تین قول ہیں ایک یہ کہ ہر ایک کو دوسرے کی فرجگاہ بغیر ضرورت کے دیکھنا مکروہ ہے حرام نہیں ہے
دوسری یہ کہ حرام ہے دونوں پر تیسری یہ کہ مرد پر حرام ہے اور عورت کو مکروہ ہے اسیطرح عورت کی شرمگاہ
کے اندر دیکھنا بھی مکروہ ہے اور لونڈی کا مالک اگر اس سے وطی کر سکتا ہے تو وہ دونوں مثل جورو اور خاوند
کے ہیں اور اگر محرم ہے جیسے بہن یا پھوپھی یا خالہ وغیرہ تو وہ مثل آزاد عورت کے ہے اور اگر لونڈی مجوسی ہے
یا مرتد یا بت پرست یا معتدہ یا مکاتبہ تو وہ مثل غیر کی لونڈی کے ہے اب مرد کو اپنی محرم عورتوں کا دیکھنا ناف
سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے کے بدنکا درست ہے اور بعضوں نے کہا اوتنا ہی بدن کو دیکھنا درست ہے جتنا کام کاج
کرنے میں کھل جاتا ہے اب مرد کا ستر مرد سے اور عورت کا ستر عورت سے ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ہے اور گھٹنے اور
ناف میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ ستر نہیں ہیں یہی صحیح ہے دوسرے یہ کہ وہ ستر میں داخل ہیں تیسری یہ کہ ناف
ستر نہیں پر گھٹنا ستر ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناف ستر نہیں پر گھٹنا ستر میں داخل ہے اور مرد کو غیر عورت کا

دیکھنا اسیطرح عورت کو غیر مرد کا دیکھنا بالکل حرام ہے خواہ یہ نظر شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے اور بعضوں کے نزدیک عورتکو غیر مرد کا منہ دیکھنا بغیر شہوت کے درست ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور جب عورت اجنبی ہو تو کچھ فرق نہین آزاد اور لونڈی مین اور حنفیہ کے نزدیک غیر لونڈی مثل محرم عورت کے ہے اسیطرح حرام ہے امرد کو خوبصورت بے ریش لڑکے کا منہ دیکھنا خواہ یہ نظر شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے خواہ فتنہ کا ڈر ہو یا نہ ہو صحیح اور مختار یہی مذہب ہے مگر یہ جتنی حرمت نظر کی اوپر بیان ہوئی اُسی صورت مین ہے جب حاجت اور ضرورت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت نظر درست ہے جیسے بیچتے کھوچتے علاج گواہی کے وقت پر شہوت سے اسوقت بھی حرام ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ شہوت سے نظر کرنا تو ہر شخص پر حرام ہے سوا اپنی بی بی اور لونڈی کے یہانتک کہ اگر کوئی اپنی بیٹی یا ماں کو بھی شہوت سے دیکھے تو وہ حرام ہے اور یہ جو مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک کپڑے لیٹنے کی ممانعت کی یہ ممانعت تحریمی ہے اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دوسرے کے ستر کا چھونا بھی نادرست ہے اور لوگ حمام مین اکثر ایسی خرابیون مین پڑ جاتے ہین حالانکہ بچنا چاہیے ان باتون سے اور جو کوئی ایسا کرے اسکو منع کرنا چاہیے اگرچہ ماننے کی امید نہ ہو اور تنہائی مین آدمی ننگا ہو سکتا ہے پر بلا ضرورت مکروہ بلکہ حرام ہے (نووی) **عَنِ** الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرْيَةَ الرَّجُلِ وَعُرْيَةَ الْمَرْاَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین عورت کو بدل عریہ کا لفظ ہے اور معنے وہی جو اوپر بیان ہوا

باب جَوَازِ الْاِغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخَلْوَةِ **ترجمہ** تنہائی مین ننگے نہانا درست ہے

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ نے ہم سے بیان کین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کین اُنہون نے کئی حدیثین اُنمین ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے مین نہاتے تھے لوگون نے کہا موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ ملکر نہین نہاتے

انکو فتق کی بیماری ہے (یعنے خصیے بڑھ جانے کی) ایک بار موسیٰ نہانے کو گئے اور کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے وہ پتھر خود بخود (اللہ کے حکم سے) انکے کپڑے لیکر بھاگا موسیٰ علیہ السلام اسکے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے دیدے یہانتک کہ بنی اسرائیل نے انکا ستر دیکھ لیا اور کہنے لگے قسم خدا کی انہیں تو کوئی بیماری نہیں ہے اسوقت پتھر کھڑا ہو گیا اور لوگوں نے خوب دیکھ لیا پھر انہوں نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنا شروع کیا (غصے سے) ابوہریرہؓ نے کہا قسم خدا کی پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی مارونکا نشان ہے سات یا چھ مارونکا **ف** ہمارے زمانے کے بعض احمق لوگ ایسی باتونکا انکار کرتے ہیں اور پتھر کا خود بخود چلنا خلاف عقل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خلاف عقل نہیں زمین اور چاند اور سورج اور تارے جو پتھر کی طرح بیجان ہیں رات دن حرکت کرتے ہیں پھر ایک پتھر کا چلنا کیا مشکل ہے نووی نے کہا ہم بیان کر چکے ہیں کہ ضرورت کے وقت ستر کھولنا درست ہے تنہائی میں غسل کے وقت یا پیشاب کرتے وقت یا بی بی سے صحبت کرتے وقت اور لوگوں کے سامنے ہرگز ستر کھولنا درست نہیں لیکن علماء نے کہا ہے کہ تنہائی میں بھی نہاتے وقت تہبند باندھنا مستحب ہے اور ننگے ہو کر بھی نہانا درست ہے اس حدیث کو لانے سے بھی یہی غرض ہے کہ موسےٰ علیہ السلام خلوت میں ننگے نہاتے تھے اور یہ حدیث اُن لوگوں کے مذہب پر دلیل ہوگی جو کہتے ہیں کہ اگلے لوگوں کی شریعت ہمارے لیے بھی کافی ہے عمل کرنے کے لیے بشرطیکہ اُس سے ممانعت نہو اور بنی اسرائیل جو ایکدوسرے کے سامنے ننگے ہو کر نہاتے تھے تو شاید یہ انکی شریعت میں جائز ہو یا حرام ہو لیکن وہ اسکو کرتے ہوں جیسے ہماری شرع والے بھی بہت سے حرام کام کیا کرتے ہیں انتہے **باب**

الِاعْتِنَاءِ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ ستر ڈھانپنے میں احتیاط رکھنا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَمَّا بُنِیَتِ الْکَعْبَۃُ ذَھَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ یَنْقُلَانِ حِجَارَۃً فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَکَ عَلٰی عَاتِقِکَ مِنَ الْحِجَارَۃِ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَی الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَیْنَاہُ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِزَارِیْ اِزَارِیْ فَشَدَّ عَلَیْہِ اِزَارَہٗ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَلٰی رَقَبَتِکَ وَلَمْ یَقُلْ عَلٰی عَاتِقِکَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے جب کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ پتھر ڈھونے لگے عباسؓ نے کہا آپ سے تم اپنے تہبند کو اتار کر کندھے پر ڈال لو پتھر اٹھانے کے لیے آپنے ایسا ہی کیا اسی وقت زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آپ کی آسمان سے لگ گئیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا میری ازار میری ازار انہوں نے ازار آپکی باندھ دی ابن رافع کی روایت میں کندھے کی جگہ گردن کا ذکر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچپنے سے محفوظ تھے بری عادتوں اور خصلتوں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں جاری تھیں اور پیغمبروں کی عصمت کا بیان ہو چکا ہے کتاب الایمان میں اور ایک روایت میں ہے

نسخہ: عن عاتقک

کو فرشتہ اُترا اور اُس نے آپکی ازار باندھ دی (نووی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْقُلُ مَعَھُمُ الْحِجَارَۃَ لِلْکَعْبَۃِ وَعَلَیْہِ اِزَارُہٗ فَقَالَ لَہُ الْعَبَّاسُ عَمُّہٗ اِبْنَ اَخِیْ لَوْ حَلَلْتَ
اِزَارَکَ فَجَعَلْتَہٗ عَلٰی مَنْکِبَیْکَ دُوْنَ الْحِجَارَۃِ قَالَ فَحَلَّہٗ فَجَعَلَہٗ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَسَقَطَ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ قَالَ فَمَا
رُئِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ عُرْیَانًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے کعبہ بنانے کے لیے اور آپ تہ بند باندھے تھے عباسؓ نے کہا جو آپکے چچا تھے اے
میرے بھتیجے تم اپنی ازار اُتار کر مونڈھے پر ڈال لو تو اچھا ہے آپنے ازار کھولی اور مونڈھے پر ڈالی اسی وقت
غش کھا کر گرے پھر اُس دن سے آپکو ننگا نہیں دیکھا **عَنْ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ اَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ اَحْمِلُہٗ
ثَقِیْلٍ وَعَلَیَّ اِزَارٌ خَفِیْفٌ قَالَ فَانْحَلَّ اِزَارِیْ وَمَعِیَ الْحَجَرُ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَضَعَہٗ حَتّٰی بَلَغْتُ بِہٖ اِلٰی
مَوْضِعِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اِلٰی ثَوْبِکَ فَخُذْہُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاۃً **ترجمہ** مسور بن مخرمہؓ
سے روایت ہے مین ایک بھاری پتھر اُٹھائے ہوئے آرہا تھا اور ہلکی ازار پہنے تھا وہ کھل گئی اور مین پتھر کو زمین پر رکھ
نہ سکا یہانتک کہ اُسکی جگہ پر لیگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور اپنا کپڑا اُٹھا اور ننگے مت چلا کرو

بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْبَوْلِ **ترجمہ** پیشاب کرتے وقت ستر کو چھپانا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَہٗ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ وَکَانَ اَحَبَّ
مَا اسْتَتَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ ھَدَفٌ اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ قَالَ ابْنُ اَسْمَاءَ فِیْ حَدِیْثِہٖ یَعْنِیْ حَائِطَ
نَخْلٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے مجھے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر
میرے کان مین ایک بات کہی وہ بات کسی سے بیان نہ کرونگا اور آپ کو حاجت کے وقت ٹیلے کی یا کھجور کے
درختون کی آڑ پسند تھی (تاکہ ستر کو کوئی نہ دیکھے) **بَابُ** بَیَانِ اَنَّ الْجِمَاعَ کَانَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لَا یُوْجِبُ
الْغُسْلَ اِلَّا اَنْ یُّنْزِلَ الْمَنِیَّ وَبَیَانِ نَسْخِہٖ وَاَنَّ الْغُسْلَ یَجِبُ بِالْجِمَاعِ **ترجمہ** اوائل اسلام مین جماع سے غسل
واجب ہوتا جبتک منی نہ نکلے لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا اور جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اِلٰی قُبَاءَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا فِیْ بَنِیْ
سَالِمٍ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِہٖ فَخَرَجَ یَجُرُّ اِزَارَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یُعْجَلُ عَنِ امْرَاَتِہٖ وَلَمْ یُمْنِ
مَاذَا عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ **ترجمہ** ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے
مین پیر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا مسجد قبا کیطرف جب ہم بنی سالم کے محلے مین پہنچے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عتبان بن مالک کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور اُنکو آواز دی وہ اپنی ازار گھسیٹتا ہوا نکلا آپنے فرمایا ہم

اسکو جلدی ہین ڈالا عتبان نے کہا یارسول اللہ اگر کوئی شخص جلدی اپنی عورت سے الگ ہوجاوے اور منی نہ نکلے تو اسکا کیا حکم ہے (یعنے غسل کرے یا نہین) آپنے فرمایا پانی (یعنے نہانا) پانی سے (یعنے منی نکلنے سے) واجب ہوتا ہے **ف** نووی نے کہا اب امت کا اجماع ہے اسپر کہ جماع سے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہو اسیطرح انزال سے غسل واجب ہوتا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا یہ قول تھا کہ غسل بغیر انزال کے واجب نہین ہوتا پھر بعضون نے رجوع کیا اس قول سے اور اجماع ہوگیا جماع سے غسل واجب ہونے پر اب یہ حدیث انما الماء من الماء کی منسوخ ہے یعنے اوائل اسلام مین ایسا حکم تھا کہ اگر جماع کرے اور انزال نہو تو غسل واجب نہوتا لیکن بعد کو غسل واجب کیا گیا اور ابن عباسؓ کے نزدیک یہ حدیث منسوخ نہین ہے بلکہ مراد اس سے احتلام کی حالت ہے یعنے اگر کوئی خواب مین جماع کرے لیکن تری نہ دیکھے تو اسپر غسل نہین ہے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ **ترجمہ** ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی واجب ہوتا ہے **عن** اَبِی الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْسَخُ حَدِیْثُہٗ بَعْضُہٗ بَعْضًا کَمَا یَنْسَخُ الْقُرْاٰنُ بَعْضُہٗ بَعْضًا **ترجمہ** ابوالعلا بن شخیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کو دوسری حدیث منسوخ کردیتی جیسے قرآن کی ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوجاتی ہے **ف** نووی نے کہا امام مسلم کی غرض اس حدیث کے یہان لانیسے یہ ہے کہ انما الماء من الماء کی حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور حدیث کا نسخ حدیث سے جائز ہے اور اسکی چار صورتین ہین ایک تو حدیث متواتر کا نسخ حدیث متواتر سے دوسری خبر واحد کا نسخ خبر واحد سے تیسری خبر واحد کا نسخ حدیث متواتر سے یہ تینون صورتین تو بالاتفاق جائز ہین چوتھی خبر متواتر کا نسخ خبر واحد سے اسمین اختلاف ہے جمہور کے نزدیک جائز نہین اور بعض ظاہریہ کے نزدیک جائز ہے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَخَرَجَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاکَ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ **ترجمہ** ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان پر گذرے اسکو بلایا وہ نکلا اور اسکے سر مین سے پانی ٹپک رہا تھا آپنے فرمایا ہماری وجہ سے تمنے جلدی کی اسنے کہا ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا جب تو جلدی کرے (اور بغیر انزال کے اٹھ کھڑا ہو) یا تجھے امساک ہو اور منی نہ نکلے تو تجھپر غسل واجب نہین ہے صرف وضو کرلے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُصِیْبُ مِنَ الْمَرْاَۃِ ثُمَّ یُکْسِلُ فَقَالَ یَغْسِلُ مَا اَصَابَہٗ مِنَ الْمَرْاَۃِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ وَیُصَلِّیْ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے مینے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے پھر انزال سے پہلے اٹھ کھڑا ہو آپنے فرمایا دھوڈالے جو لگا عورت سے دیکھے

ذکر کی رطوبت وغیرہ کو جو فرج سے لگ گئی ہو) پھر وضو کرے اور نماز پڑھے عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَاْتِیْ اَھْلَہٗ ثُمَّ لَا یُنْزِلُ قَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے جماع کرے اور اسکو انزال نہو تو وہ اپنا ذکر دھو ڈالے اور وضو کرے عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ وَلَمْ یُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَہٗ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ زید بن خالد جہنیؓ نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے حضرت عثمانؓ نے کہا وہ وضو کرے جیسے نماز کیلیے وضو کرتا ہے اور ذکر کو دھو ڈالے حضرت عثمانؓ نے کہا یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّہٗ سَمِعَ ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو ایوبؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْغُسْلُ وَفِیْ حَدِیْثِ مَطَرٍ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ قَالَ زُھَیْرٌ مِنْ بَیْنِھِمْ بَیْنَ اَشْعُبِھَا الْاَرْبَعِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے (چاروں کونوں سے ہاتھ پاؤں مراد ہیں یا دونوں پاؤں اور دونوں رانیں یا شرمگاہ کے چاروں کونے) پھر لگے اس سے (یعنی دخول کرے) تو غسل واجب ہو گیا مرد پر مطر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگرچہ انزال نہو

ف نووی نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ غسل کا وجوب منی نکلنے پر نہیں ہے بلکہ جب حشفہ (سپاری) فرج کے اندر چلا جاوے تو مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہوگا اور اسمیں آج کے دن بالکل اختلاف نہیں ہے پہلے البتہ چند صحابہ کا اسمیں خلاف تھا لیکن بعد کو اجماع ہو گیا ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر حشفہ عورت کی دبر میں یا مرد کی دبر میں غائب ہو جائے یا کسی جانور کے فرج میں تب بھی غسل واجب ہوگا اگرچہ وہ عورت یا مرد یا جانور مردہ ہو یا کم سن ہو بھولے سے یا قصداً زبردستی سے ہو یا اختیار سے اسیطرح اگر سو رہا ہو اور عورت اسکا ذکر اپنی فرج کے اندر رکھ لے خواہ ذکر کو انتشار ہو یا نہ ہو غسل واجب ہوگا خواہ ختنہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ان صورتوں میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہے مگر جب کوئی انمیں سے نابالغ ہو تو اُسپر واجب نہیں لیکن وہ جنب ہوگا اور جو وہ تمیزدار ہو تو اُسکے ولی پر لازم ہے کہ حکم کرے اُسکو غسل کا جیسے حکم کرتا ہے وضو کا اگر وہ بغیر غسل کے نماز پڑھے تو اُسکی نماز صحیح نہوگی اور دخول کے لیے صرف حشفہ کا غائب ہونا کافی ہے تمام ذکر کا غائب ہونا ضرور نہیں اور جو ذکر پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر دخول کرے تو اسمیں تین قول ہیں صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے دونوں پر انتہیٰ مختصراً

عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ ثُمَّ اجْتَھَدَ وَلَمْ یَقُلْ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ ترجمہ

دوسری روایت کا بھی یہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اخْتَلَفَ فِیْ ذٰلِکَ رَهْطٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّوْنَ لَا یَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفْقِ اَوْ مِنَ الْمَآءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَلْ اِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَاَنَا اَشْفِیْکُمْ مِّنْ ذٰلِکَ فَقُمْتُ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاُذِنَ لِیْ فَقُلْتُ لَهَا یَا اُمَّاهُ اَوْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَکِ عَنْ شَیْءٍ وَّاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْکِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْیِیْ اَنْ تَسْاَلَنِیْ عَمَّا کُنْتَ سَآئِلًا عَنْهُ اُمَّکَ الَّتِیْ وَلَدَتْکَ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّکَ قُلْتُ فَمَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ترجمہ ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اختلاف کیا اس مسئلے مین مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے انصار نے کہا غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ منی کود کر نکلے اور انزال ہو اور مہاجرین نے کہا جب مرد عورت سے صحبت کرے تو غسل واجب ہے ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمہاری تشفی کیے دیتا ہون پھر مین اُٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر جاکر ان سے اجازت مانگی اُنہون نے اجازت دی مینے کہا اے ماں یا ماں مسلمانون کی مین تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہون لیکن مجھے شرم آتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مت شرم کر تو اُس بات کے پوچھنے سے جو اپنی سگی ماں سے پوچھ سکتا ہے جسکے پیٹ سے تو پیدا ہوا مین بھی تو تیری ماں ہون (کیونکہ حضرت ام المؤمنین بی بیان مومنین کی مائین ہین) مینے کہا غسل کس سے واجب ہوتا ہے انہون نے کہا تو نے اچھے واقفکار سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چارون کونون مین بیٹھے اور ختنہ ختنہ سے مل جاوے (یعنے ذکر فرج مین داخل ہو جاوے) تو غسل واجب ہو گیا ف خواہ انزال ہو یا نہ ہو نووی نے کہا ختنہ ختنہ ملنا مراد اس سے دخول ہے ورنہ عورت کا ختنہ اوپر ہوتا ہے جماع مین وہ نہین لگتا اور اجماع کیا ہی علما نے اسپر کہ اگر ذکر کو صرف فرج سے چھوا دے اور داخل نہ کرے تو غسل واجب نہین عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُجَامِعُ اَهْلَهٗ ثُمَّ یُکْسِلُ هَلْ عَلَیْهِمَا الْغُسْلُ وَعَآئِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ ذٰلِکَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی مرد جماع کرے اپنی عورت سے پھر انزال سے پہلے ذکر کو نکال لے کیا غسل واجب ہے دونو پر آپ نے فرمایا مین اور یہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا) ایسا کرتے ہین پھر غسل کرتے ہین ف نووی نے کہا ایسی باتین آدمی بی بی سے کرسکتا ہے اگر اسمین کوئی مصلحت ہو اور کسی کو رنج نہ ہو آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ اُس شخص کو تشفی ہو جاوے

باب الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ جو کھانا آگ سے پکا ہو اُسکے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ف نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب مین پہلے وہ حدیثین بیان کین ہین جن سے وضو

بلی

قال

کا لازم ہونا آگ سے پکے ہوئے کھانے سے ثابت ہوتا ہے پھر وہ حدیثیں بیان کین جن سے وضو کا لازم ہونا ثابت
ہوتا ہے اور اس سے یہ غرض ہے کہ پہلی حدیثیں منسوخ ہین اور جمہور سلف اور خلف اور صحابہ اور تابعین کا یہی قول
ہے کہ آگ سے پکے ہوئے کھانا کھانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ اور اسحاق اور یحییٰ
اور ابو ثور اور ابو خیثمہ کا اور ایک جماعت اس طرف گئے ہین کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی منقول ہے عمر بن عبد العزیز
اور حسن بصری اور زہری اور ابو قلابہ اور ابو مجلز سے النووی مختصرا **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ
أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَنَا أُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ
بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ **ترجمہ** زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے وضو لازم آتا ہے اُس کھانے سے جو آگ سے پکا ہو ابن
شہاب نے عمر و بن عبد العزیز سے سنا اُنہون نے عبد اللہ بن ابراہیم سے اُنہون نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد مین وضو کرتے
دیکھا اُنہون نے کہا مینے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہین اسلیئے وضو کرتا ہون مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تھے وضو کرو اُس کھانے سے جو آگ سے پکا ہو ابن شہاب نے سعید بن خالد سے سنا
اور وہ اُنسے یہ حدیث بیان کر رہے تھے سعید نے کہا مینے عروہ بن زبیر سے پوچھا وضو کو آگ سے پکے ہوئے کھانے
سے اُنہون نے کہا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اُس کھانے سے جو
آگ سے پکا ہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی
اور وضو نہین کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَرْقًا أَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت یا گوشت
کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہین کیا یا پانی نہین چھوا **عن** عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ **ترجمہ** عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے اُنہون نے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دست کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھاتے تھے پھر نماز پڑھی اور وضو
نہین کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کا چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہے جب ضرورت

مثلاً گوشت سخت ہو یا بڑا سا ٹکڑا ہو اور بے ضرورت کرتے ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّيْنَ
وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک بکری کے دست کا
چھری سے کاٹکر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کیلئے بلائے گئے تو آپنے چھری ڈالدی اور نماز پڑھی وضو نہیں کیا عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا
ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ترجمہ ابن عباس رض سے اور ام المؤمنین میمونہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکے پاس دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَكُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ترجمہ ابو رافع رض سے روایت ہے میں گواہ
ہوں میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کی کلیجی بھونتا (آپ اسمیں سے کھاتے) پھر نماز پڑھتے اور
وضو نہ کرتے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَ
قَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور
کلی کی اور فرمایا دودھ سے منہ چکنا ہو جاتا ہے ف تو کلی کرنا اسکے بعد مستحب ہے اسی طرح ہر ایک کھانی پینے کی
چیز سے تاکہ نماز میں کچھ منہ میں نہ رہجاوے جسکے نگلنے کی حاجت پڑے اور منہ صاف ہو جاوے اور اختلاف
کیا ہے علماء نے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستحب ہے یا نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مستحب ہے کھانے
سے پہلے مگر جب ہاتھ کی صفائی کا یقین ہو میل کچیل اور نجاست سے اسیطرح کھانیکے بعد مگر جب ہاتھ پر کھانے کا
اثر ہو مثلاً کھانا خشک ہو اور امام مالک نے کہا کہ کھانے کے واسطے ہاتھ دھونا مستحب نہیں مگر جب ہاتھ میں کوئی
نجاست لگی ہو تو دھونا ضرور ہے (نووی) عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ ترجمہ جیسے اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَلَحْمٍ
فَاَكَلَ ثَلَاثَ لُقَمٍ ثُمَّ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَاءً ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پہنے پھر نماز کو نکلے اسوقت ایک شخص آپ پاس تحفہ لایا گوشت اور روٹی کا آپنے تین لقمے
کھالیے پھر نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِيْهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ صَلّٰى وَلَمْ يَقُلْ بِالنَّاسِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ ترجمہ اونٹ کا
گوشت کھاکر وضو کرنا ف نووی نے کہا اکثر علماء اسطرف گئے ہیں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے
وضو نہیں ٹوٹتا اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ اور ابن منذر اور ابن خزیمہ اور اہل حدیث کے

يأكُلُ

نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے **عن** جابر بن سمرة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أأتوضأ
من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال أتوضأ من لحوم الابل قال نعم
فتوضأ من لحوم الابل قال أصلي في مرابض الغنم قال نعم قال أصلي في مبارك الابل قال
لا **ترجمہ** جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بکری کا گوشت
کھاکر مین وضو کرون آپنے فرمایا چاہے کر چاہے نہ کر پھر اوسنے پوچھا اونٹ کا گوشت کھاکر وضو کرون
آپنے فرمایا ہان وضو کر اونٹ کے گوشت سے اسنے کہا بکریون کے تھان مین مین نماز پڑھون آپنے فرمایا
ہان اوسنے کہا اونٹون کے تھان مین آپنے فرمایا نہین **ف** کیونکہ اونٹ زبردست اور شریر ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ
نمازی کو کچھ صدمہ پہنچے اور بکریون کے تھان مین اسکا ڈر نہین نووی نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے
عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابي كامل عن ابي عوانة **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **باب** الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث فله ان يصلي بطهارته
تلك **ترجمہ** جس شخص کو طہارت کا یقین ہے پھر حدث مین شک ہو تو وہ اوس طہارت سے نماز پڑھ سکتا ہے
عن سعيد وعباد بن تميم عن عمه شكي الى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه
يجد الشيء في الصلوة قال لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا قال ابو بكر وزهير بن حرب
في روايتهما هو عبد الله بن زيد **ترجمہ** سعید اور عباد بن تمیم نے عباد کے چچا سے روایت کیا انہون نے
شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی آدمی کو معلوم ہوتا ہے نماز مین کہ اسکو حدث ہوا یعنی گمان ہوتا
ہے آپنے فرمایا وہ نماز نہ توڑے جبتک حدث کی آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث ایک
بڑا قاعدہ ہے اسلام کے قواعد مین سے اس سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک چیز جسکے وجود کا یقین ہو وہ شک سے
رفع نہین ہو سکتی ہے جیسے طہارت جو یقینی تھی حدث کے گمان سے مٹ نہین سکتی ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے
اور امام مالک سے اسمین دو روایتین ہین ایک تو یہ کہ وضو لازم ہے اگر شک نماز کے باہر ہو اور جو نماز کے
اندر ہو تو لازم نہین اور دوسری یہ کہ دونون صورتون مین پھر وضو کرنا چاہیے (ملتقطے مختصراً) **ف** ابو بکر اور زہیر
نے اپنی روایتون مین عباد کے چچا کا نام لیا یعنے عبداللہ بن زید **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا وجد احدكم في بطنه شيئا فاشكل عليه اخرج منه شيء ام لا فلا يخرجن من المسجد
حتى يسمع صوتا او يجد ريحا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے
کسی کو اپنے پیٹ مین خلش معلوم ہو پھر اسکو شک ہو کہ پیٹ مین سے کچھ نکلا یا نہین (یعنے باد سری یا نہین) تو
مسجد سے نہ نکلے جبتک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے (یعنے یقین نہو حدث ہونیکا) **باب** طہارة جلود

د باب فى الذى يخيل اليه انه يخيل الشىء فى الصلوة

ن باب الانتفاع باهاب الميتة

الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ **ترجمہ** مردے جانور کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى
مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا
فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے میمونہؓ کی لونڈی
کو کسی نے ایک بکری صدقہ دی وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پڑا ہوا دیکھا فرمایا تم نے اسکی کھال
کیون نہ لی دباغت کرکے کام مین لاتے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار تھی آپ نے فرمایا مردار کا کھانا حرام ہے
ف نہ اسکی کھال سے فائدہ اٹھانا نووی نے کہا اس باب مین علماء کے سات مذہب ہین ایک شافعی کا وہ یہ ہے
کہ دباغت سے ہر ایک مردے جانور کی کھال پاک ہوجاتی ہے اندر اور باہر اور تر اور خشک ہر ایک چیز مین اسکا استعمال
درست ہے سوا کتے اور سور کے دوسری یہ کہ کوئی کھال دباغت سے پاک نہین ہوتی احمد اور مالک سے یہی مروی ہے تیسری
یہ کہ حلال جانور کی کھال پاک ہوجاتی ہے اور حرام کی پاک نہین ہوتی اوزاعی اور ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحاق کا
یہی قول ہے چوتھی سب مردار جانورون کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے سوا سور کے ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے
پانچوین یہ کہ سب کھالین پاک ہوجاتی ہین مگر صرف باہر سے اور تر چیز مین اسکا استعمال درست نہین مالک کا مشہور
مذہب یہی ہے چھٹی یہ کہ سب کھالین پاک ہوجاتی ہین یہانتک کہ کتے اور سور کی بھی اندر اور باہر سے اور یہی قول
ہے داؤد ظاہری اور ابو یوسف کا ساتوین یہ کہ مردار جانور کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست ہے اگرچہ اسکی دباغت
نہ ہو زہری کا یہی قول ہے انتہی مختصراً **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً
مَيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا فقالوا ن
مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری دیکھی فقال ن
جو میمونہؓ کی لونڈی کو صدقہ ملی تھی آپ نے فرمایا تم نے اسکی کھال سے فائدہ کیون نہین اٹھایا لوگون نے کہا وہ مردار
ہے آپ نے فرمایا مردار کا کھانا حرام ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ يُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَطْرُوْحَةٍ اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دیکھی پڑی ہوئی جو میمونہؓ کی لونڈی کو صدقہ مین ملی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ان لوگون نے اسکی کھال کیون نہ لی دباغت کرکے فائدہ اٹھاتے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
مَيْمُوْنَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے میمونہؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے گھر مین ایک جانور پلا تھا وہ مرگیا تو آپ نے فرمایا تم نے اسکی کھال کیون نہ لی اسکو کام مین لاتے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بشاۃ لمولاۃ میمونۃ فقال الا انتفعتم باھابھا ترجمہ
ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ کی لونڈی کی بکری دیکھی وہ مری پڑی تھی آپ ادھر
سے نکلے فرمایا تمنے اسکی کھال سے فائدہ کیون نہ اوٹھایا عن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کھال پر دباغت ہوگئی تو وہ پاک ہے **ف** نووی نے کہا دباغت
ہر ایک چیز سے درست ہے جو کھال کی رطوبت کو سکھا دے اور اسکی بدبوئی دور کرے اسطرح سے کہ پھر کھال سڑنے
کے لائق نہ رہے جیسے انار کے چھلکے پھٹکری وغیرہ دواؤن سے اور صرف دھوپ مین سکھانے سے دباغت نہین
ہوتی اور حنفیون کے نزدیک ہو جاتی ہے اور جب کھال دباغت سے پاک ہوگئی تو اسکا بیچنا بھی جائز ہے اور اوسکے
کھانے مین تین قول ہین صحیح یہ ہے کہ کھانا اسکا جائز نہین (نووی مختصراً) عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی الخیر قال رأیت علی بن وعلۃ السبائی فروا فمسستہ
فقال مالک تمسہ سألت عبد اللہ بن عباس قلت انا نکون بالمغرب ومعنا البربر والمجوس نؤتی بالکبش قد ذبحوہ
ونحن لا ناکل ذبائحھم ویاتونا بالسقاء یجعلون فیہ الودک فقال ابن عباس قد سألنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال دباغہ طھورہ ترجمہ ابو الخیر سے روایت ہے مینے ابن علہ کو ایک پوستین پہنے دیکھا
مینے اسکو چھوا انہون نے کہا کیون کیا چھوتے ہو (یعنے کیا اسکو نجس جانتے ہو) مینے عبد اللہ بن عباسؓ سے
کہا ہم مغرب کے ملک مین رہتے ہین وہان بربر کے کافر آتش پرست بہت ہین وہ بکری لاتے ہین ذبح کرکے ہم تو اونکا
ذبح کیا ہوا جانور نہین کھاتے اور مشکین لاتے ہین چربی ڈالکر ابن عباسؓ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو پوچھا آپ نے فرمایا وہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہین (یعنے چمڑے پر جب باغت ہوگئی تو وہ پاک ہے اگرچہ کافر
نے دباغت کی ہو) عن ابن وعلۃ السبائی قال سألت عبد اللہ بن عباس قلت انا نکون بالمغرب
فیاتینا المجوس بالاسقیۃ فیھا الماء والودک فقال اشرب فقلت اراٴی تراہ فقال ابن عباس سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول دباغہ طھورہ ترجمہ ابن علہ سبائی سے روایت ہے مینے عبد اللہ بن عباسؓ
سے پوچھا ہم مغرب کے ملک مین رہتے ہین وہان مجوسی (آتش پرست) مشکین لیکر آتے ہین پانی کی ان مین چربی پڑی ہوتی
ہے انہون نے کہا پیو وہ پانی مین نے کہا کیا تم اپنی رائے سے کہتے ہو انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کھال پاک ہو جاتی ہے دباغت سے

باب التیمم ترجمہ تیمم کا بیان

ف تیمم ثابت ہے کتاب اور سنت اور اجماع امت سے اور وہ فقط منہ اور دونو ہاتھو پر مسح کرنا ہے خواہ حدث سے
ہو یا جنابت سے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اسکی کیفیت مین اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ تیمم مین دو مارین ضرور ہین

ایک بار منہ کے لیے اور ایک بار دونون ہاتھون کے لیے کہنیون تک اور یہی مروی ہے علی بن ابی طالب سے اور عبد اللہ بن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم اور سفیان ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ اور اصحاب الرائے سے اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ تیمم مین ایک بار کافی ہے مسح کرے اُس سے منہ اور دونو ہتھیلیون پر اور یہی قول ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح اور مختار ہے محققین کے نزدیک اور زہری سے منقول ہے کہ ہاتھو نکا مسح بغلون تک ضرور ہے اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ تین بار چاہئین ایک منہ کے لیے دوسرے دو ہتھیلیون کے لیے تیسری بانہون کے لئے اور حدث اصغر یعنے وضو کے بدلے تو تیمم سب کے نزدیک درست ہے اسیطرح حدث اکبر یعنے جنابت سے بھی اور اسمین کسی نے خلاف نہین کیا حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ تیمم جنابت سے درست نہین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعود نے اس قول سے رجوع کیا اور احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے کہ تیمم جنابت سے درست ہے اور جب جنب تیمم سے نماز پڑھ لے پھر پانی پا وے تو اُسپر غسل واجب ہے باتفاق علماء اور مسافر کو سفر مین جہان پانی نہو اپنی بی بی سے جماع کرنا درست ہے اور تیمم کر کے نماز پڑھ لیوین پر شرمگاہ کو پانی سے پاک کرین اگر اتنا بھی پانی نہو اور صرف تیمم سے نماز پڑھ لیوین تو بھی درست ہے اور اگر بے وضو کے کسی عضو پر نجاست ہو اور وہ اُسکے بدلے تیمم کرنا چاہے تو درست نہین ہے اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے اور ثوری اور اوزاعی اور ابو ثور نے کہا کہ اُس مقام پر مٹی سے مسح کر لیوے اور جب تیمم سے نماز پڑھی پھر پانی ملے تو نماز کا لوٹانا ضرور نہین اور شافعی اور احمد اور ابن منذر اور داؤد ظاہری کے نزدیک تیمم کے لیے پاک مٹی کا جسپر غبار ہو ہونا ضرور ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک جو چیز زمین کی قسم سے ہے اُسپر تیمم درست ہے اگرچہ غبار نہو جیسے صاف پتھر دھویا ہوا یا چونہ وغیرہ اور مالکی لوگون نے لکڑی پر بھی جائز رکھا ہے اسیطرح برف پر واللہ اعلم (انتہے مختصرا مع زیادۃ) **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَیْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا صَنَعَتْ عَائِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَہٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعُنُ بِیَدِہٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ وَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَتَیَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَّھُوَ

مکانہ

الحضیر

أَحَدُ الْقَمَبَاءِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا
الْعِقْدَ تَحْتَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے سفر میں جب بیدار
یا ذات الجیش میں پہنچے (بیدا اور ذات الجیش دونو مقام کے نام ہیں خیبر اور مدینہ کے بیچ میں) تو میرا ہار گلے کا ٹوٹ
کر گر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے لوگ بھی ٹھہر گئے وہان پانی نہ تھا نہ لوگون کے
ساتھ پانی تھا لوگ ابو بکر پاس آئے اور کہنے لگے تم نہین دیکھتے عائشہ رضی نے کیا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ٹھیرا دیا ہے اور لوگون کو بھی جہان پانی نہین نہ اُنکے ساتھ پانی ہے یہ سنکر ابو بکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے ہوئے سو گئے تھے انہون نے کہا تو نے روک رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور لوگون کو یہان نہ پانی ہے اور نہ لوگون کے ساتھ پانی ہے اور غصہ کیا انہون نے اور جو اللہ نے چاہا وہ کہہ
ڈالا اور کوکھ مین میرے کونچی دینے لگے ہاتھ سے مین ضرور ہلتی مگر حضرت کا سر میری ران پر تھا اسوجہ سے ہل نہ سکی
پھر آپ سوتے رہے یہانتک کہ صبح ہو گئی اور پانی بالکل نہ تھا تب اللہ تعالی نے تیمم کی آیت اُتاری اسید بن
حضیر نے کہا اور وہ نقیبون مین سے تھے (آپنے عقبہ کی رات کو انصار کے بارہ آدمیون کو نقیب کیا تھا یعنی
اپنی قوم کا نگہبان تاکہ انکو اسلام کی باتین سکھا دین اور دین کے احکام بتلا دین) اے ابو بکر کی اولاد یہ پہلی
برکت نہین ہے تمہاری بلکہ تمہاری وجہ سے اللہ تعالی نے ہمیشہ مسلمانون کو فائدہ دیا ہے یہ بھی ایک نعمت
تمہارے سبب سے ملی حضرت عائشہ رضی نے کہا پھر ہم نے اُس اونٹ کو اُٹھایا جسپر مین سوار تھی تو ہار اُسکے نیچے سے
نکلا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ
بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت
ہے انہون نے اسما رضی سے ایک ہار مانگ کر لیا تھا وہ جاتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین چند
لوگون کو اُسکے ڈھونڈھنے کو بھیجا وہان نماز کا وقت آگیا (اور پانی نہ ملا) تو انہون نے بے وضو نماز پڑھ لی
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو شکایت کی اُسوقت تیمم کی آیت اُتری اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ رضی
سے کہا خدا انکو اچھا بدلہ دیوے قسم خدا کی جب کوئی آفت تمپر آئی اللہ تعالے نے اُسکو ٹال دیا اور مسلمانون کا
فائدہ کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کو پانی اور مٹی دونو نہ ملین وہ یون ہی نماز
پڑھ لیوے اور اس مسئلے مین سلف اور خلف کا اختلاف ہے امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہا کہ احمد اور شافعی
اور اکثر اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ نماز پڑھ لیوے لیکن پھر نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے

مشہور قول شافعی کا یہ ہے کہ اعادہ واجب ہے اور احمد اور مزنی اور سحنون اور ابن منذر کا قول یہ ہے کہ اعادہ واجب نہین اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک ایسا شخص نماز نہ پڑھے لیکن قضا اس نماز کی واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک واجب نہین یہ سب چار قول ہوئے اس مسئلہ مین اور ایک پانچوان قول بھی ہے کہ نماز پڑھ لینا مستحب ہے اور اعادہ واجب ہے

عن شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

ترجمہ شقیق سے روایت ہے مین عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ کے پاس بیٹھا تھا ابو موسیٰؓ نے کہا اے عبد الرحمٰن (یہ کنیت ہے ابن مسعودؓ کی) اگر کسی شخص کو جنابت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ ملے تو وہ کیا کرے نماز کو عبد اللہ نے کہا وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ ملے **ف** کیونکہ جنب کو انکے نزدیک تیمم درست نہ تھا حضرت عمرؓ کا بھی یہی قول تھا لیکن اور صحابہ اور تابعین نے اسکے خلاف کیا ہے اور پھر اجماع ہو گیا مجتہدین کا کہ تیمم جنابت کے لیے درست اور اوپر گذر چکا کہ عمرؓ اور عبد اللہؓ نے اس قول سے رجوع کیا ہے **ت** ابو موسیٰؓ نے کہا پھر سورہ مائدہ مین یہ جو آیت ہے پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک مٹی پر عبد اللہؓ نے کہا اگر اس آیت سے انکو اجازت دیجاوے جنابت مین تیمم کرنے کی تو وہ رفتہ رفتہ پانی ٹھنڈا ہونے کی صورت مین بھی تیمم کرنے لگ جاوینگے ابو موسیٰؓ نے کہا تم نے عمارؓ کی حدیث نہین سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا وہان مین جنب ہو گیا اور پانی نہ ملا مین خاک مین اسطرح سے لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا تجھے کافی تھا اسطرح دونوں ہاتھوں سے کرنا پھر آپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے اور بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر مارا پھر ہتھیلیون کی پشت پر اور منہ پر مسح کیا عبد اللہ نے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عمرؓ نے عمارؓ کی حدیث پر قناعت نہ کی **ف** یعنے صرف عمارؓ کی روایت سے انکو تسلی نہین ہوئی نہ یہ کہ حضرت عمرؓ نے عمارؓ کو جھوٹا سمجھا

عن شَقِيقٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ

فَنَفَضَ بِھِمَا فَمَسَحَ وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپنے دونو ہاتھ زمین
پر مار کر پھر انکو جھٹک دیا اور مسح کیا مونھ اور دونو پونہچون پر ف نووی نے کہا اس روایت سے دلیل لائے ہین وہ
لوگ جو کہتے ہین تیمم پتھر پر درست ہے اور اُس چیز پر جسپر غبار نہین ہے اس لیے کہ اگر غبار کا ہونا ضرور ہوتا تو آپ اپنے ہاتھ
نہ جھٹکتے اسکا جواب یہ ہے کہ جھٹکنے سے یہان یہ غرض نہ تھی کہ بالکل غبار ہاتھون سے نکل جاوے بلکہ بہت غبار لگ
گیا ہو گا اسواسطے آپنے ہاتھون کو جھاڑ کر غبار کم کیا اور یہ مستحب ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عُمَرَ
فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْکُرُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِیْ
سَرِیَّۃٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّکْتُ فِی التُّرَابِ وَصَلَّیْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَضْرِبَ بِیَدَیْکَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَکَ وَکَفَّیْکَ
فَقَالَ عُمَرُ اِتَّقِ اللّٰہَ یَا عَمَّارُ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِہٖ قَالَ الْحَکَمُ وَحَدَّثَنِیْہِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قال
عَنْ اَبِیْہِ مِثْلَ حَدِیْثِ ذَرٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ عَنْ ذَرٍّ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ الَّذِیْ ذَکَرَ الْحَکَمُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
نُوَلِّیْکَ مَا تَوَلَّیْتَ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی رضہ سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہنے لگا مجھکو جنابت
ہوئی اور پانی نہ ملا آپنے فرمایا نماز نہ پڑھنا ۔۔ عمارؓ نے کہا تمکو اے امیر المومنین یاد نہین جب مین اور تم ایک ٹکڑے
مین تھے لشکر کے پھر ہمکو جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہین پڑھی لیکن مین مٹی مین لوٹا اور نماز پڑھ لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کافی تھا اپنے دونو ہاتھ زمین پر مارنا پھر انکو پھونکنا پھر مسح کرنا مونھ اور دونو پہونچون پر
حضرت عمرؓ نے کہا خدا سے ڈر اے عمار (یعنے سوچ سمجھ کر حدیث بیان کر) عمارؓ نے کہا اگر تم کہو تو مین یہ حدیث بیان
ہی نہین کرونگا (اگر اسکے چھپانے مین کچھ مصلحت ہو اسلیے کہ خلیفہ کی اطاعت واجب ہے) ایک روایت مین ہے
کہ حضرت عمرؓ نے کہا تمہاری روایت کا بوجھ تمہارے ہی اوپر ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَجُلًا
اَتٰی عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَزَادَ فِیْہِ قَالَ عَمَّارٌ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنْ شِئْتَ
لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ حَقِّکَ لَا اُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا وَلَمْ یَذْکُرْ حَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ عَنْ ذَرٍّ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت
ہے ایک شخص حضرت عمرؓ پاس آیا اور اُس نے کہا مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہ ملا پھر بیان کیا حدیث کو اُسیطرح جیسے
اُوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ عمارؓ نے کہا اے امیر المومنین خدا نے تمہارا حق مجھپر کیا ہے (کہ تم خلیفہ ہو اور مین
تمہاری رعیت ہون) مین کسی سے اگر تم کہو تو یہ حدیث بیان نہ کرونگا عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ
اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبِی الْجُھَیْمِ
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اَبُو الْجُھَیْمِ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ
فَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ

باب التیمم ... [illegible]

ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ترجمہ عمیر سے روایت ہے جو مولی تھے ابن عباس کے مین اور عبد الرحمن بن یسار ام المومنین میمونہ کے
مولے ابو الجہم بن حارث کے پاس گئے ابو الجہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (ایک مقام ہے مدینہ کے
قریب) کی طرف سے آئے راہ مین ایک شخص ملا اُس نے آپکو سلام کیا آپنے جواب نہ دیا یہانتک کہ ایک دیوار کے پاس
آئے اور مسح کیا منہ اور دونو ہاتھونپر پھر سلام کا جواب دیا ف نووی نے کہا اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی
نملا ہوگا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہین اگرچہ نماز کا وقت تنگ ہو یا نماز جنازے کی ہو یا عید کی
ہو ہمارا اور جمہور علمار کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ نے کہا پانی ہوتے ہوئے تیمم درست ہے جنازہ اور عید کی نماز کیلئے
اگر فوت ہو جانیکا ڈر ہو اور بغوی نے نقل کیا ہے کہ اگر فرض نماز کا بھی وقت تنگ ہوجاوے تو تیمم کرکے پڑھ
لیوے پھر وضو کرکے قضا پڑھے اور تیمم دیوار پر درست ہے اور نوافل اور سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر اور مس مصحف کیلئے
بھی درست ہے انتہے مختصرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ فَلَمْ
يَرُدَّ عَلَيْهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اُسنے آپکو سلام
کیا آپنے جواب نہ دیا ف اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کرنے مین سلام کا جواب نہ دینا چاہیے اور سلام کرنا بھی
ایسی حالت مین مکروہ ہے اور جو شخص حاجت کے لیے بیٹھے اوسکو اللہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے نہ وہ تسبیح کہے نہ تہلیل نہ
سلام کا جواب دے نہ چھینکنے والے کا نہ خود الحمد للہ کہے چھینکنے کے بعد نہ اذان کا جواب دیوے اسیطرح جماع کیحالت مین
اور یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی تو کرنے والا گنہگار نہ ہوگا اسیطرح حاجت کے وقت باتین کرنا بھی مکروہ ہے
البتہ اگر ضرورت پڑے تو درست ہے اور ابراہیم نخعی اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ بات کرنے مین کچھ قباحت نہین
(نووی) بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ ترجمہ مسلمان نجس نہین ہوتا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ
لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ
فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقِيْتَنِيْ
وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ
الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے مدینے کی ایک راہ مین اور جنب تھے
تو کھسک گئے اور غسل کرنے کو چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ڈھونڈا جب وہ آئے تو پوچھا کہان تھے انہون
نے کہا یا رسول اللہ جسوقت آپ مجھسے ملے مین جنب تھا مینے برا جانا آپکے پاس بیٹھنا جب تک غسل نہ کرلون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مومن کہین نجس ہوتا ہے ف خواہ زندہ ہو یا مردہ اور جنابت
نجاست حکمی ہے نہ حقیقی اور کافر بھی مثل مسلمان کے ہے جمہور علمار کے نزدیک طہارت ظاہری مین لیکن
وہ نجس ہے باطنا بوجہ نجاست اعتقاد کے اور بعض علمار کے نزدیک کافر کی نجاست ظاہری ہے اور یہی قوی ہے

[illegible]

شیعہ کا اب جب مسلمان پاک ہوا تو اسکا پسینہ اور لعاب اور آنسو سب پاک ہین خواہ بے وضو ہو یا جنب یا حائض یا نفسا ہو اسپر اجماع ہے مسلمانونکا اسیطرح بچے بھی پاک ہین (نووی مختصراً) **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب فحاد عنہ فاغتسل ثم جاء فقال کنت جنبا قال ان المسلم لا ینجس حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ملے اور وہ جنب تھے تو وہ الگ سرکے پہر غسل کیا اور آئے اور کہا کہ مین جنب تھا آپنے فرمایا مسلمان نجس نہین ہوتا **باب** ذکر اللہ تعالی فی حال الجنابۃ وغیرھا **ترجمہ** جنابت کی حالت مین اللہ کا ذکر کرنا **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی یاد ہر وقت کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت مین تسبیح تہلیل تکبیر ذکر الٰہی درست ہے اسپر اجماع ہے لیکن اسمین اختلاف ہے کہ قرآن کا پڑہنا جنب اور حائضہ کو درست ہے یا نہین جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے اگرچہ ایک آیت یا اس سے بھی کم ہو **باب** جواز اکل المحدث الطعام وانہ لا کراھۃ فی ذلک وان الوضوء لیس علی الفور **ترجمہ** بے وضو کھانا کھانا درست ہے اور وضو فی الفور واجب نہین ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فاتی بطعام فذکروا لہ الوضوء فقال ارید ان اصلی فاتوضأ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے نکلے اور کھانا لایا گیا لوگون نے آپ کو وضو یاد دلایا آپنے فرمایا کیا مین نماز پڑہتا ہون جو وضو کرون **ف** نووی نے کہا محدث یعنے بے وضو کو کھانا پینا ذکر الٰہی تلاوت قرآن سب درست ہے اور اسپر اجماع ہے امت کا **عن** ابن عباس یقول کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء من الغائط واتی بطعام فقیل لہ الا توضأ قال لم اصلی فاتوضأ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ پائخانہ سے نکلے کھانا لایا گیا لوگون نے عرض کیا آپ وضو نہین کرتے آپنے فرمایا کیون کیا نماز پڑہنا ہے جو وضو کرون **عن** ابن عباس یقول ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغائط فلما جاء قدم الیہ طعام فقیل یا رسول اللہ الا توضأ قال لم اللصلوۃ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانے کو تشریف لیگئے جب لوٹ کر آئے تو کھانا لایا گیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ وضو کیون نہین کرتے آپنے فرمایا کیون کیا نماز پڑہنا ہے **عن** ابن عباس یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی حاجتہ من الخلاء فقرب الیہ طعام فاکل ولم یمس ماء قال وزادنی عمرو بن دینار عن سعید بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ انک لم توضأ قال ما اردت صلوۃ فاتوضأ وزعم عمرو انہ سمع من سعید بن الحویرث **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے فارغ ہوئے اسوقت

کھانا لایا گیا آپنے کھایا اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا دوسری روایت میں یون ہے لوگون نے کہا آپ نے وضو نہین کیا آپنے فرمایا مین نماز تھوڑی پڑھنا چاہتا تھا جو وضو کرتا **باب** ما یقول اذا اراد دخول الخلاء **ترجمہ** پاخانہ جاتے وقت کیا کہے **عن** انس فی حدیث حماد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وفی حدیث ھشیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الکنیف قال اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے مین جاتے تو فرماتے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری شیطانون اور شیطانیون سے یا پلیدی یا نجاستون سے یا شیاطین اور معاصی سے **عن** عبد العزیز بھذا الاسناد وقال اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ترجمہ** اس روایت مین یون ہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **باب** الدلیل علی ان نوم الجالس لا ینقض الوضوء **ترجمہ** بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہین ٹوٹتا **عن** انس قال اقیمت الصلوۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجی لرجل وفی حدیث عبد الوارث ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یناجی الرجل فما قام الی الصلوۃ حتی نام القوم **ترجمہ** انس سے روایت ہے نماز کے لیے تکبیر ہوئی اور آپ ایک شخص سے کان مین باتین کرتے رہے یہانتک کہ لوگ سو گئے **عن** انس بن مالک قال اقیمت الصلوۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجی رجلا فلم یزل یناجیہ حتی نام اصحابہ ثم جاء فصلی بھم **ترجمہ** انس سے روایت ہے نماز کھڑی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے کان مین باتین کر رہے تھے پھر باتین کرتے رہے یہانتک کہ صحابہ سو گئے پھر آئے اور نماز پڑھی **عن** قتادۃ قال سمعت انسا یقول کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینامون ثم یصلون ولا یتوضؤن قال قلت سمعتہ من انس قال ای واللہ **ترجمہ** قتادہ نے کہا مینے انس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سوتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے شعبہ نے کہا مینے قتادہ سے پوچھا تمنے یہ انس سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم اللہ کی **عن** انس انہ قال اقیمت صلوۃ العشاء فقال رجل لی حاجۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجیہ حتی نام القوم او بعض القوم ثم صلوا **ترجمہ** انس سے روایت ہے عشا کی تکبیر ہوئی ایک شخص بولا مجھے کچھ کہنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھڑے ہو کر کان مین باتین کرنے لگے یہانتک کہ لوگ یا کچھ لوگ سو گئے پھر انہون نے نماز پڑھی ف کان مین باتین کرنا اس وقت مکروہ ہے جب ایک شخص جدا ہو اور جماعت کے سامنے منع نہین اور نماز کو تیار تھی مگر یہ باتین ضروری ہونگی جو نماز پر بھی آپنے مقدم سمجھین آپ سونا مطلقا ناقض وضو نہین اور بعضون کے نزدیک مطلقا ناقض وضو ہے اور بعضون کے نزدیک کثیر ناقض ہے قلیل نہین اور بعضون کے نزدیک بیٹھ اور کھڑے یا رکوع اور سجدے مین ناقض نہین اور کروٹ اور چت ناقض ہے اور بعضون کے نزدیک اگر مقعد زمین سے لگا ہو تو ناقض نہین ورنہ ناقض ہے (نووی مختصرا) اور اونگھنے سے وضو نہین ٹوٹتا ۱۲

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ صحیح مسلم ربع اول

صفحہ	مطالب
۹	سند مولف ترجمہ کی امام مسلم تک
۲۰	اس باب میں یہ بیان ہے کہ ہمیشہ ثقہ اور معتبر لوگوں سے روایت کرنا چاہیے اور جن لوگوں کا جھوٹ ثابت ہو ان سے روایت کرنا بیجا ہے۔
۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا گناہ ہے۔
۲۴	جو بات سنے اسکو کہہ دینا منع ہے۔
۲۴	ضعیف لوگوں سے روایت کرنا منع ہے اور روایت کے تحمل کے وقت احتیاط کرنا چاہیے
۳۷	اس باب میں یہ بیان ہے کہ سند بیان کرنا حدیث کی ضرور ہے اور وہ دین میں داخل ہے۔
۳۹	یہ باب اس بیان میں ہے کہ حدیث کے راویوں کا عیب بیان کرنا درست ہے، اور وہ غیبت میں داخل نہیں کیونکہ دین کی ضرورت ہے جیسے گواہوں کا حال بیان کرنا درست ہے، اور حدیث کے اماموں نے ایسا کیا ہے ✤
۷۱	**کتاب الایمان**
۸۲	بیان نمازوں کا جو ایک رکن ہے اسلام کا
۸۴	اسلام کے ارکان کو پوچھنے کا بیان
۸۷	باب بیان میں اس ایمان کا جس سے آدمی جنت میں جاویگا اور بیان میں اس بات کے جو کوئی حکم بجا لاوے وہ جنت میں جاویگا۔
۸۸	باب جو شخص قائم ہوا ایمان پر اور شریعت پر داخل ہوگا جنت میں۔
۸۹	اسلام کے بڑے بڑے ارکان اور ستونوں کا بیان۔
	باب حکم کرنے کا اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانے کے لیے اور دین کے احکام پر اور لوگوں کو بلانا اس طرف اور پوچھنا اور یاد رکھنا دین کی باتوں کو اور پہونچانا دین کا ان لوگوں کو جنکو نہیں پہونچا
۹۸	باب بلانا نہیں لوگوں کو طرف شہادتین کے اور بیان اسلام کے ارکان کا
۱۰۰	باب بیان میں اس بات کے کہ لوگوں سے لڑنا چاہیے یہانتک کہ وہ کہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے رسول ہیں
۱۰۶	باب بیان میں اس بات کے کہ جو شخص مرتے وقت مسلمان ہو تو اسلام اسکا صحیح ہے جبتک حالت نزع نہ ہو یعنی جان کنی نہ شروع ہوا اور مشرک کے لیے دعا کرنا منع ہے اور جو مرجاوے گا شرک پر وہ جہنمی ہے کوئی وسیلہ اسکے کام نہ آویگا۔
۱۰۹	بیان میں اس بات کے کہ ... جو کوئی توحید کے اوپر مریگا تو جنت میں جاویگا۔
۱۲۴	باب بیان میں اس بات کے کہ جو شخص راضی ہوا اللہ کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری پر وہ مومن ہے اگرچہ کبیرہ گناہ کر بیٹھے۔
۱۲۶	باب بیان میں ایمان کی شاخوں کے اور کونسی شاخ افضل ہے اور کونسی ادنی ہے اور شرم اور حیا کی فضیلت اور اسکا داخل ہونا ایمان میں۔
۱۳۰	یہ باب جامع ہے اوصاف اسلام کا
۱۳۱	اسلام کی فضیلت اور کثرت اسلام پر اور بیان اس بات کا کہ کون سے کام اسلام کے افضل ہیں
۱۳۲	بیان ان خصلتوں کا جن سے ایمان کا مزا ملتا ہے۔
۱۳۴	باب اس بات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا بی بی اور اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ واجب ہے اور جسکو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہیں۔
۱۳۵	ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ✤

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۴۶	ہمسایہ کو ایذا دینی حرام ہے	۱۶۶	نسب میں طعن کرنے والے پر اور میت پر چلا کر رونے والی پر کفر کا اطلاق۔	۲۰۲	تہ بند ٹخنوں سے زیادہ نیچے کرنے کی اور احسان کرکے جتانیکی اور مال کو جھوٹی قسم کھا کر بیچنے کی سخت حرمت کا بیان اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کریگا نہ انکی طرف دیکھیگا نہ انکو پاک کریگا بلکہ انکو دکھ کا عذاب ہوگا۔
"	ہمسایہ اور مہمان کی خاطرداری کی ترغیب اور چپ رہنے کی فضیلت اور ان باتوں کا ایمان میں داخل ہونا	۱۶۸	اپنے مولیٰ سے جو شخص بھاگ جاوے اس کے ایمان کا بیان۔		
۱۴۸	بری بات سے منع کرنا ایمان میں داخل ہے اور ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔	۱۶۹	کافر ہونا اس شخص کا جو کہے پانی پڑا تاروں کے گرنے سے		
		۱۷۴	انصار اور حضرت علی سے محبت رکھنا ایمان میں داخل [illegible]		
۱۴۹	ایمانداروں کا ایمان ایک دوسرے سے کم زیادہ ہونا اور یمن کے لوگوں کا ایمان زیادہ ہونا۔	۱۷۵	ایمان کا گھٹنا عبادت کی کمی سے اور ناشکری اور احسان فراموشی کو کفر کہنا	۲۰۴	خودکشی کی سخت حرمت اور خودکشی کرنیوالے کا عذاب جہنم میں اور نہ جانا جنت میں سوا مسلمان کے۔
		۱۷۸	جو شخص نماز ترک کرے اسکے کفر کا بیان		
۱۵۲	جنت میں وہی جاوینگے جو مومن ہیں اور مومنوں سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور سلام کا رواج دینا سبب ہے محبت کا۔	۱۷۹	ایمان لانا اللہ پر سب کاموں سے بڑھکر ہے۔		
		۱۸۳	شرک سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور پھر اسکے بعد کونسا گناہ ہے اسکا بیان	۲۰۹	مال غنیمت میں چوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت میں نہ جاوینگے مگر وہی جو ایماندار ہیں۔
		۱۸۴	باب بیان میں ان گناہوں کے جو کبیرہ ہیں پھر ان میں سے بڑے کون ہیں انکا بیان۔		
۱۵۳	دین خیرخواہی کو کہتے ہیں اور سچائی اور خلوص کو۔			۲۱۰	جو شخص خودکشی کرے وہ کافر نہ ہوگا
		۱۸۹	کبر کی حرمت اور اسکا بیان۔	۲۱۱	اس ہوا کا بیان جو قیامت کے قریب چلے گی اور لیجاویگی ہر ایک شخص کو جسکے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا
۱۵۷	ایمان کا گھٹ جانا گناہوں سے اور ایمان کا جدا ہونا اس شخص سے جو گناہ کرتا ہو یعنی کمال ایمان کا نہیں رہتا گناہ کرتے وقت	۱۹۲	جو شخص شرک سے پاک ہو اور مرے تو وہ جنت میں جاویگا اور جو شرک کی حالت میں مرے وہ جہنم میں جاویگا۔	۲۱۲	فتنوں اور فساد کے پھیلنے سے پہلے نیک اعمال کو جلد بجالانے کی ترغیب
۱۶۰	منافقوں کی خصلتوں کا بیان	۱۹۴	جب کافر لا الہ الا اللہ کہے پھر قتل اسکا حرام ہے		
۱۶۲	جسنے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا اسکے ایمان کا بیان	۱۹۹	جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھاوے وہ مسلمان نہیں ہے۔	۲۱۳	مومن کو اپنے اعمال ضائع ہوجانے سے ڈرنا چاہیے
۱۶۳	جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کا بیٹا بنے وہ کافر ہے۔			۲۱۴	جب کوئی مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کے اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا۔
۱۶۴	جو شخص اپنے باپ سے پھر جاوے اور نفرت کرے اور دوسرے کو باپ بناوے اسکا بیان جبکہ اسکے ایمان کا حال۔	"	جو شخص مسلمانوں کو فریب دیوے وہ مسلمان نہیں ہے۔	۲۱۴	اسلام اور حج سے اور ہجرت سے اگلے گناہوں کا معاف ہوجانا۔
۱۶۵	مسلمان کو گالی دینا بڑا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔	۲۰۰	گالوں پیٹنا اور گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے۔	۲۱۶	کافر اگر کفر کی حالت میں نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جاوے
		۲۰۱	چغلخوری سخت حرام ہے		

صفحہ	مطالب
۲۱۹	ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان
۲۲۰	دلمین جو وسوسے آتے ہین جبتک بہم نہ جاوین انپر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اتنی ہی تکلیف دی ہی جتنی طاقت ہے اور نیکی اور گناہ کا قصد کرنا کیا حکم رکھتا ہی
۲۲۹	وسوسے کا بیان اور جب وسوسہ آوی تو کیا کہی
۲۲۳	جو شخص جھوٹی قسم کہا کر کسی مسلمان کا حق مار لیوی اسکی سزا جہنم ہے
۲۳۸	جو شخص پرایا مال ناحق چھینا چاہی تو اسکا خون لغو ہی اور جو مارا جاوی تو جہنم مین جاویگا اور مال والا اگر اپنا مال بچانیمین مارا جاوے تو شہید ہے۔
۲۳۹	جو شخص اپنی رعیت کے حقوق مین خیانت کرے اسکے لیے جہنم ہے
۲۴۱	بعضے دلون سے امانت اٹھ جانیکا بیان اور فتنون کا آنا دلون مین
۲۴۸	اسلام شروع ہوا غربت کے ساتھ اور پھر غریب ہو جاویگا اور سمٹ آویگا دونون مسجدون کے بیچ مین۔
۲۵۰	اخیر زمانے مین ایمان کا سٹ جانا
۲۵۱	جو شخص ڈرتا ہو اپنی عزت یا جان جانیکی تو وہ اپنا ایمان کو چھپا سکتا ہے
۲۵۲	جو شخص ضعیف الایمان ہو اسکا دل ملانا اور جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص کو مومن نہ کہنا چاہیے۔
۲۵۴	جب دلیلین خوب پہنچ جاوین تو دل کو

صفحہ	مطالب
	زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہی
۲۵۶	ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیغمبری کا یقین کرنا اور تمام شریعتون کو انکی شریعت سے منسوخ سمجھنا واجب ہے
۲۶۰	حضرت عیسیٰ کو اترنیکا بیان اور شریعت محمدی کے موافق چلنے کا۔
۲۶۴	اُس زمانیکا بیان جب ایمان قبول نہ ہوگا
۲۶۸	ابتداء وحی کا بیان شروع ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی کیونکر شروع ہوا
۲۷۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آسمانون پر تشریف لیجانا اور نمازون کا فرض ہونا۔
۲۹۸	اس باب مین یہ بیان ہی کہ ولقد رآہ نزلۃ اخری سے کیا مراد ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حقتعالی جلشانہ کو معراج کی رات مین دیکھا تھا یا نہین۔
۳۰۷	اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنون کو آخرت مین ہوگا اس کا ثبوت
۳۲۴	شفاعت کا ثبوت اور موحدون کا جہنم سے نکالا جانا۔
۳۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دعا کرنا اپنی امت کے لیے اور رونا انکے حال پر شفقت سے
۳۵۳	جو شخص کفر پر مرے وہ جہنم مین جاویگا اور اسکو شفاعت نہ ہوگی اور نہ بزرگون کی عزیز داری کچھ کام آوے گی۔
۳۵۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سفارش ابوطالب کے لیے اور انکا عذاب ہلکا ہونا

صفحہ	مطالب
	اس سفارش کی وجہ سے۔
۳۵۸	جو شخص کفر کی حالت مین مرے اسکو کوئی عمل کام نہین آویگا۔
۳۵۹	باب بیان مین مومنین کے ساتھ دوستی رکھنے کے اور جو مومن نہ ہون ان سے دوستی قطع کرنا اور ان سے جدا رہنا
"	مسلمانون کا ایک گروہ جنت مین بغیر حساب اور کتاب کے جاویگا۔
۳۶۵	اس امت سے جنت کے آدھے لوگ ہونگے
۳۶۸	کتاب طہارت کے بیان مین
۳۶۹	نماز کے لیے طہارت کا ضرور ہونا
۳۷۱	وضو کی ترکیب اور اسکے پورا کرنیکا بیان
۳۷۵	وضو کی اور اسکے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت
۳۷۹	وضو کے بعد کیا پڑھنا چاہیے۔
۳۸۰	دوسرا باب وضو کی ترکیب مین
۳۸۲	ناک مین پانی ڈالنا اور جھاڑنا اور ڈھیلے سے استنجا کرنا طاق مرتبہ بہتر ہے
۳۸۴	پاؤن دھونا واجب ہے
۳۸۵	وضو مین تمام اعضاء کو پورا دھونا چاہیے۔
۳۸۶	زیادہ دھونا یہانتک کہ سر کے سامنے کا حصہ مل جاوے اور اسیطرح ہاتھون اور پاؤن کو کہنیون اور ٹخنون کے پار تک ہونا مستحب ہے
۳۹۱	سختی و تکلیف کی حالت مین وضو پورا کرنیکا ثواب
۳۹۲	مسواک کرنیکا بیان۔
۳۹۴	سنت باتون کا بیان
۳۹۸	باب استنجا کے بیان مین

مطالب	صفحہ
موزون پر مسح کرنیکا بیان۔	۴۰۵
موزون پر مسح کرنیکی مدت کا بیان	۴۱۱
ایک وضو سے کئی نمازین پڑہنا۔	۴۱۲
پانی کے برتن مین ہاتہ ڈالنا اسکو دہونے سے پہلے مکروہ ہے	۴۱۳
کتے کا منہ ڈالنا اور پانی پینا کسی برتن سے	۴۱۴
تھمے ہوئی پانی مین پیشاب کرنے کی ممانعت	۴۱۶
تھمے ہوئی پانی مین غسل کی ممانعت	۴۱۷
مسجد مین جب پیشاب پڑ جاوے تو اسکو پانی سے دہونا ضرور ہے اور زمین پانی سے پاک ہوجاتی ہے اسکا کہودنا ضرور نہین۔	״
شیر خوار بچے کے پیشاب کو کیونکر دہونا چاہیے۔	۴۱۹
منی کا حکم	۴۲۱
خون کی نجاست اور اسکے دہونیکا بیان	۴۲۳
پیشاب کی نجاست کا بیان۔	
کتاب الحیض	۴۲۵
ترندی کا اور حائضہ عورت سے مباشرت کرنا	
حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر مین لیٹنا	۴۲۶
اس باب مین یہ بیان ہو کہ حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دہو سکتی ہے اسکو سر مین کنگہی کرسکتی ہے اسکا جوٹہا پاک ہے اسکی گود مین تکیہ لگا کر بیٹہنا درست ہے اور قرآن پڑہنا	۴۲۷
مذی کا بیان	۴۳۰
جب کر اُٹھے تو منہ ہاتہ دہونا	״
جنب کو سونا درست ہے لیکن وضو کرنا اور شرمگاہ دہو لینا کہانے اور پینے اور سونے اور جماع کرتے وقت مستحب ہے۔	۴۳۱
اگر عورت کی منی نکلے تو اسپر غسل واجب ہے	۴۳۳
عورت اور مرد کی منی کا بیان اور یہ بات کہ بچہ دونون کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے	۴۳۵
غسل جنابت کیونکر کرے	۴۳۷
غسل جنابت مین کتنا پانی لینا بہتر ہے اور غسل کرنا مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے ایک ہی حالت مین اور غسل کرنا ایک دوسرے کے بچے ہوئی پانی سے	۴۳۹
سر پر تین بار پانی ڈالنے کا بیان	۴۴۲
عورت مین چوٹیان غسل مین کہولین یا نہ کہولین۔	۴۴۳
جو عورت حیض کا غسل کرے وہ ایک ٹکڑا کپڑے یا روئی کا مشک لگا کر خون کے مقام پر استعمال کرے تو مستحب ہے	۴۴۴
مستحاضہ کا بیان اور اسکے غسل اور نماز کا حال۔	۴۴۶
حائضہ عورت پر نماز کی قضا واجب نہیں اور روزے کی قضا واجب ہے۔	۴۴۸
غسل کرتے وقت کپڑی وغیرہ کی آڑ کرنی	۴۴۹
دوسرے کے ستر کی طرف دیکہنا حرام ہے	۴۵۰
تنہائی مین ننگا نہانا درست ہے۔	۴۵۱
ستر ڈہانپنے مین احتیاط رکہنا	۴۵۲
پیشاب کرتے وقت ستر کو چہپانا	۴۵۳
اوائل اسلام مین جماع سے غسل واجب نہ ہوتا جبتک منی نہ نکلے لیکن یہ حکم منسوخ ہوگیا اور جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے	۴۵۳
جو کہانا آگ سے پکا ہو اسکے کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	۴۵۶
اونٹ کا گوشت کہا کر وضو کرنا۔	۴۵۸
جس شخص کو طہارت کا یقین ہو پہر حدث مین شک ہو تو وہ اس طہارت سے نماز پڑہ سکتا ہے۔	۴۵۹
مردی جانور کی کہال باغت سے پاک ہوجاتی ہے۔	۴۶۰
تیمم کا بیان	۴۶۱
مسلمان نجس نہین ہوتا	۴۶۶
جنابت کی حالت مین اللہ کا ذکر کرنا	۴۶۷
بے وضو کہانا درست ہے اور فی الفور وضو واجب نہین ہے۔	״
پاخانے جاتے وقت کیا کہے۔	۴۶۸
بیٹہے بیٹہے سوجانے سے وضو نہین ٹوٹتا۔	״

تمت

اعلان

واضح ہو کہ مشکوۃ مترجم اُردو کامل چار جلدون مین مطبع احمدی لاہور مین طبع ہوگئی ہے قیمت ہر ایک جلد کی صرف ایک روپیہ و وضع کیمیشن مقرر ہوئی ہے

یہ کتاب رجسٹری شدہ ہے